اَدَّبَنِی رَبِّی فَاَحْسَنَ تَأْدِیْبِی (الحدیث)
اَلادبُ خَیْرٌ مِنَ الذَّھبِ (الادباء)

تشریحاتِ حریری

شرح اردو

مقاماتِ حریری

مقامات حریری کی ایک عام فہم، آسان شرح جس میں ہر لفظ کی لغوی ونحوی تحقیق اور مختلف ابوابِ صرفیہ کی تحقیق کے علاوہ بعض اہم مواضع کی تراکیبِ نحوی، جدید اصطلاحی معانی اور ہر مقامہ کے شروع میں اس کا خلاصہ درج ہے۔ اور استشہاد کے لیے ہر لفظ کی قرآنی آیات یا احادیثِ نبویہ ﷺ اور عربی امثال وادبی لطائف کیساتھ الفاظِ مترادفہ کے فروق کا بھی التزام کیا گیا ہے۔

مؤلف
مولوی محمد نور حسین قاسمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

دارالاشاعت
اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat

تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

تفاسیر	خطبات	منطق
احادیث	سیرت	معانی
فقہ	تاریخ	تصوف
سوانح حیات	صرف	تقابل ادیان
درس نظامی	نحو	تجوید
لغت	فلسفہ	نعت
فتاوی	حکمت	تراجم
اصلاحی	بلاغت	تبلیغ ودعوت
آڈیو دروس	مناظرے	تمام فنون

maktaba.tul.ishaatofficial@gmail.com

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَأْدِیْبِیْ (الحدیث)

اَلادبُ خیرٌ مِنَ الذَّھَبِ (الادباء)

تشریحات

شرح اردو

مقاماتِ حریری

مقامات حریری کی ایک عام فہم، آسان شرح جس میں سلیس اردو ترجمہ، ہر لفظ کی لغوی و نحوی تحقیق اور مختلف ابوابِ صرفیہ کی تحقیق کے علاوہ بعض اہم مواضع کی تراکیب نحوی، جدید اصطلاحی معانی اور ہر مقامہ کے شروع میں اس کا خلاصہ درج ہے۔ اس کے ساتھ ہر لفظ کی تحقیق کے علاوہ استشہاد کے لیے ہر لفظ کی قرآنی آیات یا احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عربی امثال وادبی لطائف کیساتھ الفاظِ مترادفہ کے فروق کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ نیز شروع میں علمِ ادب، مقامات اور صاحبِ مقامات پر سولہ، سترہ صفحات کا ایک طویل مقدمہ شامل ہے۔ اس طرح یہ کتاب علماء اور طلباء کے لیے ایک علمی سرمایہ کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

مؤلف

مولوی محمد نور حسین قاسمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 32213768

Maktaba Tul Ishaat.com

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جون ۲۰۱۱ء علمی گرافکس
ضخامت : 543 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم اردو بازار لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALLI WELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۱)	تأثرات: حضرت مولانا عبدالرشید بستوی قاسمی صاحب المؤقر:	۱۸
(۲)	اظہار خیال: حضرت مولانا نورالبشر صاحب استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ	۲۰
(۳)	رائے گرامی علامہ عبدالحلیم چشتی صاحب، نگران متخصصین جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی:	۲۲
(۴)	عرض مؤلف:	۲۴
(۵)	مقدمۂ علیہ:	۲۶
(۶)	ادب کی لغوی تحقیق:	۲۶
(۷)	ادب کی اصطلاحی تعریف:	۲۶
(۸)	موضوع علم ادب:	۲۷
(۹)	علم ادب کی غرض:	۲۷
(۱۰)	ادب کی وجہ تسمیہ:	۲۸
(۱۱)	علوم ادبیہ کی تعداد:	۲۸
(۱۲)	لفظ "مقامہ" کا تعارف:	۲۸
(۱۳)	مقامات حریری لکھنے کا سبب:	۲۹
(۱۴)	ترتیب مقامات کی تفصیل:	۲۹
(۱۵)	مقامات حریری پر ایک سرسری نظر:	۳۱
(۱۶)	حافظ مقامات:	۳۲
(۱۷)	عربی ادب میں مقامات حریری کا رتبہ:	۳۲
(۱۸)	علامہ حریری، صاحب مقاماتؒ:	۳۲
(۱۹)	علامہ حریری کا علمی کمال:	۳۲
(۲۰)	الباقیات الصالحات:	۳۳
(۲۱)	مقامات نویسی:	۳۳
(۲۲)	مقامہ نویسی کی ابتداء:	۳۳
(۲۳)	طرز مقامات:	۳۳
(۲۴)	زمانۂ تصنیف:	۳۴
(۲۵)	مقامات کا ایک نسخہ بخط صاحب کتاب:	۳۴

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۲۶)	صاحب مقامات کی تالیفات وتصنیفات:	۳۴
(۲۷)	حلیۂ صاحبِ مقامات:	۳۴
(۲۸)	مقدمۃ الکتاب:	۳۵
(۲۹)	بحث بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:	۳۵
(۳۰)	بسم اللہ کی ''باء'' تقریباً پندرہ معنوں کیلئے استعمال ہوتی ہے:	۳۵
(۳۱)	بسم اللہ کی ''ب'' مکسور کیوں؟	۳۶
(۳۲)	بسم اللہ کی ''ب'' کے متعلق قاعدۂ کلیہ:	۳۷
(۳۳)	لفظ ''اسم'' پر کتنی لغات جائز ہیں؟	۳۷
(۳۴)	لفظ ''اللہ'' کی تحقیق میں علماء کا اختلاف:	۳۷
(۳۵)	بسم اللہ کے اسرار:	۳۸
(۳۶)	بسم اللہ اور بسملہ کا فرق:	۳۸
(۳۷)	الرحمٰن اور الرحیم کی بحث:	۳۸
(۳۸)	آغاز خطبۂ کتاب:	۳۹
(۳۹)	لفظ ''اَللّٰھُمَّ'' کی بحث:	۳۹
(۴۰)	حمد اور شکر کی بحث:	۳۹
(۴۱)	علم اور معرفت میں فرق:	۳۹
(۴۲)	بیان اور تبیان میں فرق:	۴۰
(۴۳)	الہام اور خواب میں فرق:	۴۰
(۴۴)	عطیہ اور ہدیہ کے درمیان فرق:	۴۰
(۴۵)	فضل اور فضول کے استعمال میں فرق:	۴۱
(۴۶)	استغفار اور توبہ میں فرق:	۴۳
(۴۷)	سَوق اور قَود میں فرق:	۴۳
(۴۸)	شہوت اور لذت میں فرق:	۴۴
(۴۹)	شِبہ اور مثل میں فرق:	۴۴
(۵۰)	''کاف'' اور ''مثل'' کی بحث:	۴۴

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۵۱)	ہبہ اور ہدیہ میں فرق:	۴۵
(۵۲)	کلمہ ''مع'' کی بحث:	۴۵
(۵۳)	حق اور صدق میں فرق:	۴۵
(۵۴)	علم اور معرفت کے درمیان مختلف وجوہ سے فرق:	۴۷
(۵۵)	درایت اور فہم میں فرق:	۴۸
(۵۶)	ظرافت اور فکاہت میں فرق:	۴۹
(۵۷)	اثم اور عِقاب میں فرق:	۴۹
(۵۸)	منیۃ اور اُمنیۃ میں فرق:	۵۱
(۵۹)	ظل اور فئی میں فرق:	۵۱
(۶۰)	امل، رجاء اور طمع میں فرق:	۵۳
(۶۱)	صفت اور وصف میں فرق:	۵۴
(۶۲)	دہر، عصر اور قرن میں فرق:	۵۷
(۶۳)	سراج اور مصباح میں فرق:	۵۸
(۶۴)	شہر ہمدان کے بارے میں:	۵۹
(۶۵)	اَبُو الْفَتْحِ الِاسْکَنْدَرِیْ:	۵۹
(۶۶)	انشاء، تالیف اور تصنیف میں فرق:	۶۱
(۶۷)	لفظ ''کلمۃ'' کی تحقیق:	۶۲
(۶۸)	ثمن اور قیمت میں فرق:	۶۳
(۶۹)	دُرّ اور لولو میں فرق:	۶۷
(۷۰)	لفظ ''الکنایۃ'' کی تحقیق:	۶۸
(۷۱)	لفظ ''آیۃ'' کی تحقیق:	۶۸
(۷۲)	لفظ ''ادب'' کی تحقیق:	۶۹
(۷۳)	لفظ ''نحو'' کی تحقیق:	۶۹
(۷۴)	لفظ ''فتویٰ'' کی تحقیق:	۶۹
(۷۵)	لفظ ''لغۃ'' کی تحقیق:	۶۹

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(٧٦)	لفظ "رسالہ" کی تحقیق:	٦٩
(٧٧)	اَبُوْزَیْدالسَّرُوْجِی:	٧١
(٧٨)	حَارِثُ بْنُ هَمَّام:	٧١
(٧٩)	لفظ "شعر" کی تحقیق:	٧١
(٨٠)	اساس، بناء اور بنیۃ میں فرق:	٧٢
(٨١)	شہر "حُلْوَان" کا تعارف:	٧٢
(٨٢)	لفظ "آخر" کی تحقیق:	٧٢
(٨٣)	لفظ "اَبُوْعُذْرہ" کی تحقیق:	٧٣
(٨٤)	ضال اور ضلّ میں فرق:	٧٩
(٨٥)	صنع اور فعل میں فرق:	٧٩
(٨٦)	رویت اور نظر میں فرق:	٨٢
(٨٧)	سلک، سمط اور خیط میں فرق:	٨٢
(٨٨)	افادہ اور استفادہ میں فرق:	٨٢
(٨٩)	حکایت اور نقل میں فرق:	٨٣
(٩٠)	اوان، حین اور وقت میں فرق:	٨٤
(٩١)	لفظ "نِیَّۃ" کی تحقیق:	٨٤
(٩٢)	عصمت اور حفاظت کے درمیان فرق کیا ہے؟	٨٧
(٩٣)	مفزع اور موئل میں فرق:	٨٧
	اَلْمَقَامَۃُ الْاُوْلٰی اَلصَّنْعَانِیَّۃُ	
(٩٤)	اس مقامہ کا خلاصہ:	٩٠
(٩٥)	مقامے کی پہچان کا خصوصی نشان:	٩١
(٩٦)	لفظ "اُولیٰ" کی تحقیق:	٩١
(٩٧)	مقام صنعانیہ کا تعارف:	٩١
(٩٨)	لفظ "حدیث" کی تحقیق:	٩١
(٩٩)	لَمَّا وَلَوْ کے درمیان فرق:	٩٢

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۱۰۰)	تراب اور توام میں فرق: توام:	۹۳
(۱۰۱)	لفظ "اَلزَّمَن" کی تحقیق:	۹۳
(۱۰۲)	خالی اور خاوی میں فرق:	۹۳
(۱۰۳)	لفظ "مالک" کی تحقیق:	۹۴
(۱۰۴)	جراب اور وِفاض میں فرق:	۹۴
(۱۰۵)	مثال اور مثل میں فرق:	۹۵
(۱۰۶)	جواد، کریم اور سخی میں فرق:	۹۷
(۱۰۷)	لفظ "رؤیت" کی تحقیق:	۹۸
(۱۰۸)	لفظ "ہدایت" کی تحقیق:	۹۹
(۱۰۹)	دُخول اور وُلوج میں فرق:	۱۰۰
(۱۱۰)	لفظ "شخص" کی تحقیق:	۱۰۱
(۱۱۱)	لفظ "قمر" کی تحقیق:	۱۰۳
(۱۱۲)	لفظ "فوائد" کی تحقیق:	۱۰۳
(۱۱۳)	لقطہ اور لقیطہ میں فرق:	۱۰۴
(۱۱۴)	بعض اور جزء میں فرق:	۱۰۴
(۱۱۵)	لفظ "اَیُّھَا" کی تحقیق:	۱۰۵
(۱۱۶)	لفظ "اِلٰی مَا" کی تحقیق:	۱۰۶
(۱۱۷)	مالک اور ملک میں فرق:	۱۰۸
(۱۱۸)	لفظ "سریر" کی تحقیق:	۱۰۹
(۱۱۹)	لفظ "مملوك" کی تحقیق:	۱۰۹
(۱۲۰)	ان، اجل اور حین کے درمیان فرق:	۱۱۰
(۱۲۱)	صنع، فعل اور عمل کے درمیان فرق:	۱۱۱
(۱۲۲)	لفظ "یومٌ" کی تحقیق:	۱۱۲
(۱۲۳)	لفظ "ھَلُمَّ" کی تحقیق:	۱۱۲
(۱۲۴)	عجلت اور سرعت میں فرق:	۱۱۳

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۱۲۵)	''داءاورمرض'' کافرق:	۱۱۳
(۱۲۶)	لفظ''نفسٌ''کی تحقیق:	۱۱۴
(۱۲۷)	اُهْبَةٌ اورعدةٌ میں فرق:	۱۱۵
(۱۲۸)	شَیبَ اورمشیب میں فرق:	۱۱۵
(۱۲۹)	لفظ''لحد''کی تحقیق:	۱۱۵
(۱۳۰)	حقبۃ،دہر،عصراورقرن کے درمیان فرق:	۱۱۶
(۱۳۱)	سِنَۃٌ،نَوم اورنُعاس میں فرق:	۱۱۷
(۱۳۲)	لفظ''ذکر''کی تحقیق:	۱۱۸
(۱۳۳)	لفظ''موت''کی تحقیق:	۱۱۸
(۱۳۴)	لفظ''فُلس''کی تحقیق:	۱۱۹
(۱۳۵)	الوعي اورالایعاء میں فرق:	۱۱۹
(۱۳۶)	لفظ''حُبٌّ''کی تحقیق:	۱۲۱
(۱۳۷)	اجروثواب میں فرق:	۱۲۱
(۱۳۸)	فواداورقلب میں فرق:	۱۲۲
(۱۳۹)	لفظ''صدقه''کی تحقیق:	۱۲۲
(۱۴۰)	عنداورلدیٰ میں فرق:	۱۲۳
(۱۴۱)	لفظ''ادیان''کی تحقیق:	۱۲۳
(۱۴۲)	لفظ''قران''کی تحقیق:	۱۲۴
(۱۴۳)	عُرف اورمعروف میں فرق:	۱۲۴
(۱۴۴)	انشاءاورانشادمیں فرق:	۱۲۶
(۱۴۵)	لفظ''دنیا''کی تحقیق:	۱۲۶
(۱۴۶)	لفظ''تابط''کی تحقیق:	۱۲۹
(۱۴۷)	لفظ''مرکز''کی تحقیق:	۱۲۹
(۱۴۸)	لفظ''یدٌ''کی تحقیق:	۱۳۰
(۱۴۹)	حرف''کَیْ''کی تحقیق:	۱۳۲

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۱۵۰)	لفظ "الر" کی تحقیق:	۱۳۳
(۱۵۱)	لفظ "رُبَّمَا" کی تحقیق:	۱۳۴
(۱۵۲)	لفظ "غسل" کی تحقیق:	۱۳۵
(۱۵۳)	لفظ "رِجل" کی تحقیق:	۱۳۵
(۱۵۴)	لفظ "نبیذ" کی تحقیق:	۱۳۶
(۱۵۵)	لفظ "نارٌ" کی تحقیق:	۱۳۸
(۱۵۶)	لفظ "دهرٌ" کی تحقیق:	۱۴۰
(۱۵۷)	لفظ "تلمیذٌ" کی تحقیق:	۱۴۴
(۱۵۸)	لفظ "سراجٌ" کی تحقیق:	۱۴۴
(۱۵۹)	لفظ "تاجٌ" کی تحقیق:	۱۴۵
	اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ الْحُلْوَانِيَّةُ	
(۱۶۰)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۱۴۷
(۱۶۱)	شہر حلوان کا تعارف:	۱۴۸
(۱۶۲)	لفظ "عِمَامَه" کی تحقیق:	۱۴۸
(۱۶۳)	حرف "لَعَلَّ" کی تحقیق:	۱۵۱
(۱۶۴)	لفظ "اِخوان" کی تحقیق:	۱۵۲
(۱۶۵)	لفظ "اسلوب" کی تحقیق:	۱۵۳
(۱۶۶)	لفظ "غسّان" کا تعارف:	۱۵۴
(۱۶۷)	لفظ "شِعارٌ" کی تحقیق:	۱۵۵
(۱۶۸)	صفت اور وصف میں فرق:	۱۶۰
(۱۶۹)	نور اور ضیاء کے درمیان فرق:	۱۶۱
(۱۷۰)	دار اور مغنی میں فرق:	۱۶۱
(۱۷۱)	لفظ "شُبْهَةٌ" کی تحقیق:	۱۶۲
(۱۷۲)	عدم اور فقد میں فرق:	۱۶۳
(۱۷۳)	لفظ "فَلَمَّا" کی تحقیق:	۱۶۸

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۱۷۴)	لفظ "شُعْبَةٌ" کی تحقیق:	۱۶۸
(۱۷۵)	لفظ "لِحْيَةٌ" کی تحقیق:	۱۶۹
(۱۷۶)	لفظ "دیوان" کی تحقیق:	۱۷۱
(۱۷۷)	لفظ "کَانٌ" کی تحقیق:	۱۷۳
(۱۷۸)	لفظ "لؤلؤ" کی تحقیق:	۱۷۳
(۱۷۹)	حرف "أینَ" کی تحقیق:	۱۷۵
(۱۸۰)	لفظ "مَیّتٌ" کی تحقیق:	۱۷۷
(۱۸۱)	لفظ "أیْمُ اللهِ" کی تحقیق:	۱۷۸
(۱۸۲)	لفظ "قوم" کی تحقیق:	۱۷۸
(۱۸۳)	الہام، توجس اور تفرس میں فرق:	۱۷۹
(۱۸۴)	انکار اور جحود میں فرق:	۱۸۰
(۱۸۵)	احد اور واحد میں پانچ فرق ہیں:	۱۸۴
(۱۸۶)	لفظ "نرجس" کی تحقیق:	۱۸۶
(۱۸۷)	آخِر اور آخَر میں فرق:	۱۹۱
(۱۸۸)	اصابع، انامل اور بنان میں فرق:	۱۹۱
(۱۸۹)	لفظ "فَحِينَئِذٍ:" کی تحقیق:	۱۹۲
(۱۹۰)	لفظ "عَلَی" کی تحقیق:	۱۹۸
	اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ الدِّيْنَارِيَّةُ	
(۱۹۱)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۲۰۰
(۱۹۲)	لفظ "الدینارية" کی تحقیق:	۲۰۱
(۱۹۳)	سعی اور مشی کے درمیان فرق:	۲۰۳
(۱۹۴)	لفظ "صباح" کی تحقیق:	۲۰۴
(۱۹۵)	لفظ "قری" کی تحقیق:	۲۰۴
(۱۹۶)	حسد، غبطہ اور شماتۃ میں فرق:	۲۰۵
(۱۹۷)	سکوت اور صموت میں فرق:	۲۰۸

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۱۹۸)	سہاد، رقاد، سہراور تہجد کے درمیان فرق:	۲۱۰
(۱۹۹)	لفظ "افاق" کی تحقیق:	۲۱۵
(۲۰۰)	ریاء اور سمعۃ میں فرق:	۲۱۵
(۲۰۱)	لفظ "غِنٰی" کی تحقیق:	۲۱۶
(۲۰۲)	عترت اور عشرت کا فرق:	۲۱۷
(۲۰۳)	جیش، عسکر، سریہ اور خمیس میں فرق:	۲۱۹
(۲۰۴)	کم استفہامیہ اور کم خبریہ کا بیان:	۲۲۱
(۲۰۵)	لفظ "منافق" کی تحقیق:	۲۲۶
(۲۰۶)	لفظ "نجوی" کی تحقیق:	۲۳۰
(۲۰۷)	لفظ "شرط" کی تحقیق:	۲۳۱
(۲۰۸)	لفظ "مع" کی تعریف اور اس کی اقسام:	۲۳۴
(۲۰۹)	رُخَاء اور نَسِیْم میں کچھ فرق ہے:	۲۳۴
	اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ وَهِيَ الدِّمْيَاطِيَّةُ	
(۲۱۰)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۲۳۸
(۲۱۱)	لفظ "دمیاط" کی تحقیق:	۲۳۹
(۲۱۲)	لفظ "وفاق" کی تحقیق:	۲۴۱
(۲۱۳)	منزل، دار، بیت اور حجرہ کے فرق:	۲۴۲
(۲۱۴)	منزل اور منہل کے درمیان فرق:	۲۴۲
(۲۱۵)	لفظ "تعریس" کی تحقیق:	۲۴۶
(۲۱۶)	امانت اور ودیعت میں فرق:	۲۵۰
(۲۱۷)	لفظ "وَیْلَكَ" کی تحقیق:	۲۵۲
(۲۱۸)	ویل اور ویح میں فرق:	۲۵۲
(۲۱۹)	لفظ "انصاف" کی تحقیق:	۲۵۴
(۲۲۰)	ایعاد اور وعدہ میں فرق:	۲۵۵
(۲۲۱)	ضیم اور ظلم میں فرق:	۲۶۱

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۲۲۲)	لفظ"شمسٌ"کی تحقیق:	۲۶۱
(۲۲۳)	لفظ"انّٰی"کی تحقیق:	۲۶۱
(۲۲۴)	لفظ"ولله ابوك" کی تحقیق:	۲۶۲
(۲۲۵)	اساس، بناء، بنیہ کے درمیان فرق:	۲۶۳
(۲۲۶)	کیل واکتیال دونوں کے معنی میں فرق:	۲۶۳
(۲۲۷)	لفظ"امسِ"کی تحقیق:	۲۶۴
(۲۲۸)	دَین اور قرض میں فرق:	۲۶۶
(۲۲۹)	لفظ"محتاج"کی تحقیق:	۲۶۸
(۲۳۰)	ضوء اور نور میں فرق:	۲۶۹
(۲۳۱)	عُود اور غصن میں فرق:	۲۷۲
(۲۳۲)	وسَخ اور درن کا فرق:	۲۷۴
(۲۳۳)	لفظ"النهار"کی تحقیق:	۲۷۷
(۲۳۴)	ابداور امد میں فرق:	۲۷۷
	اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ الْكُوْفِيَّةُ	
(۲۳۵)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۲۸۳
(۲۳۶)	لفظ"كوفة"کی تحقیق:	۲۸۴
(۲۳۷)	حلیب اور لبن میں فرق:	۲۸۵
(۲۳۸)	سحبان: سحبان بن زفر بن ایاس بن عبدالشمس الوائلي ہیں:	۲۸۵
(۲۳۹)	لفظ"باقي"کی تحقیق:	۲۸۷
(۲۴۰)	لفظ"ضيفٌ"کی تحقیق:	۲۹۱
(۲۴۱)	لفظ"حُرٌّ"کی تحقیق:	۲۹۱
(۲۴۲)	لفظ"رُبَّ"کی تحقیق:	۲۹۴
(۲۴۳)	لفظ"قَوسٌ"کی تحقیق:	۲۹۷
(۲۴۴)	لفظ"سِرَاجٌ"کی تحقیق:	۲۹۸
(۲۴۵)	لفظ"الشِّعْرى"کی تحقیق:	۲۹۹

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۲۴۶)	لفظ "السِّنۃ" کی تحقیق:	۳۰۰
(۲۴۷)	لفظ "غریبۃ" کی تحقیق:	۳۰۲
(۲۴۸)	لفظ "فؤاد" کی تحقیق:	۳۰۴
(۲۴۹)	لفظ "رغیف" کی تحقیق:	۳۰۵
(۲۵۰)	لفظ "ام القریٰ" کی تحقیق:	۳۱۰
(۲۵۱)	حِلْفٌ وَحَلِیْفٌ میں فرق:	۳۱۱
(۲۵۲)	لفظ "فید" کا تعارف:	۳۱۲
(۲۵۳)	سنۃ اور عام میں فرق:	۳۱۳
(۲۵۴)	لفظ "ماوان" کا تعارف:	۳۱۴
(۲۵۵)	لفظ "ھلمّ" کی تحقیق:	۳۱۴
(۲۵۶)	لفظ "قِسط" کی تحقیق:	۳۲۰
(۲۵۷)	لفظ "سراب" کی تحقیق:	۳۲۷
(۲۵۸)	مکر اور حیلہ کا فرق:	۳۲۸
(۲۵۹)	الاصمعی کا تعارف:	۳۲۹
(۲۶۰)	کمیت شاعر کا تعارف:	۳۲۹
(۲۶۱)	جرم وجنایت میں تھوڑا سا فرق ہے:	۳۳۰
(۲۶۲)	لفظ "الغضا" کی تحقیق:	۳۳۱
	اَلْمَقَامَۃُ السَّادِسَۃُ الْمَرَاغِیَّۃُ	
(۲۶۳)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۳۳۲
(۲۶۴)	لفظ "المراغۃ" کی تحقیق:	۳۳۳
(۲۶۵)	سَحْبَانُ بِنْ وَائِلْ:	۳۳۶
(۲۶۶)	لفظ "الحاشیہ" کی تحقیق:	۳۳۷
(۲۶۷)	لفظ "العجوۃ والنجوۃ" کی تحقیق:	۳۳۸
(۲۶۸)	اتیان اور مجیئۃ میں فرق:	۳۴۱
(۲۶۹)	ہل اور ہمزۂ استفہام میں فرق:	۳۴۵

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ

(۲۷۰)	لفظ "اَلْبُغاث" کی تحقیق:	۳۴۹
(۲۷۱)	لفظ "خوارج" کی تحقیق:	۳۵۴
(۲۷۲)	ابونعامہ کا تعارف:	۳۵۴
(۲۷۳)	ثقیف اور تقویم میں فرق:	۳۵۵
(۲۷۴)	یعبوب اور عمر میں تھوڑا فرق ہے:	۳۶۱
(۲۷۵)	بسل وحرام کے درمیان فرق:	۳۷۷
(۲۷۶)	لفظ "غسّان" کی تحقیق:	۳۷۸
(۲۷۷)	لفظ "فردوس" کی تحقیق:	۳۷۹
(۲۷۸)	حیات اور عیش میں فرق:	۳۸۰
	اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ الْبَرْقَعِيْدِيَّة	
(۲۷۹)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۳۹۱
(۲۸۰)	شہر برقعید کے بارے میں:	۳۹۱
(۲۸۱)	علامہ حریریؒ امام شافعیؒ کے مقلد تھے:	۳۹۳
(۲۸۲)	لفظ "وِعاءٌ" کی تحقیق:	۳۹۶
(۲۸۳)	کم کی کتنی قسمیں ہیں؟	۴۰۰
(۲۸۴)	لفظ "وَيْحَكَ" کی تحقیق:	۴۰۹
(۲۸۵)	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ذکاوت:	۴۱۷
(۲۸۶)	قاضی ایاس کی فراست:	۴۱۷
(۲۸۷)	وکنہ، وکر، عش اور افحوص کے درمیان فرق:	۴۱۹
(۲۸۸)	اَلْفَرْقَدَانِ کے بارے میں:	۴۲۱
(۲۸۹)	زمانہ اور دہر میں فرق:	۴۲۳
(۲۹۰)	لفظ "کافور" کی تحقیق:	۴۲۶
	اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ الْمَعَرِّيَّة	
(۲۹۱)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۴۳۰
(۲۹۲)	مَعَرَّةُ النُّعْمَان کے بارے میں:	۴۳۱

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ
(۲۹۳)	درخت "البان" کے متعلق:	۴۳۲
(۲۹۴)	اَلْقَطَا کے بارے میں:	۴۳۸
(۲۹۵)	اَلْقَیْن کے بارے میں:	۴۳۹
(۲۹۶)	مشعرالحرام کے بارے میں:	۴۴۶
(۲۹۷)	تصانیف الاسفار سے کیا مراد؟:	۴۶۳
	اَلْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ الْإِسْكَنْدَرَانِيَّةُ	
(۲۹۸)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۴۶۴
(۲۹۹)	اسکندرانیۃ کا تعارف:	۴۶۵
(۳۰۰)	شہر فرغانہ اور غانہ کے بارے میں:	۴۶۵
(۳۰۱)	اسکندریۃ کے بارے میں:	۴۶۹
(۳۰۲)	ولاعطر بعد العروس:	۴۷۸
(۳۰۳)	الحربُ الْعَوَان:	۴۸۱
(۳۰۴)	اصل الغسان کے بارے میں:	۴۸۲
(۳۰۵)	لفظ "کعبة" کی تحقیق:	۴۹۳
(۳۰۶)	زھادۃ اور زھد میں فرق:	۴۹۸
(۳۰۷)	لفظ "السجل" کی تحقیق:	۵۰۲
(۳۰۸)	لفظ "مَهْيَم" کی تحقیق:	۵۰۴
(۳۰۹)	ابا مریم کے متعلق:	۵۰۴
(۳۱۰)	تغرید اور غناء کے معنی میں فرق:	۵۰۵
(۳۱۱)	فرزدق اور اس کی بیوی نوار کے بارے میں:	۵۰۸
(۳۱۲)	الفرزدق: ایک بہت بڑے شاعر کا لقب:	۵۰۸
(۳۱۳)	وَالْكُسَعِي: یہ یمن میں ایک قبیلے کا نام ہے:	۵۰۸
	اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ الرَّحْبِيَّةُ	
(۳۱۴)	اس مقامہ کا خلاصہ:	۵۱۰
(۳۱۵)	شہر رحبہ مالک بن طوق کے بارے میں:	۵۱۱

Maktaba Tul Ishaat.com

شمارہ	مضامین	صفحہ

(۳۱۶)	عرب میں چار اشخاص تیز رفتاری میں ضرب المثل ہیں:	۵۱۴
(۳۱۷)	سلیک بن سلکہ کا تعارف:	۵۱۴
(۳۱۸)	اقتصار واختصار میں فرق:	۵۲۵
(۳۱۹)	جرم اور جنایت میں فرق:	۵۲۵
(۳۲۰)	ابن یعقوب: سے مراد حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ہیں:	۵۲۸
(۳۲۱)	کالحجج السریجیة: یہ منسوب ہے امام ابوالعباس احمد بن عمرو بن سریج کی طرف:	۵۲۹
(۳۲۲)	ذَنْبُ السِّرْحَان:	۵۳۴
(۳۲۳)	صحیفۂ متلمس کا ذکر:	۵۳۶
(۳۲۴)	المتلمس: یہ ایک شاعر کا نام:	۵۳۶
(۳۲۵)	لب اور عقل میں فرق:	۵۳۷
(۳۲۶)	شَبَکَةٌ اور فخ میں فرق:	۵۳۹
(۳۲۷)	خُفَّیْ حُنَیْن: یہ ضرب المثل ہے:	۵۴۰

تمت الفهارس

بحمد الله تعالى وتوفيقه

العبدنور حسين قاسمي غفرله

التاريخ: ٢٥/٤/١٤٣٢ھ

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Maktaba Tul Ishaat.com

تأثرات

حضرت مولانا عبدالرشید بستوی قاسمی صاحب الموقر

(استاذ حدیث وصدر مدرس جامعۃ الامام انور دیوبند)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله رحمة للعالمين، وعلى اله وصحبه أجمعين وبعد!

برصغیر کے دینی مدارس کے نصاب میں، علم ادب کے حوالے سے جو کتابیں مشکل ودقیق، لیکن بعض وجوہ سے ازبس مفید سمجھی جاتی ہیں، ان میں ''مقامات حریری'' سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ صاحبِ مقامات حریری علامہ ابومحمد قاسم بن علی حریری بصریؒ نے کُل دوسو مقامے تحریر کیے تھے، جن میں سے پچاس مقاموں کا انتخاب کرکے باقی ڈیڑھ سو مقامات ضائع کردیے۔

مقامہ نویسی کی صنعت میں اگرچہ تقدم وسبقت کا شرف علامہ بدیع الزماں ہمدانیؒ کو حاصل ہے اور بعض گوشوں میں ان کے مقامات دُرِّ شاہ وار کی حیثیت رکھتے ہیں، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جو ہم رنگی، تنوع، ندرتِ خیال اور تعبیر آفرینی مقامات حریری میں پائی جاتی ہے وہ مقاماتِ بدیعی کا حصہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اربابِ ادب واصحاب علم نے ہر دور میں مقامات حریری سے اعتناء زیادہ کیا ہے۔

علامہ حریری کے تحریروانتخاب کردہ پچاس مقاموں میں سے، مدارس کے نصاب میں دس تا بیس مقامات کو ہی جگہ دی جاسکی، بنابریں عموماً شراح ومترجمین نے بھی انہی دس، بیس مقامات کی ترجمانی وتشریح سے ہی دلچسپی لی اور ہر ایک نے اپنے ذوق، صلاحیت اور مناسبت وضرورت کے مطابق ترجمانی وتشریح میں بعض گوشوں کو زیادہ نمایاں کرنے کی کوشش کی، جب کہ دوسرے پہلوؤں کو واجبی حقِ تحقیق بھی نہ دے سکے۔

احقر کے رفیقِ درس اور مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے فاضل جناب مولانا نور حسین صاحب قاسمی، زمانۂ طالب علمی سے ہی نیک خو، یکسو وگوشہ گیر اور علم وتحقیق کے خوگر رہے ہیں، مادرِ علمی کے مایۂ ناز اساتذہ سے رسمی اکتساب فیض کے ساتھ انہوں نے بعض اساتذہ کرام سے خصوصی اور غیر رسمی استفادے بھی کیے، جن میں حضرت مولانا معراج الحق صاحبؒ سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند سے بہ طورِ خاص اخذ واقتباس کیا۔ ان کی آتشِ علم تیز سے تیز تر ہوتی گئی اور انہوں نے دارالعلوم دیوبند سے فراغت اور تکمیل ادب عربی کے بعد، پاکستان کا رخ کیا اور یہاں کی ممتاز علمی وادبی شخصیات کے حلقہ ہائے درس میں شریک ہوکر خصوصی طور پر استفادہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا۔ اپنا جعبۂ علم وتحقیق کماحقہ لبریز کرنے اور عرصہ بیس سال سے زیادہ تک تدریسی تجربہ کی بھٹی میں تپانے کے بعد، انہوں نے مقامات حریری کی ترجمانی وتشریح کی خدمت انجام دی اور احقر کی نظر میں رفیقِ محترم نے اس مشکل کتاب کے دقائق وغوامض کو بہت بہتر طور پر حل کیا ہے۔

مقامات کی شرح ''تشریحات'' کو، اس کتاب کی دیگر اردو شروح سے جو چیزیں ممتاز، اس کی ضرورت کو دوچند اور افادیت کو چار چاند لگاتی ہیں وہ یہ ہیں: ہر لفظ کی تحقیق کے ساتھ اس کی بابت آیات واحادیث اور عربی امثال ومحاورات سے استشہاد، ادبی لطائف اور مترادف الفاظ کے باہم فرق کی نشاندہی، نیز کتاب کے شروع میں بیش قیمت اور مبسوط علمی مقدمہ۔

راقم الحروف نے ''تشریحات شرح مقامات'' کے ابتدائی دو مقاموں کو غور سے دیکھا اور پڑھا ہے۔ ماشاء اللہ صاحبِ کتاب شرح حلِ لغات، تحقیقِ لغوی، نحوی وصرفی، ترجمہ وتشریح، مقامہ کے سیاق وسباق کی توضیح، متعلقہ الفاظ کی بابت قرآن وحدیث اور امثال عرب سے استشہاد، نیز بہ ظاہر مترادف کلمات کے باہمی فرق کی وضاحت، نہایت تحقیق کے ساتھ کی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رفیقِ محترم کی اس کاوش کو طلبہ وعلماء کے لئے نافع بنائے، عربی زبان سے ان کے شوق کو مہمیز لگائے اور رفیق محترم کو علم ودین کی مزید خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین!

کتبہ

عبدالرشید بستوی قاسمی

سابق استاذِ ادب عربی دارالعلوم دیوبند، نزیل کراچی

بدھ، ۱۶/۳/۲۰۱۱ء

Maktaba Tul Ishaat.com

اظہار خیال

حضرت مولانا حافظ نور البشر محمد نور الحق صاحب المؤقر

(استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ و مدیر معہد عثمان بن عفان کراچی)

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام علی سیدنا محمد النبی الأمی الأمین، وعلی آله وصحابته وتابعیهم ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین۔

أما بعد:

درس نظامی کے مروجہ نصاب میں ''مقامات حریری'' کا جو مقام ہے اسے عربی ادب ولغت کی حیثیت سے جو اہمیت حاصل ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں، اس کتاب کی قدیم زمانے سے اہل علم خدمت کرتے آئے ہیں، تاہم نصاب میں جگہ پانے کے بعد اس کی اہمیت بھی بڑھ گئی اور اس کی خدمت کا دائرہ بھی وسیع ہوتا گیا۔

یہ ''کتاب'' پچاس مقاموں پر مشتمل ادب رفیع کا مرقع ہے، لیکن درس نظامی کے نصاب میں پوری کتاب کے بجائے اوّلاً بیس مقامے اور اب دس مقامے ہی پڑھائے جاتے ہیں، اسی نسبت سے اس کی شروح بھی یہیں تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔

یوں تو مختلف زمانے میں حضرات اہل علم و ماہرین علم ادب اس کتاب کی شرحیں لکھتے رہے ہیں اور حواشی کے ذریعہ اس کی خدمت ہوتی رہی ہے، لیکن وہ شرح مفید سمجھی جاتی ہے جو مدرسین کرام اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں تحریر فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ بہترین جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے بزرگ دوست مولانا محمد نور حسین قاسمی صاحب کو، جو دار العلوم دیوبند سے کسب فیض کر کے کراچی کے اہم اداروں کے ساتھ وابستہ رہے اور مختلف کتب کی تدریسی خدمت انجام دیتے رہے، موصوف کو علم ادب سے خاص لگاؤ اور مناسبت ہے، گذشتہ دنوں موصوف کی ایک ایسی ہی ادبی اور لغوی تصنیف ''الفاظِ مترادفہ کے درمیان فرق'' نے اہل علم کے حلقوں سے خراج تحسین وصول کیا اور اب ہمارے سامنے آپ کی تحریر کردہ مقامات حریری کی شاندار شرح ہے۔

مولانا قاسمی صاحب نے اس شرح کے شروع میں ایک متوسط مقدمہ تحریر فرمایا ہے جس میں اس علم کے مبادی: تعریف، موضوع، غرض وغایت واستمداد وغیرہ کے ذکر کے ساتھ ادبی صنف ''مقامہ'' کی تعریف کی، اس کی مختصر تاریخ، مقامات حریری کی تالیف کا سبب، ان مقامات کی ترتیب میں مخصوص امور کی رعایت، عربی ادب میں مقامات حریری کا مرتبہ و مقام اور صاحب مقامات کے حالات و علمی کمالات، مناسب حسن ترتیب کیساتھ بیان فرمایا ہے۔ پھر مقامات حریری کے مقدمہ کی تشریح سے شرح

Maktaba Tul Ishaat.com

کی ابتدا ہوئی۔

اس شرح میں انہوں نے خاص طور پر جن باتوں کا التزام کیا ان کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) ہر ہر لفظ کی لغوی، نحوی صرفی تحقیق۔

(۲) آیات واحادیث سے جابجا استشہاد۔

(۳) امثال واقوالِ عرب کا ذکر۔

(۴) بامحاورہ ایسا ترجمہ جو الفاظ اور جملوں سے قریب تر ہو۔

(۵) ہر مقامہ کے شروع میں اس کا بہترین خلاصہ۔

(۶) جابجا نحوی وصرفی قواعد کا اضافہ۔

(۷) مترادف الفاظ کے درمیان فروق کا التزام۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری خوبیوں کو موصوف نے اپنے حُسنِ ذوق سے اس کے اندر سمودیا ہے۔احقر نے اپنے ناقص تجربوں کی بنیاد پر کچھ معمولی تجاویز اور مشورے دیے ہیں، امید ہے ان کی رعایت سے کتاب کی افادیت ان شاء اللہ دوبالا ہو جائے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اس عمل کو بابرکت بنائے، اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازے اور اس کی افادیت کو عام وتام فرمائے۔

کتبہٗ

(حضرت مولانا) نور البشر محمد نور الحق (مدظلہ العالی)

(سابق استاد دار العلوم کراچی ومرتب کشف الباری جامعہ فاروقیہ)

تاریخ: ۷/۵/۱۴۳۲ھ بمطابق: ۱۱/۴/۲۰۱۱م

Maktaba Tul Ishaat.com

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالحلیم چشتی صاحب مدظلہ العالی

(رئیس شعبۂ تالیف وتصنیف ونگران متخصصین فی الحدیث علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى أمابعد !

المقامات الحريريه علامہ ابومحمد قاسم بن علی الحریریؒ (۴۴۶ھ......۵۱۶ھ) کی تصنیف ہے۔ عالم عرب میں اس کتاب بہت شہرت رہی ہے، چنانچہ علامہ الزمخشریؒ المتوفی ۵۳۸ھ نے اپنی کتاب "المقامات الزمخشرية" میں حسب ذیل دو شعر ذکر کیے ہیں۔

اقسم بالله وآياته ومشعر الحج وميقاته

ان الحريري حرى بأن نكتب بالتبر مقاماته

ترجمہ: "میں قسم کھاتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کی نشانیوں مشعر حج اور میقات کی کہ حریری اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کے مقامات کو سونے سے لکھیں اس سے اس کی قدر وقیمت عیاں ہے۔"

ان اشعار کو مولانا نور حسین قاسمی زید مجدہ نے بھی نقل کیا ہے، لیکن مولانا نے "بأن تكتب" تا کے ساتھ لکھا ہے، اور کشف الظنون میں ملا کاتب چلپیؒ المتوفی ۱۰۶۷ھ نے "بأن نكتب" نون کے ساتھ لکھا ہے۔ مصنفؒ نے اس کتاب کی چودہ خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے، جن کی طرف ملا کاتب چلپیؒ نے کشف الظنون، صفحہ: ۱۷۸۷ تا ۱۷۸۸۔ (طبع مکتبۃ المثنی بیروت) میں اشارہ کیا ہے۔

ملا کاتب چلپیؒ نے تقریباً ۳۵ شروح کا تذکرہ کیا ہے، جن میں سے ایک شاگرد مؤلف ابوسعید محمد بن علی المتوفی ۵۶۱ھ نے شرح کی اور اس کو علامہ حریری کو سنایا۔ اور ایک شرح شیخ تاج الدین علی بن انجب المتوفی ۶۷۴ھ کی پچیس جلدوں میں ہے، یہ مقامات کی ہر دور میں مقبولیت کی منہ بولتی تصویر ہے اور اس کے حسن قبول کی سند ودلیل ہے۔

یہ کتاب سب سے پہلے عربی میں بولاق مصر سے ۱۲۷۲ھ میں طبع ہوئی، پھر اس کے بعد لیڈن سے لاطینی زبان میں ۱۷۳۱ء میں، اور عربی متن مع فارسی ترجمہ ۱۸۹۵ء میں، لندن سے ۱۸۹۶ء میں انگریزی زبان میں طبع ہوئی، اس سے ہر دور میں اس کی قبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں مقامات کو جو شہرت ملی ہے وہ درس نظامی میں جگہ پانے کی وجہ سے ملی ہے جب درس نظامی کی ابتداء ہوئی اس

Maktaba Tul Ishaat.com

وقت طباعت ہندوستان میں نہیں آئی تھی، اس لیے محاورات اور لغات کیلئے مقامات حریری کو درس نظامی میں منتخب کیا گیا، باقی یہ تو اب آوٹ آف ڈیٹ (Out of date) ہے اس کی جگہ سہل انداز کی کتاب ہونی چاہیے۔ اور علی میاںؒ کی کتاب المختارات نے اس کی جگہ لے لی ہے، جب طباعت عام ہوئی تو عربی اور اردو شروح لکھی گئیں۔ ارباب دیوبند میں مولانا ادریس کاندھلویؒ المتوفی ۱۳۹۴ھ کا حاشیہ میرے طالب علمی کے زمانے میں مقبول اور سودمند رہا جواب بھی چھپ رہا ہے۔

اردو زبان میں اس کی کئی شرحیں اور حاشیے شائع ہوئے، حضرت مولانا نورحسین قاسمی زید مجدہ نے بھی حاشیہ اور شرح لکھی ہے اور بہت خوبیوں اور فوائد سے آراستہ ہے۔ لیکن لمبی زیادہ ہے، اور ان کی دیرینہ کاوشوں اور محنت کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے اپنی جو قیمتی معلومات پیش کی ہیں اگر اس میں حوالے بھی نقل کرتے تو کتاب کی افادیت بڑھ جاتی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے حسن قبول سے سرفراز فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) محمد عبدالحلیم چشتی (صاحب) پی، ایچ، ڈی۔

(خادم قسم التخصص فی علوم الحدیث)

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۳۰/۴/۲۰۱۱ء۔ ۲۶/۵/۱۴۳۲ھ

Maktaba Tul Ishaat.com

عرضِ مؤلف

یہ مقامات حریری کی ایک عام فہم، آسان شرح ہے جس میں سلیس اردو ترجمہ، ہر لفظ کی لغوی ونحوی تحقیق اور مختلف ابواب صرفیہ کی تحقیق کے علاوہ بعض اہم عبارات کی تراکیب نحویہ، بعض الفاظ کے اصطلاحی معانی اور ہر مقامہ کے شروع میں اس کا خلاصہ درج کردیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہر لفظ کی تحقیق کے علاوہ استشہاد کیلئے ہر لفظ کی قرآنی آیات یا احادیث نبوی ﷺ اور عربی امثال وادبی لطائف کے ساتھ الفاظِ مترادفہ کے درمیان فروق کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ اور افعال کے ساتھ صلات افعال کا استعمال کیا گیا ہے، اور صلات کی تبدیلی سے معانی کے تبدیلی کی وجوہ بھی بیان کردی گئی ہیں، تاکہ طلبہ کیلئے ان افعال کا استعمال آسان ہوسکے، جوکہ مقامات وادبی کتابوں کی تدریس کا ایک اہم مقصد بھی ہے۔ ادبی وفنی کتابوں سے کماحقہ استفادہ کیلئے ضروری ہے کہ ان میں اکثر الفاظ یا معلومات نئی یا نبجان نہ ہوں مگر آج کے طلبہ کیلئے مقامات میں اکثر الفاظ نئے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ کتاب طلبہ کیلئے ایک مشکل ولاینحل کتاب بن گئی ہے، لہذا ہر دور میں اس کتاب کو حل کرنے یا آسان کرنے کیلئے مختلف حضرات نے اپنی اپنی سی کوششیں کی ہیں، جو اہم اور قابل قدر بھی ہیں، چونکہ پہلے زمانے میں طلبہ عربیت کی پختہ استعداد حاصل کرنے کے بعد مقامات حریری وغیرہ پڑھتے تھے، اسلئے اس وقت زیادہ شروحات یا زیادہ تفصیل والی شروحات کی ضرورت نہیں تھی، اب حالات بدل گئے، طلبہ کی اکثریت کو کھل کر واضح بتائے بغیر بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی، اسلئے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ اور شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی یہ بات بہت کارگر معلوم ہوئی کہ ”اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ مختصر بیان کرکے چھوڑ دیا جائے بلکہ اب طلبہ کے سامنے جو کچھ ہوسکے بیان کردو، ورنہ طلبہ اس میں ضعف یا کمزوری محسوس کریں گے“۔ لہذا بندہ نے بھی اسی قول پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن طوالت سے بھی حتی المقدور بچنے کی بھی سعی کی ہے۔ کیونکہ فی زمانہ جب طلبہ درجۂ رابعہ میں مقامات وغیرہ پڑھتے ہیں تو ان کی نحو وصرف کی تقریباً تمام کتابیں ختم ہوچکی ہوتی ہیں، لیکن اس کے باوجود اکثر طلبہ کی نحوی، صرفی اور لغوی استعداد کمزور ہی رہتی ہے۔ اور ان کی کمزوری دور کرنے کیلئے فنی وادبی کتابوں کے علاوہ کوئی کتاب ان کے سامنے نہیں ہوتی، لہذا طلبہ کی اکثریت شروحات کی طرف رجوع کرتی ہے، کیونکہ شروحات کے بغیر کتاب حل کرنا ان کیلئے مشکل ہوتا ہے۔

بناء بریں جب اللہ تعالیٰ نے اس حقیر کو مقامات حریری پڑھانے کا موقع عطا کیا تو بندہ نے بتقاضائے حال تمام الفاظ کی تحقیقِ لغوی، صرفی، نحوی، مشتق، مشتق منہ، واحد ہو تو جمع، جمع ہو تو واحد، ابواب صرفیہ کے مختلف ابواب سے مختلف معانی اور صلات افعال کا ذکر اور طریقۂ استعمال، جدید واصطلاحی معانی وغیرہ، غرض جو چیز راقم نے طلبہ کیلئے ضروری سمجھی ان تمام چیزوں کو اس شرح میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کتبِ ادبیہ سے مقصود چونکہ قرآن وحدیث اور عربی میں مہارت پیدا کرنی ہے، لہذا راقم الحروف نے ہر لفظ کی تحقیق کے ساتھ قرآن یا حدیث، امثال عرب سے مثالیں دینے کی کوشش کی ہے کہ مقامات کا کوئی لفظ بغیر استشہاد کے نہ رہ جائے۔ اور یہ مسودہ ترتیب کے بعد بھی کئی سال تک گمنامی میں رہا، کیونکہ مقامات پر اتنا کام ہوچکا ہے، یہ سوچ کر بندہ ضرورت محسوس نہیں کررہا تھا، ادھر جن طلبہ نے راقم سے یہ کتاب پڑھی اور چند معاصر کے علاوہ دیوبند کے بعض اساتذہ اور معاصر کا مشورہ یہی ہے کہ ”ہر گلِ را رنگ بوئے دیگراست“ اور یہ آپ کا علمی سرمایہ ہے لہذا

Maktaba Tul Ishaat.com

ضائع نہیں کرنا، انشاء اللہ طلبہ کیلئے مفید ہوگی۔ اور جب بھی موقع ملے شائع کرا دینا۔ چنانچہ جب بندہ کو موقع ملا، تو پہلے اس کی کمپوزنگ کروائی، پھر کئی مقاماتِ حریری پڑھانے والے اساتذہ کو مسودہ دکھایا گیا، سب نے تحسین کی نظر سے دیکھا، اسی دوران دارالاشاعت کراچی کے سربراہ جناب محترم خلیل اشرف صاحب عثمانی مدظلہ کے سامنے جب اس کا تذکرہ ہوا تو موصوف اس کتاب کی طباعت پر فوراً تیار ہوگئے، اللہ تعالیٰ ان کی علم دوستی کو قائم ودائم رکھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے مشفق وماہر اردو وعربی ادب کی خدمت مہیا کی جن کی وجہ سے یہ کتاب کئی مراحل سے گزرنے کے بعد اب طلبہ وعلماء کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

لیکن اگر کوئی طالب علم صرف حلِ کتاب چاہتا ہے تو اس کیلئے ترجمہ ہی اتنا عام فہم لکھا گیا ہے، اس سے کتاب حل ہو جائے گی، باقی استعداد کی پختگی، یا قابلیت میں اگر کوئی اضافہ کرنا چاہے تو اس کیلئے یہ تحقیق انشاء اللہ معاون ومددگار ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ بعض الفاظ کی بار بار تحقیق لکھی گئی ہے، تا کہ طلبہ کسی لفظ کی تحقیق کیلئے "ماضیٰ" کی ورق گردانی سے بے نیاز رہیں، کیونکہ مشاہدہ ہے: "اذا تکرر الکلام علی السمع تقرر فی القلب" اسلئے بعض الفاظ کی بار بار تحقیق لکھی گئی ہے۔ ضروری قواعد نحویہ وصرفیہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، کیونکہ مثال مشہور ہے: "الصرف ام العلوم والنحو ابوھا" اور تراکیب نحویہ کے اندر شرح مائۃ عامل جیسی تراکیب نہیں کی گئیں، کیونکہ بقولِ شیخ الحدیث دیوبند استاذنا المکرم حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری مدظلہ العالی یہ تراکیب دو طبقہ کے طلبہ کو مفید ہیں، اول جو بہت ذہین ہوں، دوم جو زیادہ کمزور ہوں۔ اور راقم الحروف کے مخاطبین وہ طلبہ ہیں جو قابلیت کی متلاشی ومتمنی ہوں، لہذا جا بجا تراکیب نحویہ کتاب کی شان کے مطابق کی گئی ہیں۔ اور کتاب کی شرح وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق یعنی دس مقامات تک ہے۔

ابتداء میں خیال تھا کہ یہ شرح دو جلدوں میں مکمل ہوگی، لیکن اب حالات کے پیش نظر ایک ہی جلد میں لائی جا رہی ہے، کیونکہ زمانہ اختصار پسند ہے۔ اور جن حضرات نے مقامات کی شروح لکھی ہیں، اور مارکیٹ میں دستیاب ہیں، بندہ نے ان سب کا مطالعہ بھی کیا ہے، بہرکیف بندہ نے اکثر طلبہ کی کمزوری کی طرف خیال کر کے تھوڑی سی تفصیل سے لکھا ہے، اور ہر لفظ کے نحو وصرف کے مسائل کے ساتھ، ثلاثی مجرد کے مصادر اور بعض ضروری صیغے بھی اعراب کے ساتھ لکھ دیئے ہیں، کیونکہ ثلاثی مجرد کے مصادر سماعی ہونے کی وجہ سے اکثر کا پڑھنا دشوار ہوتا ہے، لہذا ہم نے اعراب لگا کر آسان کرنے کی کوشش کی ہے، اسی طرح غیر معروف الفاظ کی جمع واحد کو بھی اعراب سے مشکّل دیا ہے، تا کہ طلبہ کو آسانی ہو، تاہم پھر بھی تطویل لاطائل سے احتراز کی کوشش کی ہے۔

اور اس کتاب کی خامی اور خوبی جانچنے کیلئے بندہ نے دارالعلوم دیوبند کے ایک اور کراچی کی دو مشہور جامعات کی دو قابل اعتماد شخصیات کو زحمت دی، بندہ انہی حضرات کے تبصرے اور اظہار خیال کو اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتا ہے۔ پھر بھی کوئی انسان خامی وغلطی سے مبرا نہیں ہوسکتا، قارئین کرام غلطیوں پر نشاہی کریں بندہ شکر گزار رہے گا۔ آخر میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے جن سے راقم کو کسی طرح بھی تعاون ملا ہے خصوصاً محترم مولانا محمد اشفاق علوی صاحب کا جنہوں نے بہت وقت نکال کر راقم کی ہمت افزائی کی۔ والسلام

بندہ محمد نور حسین بن عبدالشکور قاسمی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن لہ حق علیہ: ۱۴/۵/۱۴۳۲ھ الموافق: ۱۸/۴/۲۰۱۱ء

(استاذ الحدیث جامعہ عربیہ الٰہیہ، لیاقت آباد کراچی)

Maktaba Tul Ishaat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مقدمۂ ادب

ادب کی لغوی تحقیق:

لفظ ''ادب'' باب کرم سے آتا ہے اور ضرب سے بھی، کرم سے اس کا مصدر اَدَبًا (بفتح الدل) آتا ہے بمعنی ادب والا ہونا، اسی سے ادیب ہے، جس کی جمع اُدَباء ہے۔ اور باب ضرب سے اس کا مصدر اَدْباً (بسکون الدال) آتا ہے، بمعنی دعوت کا کھانا تیار کرنے اور دعوت دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اسی سے اسم فاعل آدِبٌ ہے۔ اور یہ باب افعال اور تفعیل سے بھی مستعمل ہے، تفعیل سے علم سکھانے، و ادب سکھانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ جیسے حدیث میں ہے۔ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ. اور باب استفعال و تفعل سے ادب سیکھنے اور ادب والا ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ اور ادب سے ایک لفظ ''مَاْدُبَةٌ'' نکلا ہے اور مأدبة (بضم الدال وفتحها) اس کھانے کو کہتے ہیں جو آدمی لوگوں کی دعوت کیلئے تیار کرے۔ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے۔

اِنَّ ھٰذَاالْقُرْآنَ مَاْدُبَةُ اللّٰہِ تَعَالیٰ فِی الْاَرْضِ فَتَعَلَّمُوْا مِنْ مَاْدُبَتِہٖ.

''یعنی یہ قرآن زمین میں اللہ تعالیٰ کا پیغام دعوت ہے سو تم اس سے علم دین سیکھو''

اور یہاں قرآن پر ''مَاْدُبَةٌ'' کا اطلاق اس معنی میں کیا گیا ہے کہ جس طرح کھانے کی طرف بلایا جاتا ہے، اسی طرح قرآن کی جانب بھی لوگوں کو بلایا گیا ہے۔ اور مَاْدُبَۃٌ کی جمع مآدِب آتی ہے۔

صاحب لسان العرب نے مادۂ ادب سے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ادب دو ہی چیزوں کا نام ہے، ایک تہذیبِ نفسی اور دوسرے تعلیم شعر ونثر، لہذا ادیب کیلئے طبیعت کی جولانی اور فکر کی روانی ایک ضروری شئے ہے، اس سے انسان کا فضل و شرف بڑھتا ہے۔ (تفہیمات، و اضافات)

ادب کی اصطلاحی تعریف:

علم ادب کی اصطلاحی تعریف میں کافی اختلاف ہے، ان مختلف تعریفات میں سے چند یہ ہیں۔ تاج العروس میں یہ تعریف منقول ہے۔ اَلْاَدَبُ مَلَکَةٌ تَعْصِمُ عَمَّنْ قَامَتْ بِہٖ عَمَّا یَشِیْنُہٗ ۔ یعنی ادب ایک ایسا ملکہ ہے کہ جس کیساتھ قائم ہوتا ہے، ہر ناشائستہ بات سے اس کو بچاتا ہے۔

اور بعض حضرات نے ادب کی تعریف یوں کی ہے:

''کُلُّ رِیَاضَةٍ مَحْمُوْدَةٍ یَتَخَرَّجُ بِھَا الْاِنْسَانُ فِیْ فَضِیْلَةٍ مِنَ الْفَضَائِلِ''.

Maktaba Tul Ishaat.com

یعنی ادب ایک ایسی اچھی ریاضت ہے جس کی وجہ سے انسان بہتر اوصاف سے متصف ہوتا ہے۔

صاحب کشف الظنونؒ اور علامہ ابن خلدونؒ نے ادب کی تعریف یوں کی ہے۔

اَلْاَدَبُ هُوَ حِفْظُ اَشْعَارِ الْعَرَبِ وَاَخْبَارِهَا وَالْاَخْذُ مِنْ كُلِّ عِلْمٍ بِطَرْفٍ.

یعنی ادب، عرب کے اشعار، ان کی تاریخ واخبار کے حفظ اور عربی زبان کے دوسرے علوم سے بقدر ضرورت اخذ کا نام ہے۔

علامہ سید شریف جرجانیؒ اور صاحب المنجد نے ادب کی تعریف یوں کی ہے:

هُوَ عِلْمٌ يُحْتَرَزُ بِهٖ مِنَ الْخَلَلِ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً.

''علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعہ انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری غلطی سے محفوظ رہ سکے۔''

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جتنی بھی تعریفات علم ادب کے بارے مشہور ہیں وہ سب بقول شاعر:

عِبَارَاتُنَا شَتّٰى وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ وَكُلٌّ اِلٰى ذٰلِكَ الْجَمَالِ يُشِيْرُ

کی مصداق ہیں کیونکہ یہ تمام اقوال اسی صنف تعریف کو اجاگر کرتے ہیں۔

موضوع علم ادب:

ادب کے موضوع کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اس کا موضوع شعر ہے اور بعض نے کہا کہ اس کا موضوع نثر ہے اور بعض نے کہا کہ اس کا موضوع معرفت اشعار ہے۔ بعض نے کہا کہ علم ادب کا سرے سے موضوع ہی نہیں یہ رائے علامہ ابن خلدون و شیخ الادبؒ کی ہے۔ کیونکہ جب علم ادب بارہ علوم کا نام ہے تو اس کیلئے موضوع کس طرح متعین ہوسکتا ہے؟ اور جب ہر علم مستقل ہو تو ہر علم کیلئے ایک ایک موضوع ہوسکتا ہے۔ لہذا سب کیلئے مابه الاشتراك کے مرتبہ پر ایک موضوع متعین کرنا مشکل ہے، اسی بناء پر علم ادب کے موضوع کے بارے میں علامہ ابن خلدونؒ، صاحب کشف الظنون اور شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ لکھتے ہیں:

هٰذَا الْعِلْمُ لَا مَوْضُوْعَ لَهٗ يُنْظَرُ فِيْ اِثْبَاتِ عَوَارِضِهٖ اَوْ نَفْيِهَا.

یعنی اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے جس کے عوارض ذاتیہ کے اثبات یا نفی سے بحث کی جائے۔

اور بعض لوگوں نے ادب کا موضوع متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ کسی نے کہا اس کا موضوع ''نظم ونثر'' ہے بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس کا موضوع طبیعت اور فطرت ہے جو خارجی حقائق اور داخلی کیفیات کی ترجمانی کرتی ہے۔

علم ادب کی غرض:

علامہ ابن خلدون علم ادب کے مقصود اور غرض کے بارے میں لکھتے ہیں:

وَاِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ مِنْهُ ثَمْرَتُهٗ وَهِيَ الْاِجَادَةُ فِيْ فَنِّيِ الْمَنْظُوْمِ وَالْمَنْثُوْرِ عَلٰى اَسَالِيْبِ الْعَرَبِ وَمَنَاهِجِهِمْ.

Maktaba Tul Ishaat.com

’’یعنی علم سے مقصود اس علم کا ثمرہ پانا ہے کہ عرب کے طرز و انداز اور اسلوب کے مطابق فن نظم ونثر میں مہارت کا نام ہے۔‘‘

شیخ الادبؒ لکھتے ہیں کہ ادب کی غرض فہم کلام باری تعالیٰ اور فہم اقوال نبی کریم ﷺ اور بعض نے اسکی غرض، احتراز عن خطاء لفظی وکتابی بتائی ہے۔

یا ادب کی غرض یہ ہے کہ آدمی اپنے مافی الضمیر کو صحیح اور مؤثر طریقہ سے ادا کرے اور ذہن وزبان کو لفظی وتحریری غلطیوں سے بچائے اور عربی محاورات اور اس کے اسالیب کو سمجھنے کا ملکہ پیدا کرے۔ (مقدمات، ص:۴۸، بتغیر)

ادب کی وجہ تسمیہ:

علم ادب کی وجہ تسمیہ کے متعلق صاحب لسان العرب نے لکھا ہے۔

اَلْاَدَبُ سُمِّیَ اَدَبًا لِاَنَّہٗ یَاْدِبُ النَّاسَ اِلَی الْمَحَامِدِ وَاَصْلُ الْاَدَبِ الدُّعَاءُ.

’’یعنی ادب کے معنی اصل میں بلانے اور دعوت دینے کے ہیں، ادب کو بھی ادب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو بہتر اوصاف واخلاق کی دعوت دیتا ہے۔‘‘

شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ فرماتے ہیں لفظ ’’ادب‘‘ کے معنی سے ظاہر ہے کہ چونکہ اس علم کے پڑھنے سے آدمی صاحب ظرافت وصاحب فراست اور صاحب زینت ہو جاتا ہے، اسلئے اس کا نام ادب رکھا گیا ہے۔ (تفہیمات، ص:۲۶)

علوم ادبیہ کی تعداد:

علوم ادبیہ کل بارہ ہیں: جن میں آٹھ اصل ہیں۔ وہ یہ ہیں: (۱) علم لغت (۲) علم صرف (۳) علم نحو (۴) علم اشتقاق (۵) علم معانی (۶) علم بیان (۷) علم عروض (میزان الشعر یا شعروں کو وزن کرنے کے اصول وقواعد)۔ (۸) علم قافیہ، اور بقیہ چار فرع ہیں (۱) علم رسم الخط (۲) علم قرض الشعر (شعر کہنا)۔ (۳) علم انشاء، جو نثر کے ساتھ مختص ہو (تقریر وتحریر لکھنا)۔ (۴) علم محاضرات، یعنی نظم اور نثر کسی کے ساتھ مختص نہ ہو (لیکچر، تقریر، مقالہ، خطبہ وغیرہ)۔ (مقدمہ تفہیمات، درس مقامات)

لفظ ’’مقامہ‘‘ کا تعارف

عام طور پر لفظ مقامہ پانچ معانی کیلئے مستعمل ہے۔ (۱) مقامہ بمعنی مجلس، اور اسی معنی میں یہ لفظ بکثرت مستعمل ہے۔ (۲) مقامہ کے معنی جماعت (۳) مقامہ کے معنی موضع القام یعنی وہ جگہ جہاں آدمی کھڑا ہوتا ہے (۴) لفظ ’’مقامہ‘‘ وعظ ونصیحت کیلئے بھی استعمال ہے، جیسے: مَقَامَۃُ الزُّھْدِ. یعنی زاہدوں کی نصیحت (۵) مقامہ، یہ ایک خاص ادبی صنف، کہانی یا لطیفہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جس کی عبارت مقفّٰی اور مسجع ہوتی ہے اور یہاں یہی پانچویں معنی مراد ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور لفظ ''مقامہ'' کے اس خاص ادبی صنف کو سب سے پہلے پانچویں صدی کے مشہور ادیب علامہ بدیع الزمان ہمدانی نے متعارف کریا اور انہوں نے چار سو مقامات لکھے، جن میں ۵۳ مقامات شائع ہوگئے اور ہم تک پہنچے۔ پھر علامہ حریری صاحب مقامات نے پچاس مقامے لکھے، اور حقیقت یہی ہے کہ علامہ حریری کے پچاس مقاموں نے اس صنف ادب کو دوام بخشا، اور آپ اس فن کے امام مانے گئے، اگرچہ بعد میں دیگر بہت سے حضرات نے بھی اس فن میں طبع آزمائی کی، چنانچہ علامہ زمخشری، علامہ ابن الجوزی، علامہ سیوطیؒ اور ابن الوردؒ وغیرہ جیسے اساطین علم وفن نے بھی مقامے لکھے، لیکن معیار اور مقبولیت کی اس بلندی کو کوئی چھو نہیں سکا، جس پر علامہ حریریؒ فائز ہوئے۔ اور چونکہ فن مقامہ میں سارا زور الفاظ کی خوبصورتی اور تعبیرات کے حسن وسجع بندی ہوتا ہے اور مطلب، معنی اور کہانی کی طرف توجہ دوسرے درجہ میں ہوتی ہے، گویا یہ ایک خالص ادبی ولغوی نمونہ ہوتا ہے اسلئے عرب کے بعض ماہرین، مقامات کے داخل نصاب ہونے پر اعتراض کرتے ہیں، لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مقامات میں لغت عرب اور الفاظ کا ایک بڑا ذخیرہ اس اسلوب میں یاد کرنا طلبہ کیلئے آسان ہوجاتا ہے۔

مقامات حریری لکھنے کا سبب:

شیخ ابوسعید محمد بن عبدالرحمٰن بن مسعود بندہی (فنجدہی) نے مقامات کی تالیف کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ ''ابوزید سروجی'' نامی ایک فصیح وبلیغ ہیرو اور بھکاری آدمی تھا۔ شہر بصرہ کی مسجد بنی حرام میں وارد ہوا اور حاضرین مجلس کو نہایت احترام کے ساتھ سلام کرنے کے بعد اپنی خستہ حالی وپریشانی کو نہایت مؤثر وفصیح الفاظ میں بیان کرکے اپنے لڑکے کا روم کے ہاتھوں قید ہونا ذکر کیا حاضرین مجلس میں جہاں اور علم دوست اُدباء وفضلاء اور بعض ولاۃ شریک تھے، وہیں علامہ حریری بھی موجود تھے۔ سب اس کی فصاحت وبلاغت اور اس کے کلام کی دلفریب وخوشنما ساخت وپرداخت سے بے انتہاء مسرور ہوئے۔ اور ابوزید سروجی نے اپنی شیریں تقریر سے ان کو مسحور کرلیا۔ حُسن اتفاق، اسی دن علامہ حریری کے پاس بصرہ کے بڑے بڑے علماء وفضلاء بغرض ملاقات تشریف لائے، علامہ موصوف نے ان کو یہ پورا واقعہ سنایا۔ اور اس کی عبارت کی لطافت ونزاکت اور شگفتگی کی تعریف کی، تو ان میں سے ہر ایک نے ابوزید کے اسی قسم کے بہت سے قصے نقل کئے اور بتایا کہ وہ ہر مسجد میں اسی طرح رنگ وروپ بدل کر حیلے وتدبیریں اختیار کرکے اپنے فضل وکمال کا اظہار کیا کرتا ہے۔ حاضرین کو اس کی تلون مزاجی اور فصاحت وبلاغت کے حسین تصرفات کی اطلاع سے بے انتہاء حیرت ہوئی، اس پر علامہ حریری نے مقامہ حرامیہ (جو تخلیق وانشاء کے اعتبار سے سب سے پہلا مقامہ ہے اور کتاب کی ترتیب کے اعتبار سے ۴۸واں مقامہ ہے) لکھا اور اسی پر دوسرے مقاموں کی بنیاد رکھی۔

ترتیب مقامات کی تفصیل

کتاب کی تحریر میں تو سب سے پہلا مقامہ ''صنعانیہ'' ہے لیکن تخلیق وانشاء کے اعتبار سے سب سے پہلا مقامہ ''المقامة

Maktaba Tul Ishaat.com

الحرامية“ ہے جو آگے اڑتالیسویں نمبر واقع ہے۔ کیونکہ جن مؤرخین اور سوانح نگار نے علامہ حریری اور ان کے انشاء مقامات کے سبب کے متعلق روایات بیان کی ہیں، وہ تمام روایات اس بات پر تقریباً متفق ہیں کہ جو مقامہ سب سے پہلے علامہ حریری نے لکھا وہ ”المقامة الحرامية“ ہے۔

اور مقامۂ حرامیہ کے لکھنے کے سبب پر تمام روایات متفق ہیں کہ ابوزید نامی ایک بوڑھا شخص بصرہ میں ”مسجد بنی حرام“ میں وارد ہوا، مسجد میں علماء اور ادیبوں کا بڑا مجمع تھا، علامہ حریری بھی موجود تھے، اس نو وارد بوڑھے نے اُٹھ کر الفاظ و معانی کے حسن و خوبیوں سے آراستہ ایک ایسا فصیح و بلیغ خطبہ دیا جس نے تمام حاضرین کو متاثر کیا۔ خطبہ میں اس نے اپنی پریشان حالی اور رومیوں کے ہاتھوں اپنے بیٹے کے قید ہونے کا تذکرہ کیا، شام کو علامہ حریریؒ کے پاس شہر کے چند فضلاء اور ادیب آئے، علامہ حریری نے اس شخص کے خطبہ کا ذکر کیا تو انہوں نے بھی اس شخص کے کئی خطبوں کا تذکرہ کیا جو علامہ حریریؒ کے سنے ہوئے خطبہ سے بھی زیادہ بلیغ تھے، اور کہا کہ یہ شخص مختلف مساجد میں رنگ و روپ بدل کر اس قسم کی تقریریں کرتا رہتا ہے۔

اس واقعہ نے علامہ حریریؒ کے شوق سخن کی آتش کو اس طرح بھڑکایا کہ اسی رات علامہ موصوف مقامہ لکھنے کیلئے بیٹھے اور ”المقامة الحرامية“ لکھا، اور اس مقامہ کے علاوہ دیگر کے لکھنے کے سبب میں روایات مختلف ہیں۔

علامہ ابن الجوزیؒ اور علامہ یاقوت حمویؒ نے ”معجم الادباء“ میں لکھا ہے کہ علامہ حریریؒ ”مقامۂ حرامیہ“ لکھنے کے بعد اس کو لے کر بصرہ سے بغداد اس وقت کے عباسی خلیفہ مسترشد باللہ کے پاس گئے، علامہ حریریؒ کی مجلس میں حاضری ہوئی تو حاضرین مجلس نے ان کا علمی رتبہ معلوم کرنے کیلئے ان پر سوالات کی بوچھاڑ کردی، علامہ حریریؒ نے ایسے تسلی بخش جوابات دیئے جن سے نہ صرف یہ کہ ان کی علمی فوقیت کا سکہ مجلس میں جما، بلکہ ان کے علمی تفوق کا شہرہ سن کر خلیفہ مسترشد باللہ کے وزیر نوشیراں نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ باتوں باتوں میں ”مقامہ حرامیہ“ کا تذکرہ آیا، علامہ حریریؒ نے مقامہ وزیر کو دکھایا، اس نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ آپ اس طرح مزید چند مقامے لکھیں۔

چنانچہ علامہ حریری واپس بصرہ لوٹے اور یہاں چالیس مقامے لکھ کر نوشیرواں کے پاس ارسال کئے، مگر بعض حاسدوں نے نوشیرواں سے کہا کہ یہ مقامے علامہ حریری کے لکھے ہوئے نہیں، بلکہ ان کے گھر میں آنے والے ایک مہمان کے لکھے ہوئے ہیں جو انتقال کر گیا ہے حریری نے اس کے لکھے ہوئے مقامے اپنی طرف منسوب کر کے آپ کے پاس ارسال کردیئے ہیں۔

نوشیرواں نے تحقیق حال کیلئے علامہ حریری کو بلایا اور اپنے گھر میں بٹھا کر ان سے سابقہ طرز پر ”مقامہ“ لکھنے کیلئے کہا، چالیس دن تک علامہ حریری ان کے گھر میں رہے، مقامہ لکھنے کیلئے کاغذات کے کئی پلندے سیاہ کئے، لیکن اس انداز کا ایک مقامہ کیا دو کلمے بھی ترتیب نہ دے سکے، اور حاسدین نے ان کی خوب خبر لی۔ بڑے شرمندہ ہو کر بصرہ آئے، یہاں آ کر مشق سخن شروع کیا تو دس مقامے سابقہ اسلوب پر لکھ لئے اور نوشیروان کے پاس اس اطلاع کے ساتھ روانہ کیے کہ آپ کے گھر میں آپ کے خوف و ہیبت کی وجہ سے کچھ نہ لکھ سکا تھا۔ چنانچہ علامہ حریری نے اس طرح کل پچاس مقامے لکھے جن کو عربی ادب میں وہ شہرت و مقبولیت حاصل

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوئی کہ صدیاں گزرنے کے باوجود ان کی ترکیبوں کا حسن وجاذبیت برقرار ہے۔

لیکن ابن جمہور کا خیال ہے کہ علامہ حریری کو مقامات لکھنے کا حکم خود خلیفہ مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ عباسی نے دیا تھا، خلیفہ مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ بڑا علم دوست آدمی تھا۔ اور پندرہ سو علماء اور فضلاء مستقلاً ان کے دربار میں رہتے تھے۔

مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ نے جب انہیں مقامات لکھنے کیلئے کہا تو وہ دجلہ وفرات کے ساحل کی طرف نکلے، دجلہ وفرات کے کناروں کے سبزہ زاروں میں وہ ٹہلتے رہتے اور وہاں کے قدرتی مناظر کے حسن سے بجھی ہوئی ذکاوت کی تازگی حاصل کرتے رہے، اس طرح علامہ حریری نے ان دونوں دریاؤں کے ساحلوں پر گھومتے گھومتے دو سو مقامے لکھے، جن میں سے پچاس مقاموں کا انتخاب کیا اور باقی سب ضائع کر دیئے، یہ پچاس مقامے لاکر مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ کی خدمت میں پیش کیے اور ان کی نگاہ میں بلند مقام حاصل کیا۔ **واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و لاتخفیٰ علیہ ذرۃ مثقال.**

مقامات حریری پر ایک سرسری نظر

علامہ حریری نے مقامات میں دو آدمیوں کو مستقل رکھا ہے ایک قصہ کا راوی اور حکایت نقل کرنے والا، اور دوسرا قصہ کا ہیرو اور مرکزی کردار ادا کرنے والا۔ قصہ کے راوی کا نام حارث بن ہمام ہے۔ حارث کے معنیٰ کھیتی کرنے والا، کمانے والا اور ہمام کے معنیٰ اپنے کاموں کی طرف توجہ دینے والا، ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر آدمی حارث بھی ہے اور ہمام بھی کیونکہ جامع صغیر میں ہے **اصدق الاسماء حارث و ھمام** یعنی حارث اور ہمام سب سے سچے نام ہیں، اس بناء پر راوی کا نام علامہ حریری نے حارث بن ہمام رکھا۔

مرکزی کردار ادا کرنے والے کا نام ابوزید سروجی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک فرضی نام ہے، یا وہ شخص جس نے مسجد بنی حرام میں خطبہ دیا تھا، علامہ حریری نے اپنی طرف سے اس کا نام ابوزید سروجی رکھ دیا اور بعضوں کا کہنا ہے کہ یہ علامہ حریری ہی کے زمانے کے ایک ادیب مطہر بن سلام کی کنیت ہے، یہ ایک لغوی اور نحوی شخص تھا جس نے بصرہ میں رہ کر علامہ حریری علم حاصل کرنے کو اپنا مشغلہ بنالیا تھا اور ایک مدت تک آپ کے فیض صحبت سے مستفید ہوتا رہا بالآخر ۵۴۰ھ میں بصرہ کے اندر وفات پائی، جن کو علامہ حریری نے اپنے مقامات کا مرکزی کردار قرار دیا۔ لیکن درحقیقت یہ بھی فرضی نام معلوم ہوتا ہے کیونکہ حارث بن ہمام بھی ایک فرضی نام ہے۔ (ظفر المحصلین ص: ۲۸۶، وشروح مقامات)

خلاصہ یہ ہے کہ حارث بن ہمام اور ابوزید سروجی کی آپس میں شناسائی ہوتی ہے، ابوزید ایک انتہائی چالاک، شاطر، فصیح و بلیغ اور حاضر جواب شخص ہے۔ حارث بن ہمام کی کبھی کسی ادبی مجلس میں، کبھی عدالت میں، کبھی کسی سفر میں اور کبھی بادشاہوں کے دربار میں اس سے ملاقات ہوتی ہے اور ہر جگہ ابوزید سروجی کوئی ادبی کارنامہ دکھاتا ہے اور پھر کسی طرح دھوکہ دے کر چلا جاتا ہے۔

علامہ حریری نے مقامے میں اس بات کا بھی التزام کیا ہے کہ ہر دہائی کا پہلا مقامہ ''زہد'' سے متعلق ہو، اور ہر دہائی کا چھٹا مقامہ ''ادبی'' ہو، اور ہر دس کا پانچواں اور دسواں مقامہ ''مزاحیہ'' ہو، چنانچہ آگے پہلا مقامہ آپ پڑھیں گے اس میں زہد وتقویٰ

Maktaba Tul Ishaat.com

پر مشتمل ایک ولولہ انگیز تقریر ہے، اسی طرح دوسری دھائی کے پہلے مقامہ (گیارہویں مقامہ) میں بھی ایک ولولہ انگیز خطبہ ہے، اور ہر دھائی کا چھٹا مقامہ ادبی ہوتا ہے، جس میں علامہ حریری کسی خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ پہلے دھائی کا چھٹا مقامہ آپ پڑھیں گے جس میں علامہ حریری نے ایک خط لکھا ہے جس کے پہلے کلمہ کے تمام حروف غیر منقوطہ اور دوسرے کلمہ کے تمام حروف منقوطہ ہیں۔ جس کی ابتداء اس طرح ہے۔

الكرم. ثبت الله جيش سعودك. يزين. واللؤم. غض الدهر جفن حسودك. يشين.

حافظ مقامات: ...... اسلاف کے حیرت انگیز واقعات، ص:۱۰۸ میں لکھا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاءؒ مقامات کے حافظ تھے۔

عربی ادب میں مقامات حریری کا رتبہ

مقامات حریری نے جو قبولیت اور بلند مرتبہ حاصل کیا ہے اور عربی ادب میں اس کی جو اہمیت ہے اس کے بارے میں یہاں صرف علامہ زمخشریؒ کی رائے نقل کی جاتی ہے۔ جو مشہور مفسر اور ادیب ہیں جنکے علم و کمال کو علامہ انور شاہ کشمیریؒ بھی تسلیم کرتے ہیں، اور علم و ادب میں ان کا جو مقام ہے وہ اہل علم جانتے ہیں چنانچہ صاحب کشف الظنون نے مقامات حریری کے متعلق علامہ زمخشریؒ کے یہ دو شعر نقل کیے ہیں:

أُقْسِمُ بِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ ‏ ‏ ‏ ‏ وَمَشْعَرِ الْحَجِّ وَمِيقَاتِهِ
إِنَّ الْحَرِيرِيَّ حَرِيٌّ بِأَنْ ‏ ‏ ‏ ‏ تُكْتَبَ بِالتِّبْرِ مَقَامَاتُهُ

یعنی میں اللہ تعالیٰ کی اور اس نشانیوں کی، مشعر حج کی اور میقات حج کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حریری کے مقامات اس کے مستحق ہیں کہ ان کو سونے سے لکھا جائے۔

علامہ حریری صاحب مقاماتؒ

علامہ حریری کی کنیت ابو محمد ہے، اور نام قاسم، والد کا نام علی، دادا کا نام محمد اور پر دادا کا نام عثمان ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے، ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری بصری۔ اور خلیفہ مسترشد باللہ کے عہد خلافت میں شہر بصرہ کے قریب قصبۂ مَشان (بفتح المیم والشین) کے اندر آپ کی ولادت ۴۴۶ھ میں ہوئی (ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ بصرہ ہی میں پیدا ہوئے) اور بصرہ کے محلہ بنی حرام میں سکونت اختیار کی بالآخر آپ کی وفات، ۶/ رجب ۵۱۵ھ یا ۵۱۶ھ کو بصرہ کے محلّہ بنی حرام میں ہوئی، آپ نے کل عمر ۶۹ یا ۷۰ سال پائی۔

علامہ حریری کا علمی کمال: علامہ ممدوح نہایت ذکی، ہوشیار، نازک خیال، فصاحت و بلاغت میں یکتا اور ماہرین فن یگانہ

Maktaba Tul Ishaat.com

روز گار، انشاء پرداز اور ادیب تھے۔ علم لغت، امثال، نحو، معانی، بیان، بدیع میں ید طولیٰ اور علمیت و قابلیت، وسعتِ معلومات، زورِ انشاء اور فی البدیہ شعر گوئی میں اپنے ہم عصر اُدباء میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ عربی نظم و نثر دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی۔

الباقیات الصالحات: بقول مؤرخ ابن خلکان پس ماندگاں میں آپ نے دو صاحب زادے چھوڑے ہیں، ایک نجم الدین ابوالقاسم عبداللہ، جو بغداد کے حاکموں میں سے تھے۔ دوسرے ضیاء الاسلام عبیداللہ، جو بصرہ کے قاضی تھے۔

''حریر'' عربی زبان میں ریشم کو کہتے ہیں، چونکہ ان کا ریشم کا کاروبار تھا اسلئے انہیں ''حریری'' کی نسبت سے یاد کیا جاتا ہے۔ بصرہ کے قریب ''مَشان'' (بفتح المیم و الشین) نامی ایک بستی آپ کا آبائی گاؤں ہے، بقول بعض قبیلہ بنی حرام سے آپ کا نسبی تعلق تھا، یا محلّہ بنی حرام میں سکونت اختیار کئے ہوئے تھے، اسلئے آپ کو حرامی بھی کہتے ہیں۔ علامہ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ اس بستی میں علامہ حریری کا کھجوروں کا ایک باغ تھا جس میں اٹھارہ ہزار درخت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت زیادہ مال و دولت عطا فرمایا تھا۔

مقامات نویسی: مقامہ اس مختصر اور دل پسند وخوش اسلوب کہانی کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی نصیحت یا لطیفہ ہو، یہ مقامہ دراصل مقام سے ہے جس کے معنی ہیں کھڑے ہونے کی جگہ، پھر اس کے معنی میں وسعت پیدا کر کے جگہ اور مجلس کے معنی میں استعمال کرنے لگے، اس کے بعد کثرت استعمال سے مجلس میں بیٹھنے والوں کو ''مقامہ'' کہنے لگے، جیسے مجلس سے مراد کبھی کبھی اہل مجلس ہوتے ہیں۔ پھر اس کے بعد مجلس میں پڑھے جانے والے خطبہ اور پند و نصیحت وغیرہ کو بھی ''مقامہ'' یا مجلس کہنے لگے۔ اور مقامہ سے مقصود نہ تو جمال حکایت ہوتا ہے نہ حسن وعظ۔ بلکہ وہ ایک فنی، ادبی تحریر کا ایک ایسا فن پارہ ہوتا ہے جس میں خوشنما سجع کے طرز پر غریب الفاظ، نادر ترکیب اس طرح جمع کئے جاتے ہیں کہ وہ اثر آفرینی سے زیادہ طبیعت کو مسرور کرتے اور فائدہ بہم پہنچانے سے زیادہ لذت بخش ہوتے ہیں۔ اسلئے مقامات لکھنے والوں نے اپنی ساری توجہ تحسین الفاظ پر مبذول رکھی۔

مقامہ نویسی کی ابتداء: مقامہ نویسی کی ابتداء عہد بنی عباس کے وسط میں ہوئی، یہی وہ زمانہ تھا جب ادب اور فن انشاء پردازی اپنے شباب پر تھی، کہتے ہیں کہ مقامہ نگاری کی ابتداء ابن فارس نے کی ہے، پھر ان کی تقلید میں ان کے شاگرد بدیع الزمان ہمدانی نے گداگری اور دیگر موضوعات پر چار سو مقامات املاء کروائے، جو اتنے عمدہ اور دلچسپ تھے کہ انکی وجہ سے وہ اس فن کا امام بن گیا۔ لیکن اس کے مقامات میں سے صرف ترپن (۵۳) مقامات مل سکے ہیں، بعد ازاں علامہ حریری نے پچاس مقامے لکھے، جن میں بدیع الزمان ہمدانی کی پیروی کی، ان بلند پایہ ادیبوں کے بعد بہت سے انشاء پردازوں نے مقامات نگاری کو اپنا موضوع بنایا، لیکن وہ ان دونوں کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکے۔ (ظفر المحصلین، ص: ۲۸۳)

طرزِ مقامات: علامہ حریری نے اپنی کتاب ''مقامات'' میں علامہ بدیع الزمان ہمدانی کی تقلید اور انہی کے طرز کو اختیار کیا، جیسا کہ مصنف نے مقدمہ مقامات میں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ''میں بھی بدیع الزمان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، چند مقامے لکھوں، اگرچہ لنگڑا ٹٹو تیز رو گھوڑے کی چال کو نہیں پہنچ سکتا۔ علامہ حریری نے مقدمہ میں یہ بھی لکھا کہ میں نے پچاس مقالے لکھے،

Maktaba Tul Ishaat.com

جن میں عمدہ اور بہترین باتیں، شیریں اور فصیح الفاظ، فصاحت و بیان اور اس کے گوہر نایاب، ادبی لطیفے اور نوادر چٹکلے، وغیرہ سب کچھ موجود ہیں حتی کہ میں نے اس کو آیات قرآنیہ، اور کنایات نفیسہ سے مزین کیا اور ادبی چٹکلے، نحوی، لغوی مسائل، جدید رسائل، مزین خطبوں، رُلانے والے وعظوں، لہو ولعب میں ڈالنے والی ہنسی کی باتوں سے مرصّع کیا ہے۔ (ظفر المحصلین، ص:۲۸۴)

زمانۂ تصنیف: شیخ ہبۃ اللہ بن فضل نے بیان کیا ہے کہ علامہ حریری نے ''مقامات حریری'' کی تصنیف ۴۹۵ھ (۱۱۰۱ء) میں شروع کی اور بالآخر ۵۰۴ھ (۱۱۰۹ء) میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

مقامات کا ایک نسخہ بخط صاحب کتاب:

صاحب مقامات کا اپنا ہاتھ سے تحریر کیا ہوا (۵۰۴ھ کا) مسودۂ مقامات، دار الکتب المصریہ، قاہرہ میں موجود و محفوظ ہے۔ اور علامہ ابن خلکانؒ نے بھی ذکر کیا ہے کہ میں نے قاہرہ میں علامہ حریری کے اس نسخے کو دیکھا، جس کے آخر میں خود حریری ہی کا تحریر کردہ تھا۔ (تذکرۃ المؤلفین والمصنفین، ص:۲۱۱، وفیات الاعیان، ۴/۶۴)

صاحب مقامات کی تالیفات وتصنیفات

آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ اہم اور قابل فخر کتاب ''مقامات'' ہے، جس میں آپ نے عربی کے لافانی خزانہ کے قیمتی موتیوں کو بڑی خوبی کے ساتھ پرو دیا ہے اس کو دنیائے علم ادب میں بے پناہ شہرت وقبولیت اور تمام ادبی کتابوں پر اپنے اسلوب بیان اور جدت موضوع کے لحاظ سے طرۂ امتیاز حاصل ہے۔

اسکے علاوہ آپ کی یہ تصانیف بھی قابل ذکر ہیں: (۱) درة الغواص فی اوهام الخواص. اس کتاب میں اہل علم کی ان لغوی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو عموماً ان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں، یہ کتاب طبع ہو چکی ہے (۲) مُلْحَةُ الْإِعْرَابِ، یہ مبتدی طلبہ کیلئے مسائل نحو میں ہے (۳) آپ کے دو رسالوں نے بھی بڑی شہرت حاصل کی ہے جن میں ایک رسالہ سینیہ ہے، یعنی اس کے ہر کلمہ میں سین ہے اور دوسرا رسالہ شینیہ ہے، جس کے ہر کلمہ میں شین ہے، جنکے متعلق شیخ سنو بروفی نے کہا کہ ان دونوں رسالوں کو علم ادب میں وہی حیثیت ہے جو انسان کیلئے آنکھ یا آنکھ کیلئے پتلی کی ہے۔ یہ دونوں رسالے بھی طبع ہو چکے ہیں (۴) صدور زمان القبور و قبور زمان الصدور، یہ فن تاریخ میں ہے (۵) دیوان حریری، (۵) توشیح البیان وغیرہ۔

حلیہ مُبارک: معجم میں لکھا ہے کہ علامہ حریریؒ ظریف الطبع، انتہائی ذکی، فطین اور ہوشیار، فصیح و بلیغ تھے، لیکن آپ خدو خال وشکل وصورت کے اعتبار سے زیادہ حسین نہ تھے، مؤرخ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ آپ غور وفکر کے وقت داڑھی نوچنے کے عادی تھے، امام زیات نے بیان کیا ہے کہ آپ پستہ قد، بدشکل، میلے اور گندے کپڑے پہنتے تھے، حق تعالیٰ نے آپ کو بدصورتی کے بدلے میں بہترین ادب، لطیف چٹکلے، خوش مذاقی، بذلہ سنجی، عدل وانصاف اور فراخ دلی جیسے باطنی اوصاف سے سجایا تھا۔ اسلئے منقول ہے کہ

Maktaba Tul Ishaat.com

آپ کے قصص وحکایات آپ کی زیارت سے بہتر ہیں۔ایک صاحب آپ کا شہرہ سن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے،معلوم نہیں ذہن میں کیا صورت خیالیہ ہوگی،جب علامہ حریری کو دیکھا تو اس کے برعکس تھے۔چنانچہ علامہ حریری ان کی ذہنی کیفیت کو سمجھ گئے،تو ان صاحب نے علامہ حریری سے کچھ لکھوانے کیلئے کہا تو علامہ نے دو شعر لکھوائے۔جن کا مفہوم یہ تھا:

(۱) رات کو چلنے والے!تم ہی پہلے شخص نہیں ہو جسے چاند نے دھوکہ دیا ہو اور تم چراگاہ تلاش کرنے والے پہلے آدمی نہیں ہو جس کو کوڑی اور گندگی کی سبزی بھلی لگی ہو(بلکہ تم سے پہلے بھی لوگ اس طرح کی ظاہری خوبصورتی سے دھوکہ میں مبتلا رہے ہیں)۔

(۲) اس لئے تم اپنے لئے میرے سوا کسی اور کو اختیار کر لو کیونکہ میں معیدی کی طرح (بدشکل) ہوں،تم مجھے صرف سنا کرو دیکھا نہ کرو۔

یہ اشعار سنکر وہ صاحب بڑے شرمندہ ہو کر لوٹے اور علامہ حریری کے حقیقی حسن کی بھی ایک جھلک دیکھ لی۔

☆......☆......☆

بحث بسم اللہ الخ

بسم الله الرحمن الرحيم

علماء فرماتے ہیں کہ جس طرح کلام پاک،تمام علوم اولین وآخرین کا مجموعہ ہے۔اسی طرح انہوں نے قرآن کے پہلے لفظ یعنی "بسم الله الخ" کی ترکیب کے بارے میں عجیب باتیں لکھی ہیں،چنانچہ فرمایا کہ "بسم الله الرحمن الرحيم" کے اندر کل پانچ ہزار تین سو بارہ (۵۳۱۲) تراکیب کی اختلاف معانی کے ساتھ گنجائش ہے۔(مزید تفصیل کیلئے،فرائد منثورہ،ص:۶۱ تا ۶۳)

بسم الله الرحمن الرحيم

"بسم الله الخ" کی باء جارہ ہے،اور حرف "باء" تقریباً پندرہ معنوں کیلئے استعمال ہوتا ہے (۱) الصاق کیلئے جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (۲) استعانت کیلئے جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) تعلیل (بیان علت کیلئے) جیسے:﴿إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ﴾۔ (۴) مصاحبت کیلئے مثال ﴿وَقَدْ دَخَلُوْا بِالْكُفْرِ﴾ (ای مع الکفر)۔(۵) تعدیہ کیلئے جیسے:﴿ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ﴾ (۶) تعویض کیلئے بِعْتُ الثَّوْبَ بِالدِّرْهَمِ (۷) قسم کیلئے: بِاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ رَمَضَانَ (۸) ظرفیت کیلئے ﴿وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ﴾ (۹) تبعیض کیلئے: ﴿فَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ﴾ (۱۰) باء بمعنی عن: ﴿فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا﴾ (ای عنه)۔ (۱۱) باء بمعنی علیٰ: ﴿وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ﴾ ای علی قِنْطَارٍ (۱۲) باء بمعنی إلیٰ: ﴿وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْ﴾ (اَیْ اِلَیَّ)۔(۱۳) باء زائدہ:﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ (۱۴) تفدیہ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ (۱۵) بدل کیلئے: كَقَوْلِ الصَّحَابِيِّ: "مَايَسُرُّنِيْ اَنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ" اَيْ بَدَلَهَا. بہرحال حرف باء ان مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے،ان

Maktaba Tul Ishaat.com

میں حقیقی معنی الصاق کے ہیں۔ یہاں "بسم الله الخ " میں باء الصاق کیلئے بھی ہوسکتا ہے، استعانت کی بھی ہوسکتا ہے اور مصاحبت کیلئے بھی، علامہ زمخشریؒ کے نزدیک اس میں باء مصاحبت کیلئے ہے اور قاضی بیضاویؒ کے نزدیک یہاں باء استعانت کیلئے ہے۔

(مقدمہ تفہیمات، اضافات، درس مقامات، بتغیر یسیر)

بِسْمِ اللّٰهِ، میں اَبْتَدِئُ، اَقْرَأُ یا اَشْرَعُ، جہاں جو مناسب ہو مقدر مانا جاتا ہے۔ اور اَقْرَأُ یا اَبْتَدِئُ. افعال کو لفظ "الله" پر مقدم کرنے سے حصر مقصود ہے، اور یہ نفی ہے "بِاسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی نَفْعَلُ" کی، جیسا کہ مشرکین عرب کہا کرتے تھے۔

اور اِسْمٌ وَ اُسْمٌ. وہ لفظ ہے جس کا کسی جوہر یا عرض کی تشخیص اور تمیز کیلئے اطلاق کیا جائے، تو اس کا ہمزہ، ہمزۂ وصل ہے، جمع اسکی اسماء، اسام، اسامی، اسماوات آتی ہے۔ صرف بسملہ کے ہی رسم الخط میں ہمزہ حذف کردیا جاتا ہے۔ دیگر مواقع میں برقرار رہتا ہے۔ نصاریٰ کی "بسملہ" اس طرح پر ہے۔ بِسْمِ الْاَبِ وَالْاِبْنِ وَ الرُّوْحِ الْقُدُسِ. اور اسلام کی "بسملہ" یوں ہے، بسم الله الرحمن الرحیم .

سِمٌ. (سین کے تینوں حرکتوں کے ساتھ) یہ لغات بھی اسم ہی کے معنی میں ہیں، جیسے "هٰذَا سِمُهٗ اَیْ اِسْمُهٗ"، اور سَمَا یَسْمُوْ(ن) سُمُوًّا بمعنی بلند ہونا۔ اور آسمان کو "سماء" اسلئے کہتے ہیں کہ وہ زمین سے بلندی پر واقع ہے، اور لفظ "سماء" مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوا ہے، جیسے قرآن میں ہے، وَالسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ اور "اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ"۔ اور کبھی اسم جنس ہونے کی وجہ سے جمع نہیں بھی لاتے۔

بسم اللہ کی "ب" مکسور کیوں؟

بسم الله کی باء پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ حرف باء مکسور کیوں؟ حالانکہ مبنی میں اصل سکون یا فتحہ ہے۔ کسرہ پر مبنی ہونا خلاف اصل ہے۔ یہاں اصل سے خلافِ اصل کی طرف عدول کرنے کی وجہ کیا ہوئی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ باء پر سکون تو نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس وقت شروع کی ساکن کی وجہ سے اس کا تلفظ محال ہوجائے گا، اس لئے اسے حرکت دینی ضروری ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حرکات ثلثہ میں سے کون سی حرکت سکون کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔ غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ کسرہ کو سکون کے ساتھ مناسبت ہے۔ بایں طور کہ سکون کا معنی ہے عدم الحرکت۔ اور کسرہ قلیل الاستعمال ہے، چونکہ فعل اور غیر منصرف پر کسرہ نہیں آتا ہے اور قلت نام ہے عدم الکثرۃ کا، پس معنیٔ عدم میں کسرہ کو سکون کے ساتھ مناسبت ہے۔ اس لئے وقت ضرورت میں سکون کے بجائے کسرہ کو قائم کردیا گیا نہ کہ ضمہ اور فتحہ کو۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ باء کا اثر جر ہے۔ اس لئے باء کو بھی کسرہ دیا گیا تاکہ اثر اور مؤثر میں پوری مناسبت ہوجائے۔ تیسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ حرف باء اسم کے ساتھ خاص ہے فعل اور حرف پر باء داخل نہیں ہوتی۔ اور کسرہ بھی اسم کے ساتھ خاص ہے لہذا حرف باء کو کسرہ دیا گیا، شدت مناسبت کی بناء پر۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ باء کو کسرہ دیکر کسر نفسی کی تعلیم و تربیت دینی مقصود ہے تاکہ شروع ہی سے یہ بات معلوم ہوجائے کہ کمال

Maktaba Tul Ishaat.com

عبودیت اور تقرب الی اللہ، کسر نفسی اور اپنی نیستی و پستی میں مضمر ہے۔ (تحفۃ الطالبین ص:۱۹،۲۰)

بسم اللہ کی ''ب'' کے متعلق قاعدۂ کلیہ

بسم اللہ کی ''ب'' کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ ب، کا متعلق فعل یا شبہ فعل مقدر رہتا ہے۔ جس کی چار صورتیں یہ ہیں: (ا) بِسْمِ اللّٰهِ أَبْدَأُ (ب) بِسْمِ اللّٰهِ اِبْتِدَاءِ یْ (ج) أَبْدَأُ بِسْمِ اللّٰهِ (د) اِبْتِدَاءِ یْ بِسْمِ اللّٰهِ. (الكمالات الوحدية، بتغير)

لفظ ''اسم'' پر کتنی لغات جائز ہیں؟

بعض اہل لغت نے لفظ اسم کے اندر اٹھارہ لغات بتائی ہیں۔ جو مندرجۂ ذیل دو اشعار سے ظاہر ہیں:

لِلْاِسْمِ عَشْـرُ لُغَـاتٍ مَـعَ ثَمَـانِيَة　　بِـنَـقْـلِ جَـدِّىْ شَيْـخِ النَّـاسِ أَكْمَلَهَا
سِـمٌ سُـمَـاتَ سِـمَـاوَاسْمٍ وَزِدْ سِمَة　　كَـذَا سُـمَـا بِتَـثْـلِيْـثٍ لِاَوَّلِـهَـا

(تحفۃ الطالبین، ص:۲۳)

اَللّٰهُ: لفظ اللہ کی تحقیق میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک یہ عربی لفظ نہیں ہے بلکہ سریانی ہے، بعض کے نزدیک یہ عربی ہے البتہ اسم ذات یا علم نہیں ہے بلکہ صفت مشتقہ ہے، جیسا کہ اللہ جل شانہ کی دیگر صفات ہیں۔ بقول بعض اللہ، یہ إلاہٌ، فِعَالٌ کے وزن پر صفت کا صیغہ ہے اور مفعول کے معنی میں ہے، إلاہٌ یہ مَاْلُوْہٌ کے معنی میں ہے۔ اَلَهَ يَاْلَهُ (ف) اُلُوْهَةً، إلَاهَةً، اُلُوْهِيَّةً. عبادت کرنا۔ اَلِهَ (س) اَلَهاً، بمعنی متحیر ہونا، پناہ لینا۔ لیکن امام سیبویہ، خلیل اور جمہور علماء کے نزدیک لفظ ''اللہ'' کسی سے مشتق نہیں ہے بلکہ ''هُوَ اِسْمٌ لِذَاتِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْمُسْتَجْمِعِ لِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ الْكَمَالِيَةِ'' ۔ اور لفظ ''اللہ'' میں جو 'ال' کا ہمزہ وصلی نہیں ہے بلکہ قطعی ہے، یہی وجہ ہے کہ ''یا اللہ'' میں ہمزہ درمیانِ کلام میں واقع ہونے کے باوجود گرتا نہیں، کیونکہ یہ ہمزہ قطعی ہے۔ بعض کے نزدیک یہاں الف لام عوض کا نہیں، بلکہ تعریف کا ہے اور الف لام تعریف کا ہمزۂ وصلی ہوتا ہے، قطعی نہیں ہوتا۔ چنانچہ لفظ ''اللہ'' کا ہمزہ بھی وصلی ہے، درمیان کلام میں نہیں پڑھا جاتا جیسے ''بِسْمِ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' میں نہیں پڑھا جاتا، ''یااللہ'' میں ہمزہ درمیان کلام میں ہونے کے باوجود پڑھا جاتا ہے۔ تو یہ لفظِ ''اللہ'' کی خصوصیات میں سے ہے۔

اس کے علاوہ دیگر بہت سی خصوصیات ہیں، مثلاً (الف) لفظ ''اللہ'' ہمیشہ منسوب الیہ ہوتا ہے، خود کسی طرف منسوب نہیں ہوتا، (ب) یہ کہ مخلوق میں سے کسی کا نام ''اللہ'' نہیں رکھا گیا (ج) یہ کہ حرف ندا ''یا'' کے بجائے اس کے آخر میں میم مشدد لانا درست ہے، (د) یااللہ میں ہمزۂ وصلی وسط کلام ہونے کے باوجود نہیں گرتا (ھ) دو حرف تعریف اس میں جمع ہو جاتے ہیں ایک یا حرف ندا، دوسرا لام تعریف (و) حرف جار کو حذف کر کے اس کے عمل کو باقی رکھتے ہیں۔ واللہ لافعلن کذا کے بجائے اللہ لافعلن کذا کہتے ہیں۔

(مزید تفصیل کیلئے تفہیمات، اضافات، درس مقامات وغیرہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ کے اسرار

علماء نے بسم اللہ کے بہت سارے اسرار بیان کئے ہیں ان میں سے چند اسرار مندرجۂ ذیل ہیں۔ پہلا سر یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ہر ہر حرف اللہ تعالیٰ کے اسماء کا ابتدائی حرف ہے بایں طور کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ''بصیر'' ہے اس سے حرف باء لیا اور سمیع سے سین لیا۔ ملک سے میم لیا اور اللہ سے الف لیا، لطیف سے لام لیا۔ اور ھادی سے ہاء لیا اور ''رزاق'' سے راء لیا، اور حلیم سے حاء لیا۔ اور نور سے نون لیا۔ دوسرا سر یہ ہے کہ بسم اللہ کا ابتدائی حرف باء ہے اور انتہائی حرف میم، دونوں حروف شفویہ ہیں، دونوں ایک ہی مخرج کے حروف ہیں۔ دونوں ہونٹ کے درمیان سے نکلتے ہیں۔ تیسرا سر یہ ہے کہ دوزخ کے ذمہ دار انیس (۱۹) فرشتے ہیں اسی طرح بسم اللہ کے حروف کی تعداد بھی انیس ہے۔ (تحفۃ الطالبین، ص:۱۳)

بسم اللہ اور بسملہ کا فرق:...... بسملہ بروزن دَحْرَجَةٌ یہ باب فَعْلَلَة کا مصدر ہے۔ لغت میں اس کے دو معنی آتے ہیں۔ ایک تو بسم اللہ کہنا دوسرا بسم اللہ لکھنا۔ مجازاً ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو بھی بسملہ کہا جاتا ہے۔ یہ مصدر بمعنی مفعول کے قبیل سے ہے۔ بعض لوگ لفظ بسملہ اور تسمیہ کے ایک ہی معنی سمجھتے ہیں۔ غایۃ المقصود میں ہے کہ بسملہ اور تسمیہ میں فرق ہے۔ بایں طور کہ بسملہ کے معنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا اور تسمیہ کے معنی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور یاد کرنا خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہو اور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی بھی نام سے ہو۔ حاصل فرق یہ نکلا کہ تسمیہ عام ہے بسملہ خاص۔ (تحفة الطالبین فی تحقیق خطبة المصنفین، ص: ۱۰)

(۱) **اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:** یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں، دونوں لفظ ''رحم'' سے مشتق ہیں، رَحِمَ باب سمع سے مصادر رَحْمَةً، مَرْحَمَةً، رُحْمًا ورُحُما، رحماء بمعنی مہربانی کرنا، شفقت کرنا، نرمی کرنا، بخشنا۔ اور رَحْمَةٌ یہ رقت القلب کے معنی کیلئے بھی مستعمل ہے۔ اور دونوں مبالغے کیلئے وضع کئے گئے ہیں جیسے: غَضْبَانٌ وَعَلِیْمٌ۔ یہ غضب وعلم سے مشتق ہیں۔ اور دونوں (رحمٰن رحیم) اللہ تعالیٰ کے اسماء میں ہیں، البتہ دونوں میں کچھ فرق بیان کئے جاتے ہیں (۱) رحمٰن کے الفاظ رحیم سے زیادہ ہیں، اسلئے اس میں رحیم کی بہ نسبت مبالغہ زیادہ ہے، کیونکہ قاعدۂ مسلمہ ہے ''کثرة المبانی تدل علیٰ کثرة المعانی'' اب کوئی سوال کرسکتا ہے کہ اس میں ترقی من الاعلیٰ إلیٰ الادنیٰ ہوئی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ''الرحمٰن'' مانند علم ہے۔ کیونکہ رحمٰن اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا، بخلاف لفظ ''رحیم'' کے، لہٰذا، رحمٰن کو لفظ اللہ کے متصل لایا گیا ہے۔ یا اسلئے رحمت دنیا مقدم ہے رحمت آخرت سے، لہٰذ الفظِ رحمٰن کو مقدم کیا گیا (۲) رحمٰن کو رحیم پر مقدم کرنے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لفظ ''رحمٰن'' لفظ ''اللہ'' کی طرح اللہ جل جلالہ کا علم ہے دلیل آیت قرآنی ''قل ادعو االله او ادعوا الرحمن'' ہے اور لفظ ''رحیم'' یہ صفت ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ علم صفت پر مقدم ہوتا ہے (۳) رحمٰن کا اطلاق اس ذات پر ہوتا ہے جو دنیا اور آخرت دونوں میں رحمت کرنے والی ہو اور رحیم، اس ذات کو کہتے ہیں جو دنیا میں رحمت کرنے والی ہو، چنانچہ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالاٰخِرَة اور یَارَحِیْمَ الدُّنْیَا کہا جائے گا (۴) رحمٰن کا اطلاق اللہ جل شانہ کے علاوہ کسی پر نہیں ہوتا جبکہ رحیم کا اطلاق مخلوق پر بھی ہوسکتا ہے، چنانچہ لا رحمن إلا الله کہیں گے، لا رحیم إلا الله نہیں کہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

گے۔(کما فی البیضاوی،اضافات و افادات،وتفہیمات)

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَحمَدُكَ عَلٰى مَا عَلَّمتَ مِنَ البَيَانِ وَاَلهَمتَ مِنَ التِّبيَانِ كَمَا نَحمَدُكَ عَلٰى مَآ اَسبَغتَ مِنَ العَطَآءِ، وَاَسبَلتَ مِنَ الغِطَآءِ.

ترجمہ:۔اے اللہ! ہم تیری تعریف کرتے ہیں اس بات پر کہ تو نے ہم کو فصاحتِ کلام سکھائی،اور ڈالا تو نے اظہارِ مافی الضمیر کی کیفیت کو(اظہارِ سخن کی کیفیت کو ڈالا) جیسا کہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اس بات پر کہ تو نے ہم پر بخششوں کی تکمیل فرمائی اور ڈالا تو نے پردوں سے(یعنی تو نے ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال دیا)

(۱) اَللّٰهُمَّ: اس کی اصل میں دو قول ہیں پہلا قول بصریوں کا ہے ان کے نزدیک اس کی اصل ''یا اللہ'' ہے،حرف ندا کو حذف کر کے میم مشدّد اس کے عوض میں زائد کیا گیا،اور دوسرا قول کوفیوں کا ہے،ان کے نزدیک اللّٰهمّ کا میم مشدد ایک مکمل جملے کا مخفف ہے، اس کی اصل یوں ہے''یَا اَللّٰهُ اُمَّ بِخَيْرٍ'' ابتداء سے حرف ندا کو حذف کر دیا اور آخر سے ''اُمَّ بِخَيْرٍ'' میں سے باقی سب حذف کر کے صرف ''اُمَّ'' کی میم کو باقی رکھا گیا اَللّٰهُمَّ ہو گیا،''اُمَّ'' باب نصر سے صیغہ امر ہے۔اَمَّ(ن) اَمًّا: ارادہ کرنا،قصد کرنا،تو اللہم کے معنی ہیں اے اللہ!(ہمارے ساتھ بھلائی اور خیر کا ارادہ فرما).قوله تعالىٰ: اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ.

(۲) نَحْمَدُكَ،حَمِدَ(س) حَمْدًا: تعریف کرنا۔حمد،یہ شکر سے عام ہے اور یہ ذم کی نقیض ہے،اسلئے کہ حمد خواہ صفات پر ہو یا احسان پر۔شکر،یہ احسان کے ساتھ مخصوص ہے۔لیکن عام ہے خواہ زبان سے ہو یا قلب سے اور ثناء صرف زبان سے ہوتی ہے۔اور حمد کیلئے پانچ چیزیں ضروری ہیں(۱) حامد(۲) محمود(۳) محمود بہ(۴) محمود علیہ(۵) صیغہ حمد،جیسے: حَمِدْتُ زَيْدًا عَلٰى اِنْعَامِهٖ. پس یہاں ''حَمِدْتُ'' صیغہ حمد ہے،متکلم حامد،زید محمود ہے انعام محمود بہ ہے۔اگرچہ انعام پر ''علیٰ'' داخل ہے،بعض جگہ محمود علیہ اور محمود بہ ایک ہوتا ہے،جیسے مثالِ مذکور میں انعام محمود علیہ بھی ہے اور محمود بہ بھی۔اور شکر،یہ احسان کے ساتھ مخصوص ہے،لیکن عام ہے خواہ زبان سے ہو یا قلب سے،اور ثناء صرف زبان سے ہوتی ہے۔(تفہیمات،ص:۳۳)

(۳) عَلَّمْتَ: تعلیم سے ہے بمعنی سکھلانا،تعلیم دینا،واز سَمِعَ جاننا،پہچاننا و یقین کرنا۔علم اور معرفت میں فرق: ان دونوں کے درمیان مختلف وجوہ سے فرق بیان کیا جاتا ہے(۱) علم ادراك بالقلب کو کہتے ہیں اور معرفت ادراك بالحواس کو کہا جاتا ہے(۲) علم کا استعمال کُلّیات میں ہوتا ہے اور معرفت کا استعمال جُزئیات میں ہوتا ہے(۳) علم جہل کی ضد ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے(۴) معرفت مسبوق بالنسیان ہوتا ہے بخلاف علم کے وہ مسبوق بالنسیان نہیں ہوتا ہے(۵) معرفت متعدی بیک مفعول ہوتا ہے بخلاف علم کے کہ وہ کبھی متعدی بیک مفعول ہوتا ہے اور کبھی متعدی بدو مفعول۔

(۴) بَيَانٌ: یہ مصدر ہے یعنی جس کے ذریعے سے کوئی شئے ظاہر کیجائے،نیز وہ کلام فصیح جس سے اظہارِ مافی الضمیر کیا جائے،اور بیان

Maktaba Tul Ishaat.com

کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں اور یہ نطق سے عام ہے، اور بیان انسان کے ساتھ خاص ہے۔ اور کلام کو بھی بیان کہہ دیتے ہیں، اور مجمل ومبہم کلام کی شرح کو بھی بیان کہا جاتا ہے۔ کَمَافِي قَولِهِ تعالىٰ: ثُمَّ اِنَّ عَلَينَا بَيَانَهُ بیان اور تبیان میں یہ فرق ہے، کہ بیان مطلق اظہار مافی الضمیر کو کہتے ہیں اور تبیان اظہار مافی الضمیر مع الدلیل کا نام ہے۔ اور بَانَ يَبِيْنُ بياناً. ضَرَبَ يَضرِبُ سے ہے اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور اَبَانَ يُبِيْنُ اِبَانَةً ازافعال وبَيَّنَ يُبَيِّنُ از تفعيل وتبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ ازتفعل واِستَبَانَ يَستَبِينُ از استفعال بھی مستعمل ہے۔

(۵) اَلهَمتَ: اِلْهَامٌ سے ہے، جس کے معنی ہیں اِلقَاءُ الشَّرِّ وَاِلقاءُ الْخَيرِ فِي القَلب ۔یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کلام کا بیک وقت دل میں پڑ جانا: كَمَافِي قَولِهِ تَعالىٰ: فَالهَمَهَافُجُورَهَاوَتَقوٰهَا. لَهِمَ لَهْمًا (سَمِع) بمعنی ایک مرتبہ نگل جانا۔

الہام اور خواب میں فرق: حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ خواب میں خیال کو زیادہ دخل ہوتا ہے اور الہام میں خیال کو زیادہ دخل نہیں ہوتا، مگر اس کی صحت کیلئے صرف یہی کافی نہیں بلکہ اس کی صحت کیلئے علامت یہ ہے کہ خلاف شریعت نہ ہو، نیز اس کی صحت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ صاحبِ الہام صاحبِ نور ہوتا ہے اس کو الہام میں ایک نورانیت محسوس ہوتی ہے جس کو وہی سمجھ سکتا ہے نیز الہام میں ایک طبعی بشاشت وفرحت اور انشراح معلوم ہوتا ہے۔

(۶) اَلتِّبيَانُ: بیان اور تبیان دونوں باب ضرب کا مصدر ہیں۔ البتہ بیان اور تبیان کے مفہوم کے بارے میں بعض حضرات کہتے ہیں، کہ بیان کے معنی خود سمجھنے اور دوسرے کو سمجھانے کے ہیں۔ اور تبیان کے معنی خود اپنے آپ سمجھنے کے ہیں۔ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تبیان، بیان سے زیادہ بلیغ ہے اور کبھی ایک کو دوسرے کی جگہ پر بھی استعمال کرلیا جاتا ہے، قولہ تعالیٰ: وَاَنزَلنَا عَلَيكَ الكِتَابَ تِبيَانًالِّكُلِّ شَيءٍ.

(۷) اَسبَغتَ، اِسبَاغ سے ماخوذ ہے، ازباب افعال اس کا مجرد نصر سے آتا ہے بمعنی تمام کرنا، کامل ومکمل کرنا، سبغًا(ن) سُبُوْغًا اس کے مصدر آتے ہیں۔ يُقَالُ سَبَغَ العَيشُ: عیش وسیع اور پاکیزہ ہوئی، قوله تعالىٰ: وَاَسبَغَ عَلَيكُم نِعَمَهُ، اَن اعمَل سَابِغَاتٍ.

(۸) اَلْعَطَاءُ: وہ چیز جو بخش دیجائے، اس کی جمع اَعْطِيَةٌ اور جمع الجمع اَعْطِيَاتٌ، نیز عَطِيَّةٌ کی جمع عَطِيَّاتٌ وعَطَايَا آتی ہیں، عَطَا(ن) يَعطُوا بمعنی، دینا، بخشش کرنا. كقوله تعالىٰ: هٰذَاعَطَائُنَا. عطیہ اور ہدیہ کے درمیان فرق: ہدیہ اور عطیہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں مگر بعض حضرات نے دونوں کے درمیان یہ فرق بیان کیا ہے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف یعنی چھوٹا بڑے کو دے) تحفہ دینے کو ہدیہ کہا جاتا ہے اور اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف (بڑا چھوٹے کو دے) انعام دینے کو عطیہ کہتے ہیں۔

(۹) اَسبَلتَ: اِسبَالٌ (افعال) سے ہے بمعنی لٹکا دینا اور یہ سُبُلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پردہ چھوڑ دینا اس کا مجرد باب نصر سے ہے، يقال: اسبل الثوب: کپڑا لٹکانا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۱۰) اَلغِطَآءُ، پردہ (یا وہ چیز جس سے کسی شئے کو مستور کیا جائے) اس کی جمع اغطية ہے، غَطَا(ن) يَغطُو غَطواً، ڈھانکنا، چھپانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور غِطَيَةٌ عورت کے خاص پردے کو بھی کہتے ہیں، كقوله تعالىٰ: فَكَشَفنَا عَنكَ غِطَآءَ كَ فَبَصَرُكَ اليَومَ حَدِيد.

☆......☆......☆

وَنَعُوذُبِكَ مِن شِرَّةِ اللَّسَنِ، وَفُضُولِ الهَذَرِ، كَمَانَعُوذُبِكَ مِن مَّعَرَّةِ اللَّكَنِ، وَفُضُوحِ الحَصَرِ

ترجمہ:۔اور پناہ مانگتے ہیں ہم آپ کی گفتگو کی تیزی سے (زبان زوری یا فصاحت کی تیزی سے) اور بے ہودہ گوئی کی زیادتی سے، جیسا کہ پناہ مانگتے ہیں، لکنت کے عیب سے اور محل گفتگو میں زبان بند ہو جانے کی رسوائی سے۔

(۱) نَعُوذُ: (ن) عاذ یَعُوذُ عَوذًا وَعِیاذًا وَمَعاذًا وَمَعاذَةً. بمعنی پناہ چاہنا، پناہ مانگنا. كقوله تعالىٰ: اَعُوذُ بِاللهِ اَنْ اَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ.

(۲) شِرَّةٌ: بمعنی تیز چنگاری کا اڑنا، اصل میں شِرَّةٌ: وہ شعلہ ہے جو آگ سے نکلے، وَ الشَّرُّ (بفتح الشين هو ضد الخير شَرَّ (ن، ض، س) يَشرّ شَرًّا وَشِرَا رَةً وَشَرَرًا ۔ شَرَّةٌ کی جمع شَرَرٌ وَشِرَارٌ وَاَشِرَّآءُ ہیں، بمعنی آگ کی چنگاری، كقوله تعالىٰ: انها ترمى بشرر كالقصر ۔(المرسلات)

(۳) اَللَّسَنُ: لَسَنٌ، بمعنی زبان آوری، فصاحتِ زبان. یقال لسِنَ (س) لَسَنًا ای فصح بِلِسَانِهِ، فصیح اللسان ہونا مستعمل ہے اور لَسَنٌ کی جمع اَلْسِنَةٌ وَاَلْسُنٌ وَلُسُنٌ وَلِسَانَاتٌ آتی ہیں، قَوْلُهُ تعَالىٰ: وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُم ۔(الروم)

(۴) فُضُولٌ: یہ فضل سے مشتق ہے، فضل کے معنی زیادتی کے ہیں جو اعتدال سے زیادہ ہو، اور زیادتی کی دو قسمیں ہیں: (۱) محمود، جیسے: علم کی زیادتی (۲) مذموم، جیسے جہالت کی وجہ سے غصے کی زیادتی، نیز فضل اور فضول کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ فضل کا اطلاق عموماً شئے محمود پر ہوتا ہے۔ اور فضول کا استعمال فضولیات یعنی اشیائے مذمومہ پر ہوتا ہے۔ یقالُ فَضَلَ فَضْلًا ای زَادَ (ن، س) كَقَولِهٖ تعَالىٰ: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلنَابَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ.

(۵) اَلهَذَرُ: (بفتحتين) بمعنی بے ہودہ اور لغو کلام، اور (بكسر الذال) بمعنی بے ہودہ کہنا۔ (ن، ض) یقال: هٰذاالرجل فی كلامهٖ هَذَرًا. ای هَذىٰ هِذْيَانًا، وازسمع هَذِرَ كَلَامُهُ ای كَثُرَفِي الْخطَأَ وَالْبَاطِلِ.

(۶) كَمَا: اس میں کاف حرف جار ہے اور ما مصدریہ ہے۔

(۷) مَعَرَّةٌ: برائی، گناہ، اذیت، جنایت، عیب اور امر قبیح. عَرَّ يَعُرّ عَرًّا (ن، ض) اس کے اصلی معنی وہ اونٹ جو عارضہ خارش مبتلا ہو جائے، خارش چونکہ ایک عیب ہے اسلئے اس کے معنی بھی عیب کے ہو گئے، اور کبھی مَعَرَّةٌ کا استعمال گناہ کے معنی کے لئے بھی ہوتا ہے كقوله تعالىٰ: فَتُصِيبَكُم مِنهُم مَعَرَّةٌ بِغَيرِعِلمٍ. ای فَتُصِيبَكُم مُضَرَّةٌ: يقال عرّ الجمل عرًّا، ای جرب.

(۸) اَللَّكَنُ: یہ مصدر ہے، یقال لَكِنَ (س) يَلكَنُ لَكَنًا وَلُكُونًا وَلُكُونَةً وَلَكَنًا ای عَيَّ وَثَقُلَ لِسَانُهُ، بمعنی اٹک اٹک کر بات کرنا، ومنهُ اَللُّكُونَةُ.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹)فُضُوحٌ: یہ مصدر باب فتح سے ہے اس کے معنی ہیں عیب کا ظاہر ہونا، یقال: فضحه فَضْحاًای کشف عیبه، ومنه الفضیحةُ بمعنی رسوائی، وقوله تعالیٰ: هٰٓؤُلَآءِ ضَیْفِیْ فَلَاتَفْضَحُوْنِ.

(۱۰)الحصر: وهو العجز عن الکلام بالرّعب اوغیرہ من الحزن والسّرور یعنی جو بات کرتے ہوئے رک جائے، یقال: حَصِرَ(س) حَصَرًا ای عجز فی النطق، وحصر صدرهٗ ای ضاق، وفی التنزیل: حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَیْ ضَاقَتْ بِالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ. ومنها اَلْحَصِیْرُ بمعنی اَلسِّجْنُ، کقوله تعالیٰ: وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْکَافِرِیْنَ حَصِیْرًا.

☆......☆......☆

وَنَسْتَکْفِی بِكَ الِافْتِتَانَ بِاطْرَآءِ الْمَادِحِ، وَاِغْضَآءِ الْمُسَامِحِ؛ کمانَسْتَکْفِی بِكَ الانْتِصَابَ لِاِزْرَآءِ الْقَادِحِ، وَهَتْكِ الْفَاضِحِ.

ترجمہ:۔اور ہم آپ سے کفایت کے طلبگار ہیں (فتنے میں پڑ جانے سے) مدح سرائی کرنے والے کی مبالغہ آرائی سے، اور چشم پوشی کرنے والوں کی چشم پوشی سے، (یا نرمی سے خطا پر گرفت نہ کرنے والوں کے فتنے سے) ایسے ہی کفایت (واستغناء) چاہتے ہیں ہم آپ سے عیب گیر کی عیب گیری سے، اور رسوا کرنے والوں کی پردہ دری کا نشانہ بننے سے۔

(۱)نَسْتَکْفِیْ: اِسْتِکْفَاءٌ سے بروزنِ استبصار از باب استفعال، اس میں سین اور تاء طلب کیلئے ہیں۔ لہٰذا استکفاء کے معنی ہوئے کفایت (یا استغناء) طلب کرنا، کَفٰی یَکْفِیْ (ض) کِفَایَةً بمعنی کافی ہونا، واضح رہے کہ کَفٰی کبھی استغناء کے معنی کے لئے بھی آتا ہے، کَمَافِی التَّنْزِیْلِ: وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا. ای شَهَادَةُ اللّٰه تغنی عن غیرها.

(۲)اَلْاِفْتِتَانُ: اس کی دو لغات ہیں (ا) افتتان (ب) افتنان لیکن صحیح بالتاء ہے۔ بمعنی فتنے میں پڑنا یا فتنے میں ڈالنا، لازم ومتعدی دونوں کیلئے مستعمل ہے۔ فَتَنَ یَفْتِنُ (ض) فَتْنًا وَفُتُوْنًا، فتنہ میں پڑنا، کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا.

(۳)اِطْرَاءٌ، باب افعال کا مصدر ہے بمعنی عمدہ طریقے سے تعریف کرنا، یہ کرمَ سے بھی مستعمل ہے، جیسے طَرُوَ (ك) یَطْرُوْ طَرَاوَةً وطَرَاءَةً بمعنی تروتازہ ہونا، اور طَرِءَ (س) یَطْرُوُ طَرَاْةً. نرم وتروتازہ ہونا، ومنه لَحْمًا طَرِیًّا، وطَرَءَ یَطْرَءُ اور فتح سے بھی مستعمل ہے۔

(۴) مَادِحٌ، صیغہ اسم فاعل از مدح باب فتح، مدح اور حمد میں یہ فرق ہے کہ مدح غیر حی کی بھی ہوتی ہے اور حمد حی کیلئے مخصوص ہے، جیسے: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.

(۵)اِغْضَآءٌ: باب افعال کا مصدر ہے بمعنی چشم پوشی کرنا۔ غَضَا یَغْضُو (ن) وغَضِیَ یغضٰی (س) غضوًا بمعنی تاریک ہونا، چھپانا، غَضَّ یَغُضُّ (ن) مضاعف ثلاثی. کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

(۶) اَلْمُسَامِحُ: یہ سَمْحٌ سے مشتق ہے، بمعنی تساہل ودرگزر کرنے والا، سَمَحَ یَسْمَحُ (ف) سَمْحًا وَسَمَاحَةً وَسُمُوْحَةً. بمعنی درگزر کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) اَلْاِنْتِصَابُ: یعنی لوگوں کی باتوں کا نشانہ بننا، کھڑا ہونا، نصب ہونا، بلند و قائم ہونا، (لوگوں کی باتوں کا نشانہ بننا، انتصب انتصابًا. نشانہ بننا از افتعال، و نَصَبَ یَنْصَبُ (ض، س) نَصَبًا، نیز واضح رہے کہ نصبٌ تھکنے اور مشقت میں پڑنے کے معنی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، کَقَوْلِہٖ تعالٰی: لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا ھٰذَا نَصَبًا. فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ.

(۸) لِاِزْرَآء: یہ ناقص یائی ہے ماخوذ زِرِیٌّ سے، مستعمل از ضرب، بمعنی حقیر کرنا و عیب لگانا، یہ کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور کبھی متعدی بالباء ہوتا ہے۔ وفی القراٰن: تَزْدَرِیْ اَعْیُنُکُمْ.

(۹) القَادِحُ: صیغۂ اسم فاعل، قَدَحَ یَقْدَحُ (ف) قَدْحًا۔ بمعنی عیب وطعنہ دینا، کقولہ تعالٰی: فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا.

(۱۰) ھَتْكٌ: باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی پردہ دری کرنا، یا پردہ پھاڑنا۔ ھَتْكٌ ضد ہے سِتْرٌ کی۔

(۱۱) اَلْفَاضِحُ: صیغۂ اسم فاعل مشتق "فضحٌ" سے مستعمل ہے۔ فَضَحَ یَفْضَحُ (ف) فَضْحًا. رسوا کرنا۔ اور "الفاضح" وہ شخص ہے جو کسی کے عیوب کی تشہیر کرے۔ کقولہ تعالٰی: اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ ضَیْفِیْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ.

☆......☆......☆

وَنَستَغفِرُكَ مِن سَوْقِ الشَّهَوَاتِ اِلٰى سُوْقِ الشُّبُهَاتِ؛ كَمَا نَسْتَغفِرُكَ مِن نَقلِ الخُطُوَاتِ اِلٰى خِطَطِ الخَطِيْئَاتِ. وَنَسْتَوْهِبُ مِنكَ تَوْفِيْقًا.

ترجمہ:۔ اور ہم آپ سے استغفار طلب کرتے ہیں اپنی خواہشات نفسانی کو شبہات کے بازار کی طرف لیجانے سے (یعنی لے جانے سے) ایسے ہی ہم آپ سے استغفار (اور پناہ) کے خواستگار ہیں سرزمین معصیت کی طرف قدموں کے بڑھانے (نقل کرنے) سے اور ہم آپ سے ایسی توفیق کے طلبگار ہیں۔

(۱) نَسْتَغفِرُ: اِسْتِغْفَارٌ سے ہے، جس کے معنی معافی مانگنے کے ہیں، از استفعال، کَقَوْلِہٖ تعالٰی: اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ. اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہیں، یہ غَفْرٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں مجرد ضرب سے ہے، کَمَا فِی التَّنْزِیْلِ: وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہ. غَفْرٌ وغَفِیْرٌ وغَفِیْرَۃٌ وغُفْرَانٌ ومَغْفِرَۃٌ وغُفُوْرٌ. ثلاثی مجرد سے یہ سب اس کے مصادر ہیں۔ استغفار اور توبہ میں فرق: علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں استغفار سے مراد ماضی کے گناہوں سے معافی مانگنا اور توبہ سے مراد آئندہ کیلئے دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا ہے۔

(۲) سَوْقٌ: (بفتح السین) کے معنی ہنکانے کے ہیں اور سُوْقٌ (بضم السین) بمعنی بازار۔ سَاقَ یَسُوْقُ (ن) سَوْقًا وَسِیَاقًا، ہنکانا۔ سوق اور قود میں فرق یہ ہے، کہ سَوْقٌ کے معنی پیچھے سے ہانکنے کے ہیں اور قَوْدٌ کے معنی گلے میں رسّی ڈال کر آگے سے کھینچنے کے ہیں، کَمَا فِی التَّنْزِیْلِ: کُلُّ نَفْسٍ مَعَھَا سَائِقٌ وَشَھِیْدٌ و کَمَا وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ ۔ مجرد قَادَ یَقُوْدُ (ن) قَوْدًا وَقِیَادَۃً وَقِیَادًا وَقَیْدُوْدَۃً بمعنی گلے میں رسّی ڈال کر کھینچنا (رہنمائی کرنا) قَوَدٌ (بفتح الواو) قصاص از نصر، قِوَدٌ قَوَدًا. سمع سے،

Maktaba Tul Ishaat.com

گردن لمبی ہونا۔

(۳) الشَّهَوَاتُ: یہ شَهْوَةٌ کی جمع ہے اور شَهْوَةٌ کے معنی اصلی ہیں: حَرکَةُ النَّفسِ طَلَبًا لِلْملائِمِ. (یعنی نفس کا خواہشات کی طرف مائل ہونا) نیز مجازاً چاہت اور محبت کے معنی پر بھی شہوۃ کا اطلاق ہوتا ہے، شهــان) یشهــو شَهْــوَةً وَشَهِــیَ (س) یَشْهٰی شَهِیًا۔ محبت کرنا، چاہنا۔ وفی التنزیل: وَلَکُمْ فِیْهَامَاتَشْتَهِیْ اَنْفُسُکُمْ ۔

شہوت اور لذت میں فرق: شہوت، لذیذ و مسرور کردینے والی شئے کی طرف نفس کے شدید شوق کو کہا جاتا ہے، جبکہ اللذة: ہر وہ چیز جس کی طرف نفس شوقین ہو، اور اسے حاصل کرنے کی خوب کوشش کرے، پس دونوں میں فرق بالکل عیاں ہے۔

(۴) سُوْقٌ: (بضمّ السين) جمعه اسواق. هو محل البيع والشراء، یعنی بازار، مستعمل از نصر وفِی التَّنْزِیْلِ: قَالُوْامَالِهٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ.

(۵) الشُّبهاتُ: شُبْهَةٌ و شُبُهَةٌ کی جمع ہے، بمعنی حق و باطل اور حلال و حرام کا التباس ہونا، ومنہ شَبهَ یَشْبَهُ وَشَبِهَ یَشْبَهُ باب فَتَحَ وسَمِعَ، الشِّبهُ وَالشَّبهُ مانند اس کی جمع اَشباهٌ، شَبِیهٌ ہمشکل جمع اور تَشبِیهٌ باب تفعیل سے اس کا مصدر ہے اور اِشْتِبَاهٌ باب افتعال سے اس کا مصدر ہے، بمعنی ایک دوسرے کا مشابہ ہونا، قَــوْلُــهٗ تَــعَــالٰــی: وَمَــاقَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ وَلٰکِنْ شُبِّهَ لَهُمْ. شبہ اور مثل میں فرق: یہ بیان کیا گیا ہے کہ شبــه کا استعمال مشاہدہ کی جانے والی چیزوں میں ہوتا ہے، چنانچہ الشبــه شبــه الســواد کہنا ٹھیک ہے، اور القدرة مثل القدرة کہنا ٹھیک نہیں، جبکہ القدرة مثل القدرة کہنا ٹھیک ہے۔

فائدہ: ...... جاننا چاہیے کہ کلام عرب میں مماثلت بیان کرنے کیلئے صرف ''کاف'' اور ''مثل'' ہی اصل ہیں، جبکہ الشبه اور النظير، المثل کی جنس میں سے ہیں، بایں وجہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ﴾ ''کاف'' کو ''مثل'' میں داخل کیا حالانکہ دونوں ہی مماثلت کیلئے موضوع ہیں، پس اس سے اپنے آپ سے کسی بھی چیز کی مشابہت کی نفی میں تاکید پیدا کردی۔''

(۶) نقَلَ: یَنْقُلُ نَقْلاً از نصر منتقل کرنا، نقل کرنا، قدمر تحقیقہ۔

(۷) اَلْـخُـطُـوَاتُ: یہ خَـطْـوَةٌ کی جمع ہے، بمعنی دونوں قدموں کے درمیان کی کشادگی، خَـطَـا یَـخْـطُـو (ن) خَـطْـوًا یعنی دونوں قدموں کو کھولکر چلنا، وَفِی التَّنزِیْلِ: وَلَاتَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطَانِ.

(۸) خِطَطٌ: یہ خِطٌّ و خِطَّةٌ کی جمع ہے، بمعنی وہ زمین جو کسی کی ملک یا جاگیر ہو (یا وہ زمین جس میں اترا ہو)، خَطَّ یَخُطُّ (ن) خَطًّا لکھنا۔ خِطَطٌ، چراگاہ کو بھی کہتے ہیں. کَمَافِی التَّنْزِیْلِ: وَلَاتَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ الآیة.

(۹) اَلْـخَـطِـیْـئَـاتُ وَالْخَطَایَا: خطیّة کی جمع ہے، بمعنی گناہ (بالقصد گناہ کرنا)۔ (خطا، یہ صواب کی ضد ہے) خَـطِـئَی یَخْطَأُ (س) خَـطْئًا (واضح رہے کہ خطا، اثم اور ذنب میں یہ فرق ہے کہ خطا سے مراد صغائر، اثم سے مراد کبائر اور ذنب عام ہے)۔ وَفِی التَّنْزِیْلِ: وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْئَتُهٗ الآیة.

(۱۰) نَستَوهِبُ: اِسْتِیْهَابٌ سے ہے بمعنی ہبہ طلب کرنا، وَهَبَ (ف) یَهَبُ وَهَبًا وَهِبَةً ای اعطاهُ بِلَاعِوَضٍ. وَفِی التَّنْزِیْلِ:

Maktaba Tul Ishaat.com

وَوَهَبْنَالَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ. ہبہ اور ہدیہ میں فرق: ''ہدیہ'' اگرچہ ہبہ کی ایک قسم ہے مگر وہ ایسی شیء کے ساتھ متصل ہوتا ہے جو مُہدی الیہ (جس کو ہدیہ دیا جا رہا ہے) اس کی عظمت کا احساس دلاتی ہے بخلاف ہبہ کے، نیز ہبہ میں ایجاب وقبول اور قبضہ سب شرط ہیں۔

(۱۱) تَوْفِيْقًا: تفعیل کا مصدر ہے اور یہ وفق سے ماخوذ ہے، وَفِقَ يَفِقُ (ح) وَفْقًا سے مستعمل بمعنی منشا کے موافق ہونا، وفی التنزیل: وَمَاتَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ.

☆......☆......☆

قَآئِدًا اِلَی الرُّشْدِ، وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ، وَلِسَانًا مُتَحَلِّيًا بِالصِّدْقِ، وَنُطْقًا مُؤَيَّدًا بِالْحُجَّةِ، وَاِصَابَةً ذَآئِدَةً عَنِ الزَّيْغِ.

ترجمہ:۔ جو (توفیق) ہدایت کی طرف کے لے جانے والی ہو، اور ہم خواستگار ہیں آپ سے ایسے قلب کے جو پلٹنے والا ہو حق کے ساتھ (یعنی حق کی طرف) اور ہم طلبگار ہیں ایسی زبان کے جو آراستہ ہو سچائی سے، اور ہم آپ سے ایسی توفیقِ گویائی کے طلبگار ہیں جس کی تائید کی گئی ہو دلائل سے، اور ہم آپ سے ایسی درستگی رائے کے طلبگار ہیں جو بچانے والی ہو کج روی سے۔

(۱) قَآئِدًا: قَادَ يَقُوْدُ (ن) قَوْدًا وَقِيَادًا وَقِيَادَةً وَقَيْدُوْدَةً وَمَقَادَةً، آگے سے نکیل یا رسّی پکڑ کر کھینچنا۔ كَقَوْلِهٖ تعالٰی: وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّادُوْنَ ذٰلِكَ طَرَآئِقَ قِدَدًا.

(۲) اَلرُّشْدُ: راستہ دیکھانا۔ رَشَدَ (ن) يَرْشُدُ رُشْدًا وَرِشَادًا و (س) رَشَدًا. وفی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: قَدْتَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ، فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا.

(۳) قَلْبًا: قلب کے معنی دل کے ہیں چونکہ دل میں خیالات پلٹتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس کے معنی پلٹنے کے آتے ہیں۔ وفی الحدیث: قَلْبُ الْاِنْسَانِ بَيْنَ اِصْبَعَيِ الرَّحْمٰنِ. يُقَلِّبُ كَيْفَ يَشَاءُ. اس کے بارے میں شاعر کا شعر ہے:

وَمَاسُمِّيَ الْاِنْسَانُ اِلَّا لِاُنْسِهٖ　　وَمَاالْقَلْبُ اِلَّا اَنَّهٗ يَتَقَلَّبُ

اس کی جمع قُلُوْبٌ واَقْلُبٌ آتی ہیں اور قلب کے معنی علم کے بھی آتے ہیں، کمافی التنزیل: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ. ای عِلْمٌ وَفَهْمٌ.

(۴) مَعَ: یہ کلمہ ہے جو مصاحبت اور اجتماع پر دلالت کرتا ہے اور یہ اسم ہے کبھی ساکن اور کبھی منوّن پڑھا جاتا ہے کقولهم جاؤ امعاً. وقال الزجاج فی قَوْلِهٖ وَاَنَامَعَكُمْ۔ یہاں یہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۵) الحق: یہ مصدر ہے۔ یہ باطل کی ضد ہے بمعنی یقین، انصاف، اس کی جمع حقوق ہے۔ وفی التنزیل: ولا تلبسوا الحق بالباطل. حَقَّ يَحِقُّ از ضرب بمعنی ثبت، کمافی التنزیل: الحاقة ماالحاقة. ای القیامة جو یقین کے ساتھ ثابت ہے۔

حق اور صدق میں فرق: حق کہتے ہیں خارج کے مطابق ہونا اس چیز کے جو ذہن میں ہے اور صدق کہتے ہیں جو اس کے برعکس ہو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اورحق کی ضد باطل ہے اورصدق کی ضد کذب ہے۔اور بعض نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ حق کا اطلاق اعتقادیات پر ہوتا ہے اورصدق کا اطلاق قول پر ہوتا ہے۔ (افاضات ص: ۱۶)

(۶) لِسَانًا. بمعنی زبان، آلہ نطق، وَالْجَمْعُ اَلْسُنٌ واَلْسِنَةٌ، لُسُنٌ ولِسَانَاتٌ، کقوله تعالیٰ: ولسانا ذاکرا. لَسَنَ (ن) يَلْسُنُ لَسْنًا. بمعنی فصیح اللسان ہونا، اورسمع سے لَسَنًا مصدر ہے۔

(۷) مُتَحَلِّيًا: یہ حلاوۃ سے ماخوذ ہے بمعنی شیرینی کے ہیں کبھی یہ حلیہ سے مشتق ہوتا ہے ازسمع بمعنی ہیئت وزینت۔ کمافی التنزیل: یحلون فیھامن اساور من ذھب. الآية

(۸) اَلصِّدْقُ: یہ کذب کی ضد ہے۔ صَدَقَ (ن) يَصْدُقُ صِدْقًا وصَدْقًا. سچ کہنا، سچ بولنا، کما فی التنزیل: لقد صدقکم الله وعده.

(۹) نُطْقًا: نطق کا اطلاق کلام اور سمجھ اور کلیات کے معلوم کرنے پر کیا جاتا ہے عرف میں بولنے کو کہتے ہیں. وفی الفرقان: مالکم لا تنطقون. نَطَقَ يَنْطِقُ (ض) نُطْقًا ونُطُوْقًا۔ بولنا. ومنه المنطق والجمع مَنَاطِق.

(۱۰) مُؤَيِّدًا: یہ اَيْدٌ سے مشتق ہے اس کے معنی قوی اور سخت قوت کے ہیں اس کا مصدر تفعیل سے تأیید ہے کمافی التنزیل: واذ ایدتك بروح القدوس. مجرد اَيَدَ (ض) اَيْدًا. کمافی التنزیل: والسماء بنینھا باید. ای بقوة اَيْدٌ کے معنی بھاری ہونے کے جیسے: ولا یؤده حفظھما۔ ازنصرای لا یثقله.

(۱۱) بِالْحُجَّةِ: برہان، دلیل، غلبہ کے معنی میں مستعمل ہے، دلیل کو حجت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مقابل پر غالب آجاتی ہے اس کی جمع حُجَجٌ وحِجَاجٌ آتی ہیں، ازنصر، فی التنزیل: فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ.

(۱۲) اِصَابَةٌ: اس کے اصلی معنی ہیں الوصول الی الثواب ۔اور صَابَ (ن) يَصُوْبُ صَوْبًا وصُيُوْبَةً، بمعنی صواب (درستی) کو پہنچنے کے ہیں۔ یہ خطاء کی ضد ہے. کقوله تعالیٰ: مَا اَصَابَ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ.

(۱۳) ذَائِدَةٌ ص: (بالذال) ای دَافِعَةٌ یعنی دور کرنے والا اور روکنے والا ازنصر کقوله تعالیٰ: وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدَانِ.

(۱۴) اَلزَّيْغُ: بمعنی حق سے باطل کی طرف پھر جانا، کج ہونا، زَاغَ يَزِيْغُ (ض) زيغا وزيغانا. بمعنی مائل ہونا۔ ای مال کمافی التنزیل: مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى.

☆......☆......☆

وَعَزِيْمَةً قَاهِرَةً عَنْ هَوَى النَّفْسِ وَبَصِيْرَةً نُدْرِكُ بِهَا عِرْفَانَ الْقَدْرِ وَاَنْ تُسْعِدَنَا بِالْهِدَايَةِ اِلَى الدِّرَايَةِ وَتَعْضُدَنَا بِالْاِعَانَةِ عَلَى الْاِبَانَةِ.

ترجمہ:۔اور ایسے پختہ ارادہ کی (درخواست کرتے ہیں) جو خواہشات نفسانی کو مغلوب کرنے والا ہو۔ اور ایسی بصیرت (قلب کی روشنی) عطاء فرما جس کے ذریعہ ہم اپنے مرتبہ کو یا ہر چیز کے مرتبہ کو پہچان لیں۔ اور ہماری مدد فرما ہدایت کے ذریعہ علم ودانش کی

Maktaba Tul Ishaat.com

طرف۔اور طاقت دے ہم کو اپنی مدد سے بیان کرنے پر یا مشکلات دور کرنے یا واضح کرنے میں۔

(۱)عَزِیْمَةً: بمعنی مؤکد ارادہ، پختہ ارادہ۔اس کے اصلی معنی تَصْمِیْمُ الْقَلْبِ عَلٰی شَیْءٍ. عَزَمَ یَعْزِمُ(ض)عَزْمًا وعَزِیْمَةً وَعَزِیْمًا۔یہ عَزِیْمَةٌ حقٍ واجب،جمع عزمات آتی ہے،کقوله تعالیٰ:فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ.

(۲)قَاهِرَةً: بمعنی غالب ہوجانے کے ہیں جب کہ اس کے صلہ میں ''علی،الی'' یا متعدی بنفسہ ہو،لہذا یہاں ''عن'' غلط ہے۔کمافی التنزیل: فامّا الیتیم فلا تقهر. (افاضات ص:۱۷)

(۳)هَوٰی: بمعنی عشق محبت خواہش از سمع اس کی جمع اَهْوَاء ہے،وفی التنزیل:وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى.فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ. امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ ہوی کے معنی نفس کا خواہش کی طرف مائل ہونا۔

(۴)نَفْسٌ:(بسکون الفاء) بمعنی روح،خون،جسم وعظمت وارادہ۔جب یہ روح کے معنی میں ہوگا تو مؤنث ہوگا اور جب جسم مراد ہوگا تو مذکر ہوگا۔اس کی جمع اَنْفُسٌ ونُفُوْسٌ آتی ہیں،کقوله تعالیٰ:يَاۤ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ الخ. اور نَفَسٌ(بفتح الفاء) بمعنی سانس جمع اَنْفَاسٌ آتی ہے.نَفِسَ(س)نَفَسًا ونَفَاسِيَةً بالشَّيْءِ بمعنی بخل کرنا۔نَفَسَ(ن)نَفْسًا بِنَفْسٍ(ای بِعَيْنٍ) نظر بد لگانا۔نَفُسَ(ك)نَفَاسَةً ونَفَاسًا ونُفُوْسًا ونَفِيْسًا بمعنی نفیس ومرغوب ہونا.نَفَّسَ(تفعیل) تَنْفِيْسًا.عنه الكربة، غم دور کرنا۔تَنَفَّسَ(تفعل) سانس لینا.نَافَسَ مُنَافَسَةً(مفاعلة) بمعنی باہم فخر کرنا۔

(۵)بصيرة: بصیرت فعل قلب ہے اور بصر فعل حاسہ ہے اس کی جمع بصائر ہے از کرم بَصَارَةً مصدر ہے۔وفی التنزیل:اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ.

(۶)نُدْرِكُ: ازافعال مصدر اِدْرَاك ہے بمعنی پالینا. کقوله تعالیٰ:اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة. دَارَكَهُ مُدَارَكَةً ودِرَاكًا بمعنی لاحق ہونا۔تَدَارَكَ القومُ آخر کا اول سے ملنا. استدراك الشیء بالشیء کسی چیز سے کسی چیز کو حاصل کرلینا استدراك (استفعال) ادراک کرنا۔تدارك (تفاعل) بمعنی باہم ملنا۔

(۷)عِرْفَانٌ: مصدر ہے از ضرب پہچاننا. کمافی الفرقان:فلما جاء هم ما عرفوا. علم اور معرفت میں فرق:ان دونوں کے درمیان مختلف وجوہ سے فرق بیان کیا جاتا ہے(ا)علم ادراك بالقلب کو کہتے ہیں اور معرفت ادراك بالحواس کو کہا جاتا ہے۔(ب)علم کا استعمال کُلّیات میں ہوتا ہے اور معرفت کا استعمال جُزئیات میں ہوتا ہے۔(ج)علم یہ جہل کی ضد ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے۔(د)معرفت مسبوق بالنسیان ہوتا ہے بخلاف علم کے وہ مسبوق بالنسیان نہیں ہوتا ہے۔

(۸)اَلْقَدْرُ: بمعنی مبلغ الشیء. طاقت،عزت،بزرگی،وقار اور کسی چیز کا دوسری چیز کے بغیر کمی زیادتی کے بالکل برابر ہونا. قدر يَقْدِرُ(ض،ن)قَدْرًا وقُدْرَةً مصدر بمعنی مرتبہ کو پہنچانا،قادر ہونا۔کمافی الفرقان:قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا.

(۹)تُسْعِدُنَا: ازافعال مصدر اِسْعَادٌ ہے موافقت کرنا،مدد کرنا اور سعادت یہ شقاوت کی ضد ہے۔وفی التنزیل:فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ. فتح سے اس کے معنی بابرکت ہونے کے ہیں سَعَدَ(ف،س)يَسْعَدُ سَعْدًا وسُعُوْدًا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) اَلْهِدَایَةُ: بمعنی ہدایت کرنا، کسی کو وہ چیز بتلا دینا جو مطلوب تک پہنچا دے، یہ ضلالت کی ضد ہے۔ ازضرب، کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے جیسے: اهدنا الصراط المستقیم. کبھی لام کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے۔ جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا. کبھی الیٰ کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے۔

(۱۱) اَلدِّرَایَةُ: مصدر بمعنی جاننا کمافی القران: وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ. دَرٰی (ض) دَرْیًا و دِرَایَةً بمعنی جاننا۔ درایت اور فہم میں فرق: ان دونوں کے اندر کئی اعتبار سے فرق ہے (ا) درایت ملکۂ سمجھ کو کہتے ہیں اور فہم ایک بات کے سمجھنے کو کہتے ہیں (ب) درایت خاص ہے اور فہم عام ہے اور درایت کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے علم پر جائز نہیں ہے۔

(۱۲) تَعْضُدَنَا: یہ عَضُدٌ سے مشتق ہے بمعنی بازو۔ عَضَدَ (ن) عَضْدًا بمعنی اعانت کرنا و مدد کرنا۔ کمافی التنزیل العزیز: وَمَا کُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا.

(۱۳) بِالْاِعَانَةِ: یہ مصدر ہے بمعنی مدد کرنا۔ ازنصر کقوله تعالیٰ: وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ اور کبھی استعانت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ.

(۱۴) اِبَانَةٌ: یہ مصدر ہے ازافعال بمعنی بیان کرنا، وضاحت کرنا. یقال ابان الشیء ای اوضحه کقوله تعالیٰ: اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ وَلَا یَکَادُ یُبِیْنُ۔ (الزخرف) اَبَانَ الشَّیْءَ بمعنی ظاہر کرنا، واضح کرنا۔ بَانَ (ض) بَیْنًا و بُیُوْنًا و بَیْنُوْنَةً. عنه بمعنی جدا ہونا. بَانَ (ض) بَیَانًا و تِبْیَانًا بمعنی ظاہر کرنا، واضح ہونا۔

☆......☆......☆

وَتَعْصِمَنَا مِنَ الْغَوَایَةِ فِی الرِّوَایَةِ وَتَصْرِفَنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِی الْفُکَاهَةِ حَتّٰی نَأْمَنَ حَصَائِدَ الْاَلْسِنَةِ وَنُکْفٰی غَوَائِلَ الزَّخْرَفَةِ فَلَا نَرِدَ مَوْرِدَ مَاْثِمَةٍ.

ترجمہ:۔ اور بچائیں ہم کو گمراہی سے روایت کرنے میں۔ اور باز رکھے ہم کو جہالت و بیوقوفی سے خوش طبعی و مذاق کی باتوں میں پس نہ اتریں ہم کسی گناہ کی جگہ پر (اترانے سے بچا) یہاں تک کہ مأمون ہو جائیں ہم زبانوں کی کٹی ہوئی کھیتیوں سے (بیہودہ گوئی سے) اور کفایت کئے (بچائے) جائیں ہم ملمع سازی کی آفتوں سے یا مزین کلام کی برائیوں سے۔

(۱) تَعْصِمَنَا: یہ عِصْمَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بچانا و محفوظ رکھنا، ازضرب کمافی التنزیل: سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاءِ.

(۲) اَلْغَوَایَةُ: یہ مصدر بمعنی گمراہی و جہالت ازضرب و سمع کمافی التنزیل: وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی، ای جهل.

(۳) اَلرِّوَایَةُ: روایت کے معنی ہیں: نقل الکلام عن المروی عنه الی الراوی. روی (ض) یروی روایة. مرتحقیقہ۔

(۴) تَصْرِفَنَا: صرفٌ مصدر ہے ازضرب بمعنی رد کرنا، ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنا۔ کمافی التنزیل: ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ.

(۵) اَلسَّفَاهَةُ: بمعنی جہالت کے ساتھ بیوقوفی بھی ہو، ہلکاپن، جاہل ہونا، بداخلاقی و جہالت۔ سَفِهَ یَسْفَهُ (س) سَفَهًا بمعنی

Maktaba Tul Ishaat.com

جہالت کے ساتھ بیوقوفی کی۔ کمافی التنزیل: اِلَّامَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ. اس کی جمع سُفَاءُ و سُفَهَاءُ ۔اورنصر سے اس کے معنی ذلیل و حقیر کرنے کے آتے ہیں. وَلَاتُوتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمْ۔(النساء)

(۶) اَلْفُكَاهَةُ: بمعنی مذاق ہنسی، دل لگی، خوش طبعی ۔فكهاء وفكاهة بمعنی مزے کی باتیں کرنا۔ كمافي الفرقان: فَكِهِيْنَ بِمَا آتَاهُمْ. وَاِذَانْقَلَبُوْااِلٰى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْافَكِهِيْنَ. فَكِهَ(س) فَكَهًا. خوش طبع ہونا۔ فَكَّهَ (تفعیل) سے ہے۔ ظرافت اورفکاہت میں فرق: فکاہت کہتے ہیں مزے مزے کی باتیں کرنا خواہ اس سے نفع ہو یا نہ ہو، بخلاف ظرافت کے کہ اس سے نفع ہوتا ہےاور علم کی بات بھی ہوتی ہے۔

(۷) نَأْمَنَ: یہ اَمِنَ سے مأخوذ ہے بمعنی مطمئن و بے خوف ہونا. اَمِنَ(س) اَمْنًاو اَمَانًاو اَمَانَةً بمعنی بے خوف و مطمئن ہونااور ایک امانت ہے جوخیانت کی ضد ہے وہ کرم سے آتا ہے اور ایک ایمان ہے جوکفر کی ضد ہے. کقوله تعالیٰ: اَنُؤْمِنُ كَمَاآمَنَ السُّفَهَاءُ.

(۸) حَصَائِدَ: یہ حَصِيْدَةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ کھیتی جوکاٹی جائے۔ازضرب نصر كمافي التنزيل: وَآتُوْاحَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهٖ.

(۹) الْاَلْسِنَةُ: یہ لِسَان کی جمع ہے بمعنی زبان۔لَسِنَ(س،ن) لِسَانًا، فصیح اللسان ہونا۔ قَالَ تعالٰی: يَوْمَ تَشْهَدُعَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔(هود)

(۱۰) تَكْفِيْ: اس کا مصدر ازضرب کفایت بمعنی کافی ہونا، وفي التنزيل: وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا. قد مر تحقيقه.

(۱۱) غَوَائِلَ: یہ غَائِلَةٌ کی جمع ہے بمعنی حادثہ اور ہلاک کرنے والی مصیبت غَالَهُ(ن) غَوْلًا. اى اهلكه من حيث لايدرى۔ اچانک غفلت سے کسی کو قتل کر دینا۔

(۱۲) الزَّخْرَفَةُ: بمعنی کلام کو جھوٹ سے مزین کرنا۔زَخْرَفَةٌ مصدر ہے بروزن فَعْلَلَةٌ، زخرف سے ماخوذ ہے بمعنی سونا۔چونکہ سونے میں زینت ہے اس لئے اب اس کے معنی کلام کو جھوٹ سے مزین کرنے کے ہوگئے، جمع زَخَارِفُ. غوائل الزخرف سے مراد جھوٹے کلام کی برائی۔وفي الفرقان: حَتّٰى اِذَااَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا.

(۱۳) فَلَانَرِدُ: یہ وُرُوْدٌ سے مشتق ہے ''ورود'' کے معنی وارد ہونا، اترنا، پانی پینے کے لئے گھاٹ پر پہنچنا۔وَرَدَ(ض) يَرِدُوُرُوْدًا۔ پانی پر آنا۔ كمافي الحديث: اِتَّقُوْا الْبَرَازَفِي الْمَوَارِدِای الطَّرِيْقِ.

(۱۴) مَوْرِدٌ: بمعنی جائے ورود۔پانی کا گھاٹ۔اس کی جمع مَوَارِدُ. وفي التنزيل: فَلَمَّاوَرَدَمَاءَ مَدْيَنَ.

(۱۵) مَاْثِمَةٍ: بمعنی گناہ، وخطاء، اِثْمٌ، گناہ اس کی جمع آثَامٌ اور مَاْثِم کی جمع مَآثِم ہے ازسمع. قوله تعالیٰ: قُلْ فِيْهِمَااِثْمٌ كَبِيْرٌوَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔(البقره) ۔اثم اور عِقاب میں فرق: واضح ہو کہ اِثم وہ بُرا کام جو انسان کرے اور عِقاب: وہ بُرا کام جو انسان کرے، اُس میں گناہ بھی ہو اور یہ گناہ اس سے قصداً ہو جاتا ہے اور کبھی سہواً۔

☆......☆......☆

وَلَانَقِفَ مَوْقِفَ مَنْدَمَةٍ وَلَانُرْهَقَ بِتَبِعَةٍ وَلَامَعْتَبَةٍ وَلَانُلْجَأَ اِلٰى مَعْذِرَةٍ عَنْ بَادِرَةٍ اَللّٰهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَاهٰذِهٖ

Maktaba Tul Ishaat.com

الْمُنيَةَ وَاَنِلْنَا هٰذِهِ الْبُغْيَةَ.

ترجمہ:۔اور نہ کھڑے ہوں ہم کسی پشیمانی جگہ پر۔اور نہ تکلیف دیئے جائیں ہم کسی برے انجام سے اور ناراضگی سے۔اور نہ مجبور کئے جائیں ہم اظہار معذرت کی طرف کلمہ بادرہ کی وجہ سے (بغیر سوچے سمجھے جلد بازی میں کی گئی بات کہ معذرت کرنا پڑے)۔اے اللہ پوری کرتو ہماری اس آرزو کو اور ہمارا یہ مطلوب عطاء کر۔

(۱)وَلَانَقِفُ: وُقُوْف اس کا مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا اور یہ جلوس کی ضد ہے از ضرب یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۲)اَلْمَوْقِفُ: بمعنی ٹھہرنے کی جگہ،از ضرب،وفی التنزیل: وقفوهم انهم مسئولون. مر تحقیقه.

(۳)مَنْدَمَةٌ: یہ نَدَامَةٌ سے ہے بمعنی پشیمان ہونا،افسوس کرنا،توبہ کرنا۔نَدِمَ(س)يَنْدَمُ نَدَمًا. نادم وشرمندہ ہونا۔وفی القراٰن: فَاَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِيْنَ.

(۴)وَلَانُرْهَقَ: اِرْهَاقٌ مصدر سے ہے بمعنی تکلیف مالایطاق کے ہیں،کسی کو نا قابل برداشت تکلیف دینا۔اور اس کے معنی بیوقوف ہونے۔برا فعل کرنے اور ظلم کرنے کے بھی آتے ہیں۔کمافی القراٰن: وَلَاتُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا. مجرد سمع سے بمعنی ظلم کرنا۔

(۵)بِتَبِعَةٍ۔بمعنی برا انجام وَالْجمع تَبِعَاتٌ تِبَاعَاتٌ۔تَبِعَ(س)تَبَعًا وتَبَاعَةً وتَبَاعًا. تابع ہونا،پیچھے آنا،کمافی الفرقان: فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ۔اصل میں اس کے معنی پیچھے آنا،یعنی کام کے بعد جو نتیجہ ظاہر ہو لیکن زیادہ تر بد انجام میں مستعمل ہوتا ہے۔

(۶)مَعْتَبَةٌ: بمعنی غصہ وعتاب،سرزنش۔اس کی جمع مَعَاتِبُ،عَتَبَ(ن،ض)يَعْتِبُ عِتَابًا وعَتْبًا مَعْتَبَةً۔مصادر ہیں۔

(۷)وَلَانُلْجَاءَ: اس کا مصدر اِلْجَاءُ ہے بمعنی مجبور کرنا،مضطر کرنا۔از فتح وسمع بمعنی پناہ گزین ہونا۔ومنه مَلْجَاءٌ بمعنی پناہ کی جگہ۔ كقوله تعالٰى: وَظَنُّوْا اَنْ لَامَلْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ۔(التوبة)

(۸)مَعْذِرَةٍ: یہ عُذْرٌ سے مشتق ہے بمعنی عذر کرنا۔والجمع مَعَاذِيْر. وفی القراٰن: وَلَوْاَلْقٰى مَعَاذِيْرَهُ ۔عذر وہ ہے کہ انسان اپنے قصور کا اقرار کرے جس سے اس کی غلطی معاف ہو جائے۔

(۹) بَادِرَةٍ: کی جمع بَوَادِرَات آتی ہے۔بادرہ: تیزی،وہ کلام جو انسان سے شدت غضب میں ظاہر ہو،گناہ،لغزش،بادر کی جمع بَوَادِر ہے۔ بَدَرَيَبْدُرُ(ن)بُدُوْرًا بمعنی جلدی کرنا. وفی التنزیل: لَاتَأْكُلُوْهَا اِسْرَافًاوَّبِدَارًا. ای مسارعة. بادرة۔

(۱۰)اَللّٰهُمَّ: قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّمَنْ تَشَاءُ ۔یہ اصل میں "یَااَللّٰهُ" تھا عند البصریین۔اور "یَااللّٰه اُمَّنَابِخَيْرٍ" تھا،مرتحقیقہ۔

(۱۱)فَحَقِّقْ: فاء فصیحیہ ہے اور یہاں شرط محذوف ہے۔ای اللهم ان كان هٰذَاهُوَالْحَقُّ. فَحَقِّقْ. لازمی اور متعدی دونوں میں مستعمل ہے مجرد از نصر وضرب۔

(۱۲)اَلْمُنْيَةُ:(بکسر المیم وضمها) بمعنی آرزو جمع مِنًى ومُنًى ہیں۔وَهِيَ مَايَتَمَنَّى الرجل. مَنٰى(ض)مَنْيًا. مَنَا(ن)مَنْوًا بمعنی آزمانا،مبتلا کرنا۔كقوله تعالٰى: وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔(النساء)مُنْيَةٌ آرزو جمع مُنًى ومَنِيَّةٌ. موت

Maktaba Tul Ishaat.com

فیصلہ الٰہی جمع مَنَایَا۔ مُنیۃ اور اُمنیۃ میں فرق: مُنیۃ چھوٹی باتوں کی آرزو کو، اور اُمنیۃ، بری باتوں کی آرزو کو کہتے ہیں۔
(۱۳) اَنِلْنَا: اِنَالَۃٌ مصدر سے مشتق ہے نَالَ (ض، س) یَنَالُ نَیْلًا وَنَالًا. بمعنی دینا و پانا۔ کقولہ تعالٰی: لَنْ یَّنَالَ اللہَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا۔ (الحج) اِنَالَۃٌ متعدی بدو مفعول بھی ہوتا ہے اور بیک مفعول بھی ہوتا ہے بمعنی دینا۔
(۱۴) اَلْبُغْیَۃُ: بمعنی حاجت، مقصود، مطلوب، بَغٰی (ض) یَبْغِیْ بَغْیًا و بُغَایَۃً بمعنی طلب کرنا، اور بغاوت کے معنی میں مستعمل ہے کمافی الفرقان: یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ.

☆......☆......☆

وَلَا تُضْحِنَا عَنْ ظِلِّكَ السَّابِغِ. وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَةً لِلْمَاضِغِ. فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَيْكَ يَدَ الْمَسْئَلَةِ. وَبَخَعْنَا بِالْاِسْتِكَانَةِ لَكَ وَالْمَسْكَنَةِ وَاسْتَنْزَلْنَا كَرَمَكَ الْجَمَّ.

ترجمہ:۔ اور مت دور کر تو ہم کو اپنے کامل سایہ سے۔ اور مت بنا ہم کو گوشت کا ٹکڑا (یعنی باعث حسد) چبانے والوں کیلئے (حسد کرنے والے کیلئے) اس لئے کہ دراز کیا (بڑھایا) ہم نے آپ کی طرف سوال کا ہاتھ۔ اور اپنی عاجزی اور فقیری کا اقرار کرتے ہیں (تیرے لئے یعنی تیرے سامنے) اور آپ کے بے شمار نزول رحمت کے طلب گار ہیں۔
(۱) تُضْحِنَا: یہ اَضْحٰی یُضْحِیْ اِضْحَاءً سے، ضَحَا (ن) ضَحْوًا۔ جو ضحی سے مشتق ہے بمعنی دھوپ میں جانا، زائل کرنا اور کبھی ظاہر ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ضَحِیَ (س) ضَحِیًا بمعنی منکشف ہونا، ظاہر ہونا۔ وفی القرآن: اِنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيْهَا وَلَا تَضْحٰی. ومنہ الضحی. چاشت کا وقت۔
(۲) ظِلٌّ: سایہ اس کی جمع اَظْلَالٌ و ظِلَالٌ و ظُلُوْلٌ. کَمَا قَالَ تَعَالٰی: وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ۔ مجرد از سمع۔ ظل اور فئی میں فرق: بعض علماء کے نزدیک فئی اس سایہ کو کہتے ہیں، جو زوال کے بعد غروب سے قبل تک ہو اور ظل اس سایہ کو کہا جاتا ہے، جو زوال شمس سے پہلے پہلے ہو۔
(۳) اَلسَّابِغُ: بمعنی کامل، اس کی جمع سَوَابِغُ ہے از نصر کمافی القرآن: وَاَسْبَغَ عَلَيْهِ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً. مر تحقیقہ.
(۴) وَلَا تَجْعَلْنَا: جعل مصدر فتح سے بمعنی کام کرنا اور کبھی اعطی کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ کمافی القرآن: وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ. اور کبھی پیدا کرنے کے معنی میں جیسے: الحمد للہ الذی جعل کل شیء ای خلق کل شیء. کبھی گمان و اعتماد کیلئے بھی آتا ہے، جیسے: وجعلو الملائکۃ الذین ہم عباد الرحمن اناثا. ای ظنو الملائکہ اناثا.
(۵) مُضْغَةٌ: وہ لقمہ جو دانت سے چبایا جائے، یا گوشت کا ٹکڑا۔ کمافی الفرقان: فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً. اس کی جمع مُضَغٌ از فتح و نصر بمعنی چبانا، یہاں مراد باعث حسد ہے۔
(۶) مَدَدْنَا: یہ اس کا مصدر مَدٌّ ہے مَدَّ (ن) یَمُدُّ مَدًّا مَدِیْدَةً جب کہ وہ ہاتھ بڑھائے، مداللہ عمرہ اللہ اس کی عمر دراز کرے۔ مَدٌّ کا استعمال زیادہ تر مکروہ میں ہوتا ہے کقولہ تعالٰی: ویمدہم فی طغیانہم یعمہون اور امداد کا استعمال زیادہ تر اچھی چیزوں کیلئے ہوتا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) یَدٌ: قال ابو اسحاق: اَلْیَدُ من اطراف الاصابع الی الکف۔ اس کی جمع اَیْدِیْ ہے اور جمع الجمع اَیَادِیْ ہے اور عربی یَدٌ مؤنث مستعمل ہے۔

(۸) اَلْمَسْئَلَةُ: یہ سُوَالٌ سے مشتق ہے۔ یُقَالُ: سَأَلَ (ف) یَسْأَلُ سُؤَالًا و مَسْئَلَةً. اس کی جمع مسائل ہے، جس کے معنی سوال کرنا و مانگنا اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور دو مفعولوں کی طرف بھی متعدی ہوتا ہے کماقَالَ تعالٰی: سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ.

(۹) بَخَعْنَا: (بتقدیم الباء) بمعنی ذلیل ہونا۔ بَخَعَ (ف) یَبْخَعُ بَخعًا. اور جب سمع سے آئے گا تو اسکے معنی عاجزی سے اقرار کرنے کے ہوتے ہیں۔ وَفِی الْقُرْاٰنِ: فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰی آثَارِهِمْ ۔ اور یہاں پر اقرار کے معنی میں ہے۔

(۱۰) اَلْاِسْتِکَانَةُ: بمعنی عاجزی اور ذلت کے ہیں اس کی اصل "کون" ہے یعنی کَانَ (ن) یَکُوْنُ کونا. اِسْتِکَانٌ استفعال کے وزن پر۔ وفی التنزیل: فَمَاضعفوا وَمَا اسْتَکَانُوْا. اور بعضوں نے کہا کہ یہ "کَیْنٌ" سے مشتق ہے بمعنی شرمگاہ عورت کے۔ یعنی حقارت میں، بعض نے کہا سُکُوْنٌ سے ماخوذ ہے، افتعال سے بھی استعمال ہے۔

(۱۱) اَلْمَسْکَنَةُ: بمعنی فقر و ذلت و ضعف و بیچارگی۔ سَکَنَ (ن، ك) یَسْکُنُ سَکْنًا وَ سُکُوْنَةً. وفی التنزیل: ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْکَنَةُ.

(۱۲) اِسْتَنْزَلْنَا: یہ اِسْتِنْزَالٌ مصدر سے بمعنی اوپر سے نیچے آنا "س ت" طلب کیلئے ہے، بمعنی نزول کا طلب کرنا، مجرد نزل از ضرب سے ہے بمعنی اترنا۔ کماقَالَ تعالٰی: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ (القدر)

(۱۳) الجَمُّ: جَمٌّ بمعنی کَثِیْرٌ یہ صفت کا صیغہ ہوسکتا ہے اور مصدر بھی، جمع اس کی جِمَامٌ، جُمُوْمٌ۔ وفی التنزیل: وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا. ای کثیرا، از ضرب، نصر.

☆......☆......☆

وَفَضْلَكَ الَّذِیْ عَمَّ بِضَرَاعَةِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَةِ الْاَمَلِ ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِیْعِ الْمُشَفَّعِ فِی الْمَحْشَرِ الَّذِیْ خَتَمْتَ بِهِ النَّبِیِّیْنَ.

ترجمہ:۔ اور آپ کے اس فضل کا جو عام ہے، اپنی عاجزانہ طلب کے ساتھ، اور سرمایہ یا امید کی پونجی کے ساتھ (طلبگار ہیں) پھر ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے (جو مخلوق کے سردار ہیں) آپ کے انعامات کے طلبگار ہیں۔ اور ایسی شفاعت کرنے والے ہیں حشر میں جن کی شفاعت مقبول ہوچکی ہے، اور ختم کردیا ہے آپ نے ان کی ذات پر نبیوں کا سلسلہ۔

(۱) فَضْلٌ: مصدر ہے از نصر و سمع بمعنی بزرگی، احسان، بڑائی جمع اَفْضَالٌ ہے، کقوله تعالٰی: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ.

(۲) عَمٌّ: از نصر یہ خصوص کی ضد ہے اس کا مصدر عموم ہے بمعنی عام ہونا۔ یُقَالُ: عَمَّ الْمَطَرُ بارش عام ہوگئی. عَمَّمَ بمعنی عام کرنا تفعیل سے، تَعَمَّمَ تفعل سے، پگڑی باندھنا۔

(۳) بِضَرَاعَةِ: ضَرَاعَةٌ. مصدر ہے بمعنی عاجزی کرنا، گڑگڑانا، از فتح کمافی القران: وَاذْکُرْ رَبَّكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) اَلطَّلَبُ: مصدر از نصر بمعنی کسی چیز کو تلاش کرنا۔ کَمَا قَالَ تَعَالٰی: فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا. ومنه طَالِب و الجمع طَالِبُوْنَ وطَلَبَة وطُلَّابٌ.

(۵) بِضَاعَةٌ: مال کا وہ حصہ جو تجارت کیلئے ہو، سرمایہ، پونجی از فتح اس کی جمع بَضَائِعُ. کمافی القران: وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ.

(۶) اَلْاَمَلِ: امید جمع اٰمَال یہ مصدر، از نصر کقوله تعالیٰ: وَخَيْرٌ اَمَلًا. (الکهف) امل، رجاء اور طمع میں فرق: واضح ہو کہ ان الفاظ کے درمیان فرق یوں بیان کیا جاتا ہے کہ قریب الحصول شیٔ کی امید کرنے کو طمع کہتے ہیں اور بعید الحصول شیٔ کی امید کرنے کو امل کہا جاتا ہے اور متردد الحصول شیٔ کی امید کو رجاء کہتے ہیں۔

(۷) اَلتَّوَسُّلُ: یہ مصدر ہے از تفعل بمعنی وسیلہ پکڑنا۔ الوسیلة. مایتقرب به الی الخیر. کَمَافِي الْفُرْقَانِ: وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ. مجرد از ضرب وَسَلَ يَسِلُ (ض) وَسِيْلَةً بمعنی تقرب حاصل کرنا۔

(۸) مُحَمَّدٌ: "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ حمد سے ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے از تفعیل مصدر تَحْمِيْدٌ ہے بمعنی بار بار تعریف کرنا۔ قوله تعالیٰ: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ.

(۹) سَيِّدٌ: بمعنی سردار جمع سَادَةٌ از نصر. وفی التنزیل: وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ.

(۱۰) اَلْبَشَر: بمعنی مخلوق اس کا اطلاق مذکر و مؤنث واحد جمع سب پر ہوتا ہے یہ بَشَرَةٌ سے مشتق ہے از نصر جمع اَبْشَارٌ. فی التنزیل: اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا. بَشَرَةٌ کے معنی ظاہری جلد کے ہیں۔

(۱۱) اَلشَّفِيْع: بمعنی شفاعت کرنے والا و سفارش کرنے والا۔ شَفَعَ (ف) شَفَاعَةً۔ سفارش کرنا۔ شَفِيْع کی جمع شُفَعَاء، فی التنزیل: وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً.

(۱۲) اَلْمَحْشَر: (بفتح الشین و کسر الشین) اکٹھا ہونے کی جگہ، میدان قیامت۔ از ضرب و نصر کقوله تعالیٰ: وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُوْدُهٗ۔ (النمل)

(۱۳) خَتَمْتَ: یہ ختم مصدر سے ہے از ضرب بمعنی آخر کو پہنچا دینا و مہر لگانا۔ کمافی القران: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ. (البقرہ)

(۱۴) اَلنَّبِيِّيْنَ: یہ جمع نبی کی بمعنی خبر دینے والا اور الہام الٰہی کے ذریعہ پوشیدہ اور آئندہ امور کی خبر دینے والا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مہموز ہے نَبَاءٌ سے ماخوذ ہے بمعنی خبر اور ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ناقص واوی ہے اور یہ نَبْوَةٌ یا نَبَاوَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بلندی، ارتفع نبی کی جمع انبیاء و نبیین ہیں۔ کقوله تعالیٰ: وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ.

☆......☆......☆

وَاَعْلَيْتَ دَرَجَتَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَوَصَفْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ الْمُبِيْنِ فَقُلْتَ وَاَنْتَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ:۔ اور بلند کیا ہے آپ نے ان کا درجہ اعلیٰ علیین میں۔ اور جنکی تعریف کی ہے آپ نے اپنی کتاب مبین میں۔ جن کے بارے

Maktaba Tul Ishaat.com

میں آپ نے فرمایا۔اس حال میں آپ سب سے زیادہ سچے کہنے والے ہے (کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم) اورنہیں بھیجا ہم نے آپ کومگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔(یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوتمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے)

(۱) اَعْلَیْتَ: اس کا مصدر اِعْلَاءٌ ہے بمعنی بلند کرنا یہ افعال سے ہے، مجرد عَلَا(ن) یَعْلُوْ عُلُوًّا۔ بلند ہونا اور اسفل کی ضد ہے اور سمع سے عَلَی یَعْلَی عَلَاءً ہے۔وفی التنزیل: اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ۔

(۲) دَرَجَةٌ: بمعنی مرتبہ، اس کی جمع درجات۔اور دَرَجَةٌ کے معنی سیڑھی وطبقہ کے بھی آتے ہیں۔یقال دَرِجَ(س) یَدْرَجُ دَرَجًا بمعنی بلند مرتبہ ہوا، ترقی کی۔دَرَجَ(ن،ض) دَرْجًا، دُرُوْجًا۔ وہ درجوں پر چڑھا۔وفی القرآن: وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرْجَةٌ۔ (البقرہ)

(۳) عِلِّیِّیْنَ: یہ جنت میں ایک اونچے مقام کا نام ہے۔جیسے دوزخ میں سجین ہے یا عِلِّیِّیْن سے مراد وہ دفتر جہاں نیکوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔یہ عِلِّیَةٌ کی جمع ہے۔کقوله تعالیٰ: کَلَّااِنَّ کِتَابَ الْاَبْرَارِلَفِیْ عِلِّیِّیْنَ۔ (المطففین)

(۴) وَصْفَتَهٗ: وصف مصدر سے ہے۔وَصَفَ(ض) یَصِفُ وَصْفًا بمعنی صفت بیان کرنا، مزین کرنا۔کمافی القرآن: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ صفت اور وصف میں فرق: صفت اور وصف میں بالذات کوئی فرق نہیں البتہ اعتباری فرق ہے وہ یہ ہے کہ وصف کہا جاتا ہے واصف کے اعتبار سے یعنی بیان کرنے والا کے اعتبار سے اور صفت کہتے ہیں موصوف کے اعتبار سے اور صفت اصل میں وصف ہی تھا بقاعدہ عِدَةٌ واو کو حذف کر دیا اور اس کے آخیر میں تاء لاحق کر دیا گیا اور اس کو تائے مصدری بھی کہا جاتا ہے۔

(۵) کِتَابٌ: یہ فعال کے وزن پر ہے، فعال اکثر مفعول کے معنی میں آتا ہے۔تو کتاب بمعنی مکتوب ہے والجمع کُتُب۔ از نصر لکھنا۔ کمافی القرآن: کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔ ذٰالِكَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْهِ۔ (البقرہ)

(۶) اَلْمُبِیْنُ: اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے بمعنی بیان کرنا وظاہر کرنا۔یہ باب ضرب افعال واستفعال وتفعیل سے بھی لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔کقوله تعالیٰ: وَکُلُّ شَیْءٍ اَحْصَیْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔(یٰس)

(۷) فَقُلْتَ: مصدر قول ہے بمعنی کہنا۔قَالَ(ن،ض) یَقُوْلُ قَوْلًا قِیْلًا مَقَالَةً ومَقَالًا۔قَالَ کبھی اعتقاد کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔جیسے: قَالُوْا انا الله ای اعتقدوا۔ اور افتراء کے معنی میں بھی جیسے: ویقولون علی الله الکذب۔ ای یفترون۔ قیلولة مصدر، از ضرب بمعنی دوپہر کوسونا۔

(۸) اَصْدَقُ: اسم تفضیل صدق سے ضد الکذب ہے باب نصر صدیق صفت کا صیغہ ہے صدیق مبالغہ جمع اَصْدِقَاءُ کمافی القرآن: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِیْلًا۔

(۹) اَلْقَائِلِیْنَ: قول سے ہے بمعنی کہنے والا از نصر۔قوله تعالیٰ: وَالْقَائِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا۔(الاحزاب)

(۱۰) اَرْسَلْنَا: یہ ارسال مصدر سے ہے بمعنی بھیجنا اور چھوڑنا جیسے وَاَرْسَلَ بِهٖ۔قَالَ تعالیٰ: وَمَااَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ۔ رَسِلَ(س) رَسَلًا ورَسَالَةً۔ الشَّعْرُ۔ بالوں کا لمبا یا لٹکا ہوا ہو جانا۔تفعیل سے رَسَّلَ فی القرآن، خوش آواز سے پڑھنا۔ترسل باب تفعل سے نرمی کرنا، یا رسول ہونے کا دعویٰ کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱) رَحْمَةً: اس کے معنی رقتِ قلب اوراحسان ومغفرت کے معنی میں بھی آتے ہیں ازسمع. قوله تعالىٰ: وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَّرَحْمَةً
(۱۲) اَلْعَالَمِيْنَ: یہ جمع ہے عالم کی و العَالَم (بفتح اللام) بمعنی اَلْخَلْقُ كُلُّهُ، عالم کی جمع عَوَالِمْ عَالِمُوْنَ. اور عَلَالِمْ بھی آتی ہے اور بعض عَالَمْ کے معنی انس، جان لیتے ہیں۔ جیسے: لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا.

☆......☆......☆

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْهَادِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ شَادُوا الدِّيْنَ وَجَعَلْنَا لِهَدْيِهِ وَهَدْيِهِمْ مُتَّبِعِيْنَ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهِ وَمَحَبَّتِهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

ترجمہ:۔اے اللہ! رحمت نازل فرما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر جو رہنمائی کرنے والی ہے۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ساتھیوں پر جنہوں نے دین اسلام کو مضبوط کیا، اور بنادے ہم کو اتباع کرنے والا ان کی سیرت حسنہ کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب کے طریقے کا اور نفع پہنچا ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آل واصحاب کی محبت سے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ: امام فراء کے نزدیک ''اَللّٰهُمَّ'' کے معنی ''يَا اَللّٰهُ اُمَّ بِخَيْرٍ'' کے ہیں امام خلیل وسیبویہ ودیگر علماء کے ہاں اَللّٰهُمَّ بمعنی یا اللہ ہے۔ كماجاء فی القرآن: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ.

(۲) فَصَلِّ: یہ تَصْلِيَةٌ مصدر سے ہے یہ ماخوذ ہے صَلاءٌ سے، جس کے معنی سرین کے ہیں، چونکہ صلوٰۃ میں تحریک سرین ہوتی ہے۔ بعض اس کو صَلاءٌ (بالمدّ) سے ماخوذ مانتے ہیں جس کے معنی گرم پتھر کے ہیں، بعض اس کو صلوٰۃ سے ماخوذ مانتے ہیں جس کے معنی دعا بالخیر وتسبیح کے ہیں۔ وفی القرآن: اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ.

(۳) اٰلِهٖ: اس کے استعمال ولفظ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آل واہل ایک لفظ ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ اصل میں ''اول'' تھا اس میں خلاف قیاس ہمزہ کو واؤ سے بدل لیا گیا، بعض آل کی اصل ''اہل'' بدلیل ''اُهَيْلٌ'' کہتے ہیں۔ پھر آل کا استعمال اشراف میں ہوتا ہے اور اہل عام ہے۔ باب نصر وضرب سے مستعمل ہے۔ كقوله تعالىٰ: وَاَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ (البقرہ)

(۴) اَلْهَادِيْنَ: یہ جمع ہے هَادِيْ کی، جیسا کہ قاضی کی جمع قضاۃ ہے هدیٰ ازضرب اس کے معنی ہدایت کرنا یا ہدایت پانا۔ یہاں یہی مراد ہے یعنی ہدایت یافتہ۔ كماجاء فی القرآن: وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ.

(۵) اَصْحَاب: یہ صحب کی جمع ہے صحب یہ صاحب کی جمع ہے اور صاحب کی جمع صُحْبَانٌ وصِحَابٌ ہیں اور اصحاب کی جمع اَصَاحِيْب آتی ہے۔ كمافی القرآن: وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ. مؤنث صَاحِبَةٌ جمع صَاحِبَاتٌ ہے ازسمع مصادر صُحْبَةٌ وصَحَابَةٌ بمعنی ساتھ ہونا ملازم ہونا اور فتح سے مصدر صَحْبًا ہے بمعنی کھال کھینچ لینا۔

(۶) شَادُوْا: یہ اجوف یائی ہے ازضرب یہ شِيْدٌ سے مشتق ہے بمعنی گچ وچونا سے عمارت کو مضبوط کرنا. كمافی القرآن: وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ.

(۷) اَلدِّيْنَ: بمعنی شریعت وبدلہ، جزا اس کی جمع ادیان آتی ہے۔ كمافی القرآن: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. یہاں دین سے مراد

Maktaba Tul Ishaat.com

شریعت اور مذہب دین اسلام ہے دَانَ (ض) یَدِیْنُ دَیْنًا بمعنی قرض دینا، بدلہ دینا، مدت معلوم کیلئے مال دینا۔ کقولہ تعالیٰ: اِذَاتَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ الآیۃ ومنہ کَمَاتَدِیْنُ تُدَانُ۔

(۸) وَجَعَلْنَا: جعل مصدر سے بمعنی کام کرنا از فتح اور کبھی اعطی کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ وفی القرآن: وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ. اور کبھی پیدا کرنے کے معنی میں، اور کبھی گمان واعتاد کے لئے بھی آتا ہے جیسے وَجَعَلُوا الْمَلٰئِکَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا. ای ظنوا الملائکہ اناثا۔

(۹) لِهِدَایَتِهٖ: یہ مصدر ہے بمعنی ہدایت، اس کی جمع اَهْدِیَةٌ ہے از ضرب ہدایت کرنا کسی کو وہ چیز بتلا دینا جو مطلوب تک پہنچا دے۔ یہ ضلالت کی ضد ہے۔ یہ متعدی بدو مفعول بھی ہوتا ہے اور کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے، جیسے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کبھی لام کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے، جیسے: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا. کبھی الیٰ کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے، جیسے: اِهْدِنَا اِلٰی سَوَاءِ الصِّرَاطِ.

(۱۰) مُتَّبِعِیْنَ: یہ اتباع مصدر سے ہے از افتعال بمعنی پیروی کرنا. کما جاء فی الحدیث: اُمِرْنَا اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ۔ مجرد از سمع۔ ومنہ قولہ تعالیٰ: لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَ هُمْ مِنْ بَعْدِمَاجَاءَ کَ مِنَ الْعِلْمِ.

(۱۱) وَانْفَعْنَا: یہ نفع مصدر سے ہے اور نفع ضرر کی ضد ہے نَفَعَ (ف) یَنْفَعُ نَفْعًا بمعنی فائدہ ونفع۔ ومنہ الانتفاع بمعنی نفع حاصل کرنا از افتعال کقولہ تعالیٰ: یَوْمَ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُهُمْ.

(۱۲) بِمَحَبَّتِهٖ: یہ محبت ضد ہے بغض کی۔ حَبَّهُ (ض) حُبًّا وحِبًّا یعنی اس نے محبت کی۔ اور خلاف قیاس ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو لفظ مجرد مضاعف ہو اور ضرب سے آئے، تو اس کیلئے لازم ہے کہ نصر سے بھی آئے، لیکن یہ نصر سے نہیں آتا. کما فی قولہ تعالیٰ: وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۔(تفہیمات، بتغیر ص: ۵۷)

(۱۳) اَجْمَعِیْنَ: یہ جمع ہے اَجْمَعُ کی از فتح جَمَعَ (ف) جَمْعًا بمعنی اکٹھا کرنا، ملانا، ایک کرنا، عام کرنا۔ جامع بمعنی جمع کرنے والا والجمع جَوَامِعُ. کقولہ تعالیٰ: اُولٰئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

☆......☆......☆

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ.

وَبَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْجَرٰی بِبَعْضِ اَنْدِیَةِ الْاَدَبِ الَّذِیْ رَکَدَتْ فِیْ هٰذَاالْعَصْرِ رِیْحُهٗ.

ترجمہ:۔ بیشک کہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں اور دعا قبول کرنے کے لائق ہیں۔ (دعاؤں کو قبول کرنا آپ ہی کے شایان شان ہے)۔ اور (حمد وصلوٰۃ) کے بعد پس تحقیق شان یہ ہے (گذارش یہ ہے) کہ جاری ہوا (تذکرہ ہوا) بعض ادبی مجلسوں میں کہ وہ علم ادب کہ ٹھہر گئی ہے اس زمانہ میں (آج کل) جس کی ہوا۔

(۱) شَیْءٌ: بمعنی وہ چیز جو جانی جاسکے، خبر دی جاسکے۔ والجمع اَشْیَاء ،اَشْیَاءَ ات، اَشَاءِیْ، آشَایَا. از فتح وسمع کما فی التنزیل: لَاتَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ، وفی الحدیث: مَاشَاءَ اللهُ کَانَ مَالَمْ یَشَاء لَمْ یَکُنْ.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) قَدِيْرٌ: قَدَرَ (ض، س) يَقْدِرُ قَدْرًا، قُدْرَةً، مَقْدَرَةً بمعنیٰ قادر ہونا۔ کقوله تعالىٰ: وَمَاقَدَرُوْااللهَ حَقَّ قَدْرِه۔ (الزمر)

(۳) الإجَابَةُ: یہ مصدر ہے بمعنی قبول کرنا از نصر اس کا مصدر اِيْجَابًا و اِجَابَةً بھی آتے ہیں اس سے مراد جواب دینا ہے۔ وفی القرآن: أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَادَعَانِ. اور یہ جوب سے ماخوذ ہے بمعنی قطع کرنا اور جواب اس لئے کہ سوال کو ختم و قطع کرتا ہے۔

(۴) جَدِيْرٌ: بمعنی لائق۔ اس کی جمع جَدِيْرُوْنَ، و جُدَرَاءُ مثل فقہاء۔ يقال جَدُرَ (ك) جَدَارَةً بمعنی لائق ہوا۔ واز نصر جَدْرًا بمعنی پھل نکلنا. يُقَالُ جَدَرَالشَّجَرُاى خَرَجَ ثَمَرُهُ. کقوله تعالىٰ: وَاَمَّاالْجِدَارُفَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ۔ (الكهف)

(۵) وَبَعْدُفَاِنَّهُ۔ یعنی بعد فاء ہے یا توھم اَمَّا کیلئے فاء کائے ہیں یعنی ایسی جگہ اکثر اَمَّا لکھا جاتا ہے گویا یہاں بھی ''توھما'' مکتوب ہے اما مقدر ہے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ اما وہاں مقدر ہوتا ہے۔ جہاں فاء کا مابعد امر ہو یا نہی یا استفہام ہو، جیسے: شارح رضی نے کہا ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ ظرف کو شرط کے قائم مقام بنا کر فاء کا استعمال ہوا ہے۔ اور یہاں یہ دونوں مفقود ہیں۔ اور یہ ''بعد'' قبل کی ضد ہے۔ وفی التنزیل: لِلّٰهِ الْاَمْرُمِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ. (تفهيمات، بتغير، ص:۵۷)

(۶) جَرٰى: فعل ماضی از ضرب ای جَرٰى (ض) جَرْيًا و جَرَيَانًا، جِرْيَانَةً بمعنی جاری ہونا و فی التنزيل: هٰذِهِ الْاَنْهَارُتَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ (زخرف) اور باب افعال سے متعدی ہوتا ہے۔

(۷) بِبَعْضِ: بعض بمعنی شئے کا جزء، اس کی جمع اَبْعَاض. وفی القرآن: وَاِنْ يَكُ صَادِقًايُّصِبْكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ. (المؤمن) اور بعض مصدر ہے اصل میں بمعنی قطع کرنا اور اس سے بَعُوْضٌ ہے (مچھر) کیونکہ وہ بھی کاٹتا ہے، بروزن فعول ہے۔

(۸) اَنْدِيَة: یہ ندی یا نادی کی جمع ہے بمعنی مجلس جماعت. ومنه النَّادِي وَالنَّدْوَةُ. وفی القرآن: وَتَأْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ (العنكبوت) یہ لازم و متعدی دونوں میں استعمال ہوتا ہے والجمع نَوَادٍ و جمع الجمع اَنْدِيَات. نَدَا (ن) يَنْدُوْنَدْوًا بمعنی مجلس میں حاضر ہونا۔

(۹) الْاَدَبِ: هو علم يحترز به من الخلل فى كلام العرب لفظا و كتابة۔ ادب کے اصلی معنی دعا (پکارنے) کے ہیں ادب کو اس لئے ادب کہتے ہیں کہ اچھی چیز کی طرف بلایا جاتا ہے اور اس سے بری باتوں سے روکا جاتا ہے از ضرب اور یہ کرم سے بھی آتا ہے تو اس کے معنی ادیب عالم ہونے کے آتے ہیں. يقال اَدُبَ اَدَبًا اى صَارَاَدِيْبًا عَالِمًا. كمافى الحديث: اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ فَاَحْسَنَ تَأْدِيْبِيْ.

(۱۰) رَكَدَتْ: اس کا مصدر از نصر رُكُوْدًا بمعنی ٹھہرنا، ساکن ہونا۔ يقال ركدت اى سكنت. وفی التنزيل: فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَعَلٰى ظَهْرِهٖ۔ (الشوریٰ)

(۱۱) الْعَصْرِ: یہ مصدر ہے از ضرب نچوڑنا کیونکہ زمانہ بھی انسان کو نچوڑ لیتا ہے لہذا اس کو عصر کہا جاتا ہے بمعنی دن رات۔ دن کے آخری حصہ کو بھی کہتے ہیں عصر کی جمع عُصُوْرٌ، اَعْصُرٌ جمع الجمع اَعَاصِرُ۔ عصر کے معنی صبح و شام اور دن رات کے بھی ہیں. كمافى القرآن: وَالْعَصْرِاِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ۔ (العصر) دہر، عصر اور قرن میں فرق: عصر کے معنی صبح و شام یا دن و رات کے آتے ہیں، اور دہر، زمانہ دراز یا ہزار سال کو کہتے ہیں یا عصر مثل دہر ہے۔ اور قرن، سو سال کا وقفہ کو کہا جاتا ہے۔ (مسودۂ مقامات، ص:۱۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۲) رِیْحَۃٌ: بمعنی ہوا، اور خوشگوار ہوا۔ والجمع رِیَاحٌ واَرْوَاحٌ بعض کہتے ہیں چلنے والی ہوا۔ کمافی القران: وَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا.

☆......☆......☆

وَخَبَتْ مَصَابِیْحُهُ ذِکْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِیْ اِبْتَدَعَهَا بَدِیْعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَةُ هَمَدَانَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰی. وَعَزٰی اِلٰی اَبِی الْفَتْحِ الْاِسْکَنْدَرِیِّ نَشَاءَ تَهَا وَاِلٰی عِیْسٰی بْنِ هِشَامٍ رِوَایَتَهَا.

ترجمہ:۔ اور گل ہو چکی ہیں جس کی شمعیں (یا جس کا چراغ بجھ گیا) اس مقامات کا ذکر چھیڑا جن کا موجد علامہ بدیع الزمان ہمدانی ہیں (یا زمانے کے بدیع ہمدان کے علامہ)۔ (خدا ان پر رحمت نازل فرمائے) اور منسوب کیا ہے اس نے ابوالفتح اسکندری کی طرف اس کی تصنیف کو اور عیسیٰ بن ہمام کی طرف اس کی روایت کو۔

(۱) خَبَتْ: ای طفت وسکنت. خَبَا (ن) یَخْبُو خَبْوًا و خُبُوَّۃً بمعنی آگ کا بجھنا۔ وفی التنزیل: کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِیْرًا. اور خَابَ (ض) یَخِیْبُ بمعنی محروم ہونا۔

(۲) مَصَابِیْحُهُ: یہ مصباح کی جمع ہے بمعنی چراغ۔ صَبِحَ (س) صَبَحًا و صُبْحَۃً بمعنی چمکدار و روشن ہونا صَبُحَ (ك) صَبَاحَۃً بمعنی چمکدار و صاحب جمال ہونا۔ صَبَحَ (ف) یَصْبَحُ صَبْحًا بمعنی صبح کو آنا۔ وفی القران: وَالصُّبْحِ اِذَا اَسْفَرَ. (المدثر)

سراج اور مصباح میں فرق: ان دونوں میں کئی اعتبار سے فرق ہے (۱) سراج تو وہ ہے جو مائل بسرخی ہو اور مصباح وہ روشن چراغ ہو جو مائل بسفیدی ہو۔ (۲) سراج بہت بڑے چراغ کو کہتے ہیں اور اس میں روشنی بھی زیادہ ہوتی ہے اور مصباح وہ چھوٹا چراغ ہے جس میں روشنی بھی کم ہو۔

(۳) ذِکْرُ: (بکسر الذال) بمعنی زبان سے یاد کرنا۔ ذُکْرٌ (بضم الذال) بمعنی دل سے یاد کرنا، اور ذَکْرٌ (بفتح الذال) سے بمعنی یاد کرنا از نصر۔ اور یہ ذکر باللسان وبالقلب دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، ذَکَرَ (ن) یَذْکُرُ ذِکْرًا۔ اور ذِکْرٰی بمعنی نصیحت ہے. کقوله تعالٰی: ذٰلِكَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ ۔(هود)

(۴) اَلْمَقَامَاتُ: یہ مقامۃ کی جمع ہے بمعنی مجلس اور مجتمع قوم کے معنی میں آتے ہیں، مُقَامَات (بالفتح والضم) دونوں طرح مستعمل ہے۔ اگر اس کا مضاف الیہ اپنے اصلی موقع پر ہے تو اس کو بالفتح پڑھیں گے ورنہ بالضم پڑھیں گے۔ اور "بفتح میم" مجرد ہے اور "بضم میم" مزید ہے اور مُقَامٌ (بفتح المیم وبضم المیم) مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے نصر سے یا افعال سے اور کبھی اسم ظرف کے آخیر میں تاء لگائی جاتی ہے جیسے مقبر سے مقبرۃ ہے۔ ایسا ہی یہاں ہے مقام کے معنی ٹھہرنے کی جگہ کے ہیں یا خطبہ کے معنی میں خواہ منظوم ہو یا منثور جیسے مقامات حریری، بجائے جگہ کے کلام کو مجازاً مقامہ کہا گیا ہے۔ وفی القران: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی۔ (تفہیمات، ص: ۶۰)

(۵) اِبْتِدَاعَ: ۔ از افتعال بمعنی بے مادہ اور بے مثل پیدا کرنا۔ یُقَالُ بدع الشیء بدعا ای اخترعه از فتح کمافی

Maktaba Tul Ishaat.com

القران: بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ واز کرم بدع بدعة وبدعا بمعنی جدید ومحدث ہونا۔

(۶) اَلزَّمَانُ: وهو اسم لقليل الوقت وكثيره. والجمع اَزْمُنٌ واَزْمِنَةٌ واَزْمَانٌ. وقيل الزمان يكون شهرين إلى ستة اشهر. والدهر لاينقطع.

(۷) عَلَّامَةُ: ۔ یہ عَالِمٌ کا مبالغہ ہے اور یہ تاء و بغیر تاء دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے بمعنی بہت علم والا و الجمع عَلَّامُوْنَ وَعَلَّامٌ ۔

(۸) هَـمَـذَان: (بفتح الهاء والميم) یہ خراسان کا ایک شہر ہے یہ دال مہملہ و ذال معجمہ دونوں طرح ہے، مگر ذال معجمہ کے ساتھ صحیح ہے۔ ہمدان نام شہر یا قبیلہ در ملک یمن ۔ اور بدیع الزمان ہمدانی کا اصل نام ابو الفضل احمد بن حسین ہمدانی (متوفی: بروز جمعہ، ۱۰/۶/۳۹۸ھ) ہیں جو نہایت خوبصورت خوب سیرت، بڑے ذہین، یگانہ روزگار، عالم تھے ۔ ۵۰۔ ۱۵۰ اشعار سے زیادہ کا قصیدہ سنکر نہایت روانی سے بلا کم کاست دُہرا دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ ۳۹۳ھ میں وفات پائی ۔ (افاضات: ۲۶، مقامات ص: ۱۳، از مترجم)

(۹) رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے۔

(۱۰) عَزیٰ: بمعنی نسبت کیا۔ عزی (ن) یَعْزُوْ عَزْوًا ۔ عزی (ض) یَعْزِیْ عَزْیًا بمعنی منسوب کرنا ۔ یقال عَزٰی نفسه الیٰ بنی فلان ای نسبه الیهم اور اسی سے تعزیت ہے جہاں میت کی نسبت بیان کی جاتی ہے۔

(۱۱) اَبُوْ الْفَتْحِ الْاِسْكَنْدَرِیْ: ۔ یہ مقامات بدیع میں بمنزلہ ابو زید سروجی کے ہیں اور عیسیٰ بن ہمام بمنزلہ حارث بن ہمام کے ہیں۔ اور بدیع الزماں کا یہ طرز تھا کہ وہ ابو الفتح اسکندری کے قصائص بیان کرتے، اور عیسیٰ بن ہمام کو راوی بناتے تھے، لہذا علامہ حریری نے ان پر چوٹ کی ہے کہ وہ دونوں یعنی عیسیٰ اور ابو الفتح مجہول اور ایسے نکرہ ہیں کہ کبھی معرفہ نہیں بن سکتے ۔ اگر یہی اعتراض کوئی علامہ حریری پر کرے کہ آپ نے بھی تو ہر مقامہ میں ابو زید سروجی و حارث بن ہمام کا ذکر کیا ہے؟ وہ دونوں بھی تو مجہول ہیں، تو اسکا جواب یہ ہے کہ حارث بمعنی کھیتی کرنے والا، دنیا میں ہر شخص آخرت کی کھیتی کرتا ہے، لہذا وہ مجہول نہ رہا اور ہمام بمعنی ارادہ یا غم کرنے والا، اور ہر شخص کسی نہ کسی غم میں مبتلا، یا ارادہ کرتا رہتا ہے، لہذا وہ "نکرة لاتتعرف" نہ رہا۔ اور ابو زید سروجی علامہ حریری کے زمانہ کا ایک فقیر تھا جو حاضر جوابی میں بے مثال تھا۔

(۱۲) نَشَاءَتُهَا: بمعنی صنعت وکاریگری. یقال نَشَاءَ (ف) نَشَاءً ونَشُوْءً ونَشَاءَةً بمعنی پیدا ہونا، نیا ہونا۔ کمافی القران: وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى. (النجم) اور کرم سے نشاۃ مصدر ہے بمعنی تصنیف کرنا، اختراع و ایجاد کرنا۔ اور باب افعال سے اسی معنی میں مستعمل ہے کما سیأتی۔

(۱۳) روايتها. باب ضرب سے روایۃ مصدر ہے، اسکی تحقیق گزر چکی ہے۔

☆......☆......☆

وَكِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ لَايُعْرَفُ وَنَكِرَةٌ لَاتَتَعَرَّفُ فَأَشَارَ مَنْ اِشَارَتُهُ حُكْمٌ وَطَاعَتُهُ غُنْمٌ اِلٰى اَنْ اُنْشِئَ مَقَامَاتٍ، اَتْلُوْ فِيْهَا تِلْوَ الْبَدِيْعِ.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور یہ دونوں ایسے مجہول ہیں، جن کی شناخت نہیں ہوسکتی (پہچانے نہیں جاسکتے) اور ایسا نکرہ ہے کہ معرفہ کیا ہی نہیں جاسکتا (یا ایسی تنکیر ہے کہ جس کی تعریف نہیں کی جاسکتی) پس اشارہ کیا ایک ایسے شخص نے جن کا اشارہ بمنزلہ حکم ہے اور جن کی اطاعت میرے لئے غنیمت ہے، اس بات کی طرف کہ تصنیف کروں میں چند مقامات کو، جن میں پیروی کروں میں، بدیع الزماں ہمدانی کی۔

(۱) کِلَاهُمَا۔ یہ کلا کا تثنیہ معنی کے اعتبار سے ہے اور لفظ کے اعتبار سے مفرد ہے مگر معنی میں تثنیہ ہے اس سے مراد عیسیٰ بن ہمام وابو الفتح اسکندری ہیں۔اور لفظاً اعراب بالحرکات کو چاہتا ہے اور معنی اعراب بالحروف کو۔ پس دونوں کا اعتبار کیا گیا ہے اگر اسم ظرف کی طرف اضافت ہو جو اصل ہے تو جانب لفظ کی رعایت سے اعراب بالحرکۃ ہوگا کیونکہ لفظ بنسبت معنی اصل ہے، لیکن اعراب تقدیری ہوگا کیونکہ اس کے اخیر میں الف ہے اگر ضمیر کی طرف اضافت کی جائے جو فرع ہے تو جانب معنی کا لحاظ کرکے اعراب بالحروف دیا جائے گا جو فرع ہے۔

(۲) مَجْهُوْلٌ: اسم مفعول ہے اس کا مصدر جہل ہے یہ علم کی ضد ہے۔ جَهِلَ (س) جَهْلًا و جَهَالَةً بمعنی بیوقوف واحمق ہونا۔ از تفعل بمعنی بتکلف جاہل بننا اور جہل، یہ ضد العلم کی تین قسمیں ہیں (الف) ضد العلم. (ب) اعتقاد الشیء علی خلاف الاصل (ج) العمل علی خلاف علمه. قوله تعالیٰ: اَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ۔ (البقرہ)

(۳) لَايُعْرَفُ: از ضرب اس کا مصدر عِرْفَانٌ ہے، بمعنی پہچاننا۔ اور معرفت وہ علم ہے جو مسبوق بالجہل ہو اور اس کا اطلاق باری تعالیٰ پر نہیں ہوتا۔ ومنه التعريف و التعرف معرفت بمعنی جو کلیات وجزئیات جاننے کو کہتے ہیں یا مطلق جاننے کو کہتے ہیں. قال تعالیٰ: اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ۔ (البقرہ)

(۴) نَكِرَةٌ: یہ معرفۃ کی ضد ہے بمعنی عام چیز اور انجان ہونا۔ وفی القراٰن: نكرهم وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً۔ (ھود) نَكِرَ (س) نَكَرًا نَكِيْرًا و نُكُوْرًا بمعنی جاہل ہونا اور برا سمجھنا۔

(۵) لَاتَتَعَرَّفُ: از تفعل بمعنی پہچاننا، جاننا۔ مجرد ضرب سے۔ اس کی تحقیق گزر چکی۔

(۶) اَشَارَ: یہ تصریح کی ضد ہے، اس کا مادہ ''شَوْرٌ'' ہے جس کے معنی شہد کے ہیں اور اسی سے مشورہ مشتق ہے، جیسے ''اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ'' اس لئے کہ اس میں مکھیاں جمع ہوکر شہد پیدا کرتی ہیں جس طرح لوگ جمع ہوکر مشورہ میں ایک بات کرلیتے ہیں۔ اور ''مِشوار'' وہ آلہ ہے جس سے شہد اُتارا جائے۔ از نصر اور ''اشارہ'' کے صلہ میں ''علی، الیٰ'' دونوں آتے ہیں اول لزوم تاکید کیلئے، ثانی استحباب کیلئے ہے۔ اور ''مَنْ اِشَارَتُهٗ'' سے مراد ''شرف الدین نوشیروان بن خالد وزیر خلیفہ ہیں یا والی بصرہ ہیں''۔

(۷) حُكْمٌ: مصدر ہے بمعنی فرمان، جمع احکام. حَكَمَ (ن) يَحْكُمُ حُكْمًا و حُكُوْمَةً یعنی حکم دینا وفیصلہ دینا۔ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ (النساء)۔

(۸) طَاعَتُهٗ:۔ یہ طَوْعٌ مصدر سے مشتق ہے طاعت کے معنی خوشی سے مان لینا اس کی جمع طاعات آتی ہے، نصر سے، اور سمع سے طاعت کے معنی بھلائی کے بھی آتے ہیں. كَمَا فِي الْقُرْاٰنِ: وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۔ (النساء) باب افعال سے بکثرت استعمال ہے جیسے

Maktaba Tul Ishaat.com

قران کریم میں ہے: مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْاَطَاعَ اللّٰهَ۔(النساء)

(۹) غُنْمٌ: یہ غَنِیْمَۃٌ سے ہے۔یقال غنم الشیء غنمااى فازبه وفاله بلابدل. از سمع وفی التنزیل: فَکُلُوْا مِمَّاغَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا۔(النحل)

(۱۰) اُنْشِیءَ: یہ انشاء مصدر سے ہے بمعنی پیدا کرنا۔افعال سے اور مجرد فتح سے ہے بمعنی کاریگری اور کرم سے بھی آتا ہے بمعنی پیدا ہونا، ونیا ہونا کقوله تعالٰی: ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَااَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۔(الواقعة) انشاء، تالیف اور تصنیف میں فرق: تالیف کہتے ہیں کسی غیر کے کلام کو جمع کرنا اور تصنیف کہتے ہیں جو اپنے دماغ سے نکالے اور مضامین مختلف ہوں۔انشاء کہتے ہیں جو اپنے دماغ سے نکالے اور مضمون ایک ہی ہو اور انشاء کبھی انشادؔ کے مقابلہ میں بھی آتا ہے تو انشاء کے معنی یہ ہوں گے کہ شعر جو پڑھے وہ خود اسکے بنائے ہوئے ہوں اور انشادؔ کے معنی مطلق شعر پڑھنے کے ہیں خواہ اپنے ہوں یا کسی اور کے۔

(۱۱) اَتْلُوا: اگر تِلَاوَۃٌ سے مشتق ہے تو معنی پڑھنا، یا یہ "تِلْوٌ" سے مشتق ہے بمعنی پیچھے چلنا جمع اتلاء ہے۔

(۱۲) تِلْوٌ: یہ تلو امصدر ہے بمعنی پیچھے چلنا یقال تلاه تلوا اى تبعه. وتلاه تلاوة. اى قرأ از نصر۔وفی القران: وَاتَّبِعُوْا مَاتَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ ۔(البقرہ) اور تَلِیَ(س) یَتْلٰی تَلًی بمعنی باقی رہنا۔

☆......☆......☆

وَاِنْ لَمْ یُدْرِکِ الظَّالِعُ شَاْوَ الضَّلِیْعِ فَذَاکَرْتُهٗ بِمَاقِیْلَ فِیْمَنْ اَلَّفَ بَیْنَ کَلِمَتَیْنِ وَنَظَمَ بَیْتًا اَوْبَیْتَیْنِ. وَاسْتَقَلْتُ مِنْ هٰذَاالْمَقَامِ الَّذِیْ یُحَارُ فِیْهِ الْفَهْمُ.

ترجمہ:۔اگرچہ نہیں پاسکتا ہے (ظاہرا) لنگڑا ٹٹو تیز رفتار (تیز، چالاک) گھوڑے کی (دوڑ) چال کو (لنگڑا آدمی انتہائی قوی آدمی کو نہیں پاسکتا) پس یاددلایا میں نے اس کو وہ مقولہ جو کہا گیا ہے اس شخص کے بارے میں جس نے جوڑا ہو دو کلموں کو، اور نظم کیا ہو ایک یا دو بیت کو یعنی مَنْ صَنَّفَ فَقَدِاسْتُهْدِفَ. اور معافی طلب کی میں نے اس مقام سے جہاں عقل حیران رہ جاتی ہے۔

(۱) یُدْرِکُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اِدْراكٌ ہے، دَرَّكَ تفعیل سے دَرَّكَ الْمَطَرُ پے درپے برسنا۔دَارَكَه دِرَاكًا مفاعلہ سے لاحق ہونا، استدراك استفعال سے تلافی مافات کرنا۔

(۲) الظَّالِعُ: بمعنی لنگڑا بیل جمع ظُلَّعٌ ہے یقال ظَلَعَ الْبَعِیْرُ ظَلْعًا از فتح جب کہ اونٹ لنگڑا ہو کر چلے۔اور ظَالِعٌ ظَلَعٌ کے تین معنی ہیں۔ (ا) تنگ ہو جانا (ب) لنگڑا ہو جانا یہ فتح سے ہے (ج) لنگڑے کی چال چلنا۔ظَلِعَ سمع سے خِلْقَةً لنگڑا ہونا، اور اسی سے "ظلع" بمعنی پسلی۔

(۳) شَاْوٌ: بمعنی قدم وچال، انتہاء ومدت، غایت، مدت نہایت۔یقال شَاْؤُ الْقَوْمِ شأوا اى سَبَقَهُمْ۔از باب نصر۔

(۴) الضَّلِیْعِ: بمعنی تندرست، قوی مضبوط والجمع ضُلَعٌ مضبوط پسلی والا گھوڑا. یقال ضَلُعَ(ك) ضَلَاعَةً اى صارقَوِیًّا قوی ہونا۔

(۵) فَذَاکَرْتُهٗ: ذَاکَرْتُ. صیغہ واحد متکلم از مفاعلہ مصدر مُذَاکَرَۃٌ ہے بمعنی بہت زیادہ یاددلانا یا اچھی طرح سے یاددلانا، تذکیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تفعیل سے بمعنی نصیحت کرنا۔ کقولہ تعالیٰ: وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔(الذاریات)

(۶) اَلَّفَ: اس کا مصدر تَالِیْفٌ ہے بمعنی جمع کرنا مجرد سمع سے ہے اَلْفًا بمعنی محبت کرنا۔ ایلافا ای انس کمافی القرآن: لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ ۔(سورۃ قریش) ایلاف مصدر از افعال بمعنی الفت ڈالنا۔

(۷) بَيْنَ: اسم ظرف بمعنی اوسط، درمیان (بین بین) دونوں مبنی علی الفتح قولہ تعالیٰ: جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۔(بنی اسرائیل)

(۸) كَلِمَتَيْنِ: یہ كَلِمَةٌ کا تثنیہ ہے۔ اور اصطلاح میں: الكلمة لفظ تَدُلُّ علی معنًی، اس کی جمع كَلِمٌ و كَلِمَاتٌ ہیں اور کلمۃ کی جمع كَلِمَاتٌ، كَلَمَ (ن،ض) يَكْلِمُ كَلْمًا و كَلِمَةً بمعنی زخمی کرنا، سب کے ایک ہی معنی ہیں قولہ تعالیٰ: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۔(البقرہ)

(۹) نَظَمَ: فعل ماضی از ضرب ای نَظَمَ نَظْمًا و نِظَامًا بمعنی لڑی میں پرونا۔ يُقَالُ نَظَمَ اللُّؤْلُؤَ یعنی موتی کو پرویا۔

(۱۰) بَيْتٌ: بمعنی شعر، بیت، جمع اَبْيَاتٌ و بُيُوْتٌ ہیں۔ بیت وشعر، دو مصرعوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں، وفی القرآن الکریم: فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ ۔ اور بَاتَ يَبِيْتُ (ض) بَيْتًا و بَيْتُوْتَةً شب گذارنا، تفعیل سے تَبْيِيْتٌ بمعنی رات میں کسی کام کو انجام دینا۔

(۱۱) اِسْتَقَلْتُ: اس میں ہمزہ سلب کیلئے ہے بمعنی بات کو واپس لینا اس کا مجرد بعض نے "قول" بتایا ہے لیکن حقیقت میں "قیل" ہے یعنی اجوف یائی ہے صاحب صحاح نے اس کا مادہ (ق،ی،ل) لکھا ہے۔ یقال قاله البیع قیلا و اقالة ای فسخه از ضرب کمافی الحدیث: مَنْ اَقَالَ نَادِمًا اَقَالَ اللّٰهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ.

(۱۲) يُحَارُ: حَارَ (س) يَحَارُ. اس کے مصادر حَيْرًا و حَيْرَةً و حَيْرَانًا ہیں بمعنی حیرت کرنا و حیران ہونا کسی چیز کو دیکھ کر آنکھوں پر پردہ سا پڑ جانا. وفی التنزیل: وَفِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۔(الانعام)

(۱۳) اَلْفَهْمُ: دانائی، سمجھ، فہیم، صاحب فہم. فَهِيْم کی جمع فُهَمَاءُ، سمجھدار و دانا از باب سمع، فَهْمٌ کی جمع فُهُوْم بھی آتی ہے، فهم (س) فَهْمًا و فَهَامَةً. کمافی التنزیل: فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا. ومنه افهام، تفهیم، تفهم.

☆......☆......☆

وَيُفْرِطُ الْوَهْمُ وَيُسْبَرُ بِهٖ غَوْرُ الْعَقْلِ وَتَتَبَيَّنُ فِيْهِ قِيْمَةُ الْمَرْءِ فِي الْفَضْلِ. وَيُضْطَرُّ صَاحِبُهٗ اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ كَحَاطِبِ لَيْلٍ وَجَالِبِ رَجْلٍ وَّخَيْلٍ.

ترجمہ:۔ اور وہم سبقت کر جاتا ہے، اور عقل کی گہرائی ناپی جاتی ہے (مقدار عقل معلوم کی جاتی ہے)۔ اور ظاہر ہو جاتی ہے اس میں انسانی فضیلت کی قیمت، اور مجبور ہو جاتا ہے اس کا صاحب (مصنف) اس بات کی طرف (یہ ایسی شان ہوتی ہے) کہ وہ ایسا ہو جائے جیسے رات کے وقت لکڑیاں جمع کرنے والے یا پیادہ اور سواروں کے کھینچنے والے کی طرح۔

(۱) يُفْرِطُ:۔ از نصر بمعنی زیادہ ہونا۔ اور فرط کے معنی سبقت کے بھی آتے ہیں، از ضرب۔ وفی القرآن: اَنْ يُّفْرِطَ عَلَيْنَا. اور تفریط

Maktaba Tul Ishaat.com

کے معنی تقصیر کے ہیں (کوتاہی کرنا) قال تعالٰی: یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَافَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللہِ۔ (الزمر) وقولہ تعالٰی: مَافَرَّطْتُمْ فِیْ یُوْسُفَ الخ۔ (یوسف) افراط بمعنی تجاوز کرنا۔

(۲) اَلْوَھْمُ: یہ مصدر ہے بمعنی وہم اور خدشہ جو دل میں گذرے اس کی جمع اَوْھام ہے ازضرب اور وھم وھوم بھی جمع آتی ہیں وھِمَ (س) یوھم وَھَمًا، بمعنی غلطی کرنا (وھم فی الحساب) بھول چوک ہوگئی، سہو ہوگیا۔

(۳) یُسْبَرُ: سَبْرًا (ن، ض) مصدر سے ہے بمعنی امتحان لینا، آزمانا۔ اس کے اصلی معنی زخم کی گہرائی کے، اور پانی کی گہرائی کے معلوم کرنے کے ہیں۔

(۴) غَوْرٌ: بمعنی گہرائی، یقال غارالْماءُ (ن) غَوْرًا ای ذھب فی الارض . وفی القران: قل اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاءُ کُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَاءٍ مَّعِیْنٍ۔

(۵) اَلْعَقْلُ: یہ حمق کی ضد ہے بمعنی منع، اور عقل کو اس لئے عقل کہتے ہیں کہ وہ لغویات سے روکنے والی ہے، عقل کے معنی علم وسمجھ کے بھی آتے ہیں، جمع عقول ہے ازضرب کقولہ تعالٰی: وَمَایَعْقِلُھَآاِلَّا الْعَالِمُوْنَ۔ (العنکبوت)

(۶) تَتَبَیَّنُ: از تفعل اس کا مصدر تبیین ہے مادہ ''بیان'' ہے بمعنی ظاہر ہونا۔ کمافی القران: قَدْتَّبَیَّنَ الرُّشْدُمِنَ الْغَیِّ۔ (البقرہ)

(۷) قِیْمَۃٌ: دام، قیمت۔ قَالَ تَعَالٰی: فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ. والجمع قِیَمٌ. ثمن اور قیمت میں فرق: ان دونوں میں کئی اعتبار سے فرق ہے (۱) ثمن اس کو کہتے ہیں کہ کسی شئے کا جو دام مشتری اور بائع کے درمیان طے ہوجائے خواہ وہ بازاری دام سے کم ہو یا زیادہ یا برابر اور بازاری دام کو قیمت کہا جاتا ہے۔ (۲) قیمت شئے، عین شئے ہوتی ہے بخلاف ثمن کے کہ وہ عین شئے نہیں ہوتی، اسلئے ہلاک مبیع کی صورت میں ضمان میں قیمت واجب ہوتی ہے۔

(۸) اَلْمَرْءُ۔ یعنی امرء بمعنی مرد، اس کی جمع رجال آتی ہے جمع من غیر لفظہ ہے اور ''امرء'' میں ماقبل آخر کی حرکت میں آخر کے تابع ہوتی ہے، اگر مفتوح ہوا تو ماقبل آخر بھی مفتوح ہوگا اور اگر مکسور ہوا تو مکسور، اور اگر مضموم ہوا تو مضموم، جیسے: جَاءَنِیْ امْرُءٌ رَاَیْتُ امْرَءً وَمَرَرْتُ بِامْرِءٍ. قَالَ تَعَالٰی: لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْھُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ۔ (العبس)

(۹) اَلْفَضْلُ: بمعنی زیادتی، جو اعتدال سے زیادہ ہو، فضیلت ازنصر سمع۔ فضل کا اطلاق اچھے کام پر، فضول کا اطلاق برے کام پر ہوتا ہے۔ قدمر تحقیقہ۔

(۱۰) یُضْطَرُّ: اس کا مصدر اِضْطِرَارٌ ہے بمعنی مجبور ہونا یا کرنا، لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہے اس کا مجرد ضرر ہے جس کے معنی نقصان کے ہیں ازنصر۔ کقولہ تعالٰی: فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ۔ (النحل) یعنی مجبور ہوگیا ہو۔

(۱۱) صاحب: جمع اَصْحَاب. صَحِبَ (س) صَحَبًا بمعنی ساتھی بننا. کقولہ تعالٰی: وَمَاصَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ۔ (التکویر)

(۱۲) حَاطِبُ: بمعنی لکڑی چننے والا اور حاطب کی اضافت لیل کی طرف ''فی'' کے معنی میں ہے ''حاطب لیل'' سے مراد وہ شخص ہے جو نافع بھی ہو اور ضار بھی۔ جیسا کہ رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا نہ وہ سانپ کے ڈسنے سے اور نہ بچھو کے ڈنگ مارنے سے

Maktaba Tul Ishaat.com

محفوظ رہ سکتا ہے۔اسی طرح مصنف بھی اپنی تصنیف میں احتیاط نہیں کرتا۔ضرب سے، حَطَبٌ والجمع اَحْطَابٌ، کقوله تعالیٰ: فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا.

(۱۳) لَيْلٌ: بمعنی رات۔غروب آفتاب سے طلوع فجر تک لیل ہے، یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔جمع لیال و لیائل ہے لیلةٌ بمعنی ایک رات اس کی جمع لَيْلَاتٌ ہے۔قَالَ تعالیٰ: وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ۔(الفجر)

(۱۴) جَالِبٌ: از نصر و ضرب بمعنی کھینچنے والا، جَلْبٌ کے اصلی معنی سوق الشيء من موضع الی موضع کے آتے ہیں۔کما فی الحدیث: لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ۔

(۱۵) رَجْلٌ: یہ جمع رَاجِل کی ہے، بمعنی پیادہ چلنے والا۔اس کی جمع رِجَالٌ ہے، جیسے: قوله تعالیٰ: فَرِجَالًا اَوْرُكْبَانًا. از سمع بمعنی پیدل چلنا۔

(۱۶) خَيْلٌ۔بمعنی گھوڑا، یا گھوڑے کا سوار، اس کا واحد نہیں آتا ہے، یہ اسم جمع ہے. کما فی القرآن: وَاجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرِجْلِكَ۔(بنی اسرائیل)

☆......☆......☆

وَقَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ اَوْ اُقِيْلَ لَهُ عِثَارٌ فَلَمَّا لَمْ يُسْعِفْ بِالْاِقَالَةِ وَلَا اَعْفٰى مِنَ الْمَقَالَةِ لَبَّيْتُ دَعْوَتَهٗ تَلْبِيَةَ الْمُطِيْعِ وَبَذَلْتُ فِيْ مُطَاوَعَتِهٖ جُهْدَ الْمُسْتَطِيْعِ.

ترجمہ:۔اور بہت زیادہ بولنے والا کم سلامت رہتا ہے یا درگذر کی گئی ہو اس کی لغزش، پس جب معافی نہ دی گئی (مجھ کو معاف نہ کیا) اور نہ درگذر کی اس نے گفتگو سے (بار بار کہنے سے) تو لبیک کہا میں نے اس کے پکار پر (یا ان کی دعوت پر لبیک کہا) فرمانبرداروں کی طرح اور خرچ کی میں اس کی اطاعت میں اپنی کوشش کو صاحب استطاعت کی طرح۔

(۱) قَلَّمَا: کے تعدد ما مصدر یہ یا ما کافہ ہے کہ "قل" فعل کے عمل روک رکھا ہے اور یہ "قِلَّةٌ" سے ماخوذ ہے جو "الکثرة" کی ضد ہے از ضرب۔اور قلما کے متعلق علماء کی دو رائے ہیں (۱) یہ کافہ ہے یہ مشہور قول ہے، مگر یہ ضعیف ہے اس لئے کہ ما کافہ حرف ہے، اور حرف فعل کے عمل کو باطل نہیں کرسکتا (۲) ما مصدر یہ ہے، یہ صحیح معلوم ہوتا ہے، قل بمعنی عدم جیسے: كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً۔(البقرہ)

(۲) سَلِمَ: صیغہ ماضی سلِمَ (س) سَلَامًا و سَلَامَةً مصدر ہے بمعنی سلامت رہنا۔کقوله تعالیٰ: سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ.

(۳) مِكْثَارٌ: بمعنی بسیار گو۔یہ کثرت سے مشتق ہے۔اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں از کرم و منه التكاثر کقوله تعالیٰ: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ. (سورۃ التکاثر) اَلْمُكَاثَرَةُ بمعنی فخر کرنا۔کما فی الحدیث: اِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ۔

(۴) اُقِيْلَ: بمعنی درگذر کرنا، کما یقال اقيل له اعثار . ای صفح عن عيبه. اقال يقيل اقالةً بمعنی معاف کرنا فسخ کرنا۔ کما فی الحدیث: مَنْ اَقَالَ نَادِمًا اَقَالَ اللّٰهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ.

(۵) عِثَارٌ: بمعنی لغزش و ذلت۔یقال عَثَرَ (ن،ض) عِثَارًا و عَثْرًا. اِذَا سَقَطَ. و عَثِرَ (س،ك) عُثُوْرًا. ای اطلع عليه

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر طلب کمافی القران: فَاِنْ عُثِرَ عَلٰی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا ۔(المائدہ)

(۶) لَمْ يُسْعِفْ: از باب افعال مصدر اِسْعَاف ہے بمعنی موافقت کرنا واعانت کرنا یا حاجت پوری کرنا۔ مرتحقیقہ

(۷) اِقَالَة: قول سے ماخوذ ہے بعض نے کہا ''قیل'' سے ہے اور اہل لغت اس کا مجرد قیل بتاتے ہیں اور صاحب صحاح نے اس کا مادہ (ق،ی،ل) کہا ہے یقال قاله البيع قيلا و اقالة. از افعال، مجرد ضرب۔

(۸) اُعفٰی: یہ اِعْفَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی معاف در گذر کرنا۔ عَفِی (ن) يَعْفُوْ عَفْوًا ہے بمعنی معاف کیا، ویقال عفاالله عنه۔ یعنی خدا نے اس سے درگزر فرمایا (گناہوں کو معاف کردیا) وفی التنزیل: عَفَا اللّٰہُ عَنْكَ.

(۹) اَلْمَقَالَة: از نصر اجوف واوی۔ یہ قول سے مشتق ہے، بمعنی کہنا۔ قدمرتحقیقہ۔

(۱۰) لَبَّيْتُ: اس کا مصدر ''تلبية'' ہے ای قلت له لبيك مثل هلل ای قوله لااله الاالله. في الحديث: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ۔

(۱۱) دَعْوَته: (بفتح الدال) بمعنی پکارنا از نصر اور اگر (بکسر الدال) ''دِعوة'' ہو تو بمعنی نسب ثابت کرنا۔ اور اگر (بضم الدال) ''دُعْوَة'' ہو تو بمعنی میدان جنگ میں بلانا۔ وفی القرانِ: اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ. (البقرہ)

(۱۲) اَلْمُطِيْع۔ اسم فاعل از افعال تابعداری کرنا۔ اور مجرد نصر وسمع سے طاعةً مصدر ہے، كقوله تعالىٰ: وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا۔

(۱۳) بَذَلْتُ۔ اس کا مصدر بَذْلٌ ہے بمعنی خوشی سے خرچ کرنا۔ یہ منع کی ضد ہے از نصر. كمافي حديث استسقاء: خَرَجَ مُتَبَذِّلًا وَمُتَخَشِّعًا۔

(۱۴) مُطَاوَعَتِهٖ: یہ باب مفاعلة کا مصدر ہے بمعنی موافقت کرنا اور کسی کے حکم کو ماننا، مجرد میں نصر سے، مرتحقیقہ۔

(۱۵) جُهْدٌ: (بضم الجيم)۔ بمعنی مشقت اور (بفتح الجيم) ہو تو بمعنی طاقت۔ ومنه الجهاد۔ از فتح جَهْدًا: محنت وکوشش کرنا. كقوله تعالىٰ: وَالَّذِيْنَ لَايَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ۔(التوبة)

(۱۶) اَلْمُسْتَطِيْع: یہ اسم فاعل از استفعال مصدر استطاعةٌ ہے بمعنی طاقت رکھنا۔ كقوله تعالىٰ: فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا (الكهف)

☆......☆......☆

وَاَنْشَأْتُ عَلٰى مَا اُعَانِيْهِ مِنْ قَرِيْحَةٍ جَامِدَةٍ وَفِطْنَةٍ خَامِدَةٍ وَرَوِيَّةٍ نَاضِبَةٍ وَهُمُوْمٍ نَاصِبَةٍ ''خَمْسِيْنَ مَقَامَةً تَحْتَوِيْ عَلٰى جِدِّ الْقَوْلِ وَهَزْلِهٖ وَرَقِيْقِ اللَّفْظِ وَجَزْلِهٖ.

ترجمہ:۔ اور لکھ دیا (شروع کیا) میں نے باوجودیکہ میں تکلیف اٹھارہا تھا اپنی بستہ طبیعت (جمی ہوئی طبیعت) سے اور بجھی ہوئی ذکاوت سے، اور خشک ہوجانیوالی فکر سے، اور رنجیدہ کرنے والے غموں کے باوجود، پچاس مقامے (لکھ دیئے میں نے) جو شامل ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

عمدہ اور دل لگی کی باتوں پر، جن میں باریک لفظ اور موٹے لفظ شامل ہیں (جس میں کلام شیریں فصیح الفاظ میں ہے)۔

(۱) اَنْشَأْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال اِنْشَاءٌ مصدر سے ہے، بمعنی پیدا کرنا، افعال سے اور مجرد فتح سے ہے بمعنی کاریگری اور کرم سے بھی آتا ہے بمعنی پیدا ہونا، ونیا ہونا۔

(۲) اُعَانِیْهِ: یہ مُعَانَاةٌ مصدر سے ہے از مفاعلہ بمعنی مشقت اٹھانا۔ اس کا مجرد عناء ہے از سمع ناقص یائی ہے، بمعنی مشقت میں پڑنا۔ عَنَا(ن) یَعْنُوْ عَنْوًا، ناقص واوی ہے اس کے معنی تابعدار ہونے کے ہیں، کمافی القران: وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ. ای خضعت وذلت۔

(۳) قَرِیْحَةٍ: یہ قرح مصدر سے ہے جس کے معنی زخم کے ہیں از سمع وفتح اور طبیعت کو قریحہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی بھی مختلف حالتیں ہوتی ہیں کبھی غم کبھی خوشی وغیرہ۔ اس کی جمع قرائح ہے، وفی التنزیل: اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْمَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ.

(۴) جَامِدَةٍ: یہ سیلان کی ضد ہے۔ بمعنی جمی ہوئی چیز. جَمَدَ(ن) جُمُوْدًا و جَمْدًا یعنی کسی چیز کا جمنا وٹھہرنا اور خشک ہونا، یقال جمدت یده یعنی وہ بخیل ہوا ومنه الجمادات لانهامنجمدة، جمود بمعنی بند ہو جانا، خشک ہونا، وفی القران: وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً۔ (النمل)

(۵) فِطْنَةٍ: بمعنی تیز فہمی یہ غباوت کی ضد ہے از نصر، و الجمعُ فِطَنٌ. فطین بمعنی زیرک چالاک سمجھدار، سمع اور کرم سے بھی آتا ہے۔

(٦) خَامِدَةٍ: از نصر وسمع یقال خمدت النار ای سکن لهبُهَا ولم یطفأجمرها. اس کا مصدر خُمُوْدٌ ہے جس کے معنی آگ کا شعلہ بجھنے کے ہیں، مگر اس طور کہ آگ باقی رہے۔ کمافی القران: فَاِذَاهُمْ خَامِدُوْنَ۔ (یٰس)

(۷) رَوِیَّةٌ۔ بمعنی فکر کرنا اور قوت متفکرہ اور اس کا مذکر "رَوِیٌّ" ہے اور جمع رَوَایَا ہے۔ اور رَوِیَ سمع سے بمعنی پیاس بجھنا، تروّی تفعل سے بمعنی غور کرنا سوچنا۔

(۸) نَاضِبَةٍ: نَضَبَ یَنْضُبُ (ن، ض) نُضُوْبًا. نَضْبٌ اس کا مصدر ہے بمعنی خشک ہونا پانی کا کم ہو کر گہرائی میں چلے جانا۔

(۹) هُمُوْمٌ: هَمٌّ کی جمع ہے، بمعنی ارادہ، وغم از نصر وقوله تعالیٰ: لَقَدْهَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا. هَمَّ(ض) یَهِمُّ وَهْمًا بمعنی تصور کرنا و خیال باندھنا۔ وَهِمَ یَوْهَمُ(س) وَهَمًا بمعنی غلطی کرنا بھول چوک ہونا۔

(۱۰) نَاصِبَةٌ: ۔صیغہ اسم فاعل نصبٌ مصدر سے ہے بمعنی غم ومشقت وتعب میں پڑنا۔ از سمع، کقوله تعالیٰ: وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍعَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ. وقوله تعالیٰ: فَاِذَافَرَغْتَ فَانْصَبْ. نَصْبٌ بمعنی بیماری، تھکان، نصب بمعنی بت مجسمہ، نَصَبَ(ض) یَنْصِبُ نَصْبًا، بمعنی قائم کرنا کھڑا کرنا۔

(۱۱) تَحْتَوِیْ: اس کا مصدر اِحْتِوَاءٌ ہے از افتعال بمعنی شامل ہونا اور جمع کرنا، از ثلاثی حَوٰی(ض) یَحْوِیْ بمعنی جمع کرنا، کقوله تعالیٰ: اَوِالْحَوَایَااَوْمَااخْتَلَطَ بِعَظْمٍ۔ (الانعام)

(۱۲) جِدّ: (بکسر الجیم) یہ مصدر ہے بمعنی حقیقت وسچ اور کوشش کرنا اور یہ ہزل کی ضد ہے از ضرب۔ کمافی الحدیث: ثلث

Maktaba Tul Ishaat.com

جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ. جَدَّ فِي الْاَمْرِ ای حققه تحقیق کی اور اہتمام کیا۔ جَدَّ یَجِدُّ (ن،ض) جَدًّا بمعنی قطع کرنا، کاٹنا۔

(۱۳) هَزَلِهٖ:۔ بمعنی مذاق اور یہ جِدٌّ کی ضد ہے از نصر ضرب۔ یقال هَزَلَ هَزْلاً بمعنی اس نے مذاق کیا یا اس نے بے ہودہ بات کی، وفي التنزيل: اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَمَاهُوَ بِالْهَزْلِ۔

(۱۴) رَقِيْقٌ: یہ غلیظ کی ضد ہے رقیق سے مراد باریک لفظ یعنی شریں کلام یا لفظ، یقال: رَقَّ (ض) یَرِقُّ رِقَّةً۔ یعنی اس پر رحم کیا۔ قَوْلُهٗ تَعَالٰی: وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَنْشُوْرٍ۔ (الطور)

(۱۵) اَللَّفْظُ: مصدر ہے یعنی وہ کلمہ جو بولا جائے۔ اس کی جمع الفاظ ہے" لَفْظَةٌ" ایک مرتبہ بولنا۔ اس کی جمع لَفَظَاتٌ ہے از ضرب جیسے: مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۔ (ق)

(۱۶) جَزْل: کے معنی موٹی لکڑی کے ہیں، جو رقیق کے خلاف ہے۔ جَزْلٌ کی جمع اَجْزَالٌ و جِزَالٌ ہے، یقال: جَزُلَ الشَّيْءُ جَزَالَةً ای عظم از کرم بمعنی کثرت سے ہونا، بہت ہونا۔

☆......☆......☆

وَغُرَرِ الْبَيَانِ وَدُرَرِهٖ وَمُلَحِ الْاَدَبِ وَنَوَادِرِهٖ اِلٰى مَاوَشَّحْتُهَا بِهٖ مِنَ الْاٰيَاتِ وَمَحَاسِنِ الْكِنَايَاتِ وَرَصَّعْتُهٗ فِيْهَامِنَ الْاَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ.

ترجمہ:۔ اور جس میں فصاحت بیان (روشن بیان) اور گوہر ہائے نایاب اور ادبی لطیفے (ادب کی نمکین باتیں شوخیاں) اور اس کے عجائبات سب کچھ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ مزین کر دیا میں نے اس کو (ان مقامات کو) آیات قرآنی سے اور بہترین کنایات سے، اور جڑ دیں میں نے (مرصع کیں) اس میں عربی مثالیں۔

(۱) غُرَرٌ: یہ غُرَّةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ سفیدی جو گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے۔ یقال غَرِرَ غَرَارَةً. ای صَارَشَرِيْفًا. از باب سمع۔ غَرَّةٌ دھوکہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، از نصر اور غُرَّةٌ، مہینہ کے پہلے تین روز کو کہتے ہیں۔ کمافی الحديث: غُرًّامُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِالْوُضُوْءِ.

(۲) اَلْبَيَانُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی جس کے ذریعہ کوئی شئے ظاہر کی جائے، نیز وہ کلام فصیح جس سے اظہار مافی الضمیر کیا جائے. قَوْلُهٗ تَعَالٰی: ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَابَيَانَهٗ.

(۳) دُرَرِهٖ: یہ دُرَّةٌ کی جمع ہے بمعنی بڑا موتی اس میں تاء وحدت کیلئے ہے، اور "دُرٌّ" اسم جنس ہے جس کا اطلاق قلیل و کثیر دونوں پر ہوتا ہے "در" از ضرب بمعنی بہنا، اور ادرار باب افعال سے بمعنی بہانا۔ در بمعنی دودھ یا بھلائی جیسے: وَلِلّٰهِ دُرُّالْقَائِلِ.

<u>دُرّ اور لولو میں فرق</u>: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان یوں فرق بیان کیا جاتا ہے کہ "دُرّ" اس موتی کو کہتے ہیں جو بڑا ہو، خواہ چمکدار ہو یا نہ ہو اور "لولو" اس موتی کو کہتے ہیں جو خوب چمکدار ہو، خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

(۴) مِلَحٌ: یہ ہے مُلْحَةٌ، کی جمع بمعنی نمکین مزیدار و ستھری بات۔ يقال الكلام المليح. مايستحسن ويستظرف از ضرب

Maktaba Tul Ishaat.com

ومَلُحَ ومَلَاحَةً ومُلُوْحَةً ازکرم بمعنی خوش منظر ہونا۔فتح سے بھی ہے۔وفی القران: وَهٰذَامِلْحٌ اُجَاجٌ. (الفاطر)

(۵)اَلْاَدَبُ: سے مراد''علم ادب'' ہے،ابتدأمیں اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

(۶)نَوَادِرُ. یہ جمع ہے،نَادِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی غرائب،کم یاب،نہایت فصیح۔نَدَرَ(ن)نَدْرًاونُدْرَةً ونُدُوْرًا.یقال ندر الشیء یعنی وہ قلیل الوجود ہے۔نَدُرَالْكَلَامُ،فصیح الکلام ازکرم۔واَنْدَرَ(افعال سے)ای أتی بنادرمن فعل اوقول۔(المنجد)

(۷)وَشَّحْتُهَا۔اس کا مصدراز تفعیل تَوْشِيْحٌ ہےاورتلوار کے نیام یہ وِشَاحٌ سے ماخوذ ہے،جس کے معنی مزین کرنے کے ہیں اور ہار کے معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے کیونکہ جس طرح ہارعورت کے لئے زینت ہے ایسے ہی تلوار مرد کے لئے زینت ہے۔

وُشَاحٌ بمعنی عورتوں کے پہننے کا زیور،گلوبند،ہار،والجمع وُشُحٌ،اَوْشِحَةٌ،وَشَائِحُ.

(۸)الآيَاتِ:یہ آیۃ کی جمع ہے،بمعنی نشانی وسُمِّيَتِ الآيَةُ آيَةً لانَّهَاعَـلَامَةٌ لِإنْقِطَاعٍ مِنْ كَلَامٍ وَآيَاتِ اللهِ عَجَائِبُهٗ وفي التنزيل:لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖ آيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ. اس کی جمع آی بھی آتی ہے اس میں واحد وجمع کا فرق صرف تاء سے ہےاور جو واحد جمع اور جمع واحد کا فرق صرف تاء سے ہواس کا اطلاق جمع قلت اور کثرت دونوں پر ہوتا ہے۔

(۹)مَـحَاسِنُ:یہ حسن کی جمع ہے علی خلاف قیاس ہے،بمعنی جمال وخوب صورتی ازنصروکرم۔اس کی جمع حِسَـانٌ و حُسَانٌ ہیں۔اور حَسَّانٌ صیغۂ مبالغہ ہے:كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى : وَوَصَّيْنَاالْإنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا.

(۱۰)اَلْـكِنَايَاتُ:یہ كِنَايَةٌ کی جمع ہےاور کنایہ بمعنی اشارہ،اصطلاح میں شئے معین کواس طریقہ پرادا کرنے کو کہتے ہیں کہ اس پرلفظ صراحۃً دلالت نہ کرے۔كَنَا(ن)يَكْنُوْاور كَـنَـا(ض)يَكْنِيْ كِنَايَةً.يقال كنى بالشيء عن كذا یعنی اس نے اس طرح سے ذکر کیااس کی مراد کچھ اور ہے۔

(۱۱)رَصَّعْتُـهٗ:ازتـفـعـيـل يقال رَصَّعَ الشَّيْءَ یعنی اس نے اندازہ سے لگایا جڑاؤ کرنااوراس کا مجرد فتح وسمع سے آتا ہے۔بمعنی موتیوں کوجڑنااوربعض کوبعض سے ملانا۔

(۱۲)اَلْاَمْثَالُ: یہ مِثْل کی جمع ہےضرب المثل قول مشہور کو کہتے ہیں اورمثال تین معنی میں مستعمل ہے(ا)تشبیہ کیلئے(ب)نفس الشیء وذاته (ج)زائدہ۔یہ واحد وجمع مذکرومؤنث سب کے ساتھ وصف کیا جاتا ہے،يـقـال:هـووهـي وهم وهن مثله .

كقوله تَعَالٰى:فَاِنْ آمَنُوْابِمِثْلِ مِاآمَنْتُمْ.

(۱۳)اَلْـعَرَبِيَّةُ: یہ عرب کی طرف منسوب ہےاس میں یاءتاءنسبت کی ہے اصل لفظ عَرِبٌ(بفتح الراء و کسرها) ہے،يقال عَرُبَ عَرْبًاوعُرُوْبَةً وعَرَابَةً.اَیْ تَكَلَّمَ بالعربيةِ ولم يكن.ازکرم. كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى:بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ ۔

☆......☆......☆

وَاللَّطَائِفِ الْاَدَبِيَّةِ وَالْاَحَـاجِي النَّحْوِيَّةِ وَالْفَتَاوٰى اللُّغَوِيَّةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَكَرَةِ وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْكِيَةِ وَالْاَضَاحِيْكِ الْمُلْهِيَةِ مِمَّااَمْلَيْتُ جَمِيْعَه.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور ادبی لطیفوں سے اور نحوی مغلق کلاموں سے اور لغوی فتاوی سے (لغوی مسئلے) اور نئے نئے رسالوں سے (نو ایجاد رسالے سے) اور مزین خطبوں سے اور رُلانے والے وعظوں سے اور ہنسانے والی وہ باتیں جو کھیل کود میں ڈالنے والی ہو۔ یہ سب کچھ لکھوایا میں نے۔

(۱) اَلْلَطَائِفُ: یہ جمع لطیفہ کی ہے، بمعنی عُجیب وعمدہ بات اور وہ نکتہ جس کے بیان سے نفس خوش ہو از نصر. یقال لَطَفَ لُطْفًا بمعنی اس نے نرمی کی۔ واللطیفۃ وھی الکلام الذی یکون فی غایۃ الحسن ۔اور کرم سے لَطَافَۃً مصدر ہے بمعنی باریک وچھوٹا ہونا، پاکیزہ ہونا۔ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی: وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ. (الانعام)

(۲) اَلْاَدَبِیَّۃُ. ۔ادب سے مراد "علم ادب" ہے ادب ضرب سے ادبا بمعنی دعوت کرنا، طعام ضیافت تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، ولیمہ کی دعوت دینا۔ ادب، تہذیب سلیقہ، شائستگی، قاعدہ، حسن عمل ۔جمع آداب، صفت ادیب، جمع اُدباء۔ اور تفعیل سے تأدیب بمعنی اصلاح کرنا، شائستہ بنانا۔ کمافی الحدیث: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ.

(۳) اَلْاَحَاجِیْ: یہ اُحْجِیَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی مغلق کلام جس کو چیستان کہتے ہیں۔ یہ حِجَاءٌ سے مشتق ہے جس کے معنی عقل کے ہیں والجمع اَحْجَاءُ، حَجَاءَ (بفتح الحاء) بمعنی کنارہ، (بکسر الحاء) بمعنی عقل حَجَا (ن) حَجْوًا بمعنی ٹھہرنا۔

(٤) اَلنَّحْوِیَّۃُ: یہ نحو کی طرف نسبت ہے، علم النحو ۔ھو اعراب الکلام العربی والمتکلم ینحو بہ منھاج کلامھم افرادا و ترکیبا۔ اس کا مجرد، نَحَا (ن) یَنْحُوْ نَحْوًا ہے۔ بمعنی قصد کرنا، نحو کی جمع نحویون، علم نحو والے اس کی جمع نُحَات آتی ہے۔

(۵) اَلْفَتَاوِیْ: ۔یہ فتویٰ کی جمع ہے، فتوی شریعت کے حکم کو کہتے ہیں۔ یہ فتاویٰ اصل میں "فتیٰ" سے مشتق ہے جس کے معنی ہے قوی جوان، کیونکہ مفتی اپنے قوی دلائل سے اس کے شبہ کو دور کرتا ہے۔ وفی التنزیل: یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللہُ یُفْتِیْکُمْ الخ ومنہ افتاء واستفتاء از افعال واستفعال.

(٦) اَللُّغَوِیَّۃُ: یہ لغت کی طرف نسبت ہے، اس میں یاء، تاء نسبت کی ہے اصل کلمہ، لغت ہے۔ لغت کے معنی ہیں: الاصوات التی یعربھا الناس عن اغراضھم. لغت کی اصل میں اختلاف ہے بعض لَغْوٌ سے مشتق، اور بعض لَغْیٌ سے کہتے ہیں لیکن اول صحیح ہے۔ کیونکہ جب اس میں یاء، تاء کی نسبت لگاتے ہیں، تو لغویۃ بالواو پڑھتے ہیں، بالیاء نہیں پڑھتے. لَغَا (ن) یَلْغُوْ لَغْوًا سے بمعنی کلام کرنا، لَغِیَ (س) یَلْغٰی لَغًی سے بمعنی گانا، آواز کرنا بالہجہ۔

(۷) اَلرَّسَائِلُ: یہ رسالہ کی جمع ہے بمعنی صحیفہ، ای ماصغر حجمہ و کبر نفعہ. اس کی جمع رسالات بھی آتی ہے، وفی التنزیل: لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسَالَاتِ رَبِّیْ. اِرْسَال مصدر افعال سے ہے، رَسِلَ (س) رَسَلًا بمعنی لٹکنا۔ اور "رسالہ" وہ کلام ہے جس میں کلام مرسل لکھا جائے۔

(۸) اَلْمُبْتَکَرَۃُ: یہ اِبْتِکَارٌ مصدر سے ہے بمعنی نئی ایجاد اس کا مجرد "بِکْرٌ" ہے جہاں (ب، ك، ر) ہوں گے، تو وہ جدید کے معنی ہوں گے، جیسے: بَاکُوْرَۃٌ بمعنی درخت کا نیا پھل۔ اور اسی سے "اَلْبُکْرَۃ" صبح کی نئی روشنی، اور اسی سے بَاکِرَۃ: دوشیزہ کے آتے ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

بَكَرَ(ن) يَبْكُرُ بُكُوْرًا بمعنی متقدم ہونا، مذکر و مؤنث دونوں مستعمل ہے. قَالَ تَعَالٰى: يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ. (البقرة)

(۹) اَلْخُطَبُ: یہ خُطْبَةٌ (بالضم) کی جمع ہے ای مَايُقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ. خُطُبَاتٌ جمع ہے خطبة کی۔ خِطْبَةٌ (بالکسر) بمعنی عورت کے پاس نکاح کا پیغام پہنچانا۔ جمع اس کی خِطَبٌ ہے، ومنه الخطيب والجمع خُطَبَاءُ از نصر مصادر خُطْبَةٌ و خَطْبًا و خَطَابَةً ہیں بمعنی وعظ کہنا۔ قَالَ تَعَالٰى: فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ. (الحجر)

(۱۰) اَلْمُحَبَّرَةُ: یہ تَحْبِيْرٌ سے ہے بمعنی تزئین و پاکیزہ۔ اس کا مجرد حِبْرٌ ہے بمعنی زینت، منقش چادر، از نصر اور حِبْرٌ بمعنی عالم صالح، سردار دین، جمع اَحْبَارٌ و حُبُوْرٌ. قَالَ تَعَالٰى: اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ. (التوبة)

(۱۱) اَلْمَوَاعِظُ: یہ موعظة کی جمع ہے بمعنی نصیحت کما في التنزيل: فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَّبِّهِ. وَعَظَ (ض) يَعِظُ وَعْظًا وَعِظَةً. وعظ کے اصلی معنی جس سے دل نرم ہو، جیسے: يَعِظُكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ.

(۱۲) اَلْمُبْكِيَةُ: اس کا مصدر اِبْكَاءٌ از افعال بمعنی رولا دینا اس کا مجرد بَكَى (ض) يَبْكِيْ بُكَاءً جب آنسو نکلے کسی پریشانی سے۔ وفي التنزيل: فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ. بَاكٍ جمع بُكَاءٍ. وَالْبَاكِيَةُ جمعها بَاكِيَاتٌ وبَوَاكٍ.

(۱۳) اَلْاَضَاحِيْكُ: یہ اُضْحُوْكَةٌ کی جمع ہے جس کے معنی بہت ہنسانے والے کے ہیں۔ ضَحِكَ (س) يَضْحَكُ ضَحْكًا ۔ یہ بُکاءٌ کی ضد ہے۔ وفي القران: وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ.

(۱۴) اَلْمُلْهِيَةُ: ۔اس کا مصدر اِلْهَاءٌ از افعال بمعنی خوشی میں ڈالنا و بخشش کرنا۔ اس کا مجرد لَهْوٌ ہے از نصر بمعنی لہو و لعب میں مشغول ہونا، کھیلنا۔ کما في القران: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ. اور سمع سے بمعنی بےغم ہونا۔ لَهِيَ يَلْهٰى لَهْيًا.

(۱۵) اَمْلَيْتُ: یہ مصدر اِمْلَاءٌ سے ہے۔ جس کے معنی لکھوانے کے ہیں، اس کی جمع اَمَالِيْ و اَمَالٍ ہیں۔ مَلَأَ فتح سے بھرنا، بھر دینا افعال سے لکھوانا. قَوْلُهُ تَعَالٰى: وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ.

(۱۶) جَمِيْعُهُ: اس کے معنی تمام و اجتماع و آدمیوں کی جماعت کے بھی ہیں۔ یہ محض تاکید کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے، یقال: جاؤه جمعهم ومنه في التنزيل: يَوْمَ الْجَمْعِ لَارَيْبَ فِيْهِ" اور فتح سے آتا ہے جَمْعٌ مصدر ہے بمعنی اکٹھا ہونا، جمع ہونا و الجمع، جُمُوْع۔

☆......☆......☆

عَلٰى لِسَانِ اَبِيْ زَيْدِ السَّرُوْجِيِّ وَاَسْنَدْتُ رِوَايَتَهُ اِلَى الْحَارِثِ بْنِ هَمَّامِ الْبَصْرِيِّ وَمَاقَصَدْتُ بِالْاِحْمَاضِ فِيْهِ اِلَّا تَنْشِيْطَ قَارِئِيْهِ وَتَكْثِيْرَ سَوَادِ طَالِبِيْهِ وَلَمْ اُوْدِعْهُ مِنَ الْاَشْعَارِ الْاَجْنَبِيَّةِ.

ترجمہ:۔ ابوزید سروجی کی زبان پر، اور منسوب کیا میں نے اس کی روایت کو حارث بن ہمام بصری کی طرف، اور نہیں قصد کیا میں نے اس کلام میں تبدیلی سے (انتقال سے) مگر اس کے پڑھنے والوں کو خوش کرنا، اور اس کے طالبین کی جماعت کو بڑھانا ہے۔ اور نہیں ودیعت رکھی میں نے (نہیں لکھا) اس میں کسی دوسرے کا شعر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) لِسَانٌ: بمعنی زبان۔ والجمع اَلْسِنَةٌ ولُسُنٌ. قد مر تحقیقه۔

(۲) اَبُوْزَیْدالسُّرُوْجِیْ: ۔سروج میں، یائے نسبتی لگادی گئی ہے، یعنی سروج کا رہنے والا۔ یہ ایک شہر ہے، جو "حَوَّان" کے قریب واقع ہے جو دیار مصر میں ایک شہر کا نام ہے، جس کو عربوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح کیا تھا بعض حضرات کا کہنا ہے کہ "حرامان" کے قریب واقع ہے۔

(۳) اَسْنَدْتُ: اس کا مصدر اسناد ہے از افعال اس کے معنی نسبت کرنا اور تکیہ لگانے کے ہیں یُقَالُ اَسْنَدَالْحَدِیْثَ اِذَارَفَعَ۔

(۴) رِوَایَةً: روی (ض) یروی روایة بمعنی روایت کرنا، تحقیق گذر چکی ہے۔

(۵) اَلْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: حارث سے مراد "خود مصنف رحمہ اللہ" ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کُلُّکُمْ حَارِثٌ وَکُلُّکُمْ هَمَّامٌ۔ حرث باب نصر سے بمعنی کھیتی کرنا اور بمعنی کاسب اور هَمَّامٌ بمعنی کثیر الاهتمام.

(۶) وَمَاقَصَدْتُ: ۔اس کا مصدر قَصْدٌ ہے ضرب سے بمعنی ارادہ کرنا، متوجہ ہونا۔ یہ افراط کی ضد کے معنی میں بھی آتا ہے، بمعنی میانہ روی، کمافی التنزیل: وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ. وفی الحدیث: القصدنصف المعیشة.

(۷) بِالْاِحْمَاضِ: اس کے معنی انتقال من اسلوب الی اسلوب آخر کے معنی میں آتے ہیں، اِحْمَاضٌ مصدر ہے از افعال اور مانوس باتوں کا تذکرہ ہونا مجرد اس کا نصر سے ہے یا واقعی باتوں سے ہزلیات کی طرف منتقل ہونا۔

(۸) تَنْشِیْط: مصدر، از تفعیل ہے بمعنی خوش کرنا اس کا مجرد نَشَاطٌ ہے از سمع جس کے معنی اونٹ کی باگ، نکیل دینے اور چھوڑ دینے کے آتے ہیں، یہ کسل کی ضد ہے بمعنی خوشی اور از ضرب بمعنی نکل جانے کے ہیں یقال نَشَطَ (ض) یَنْشِطُ ای خرج من بلدالی بلد وفی التنزیل: وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا. ای النجوم تَنْشِطُ من برج الی برج.

(۹) قَارِئِیْهِ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے، اس کی جمع قَارِئُوْنَ آتی ہے۔ قَارِی کی جمع قَرَأَةٌ آتی ہے، جیسے کافر کی جمع کَفَرَةٌ ہے. قرأ (بالفتح) جس کے معنی حیض وطہر کے آتے ہیں۔ یہ من الاضداد ہے، اس کی جمع اَقْرَاء ہے. کقوله تعالیٰ: ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ.

(۱۰) تَکْثِیْرَ: مصدر از تفعیل، اس کا مجرد کرم سے آتا ہے، کمافی التنزیل: اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ. تکثیر، کمیت اور عدد کے اعتبار ہوتا ہے اور تعظیم کیفیت اور وصف کے اعتبار سے ہوتا ہے اور تعظیم کے مقابل میں تحقیر ہے اور تکثیر کے مقابل تقلیل ہے۔

(۱۱) سَوَادٌ: بمعنی سیاہی، جسم وشخص اور عوام آدمی اور جماعت کثیر کے معنی کے لئے مستعمل ہے یقال: سَوَادُالنَّاسِ یعنی عوام۔

(۱۲) طَالِبِیْهِ: اسم فاعل کا صیغہ ہے از نصر طالب کی جمع طُلَبَةٌ وطُلَّابٌ اور طَلَبٌ وطَالِبُوْن اور طُلَبَاءُ آتی ہیں بمعنی طلب کرنے والا۔

(۱۳) لَمْ اُوْدِعْهُ: یہ اِیْدَاعٌ سے ہے اور وَدِیْعَةٌ سے ماخوذ ہے یقال اودعه مالا ای دفعه الیه لیکون ودیعةعنده اور یہ لفظ من الاضداد ہے۔ اور اسی سے تَوْدِیْعٌ آتا ہے جس کے معنی رخصت کرنے کے ہیں۔ کمافی الفرقان: مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلٰی. اس کا مجرد وَدَعٌ (ف، ض) یَدَعُ وَدْعًا. آتا ہے جس کے معنی چھوڑنے کے ہیں۔

(۱۴) اَلْاَشْعَار: یہ شعر کی جمع ہے، شعروہ کلام ہے جس میں وزن اور قافیہ کا لحاظ ہو۔ اس کی جمع اشعار، صفت شاعر، جمع شُعَرَاءُ کما

Maktaba Tul Ishaat.com

فی القرآن: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ اس کا مجرد نصر سے آتا ہے اور اشعار کے معنی خبر دینے اور بتلانے کے بھی آتے ہیں۔

(۱۵) اَلْاَجْنَبِيَّةُ: اَجْنَبِیْ میں یاء مبالغہ کے لئے ہے یعنی بہت نیا، یہ جَنَبَ (ن) یَجْنُبُ جَنْبًا سے آتا ہے، یقال جنب الرجل ای نَحَّاهُ یعنی اس کو دور کیا. ومنه الاجتناب اور اَجْنَبٌ کے معنی بیگانہ کے ہیں اس کی جمع اَجَانِب ہے. کما فی القرآن: وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامِ.

☆......☆......☆

اِلَّا بَيْتَيْنِ فَذَّيْنِ اَسَّسْتُ عَلَيْهِمَا بِنْيَةَ الْمَقَامَةِ الْحُلْوَانِيَّةِ وَآخَرَيْنِ تَوْأَمَيْنِ ضَمَّنْتُهُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَةِ الْكَرْجِيَّةِ وَمَاعَدَا ذٰلِكَ فَخَاطِرِیْ اَبُوْ عُذْرِهِ.

ترجمہ:۔ سوائے دو متفرق شعروں کے (جو جدا جدا ہیں) بنیاد رکھی میں نے ان دو شعروں پر مقامہ حلوانیہ کی (دوسرے مقامہ کی) اور وہ دو شعر جو جڑواں ہیں (متصل ہیں) جن کو مقامہ کرجیہ کے ختم پر لایا ہوں (پچیسویں مقامہ کے اختتام پر) اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے میرا ذہن اس کا موجد ہے (یا میرا دل پہل کرنے والا ہے)

(۱) بَيْتَيْنِ: . یہ تثنیہ ہے بیت کا، اس کی جمع اَبْيَاتٌ و بُيُوْتٌ آتی ہیں، دم تحقیقہ۔

(۲) فَذَّيْنِ: یہ "فَذٌّ" بالدال صحیح ہے، بمعنی منفرد و تنہاء۔ فَذٌّ کے معنی فرد کے ہیں فَذٌّ کے معنی شَذٌّ کے بھی ہیں از نصر اس کی جمع اَفْذَاذٌ و فُذُوْذٌ آتی ہیں، وفی الحدیث: هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ ای المنفردة فی معناها۔ (افاضات، ص: ۳٤)

(۳) اَسَّسْتُ: جس کے معنی بنیاد رکھنے کے ہیں از تفعیل تَاسِيْسٌ مصدر سے ہے اس کا مجرد نصر سے اساس ہے جس کے معنی بنیاد کے ہیں اس کی جمع اُساس ہے۔ اساس، بناء اور بنیۃ میں فرق: ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ بنیۃ تو مطلق نیچے کی عمارت کو کہتے ہیں اور اساس، وہ بنیاد ہے جو زمین میں مدفون ہو۔ لیکن ایک اور جگہ صاحب افاضات خود لکھتے ہیں کہ بناء اور بنیۃ کا اطلاق تو ہر سافل پر عالی کی نسبت سے کیا جاتا ہے اور اساس کا اطلاق اس بنیاد پر ہوتا ہے جو زمین میں مدفون کردی جائے اور بنیان کا اطلاق اصل اور پوری دیوار پر ہوتا ہے اور بناء کا اطلاق خاص دیوار پر کیا جاتا ہے۔ (افاضات، ص ۳٤ ج ۱)

(۴) بِنْيَةٌ: ۔ وہ چیز جو بنائی جائے۔ اس کی جمع بِنیٰ و بُنیٰ ہے۔ یقال فلان صحیح البنية. ای الفطرة. وبنية الكلمة، یعنی صیغہ اور مادہ جس پر بنا کی جائے، بَنیٰ (ض) یَبْنِیْ بِنَاءً، بِنَاءَةً، بُنْيًا و بُنْيَانًا بمعنی جب کہ وہ تعمیر کرائے اور بناء ہدم کی ضد ہے۔

(۶) اَلْحُلْوَانِيَّةُ: یہ "حُلْوان" شہر کی طرف نسبت ہے جو ایک شہر کا نام ہے، حلوان نام کے مختلف شہروں کا نام ہے، ایک "حلوان" مصر میں نیل کے کنارے پر واقع خوبصورت بستی کا نام ہے، (۲) نیشاپور میں بھی ایک چھوٹا سا شہر اس نام کا ہے؛ لیکن سب سے زیادہ مشہور وہ "حلوان" عراق میں واقع ہے جسے حلوان بن علی نامی شخص نے بسایا تھا، جو بغداد سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور مقامہ حلوانیہ دوسرا مقامہ ہے۔ (الكمالات الوحيدية، تفهيمات، افاضات)

(۷) آخَرَيْنِ: یہ آخر کا تثنیہ ہے جو اول و متقدم کی ضد ہے، جمع آخرون ہے اس کا مؤنث اُخریٰ ہے اس کی جمع اُخَرُ و اُخْرَيَاتٌ ہیں، وفی

Maktaba Tul Ishaat.com

التنزیل: فَاٰخَرَانِ یَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا ۔(المائدہ)

(۸) تَوَامِیْن: جڑواں بچے؛ اس کی جمع تَوَائِم. یقال: اتامتِ المرأۃ جب کے عورت دو بچے جنے۔

(۹) ضَمَّنْتُهُمَا: یہ از تفعیل ہے بمعنی ای جعلتها متضمنا ۔اس کا مصدر تضمین ہے مجرد ضَمِنَ (س) ضَمْنًا و ضِمَانًا یعنی وہ اس کا کفیل ہوا۔ تضمین اصطلاح شعراء میں دوسرے شاعر کے شعر کو اپنے اشعار میں شامل کرنا۔

(۱۰) خَوَاتِیْم: یہ خاتمة کی جمع ہے بمعنی آخر از ضرب، اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

(۱۱) الْکُرْجِیَّةُ: یہ کرج کی طرف منسوب ہے، جو ایک شہر کا نام ہے، کرج قرم۔ جزیرہ نما میں ایک قلعہ بند شہر ہے، جو یونانی اور رومانی تہذیب کا مشہور مقام رہا ہے۔ رومیوں نے ترکوں سے چھین لیا تھا۔(تفہیمات،افاضات)

(۱۲) مَاعَدَا، ای ماسوی یعنی جو اس کے علاوہ، وہ دو شعر ابن سکرہ کے ہیں۔(تفہیمات)

(۱۳) فَخَاطِرِیْ: خَاطِرٌ. وہ چیز ہے جو دل میں کسی اور یا کسی تدبیر کے لئے خطرہ پیدا ہو اس کی جمع خَوَاطِرُ ہے از ضرب و نصر خُطُوْرًا مصدر ہے۔

(۱۴) اَبُوْعُذْرِہٖ: مراد اس کی پہلا کاری گر و موجد۔ یقال ھو ابو عذر ھذا الکلام. ویقال فلان ابو عذرھا یعنی وہ سب سے پہلا خاوند ہے، یہ ماخوذ ہے عُذْرَۃٌ سے بمعنی شئے نجس اور اسی سے قلفہ صبی کا نام عذرہ رکھا اور بکارت کے چمڑہ کو بھی عذرہ کہتے ہیں قلفہ کے چمڑے کے ساتھ بکارت کو تشبیہ دے کر کہا جاتا ہے عَذَرْتُهَا۔ میں نے اس کی بکارت زائل کی از ضرب و نصر۔(افاضات)

☆......☆......☆

وَمُقْتَضِبُ حُلْوِہٖ وَمُرِّہٖ وَهٰذَا مَعَ اِعْتِرَافِیْ بِاَنَّ الْبَدِیْعَ "رَحِمَهُ اللّٰهُ" سَبَّاقُ غَایَاتٍ وَصَاحِبُ اٰیَاتٍ وَاَنَّ الْمُتَصَدِّیَ بَعْدَہٗ. لِاِنْشَاءِ مَقَامَةٍ وَلَوْ اُوْتِیَ بَلَاغَةَ قُدَامَةَ لَایَغْتَرِفُ.

ترجمہ:۔اور کاٹنے والا ہے اس کی شیرینی کو اور تلخی کو یعنی کھٹے میٹھے کی بدیہ گو خود میری زبان ہے اور یہ سب کچھ میرے اعتراف کے باوجود ہے (مجھ کو معلوم ہے) کہ علامہ بدیع رحمہ اللہ (علمی گھڑ دوڑ میں) یا علمی میدانوں کی انتہاء میں علامہ بدیع رحمۃ اللہ سب سے آگے پہنچنے والے ہیں اور (فصاحت و بلاغت میں) صاحب علامت ہیں (تمغہ یافتہ ہیں) اور اس بات کا بھی مجھے اقرار ہے کہ علامہ بدیع رحمہ اللہ کے بعد جو شخص بھی مقامہ لکھنے کی جرأت کرے گا۔ اگر چہ وہ قدامہ جیسی بلاغت ہی کیوں نہ رکھتا ہو (قدامہ جیسی بلاغت کا مالک ہی کیوں نہ ہو) تو وہ نہیں چلو بھریگا۔

(۱) مُقْتَضِبٌ: یہ اِقْتِضَابٌ مصدر سے از افتعال یقال اقتضب الکلام یعنی اس نے فی البدیہ کلام کہا، مجرد از ضرب و منه اَلْقَضِیْبُ بمعنی کٹی ہوئی ٹہنی۔ جمع قُضْبَانٌ و قِضْبَانٌ ہیں، انقضاب انفعال سے بمعنی منقطع ہونا، اپنی جگہ سے منتقل ہونا. قوله تعالٰی: فَاَنْبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۔(العبس)

(۲) حُلْوٌ: یہ مُرٌّ کی نقیض ہے بمعنی میٹھا، پاکیزہ، وخوشنما ہونا۔ حلا (ن،ك) یَحْلُوْ حُلُوًّا ، واز سمع حَلِیَ یَحْلٰی حَلَاوَةً

Maktaba Tul Ishaat.com

حُلوًانًا و حُلوًّا بمعنی میٹھا ہونا و پاکیزہ ہونا۔

(۳) مُرٌّ: یہ حلو کی ضد ہے بمعنی کڑوا، تلخ ہونا، مَرَّ (ن،س) یَمُرُّ مُرًّا و مِرَارَةً کے معنی کڑوا ہونے کے ہیں۔ کقوله تعالیٰ: بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ.

(۴) اِعْتِرَافِي: یہ اعتراف افتعال کا مصدر ہے بمعنی اقرار کرنا۔ مجرد ضرب سے آتا ہے، عَرَفَ (ض) عَرْفًا و عِرْفَانًا مصدر سے بمعنی پہچاننا. کقوله تعالیٰ: فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِاَصْحَابِ السَّعِيْرِ. (الملک)

(۵) اَلْبَدِيْعُ: اس سے بدیع الزمان ہمدانی مراد ہیں. بَدَعَ (ف) يَبْدَعُ بَدْعًا و ابْتِدَعًا بمعنی ایجاد کرنا، گھڑنا، نئی بات پیدا کرنا، اختراع کرنا، بدیع بمعنی رجیب، عمدہ، موجد، خالق، بَدُعَ بَدَاعَةً کرم سے بمعنی باکمال ہونا، انوکھا ہونا۔ وفی التنزیل: بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (الاعراف)

(۶) سَبَّاقٌ: بمعنی آگے سبقت کرنے والا، سَبَقَ (ن،ض) سَبْقًا بمعنی وہ آگے نکل گیا۔ اور اسی سے سابق ہے اس کی جمع سابقون وسُبَّاقٌ ہے، قَوْلُه تعالیٰ: وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكُمْ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ۔ (ھود)

(۷) غَايَاتٌ: یہ غَايَةٌ کی جمع ہے بمعنی انتہاء، نشان، غرض، مطلب اور جھنڈا۔ یہاں مطلب جو تیز دوڑنے کے میدان میں گاڑ دیا جاتا ہے۔ اس کی جمع غَایٌ بھی آتی ہے۔

(۸) صاحب: جمع اصحاب۔ از سمع بمعنی ساتھی بننا. كَقَوْلِهٖ تعالیٰ: وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ۔ (التکویر) مرتحقیقه۔

(۹) آیات: یہ آیَةٌ کی جمع ہے بمعنی نشانی۔ وفی التنزیل: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٌ. مرتحقیقه.

(۱۰) اَلْمُتَصَدِّيْ: اسم فاعل، مصدر تَصَدِّيْ ہے از تفعل بمعنی درپے ہونا۔ المتصدی بمعنی پیش آنے والا، مجرد سمع و نصر سے۔ كَقَوْلِهٖ تعالیٰ: اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى.

(۱۱) اَنْشَاءُ: مصدر از افعال بمعنی پیدا کرنا مجرد کرم پیدا ہونا فتح سے بمعنی صنعت وکاری گری۔ یقال: نشاء نشاء ونشوء ونشائة۔ بمعنی پیدا ہونا، نیا ہونا، کمافی القرآن: وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۔ اور کرم سے، نَشَاْةً مصدر ہے بمعنی تصنیف کرنا اختراع و ایجاد کرنا۔ قدمر تحقیقه۔

(۱۲) مَقَامَةٌ: اس کی جمع مقامات بمعنی بیٹھنے کی جگہ مجلس۔ از نصر کھڑا ہونا، مرتحقیقہ۔

(۱۳) اُوْتِيَ: اس کا مصدر اِتْيَانٌ ہے از ضرب بمعنی آنا، جانا، جو آسانی سے ہو، باب افعال سے اِيْتَاءٌ بمعنی ادا کرنا، دینا۔ "اِتْيَانٌ" خاص ہے اور "مجیٔ" عام ہے۔

(۱۴) بَلَاغَةٌ: کے معنی فصاحت کے ہیں۔ یقال رجل بلیغ ای فصیح جمع بُلَغَاءُ اور بلیغ کو اس لئے بلیغ کہتے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے، یہ کرم سے ہے اور نصر سے بَلَغَ بَلِيْغًا اس کے معنی پہنچنے کے آتے ہیں، کمافی التنزیل: هٰذَا بَلَاغٌ مُّبِيْنٌ. افعال ابلاغ بمعنی پہنچانا. ومنه التبلیغ.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۵) قُدَامَةُ: اس کا نام ''ابوالولید جعفر'' ہے یہ غایت درجہ کا فصیح و بلیغ تھا اس کی ایک کتاب بھی ہے اس کا نام ''سِرُّ البلاغة'' ہے یہ فن بلاغت میں ضرب المثل ہے۔

(۱۶) لَایَغْتَرِفُ: ۔ یہ اغتراف مصدر سے ہے۔ افتعال سے بمعنی چلو بھرنا اور ہاتھ میں پانی لینا از افتعال اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی چلو سے پانی لینا مصدر غَرْفًا ہے۔ کمافی التنزیل: اِلَّامَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۔(البقرہ) غُرْفَةٌ سے ماخوذ ہے۔

☆......☆......☆

اِلَّامِنْ فُضَالَتِهٖ وَلَایَسْرِیْ ذٰلِكَ الْمَسْرٰی اِلَّابِدَلَالَتِهٖ وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ. (نظم)

فَلَوْقَبْلَ مَبْكَاهَا بَكَيْتُ صَبَابَةً　　بِسُعْدٰى شَفَيْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ

ترجمۂ متن: مگر اس کے بچے ہوئے (پانی) سے۔ اور نہیں چلے گا اس (اندھیرے) راستہ میں مگر اس کی راہنمائی سے۔ اور اللہ اس کہنے والے کا بھلا کرے کیا خوب کہا ہے یا (اللہ ہی کے لئے ہے بھلائی کہنے والے کی)۔

(ترجمۂ شعر: ''پس اگر روتا میں، اس کے رونے سے پہلے (کبوتری سے پہلے) بوجہ عشق و محبت ہونے سعدیٰ سے۔ تو شفا دیتا، میں اپنے نفس کو شرمندہ ہونے سے پہلے''۔

(۱) فُضَالَتِهٖ: (بضم الفاء) بمعنی بچا ہوا پانی، از نصر و سمع و امافضل یفضل وهو شاذ لایستعمل. قوله تعالیٰ: فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً، وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۔(الحجرات)۔

(۲) لَایَسْرِیْ: سیر کرنا، چلنا۔ یقال سَرٰی (ض) یَسْرِیْ سُرًى، مَسْرًى و سُرْيَانًا و سُرًى و سُرَايَةً بمعنی رات کو چلنا اس کی جمع سُرَاةٌ ہے وابن السر ۔ یعنی رات کا مسافر سَارِيَةٌ جو مؤنث اَلسَّارِیْ کی ہے بمعنی وہ جماعت ہے جو رات کے وقت سفر کرے اور سری کے معنی عام طور پر رات کو چلنے کے معنی میں آتے ہیں، کمافی التنزیل: سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لیلا. (بنی اسرائیل)

(۳) اَلْمَسْرٰی: صیغہ اسم ظرف یا مصدر میمی ہے. قدمر تحقیقه آنفا.

(۴) بِدَلَالَتِهٖ: دَلَّ نصر سے دَلَالَةٌ مصدر ہے بمعنی بتانا، رہنمائی کرنا۔ ضرب سے بمعنی ناز و نخرہ کرنا، یا دکھانا۔ دَلَالًا و دَلًّا مصدر ہے، کقوله تعالیٰ: هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ.

(۵) دُرُّ الْقَائِلِ: دراصل میں دودھ کو کہتے ہیں اور دودھ چونکہ اہل عرب بلکہ ہر ایک کے نزدیک عزیز ہوتا ہے اور راب خیر کثیر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس سے اوصاف حسنہ مراد ہوتے ہیں اسی موقع پر چار الفاظ بولے جاتے ہیں (۱) للہ ھو (۲) للہ (۳) در القائل للہ (۴) درہ لافُضَّ فُوہٗ. لافُضَّ فوہ. یہ لفظ کلام کے حسن پر دلالت کرنے کیلئے بولا جاتا ہے اور اس کے معنی یہ ہے کہ اس کا منہ بند نہ کیا جائے اور للہ در القائل۔ اگر مضاف الیہ کی طرف دیکھا جائے تو فقط قول ہی پر دلالت کرنا چاہیے۔ لیکن اس سے قطع نظر کی جائے تو یہ جمیع اوصاف کے حسن پر دلالت کیلئے مستعمل ہے اور للہ ہو یہ اوصاف اور ذات دونوں کے حسن پر دلالت کرتا ہے۔

(۶) فَلَوْقَبْلَ: یہ لَوْ، بَكَتْ پر داخل ہے جو کہ بعد میں مذکور ہے اور قبل ظرف مقدم ہے یہ ''بکت'' فعل کے متعلق ہے ضرورت شعری کی وجہ سے

Maktaba Tul Ishaat.com

نہ حصر کی وجہ سے۔قبل کے معنی پہلے کے ہیں جو بعد کی نقیض ہے اور یہ ظرف زمان ہے معرب ہے جیسے: لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ.

(۷)مَبْكَاهَا: یہ مصدر میمی ہے بمعنی رونے کی جگہ۔ بَكَى (ض) يَبْكِي بُكَاءً ۔اس سے بَكَيْتُ واحد متکلم کا صیغہ ہے، جیسے: فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا.

(۸)صَبَابَةٌ: عشق، محبت، شوق۔ از سمع یقال: صب اليه وہ اس پر عاشق ہوا۔ یقال صَبَّ (س) يَصَبُّ صَبَابَةً. یعنی وہ اس پر عاشق ہوا۔

(۹)بِسُعْدٰى: یہ معشوقہ کا نام ہے، جو شاعر کی معشوقہ تھی۔

(۱۰)شَفَيْتُ: شِفَاءٌ مصدر سے بمعنی شفاء دینا از ضرب اشتفاء از افتعال بمعنی شفا پانا یا شفاء حاصل کرنا۔ ومنه الشافي یعنی شفاء دینے والا، والجمع اشفيه و اشاف۔ کقوله تعالٰی: وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ.

(۱۱)اَلنَّفْسُ: اس میں الف لام عوض مضاف الیہ کے ہے یعنی نفسی اور نفس کی جمع انفس ونفوس آتی ہیں، وفي التنزيل: اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ۔ (الزمر)

(۱۲)قَبْلَ: بمعنی پہلے جو بعد کی ضد ہے اور یہ ظرف زمان ہے اور معرب ہے۔ تصغیر قبیل ہے اس کا مضاف الیہ کبھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس حالت میں بناء على الضم اور اعراب دونوں صورتیں جائز ہے خواہ تنوین لائیں یا نہ لائیں جیسے: مات الخليفة ومات الوزير قبل ومن قبل وقبلا ومن قبل. كمافي القران: لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ.

(۱۳)اَلتَّنَدُّمُ: یہ ندامت سے مشتق ہے بمعنی بہت زیادہ پشمان ہونا۔ اس میں الف لام عوض میں مضاف الیہ کے ہے یعنی تندمی۔ اور ندامت بمعنی شرمندہ ہونا کیونکہ زیادتی الفاظ زیادتی معنی پر دلالت کرتی ہے. کقوله تعالٰی: وَاَسَرُّ النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ.

☆......☆......☆

وَلٰكِنْ بَكَتْ قَبْلِيْ فَهَيَّجَ لِيَ الْبُكَا بُكَاهَا فَقُلْتُ الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ

وَاَرْجُوْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْهَذَرِ الَّذِيْ اَوْرَدْتُهُ وَالْمَوْرِدِ الَّذِيْ تَوَرَّدْتُهُ.

ترجمہ: شعر (۲) لیکن وہ کبوتری روئی، میرے رونے سے پہلے، پس بھڑکا دیا (برانگیختہ کر دیا) میرے رونے کو اس کے رونے نے۔ پس میں نے برجستہ کہا (فورا) کہا کہ فضیلت تو متقدمین کیلئے ہے۔" اور میں امید کرتا ہوں کہ نہ ہونگا میں اس بے ہودہ گوئی میں جس میں پڑ چکا ہوں (یا اختیار کر چکا ہوں) اور اس گھاٹ جس میں میں اُتر چکا ہوں۔"

(۱)بَكَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی از ضرب بُكَاءٌ مصدر ہے بمعنی رونا اور افعال سے اِبْكَاءٌ مصدر ہے بمعنی رُلانا۔ قوله تعالٰی: فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَ الْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ۔ (الدخان) مر تحقيقه۔

(۲)قَبْلِيْ: یہاں قبل کا مضاف الیہ یا مضاف محذوف ہے ای قبل بكائی ۔اور قبل ظرف زمان ہے اس کی تصغیر قبیل آتی ہے، جیسے: وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) فَهَیَّجَ: هَیَّجَ تَهْیِیْجًا. بمعنی بھڑکانا از تفعیل اس کا مجرد از ضرب ہے بمعنی ہلنا و برانگیختہ ہونا اور مجرد لازمی بھی آتا ہے. هَاجَ (ض) یَهِیْجُ هَیْجًا و هَیَجَانًا و هِیَاجًا مصادر ہیں۔ اور مجرد و مزید دونوں سے بھڑکانے کے معنی میں ہیں۔ لیکن مزید میں زیادہ بھڑکانا (مبالغہ) ہے: ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا. (الزمر)

(۴) اَلْبُکَاءَ: مصدر ہے بمعنی رونا، اول مفعول ہے اور ثانی "بُکَاهَا" فاعل ہے جو دوسرا ہے اور "بُکَاهَا" میں "ها" ضمیر معشوقہ کی طرف راجع ہے۔

(۵) فَقُلْتُ: قَوْلٌ مصدر سے بمعنی کہنا از نصر۔ اگر قیل ہو تو ضرب سے بھی آتا ہے بمعنی قیلولہ کرنا اور اقال یقیل افعال سے بمعنی فسخ کرنا. کقوله تعالٰی: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ.

(۶) اَلْفَضْلُ: میں الف لام استغراق کا ہے ای کل الفضل فضل بمعنی تمام فضیلت و بزرگی فَضَلَ (ن، س) یَفْضُلُ سے لیکن قلیل الاستعمال ہے. قوله تعالٰی: ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ.

(۷) لِلْمُتَقَدِّمِ: متقدم اس کی ضد متاخر ہے یقال تَقَدَّمَ الْقَوْمُ یعنی قوم آگے بڑھی، از تفعل اور اس کا مجرد. قَدَمَ (ن) یَقْدُمُ قُدُوْمًا یعنی آگے بڑھا، قَدِمَ سمع سے بھی ہے بمعنی بہادری کرنا اور قَدِیْمٌ بمعنی پرانا، والجمع قُدَمَاءُ. مؤنث، قدیمة جمع قدیمات ہیں۔ قُدَائِمُ، قُدَامٰی بھی ہیں۔ قَدُمَ (ك) قَدَامَةً بمعنی بہت دیر تک اپنے وجود پر قائم رہنا چاہیے. لِمَنْ شَاءَ مِنْکُمْ اَنْ یَتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ۔ (المدثر)

(۸) اَرْجُوْ: امید کرنا، اجوف واوی ہے۔ رَجَا یَرْجُوْ (ن) رَجَاءً و رُجُوًّا و رَجَاةً و مَرْجَاةً۔ امید کرنا اور کبھی رَجَاءٌ کے معنی خوف کے بھی آتے ہیں، جیسے قرآن میں ہے: مَالَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا. ای تخافون لله عظمة۔ اور رجاء کی جمع اَرْجَاءٌ آتی ہے بمعنی طرف. کَمَا فِی الْقُرْاٰنِ: وَالْمَلَكُ عَلٰی اَرْجَائِهَا. (الحاقة)

(۹) اَکُوْنُ: یہ کون مصدر سے از نصر بمعنی ہونا تفعیل سے بمعنی بنانا۔ یہ افعال ناقصہ میں سے ہے، کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ. (البقرہ)

(۱۰) اَلْهَذَرُ: بمعنی بے ہودہ گوئی از ضرب و نصر، مر تحقیقه۔

(۱۱) اَوْرَدْتُهٗ: اس کا مصدر "اِیْرَادٌ" ہے بمعنی وارد کرنا "وَرْدٌ" سے ماخوذ ہے. یقال: وَرَدَ (ض) یَرِدُ. وُرُوْدًا ای حضر مجرد ضرب سے لازم آتا ہے۔ وفی القراٰن: وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا. ومنه المورد. والجمع مَوَارِدُ. بمعنی جائے ورود، گھاٹ۔ افعال سے بمعنی جانور کا گھاٹ میں پہنچا دینا، یا لے آنا۔

(۱۲) تَوَرَّدْتُهٗ۔ از باب تفعل اس کا مصدر "تَوَرُّدٌ" ہے بمعنی بتکلف وارد ہونا، یا گھس جانا۔ اور تورد کے معنی سرخ ہو جانا بھی ہے، جیسے: وَرْدٌ ہے بمعنی گلاب کا پھول کقوله تعالٰی: وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ۔ (ھود)

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهِ بِظِلْفِهِ. وَالْجَادِعِ مَارِنَ اَنْفِهِ بِكَفِّهِ فَاُلْحَقَ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا.

ترجمہ:۔ مانند اس جانور کے جو تلاش کرتا ہے اپنی موت کو اپنے پیر (کھر) سے (خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتا ہے) اور اس شخص کی طرح جو اپنی ناک کو (ناک کے نرمہ کو) اپنے ہاتھ سے کاٹنے والا ہو (یا ان کی طرح نہ ہو جاؤں) پس شامل نہ کر دیا جاؤں ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے اعمال وافعال کے لحاظ سے نقصان والے ہیں اور جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں بیکار ہوگئی ہے (ہو چکی ہے) حالانکہ وہ لوگ اپنے گمان کے مطابق اچھے کام کر رہے ہیں۔

(۱) كَالْبَاحِثِ: بحث مصدر سے ہے از فتح بمعنی تحقیق کرنا، تلاش کرنا اور بحث کی جمع ابحاث آتی ہے اور وہ معدن (کان) جس سے سونا چاندی تلاش کیا جائے اور کھودا جائے۔ يُقال بحث في الارض یعنی اس نے جگہ کو کھودا، ومنه المباحثه بمعنی ایک دوسرے کو آزمانا۔ اعلم ان البحث طلب الشيء تحت التراب. والمحاولة: طلب الشيء بالحيلة. والالتماس: طلب الشيء باللمس. والمزاولة: طلب الشيء بالمعالجة.

(۲) عَنْ حَتْفِهِ بِظِلْفِهِ: حتف کے معنی موت کے آتے ہیں (اس کا فعل نہیں آتا) اس کی جمع حُتُوْف ہے اور حَتْفٌ بمعنی بستر پر بغیر زخم کے مرنا، اور ظِلْف (بالکسر) بمعنی بکری وہرن وغیرہ کے کھر کو کہتے ہیں جو چرا ہوا ہوتا ہے اس کی جمع اَظْلاف ہے. قال ابن السكيت يقال رِجْلُ الانسان قَدَمٌ، وَحَافِرٌ للفرس، وَخَف البغل، وخف البعير والنعامة، وظلف البقرة والشاة والظبي. كما في الحديث: فَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا۔ (افاضات، ۱/۲۷)

(۳) وَالْجَادِعُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جَدَعَ (ف) جَدْعًا، اس نے کاٹا اور سمع سے جَدِعَ جَدَعًا بمعنی اس نے ناک کان، ہاتھ اور ہونٹ کاٹے، فهو اَجْدَعُ.

(۴) مَارِنَ: ناک کے نرم حصہ کو کہتے ہیں، جمع مَوَارِن آتی ہے از نصر مصادر مُرُوْنَة، مُرُوْنًا و مَرَانَة بمعنی سختی میں نرمی کا ملا ہونا اور کرم سے مَرْنًا، مصدر بمعنی نرم ہونا۔ في الحديث: وَفِي الْمَارِنِ الدِّيَةُ الخ.

(۵) اَنْفٌ: ناک اس کی جمع آناف و اُنُوْف آتی ہیں، اَنِفَ سمع سے اَنَفًا بمعنی تکبر کرنا، ضرب سے بمعنی ناک پر مارنا۔

(۶) كَفٌّ: ہتھیلی۔ اس کی جمع اَكُفٌّ و كُفُوْف و اَكْفَاف آتی ہیں، كَفَّ (ن) يَكُفُّ كَفًّا بمعنی روکنا، جمع کرنا۔ متعدی لازمی دونوں مستعمل ہیں. كمافي الحديث: المؤمنُ اخوُ المؤمنِ يكفُّ عليه ضَيْعَتهُ اي يجمع عليه معيشته ويضمها اليه.

(۷) فَاُلْحَقَ: یہ الحاق مصدر سے ہے از افعال بمعنی ملا دینا، لاحق کرنا، لاحق ہونا۔ اس کا مجرد لَحِقَ (س) يَلْحَقُ لَحقًا، لَحَاقًا۔ بمعنی لاحق ہونا. وفي القنوت: اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اي لاحقٌ.

(۸) بِالْاَخْسَرِيْنَ: یہ اَخْسَرُ (اسم تفضیل) کی جمع ہے، خَسِرَ (س) خُسْرًا و خَسَارًا و خَسَارَةً و خُسْرَانًا بمعنی گمراہ ہونا، ہلاک ہونا، نقصان اٹھانا، جو ربح کی ضد ہے اور ضرب سے خَسْرًا و خُسْرَانًا بمعنی کم کرنا، برباد کرنا۔ كمافي التنزيل: خسر

Maktaba Tul Ishaat.com

الدُّنْیَاوَالْآخِرَۃ.

(۹) اَعْمَالًا: یہ عمل کی جمع ہے یہ "اَخْسَرِیْنَ" کی تمیز ہے عمل کے معنی کام کاج کرنے کے ہیں، جس میں قصد وارادہ کو دخل ہو اور عَمِلَ (س) عَمَلًا مصدر ہے، العامل بمعنی گورنر وحاکم جمع عُمّال وعَامِلُوْن ہیں، وفی التنزیل: مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ.

(۱۰) ضَلَّ: یہ از ضرب اس کے مصدر ضَلَالٌ وضَلَالَۃٌ آتے ہیں بمعنی گمراہی، جو ہدایت کی ضد ہے کما فی التنزیل: قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِی (سبا)۔ ومنہ الضال بمعنی گمراہ۔ جمع ضَالُّوْنَ وضُلَّالٌ ہیں "ضل سعیہ" کامیاب نہیں ہوا، اِضْلَالٌ وتَضْلِیْلٌ کے معنی گمراہ کرنے کے ہیں۔ سمع وحسب سے بھی لکھا ہے اہل حجاز سمع سے اور اہل نجد ضرب سے کہتے ہیں۔

ضال اور ضلّ میں فرق: پوشیدہ نہ رہے کہ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ضال: وہ گمراہ ہے جس کی راہ پانے کی امید نہ ہو اور ضل وہ ہے جو مطلق راہ گم کنندہ ہو خواہ یہ راہ پائے یا نہ پائے۔

(۱۱) سَعْیُھُمْ: یہ از فتح بمعنی کام کرنا و چلنا دوڑنا۔ یُقَالُ سَعٰی اِلَیْہِ۔ اس نے ارادہ کیا۔ کما فی التنزیل: وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی (النجم) معناہ الا ما عمل. قال الزجاج اصل السعی فی کلام العرب التصرف فی کل عمل. سَاعِیْ بمعنی قاصد جمع سُعَاۃٌ.

(۱۲) اَلْحَیٰوۃُ: یہ موت کی ضد ہے، حَیِیَ (س) حَیَاۃً بمعنی باحیات ہونا۔ حَیَّ (ض) یَحْیِ حَیًّا. زندہ کیا۔ حَیٌّ کی جمع احیاء ہے۔ وفی القران: وَمَاالْحَیٰوۃُالدُّنْیَااِلَّامَتَاعُ الْغُرُوْرِ.

(۱۳) اَلدُّنْیَا: یہ آخرت کی ضد ہے اس کا مصدر "دُنُوٌّ" غیر مہموز ہے: دَنَا (ن) یَدْنُوْدُنُوًّا فھو دَانٍ بمعنی قریب ہونا، کیونکہ دنیا آخرت کے قریب ہے دنیا کی جمع دُنًی آتی ہے۔ ومنہ الادنی جب اس کی نسبت دنیا کی طرف ہو تو دنیوی یا دنیاوی کہیں گے۔ دَنِیَ (س) یَدْنٰی دَنًا و دَنَایَۃً بمعنی ضعیف وحقیر ہونا۔

(۱۴) یَحْسَبُوْنَ: گمان کرنا، مصدر حَسِبَ (ح، س) حُسْبَانًا ومَحْسَبَۃً بمعنی گمان کرنا۔ اور نصر سے حَسْبًا وحِسَابًا وحِسْبَانًا وحِسْبَۃً وحِسَابَۃً بمعنی شمار کرنا۔

(۱۵) یُحْسِنُوْنَ: اِحْسَان۔ مصدر از افعال بمعنی احسان یا اچھا کام کرنا. کقولہ تعالٰی: اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ وَاِنْ اَسَاءَ تُمْ فَلَھَا.

(۱۶) صُنْعًا: بمعنی کاریگری، کام، رزق، احسان. صَنَعَ (ف) صَنْعًا وصُنْعًا. اس کی جمع اَصْنَاع۔ صنع اور فعل میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ فعل کا اطلاق عام ہے کہ اس میں کسی خاص ہنر کا دخل ہو یا نہ ہو، اور اس کی نسبت انسان، حیوان اور جمادات سب کی طرف ہوتی ہے، کیونکہ عمل حیوان کیلئے ہے، جماد کیلئے نہیں۔ اور صنع خاص انسانی عمل کا نام ہے، اور اس میں کچھ فنکاری بھی ہو۔

☆......☆......☆

عَلٰی اَنِّیْ وَاِنْ اَغْمَضَ لِیَ الْفَطِنُ الْمُتَغَابِیْ وَنَضَحَ عَنِّی الْمُحِبُّ الْمُحَابِیْ لَا اَکَادُ اَخْلُصُ مِنْ غُمْرٍ جَاھِلٍ

Maktaba Tul Ishaat.com

اَوْذِیْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ یَضَعُ مِنِّیْ لِهٰذَا الْوَضْعِ.

ترجمہ:۔ باوجود اس کے اگر کوئی (ذکی) یا سمجھ دار بتکلف اپنے آپ کو غبی بنا کر میرے عیوب سے چشم پوشی کر بھی لے۔ یا کوئی میرا شریف دوست محبت کرنے والا (ہمدرد) میری طرف سے (طعنۂ دشمن کو) دفع بھی کردے۔ تب بھی میں چھٹکارا نہیں پاسکوں گا ناتجربہ کار (بھولے بھالے) جاہل سے اور سخت کینہ وحسد رکھنے والے جاہل سے۔ اور گھٹائے گا وہ میرے مرتبہ کو اس تصنیف یا مقامات کی وجہ سے۔

(۱) اَغْمَضَ: یہ اِغْمَاضٌ مصدر سے بمعنی آنکھ بند کرنا از افعال۔ اصطلاح میں اِغْمَاض کے معنی بیع میں درگذر کرنا۔ اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی چھپانا. كمافي التنزيل: اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ. اور ضرب سے بمعنی معاملہ میں چشم پوشی کرنا اور سمع سے بھی آتا ہے۔

(۲) اَلْفَطِنُ: یہ صفت مشبہ ہے بمعنی صاحب فطانت یعنی چالاک، ہوشیار وصاحب فہم. از نصر وسمع اور کرم سے بھی آتا ہے۔ اور یہاں فَطِنٌ کا موصوف محذوف ہے ای رَجُلٌ فَطِنٌ، پوری تحقیق گذر چکی ہے۔

(۳) اَلْمُتَغَابِیْ۔ اس کا مصدر تَغَابِیْ از تفاعل بمعنی جان بوجھ کر غبی بننا اس کا مجرد غباوت آتا ہے، بمعنی کم فہمی از سمع۔ یقال: غَبِیَ غَبَاوَةً بمعنی کند ذہن ہونا وجاہل ہونا۔ غبی کی جمع اَغْبِیَاءُ و اَغْبَاءُ آتی ہیں۔

(۴) نَضَحَ: نَضَحَ (ف،ض) نَضْحًا بمعنی دور کیا ودفع کیا اور چھڑکنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے، یقال: نضح عن نفسه: دفاع کرنا۔

(۵) اَلْمُحِبُّ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی دوست یقال: اُحِبُّهٗ ای وَدُّهٗ وحبه یعنی اس سے محبت کی حُبَّ الشیء بمعنی رغبت کرنا کسی چیز کی۔ اس کا مجرد ضرب سے ہے، مر تحقيقه. كقوله تعالىٰ: اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ۔ (البقرہ)

(۶) اَلْمُحَابِیْ: اس کا مصدر مُحَابَاةٌ وَحِبَاءٌ ہے بمعنی بہت زیادہ عطا کرنے والا، دوستی کرنا اور کسی کو اپنا حق معاف کرنا اس کا مجرد حُبًّا ہے جس کے معنی مطلق عطا یا قلیل عطاء کے ہیں۔ حَبَا (ن) یَحْبُوْ حَبْوًا۔ جس کے معنی بغیر بدلے کے عطا کرنے کے ہیں حَبَاهُ عن كذا اى منعه۔ صلوۃ التسبیح کی حدیث میں ہے۔ الا احبك الا امنحك اى الاعطيك.

(۷) لَااَكَادُ: كَادَ يَكَادُ كَوْدًا و مَكَادًا و مَكَادَةً۔ بمعنی قریب ہونا اور کام نہ کرنا۔ واز سمع اور كَادَ (ض) يَكِيْدُ كَيْدًا بمعنی مکر وفریب کرنا۔ اور یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اس کی خبر پر ان شاذ ونادر داخل ہوتا ہے اور كَادَ، ارادہ کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، كمافي القرآن: اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى. اى اُرِيْدُ اُخْفِيْهَا۔ (طٰہ)

(۸) اَخْلُصُ: خَلَصَ (ن) خُلُوْصًا و خَلَاصًا بمعنی خالص ہونا، نجات پانا وسالم رہنا، مر تحقیقہ۔

(۹) غُمْر: (بضم الغين وسكون الميم) بمعنی ناتجربہ کار شخص اس کی جمع اَغْمَارٌ از کرم اور نصر وضرب سے بمعنی ڈھانپ لینا، بلند ہونا اور مصیبت کو بھی غُمر کہتے ہیں اور (بفتح الغين) غَمْر بمعنی ماء کثیر جمع اَغْمَار اور سمع سے بھی آتا ہے از نصر غَمْرًا بمعنی بلند ہونا ڈھکنا۔

(۱۰) جَاهِلٌ: صیغہ اسم فاعل۔ بمعنی بیوقوف، ابلہ، یہ علم کی ضد ہے جھل سے ماخوذ ہے از سمع جاہل کی جمع جُهَّلٌ و جُهَلَاءُ اور جُهَّالٌ

Maktaba Tul Ishaat.com

آتی ہیں، اسی سے متجاهل ہے جو بتکلف جاہل بنے۔ وفي القرآن: اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا. (الاحزاب)

(۱۱) ذِیْ غِمْرٍ: یعنی کینہ وحاسد پرور جاہل۔ از سمع۔ اور کرم سے مصدر غَمَارَةٌ و غُمُوْرَةٌ بمعنی جاہل ہونا، مر تحقیقه۔

(۱۲) یَضَعُ: از فتح روک دینا، ایجاد کرنا، لکھنا، گرا دینا، کسی کو مرتبہ سے کم کر دینا، بلند کرنا، نکیر کرنا اور کمینہ ہونا نصر سے، اس کے معنی اختراع کے بھی ہیں یقال هذا حدیث موضوع وضع کے معنی بنانے کے بھی ہیں، مصدر ضَاعَةٌ و ضعَةٌ. وفي التنزيل: وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ. (الرحمٰن)

☆......☆......☆

وَیُنَدِّد بِاَنَّهٗ مِنْ مَنَاهِی الشَّرْعِ وَمَنْ نَقَدَ الْاَشْیَاءَ بِعَیْنِ الْمَعْقُوْلِ وَاَنْعَمَ النَّظَرَ فِیْ مَبَانِی الْاُصُوْلِ نَظَمَ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ فِیْ سِلْكِ الْاِفَادَاتِ.

ترجمہ:۔ اور پکار کر (چلا کر) کہے گا کہ تحقیق کہ یہ (تصنیف) ممنوعات شرعیہ میں سے ہے، (کیونکہ اس میں ... وغیرہ ہے) اور لیکن جو شخص اشیاء کو عقل کی آنکھ سے دیکھتا ہے (دیکھے گا) اور کلام کی بنیادوں کو گہری نظر سے دیکھے گا، تو وہ پروئے گا ان مقامات کو افادات کی لڑی میں۔

(۱) یُنَدِّدُ: اس کا مصدر تَنْدِیْدٌ ہے بمعنی مشہور کرنا، متفرق کرنا، آواز بلند کرنا۔ از تفعیل یہ نِدٌّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی مقابل، شریک بنانے کے ہیں، جمع اَنْدَادٌ و منه قوله تعالیٰ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا. (البقرہ) اس کا مجرد از ضرب ہے بمعنی بھاگنا، بدکنا۔ یقال: نَدَّ الْبَعِیْرُ نُدُوْدًا. وفي الشعر: لَاضِدٌّ وَلَانِدٌّ وَلَاحَدَّ لِمَوْلٰی

(۲) مَنَاهِی: یہ جمع ہے مَنْهِیٌّ کی بمعنی امر ممنوع، اس کا مصدر ''نَهْیٌ'' ہے از فتح و سمع بمعنی روکنا و منع کرنا، کما في التنزيل: وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (النحل). نُهِیَه (بضم النون) بمعنی عقل والجمع نُهٰی بمعنی فاعل، روکنے والا۔ واز کرم، بہت زیادہ عاقل ہونا، مصدر نَهَاوَةٌ، کیونکہ عقل انسان کو برائی سے روکتی ہے۔

(۳) اَلشَّرْعُ: یہ مصدر ہے بمعنی شریعت و دین۔ ومنه الشريعة بمعنی سنت و احکام باری تعالیٰ: والجمع شرائع از فتح شَرْعًا و شُرُوْعًا بمعنی شروع کرنا، سیدھا کرنا، قریب ہو جانا، لکھنا، جاری کرنا، شرع بمعنی مشروع کما في التنزيل: شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا. ای اظهر.

(۴) نَقَدَ: از نصر اس کا مصدر ''نَقْدٌ'' ہے بمعنی پرکھنا، اور سمع سے، ٹوٹ جانا. نَقْد. دراہم جمع نُقُوْدٌ. مثال: النقود تحل العقود۔

(۵) اَلْاَشْیَاءُ: یہ شیء کی جمع ہے، اس کو غیر منصرف پڑھتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ اصل میں شیاء تھا اس میں الف ممدودہ غیر منصرف کا سبب ہے، جمع الجمع اشیاوات۔ شَیِءَ (س۔ف) شَیْئًا مصدر ہے بمعنی ارادہ کرنا. مَشِیْئَةٌ، مَشَاءَةٌ بھی مصادر ہیں، وفي القرآن: وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ۔ (الرعد)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶) عَیْنٌ: بمعنی آنکھ، پتلی، پلک وغیرہ کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ عین کے معنی ''خیار کل شیء'' بھی آتے ہیں۔ اس کی جمع عیان و عُیون اَعْیُنٌ اوراَعْیُنَاتٌ جمع الجمع ہے، کمافي التنزیل: لَھُمْ اَعْیُنٌ لَّایُبْصِرُوْنَ بِھَا۔(الانعام)۔ عین کی تصغیر ''عُیَیْنَةٌ'' آتی ہے۔ عَیْنٌ، جاسوس کے معنی بھی مستعمل ہے۔ عَیِنَ (س) عَیَنًاوعَیْنَةً بمعنی آنکھ کی سیاہی بڑھ جانا۔ عاینه مُعَایَنَةً۔ مفاعلہ سے۔

(۷) اَلْمَعْقُوْلُ: یہ عقل سے مشتق ہے، ازضرب معقول مصدر ہے، جو بروزن مفعول مصدر میمی ہے، کمافي القران: وَمَایَعْقِلُھَا اِلَّاالْعَالِمُوْنَ. (العنکبوت)

(۸) اَنْعَمَ: از افعال مصدر اِنْعَامٌ بمعنی باریک نظر سے، غور و تحقیق سے دیکھنا۔ ومنه امعان بمعنی بہت دیر تک فکر و غور کرنا، اس کا مجرد نصر و سمع و فتح سے آتا ہے۔ بمعنی اچھا، نرم، فراخ ہونا، یقال نعم الرجلُ نعمةً.

(۹) اَلنَّظَرَ: یہ مصدر ہے بمعنی آنکھ سے دیکھنا۔ نظر (ن،س) ینظر نَظْرًا و مَنْظَرًا و مَنْظَرَةً، وفي التنزیل: وَاَغْرَقْنَاآلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ (البقرہ) رویت اورنظر میں فرق: ان دونوں میں چند وجوہ سے فرق ہے (۱) رویت تو مرئ کے ادراک کو کہتے ہیں اور نظر کہتے ہیں آنکھ سے متوجہ ہو کر دیکھنے کو۔ (۲) دوسرا فرق یہ ہے کہ بقول بعض نظر صرف آنکھ سے متوجہ اور دیکھنے کو کہا جاتا ہے اور رویت عام ہے چاہئے آنکھ سے دیکھے یا قلب سے ہو اور ''مرئی'' کوئی چیز ادراک کرنے کو کہتے ہیں۔

(۱۰) مَبَانِيْ: یہ، مبنیٰ کی جمع ہے یا مبنی کی جمع اور مبانی بمعنی اصول، مجموعہ و قواعد معلومہ کو کہتے ہیں اور بَنیٰ (ض) یَبْنِي بَنْیًا، بِناءً، بُنْیَانًا بِنَایَةً، بِنْیَةً بمعنی بنانا، تعمیر کرنا۔ جیسے حدیث میں: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ.

(۱۱) الْاُصُوْلُ: یہ اصل کی جمع ہے، یقال اصل الشيء ای صار ذااصل۔ یہ کرم سے اِصَالَةً، بمعنی اصل ہونا، آتا ہے جو فرع کے بالمقابل ہے، اور اصل، جڑ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۱۲) نَظَمَ: یَنْظِمُ نَظْمًا از ضرب بمعنی پرونا، قدمر تحقیقه.

(۱۳) سِلْكٌ: جمع اَسْلَاكٌ یعنی وہ دھاگہ جس پر موتی وغیرہ پروئے جاتے ہیں، اس کا اطلاق اس دھاگہ پر بھی ہوتا ہے جس سے کپڑے سئے جاتے ہیں اور سلک کا اطلاق خاص موتی کے دھاگہ پر ہوتا ہے۔ اور سمط: وہ دھاگہ جس میں جواہرات پروئے جاتے ہیں، سلك ازنصر بمعنی چلنا۔ ومنه مسلك والجمع مسالك بمعنی راستہ و داخل کرنا، اور خیط: عام ہے چاہے اس میں موتی پروئے یا کپڑے وغیرہ سیئے۔ اس سے۔ سلک، سمط اورخیط میں فرق: بھی واضح ہو گیا''۔ کَذٰلِكَ سَلَكْنَاہُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ. (الحجر)

(۱۴) اِفَادَات: یہ اِفَادَةٌ کی جمع ہے بمعنی فائدہ۔ افادہ اور استفادہ میں فرق یہ ہے کہ افادہ بمعنی کسی کو فائدہ دینا اور استفادہ بمعنی کسی سے فائدہ حاصل کرنا۔ افادہ کا اطلاق معلم پر، اور استفادہ کا اطلاق متعلم پر ہوتا ہے۔ یہ فَادَ (ض) یَفِیْدُ سے مشتق ہے بمعنی نفع و فائدہ دینا۔

☆......☆......☆

وَسَلَکَھَامَسْلَكَ الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ وَلَمْ یُسْمَعْ بِمَنْ نَبَا سَمْعُهٗ عَنْ تِلْكَ الْحِکَایَاتِ اَوْاَثَّمَ رُوَاتَھَافِيْ وَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ. ثُمَّ اِذَاکَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور شامل کرے گا ان مقامات (حکایات یا کہانیوں) کو جو حیوانات اور جمادات (کی زبان) سے لکھے گئے ہیں یا (وضع کیے گئے ہیں، جیسے کلیلہ دمنہ وغیرہ) اور نہیں سنا گیا (کسی شخص سے) کہ کسی کانوں نے اعراض کیا ہو ان حکایات کو سننے سے۔ یا گنہگار سمجھا ہو اس کے بیان کرنے والے کو کسی وقت، پھر جب کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(۱) سَلَکَهَا: یہ سَلَكَ فعل ماضی ہے بمعنی چلنا، جانا، نصر سے ومنه مَسْلَكٌ وفی التنزیل: كَذٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ۔ (الشعراء)

(۲) اَلْمَوْضُوْعَاتُ: یہ موضوع کی جمع ہے، بمعنی مخترعات، اس میں جو الف لام داخل ہے وہ معنی میں اَلَّذِيْنَ کے ہیں، اور ''الموضوعات'' سے مراد وہ تصانیف ہیں جو چوپایوں، پتھروں وغیرہ کی زبان میں لکھی گئی ہیں، جن کی حقیقت کچھ نہیں اس سے مصنف کا مقصد طالب علموں کو سکھلانا ان کی استعداد و قابلیت میں اضافہ کرنا مقصود ہے۔

(۳) اَلْعَجْمَاوَاتِ: یہ عَجمَاء کی جمع ہے بمعنی گونگا۔ اس سے مراد جانور ہیں از نصر بمعنی نقطہ دینا۔ اور کرم سے بمعنی لکنت و گونگا ہونا۔

(۴) اَلْجَمَادَاتِ: یہ جماد کی جمع ہے اور ''جُمُوْدَةٌ'' سے مشتق ہے جس کے معنی جمنے اور بستہ ہونے کے ہیں، از نصر ''جمادات'' وہ اشیاء ہیں، جس میں نہ حیات ہو اور نہ نشو ونما ہو اس سے مقصد مصنف کا متعلمین کو سکھلانا و قابلیت میں اضافہ کرنا مقصود ہے۔

(۵) وَلَمْ يُسْمَعْ: سمع سے یقال سمع سَمْعًا وسِمَاعًا وسَمَاعَةً. اس نے سنا، اس سے مراد ''قوت سامعہ'' ہے جو کان سے سنے ومنه استماع بمعنی کان لگا کر سننا۔ وفی القران: قَدْسَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ. (المجادلة)

(۶) نَبَا: یہ نُبُوَّةٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی ارتفع من الارض۔ دور ہونا، جدا ہونا، از فتح۔ اس کے معنی اُچٹ جانے کے بھی آتے ہیں، نَبوَة کے معنی نفرت کرنے کے بھی آتے ہیں باب فتح سے ہے، نَبَا (ف) نَبْوٌ بمعنی دور ہوا و جدا ہوا۔ اور نصر سے اعراض کرنا، نَبَا (ن) يَنْبُوْ نَبْوًا، بمعنی دور ہونا، الگ ہونا، کمافی حدیث الاحنفؓ: قدمنا علی عمر مع وفد فنبت عيناه عنهم ووقعت علی. ای تجافی فی نظره ولم ينظر اليهم. نَبَاءٌ بمعنی غیر مقبول ہونا، نفرت کرنا۔ یقال ''لِكُلِّ سَيْفٍ نَبْوَةٌ وَلِكُلِّ جَوَادٍ كَبْوَةٌ''۔ نباء مہموز کے ساتھ بمعنی خبر، جو یہاں مراد نہیں۔

(۷) سَمْعُهُ: سَمْعٌ کے معنی کان کے ہیں، اس جمع اسماع ہے اور یہ اصل میں مصدر ہے (مصدر تثنیہ، جمع نہیں ہوتا) اس کا اطلاق واحد و جمع پر بھی ہوتا ہے، جیسے: خَتَمَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ اور جمع الجمع اسامع و اسامیع ہیں۔

(۸) اَلْحِكَايَاتُ: یہ حِكَايَةٌ کی جمع ہے، بمعنی نقل کرنا۔ یہ مفعول کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یعنی مُحْکٰی از ضرب۔

حکایت اور نقل میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان فرق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ''حکایت'' کہتے ہیں بیان حال کو اور ''نقل'' کہتے ہیں بیانِ قول کو۔ اور کبھی ایک کا دوسرے پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ (مسودۂ مؤلف ص:۳۰)

(۹) اٰثَمَ: اس کا مصدر تَأْثِيْمٌ ہے از تفعیل بمعنی گناہ کی طرف نسبت کرنا۔ اِثْمٌ سے ماخوذ ہے اس کا مجرد ضرب و سمع سے ہے بمعنی گنہگار ہونا۔ کمافی الحدیث: وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) رُوَاة: یہ راوی کی جمع ہے بمعنی نقل کرنے والا۔ جیسے دَاعِی کی جمع دُعاۃ ہے۔ رَوَی (ض) یَرْوِیْ رِوَایَةً بمعنی روایت کرنا۔ از سمع سیراب ہونا۔ رَوِیَ رِیًّا۔

(۱۱) وَقْتٌ: مصدر ہے ضرب سے وقت مقرر کرنا۔ وقت بمعنی زمانہ کی مقدار و الجمع اوقات، وَقَتَ (ض) یَقِتُ وَقْتًا۔ ای اذا بین له وَقْتًا۔ ومنه کقوله تعالیٰ: اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء) ای موقتا مقدارا۔

اوان، حین اور وقت میں فرق: ان تینوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ وقت زمانہ کی اس مقدار کو کہتے ہیں جو کسی کام کیلئے مقرر کر لی جائے۔ اور اوان اور حین وہ زمانہ ہے جو تھوڑا ہو یا بہت خواہ کسی وقت کیلئے مقرر کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

(۱۲) اَعْمَالٌ: یہ عمل کی جمع ہے از سمع بمعنی کام کرنا، اور اسی سے تفعیل و استعمال معاملہ تعامل آتا ہے، عامل کی جمع عاملون وعُمَّال۔

(۱۳) بالنِّیَّات: یہ نِیَّةٌ کی جمع ہے بمعنی ارادہ، قصد، پختہ ارادہ کبھی یاء کو مشدد سے مخفف بھی کر لیا جاتا ہے۔ یہ نَوَاۃٌ سے مشتق ہے بمعنی تخم، گٹھلی کمافی الحدیث: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ: مصدر نِیَّةٌ ونِیَةٌ ونَوَاۃٌ ہیں بمعنی قصد و ارادہ کرنا۔ نَوٰی (ض) نِیَّةً۔ ارادہ کرنا اور ناوا مناواۃ بمعنی دشمنی کرنا۔ نَوَّهَ تَنْوِیْهًا تفعیل سے بلند کرنا، نَوَّهَ بِهٖ، شہرت دینا، تعریف کرنا، ہمت افزائی کرنا۔

☆......☆......☆

وَبِهَا انْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّیْنِیَّاتِ فَاَیُّ حَرَجٍ عَلٰی مَنْ اَنْشَاءَ مُلَحًا لِلتَّنْبِیْهِ لَا لِلتَّمْوِیْهِ وَنَحَابِهَا مَنْحَی التَّهْذِیْبِ لَا الْاَکَاذِیْبِ وَهَلْ هُوَ فِیْ ذٰلِكَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنِ انْتَدَبَ لِتَعْلِیْمٍ

ترجمہ:۔ اور ان ہی پر (نیتوں پر) دینی معاملات کا انعقاد ہوتا ہے۔ پس کیا الزام ہے اس شخص پر جس نے تصنیف کی ہیں نمکین باتیں، لوگوں کی بیداری کے لئے۔ نہ کہ ملمع سازی کے لئے۔ اور اس سے مقصد درستگی اخلاق ہے نہ کہ جھوٹی باتیں۔ اور وہ (مصنف) اس انشاء پردازی میں مثل اس شخص کے ہے کہ جس نے علم سکھانے کے لئے پکار کا جواب دیا ہو (لبیک کہا ہو)۔

(۱) وَبِهَا انْعِقَادُ: "بِهَا" کا متعلق "انعقاد" ہے، اس کی تقدیم حصر کے لئے ہے اِنْعِقَادٌ یہ مصدر انفعال ہے، یہ عقد سے مشتق ہے، یعنی کسی امر کو کوشش سے حاصل کرنے کو عقد کہتے ہیں۔ اور اسکے حاصل ہو جانے کو انعقاد کہتے ہیں، مجرد ضرب سے ہے بمعنی گرہ لگانا، معاہدہ کرنا، بند کر دینا۔ کقوله تعالیٰ: بِمَا عَقَدْتُّمُ الْاَیْمَانَ۔ (المائدہ)

(۲) اَلْعُقُوْدُ: یہ عقد کی جمع ہے اس کے معنی عہد کے آتے ہیں۔ کمافی التنزیل: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔ (المائدہ) از ضرب جو ضد الحل ہے۔ قدمر تحقیقه آنفا۔

(۳) اَلدِّیْنِیَّاتُ: یہ منسوب ہے دین کی طرف، باب تفعل سے تدین بمعنی مذہب اختیار کرنا۔ دین بمعنی جمادینا یُقَالُ: کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ۔ دین ملت کو کہتے ہیں لانه یملی۔ دَانَ یَدِیْنُ (ض) دِیْنًا و دِیَانَةً۔ مذہب اختیار کرنا، دَانَ (ض) دِیْنًا بمعنی فرمانبردار ہونا، اظہار عجز کرنا کسی کے سامنے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴)حَرَجٌ: بمعنی گناہ، اعتراض، تنگی۔ از سمع کما فی التنزیل: لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ (الفتح)۔ علامہ ابن الاثیر نے کہا کہ حرج کے معنی اصل میں تنگی ہے، لیکن اس کا اطلاق گناہ اور حرام اشیاء پر بھی ہوتا ہے کمافی الآیۃ المذکورۃ.

(۵)اَنْشَأَ: یہ مصدر ہے بمعنی لکھنا. مر تحقیقه. از افعال.

(۶)مُلَحًا: یہ مُلْحَۃٌ کی جمع ہے بمعنی نمکین و خوش ذائقہ اور مزیدار باتیں۔ اگر بالکسر ہو مِلْحٌ تو بمعنی نمک یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے، اس کی جمع اَمْلَاحٌ و مِلَاحٌ ہیں، مَلَحَ (ض، ف) مَلْحًا بمعنی نمکین کرنا و نمکین ہو جانا۔ وفی التنزیل: وھذا ملح اجاج. (الفاطر)

(۷)لِلتَّنْبِيْهِ: اس کے معنی سوئے ہوئے کو جگانے اور تاکید کرنے، خبردار کرنے کے آتے ہیں، اس کے معنی غافل بھی آتے ہیں۔ نَبِهَ (س) نَبَهًا بمعنی سمجھدار ہونا، کسی کو سمجھنا اس کی جمع تنبیہات آتی ہے، "نُبْهًا" جاگنا، از نصر و سمع و کرم سے نَبَاهَةً. بزرگ ہونا، مشہور ہونا ومنه نَبِيْهٌ بمعنی شریف، زیرک جمع نُبَهَاءُ۔

(۸)لِلتَّمْوِيْهِ: بمعنی ملمع سازی کرنا، مَوَّهَ و تَمَوَّهَ از تفعیل و تفعل سے بمعنی سونا یا چاندی کا پانی پھیرنا، اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی کسی چیز کو ملمع کرنا۔ یہاں مراد ایسا قول کہنا جو ظاہراً اچھا اور باطناً خراب ہو، مَاهَ (ن) یَمُوْهُ مَوْهًا بمعنی اس نے پانی ملایا۔

(۹)نَحَا: ای قصد، مقصد، التهذیب نَحَا (ن) یَنْحُوْ نَحْوًا ۔ قصد کرنا یا ہٹا دینا۔ اور مَنْحٰی مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے، کے معنی عقد کے ہیں، نحا سے اور نحو کے معنی طرف اور قسم کے ہیں، جمع انحاء ہے۔

(۱۰)اَلتَّهْذِيْبُ: تفعیل سے آتا ہے۔ هَذَبَ (ض) هَذْبًا بمعنی زائد پتوں کو چھانٹ دینا۔ تہذیب کے معنی درستگیٔ اخلاق، وشتہ کرنا اور درختوں کے بیکار شاخ، پتے چھانٹ کر درست کرنا۔

(۱۱)اَكَاذِيْبُ: یہ "اُكْذُوْبَةٌ" کی جمع ہے بمعنی بہت بڑا جھوٹ اور یہ کذب کا مبالغہ ہے كَذَبَ (ض) كَذْبًا و كِذَّابًا. جھوٹا ہونا یعنی کسی چیز کے متعلق دیدہ و دانستہ غلط خبر دینا۔ یہ صدق کی ضد ہے، جیسے: وَكَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا. (النبأ)

(۱۲)هَلْ هُوَ: ای منشیٔ. ذلك. ذلك میں الف لکھنا غلط ہے۔(تفهیمات، ص:۸۷)

(۱۳)بِمَنْزِلَةِ: اس کی جمع ہے منازل، بمعنی درجہ و مرتبہ، مر تحقیقہ۔

(۱۴)اِنْتَدَبَ: کسی کی پکار کا جواب دینا، کسی کو بلانا۔ از افتعال اور نَدَبَ (ن) نَدْبًا و نَدَبَ فُلَانًا لِلْاَمْرِ یعنی اس کو بلایا و ابھارا۔ کمافی الحدیث: انتدب الله لمن یخرج فی سبیله ای اجابه لغفرانه.

(۱۵)لِتَعْلِيْمِ: یہ علم سے ماخوذ ہے، مصدر از تفعیل ہے بمعنی تعلیم سکھلانا، متعلم کو آئے نہ آئے، اس کا مجرد سمع سے ہے اسی سے اعلام و استعلام آتا ہے. کقوله تعالیٰ: عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ. (العلق)

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

. اَوْهَدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. شعر:

عَلٰى اَنَّنِىْ رَاضٍ بِاَنْ اَحْمِلَ الْهَوٰى وَاَخْلُصَ مِنْهُ لَاعَلَيَّ وَلَالِيَا

وَبِاللّٰهِ اَعْتَضِدُ فِيْمَا اَعْتَمِدُ.

ترجمہ:۔ یا سیدھا راستہ دکھلایا ہو، شعر:

اس کے باوجود بھی میں اس پر بھی راضی ہوں کہ میں خواہشات نفسانی (کے الزام کو) کو برداشت کروں۔ اور اس کے (انشاء کے) نفع ونقصان سے چھٹکارا مل جائے کہ مجھے نہ فائدہ پہنچے نہ نقصان (کم از کم برابر ہو جائے)۔

اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اس چیز کی جس کا میں قصد کر چکا ہوں۔

(۱) هَدٰى: يَهْدِىْ (ض) هِدَايَةً۔ بمعنی راستہ دکھانا اور یہ لازمی ومتعدی دونوں کیلئے آتا ہے یہ ہدایت ضلالت کی ضد ہے ''اِهْتِدَاء'' اکثر لازمی ہوتا ہے اور متعدی کم۔ اور یہ متعدی بنفسہ والی ولام ہوتا ہے اور ایصال الی المطلوب مجازی ہے، حقیقی نہیں، جیسے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

(۲) صِرَاطٌ: زُرَاطٌ، اور سِرَاطٌ کے معنی بھی ایک ہے، بمعنی راستہ اور صراط کی جمع صُرُطٌ آتی ہے، ''صِرَاطٌ فِى الْاَصْلِ سِرَاطٌ'' تھا چونکہ (س، وص) قریب المخرج تھے اس لئے ''س'' کو ''ص'' سے بدل دیا۔ وفى التنزيل: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور سَرَطَ (ن، س سَرْطًا بمعنی نگلنا، مَسْرَطٌ۔ نگلنے کا آلہ (حلقوم)۔

(۳) مُسْتَقِيْمٌ: یہ ''استقامة'' سے ہے از استفعال بمعنی سیدھا، جیسے: اهدنا الصراط المستقيم. مجرد نصر سے، قیام مصدر ہے۔

(۴) رَاضٍ: اسم فاعل سمع سے، رَضِىَ رِضًا ورضًا ورِضْوَانًا ومَرْضَاةً بمعنی راضی وخوش ہونا، پسند کرنا۔ یہ سخط کی ضد ہے اور ''رَاضٍ'' یہ اَنَّ کی خبر ہے، جیسے رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ (البينة)

(۵) اَحْمِلُ: صیغہ واحد متکلم ہے۔ يقال حَمَلَ (ض) حَمْلًا وحُمْلَانًا بمعنی بوجھ اٹھانا. كمافى الحديث: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ حامل، مرد بوجھ اٹھانے والا، حاملہ، عورت بوجھ اٹھانے والی۔ (حمل به) کفیل ہوا۔

(۶) اَلْهَوٰى: بمعنی محبت کرنا از سمع مصدر هَوًى ہے اور ضرب سے بمعنی بلند ہونا اور سقوط کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ من الاضداد۔ اور هُوِيًّا مصدر ہے۔ هَاوِيَه جہنم کو کہتے ہیں۔ هوىٰ بمعنی عشق اس کی جمع اهواء آتی ہے اَلْهَوٰى میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے اور محبت کے اول درجہ کو ''هوىٰ'' اور انتہائی درجہ کو ''جوىٰ'' کہتے ہیں، جیسے: وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى.

(۷) اَخْلُصُ: یہ صیغہ واحد متکلم ہے بمعنی چھٹکارا پانا۔ يقال خَلِصَ (س) خَلَاصًا. اور نصر سے بھی آتا ہے بمعنی خالص ہونا. خلص اليه.

(۸) لَاعَلَيَّ وَلَالِيَا. ''عَلٰى''. کا کلمہ ضرر کیلئے، اور ''لام'' نفع کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اصل میں ''لاهو على و لالى'' تھا۔ اور ''ليا'' میں الف اشباع کا ہے اور یہ اصل میں ''لِىْ'' تھا۔

(۹) اَعْتَضِدُ: یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے، اس کا مصدر اِعْتِضَادٌ ہے از افتعال بمعنی مدد چاہنا، قوی ہونا اور یہ عَضُدٌ سے مشتق ہے بمعنی بازو، اس کا

Maktaba Tul Ishaat.com

مجرد نصر سے ہے بمعنی اعانت و مدد کرنا۔

(۱۰) اَعْتَمِدُ: اس کا مصدر اعتماد ہے از افتعال بمعنی قصد کرنا، بھروسہ کرنا، وتکیہ کرنا اور یہ عمد سے مشتق ہے جو باب ضرب سے مستعمل ہے، عمدالیه ای قصد۔ اور یہ عمد، خطاء کی ضد ہے، کمافی التنزیل: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا۔ (نساء)

☆......☆......☆

وَاعْتَصِمُ مِمَّا يَصِمُ. وَاسْتَرْشِدُ. اِلىٰ مَا يُرْشِدُ فَمَا الْمَفْزَعُ اِلَّا اِلَيْهِ. وَلَا الْاِسْتِعَانَةُ اِلَّا بِهٖ. وَلَا التَّوْفِيْقُ اِلَّا مِنْهُ وَلَا الْمَوْئِلُ اِلَّا هُوَ. عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ.

ترجمہ:۔ اور پناہ مانگتا ہوں (بچتا ہوں) ہر اس چیز سے جو عیب دار کر دے۔ اور (اسی ذات اللہ) سے رشد و ہدایت کا طالب ہوں۔ اُس چیز کی طرف جس کی طرف وہ ہدایت کرے۔ پس نہیں ہے گھبرا کر بھاگنے کی جگہ سوائے اسی کی طرف (کیونکہ اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے) اور اسی ذات سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اور نہیں ہے توفیق مگر اس کی ذات سے توفیق کی امید ہے۔ پس نہیں ہے کوئی جائے پناہ، سوائے اس کے۔ اور اسی ذات پر توکل و بھروسہ کرتا ہوں۔

(۱) اَعْتَصِمُ: ای اَطلب العصمة۔ صیغہ واحد متکلم از افتعال مصدر اِعْتِصَامٌ اور یہ ماخوذ عِصْمَةٌ سے ہے جس کے معنی حفاظت کے ہیں اور اس کا مجرد عَصَمَ (ض) يَعْصِمُ بمعنی بچانا، روکنا۔ قوله تعالىٰ: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا.

عصمت اور حفاظت کے درمیان فرق کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے مابین فرق یہ ہے کہ انبیاء کرام مباح کام کرنے میں بھی اپنے نفسوں کی خواہش سے بھی معصوم ہوتے ہیں، بخلاف اولیاء کے (کہ ہوسکتا ہے ان کا کوئی کام نفس کی خواہش پر مبنی ہو، لہذا وہ معصوم نہیں ہوتے، بلکہ محفوظ ہوتے ہیں۔ (مرتب غفرلہ)

(۲) يَصِمُ: مضارع کا صیغہ ہے از ضرب۔ یہ "وَصْمٌ" سے مشتق ہے بمعنی عیب لگانا اور وصم کی جمع وصوم آتی ہے۔ الوصم عيب في الحب. والوصمة عيب في الكلام (فقه اللغة)

(۳) وَاسْتَرْشِدُ: یہ از باب استفعال اس کا مصدر "اِسْتِرْشَادٌ" ہے بمعنی طلب ہدایت۔ یہ "رُشْدٌ" سے ماخوذ ہے ومنه الارشاد بمعنی ہدایت کرنا۔ وفي التنزيل: يهدي الى الرشد فآمنا به۔ (الجن)

(۴) يُرْشِدُ:۔ از افعال اس کا مصدر اِرْشَادٌ ہے جس کے معنی بھلائی بتلانے اور ہدایت کرنے کے ہیں اور اس کا مجرد نصر سے ہے۔ وفي التنزيل: لعلهم يرشدون۔ (البقرہ)

(۵) اَلْمَفْزَعُ: بمعنی جائے پناہ اور یہ فزع سے مشتق ہے جس کے معنی گھبرانے کے ہیں اس کا مجرد فَزِعَ (س، ف) فَزْعًا بمعنی اس نے خوف کیا، گھبرانا، دہشت کھانا، خوف کرنا ٹھکانہ پکڑنا، واحد جمع مذکر ومؤنث سب کیلئے ہے۔ کمافي الحديث: فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ. مفزع یہ مصدر میمی بھی ہے۔ مفزع اور موئل میں فرق: ان دونوں کے معنی ہے جائے پناہ۔ مگر دونوں میں اتنا فرق ہے کہ مفزع، وہ جائے پناہ ہے جہاں گھبرا کر پہنچا جائے، بخلاف موئل کے کہ اس میں یہ شرط نہیں ہے۔ یعنی چاہے گھبرا کر پہنچے یا بغیر گھبرا کر

Maktaba Tul Ishaat.com

پہنچے۔(مسودۂ مؤلف ص:۳۳)

(۶)اَلْاِسْتِعَانَةُ:ای طَلَبُ الْعَوْنَةِ ۔یہ استفعال کا مصدر ہے بمعنی مدد چاہنا اور یہ "عَوْنٌ" سے مشتق ہے جس کے معنی مدد کے ہیں اس میں واحد جمع اور مذکر و مؤنث سب برابر ہیں، کمافی القراٰن: اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔(البقرہ)

(۷)اَلتَّوْفِيْقُ: یہ مصدر ہے از تفعیل اس کا مجرد۔وَفِقَ(ح) يَفِقُ وَفْقًا بمعنی ٹھیک ہونا اور منشاء کے مطابق ہونا۔ومنه الموفَّقُ بمعنی توفیق دیا گیا اور راستہ بتایا گیا یا کسی کام کے لئے اسباب خیر کا مہیا ہو جانا۔ای توجیه الاسباب نحو المطلوب. کما یقال: وَمَاتَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللهِ ۔(ھود)

(۸)اَلْمَوْئِلُ: بمعنی جائے پناہ، یا جائے نجات یہ وَالَ(ض) يَئِلُ سے پناہ لینا۔یقال وَال مِنْ كَذاای طلب النجاة.ووائل الیه بمعنی اس نے پناہ لی۔موئل اور مفزع میں فرق گزر چکا ہے۔

(۹)تَوَكَّلْتُ: اس کا مصدر توکل ہے از تفعل توکل کے معنی ہیں اپنے کام کو کسی پر امید کر کے چھوڑ دینا، یعنی کسی غیر پر بھروسہ کرنا، سونپ دینا. اتکل علی فلان معناہ ای اعتمدہ. کمافی التنزیل: وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَحَسْبُهٗ. اور اس کا مجرد وَكَلَ (ض) يَكِلُ بمعنی سپرد کرنا و سونپنا، تفویض کرنا، کسی پر چھوڑ دینا۔ یقال وکل الیه الامر ۔یعنی سونپا، کفایت حاصل کی۔ومنه التکلان. بمعنی اعتماد اور تفویض۔

☆......☆......☆

وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ. وَهُوَنِعْمَ الْمُعِيْنُ.

ترجمہ:۔اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (لوٹتا ہوں) اور ہم سب اسی سے مدد چاہتے ہیں، وہی بہتر مددگار ہے۔

(۱)اُنِيْبُ: صیغہ واحد متکلم از افعال اس کا مصدر اِنَابَةٌ ہے جس کے معنی ہے رجوع کرنا متوجہ کرنا اور توبہ کرنے کے ہیں۔ یقال اناب فلان الی اللهای تاب ولزم الطاعة. کمافی القراٰن: وَاَنِيْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ (الزمر) ومنه "النوائب" جمع نَائِبَةٌ بمعنی مصیبت و حوادثات زمانہ اور قائم مقام ہونے کے۔مجرد۔نَابَ(ن) يَنُوْبُ نَوْبًا، مَنَابًا، نِيَابًا بمعنی دوبارہ لوٹنا، بار بار لوٹنا۔

(۲)نَسْتَعِيْنُ: ۔صیغہ جمع متکلم از استفعال اس کا مصدر اِسْتِعَانَةٌ ہے بمعنی مدد چاہنا، "عَوْنٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی مدد عون عاون اعان بمعنی مدد کرنا، قوله تعالٰی: وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. (الفاتحة)

(۳) نِعْمَ: یہ فعل غیر متصرف ہے۔یہ انشاء مدح کے لئے آتا ہے، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ اور کبھی کبھی اس کے تثنیہ و جمع بھی آتے ہیں اور کبھی اس کے آخر میں "ما" لاحق کر دیا جاتا ہے اس وقت وہی صلہ کا قائم مقام سمجھنا چاہئے بشرطیکہ کوئی قرینہ ہو۔اور اہل عرب اس کو.ان فعلت فبها ونعمت۔ (بالتاء الساکنة) بھی استعمال کرتے ہیں۔اس کی تقدیر عبارت یوں ہوگی. نعمت النعلة۔اور نعم فعل مدح اس کا فاعل یا تو معرف باللام ہوتا ہے یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے یا ضمیر مبہم ممیّز بنکرہ منصوبہ، اس کے بعد کو مخصوص بالمدح یا بالذم کہتے ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) اَلْمُعِيْنُ: از افعال بمعنی مدد کرنے والا اس کا مصدر اِعَانَۃٌ ہے۔ یقال: "اعانه على الشیء" جب کہ وہ مدد کرے۔ عَانَ (ض) يَعِيْنُ عَيْنًا معنی نظر لگانا۔ اور عَيِنَ (س) يَعْيَنُ عَيَنًا، عَيْنَةً بمعنی آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔

تمت مقدمة المقامات الحريرية

بحمدالله تعالىٰ وعونه

في شهر ذي الحجة، سنة ١٤١٤هـ

الموافق: مايو: ١٩٩٤ء

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الْاُوْلٰى الصَّنْعَانِيَّةُ

''پہلا مقامہ جو صنعانیہ (کے نام سے معروف) ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

علامہ حریری نے یمن کے مشہور شہر صنعاء کی طرف منسوب کر کے اپنی کتاب کا پہلا مقامہ ''صنعانیہ'' رکھا ہے، اور آج کل یہ جنوبی یمن کے دارالحکومت کا نام ہے، یہاں کی آب وہوا معتدل ہے، مشہور ہے کہ جس نے اس شہر کو آباد کیا تھا اس کا نام ''صنعاء'' تھا اسی کی طرف منسوب کر کے اس شہر کا نام صنعاء رکھا گیا۔

اس مقامہ میں کل نو (۹) اشعار ہیں، علامہ حریری کی عادت کے مطابق کہ ان کی کتاب مقامات کے ہر دھائی کا پہلا مقامہ وعظ ونصیحت اور زہد وتقویٰ کی ترغیب پر مشتمل ہوتا ہے، چنانچہ ان کا یہ مقامہ بھی وعظ ونصیحت پر مشتمل ہے، جس میں انسان کی غفلت، آخرت کی تیاری اور دنیا کی بے ثباتی کو بڑے مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کیلئے علامہ حریری نے قصہ کو یوں ترتیب دیا ہے کہ ایک دفعہ حارث بن ہمام یمن کے مشہور شہر ''صنعاء'' میں گھومتے گھومتے ایک ایسی مجلس میں پہنچ گئے، جہاں رونے اور رلانے کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، تو علامہ حریری نے دیکھا کہ ایک صاحب تقریر کر رہے ہیں، اور تقریر ختم کرنے کے بعد وہ لوگوں سے چھپتے چھپاتے کچھ دور ایک غار میں اپنے ٹھکانے پر گئے، حارث بن ہمام کہتے ہیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے خفیہ طور گیا، تو وہاں جا کے دیکھا کہ وہ خطیب صاحب جو لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے، ان کے ساتھ ایک لڑکا ہے، سامنے شراب اور بھنا ہوا گوشت ہے، ابن ہمام نے کہا کہ یہ کیا؟ لوگوں کے سامنے تو زہد وتقویٰ کی نصیحتیں اور یہاں یہ حرکتیں؟ تو انہوں نے اس کا جواب اشعار میں دیتے ہوئے کہا کہ وعظ ونصیحت کا جال تو دنیا کمانے کیلئے بچھاتا ہوں، ابن ہمام نے سامنے بیٹھے لڑکے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لڑکا جواب دیتا ہے کہ یہ ادیبوں کے سرتاج ابوزید سروجی ہیں۔

☆......☆......☆

اَلْمَقَامَةُ الْاُوْلٰى اَلصَّنْعَانِيَّةُ حَدَّثَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ.

ترجمہ:۔ پہلا مقامہ (پہلی مجلس) جو (شہر) صنعاء کی طرف منسوب ہے، حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ۔

(۱) اَلْمَقَامَةُ: (بفتح المیم) بمعنی مجلس، سرداری، آدمیوں کے گروہ اور خطبہ اور نصیحت کے معنی میں بھی آتا ہے اور اس کلام فصیح کو بھی کہتے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہیں جس کو اہل مجلس بذوق وشوق سنیں جمع اس کی مقامات ہے۔

مقامے کی پہچان کا خصوصی نشان:...... جو مقامہ ہر دہائی کا اول ہوگا مثلاً پہلا، گیارواں، اکیسواں، اکتیسواں، اکتالیسواں ان مقاموں میں مواعظ وپند کی باتیں ہوں گی۔ اور ہر وہ مقامہ جو دہائی کے پانچویں درجہ میں ہوگا یعنی دہائی کے بعد درجہ میں پانچواں ہوگا جیسے دسواں، پندرہواں، وبیسواں، وپچیسواں، وتیسواں۔ اس میں تمسخر آمیز باتیں ہوں گی اور جو مقامہ دہائی کے چھٹے درجہ میں ہوگا۔ جیسے چھٹا، وبارہواں، اٹھارواں، وغیرہ اس میں ادب کی باتیں ہوں گی۔

(۲) **اَلْاُوْلٰی:** یہ اُخریٰ کی ضد ہے اور اَوَّل کا مؤنث ہے اس کی جمع اُوَل و اُوْلَیَاتٌ آتی ہیں، جیسے اُخَر و اُخْرَیَاتٌ اور اَوَّل کی جمع اَوَائِلُ، اَوَالِ، اَوَّلُوْن ہیں۔ لیکن لفظ اَوَّل کو صفت قرار دیں گے تب غیر منصرف ہوگا، جیسے: لَقِیتُهٗ عَامًا اَوَّلَ. اگر صفت نہ ہو تو منصرف ہوگا، جیسے: مَارَائِیتُه اَوَّلًا وَ آخِرًا. آلَ(ن) اَوْلًا، مَآلًا اِلَیْهِ بمعنی لوٹنا، اَوَّلَ اِلَیْهِ، تَاَوَّلَ الْکَلَامَ تفسیر کرنا۔ کقوله تعالٰی: وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ۔(الضُّحٰی)

(۳) **اَلصَّنْعَانِیَّةُ:** صنعاء ایک موضع کا نام ہے اس میں یاء نسبت کی ہے نون اس میں خلاف قیاس زائد ہے۔ چونکہ ان مقامات میں ابو زید سروجی کے حالات اس موضع کے متعلق بیان کئے گئے ہیں اس لئے اس مقامے کو اس موضع کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ صنعاء قصبة ببلاد الیمن، وقریة بباب دمشق. اور علامہ حریری نے یہ طرز اختیار کیا ہے کہ جس مقامے میں جس جگہ یا جس شخص کا قصہ بیان کیا گیا ہے اس مقامے کو اس کی طرف منسوب کر دیا ہے چنانچہ صنعاء کا اس مقامہ میں ذکر ہے لہذا اس کی طرف منسوب کر دیا۔ صنعاء دو جگہ ہے (۱) یمن میں (۲) شام میں جو دمشق کے قریب ہے، اگر اول مراد ہو تو اس کو صنعاء یمن کہتے ہیں اگر ثانی مراد ہے تو اس کو صنعاء دمشق یا شام کہتے ہیں۔ یہاں اول مراد ہے اس کی طرف نسبت کی گئی ہے قیاس تو یہ تھا کہ صنعائیہ بالہمزہ آتا لیکن خلاف قیاس صنعانیہ کر لیا ہے۔

(۴) **حَدَّثَ:** یہ تحدیث مصدر سے ہے، تحدیث کے معنی لغت میں کل کلام یبلغ الانسان من جهة السمع او الوحی فی یَقْظَتِهٖ او مَنَامِهٖ. از تفعیل بمعنی مطلق باتیں کرنا ہیں خواہ اچھی ہوں یا بری یقال: حدّث کذا یعنی بیان کیا۔ اور محدثین اس کو افعال و اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں استعمال کرتے ہیں۔ اور حَدَثَ(ن) حُدُوْثًا بمعنی واقع ہونا، نیا ہونا۔ ومنه احداث. حادثه مفاعلہ سے باہم گفتگو کرنا۔ اِحْدَثَ: ایجاد کرنا، پیدا کرنا۔ تَحَدَّثَ گفتگو کرنا۔ حَدُثَ(ك) حَدَاثَةً ۔ نیا ہونا، نو عمر ہونا۔

(۵) **اَلْحَارِثُ:** یہ اسم فاعل ہے اس کی جمع حُرَّاث و حَوَارِث ہیں، اس کے اصلی معنی زمین میں بیج ڈالنے کے ہیں۔ از نصر وضرب اور علامہ حریریؒ نے حارث اور ہمام کو جو اختیار کیا ہے وجہ یہ ہے کہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُاللّٰه وَعَبْدُالرَّحْمٰن وَاَصْدَقُهَا اَلْحَارِثُ وَهَمَّامٌ وَاَقْبَحُهَا اَلْحَرْبُ وَمُرَّةُ ۔ اور اپنے سچے ہونے کی وجہ بھی بتلائی کہ "کُلُّکُمْ حَارِثٌ وَکُلُّکُمْ هَمَّامٌ" سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذات کو کاسب یعنی حارث بن ہمام کہا ہے اور پھر ہمام بمعنی کثیر الاہتمام ہو سکتا ہے پھر بصری جو اپنا شہر ہے اس کی طرف منسوب کیا ہے اور ابو زید یہ زمانہ کی کنیت ہے کیونکہ ابو زید جو اوصاف ہیں وہی زمانہ کے بھی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

قَالَ ابْنُ هَمَّامٍ: قَالَ لَمَّااقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ، وَأَنْأَتْنِي الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْاَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِي طَوَائِحُ الزَّمَنِ، اِلٰى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ، فَدَخَلْتُهَاخَاوِيَ الْوِفَاضِ.

ترجمہ:۔ کہا ابن ہمام نے کہ جب میں مسافر ہونے کیلئے کوہان پر سوار ہوا۔ اور دور کیا مجھ کو غریبی و مفلسی نے میرے ہم عمروں سے تو پھینکا مجھ کو حوادث زمانہ نے صنعاء یمن کی طرف پس داخل ہوا میں اس میں اس حال میں کہ میرا توشہ دان خالی تھا۔

(۱) اِبْنٌ: بیٹا جمع بَنُوْن و اَبْنَاءُ اس کی تصغیر بُنَيٌّ ہے، نسبت کے وقت، اِبْنِيٌّ، بَنَوِيٌّ کہتے ہیں۔ مؤنث بِنْتٌ، جمع بَنَاتٌ اور تصغیر بُنَيَّاتٌ آتی ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۲) هَمَّام: یہ "هَمٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی ارادہ کرنا، کما فی القران: وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا. از نصر اور هَمَّامٌ اس شخص کو بھی کہتے ہیں، جو ارادہ کرلے اور وہ اس کو پورا کر کے ہی چھوڑے، مرتحقیقہ۔

(۳) لَمَّا: از ظرفیت کے معنی میں ہے کیونکہ یہ دونوں زمانہ ماضی پر دلالت کرتے ہیں اور لَمَّا و لَوْ کے اندر فرق یہ ہے کہ "لَوْ" دلالت کرتا ہے، انتفاء ثانی پر بہ سبب انتفاء اول کے اور لَمَّا ثبوت ثانی پر بہ سبب ثبوت اول کے اور لَمَّا کے مابعد فعل ماضی ضرور ہوگا خواہ لفظا ہو یا معنی، اگر مضارع ہے تو مجزوم ہوگا جیسے لم ہے لیکن لَمَّ اور لَمَّا میں پانچ فرق ہیں۔ (ا) لَمَّا حرف شرط کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا اور "اِنْ لَمَّاتَقُمْ" کہنا بالکل غلط ہے۔ ہاں اِنْ لَمْ تَقُمْ کہنا صحیح ہے۔ (ب) لَمَّا میں نفی استمرار ہے لَمْ میں نہیں ہے۔ لَمَّا کا منفی مسلم النفی الی الحال ہے اور منفی لَمْ میں نہیں انقطاع اور اتصال دونوں کا احتمال ہے جیسے قَالَ تَعَالٰى: لَمْ يَكُنْ شَيْئًامَذْكُوْرًا ۔ (الدھر) (ج) یہ کہ اکثر طور پر منفی لما قریب من الحال ہوتا ہے بخلاف منفی لم کے (د) یہ کہ منفی لما کا ثبوت متوقع ہے بخلاف منفی لم کے (ھ) یہ کہ اگر کوئی دلیل یا قرینہ ہو تو منفی لما جائز الحذف ہے۔ (والتفصیل فی افادات، ص: ٣٤)

(۴) اِقْتَعَدْتُ: یہ "اِقْتِعَادٌ" مصدر سے ہے بمعنی سواری بنانا یا قعدہ بنالینا از افتعال۔ یہ ماخوذ ہے قَعْدٌ یا قُعُوْدٌ سے ہے نصر سے بمعنی بیٹھ جانا اور قعود اس اونٹ کو کہتے ہیں جس پر سواری کی جائے اس کی جمع قُعْدَان و قِعْدَان و اَقْعِدَةٌ ہیں۔ جو قیام کی ضد ہے ابو زید نے کہا ہے کہ یہ قیام و قعود دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کا مجرد از نصر ہے بمعنی بیٹھنا۔ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا.

(۵) غَارِبَ: یہ اسم جامد ہے مشتق نہیں ہے اس کے معنی کوہان کا اگلا حصہ ہے اس کی جمع غَوَارِب آتی ہے غرب بمعنی دور ہونا، کما یقال: حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ اِذْهَبِيْ حَيْثُ شِئْتِ. مجرد نصر سے ہے بمعنی سفر کرنا، دور ہونا۔

(۶) اَلْاِغْتِرَاب: بمعنی وطن سے دور ہونا، پردیسی ہونا، سفر کرنا، اور غیر اقارب میں شادی کرنا۔ یہ مصدر ہے از افتعال اور اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی دور ہونا وطن سے۔

(۷) اَنْأَتْنِيْ: اس میں قاعدہ قَدْ اَفْلَحَ جاری ہوسکتا ہے۔ یہ صیغہ واحد مؤنث غائب ہے از افعال اس کا مصدر اِنْاءَةٌ ہے بمعنی دور کرنا

Maktaba Tul Ishaat.com

اس کا مجرد نصر سے ناقص واوی بمعنی دور ہونا و فتح سے ناقص یائی مستعمل ہے۔ ومنه النائی کالقریب. كَمَافِي التَّنْزِيْلِ: وَاِذَا اَنْعَمْنَاعَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَابِجَانِبِهِ. (الفصلت)

(۸) اَلْمَتْرَبَة: یہ فقر وفاقہ کے معنی میں آتا ہے یہ "مکرمة" کے وزن پر ہے كَمَافِي الْقُرْاٰن: اَوْمِسْكِيْنًاذَامَتْرَبَةٍ ۔(بلد) ای لاصقا بالارض. خاک آلود ہونا۔ یہ سمع سے آتا ہے۔ یُقَالُ ترب الثوب کپڑا غبار آلود ہوا۔ اور تِرْبٌ (بکسر التاء) بمعنی ہم عمر، جمع اَتْرَابٌ ہے۔

(۹) اَلْاَتْرَاب: یہ تِرْبَةٌ (بکسر التاء) کی جمع ہے۔ بمعنی ہم عصر و ہم عمر اور یہ تَرِبَ سمع سے ہے۔ كَمَافِي الْفُرْقَان: وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۔(النبأ). تراب اور توام میں فرق: تَوَامٌ : ان جڑواں بچوں کو کہتے ہیں جو ایک شکم سے یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے ہوں اور تِرْب، وہ جڑواں بچے ہیں جو خواہ بطن واحد سے پیدا ہوں یا بطنین (دو بطن) سے ہوں لیکن ہم عمر ہوں یا قریب العمر ہوں كمافي القراٰن وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا.

(۱۰) طَوَّحَتْ: یہ تَطْوِيْحٌ مصدر ہے بمعنی ضائع کرنا برباد کرنا اور پھینک دینے کے معنی میں بھی آتا ہے از تفعیل اور نصر سے بمعنی ہلاک ہونا، پریشان ہونا۔ وَمِنْهُ الطَّوَائِحُ بمعنی المهلكات۔ اور طَاحَ (ض) طَيْحًا مصدر ہے بمعنی ہلاک ہونا یا قریب الی الهلاک ہونا۔

(۱۱) طَوَائِحُ : یہ طَائِحٌ کی جمع ہے بمعنی حادثات زمانہ طَائِحٌ اسم فاعل کا صیغہ ہے، باب تفعیل سے اور قاعدہ ہے کہ کبھی ایسا کرتے ہیں کہ مزید فیہ سے حروف زائد دور کر کے مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ لاتے ہیں جیسے یہاں پر ہے اور طَاحَ (ن) يَطُوْحُ بمعنی ہلاک و برباد ہونا۔

(۱۲) اَلزَّمَنْ: زمانہ کی جمع ہے اور اَزْمُنٌ، اَزْمِنَةٌ و اَزْمَانٌ بھی جمع ہیں باب سمع سے آتا ہے زَمَنٌ (بفتح المیم) معنی زمان۔ زَمِنٌ (بکسر المیم) شل مرد کو کہتے ہیں، کیونکہ زمانہ بھی آدمی کو بےکار کر دیتا ہے۔

(۱۳) صَنْعَاءَ: دو ہیں (۱) دمشق میں (۲) یمن میں۔ یہاں دوسرا مراد ہے۔ یعنی صنعاء یمن میں ایک قلعہ، یا ایک شہر کا نام ہے۔

(۱۴) فَدَخَلْتُهَا: دُخُوْلٌ مصدر سے بمعنی داخل ہونا، از نصر كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (آل عمران) یہ خروج کی ضد ہے۔ اور دَخَل کے معنی عیب و مکر کے بھی آتے ہیں كقوله تعالٰى: وَلَاتَتَّخِذُوْا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ ۔(النحل) یہ داخل عام ہے خواہ دخول فی المکان ہو یا فی الزمان یا فی الاعمال.

(۱۵) خَاوِیْ: یہ صیغہ اسم فاعل ہے بمعنی خالی، خَوٰى (ض، س) يَخْوِىْ خَوَاءً. بمعنی خلی و سقط (خالی ہونا، گرنا) خَاوِى الْوِفَاضِ، یہ حال ہے "دَخَلْتُ" کی ضمیر سے۔ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَهِيَ خَاوِيَةٌعَلٰى عُرُوْشِهَا. ای خالية وقيل ساقطة على سقوفها. خالی اور خاوی میں فرق: ان دونوں کے درمیان فرق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ خاوی اس جگہ کو کہا جاتا ہے جو جگہ جس چیز کی وجہ سے آباد تھی وہ چلی جانے کے بعد ویران بھی ہو گئی ہو۔ اور خالی کے معنی عام ہیں چاہئے کوئی چیز خالی ہو کر وہ جگہ ویران ہو گئی یا بحال باقی ہو۔

(۱۶) اَلْوِفَاض: یہ وَفِيْضَةٌ کی جمع ہے بمعنی چمڑے کا تھیلہ یا وہ تھیلہ جس میں چرواہا کھانا وغیرہ رکھتے ہیں (توشہ دان) وِفَاضٌ۔ مفاعلة کا مصدر ہے اور ضرب سے بھی ہے بمعنی جلدی کرنا دوڑنا یہاں مراد توشہ دان ہے یا ترکش یعنی وہ چمڑے کا تھیلا جس میں تیر

Maktaba Tul Ishaat.com

رکھتے ہیں۔ کمافی التنزیل: كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ. (المعارج)

☆......☆......☆

بَادِيَ الْاِنْفَاضِ، لَااَمْلِكُ بُلْغَةً وَّلَا اَجِدُ فِيْ جِرَابِيْ مُضْغَةً فَطَفِقْتُ اَجُوْبُ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ، وَاَجُوْلُ فِيْ حَوْمَاتِهَا جَوَلَانَ الْحَائِمِ.

ترجمہ:۔ جھاڑنا ظاہر تھا (یعنی بالکل خالی ہو گیا تھا) اور میں کسی ایسی چیز کا مالک نہ تھا جو قوت لایموت کے بقدر ہو۔ اور نہیں پاتا میں اپنی جھولی میں گوشت کا ٹکڑا۔ پس میں صنعاء کے راستوں کو عاشق سرگرداں کی طرح قطع کرنے لگا۔ اور اس شہر کے راستوں میں پیاسے جانوروں کی طرح چکر لگانے لگا۔

(۱) بَادِيَ: ناقص واوی از نصر بمعنی ظاہر ہونا اس کا مصدر بُدُوًّا و بَدَاءَۃً ہے۔ کَمَا فِي الْقُرْاٰنِ: بَادِيَ الرَّأْيِ۔ (ہود) ای ظاهر الرأی. بَادِئٌ از فتح بمعنی شروع کرنا۔ ومنه الابتداء، بداء تفعیل سے بمعنی مقدم کرنا، ترجیح دینا۔

(۲) اَلْاِنْفَاضُ: مصدر افعال ہے بمعنی جھاڑ دینا یا توشہ کا ختم ہو جانا۔ اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی حرکت دینا۔ یہ لازم و متعدی دونوں میں مستعمل ہے کمافی الحدیث الشریف: كُنَّا فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَنْفَضْنَا ای فنی زادُنا. اصله نَفَضَ (ن) يَنْفُضُ بمعنی حرکت دینا۔

(۳) لَا اَمْلِكُ: ازضرب بمعنی مالک ہونا، اس کے مصادر مَلْكًا، مِلْكًا و مُلْكًا و مَمْلَكَةً و مُلْكَةً ہیں۔ وفی التنزیل: اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النساء)۔ اعلم اَنَّ الْمُلْكَ (بضم المیم) السلطان والقدرة والْمِلْكُ (بکسر المیم) ماحوته الید. وهو عام من المال. وقیل بالضم یعم التصرف فی ذوی العقول وغیرهم (وبالکسر) یختص لغیر العقلاء والمضموم هو التسلط علی من یاتی من الطاعة. مِلْكٌ کے اندر حرکات ثلثہ میم، وسکون اللام، ازضرب بمعنی مالک ہونا۔ مِلْكٌ جمع اَمْلَاك، مَلَكٌ جمع مُلُوْك، مَلِكٌ جمع مَلَائِكَة۔

(۴) بُلْغَةٌ: علی وزن فُعْلَةٌ بمعنی اسم مفعول یعنی وہ مقدار کہ جس سے اپنی زندگی گذار سکے۔ قُوْتٌ لَايَمُوْتُ. وهو مقدار ما یبلغ به من العیش الی المنزل ایسا تھوڑا توشہ کہ جس سے آدمی اپنی زندگی بسر کر سکے۔ بَلَغَ (ن) يَبْلُغُ بُلُوْغًا. كَمَافِي التَّنْزِيْلِ: فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ. ای وصلن.

(۵) وَلَا اَجِدُ: ازضرب وحسب۔ اس کے مصادر وُجْدًا و جِدَةً و وُجُوْدًا و وِجْدَانًا ہیں بمعنی مطلوب کو پالینا۔ فی القراٰن: وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا. (احزاب) اور وجد کبھی علم کے معنی میں مستعمل ہے اس صورت میں یہ افعال قلوب میں سے ہوگا اور دو مفعولوں کو نصب دے گا۔

(۶) جِرَابِيْ: (بکسر الجیم) بمعنی توشہ دان۔ خواہ لکڑی کا ہو یا چمڑے کا۔ جو خالص چمڑے کا ہو۔ جَوَّبَ تفعیل سے آزمانا، آزمائش کرنا۔ اس کی جمع اَجْرِبَةٌ و جُرُبٌ و جُرْبٌ آتی ہیں اور "سَفَطٌ" بمعنی چھوٹا صندوقچہ، ڈبہ، عطردان، "مِحْفَضٌ" تھیلہ "زنبیل" چمڑے کا تھیلا، جَرِبَ (س) جَرَبًا بمعنی خارش زدہ ہونا۔ جراب اور وِفاض میں فرق: یہ دونوں لفظ توشہ دان کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

اوران دونوں میں عام وخاص کی نسبت ہے کہ وِفاض خاص ہے، یعنی وہ توشہ دان جو خالص چمڑے کا ہو اور جرابٌ عام ہے خواہ چمڑے کا ہو یا لکڑی کا۔

(۷) مُضْغَةٌ: وہ گوشت کا ٹکڑا جو چبایا ہوا ہو اس کی جمع مُضَغٌ و مُضْغَاتٌ آتی ہیں، بعض نے کہا کہ مُضْغَةٌ گوشت کے ٹکڑے کے علاوہ ہوتا ہے جیسے قرآن میں ہے: فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا. (المؤمنون)

(۸) فَطَفِقْتُ: ازسمع وضرب طَفِقَ بمعنی کسی کام کو کرنے لگنا، جَعَلَ و شَرَعَ ۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے، کَقَوْلِهٖ تعالیٰ: وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ۔ (طٰہٰ)

(۹) اَجُوْبُ: یہ اجوف واوی ہے از نصر مصدر جَوْبًا و جَوَابًا بمعنی سیر کرنا، شہروں کی سیر کرنا۔ کما فی التنزیل: وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ. (الفجر) جب افعال سے لائیں گے تو جواب دینے کے معنی ہونگے، کیونکہ جواب بھی سوال کو قطع کرتا ہے۔ ومنه الاجابة واستجابة بمعنی جواب دینا۔ جَابَ وَ جَوَّبَ الثَّوْبَ بمعنی جیب بنائی۔

(۱۰) طُرُقَاتِهَا: یہ طَرِيْقٌ کی جمع ہے بمعنی راستہ۔ یہ مذکر ومؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے اور طریق کی جمع طُرُقٌ، اَطْرُقٌ و اَطْرِقَةٌ و اَطْرِقَاءُ جمع الجمع الطُّرُقَاتُ بھی آتی ہے، اس کے تین معنی ہیں (ا) کھٹکھٹانا، جیسے: طرقت الباب (ب) رات میں آنا جیسے: هُوَ ضَيْفٌ طَارِقٌ فِيْ اَرْضِكُمْ الخ (ج) مکدر ہونا جیسے طَرَقَ الْمَاءُ. پانی گدلا ہو گیا۔ اور کبھی جمع بھی مستعمل ہوتی ہے، کَقَوْلِهٖ تعالیٰ: كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا. طَرَقَ (ن) طَرْقًا بمعنی کوٹنا، اَطْرَقَ ۔ سوچ میں پڑنا ۔ ومنه الطريقة، سیرت، حالت، مذہب۔

(۱۱) مِثْلُ: جمع اَمْثَالٌ ہے اور مثال اور مثل میں فرق یہ ہے کہ مثل کہتے ہیں جو تمام حقیقت میں شریک ہو جیسے: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ، اور مثال کہتے ہیں جو بعض اعراض میں شریک ہو، جیسے کسی انسان نے دیوار پر نقش کیا تو یہ نقوش اصل کی مثال ہیں اس کا مثل نہیں ہیں۔ اس جیسا یہ مذکر ومؤنث تثنیہ وجمع سب میں یکساں ہیں کبھی مطابقت بھی کر لیتے ہیں مَثَلٌ اور مِثْلٌ دونوں لغتیں ہیں، جیسے: مَثَلَ (ن) مَثْلًا و مُثُوْلًا بمعنی اس جیسا ہونا۔

(۱۲) اَلْهَائِمُ: بمعنی سرگرداں ہونا، از نصر بمعنی چکر لگانا، گھومنا یا ایسا جانور جو بہت پیاسا ہو لیکن ڈر کی وجہ سے نہ پی سکتا ہو اور گھومتا ہو از ضرب بمعنی محبت کرنا اور اسی طرح چلنا کہ پتہ نہ چلے کہاں جا رہا ہے۔ یعنی سرگرداں، متحیر: يقال هام في الامر اي اذا تحير اس کے مصادر هَيْمًا، هَوْمًا و هَيَمَانٌ، هِمَان و تهيمان ہیں، كَقَوْلِهٖ تعالیٰ: فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ. (الشعراء) جمع هُيَّمٌ و هُيَّامٌ آتی ہیں، مثل عَطْشَانُ: فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ (الواقعہ) هَيْمَانٌ بمعنی پیاسا ہونا۔ يُقَالُ: رَجُلٌ هَيْمَانٌ. اي عَطْشَانٌ.

(۱۳) اَجُوْلُ: اجوف واوی از نصر اس کے مصادر جَوْلًا و جَوَلَانًا بمعنی طواف کیا، گھوما، چکر لگایا اي اطاف في المكان. (بفتح الواو وسكونها) دو لغتیں ہیں، اجتیال افتعال سے بمعنی چکر دینا اور تفعیل سے بمعنی بہت چکر دینا۔ يقال جَوَّلَ فِي الْاَرْضِ، زمین میں بہت گھوما۔

(۱۴) حَوْمَاتِهَا: یہ جمع ہے حَوْمَةٌ کی اي لكل شيء معظمة ۔ زمین کے معظم حصہ کو کہتے ہیں جسے وسط بھی کہتے ہیں۔ اور حَوْمٌ

Maktaba Tul Ishaat.com

کے معنی گھومنے کے بھی آتے ہیں از نصر کما فی حدیث الاستسقاء: اَللّٰهُمَّ اِرْحَمْ بَهَائِمِنَا الْحَائِمَة. وهی التی تطوف فلا تجد ماء ترده وکل عطشان.

(۱۵) اَلْحَائِمُ: اجوف واوی از نصر ہے اس کی جمع حُوَّمٌ ہے یعنی وہ شخص جسے بہت زیادہ پیاس ہو جس کی وجہ سے وہ چکر لگا کر گھومے یا جانور کا چکر لگانا پانی پینے کے لئے، یہاں یہی مراد ہے۔

☆......☆......☆

وَاَرُوْدُ فِیْ مَسَارِحِ لَمَحَاتِیْ وَمَسَائِحِ غَدَوَاتِیْ وَرَوْحَاتِیْ كَرِيْمًا اُخْلِقُ لَهٗ دِيْبَاجَتِیْ.

ترجمہ:۔ اور تلاش کرنے لگا میں اپنی آنکھوں کی چراگاہ میں۔ اور صبح وشام کی سیاحت میں پھرنے کی جگہوں میں۔ ایسے کریم کو جس کے سامنے میں اپنے چہرے کو پرانا (ذلیل) کروں (یعنی کچھ مانگوں)۔

(۱) اَرُوْدُ: یہ "رَوْدٌ" سے ماخوذ ہے یہ اجوف واوی ہے، رَادَ يَرُوْدُ (ن) رَوْدًا، رِيَادًا، طلب کرنا۔ اس کے اصلی معنی ہیں پانی اور گھاس کے طلب کرنے کے ہیں ای طلب الماء والكلاء. یہاں پر مطلب ہے طلب اور تلاش۔ کما فی حدیث علی رضی الله عنه: يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَيَخْرُجُوْنَ اَدِلَّةً ای یدخلون طالبین للعلم من عنده ویخرجون ادلة هداة للناس.

(۲) مَسَارِحُ: یہ مَسْرَحٌ کی جمع ہے بمعنی چراگاہ۔ سَرَحَ (ف) سَرْحًا، سُرُوْحًا بمعنی چرنا یا جانوروں کو چھوڑ دینا چرنے کیلئے۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ کقوله تعالیٰ: وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا. (احزاب)

(۳) لَمَحَاتِیْ: یہ لَمْحَةٌ کی جمع ہے اصلی معنی ہے گوشۂ چشم سے دیکھنے کے ہیں۔ قَالَ الْفراء، فی قوله تعالیٰ: كَلَمْحِ الْبَصَرِ. قال بالخطفة بالبصر وقيل لايكون الامن بعيد. یہ فتح سے ہے بمعنی چپکے سے دیکھنا، اور فقہ اللغۃ میں ہے (ا) جب انسان کسی شئے کو پوری آنکھ سے دیکھے تو اس کو "عینه ورمق" کہتے ہیں۔ (ب) اگر کان کی جانب کے گوشۂ چشم سے دیکھے تو اس کو لحظه والتفات کہتے ہیں۔ اگر جلدی سے دیکھے تو اس کو "لَمْحٌ" کہتے ہیں اگر ناک کی جانب کے گوشے سے دیکھے تو اسے مَاقٌ کہتے ہیں۔

(۴) مَسَائِحُ: یہ مَسِيْحٌ یا مَسِيْحَةٌ کی جمع ہے، اور سَاحَ (ض) يَسِيْحُ سِيَاحَةً بمعنی چلنا، پھرنا۔ اور دجال کو بھی مسیح کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی زمین پر بہت پھرے گا، اور عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ آپ بہت سیر کرتے تھے۔ اس کی جمع سُيُوْحٌ واَسْيَاحٌ آتی ہیں اور مصادر سِيَاحَةٌ وسُيُوْحٌ وَسَيَحَانٌ بھی ہیں اور جمع سُيَّاحٌ وَسَائِحُوْنَ آتی ہیں۔ وجاء فی الحديث: لَاسِيَاحَةَ فِی الْاِسْلَامِ. اور اسی سے سَائِحٌ بمعنی صائم ہے، کیونکہ جو سیر وسیاحت کرتا ہے اس کے ساتھ کھانے کا سامان ہمیشہ نہیں رہتا، لہذا وہ صائم کی طرح کچھ نہیں کھاتا ہے۔

(۵) غَدَوَاتِیْ: یہ غَدَاةٌ کی جمع ہے بمعنی سویرا، شروع دن۔ غَدَا (ن) يَغْدُوْ غُدُوًّا بمعنی صبح چلنا۔ کبھی صار کے معنی میں بھی مستعمل ہے اس وقت مبتدا مرفوع، خبر منصوب ہوگی۔ وهی مابين صلاة الصبح وطلوع الشمس. یہاں غداة، عشاء کے بالمقابل ہے وفی الحدیث: لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا ۔ غدو کے معنی صبح کے وقت چلنے کے ہیں یہ رواح کی ضد

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے۔غداۃ کی جمع غَدَایَا، جیسے عشیۃ کی جمع عَشَایَا ہے۔اورغداۃ کے بالمقابل آصال ہے. غَدِیَ(س) غَدًا بمعنی شروع دن میں کھانا ،ناشتہ کرنا۔صباح: اول ساعۃالنہار،بکور: بعدالصبح قبل الطلوع ثم الغدوۃ بعدالطلوع ثم الضحٰی.

(۶) رَوْحَاتِیْ: یہ رَوْحَۃٌ کی جمع ہے بمعنی شام کے وقت جانایا زوال سے غروب تک کے وقت کو کہتے ہیں، یاایک مرتبہ جانا،اس کی ضد صباح ہے۔اس کے مصادر رَاحَ(ن) رَوْحًا ورَوَاحًا بمعنی آخردن میں آنااورآخردن میں جانا،شام کے وقت کام کرنااورروحۃ کا اطلاق زوال شمس سے غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔

(۷) کَرِیْمًا: یہ ''ارود''کامفعول ہے جوضداللئیم ہے بمعنی بخشش کرنے والا۔والجمع کِرَامٌ، کُرَمَاءُ ۔کریم وہ شخص ہے جو بغیرسوال کے کسی کو دے۔کریم جوجمیع صفات حمیدہ کا جامع ہو۔اورکریم کی نسبت اگرخدا کی طرف ہے تواس سے مراداس کا احسان وانعام ہے،اگرکریم کی نسبت انسان کی طرف ہوتواس سے اس کے عمدہ ونمایاں اخلاق مراد ہوتے ہیں۔جواد،کریم اورسخی میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جوشخص سوال کرنے پرکسی کودیتا ہواس کو جوَاد کہتے ہیں اورجوبغیر مانگنے کے دوسروں کے نفع کیلئے بغیراپنے ذاتی نفع کے عطاکرے اس کوکریم کہاجاتا ہےاورسخی وہ ہے جوجمع کرتارہتاہواور مانگنے پرکسی کومحروم نہ کرتاہواورسفارش کوقبول کرتاہو۔

(۸) اُخْلِقُ: اس کا مصدراِخْلَاقٌ ہے بمعنی پرانا ہونا،یاپرانا کرنا۔یہاں اول مراد ہے یہ لازم متعدی مذکرومؤنث دونوں میں مستعمل ہےازکرم خَلُقَ الثَّوْبُ ۔کپڑاپرانا ہوگیااورنصر سے بمعنی پیدا کرناجیسے:خَلَقْتُهٗ۔نیزسمع سے مصدرخَلَقًا نرم ہونا۔وکرم سے خُلُوْقَةً وخَلَاقَةً وخُلُوْقًا بمعنی چکنا کردینا،نرم ہونایاکہنہ ہونااورخَلَقٌ کی جمع اَخلاق وخُلْقَان آتی ہیں۔

(۹) دِیْبَاجَتِیْ: یہ دیباچہ کامعرب ہے یادَبَّاج کا معرب ہے،جس کے معنی اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ وخِیَارُکُلِّ شَیْءٍ کے ہیں، یہاں اس سے مرادچہرہ ہے''دیباج''اصل میں اس کپڑے کو کہتے ہیں،جس کا تانا،بانادونوں خالص ریشم کا ہو۔اس سے عمدہ مقصد ہے،لہٰذاچہرہ کوبھی کہتے ہیں،دیباج کی جمع دَبَابِیْج دَبائج اوردَبَجَ(ن)دَبْجًا بمعنی منقش ومزین کرنا،خوشنما بنانا۔اوروہ کپڑاجس کا تانابانا دونوں ریشم سے ہواسکودیباج کہتے ہیں۔چونکہ اول ملاقات میں رخسار پرنظرپڑتی ہے اس میں اولیت موجود ہے اورکتاب کے دیباچہ میں بھی وجہ اولیت موجود ہے،کیونکہ وہ بھی کتاب کے شروع میں ہوتا ہے۔اورصاحب کتاب کا چہرہ کوکہنہ کرنے سے مرادذلت کوبرداشت کرنا ہے۔

☆......☆......☆

وَاَبُوْحُ اِلَیْهِ بِحَاجَتِیْ اَوْاَدِیْبًا تُفَرِّجُ رُؤْیَتُهٗ غُمَّتِیْ وَتُرْوِیْ رِوَایَتُهٗ غُلَّتِیْ،حَتّٰی اَدَّتْنِیْ خَاتِمَةُ الْمَطَافِ.

ترجمہ:۔اوراپنی حاجت کوان کے سامنے ظاہرکروں۔اورتلاش کرنے لگامیں ایسے ادیب کوجس کا دیکھنامیراغم کودورکردے۔اورجس کی بات چیت میری پیاس کوبجھادے۔یہاں تک کہ پہنچادیا ہے میرے اخری طواف(گھومنے)نے۔

(۱) اَبُوْحُ: صیغہ واحدمتکلم اجوف واوی ہے۔بَاحَ(ن)یَبُوْحُ بُوْحًاوبُوُوحًاوبُؤُوْحَۃً بمعنی ظاہرکرناوظاہرہونا۔اوریہ باء کے ذریعہ متعدی ہوجاتا ہے،کمافی قول الشاعر: کم باح باسمی بعدماکتم الهویٰ

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲)بِحَاجَتِیْ: حاجت،ضرورت والجمع حَاجٌّ وحَاجَاتٌ وحُوَجٌ وحَوَائِجُ. حَاجَ(ن)یَحُوْجُ حَوْجًا،حَاجَ اِلَیْهِ بمعنی محتاج ہونا۔ومنه الاحتیاج. "بِحَاجَتِیْ" میں باءتعدیہ کیلئے ہے۔قَالَ تَعَالٰی: اِلَّاحَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضَاهَا.

(۳)اَدِیْبًا: بمعنی ظریف، عقل مند،صاحب ادب۔اس کی جمع اُدَبَاءُ ہے مثل فقہاء ازضرب وکرم قدم تحقیقہ۔جیسے: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ.

(۴)تَفَرَّجُ: ازتفعیل بمعنی کھول دینا،کشادہ کرنا یا کسی کا غم دور کرنا وزائل کرنا۔اس کا مجرد "فرج" ضرب سے آتا ہے بمعنی شرمگاہ۔والجمع فُرُوْج اورفرج کہتے ہیں دو چیزوں کے درمیان کشادگی کو اور یہ "تفرج" ادیبًا کی صفت ہے، کَمَاقَالَ تَعَالٰی: وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ. (المؤمنون)

(۵)رُؤْیَتُهٗ: یہ،رویتٌ مصدر ہے، رأی یَرَای(ف)رَأیًا ورُؤْیَةً،رَأیَانًا بمعنی دیکھنا،آنکھ سے دیکھنا۔نظر بالعین والقلب دونوں کو رؤیت کہا جاتا ہے۔اوراصل عبارت یوں ہے "رؤیتی إیاہ" تھا۔اورإدراك. احاطه بالكليه کو کہتے ہیں۔وفی التنزیل: اَلَمْ تَرَاِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْامِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ۔(البقرہ).

(۶)غُمَّةٌ: (بضم الغین وتشدیدالمیم) بمعنی غم، بے چینی وامرِ دشوار۔نصر سے بمعنی ڈھکنا، غمگین ہونا۔اس کی جمع غُمُوْمٌ وغُمَمٌ واَغْمَامٌ ہیں، کمافی القراٰن: ثُمَّ لَایَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّةً. (یونس)

(۷)تُرْوِیْ: یہ،إرْوَاءٌ مصدر سے مشتق ہے ازافعال بمعنی سیراب کرنا،اس کا مجرد سمع سے آتا ہے بمعنی سیراب ہونا، پیاس بجھنا۔رَیًّا مصدر رَیَّانًافاعل جمع رُوَاءُ. ومنه یوم الترویة۔اورضرب سے اس کے معنی روایت کرنا اورنقل کرنے کے آتے ہیں۔

(۸)غُلَّتِیْ: غُلَّةٌ، (بضم الغین وتشدیداللام) بمعنی پیاس کو کہتے ہیں اور پیاس اول درجہ کو عطش، پھر ظماء، پھر صدی، پھر غلة، پھر لهبة، پھر هیام، پھر اُوَام پھر جُوَاد۔(فقه اللغة) غَلَّةٌ(بفتح الغین) بمعنی پیداوار، جمع غَلَّاتٌ۔اورغِلَّةٌ (بکسرالغین) بمعنی طوق جو قیدی کی گردن میں ڈالا جائے اس کی جمع غُلَلٌ واَغْلَالٌ ہیں۔کمافی القراٰن: فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا. (یٰسٓ) اورغلة کے اصلی معنی ہے حرارت جوف،اورغَلَّ(ن)یَغُلُّ غُلُوْلًا بمعنی خیانت کرنا۔اورغِلٌّ (بکسرالغین) غلا(ض)غلیلاً بمعنی الحقد: حسد کرنا۔اورسمع سے بھی آتا ہے بمعنی پیاسا ہونا۔

(۹)حَتّٰی اَدَّتْنِیْ: یہ، تَأدِیَةٌ مصدر سے بمعنی اَوْصَلَتْنِیْ یعنی پہنچادینا۔اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنی پہنچنا، یہاں حتی اجول کیلئے غایت ہے اورادی بالتخفیف مستعمل نہیں ہوتا ہے یعنی ادّیٰ کا ثلاثی اسی معنی کے اعتبار سے نہیں ہے، بلکہ اَدٰی(ض)یَادِیْ اَدْیًا بمعنی ادا کرنا، پہنچانا. فَلْیُؤَدِّالَّذِیْ اُؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ۔(البقرہ)

(۱۰)خَاتِمَةٌ: معنی کسی چیز کے اخیر کو کہتے ہیں، جیسے: خاتمةالشیء ای اقصاه اس کی جمع خَوَاتِیْم وخَاتِمات. کقوله تعالٰی: خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ. لانه ختم النبوة ۔(الاحزاب) ویقال: خاتم القوم (بفتح التاء وکسرها) ای آخرهم. ومنه خاتم النبیین. خاتَم، بمعنی انگوٹھی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱) اَلْـمَطَاف: یہ مصدر میمی ہے بمعنی طواف کرنا، طواف سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کے گرد اگرد پھرنا از نصر بمعنی گھومنا و چکر کھانا پھرنا ومنہ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی: یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِآنِیَةٍ. (الدھر) ای اذا دار حولهم.

☆......☆......☆

وَهَدَتْنِی فَاتِحَةُ الْاَلْطَافِ إِلٰی نَادٍ رَحِیْبٍ مُحْتَوٍ عَلٰی زِحَامٍ وَنَحِیْبٍ فَوَلَجْتُ غَابَةَ الْجَمْعِ لِاَسْبُرَ مَجْلَبَةَ الدَّمْعِ.

ترجمہ:۔ اور پہنچادیا ہے مجھ کو خدا کی شروع مہربانیوں نے (مہربانی کی ابتدا نے)۔ ایک وسیع کشادہ مجلس کی طرف۔ جس میں بہت سے لوگ تھے۔ اور اس میں رونے کی آواز تھی۔ پس داخل ہوا میں جماعت کے بیچ میں۔ تاکہ رونے کا سبب معلوم کرسکوں۔

(۱) هَدٰی: یہ ضرب سے ہے بمعنی راہ دکھانا، إِهْدَاءٌ کے معنی ہدیہ دینا از افعال، کبھی برعکس بھی ہوتا ہے۔ اور افتعال إِهْتِدَاءٌ بمعنی ہدایت پانا۔ اور ہدایت کے دو معنی ہے (ا) اراءۃ الطریق (ب) ایصال الی المطلوب۔ یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔

(۲) فَاتِحَة: ہر چیز کے اول کو کہتے ہیں اس کی جمع فَوَاتِحُ ہے اس کا مجرد فتح سے ہے کقولہ تعالٰی: إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔ (الفتح) اور فتوح کہتے ہیں موسم بہار کا سب سے پہلا مہینہ (بارش) اور یہ ''فتح'' اغلاق کی ضد ہے. ومنہ یوم الفتح ای یوم القیامة.

(۳) اَلْطَاف: (بفتح الهمزة و کسرها) یہ جمع لُطْف کی ہے بمعنی مہربانی، إِلْطَاف (بکسر الھمزہ و فتحھا) یہ افعال کا مصدر ہے بمعنی کسی کے سامنے عاجزی اور تضرع سے سوال کرنا۔ یا مہربانی کرنا، نرمی کرنا، کما فی حدیث الافک: ولا اری منك اللطف الذی کنت اعرفه. لَطُفَ (ن،ك) لُطْفًا و لَطَافَةً بمعنی پاکیزہ ہونا۔ لطیف سے مراد ہر وہ چیز ہے جو قوت حاسہ ادراک نہ کرسکے۔

(۴) نَاد: بمعنی مجلس اس کی جمع اَنْدَاءٌ وَ اَنْدِيَةٌ ہے۔ ندی سمع سے آتا ہے یعنی تر ہونا. نَدَا (ن) یَنْدُو نَدْوًا بمعنی حاضر ہونا، کیونکہ لوگ مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ کما فی حدیث ابی سعید رضی اللہ عنہ: کُنَّا اَنْدَاءً فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(۵) رَحِیْبٌ: بمعنی کشادہ۔ رَحُبَ (ك،س) رَحْبًا و رَحَابَةً بمعنی کشادہ ہونا۔ کقولہ تعالٰی: ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔ (التوبة) یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۶) مُحْتَوٍ: یہ صیغہ اسم فاعل ہے مصدر اِحْتِوَاءٌ از افتعال بمعنی شامل ہونے والا، جمع ہونے والا۔ حَوٰی (ض) یَحْوِیْ حَیًّا و حَوَایَةً بمعنی جمع کرنا، حَوِیَّةٌ بمعنی آنت والجمع حَوَایَا. کقولہ تعالٰی: اَوِ الْحَوَایَا اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ۔ (الانعام)

(۷) زِحَامٌ: (بکسر الزا) بمعنی بھیڑ، اژدھام، رش، ہجوم۔ ومنہ یوم الزحام یعنی قیامت کا دن۔ زَحَمَ (ف) زَحْمًا و زِحَامًا بمعنی تنگی میں ڈالنا، یا تنگ مقام میں ڈالنا، یا تنگی کرنا، بھیڑ کرنا۔ اَلزَّحْمَةُ، تنگی (بھیڑ)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸)اَلنَّحِیْبُ:وهو صوت البكاء یعنی خوب زور سے رونا۔نَحَبَ(ض، ف)نَحْبًا ،نَحِیْبًا بمعنی رونا۔اور نَحْبٌ کے معنی مدت وقت اور موت کے بھی آتے ہیں كقوله تعالیٰ:وَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَهُ. (الاحزاب) یُقَالُ:قضی فلان نحبه یعنی وہ مر گیا۔

(۹)فَوَلَجْتُ: یہ مشتق ہے وُلُوْجٌ سے،مثال واوی ہے۔وَلَجَ(ض)وَلْجًا بمعنی داخل ہونا،گھس جانا یا تنگی میں داخل ہونا۔ يقال:الخروج قبل الولوج .وفي القران: حَتّٰی يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ.ومنه وَلِيْجَةٌ بمعنی ہمراز۔دُخول اور وُلوج میں فرق:واضح ہو کہ "ولوج "کا استعمال اعیان اور معانی دونوں کیلئے ہوتا ہے اور "دخول"کا استعمال محض اعیان کیلئے ہوتا ہے اور "ولوج"عام ہے اور "دخول"خاص ہے۔

(۱۰)غَابَةٌ:اصل میں گنجان درختوں کے دشوار گذار جنگل کو کہتے ہیں۔اس کی جمع غابات ومنه قوله تعالیٰ:فِيْ غِيَابَةِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ۔(یوسف) یہاں مراد"غابة"سے وسط ہے اور درمیان کا حصہ ہے،اس کا مادہ "غیب" ہے۔

(۱۱)اَلْجَمْعُ: بمعنی آدمیوں کی جماعت،اس کی جمع جُمُوْعٌ آتی ہے،جو فتح سے ہے بمعنی جمع کرنا. قَوْلُه تعالیٰ:اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔(القیامہ)

(۱۲)اَسْبُرُ: صیغہ واحد متکلم ہے. سَبْرٌ سے ماخوذ ہے،بمعنی تجربہ اور خبر حقیقت امر کو نکالنے کے ہیں یہاں اس کے معنی آزمانے کے ہیں،باب ضرب ونصر سے۔

(۱۳)مَجْلَبَةٌ: یہ،جَلْبٌ سے ماخوذ ہے معنی کھینچنے اور اُبھارنے کے ہیں،از نصر وضرب اور اِجْتِلَاب افتعال سے بھی یہی معنی ہے،اور افعال سے آتا ہے، كقوله تعالیٰ:وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ (بنی اسرائیل) جلب یعنی جو چیز دوسری چیز کو کھینچ کر اپنی طرف لائے۔اور قاعدہ ہے کہ جو مصدر مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے،اکثر سبب کیلئے ہوتا ہے جیسے مَجْلَبَةٌ۔

(۱۴)اَلدَّمْعُ: آنسو،اس کی جمع دُمُوْعٌ واَدْمُعٌ آتی ہیں،دَمَعَ(س،ف)دَمْعًا بمعنی آنسو بہانا،بہنا۔كقوله تعالیٰ: وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤی اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ. (المائدۃ)

☆......☆......☆

فَرَأَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ.

ترجمہ:۔پس دیکھا میں نے اس حلقہ کے بیچ میں۔ایک ایسے ضعیف الخلقت شخص کو۔جس پر سفر کا سامان تھا اور وہ زار وقطار رو رہا تھا۔

(۱)فَرَأَيْتُ۔صیغہ واحد متکلم رُؤْيَةٌ مصدر سے ہے از فتح بمعنی دیکھنا۔اس کا استعمال رویت قلبی وبصری دونوں میں ہوتا ہے۔اور دوسرا آتا ہے "رِئَةٌ "،بمعنی تلی وجگر۔قَالَ تعالیٰ:وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ. (الانعام)

(۲)بُهْرَةٌ:(بضم الباء) بمعنی وسط،درمیان زمان سے یا مکان سے اس کی جمع اَبْهُرٌ وبُهَرٌ آتی ہیں۔بَهَرَ(ف)بَهْرَةٌ جس کے معنی غلبہ کے آتے ہیں،غالب ہونا،فضیلت میں بڑھ جانا۔اور" بُهْرَةٌ" کا مدخول یہ چیزیں ہوتی ہیں،جیسے:لَيْلٌ، وَادِی،فَرَسٌ وحَلْقَةٌ. يقال بهرة الوادی وبهرة الفرس وبهرة الليل وبهرة الحلقة.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) اَلْحَلْقَةُ: جَمَاعَةُ النَّاسِ۔ ہر گول چیز کو کہتے ہیں اس کی جمع حَلِق، حِلَاقٌ و حَلَقَاتٌ آتی ہیں، حَلْقَةٌ مصدر بھی ہے جس کے معنی بال مونڈنے کے بھی ہیں باب ضرب اور تفعیل سے مستعمل ہے، وفی التنزیل: مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ. (الفتح) وكمافي الحديث: نهى عليه السلام عَنِ الْحَلقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ.

(۴) شَخْصًا: اس کی جمع اَشْخَاصٌ، شُخُوْصٌ و اَشْخُصٌ آتی ہیں۔ شَخَصَ (ف) شَخْصًا۔ بمعنی جسم، لغت کے اعتبار سے ہر جسم کو کہتے ہیں چاہے انسان کا ہو یا غیر انسان کا ہو جو دور سے نظر آئے۔ یہاں خاص جسم انسان مراد ہے۔ الشخص هو الجسم وقديُرادبه الذات. كماجاء في الحديث: لاشخص اعزمن الله تعالى. شَخِيْص بمعنی بھاری بھر کم جسم والا اور سمع سے بھی آتا ہے، قال الله تعالىٰ: اِنَّمَايُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ. (ابراهيم) کرم سے موٹا ہونا۔ تفعیل سے بمعنی تمیز کرنا۔

(۵) شَخْتٌ: وہ شخص جو پیدائشی طور پر دبلا و پتلا ہو نہ کہ کسی مرض سے دبلا ہو جائے۔ و قيل هو الدقيق من كل شيء. شَخْةٌ اس کی جمع شِخَاتٌ آتی ہے یہ باب کرم سے ہے بمعنی پرانا ہونا، ضعیف ہونا۔

(۶) اَلْخِلْقَةُ: (بالكسر) بمعنی پیدائش و الجمع خِلَقٌ یہاں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای خلقه۔ اور کبھی خلق کے معنی نئی چیز ایجاد کرنے کے آتے ہیں. كَقَوْلِهٖ تَعَالىٰ: خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ. اور کبھی خلق کے معنی کذب و جھوٹ کے بھی آتے ہیں جیسے و تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا. خَلَقَ (ن) خَلْقًا و خِلْقَةً بمعنی پیدا کرنا. خَلِقَ (س، ك) خَلَقًا بمعنی نرم و چکنا ہونا۔

(۷) اُهْبَةٌ: بروزن فُعْلَة. بمعنی سامان کے ہیں، وہ اسباب جو مسافر تیار کرتے ہیں۔ بعض سامان سفر کو کہتے ہیں والجمع اُهَبٌ۔ یہ اِهَابٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جلد غیر مدبوغ۔ یعنی وہ چمڑا جو دباغت نہ دیا گیا ہو۔ اهب تأهب للامر بمعنی تیار و آمادہ ہونا۔

(۸) اَلسِّيَاحَةُ: یہ مصدر ہے۔ بمعنی چلنا، سیر کرنا و سفر کرنا۔ سَاحَ يَسِيْحُ (ض) سَيْحًا، سَيَحَانًا مصادر ہیں والجمع سَيَّاحٌ و سَائِحُوْنَ اور بعض ادباء کہتے ہیں کہ ساح کے معنی عبادت بھی لیتے ہیں. یقال: سَاحَ فِي الْاَرْضِ اى عبد.

(۹) رَنَّةٌ: کے معنی آواز کرنے کے ہیں، یہ عام ہے چاہے خوشی کی ہو یا غم کی والجمع رَنَّاتٌ. رَنَّ (ض) يَرِنُّ رَنِيْنًا بمعنی خوب زور سے رونا یا زیادتی محبت میں چیخ چیخ کر رونا۔ ومنه رَنِيْنٌ، رونے کی آواز کو کہتے ہیں یا غمگین آواز کو کہتے ہیں۔

(۱۰) اَلنِّيَاحَةُ: ۔ بمعنی نوحہ کرنا، میت پر رونا، یا میت کے اوصاف بیان کر کے رونا۔ نَاحَ يَنُوْحُ (ن) نَوْحًا و نُوَاحًا و نِيَاحَةً و مَنَاحَةً مصادر ہیں، بمعنی مردے پر رونا (البكاء على الميت) ومنه النائحة یعنی وہ عورت جو خوب چیخ کر روئے والجمع نَائِحَاتٌ و نَوَائِحُ و نُوَحٌ و اَنْوَاحٌ.

☆......☆......☆

وَهُوَيَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِلَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِوَعْظِهٖ وَقَدْاَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ.

ترجمہ:۔ اور وہ اپنے مقفیٰ کلام کو اپنے الفاظ کے جواہرات سے مزین کر رہا ہے۔ اور لوگوں کے کانوں کو اپنے وعظ کی ڈانٹ ڈپٹ سے کھٹکھٹا رہا ہے (متوجہ کر رہا ہے) اور مختلف جماعتوں نے اس کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) یَطْبَعُ: صیغہ مضارع از فتح بمعنی ڈھالنا و مہر لگانا، پیدا کرنا۔ اصل معنی معدنیات وغیرہ کو پگھلا کر کسی چیز کو ڈھالنا و مہر لگانا۔ کما فی القران: طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ. (محمد) ومنه الطبيعة عادت والجمع الطَّبَائِعُ. طبع الله الخلق. پیدا کرنا، طبع السیف تلوار بنانا، ڈھالنا۔

(۲) اَلْاَسْجَاعُ: هو إجراء الفواصل على قافية واحدة۔ یہ سَجْعٌ کی جمع ہے، اس کے اصل معنی کبوتر کے آواز کے معنی میں آتے ہیں اب یہ خود اصل کلمات اور مقفّٰی کلام میں ہونے لگا یعنی مقفّٰی کلام (قافیہ والی عبارت) کرنا۔ سَجَعَ (ف) سَجْعًا اس کی جمع سُجَعٌ وسَوَاجِعُ، اَسْجَاعُ واَسَاجِيْعُ آتی ہیں۔ کمافی الحديث: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اياكم وَسُجِعِ الكُهَّانِ.

(۳) جَوَاهِرُ: یہ جَوْهَرٌ کی جمع ہے معرب ہے گوہر سے۔ اس کی واحد جَوْهَرَةٌ بھی آتی ہے۔

(۴) لَفَظَ: مصدر ہے ضرب سے بمعنی الرمی، يقال اكلت التمرة ولفظت النواة معناه الملفوظ. اى مايتلفظ به الانسان. كماجاء في القران: مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ. (ق)

(۵) يَقْرَعُ: صیغہ مضارع قَرْعٌ مصدر سے بمعنی کھٹکھٹانا، مارنا، کوٹنا۔ از باب فتح، کماجاء في التنزيل: اَلْقَارِعَةُمَاالْقَارِعَةُ۔

(۶) الاسماع: یہ جمع ہے سمع کی سماع بمعنی اچھی آواز جس سے انسان لذت حاصل کرے سمع۔ وہ قوت ہے جس سے آواز کا ادراک ہوتا ہے. کماقال تعالٰى: فَاسْتَمِعُوْالَهٗ وَ اَنْصِتُوْا. الآية.

(۷) بِزَوَاجِرِ: یہ زَاجِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی جھڑکنا، روکنا، اور زَجَرَ (ن) زَجْرًا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے یہاں اضافت صفت الی الموصوف ہے۔ اى الوعظ الزواجر او المواعظ زاجرة. قَالَ تَعَالٰى: فَاِنَّمَاهِيَ زِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ. (النازعات)

(۸) وَعْظَهٗ: وَعْظٌ از ضرب بمعنی نصیحت کرنا اور عمدہ نصیحت جس سے خدا کی طرف لگاؤ ہو اور جس سے دل نرم ہو۔ ومنه الواعظ بمعنی نصیحت کرنے والا۔ والجمع واعظون، وعَاظٌ. ومنه الموعظ یعنی وہ نصیحت جس سے سخت دل نرم ہو جائے اور آنسو بہنے لگیں اور وہ اچھے اعمال کرنے لگے. کقوله تعالٰى: فَمَنْ جَاءَ هٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۔ (البقرہ)

(۹) اَحَاطَتْ: صیغہ ماضی معروف ہے افعال ونصر سے بھی بمعنی گھیر لینا، یہاں یہی معنی مراد ہے اس کے مصادر حَوْطًا و حِيْطَةً وحِيَاطَةً آتے ہیں۔ اور حفاظت کرنے کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ ومنه الحائط بمعنی دیوار کیونکہ دیوار مکان کی حفاظت کرتی ہے والجمع حَوَائِطُ، حِيْطَانٌ، حِيَاطٌ اجوف واوی ہے. قال تعالٰى: وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْاَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۔ (الطلاق)

(۱۰) اَخْلَاطٌ: یہ خِلْطٌ (بالکسر) کی جمع ہے بمعنی مخلوط ہونا۔ قسم قسم کی ملی ہوئی چیزیں۔ یہاں مراد مختلف ہے خَلَطَ (ن) خَلْطًا بمعنی ملاوٹ کرنا۔ قال تعالٰى: خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا ۔ (التوبہ) اور ضرب سے بھی آتا ہے، بمعنی ملانا۔

(۱۱) الزُّمَرُ: ۔ اس کا واحد زُمْرَةٌ ہے بمعنی گروہ، آدمیوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں قال تعالٰى: وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْااِلٰى جَهَنَّمَ

Maktaba Tul Ishaat.com

زُمَرًا۔(الزمر) وقیل الجماعۃفی تفرقۃ. زَمَرَ(ض،ن)زَمْرًا وزَمِیْرًا. بانسری بجانا۔زَمِرَ(س)زَمَرًا بمعنی کم بالوں والا ہونا۔ زِمَارَۃٌ. بانسری بجانے کا پیشہ۔

☆......☆......☆

اِحَاطَۃَ الْھَالَۃِ بِالْقَمَرِ وَالْاَکْمَامِ بِالثَّمَرِ فَدَلَفْتُ اِلَیْہِ لِاَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِہٖ وَاَلْتَقِطَ بَعْضَ فَرَائِدِہٖ.

ترجمہ:۔جیسے گھیر لینے ہالہ کے چاند کو۔اور گھیر لینے چھلکے کے پھل کو۔پس آہستہ سے بڑھا میں اس شخص کی طرف تاکہ اس کے فوائد حاصل کروں۔اور اس کے یکتا موتیوں (فوائد علمیہ) کو چنوں۔

(۱)اِحَاطَۃٌ: یہ احاط فعل کا مفعول مطلق ہے للنوع ہے از نصر بمعنی احاطہ کرنا،گھیرنا۔قال تعالیٰ: وَاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْئَتُہٗ۔(البقرہ)

(۲)اَلْھَالَۃُ: یہ چاند کے اس حلقہ کو کہتے ہیں جو اس کے گرداگرد ہوتا ہے یعنی جو دائرہ چا ند کے پاس ہوتا ہے۔والجمع ھَالَاتٌ اور یہ طفاوۃ کی ضد ہے کیونکہ طفاوۃ دائرۂ شمس کو کہتے ہیں۔

(۳)اَلْقَمَرُ: بمعنی چاند''ہلال''پہلی تاریخ کے چاند کو،اور''بدر''چودہ تاریخ کے چاند کو اس کے علاوہ پورے مہینے کے چاند کو قمر کہتے ہیں. والجمع اَقْمَارٌ. ومنہ اَلْقَمَرَانِ یعنی چاند وسورج۔یقال قمر الشیء اذا اشتد بیاضہ. قَمِرَ(س)قَمَرًا بمعنی زیادہ سفید ہونا۔ وفی القران: وَالْقَمَرِ اِذَا تَلَاھَا. (الشمس)

(۴)وَالْاَکْمَامَ: یہ کِمٌّ(بکسر الکاف) کی جمع ہے بمعنی پھل کا چھلکا یا پھل کا غلاف اس کی جمع کِمَامٌ واَکِمَّۃٌ واَکَامِیْمُ آتی ہیں، کَمَّ یَکُمُّ (ن) کَمًّا. چھپانا،ڈھکنا. کُمٌّ: (بضم الکاف) آستین،جمع اَکْمَامٌ وکِمَمَۃٌ. وکَمٌّ وکَمِیَّۃٌ (بفتح الکاف) تعداد،مقدار۔قال تعالیٰ: وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ. (الرحمن)

(۵)اَلثَّمَرُ: بمعنی پھل،اس کی جمع ثِمَارٌ وثُمُوْرٌ آتی ہیں اور جمع الجمع اَثْمَارٌ آتی ہے اور ثَمَرَۃٌ واحد ہے اس کی جمع ثَمَرَاتٌ آتی ہے. ثَمَرَ(ن)یَثْمُرُ ثَمْرًا وثُمُوْرًا بمعنی پھل نکلنا،پھلدار ہونا. کقولہ تعالیٰ: کُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖ اِذَا اَثْمَرَ. (الانعام)

(۶)دَلَفْتُ: صیغہ واحد متکلم،دَلَفَ(ض) دَلْفًا ودَلَفَانًا ودَلِیْفًا ودُلُوْفًا بمعنی آہستہ چلنا،قریب ہونا۔یہ لفظ اضداد میں سے ہے کبھی زور سے چلنا کے معنی بھی استعمال ہوتا ہے تَدَلَّفَ تفعل سے بھی آتا ہے یقال تَدَلَّفَ اِلَیْہِ یعنی چل کر قریب پہنچ گیا اور چلنے کیلئے ترتیب وار الفاظ یہ ہیں: اوّل دبیب ثم المشی ثم السعی ثم الایفاض ثم الھرولۃ ثم العدو ثم الشد یہ ترتیب مخصوص ہے انسان کیلئے۔

(۷)اَقْتَبِسُ: صیغہ واحد متکلم از افتعال مصدر اِقْتِبَاس بمعنی روشنی سے فائدہ اٹھانا اور روشنی حاصل کرنا اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے جس کے دو معنی ہیں (۱) قبس النار کے معنی آگ کو بھڑکا دینا (۲) آگ سے کچھ آگ لینا وازسمع بمعنی اونٹنی کا زیادہ حاملہ ہونا یقال قبست الناقۃ. والجمع اَقْبَاسٌ وقَابُوْسٌ بمعنی خوبصورت چہرہ اور پاکیزہ رنگ کا انسان۔وفی القران الکریم: انظرونا نقتبس من نورکم. (الحدید)

(۸)فَوَائِدَہٗ: یہ فائدہ کی جمع ہے از نصر اجوف واوی ہے بمعنی ثابت رہنا و چلا جانا گویا من الاضداد ہے اور فائدہ جو مشہور ہے وہ اجوف

Maktaba Tul Ishaat.com

یائی ہے "فَیْدٌ" سے مشتق ہے۔ فَادَیَفِیْدُ، فائدہ دینا جو ضرب سے آتا ہے ومنہ استفادہ بمعنی فائدہ حاصل کرنا جب یہ ضرب سے آتا ہے تو اس کے دو معنی ہے (الف) کسی کو کوئی چیز بغیر عوض کے دیدینا (ب) کسی کو کوئی چیز حاصل ہونا۔

(۹) اَلْتَقِطُ: یہ لقط سے ماخوذ ہے بمعنی زمین سے اٹھالینا۔ صیغہ واحد متکلم از افتعال اس کا مصدر اِلْتِقَاطٌ ہے بمعنی راستہ یا زمین سے کوئی چیز بغیر مشقت اٹھالینا۔ لَقَطَ (ن) لَقْطًا و لَقِیْطًا. کقولہ تعالیٰ: یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ. (یوسف)

لقط اور لقیطہ میں فرق: لغت کے اعتبار سے لقط اور لقیطہ میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ ہر وہ چیز جو اٹھائی جائے اس کو کہا جاتا ہے لیکن فقہاء کرامؒ کے یہاں فرق ہے کہ اگر غیر جاندار چیز کو اٹھایا جائے تو وہ لقیطہ ہے اور اگر جاندار کو اٹھایا جائے تو وہ لقطہ ہے۔

(۱۰) بَعْضُ: اس کی جمع اَبْعَاضٌ ہے "ای قِطْعَةٌ مِنَ الشَّیْءِ" اور اس کے معنی قطع کرنے کے بھی آتے ہیں یعنی بعض کو "کُل" سے گویا قطع کرلیا گیا اور بعوض مچھر (پشہ) کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی کاٹتا ہے۔ تفعیل سے جزء جزء کرنا۔ فی القرآن: وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ. (البقرۃ)

بعض اور جزء میں فرق: مخفی نہ رہے کہ یہ دونوں لفظ قریب قریب ہم معنی ہیں، فرق اس قدر ہے کہ "بعض" کہتے ہیں کسی چیز کے حصہ یا ٹکڑے کو چاہے وہ باقی ماندہ حصہ سے بڑا ہو یا چھوٹا اور "جزء" کہتے ہیں اسکے برعکس و برخلاف کو۔

(۱۱) فَرَائِدُ: یہ فَرِیْدَةٌ کی جمع ہے بمعنی یکتا موتی، بہت قیمتی موتی، جس کی کوئی نظیر نہ ہو، یا فَرِیْدَہ کے معنی وہ عورت جو حسن میں یکتا و بے نظیر ہو۔ فَرِدَ (ن، ض، ك) فَرْدًا و فُرُوْدًا بمعنی فرد ہونا، اکیلا ہونا۔ والفراد. بائع الفرائد اور "فُرَادٰی" جمع ہے فرد کی۔

☆......☆......☆

فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حِيْنَ خَبَّ فِيْ مَجَالِهِ وَهَدَرَتْ شَقَاشِقُ ارْتِجَالِهِ اَيُّهَا السَّادِرُ فِيْ غُلَوَائِهِ السَّادِلُ ثَوْبَ خُيَلَائِهِ.

ترجمہ: پس میں نے فی البدیہہ فصیح تقریر کرتے ہوئے سنا، جس وقت وہ اپنی جولانگاہ میں جولانی (گشت) کررہا تھا۔ اے بے باک! حد سے تجاوز کرنے میں اور غرور کے کپڑے کو لٹکانے والے۔

(۱) حِیْنَ: یہ خَبَّ کا مفعول فیہ ظرف زمان ہے یا حِیْن، خب کا مفعول فیہ ہے۔ کما فی القرآن: هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ. (الدھر)

(۲) خَبَّ: از نصر بمعنی تیز دوڑنا، دوڑنا و لپک کر چلنا، مصادر خَبٌّ و خَبِیْبٌ ہے اور گھوڑے دوڑنے کے الفاظ یہ ہیں: خبب پھر التقریب پھر امجاج پھر احضار پھر ارخاء پھر اھذاد پھر اھماج. ھکذافی فقہ اللغۃ. اور خب کے معنی بلند ہونے کے بھی آتے ہیں اور سمع سے مکاری کے معنی میں آتے ہیں: اخبتوا الی ربھم الخ۔ (ھود)

(۳) مَجَالِهِ: یہ اسم ظرف مکان ہے بمعنی پھیرنے کی جگہ، یا جولانگاہ۔ یہ جولان سے مشتق ہے اور مجال کی جمع مجاول آتی ہے، جَالَ جَوْلًا (ن) جَوْلَانًا و جِيَلَانًا، و جُؤُوْلًا بمعنی گھومنا، چکر لگانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) هَدَرَتْ: هَدَرَ (ض) هَدْرًا و هُدُوْرًا، هَدِيْرًا بمعنی آواز بلند کرنا یا کبوتر کی آواز نکالنا یا بولنا یا کبوتری کی طرح آواز نکالنا، غث غثانا و غرغون کرنا واز نصر بمعنی خون کو گرانا۔ اور اونٹ کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔

(۵) شَقَاشِقُ: یہ "شِقْشِقَةٌ" بالکسر کی جمع ہے اس کا اصل معنی ہے مستی کی حالت میں اونٹ کے منہ سے جھاگ نکلتے ہیں اس کو کہتے ہیں۔ اسی طرح انسان کے بات کرتے وقت بھی نکلتا ہے اس سے مراد یہاں انتہاء درجہ کے فصاحت ہے یا جوش تقریر ہے اور اس کے معنی قوم کے سردار اور قوم کے شریف کے بھی آتے ہیں۔

(۶) اِرْتِجَالٌ: فی البدیہہ کلام کرنا بغیر تفکر کے بشرطیکہ وہ اچھا بھی ہو۔ از افتعال اس کا مجرد رَجِلَ (ن،س) رَجْلًا بمعنی پا پیادہ چلنا اور بکری وغیرہ کے پیر باندھنا۔ رَجُلٌ جمع رِجَالٌ و رِجْلٌ جمع اَرْجُلٌ و اَرْجَالٌ۔

(۷) اَيُّهَا: قاعدہ ہے کہ جب منادی معرف باللام ہو تو اس کے فاصلہ کیلئے مذکر کے لئے اَيُّهَا اور مؤنث کیلئے اَيَّتُهَا بڑھاتے ہیں۔

(۸) اَلسَّادِرُ: اسم فاعل سَدَرَ (س) سَدْرًا و سِدْرَةً، سادر بمعنی بے باک و نڈر ہونا، یا بے شرم ہونا یا بے غم ہونا اور سمع سے بمعنی متحیر کرنا، حیران ہونا۔ یقال تَكَلَّمَ سَادِرًا یعنی غیر محقق و غیر مثبت کلام کیا۔ اور نصر اس کے معنی لٹکانے کے آتے ہیں، اور ضرب سے پھاڑ دینے کے آتے ہیں۔

(۹) غُلَوَاءِ: (بضم الغين) بمعنی حد سے تجاوز کرنا یا بڑھ جانا یا اول شباب کی مستی غَلَا (ن) يَغْلُوْ غُلُوًّا بمعنی تجاوز کرنا، کقوله تعالیٰ: لَاتَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ الآية (النساء) نصر سے اکثر شر میں استعمال ہوتا ہے اور سمع سے جوش مارنا، حد سے بڑھنا۔ فی الشر او فی الخیر اور اس معنی میں غُلَوَاءُ غُلَوَاءُ اور غُلْوَانٌ آتے ہیں۔ ومنه غالي يقال غلا بالدين یعنی تشدد اور سخت ہو گیا۔ غَلْوَةٌ بمعنی ایک مرتبہ تیر پھینکنا یا ایک مرتبہ مہنگا ہونا۔ جمع غَلَوَاتٌ و غِلَاءٌ. غَلٰی (ض) يَغْلِيْ غَلْيًا و غَلَيَانًا بمعنی جوش مارنا۔ ومنه قوله تعالیٰ: كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ۔

(۱۰) اَلسَّادِلُ: لٹکانے والا، لگانے والا، یا پھاڑنے والا۔ صیغہ اسم فاعل از (ن ض) بمعنی پھاڑ دینا. کمافی الحدیث: نهى عن السَّدَلِ فِي الصَّلٰوةِ اور سِدْلٌ و سُدْلٌ بمعنی پردہ جمع سُدُوْلٌ آتی ہے۔

(۱۱) ثَوْبٌ: بمعنی کپڑا، لباس، جمع اَثْوَابٌ، اَثْوُبٌ، ثِيَابٌ، مبالغہ ثَوَّابٌ ہے بمعنی کپڑے والا یا کپڑا بیچنے والا اور ثِيَابِيٌّ، اس شخص کو کہتے ہیں جو کپڑوں کی حفاظت کا کام کرے. وَقَالَ تَعَالٰى: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۔(المدثر) ثَابَ (ن) ثَوْبًا و ثُوُوْبًا بمعنی لوٹنا، تَثَوَّبَ بمعنی ثواب حاصل کرنا۔

(۱۲) خُيَلَاءُ: یہ ماخوذ ہے خیال سے یا خال سے اس کے دو معنی ہیں (ا) غرور و خود پسندی (ب) عجب و تکبر۔ خَالَ (س) خَيْلًا و خَيْلَةً و خَالًا بمعنی تکبر کرنا۔ ومنه جاء في الحديث: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ خال الشيء. ومنه اختال، قَالَ تَعَالٰى: اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۔(لقمٰن)

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

اَلْجَامِحُ فِیْ جَهَالَاتِهٖ اَلْجَانِحُ اِلٰی خُزَعْبِلَاتِهٖ اِلَامَ تَسْتَمِرُّ عَلٰی غَیِّكَ وَتَسْتَمْرِئُ مَرْعٰی بَغْیِكَ

ترجمہ:۔سرکشی کرنے والے اپنی جہالت میں اور مائل ہونے والے بیہودہ باتوں کی طرف، کب تک اپنی گمراہی پر ثابت قدم رہیگا۔ اور کب تک تو اپنی بغاوت کی چراگاہ کو پسند کرتا رہیگا (اپنی چراگاہ کی گھاس ہضم کرتا رہے گا)۔

(۱) اَلْجَامِحُ: اسم فاعل یہ جَمْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سرکشی کرنا و قابو میں نہ آنا، از فتح اسکے مصادر جُمُوْحٌ و جِمَاحٌ آتے ہیں، یقال: جَمَحَ الْفَرَسُ بِصَاحِبِهٖ ای اسرع. کقوله تعالیٰ: لَوَلَّوْا اِلَیْهِ وَهُمْ یَجْمَحُوْنَ (التوبہ). جُمُوْحٌ، سرکش گھوڑے کو کہتے ہیں اور جَمْحٌ کے معنی زور سے باگ کھینچنا (ض) سے، بعض نے گھوڑے کی گردن کھینچنے کا معنی بیان کیا ہے۔

(۲) جَهَالَاتُهٗ۔ یہ جمع ہے جہالت کی، بمعنی نادانی۔ مر تحقیقہ

(۳) اَلْجَانِحُ: بمعنی مائل ہونے والا۔ جَنَحَ (ض،ن،ف) جَنْحًا بمعنی مائل ہونا۔ کَمَا فِی الْقُرْاٰنِ: وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا۔ (الانفال) جُنْحٌ مِنَ اللَّیْلِ۔ رات کا ایک حصہ، جَنْحُ الطَّرِیْقِ کنارہ جانب اور جب جنح کا صلہ ''عن اور الیٰ'' آتے ہیں تو اس کے معنی میلان کرنے کے ہوتے ہیں۔

(۴) خُزَعْبَلَاتٌ: ۔یہ جمع ہے خُزَعْبَلَةٌ کی بمعنی مذاق کی باتیں دل خوش کن باتیں، بیہودہ باتیں واہیات و خرافات اور خُزَعْبَلٌ و خُزَعْبِلٌ اور خُزَعْبِیْلٌ کے معنی بھی یہی آتے ہیں خوش طبعی کی باتیں، باطل باتیں یقال خزعبل فی مشیتِهٖ۔ لنگڑا ہونا۔

(۵) اِلَامَ: اصل میں ''اِلٰی مَا'' تھا۔ قاعدہ ہے کہ جب ما استفہامیہ پر کوئی حرف جار داخل ہوتا ہے تو ''ما'' کا الف، قرأت و کتابت دونوں میں حذف کر دیتے ہیں، بشرطیکہ اس کے بعد لفظ ''ذا'' نہ ہو، جیسے: عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ (نباء) اور مِمَّ خُلِقَ (طارق). لِمَ تَقُوْلُوْنَ (الصف) وغیرہ۔

(۶) تَسْتَمِرُّ: یہ اِستمرار مصدر سے ہے از استفعال ہے ''س، ت'' طلب کیلئے ہے بمعنی دوام و استمرار بھی ہے مجرد 'مرء'' فتح سے ہے بمعنی کھانا کھانا۔ مَرِئَ سمع سے بمعنی مثل عورت کے ہو جانا ''مُرْءَ'' کرم سے صاحب مروت ہونا مصدر مَرَاءَةٌ بمعنی خوش گواری سے نگل لینا بغیر تکلیف کے۔ قَالَ تَعَالٰی: فَكُلُوْهُ هَنِیْٓئًا مَّرِیْٓئًا۔ (النساء)

(۷) غَیِّكَ: یہ، غَیٌّ و غَوَایَةٌ مصدر ہیں بمعنی گمراہی و ہلاکت کے ہیں از (س، ض) قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ۔ (البقرہ)

(۸) تَسْتَمْرِئُ: یہ، اِسْتِمْرَاءٌ مصدر سے ماخوذ ہے جس کے دو معنی ہیں (ا) خوشگوار سمجھنا یا پانا (ب) ہضم کرنا۔ یہاں دوسرا معنی مراد ہے اور مادہ ''مرئ'' ہے اس کے اصلی معنی ہے جو کھانا آسانی سے ہضم ہو جائے یہاں پر معنی ہضم ہونے کے ہیں مجرد (ف، س، ک) سے مستعمل ہے۔ (ا) سمع سے بمعنی عورت کے مانند ہو جانا کمایقال مرأالرجل اذا صار کالمرأة (ب) فتح سے بمعنی کھانا کھانا یقال مرء الرجل اذا اکل (ج) کرم سے صاحب مروت ہونا. کمایقال مرأالرجل.

(۹) مَرْعٰی: یہ مشتق ہے رَعْیٌ سے بمعنی چراگاہ۔ ومنه قوله تعالیٰ: والذی اخرج المرعٰی. (الاعلیٰ) رَاعِیٌ جس کی جمع رُعَاةٌ، رِعَاءٌ و رُعْیَانٌ ہیں۔ اور مرعٰی کے معنی گھاس کے بھی آتا ہے، اور مرعٰی کی جمع مَرَاعٍ ہے بمعنی چراگاہ۔ رَعٰی یَرْعٰی (ف)

Maktaba Tul Ishaat.com

رَعْیًا، رِعَایَةً، مَرْعًی مصادر ہیں۔ اور راعی کے معنی نگہبان، حاکم، قوم کا والی، راعی الماشیہ، بمعنی چرواہا۔

(۱۰) بَغیك: بَغی (ض) یَبْغِیْ بُغَاءً، بُغْیًا و بُغَایَةً و بُغْیَةً بمعنی طلب کرنا اور ظلم کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے یعنی حق سے تجاوز کرنا۔ قَالَ تعَالٰی: غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ (البقرہ) والجمع بُغْیَانٌ و بُغَاةٌ اور بَغِیٌّ بمعنی زانیہ اور فاحشہ فاجرہ عورت والجمع بَغَایَا. بَغَا یَبْغُوْ (ن) بَغْوًا مصدر ہے بمعنی ظلم کرنا، تعدی کرنا۔

☆......☆......☆

وَحَتَّامَ تَتَنَاهٰی فِیْ زَهْوِكَ وَلَا تَنْتَهِیْ عَنْ لَهْوِكَ تُبَارِزُ بِمَعْصِیَتِكَ مَالِكَ نَاصِیَتِكَ وَتَجْتَرِیْ بِقُبْحِ سِیْرَتِكَ.

ترجمہ:۔ اور کب تک تو انتہاء کو پہنچے گا اپنے غرور میں۔ اور کب تک کھیل کود سے باز نہ آئے گا۔ تو اپنے گناہ کے سبب اپنی پیشانی کے مالک (خدا) سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور تو جرأت کرتا رہتا ہے اپنی بری عادتوں کی وجہ سے۔

(۱) حَتَّامَ: یہ اصل میں "حَتّٰی مَا" سے مرکب ہے۔ یعنی جب ما استفہامیہ پر کوئی حرف جار داخل ہوتا ہے تو الفِ "ما" کو قرأت وکتابت دونوں میں حذف کر دیتے ہیں بشرطیکہ اس کے بعد لفظ "ذا" نہ ہو جیسے: عَمَّ یَتَسَاءَ لُوْنَ اور مِمَّ خُلِقَ، لِمَ تَقُوْلُوْنَ.

(۲) تَتَنَاهٰی: اس کا مصدر تَنَاهِیٌ ہے یا نِهَایَةٌ سے مشتق ہے بمعنی انتہاء کو پہنچنا، یہاں یہی مراد ہے اس کا مادہ نہی ہے مجرد فتح سے ہے بمعنی روکنا. کقوله تعَالٰی: وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی۔ (النازعات)

(۳) زَهْوِكَ: زَهْوٌ تکبر اور فخر غرور، خود پسندی کے معنی میں آتا ہے۔ مصادر زَهَا (ن) زَهْوًا زُهَاءً آتے ہیں، بمعنی روشن ہونا، چمکنا روشن کرنا، بڑھنا، روشن پانا، جھوٹ بولنا۔ زَهَاءٌ کے معنی مقدار کے بھی آتے ہیں، یقال: عندی زهاء خمسین اور زُهَاءُ کے معنی تروتازگی، خوبصورتی۔ یقال: زُهِیَ الرَّجُلُ (بصیغہ مجہول) فهو مزهو. اذا تکبر کمافی الحدیث: ان الله لاینظر الی العامل المزهو۔

(۴) تَنْتَهِیْ: یہ نَهْیٌ سے مشتق ہے بمعنی روکنا، منع کرنا یا یہ "نَهْوَةٌ" سے ماخوذ ہے اس کو "نَهْیَةٌ" کر لیا ہے جس سے تنتھی ہے۔ کقوله تعَالٰی: وان لم تنتهوا عما یقولون.

(۵) لَهْوِكَ: لَهْوٌ سے مشتق ہے بمعنی کھیل کود (ن) سے ہے اور افعال سے اِلْهَاءٌ کے معنی ہیں کھیل کود میں ڈال دینا یعنی غافل کر دینا. کقوله تعالٰی: الهٰکم التکاثر، و کمافی الحدیث: کل لهوٍ حرامٌ.

(۶) تُبَارِزُ: اس کا مصدر مُبَارَزَةٌ ہے از مفاعلت یہ "براز" یا "بروز" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں اس کا مجرد بَرَزَ (ن، س) بَرْزًا، مگر یہ اکثر لڑائی کے میدان میں ظاہر ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ اور بَرَازٌ کے معنی وسیع اور کھلے ہوئے میدان کے بھی آتے ہیں. ومنه البراز. پاخانہ (بیت الخلاء)۔ وفی الحدیث: کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد البراز ابعد حتی لایراه احد.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) مَعْصِيَةٌ: بمعنی گناہ جمع معاصی ہے یہ "عِصْيَانٌ" سے مشتق ہے جس کے معنی نافرمانی وحکم عدولی کرنے کے ہیں معتل یائی ہے، عَصَى (ض) عَصْيًا، ایک واوی آتا ہے (ن) عَصْوًا بمعنی لکڑی یا تلوار سے مارنا۔ بمعصيتك میں باء استعانت کیلئے یا مصاحبت کیلئے ہے اور یہ باء متعلق تبارز کے ساتھ ہے۔ قال تعالیٰ: وعصى آدم ربه فغوىٰ (طه) اور (ض) بمعنی اطاعت سے نکلنا، حکم کی مخالفت کرنا۔ فهو عاصٍ والجمع عَاصُوْنَ وعُصَاةٌ۔

(۸) مَالِكٌ: جمع مُلَّاك ومُلَّك ہیں اور یہ (ض، ن) سے مصدر مِلْكٌ ہے (بکسر المیم) كمافي التنزيل: مالك يوم الدين اور تفعیل سے تملیک بمعنی مالک بنا دینا اور تفعل سے بمعنی زبردستی مالک بننا۔ اور "مالک" سے خدائے عزوجل مراد ہے۔ مالک اور ملک میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مالک کے اندر زیادہ مبالغہ ہے بخلاف ملک کے، لہٰذا ملك الروم تو کہہ سکتے ہیں نہ کہ مالك الروم اور بقول بعض ملک ذوی العقول ہوتا ہے جو غیر ذوی العقلاء پر فضیلت ہے۔ (مسودۂ مقامات، ص: ۴۵)

(۹) نَاصِيَةٌ: بمعنی پیشانی اس کی جمع نَوَاصِيْ، نَاصِيَات ہیں بمعنی مقدّم شعر الرأس ۔ سر کا اگلا حصہ۔ اور مالك ناصيتك یہ کمالِ قدرت سے کنایہ ہے كما جاء في الحديث: فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهٖ. نصر سے آتا ہے بمعنی ناصیہ پکڑنا یا کھینچنا۔

(۱۰) تَجْتَرِئُ: صیغہ واحد مذکر حاضر مضارع از افتعال اس کا مصدر اِجْتِرَاءٌ آتا ہے بمعنی جرأت و دلیری کرنا، یہ جُرْأَةٌ سے ماخوذ ہے جو کرم سے آتا ہے بمعنی جری ہونا، بہادر ہونا، بیباک ہونا، اس کے مصادر جُرْأَةً و جُرَاءَةً جُرْءَةً آتے ہیں اور جَرِئٌ بمعنی مقدار والجمع اَجْرَاءُ واَجْرِيَاءُ اور اجْتِرَاءُ بمعنی بیباکی: كمافي حديث ابی هريرة رضی الله عنه: قال فيه ابن عمر رضي الله عنه لكنه اجترأ وجبنا.

(۱۱) بِقُبْحِ: قُبْحٌ یہ ضد ہے حسن کی بمعنی برائی خواہ یہ برائی قول وفعل میں ہو یا صورت میں ہو حسن کی ضد ہے اور قَبُحَ (ك) قُبْحًا قُبُوْحًا و قَبَاحَةً و قُبَاحًا آتے ہیں۔ بمعنی برا ہونا اور یہ (ف) بھی آتا ہے مصدر قَبْحًا قَبِيْحَةً، قَبُوْحًا بمعنی جدا کرنا و دور کرنا اور قبیح کی جمع قِبَاحٌ اور قَبَائِحُ ہے كمافي حديث اُمّ زرع: فعنده اقول لااقبح. اس میں "باء" استعانت یا مصاحبت کیلئے ہے۔

(۱۲) سِيْرَتِكَ: سیرت یہ جمع ہے سِيَرٌ کی بمعنی عادت وطریقہ مذہب برتاؤ کی کیفیت۔ وفي التنزيل: سيرتها الاولىٰ. ومنه سيرت الرسول، وسيرت الرجل.

☆......☆......☆

عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ وَتَتَوَارٰى عَنْ قَرِيْبِكَ وَاَنْتَ بِمَرْأٰى رَقِيْبِكَ وَتَسْتَخْفِي مِنْ مَمْلُوْكِكَ

ترجمہ:۔ اپنے بھید جاننے والے کے خلاف۔ اور تو اپنے عزیز وقریب سے چھپتا رہتا ہے۔ حالانکہ تو اپنے محافظ (خداتعالیٰ) کے سامنے ہے۔ اور تو بہت چھپتا رہتا ہے اپنے غلاموں سے۔

(۱) عَالِمٌ: بروزن فاعل بمعنی بہت جاننے والا یا بہت بڑا عالم والجمع عُلَمَاء وعُلَّامٌ، عَالِمُوْنَ از (س) عَلْمًا جاننا۔ کقوله تعالیٰ: عالمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ. (الحشر)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) سَرِیْرَتُكَ: یہ فعیلة کے وزن پر ہے۔ سر: وہ بھید ہے جس کے اظہار سے نقصان ہو اس کی جمع اسرار۔ اور سریرہ: وہ بھید ہے جس کے اظہار سے نقصان نہ ہو اس کی جمع سرائر آتی ہے اور سَرِیْر کے معنی تخت کے بھی آتے ہیں اس کی جمع سُرُرٌ ہے، وفی التنزیل: یوم تبلی السرائر (الطارق) سَرَّ یَسُرُّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش کرنا۔ اور سراء ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط کو کہتے ہیں جمع اَسِرَّةٌ آتی ہے۔

(۳) تَتَوَارٰی: اس کا مصدر تواری ہے بمعنی چھپ جانا یا بہت زیادہ چھپانا. ومنہ قولہ تعالیٰ: حتیٰ توارت بالحجاب. (ص) اس کا مجرد وَرٰی (ض) بمعنی چھپا دینا. ومنه الْوَرٰی بمعنی مخلوق۔ اور (ف) سے مصدر وَرْیًا بمعنی چھپ جانا۔

(۴) قَرِیْبُكَ: قریب بمعنی نزدیک وقریب یہ ''بعید'' کی ضد ہے یعنی رشتہ دار یا پڑوسی۔ اس کی جمع اَقْرِبَاءُ وقُرَبَاءُ. قَرُبَ (ك، س) قُرْبًا وقُرْبَانًا مصادر بمعنی پاس ہونا، نزدیک ہونا۔ کمافی القران: ان رحمة اللّٰهِ قریب من المحسنین (الاعراف) اور قریب میں برابر ہیں مذکر ومؤنث مفرد اور جمع کے لئے بھی یکساں ہے۔

(۵) مَرْاٰی: یہ اسم ظرف ہے یا مصدر میمی ہے۔ یہ رویت مصدر سے بمعنی دیکھنے کی جگہ یہاں بمعنی سامنے ہے۔ کمایقال: وانت بمرأی من سعاد ومسمع الخ.

(۶) رَقِیْبُكَ: رقیب بمعنی محافظ ونگہبان، چوکیدار، حارس ومنتظر۔ اس کے معنی چچازاد بھائی کے بھی آتے ہیں۔ اور شعراء ایک معشوق کے جو دو عاشق ہوں ہر ایک کو رقیب کہتے ہیں کیونکہ یہ بھی محبوب کے لگاؤ کو ثابت کرتے ہیں۔ والجمع رُقَبَاءُ ورُقُبٌ ہے۔ یہاں مراد اللہ تعالیٰ ہے از (ن) رُقُوْبًا ورَقَابَةً ورِقْبَانًا بمعنی انتظار کرنا. کمافی قوله تعالیٰ: ولم ترقب قولی۔ (طه). اور قریب ورقیب کے اندر قلب البعض ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ کے حروف علی الترتیب مقلوب نہ ہوں۔

(۷) تَسْتَخْفِی۔ اس کا مصدر اِسْتِخْفَاءٌ ہے اس میں ''س، ت'' طلب کیلئے ہے اکثر مبالغہ کے معنی کیلئے ہے یعنی بہت زیادہ چھپانا یا چھپنا، ظاہر ہونا و پوشیدہ ہونا، یہ خفیة یا خفاء سے ماخوذ ہے اس کا مجرد (ن س) سے چمکنا و ظاہر ہونا اور سمع سے پوشیدہ ہو جانا۔ خِفَاءٌ و اِسْتِخْفَاءٌ دونوں کے معنی چھپ جانے کے آتے ہیں اور اور (ض) سے بمعنی ظاہر کر دینا یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ اور خَافِیَةٌ چھپی ہوئی چیز، اِخْفَاءٌ. پوشیدہ کرنا. کمافی التنزیل: وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم. (الممتحنة)

(۸) مَمْلُوْكٌ: جس کے معنی غلام اور باندی کے ہیں والجمع مَمَالِیْكُ اور مَلِیْكٌ بمعنی بادشاہ جمع مَلَكَاءُ ہے، مراد اس سے اللہ تعالیٰ ہے، کقوله تعالیٰ: مَلِیْكٌ مُّقْتَدِرٌ (القمر) اور ملیک کے اندر مبالغہ زیادہ ہے بخلاف ملک کے کہ اس میں مبالغہ کم ہے۔ اور مَلَكَ (ض) مَلْكًا ومِلْكًا ومُلْكًا ومِلْكَةً. بمعنی مالک ہونا۔

☆......☆......☆

وَمَا تَخْفَى خَافِيَةٌ عَلَى مَلِيْكِكَ اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُكَ حَالُكَ اِذْ آنَ اِرْتِحَالُكَ.

ترجمہ:۔ اور حالانکہ نہیں ہے کوئی چیز مخفی تیرے مالک پر۔ کیا تیرا یہ خیال ہے! کہ تیری عزت و مال تیرے انتقال کے وقت فائدہ

Maktaba Tul Ishaat.com

ونفع پہنچا ئینگے۔

(۱)وَمَاتَخفَی: مانافیہ ہے تَخفَی مضارع کا واحد حاضر کا صیغہ ہے یہ خِفَاءٌ سے مشتق ہے بمعنی پوشیدہ رہنا، از سمع۔ کما فی القرآن: وتخفی فی نفسك ماالله مبدیه۔ (الاحزاب)

(۲)خَافِیَةٌ: بمعنی پوشیدہ چیز اور یہ علانیۃ کی ضد ہے۔ کقوله تعالیٰ: یومئذٍتُعرَضُونَ لَاتَخفٰی مِنکُم خَافِیَةٌ۔(الحاقه)

(۳)مُلَیکُكَ: مُلَیْكٌ یہ خداوند تعالیٰ کا نام ہے جیسے: عندملیك مقتدر (القمر) مَلِیْك کے اندر مبالغہ زیادہ ہے بمعنی شہنشاہ بخلاف ملک کے اس میں مبالغہ کم ہے والجمع مُلَكَاءُ ومُلُوْكٌ۔ مَلَكٌ: فرشتہ جمع مَلَائِکَةٌ، ومَلَائِكُ اور مالک جمع مُلَّاكٌ ومُلَّك ہیں۔

(۴)اَتَظُنُّ: اس میں ہمزہ استفہام انکاری کیلئے ہے۔ اس کا مصدر ظَنٌّ ہے (ن) یہ افعال قلوب میں سے ہے بمعنی گمان کرنا، یقین کرنا، جاننا۔ کقوله تعالیٰ: وتظنون بالله الظنونا۔(الاحزاب) اور اس کے معنی علم کے بھی آتے ہیں۔ اَلظُّنُوْنَ: یہ ظن کی جمع ہے اور جمع الجمع اَظَانِیْنَ. (خلاف قیاس)

(۵)سَتَنفَعُكَ: اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے نفع مادہ ہے از استفعال مجرد اس کا (ف) سے ہے بمعنی نفع دینا۔ اور یہ ضرر کی ضد ہے۔ کقوله تعالیٰ: لااملك لنفسی نفعاولاضرا ۔(یونس)

(۶)حَالُكَ: حَالٌ یہ مؤنث ہے بمعنی کیفیت وحالت، کسی چیز کی صفت۔ اس کی جمع اَحْوَالٌ واَحْوِلَةٌ۔ اور حالت کی جمع حالات آتی ہے اور یہ حَالَ حَوْلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پلٹنے اور بدلنے کے ہیں۔ اسی وجہ سے حول، سال کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ ختم ہوکر لوٹتا ہے اور اس میں تغیر ہوتا ہے۔ ومنه الْحَوْلُ بمعنی پھیرنا۔ کقوله تعالیٰ: وحال بینهما الموج فکان من المغرقین.

(۷)آنَ: اس میں حروف اصلی (ء، ی، ن) ہے اور یہ "این" سے ماخوذ ہے بمعنی وقت کا آنا۔ کقوله تعالیٰ: اَلَمْ یَأنِ لِلَّذِینَ آمَنُوْا(حدید) از (ض) بمعنی حان وقرب اور اب اس کے حروف کی ترتیب اس طرح ہوگئی (ء، ن، ی) تو اس وقت یہ ناقص یائی ہوگا اور اَیْنٌ کے معنی تھکنے ومشقت میں پڑنے کی بھی آتے ہیں۔ ان، اجل اور حین کے درمیان فرق: آن وہ زمانہ ہے جس میں تو موجود ہے، اور اجل وقت معین کو کہتے ہیں۔ اور حین مطلق زمانہ یا وقت کو کہتے ہیں چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(۸)اِرْتِحَالُ: کے معنی کوچ کرنے کے ہیں اور منتقل ہونے کے ہیں۔ از افتعال اور یہاں مراد مرنا ہے یہ رَحَلٌ سے ماخوذ ہے، رَحَلَ(ف) رَحْلًاورَحِیْلًا وتَرْحِیْلًا ہیں بمعنی چھوڑ دینا۔ فاعل راحل اور اس کی جمع رَاحِلُوْنَ ورُحَّالٌ ورُحَّلٌ آتی ہیں، وفی التنزیل: رحلةَالشِّتَاءِ وَالصَّیفِ ۔(قریش)

☆......☆......☆

اَوْیُنْقِذُكَ مَالُكَ حِیْنَ تُوبِقُكَ اَعْمَالُكَ اَوْ یُغْنِیْ عَنْكَ نَدَمُكَ اِذْزَلَّتْ قَدَمُكَ.

ترجمہ:۔ یا تجھے چھڑائے گا تیرا مال جبکہ ہلاک کریں گے تجھ کو تیرے اعمال۔ یا نفع دیگی تجھ کو تیری پشیمانی تجھ کو جس وقت

Maktaba Tul Ishaat.com

پھسلے گا تیرا قدم۔

(۱) یُنْقِذُكَ: اِنْقَاذٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی چھٹکارا پانا، نجات پانا و چھڑا دینا، رہائی دلانا۔ اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی چھڑانا۔ کمافی قوله تعالیٰ: فانقذکم منها۔(ال عمران) نقذای نجا۔

(۲) مَالُكَ: مال کی جمع اموال ہے مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہے۔ مال وہ شئے ہے جو ملکیت میں ہو، مَالَ (ن، س) یَمُوْلُ مَوْلًا ومُوْلًا اجوف واوی، ای صار ذامال اور اجوف یائی از سمع بھی آتا ہے تو اس میں میل سے مشتق ہوگا۔ لانه یمیل الیه القلب کقوله تعالیٰ: اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ (التغابن) اور تمول تفعل سے مالداری۔

(۳) حِیْنَ: وقت مبہم کو کہتے ہیں خواہ کم یا زیادہ جس میں تمام زمانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کی جمع اَحْیَان ہے اور جمع الجمع احایین آتی ہے کقوله تعالیٰ: هل اَتٰی علی الانسان حین من الدهر (ض) حَیْنًا و حَیْنُوْنَةً بمعنی وقت کا قریب آنا یا ہلاک ہونا۔

(۴) تُوْبِقُ: اس کا مصدر اِیْبَاقٌ ہے بمعنی ہلاک کردینا از افعال اس کا مجرد وَبِقَ یَوْبَقُ (ض، س، ح) وَبْقًا، وُبُوْقًا، مَوْبِقًا سے مشتق ہے بمعنی ہلاک ہونا۔ کقوله تعالیٰ: وجعلنا بینهم موبقا. (الکهف)

(۵) اَعْمَالُكَ: یہ عمل کی جمع ہے بمعنی کام عمِلَ (س) عَمَلًا سے ہے کقوله تعالیٰ: ولنا اعمالنا ولکم اعمالکم.

صنع، فعل اور عمل کے درمیان فرق: ان تینوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ فعل سب سے عام ہے جو ہر چیز کے کام کو کہتے ہیں چاہے اختیاری ہو یا غیر اختیاری ہو ذی روح ہو یا غیر ذی روح ہو۔ اور عمل جو فعل سے خاص ہے اور یہ صرف جاندار کیلئے بولا جاتا ہے اور صنع یہ سب سے اخص ہے جو خاص انسان کیلئے بولا جاتا ہے۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۴۸)

(۶) یُغْنِیْ: یہ اِغْنَاءٌ مصدر ہے بمعنی نفع دینا بے پرواہ کرنا یا غنی کردینا، از افعال. کمافی التنزیل: لن یغنوا عنك من الله شیئا. (الجاشیة). ای لن ینفعوك　اس کا مجرد غنی ہے از سمع بمعنی مالدار ہونا یقال غنی غِنَاءً و غُنْیَةً بمعنی مالدار ہوا، اسکے معنی کسی جگہ ٹھہرنے کے بھی آتے ہیں کقوله تعالیٰ: کان لم تغن بالامس۔(یونس) اَلْغَنِیُّ دولتمند جمع اَغْنِیَاءُ. یقال اغنی الرجل عنه یعنی کافی ہوا، یا اغنی الرجل کذا یعنی دور کیا جدا کیا۔

(۷) نَدَمُكَ: نَدَمٌ مصدر سے ہے بمعنی ندامت و شرمندگی اٹھانا، از سمع، اور کسی گذشتہ بات پر حسرت کرنا اور اس سے نَدْمَانُ آتا ہے بمعنی پشیمان ہونا، نادم کی جمع نَادِمُوْن و نُدَّامٌ و نَدْمَانٌ بمعنی پشیمان جمع نُدَامٰی، نَدِیْم بمعنی ساتھی جمع نِدَامٌ و نُدَمَاءُ و نَدْمَانٌ. کقوله تعالیٰ: واَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ.

(۸) زَلَّتْ: زَلَّةٌ سے بمعنی پھسلنا، اس کے مصادر زَلَّ (ض، س) زَلًّا، زُلُوْلًا، زَلَلًا، زَلِیْلًا، مَزِلَّةً، وَزِلَّةً. کمافی القران: فازلهما الشیطان۔(بقرہ) اور زَلَّةٌ کی جمع زَلَّاتٌ آتی ہے، جسکے معنی ہے ایک مرتبہ پھسلنا اور سمع سے بمعنی لغزش ہونا اس کے اصل معنی ہیں بلا ارادہ پیر کے پھسل جانا اور بطور تشبہ بلا ارادہ گناہ ہوجانے کو بھی کہتے ہیں اور زلت قدم سے مراد موت یا قیامت کا وقت ہے۔

(۹) قَدَمُكَ: یہ زیادہ تر مؤنث استعمال ہوتا ہے اور مذکر کم ہے والجمع اَقْدَام و (قیل) قِدَامٌ، کقوله تعالیٰ: یعرف المجرمون

Maktaba Tul Ishaat.com

بسیمهم فیؤ خذبالنواصي و الاقدام (الرحمن) اور قدم سمع سے بمعنی پیش آنا اور نصر سے پیش قدمی کرنا۔ اور بعض نے کہا قدم کی جمع قِدامٌ ہے۔ قَدُمَ (ك) قَدَامَةً و قِدمًا بمعنی پرانا ہونا تقدم بمعنی آگے بڑھنا۔ قُدّام آگے، تصغیر قُدَیْمَة۔

☆......☆......☆

اَوْیَعْطِفُ عَلَیْكَ مَعْشَرُكَ یَوْمَ یَضُمُّكَ مَحْشَرُكَ هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ اِهْتِدَائِكَ وَعَجَّلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِكَ .

ترجمہ:۔ یا مہربانی کرے گا تجھ پر تیرا قبیلہ۔ اس دن جبکہ تجھ کو تیرا محشر ملائے گا۔ کیوں نہیں چلا تو اپنے ہدایت کے راستہ پر اور کس لئے جلدی نہیں کی تو نے اپنی بیماری کے علاج کرانے میں۔

(۱) یَعْطِفُ: از عَطَفَ (ض) عَطْفًا و عُطُوْفًا مصدر ہے بمعنی مہربانی کرنا اور اس کے صلہ میں اکثر ''اِلٰی'' آتا ہے اور ''عن'' بھی آتا ہے جب کہ وہ اس کی طرف مائل ہو اور جھکے۔ اور اس کے صلے میں ''علیٰ'' بھی آتا ہے یہ نقصان اور نفع دونوں کے لئے آتا ہے اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے اور عِطْفٌ (بکسر العین) بمعنی بغل اور ہر چیز کا پہلو والجمع اَعْطَافٌ عِطَافٌ و عُطُوْفٌ . عَطْفٌ (بفتح العین) ایسی محبت جس میں شفقت بھی ہو اور شفقت کہتے ہیں اپنی ہمت کو لوگوں کی تکلیف دور کرنے کیلئے صرف کرنا، یا شفقت ایسے میلان کو کہتے ہیں جس کے ساتھ خطرہ بھی شامل ہو تو یہ لفظ خدا کی صفت نہیں بنتے۔ قال تعالیٰ: ثانی عطفه لیضل عن سبیل الله۔(الحج)

(۲) مَعْشَرُكَ: مَعْشَرٌ بمعنی گھر والے، جماعت، گروہ، اس کا اطلاق جن وانس دونوں پر ہوتا ہے۔ کقوله تعالیٰ: یامعشر الجن والانس (الرحمن) معاشر اس کی جمع ہے عَشَرَ (ض) عَشْرًا بمعنی دس میں سے ایک لینا۔ عَشَرَ (ن) عَشْرًا و عُشُوْرًا بمعنی دسواں حصہ لینا۔ اور عَشِیْرَہ (بمعنی ساتھ رہنے والے) کی جمع عَشَائِرُ و عَشِیرَاتٌ. عَشِیْرٌ بمعنی خاوند، دوست، عزیز، کنبہ، قبیلہ، بیوی جمع عُشَرَاءُ، اَعْشَرَاءُ اور العشیر بڑی جماعت کو بھی کہتے ہیں۔

(۳) یَوْمٌ: صبح، طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یا مطلق وقت کو کہتے ہیں۔ والجمع ایام وجمع الجمع اَیَاوِیْم دن یا وقت مراد ہے، اگر یہ جملہ فعلیہ کی طرف مضاف ہو تو مبنی علی الفتح ہوتا ہے. قوله تعالیٰ: یوم ینفخ فی الصور فتأتون افواجا.

(۴) یَضُمُّكَ: یہ ضَمَّ (ن) یَضُمُّ بمعنی ملانا، ملنا، ومنہ انضمام بمعنی ملنا ومنه الحدیث لاتضامون فی رؤیته، ضم الشیء الیه کھینچا، ضم علی الشیء قبضہ کیا، ضم فلانا الیه ساتھی بنانا، ضمه الی صدره معانقہ کیا، بغل گیر ہوا، ضم الحرف پیش لگانا حرف کو قال تعالیٰ: واضمم یدك الیٰ جناحك ۔(طٰه:۲۲)

(۵) مَحْشَرُكَ: مَحْشَرٌ بمعنی اٹھانا و جمع کرنا والجمع مَحَاشِرُ از نصر مَحْشَرٌ (بفتح المیم والشین) ہے اسم ظرف مکان ہے بمعنی اٹھانے کی جگہ۔ یعنی روز قیامت۔ یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ۔(مریم:۸۵)

(۶) هَلَّا: یہ حرف تحضیض ہے جو ابھارنے اور برانگیختہ کرنے کیلئے آتا ہے جب کہ یہ مضارع پر داخل ہو اگر یہ ماضی پر داخل ہو تو اس

Maktaba Tul Ishaat.com

سے ترک فعل پر ملامت مقصود ہوتی ہے اور یہ ہل اور لا سے مرکب ہے، کمایقال ھلا تؤمن. تو کیوں ایمان نہیں لاتا۔

(۷) اِنْتَهَجْتَ: اِنتهاجٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی چلنا و قصد کرنا طریقے پر چلنے کا ارادہ کرنا اچھی طرح سے دیکھنا از افتعال اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے بمعنی قصد کرنا۔ النھج والمنھاج ای الطریق الواضح. کقوله تعالیٰ: ولکل جعلنامنکم شرعۃ و منھاجا (المائدہ) اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح آتا ہے۔

(۸) مَحَجَّة: یہ حجت سے ماخوذ ہے بمعنی مقصد و قصد طریق یا وسط راہ ہے یہ مفعلۃ کے وزن پر ہے اور اس کے معنی ہدایت کے راستہ کے بھی آتے ہیں۔ ومنه الحجة کقوله تعالیٰ: فللہ الحجۃالبالغۃ ۔(الانعام)۔ مجرد نصر سے آتا ہے بمعنی قصد کرنا بمعنی راستہ اس لئے کہ اس کا بھی قصد کیا جاتا ہے۔

(۹) اِهْتِدَائِكَ: اھتداء، مصدر سے ماخوذ ہے از افتعال بمعنی راستہ پانا اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی راستہ دکھلانا۔ کمافی التنزیل: من اھتدیٰ فانمایھتدی لنفسہ ۔(یونس) اور کبھی بر عکس معنی کیلئے بھی مستعمل ہوتا ہے اور ہدایت یہ متعدی کبھی بنفسہ و کبھی الیٰ سے اور کبھی لام سے ہوتی ہے۔

(۱۰) عَجَّلْتُ: از تفعیل اس کا مصدر تعجیل ہے بمعنی جلدی کرنا یہ عجلت سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی، اس کا مجرد سمع سے آتا ہے، اور عاجلہ بمعنی جلدی یہ ضد ہے اجلہ بمعنی دیر کی، عَاجِلَة بمعنی دنیا میں جلدی کرنا، جیسے: من کان یرید العاجلۃ عجلنالہ فیھا ماںشاء. (بنی اسرائیل) عجلت اور سرعت میں فرق: عجلت کہتے ہیں کہ کسی چیز کا اپنے وقت (مقررہ) سے پہلے ہونا اور یہ مذموم ہے، اور سرعت کہتے ہیں کہ کسی چیز کو اس کے زیادہ قریب وقت سے پہلے کرنا اور یہ لائق تعریف محمود ہے۔

(۱۱) مُعَالَجَةٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے اس کا مصدر عِلاجًا بھی ہے بمعنی علاج کرنا یا کسی چیز کو ہمیشہ استعمال کرنا دوا کرنا۔ عَلَجَ (ن) عَلْجًا مصدر ہے بمعنی علاج میں غالب آنا۔

(۱۲) دَائِكَ: یہ اجوف واوی ہے از سمع بمعنی بیمار ہونا. اَدْوَاءُ جمع ہے کمافی الحدیث: لکل داء دواء. دَاءَ يَدَأُ (ف) دَاوًا و ادواء بمعنی بیمار ہونا۔ دواء کی جمع ادویۃ ہے یقال: سُوءُ الخلق لیس له دواء. اور بیماری کے الفاظ کی ترتیب یہ ہے: اول مایکون المریض ھو علیل ثم سقیم و مریض ثم وتیہ ثم ونف ثم حرص ومحرض ۔ دوا۔ ایک اسم ہے جو ہر مرض اور ہر روز کے عیب پر جامع ہے چاہے ظاہری ہو یا باطنی استعمال ہو یا "داء" اس بیماری کو کہتے ہیں جو اندرونی ہو یا جگر اور پھیپھڑے سے تعلق رکھتی ہو اور مرض جو باقی بدن میں ہو اس سے "داء، اور مرض" کا فرق بھی واضح ہو گیا اور اطباء نے الم کو اعراض میں شمار کیا ہے نہ کہ امراض میں۔

☆......☆......☆

وَفَلَلْتَ شَبَاةَ اِعْتِدَائِكَ وَقَدَعْتَ نَفْسَكَ فَهِيَ اَكْبَرُ اَعْدَائِكَ اَمَا الْحِمَامُ مِيْعَادُكَ فَمَا اِعْدَادُكَ!

ترجمہ:۔ اور کیوں نہیں کند کی تو نے اپنی حد سے بڑھنے کی دھار کو۔ اور کس وجہ سے اپنے نفس کو باز نہیں رکھا۔ حالانکہ وہ سب سے بڑا

Maktaba Tul Ishaat.com

دشمن ہے۔ کیا موت تیرا وعدہ نہیں ہے۔ پس تیرے پاس وہاں (آخرت) کیلئے کونسا توشہ تیار ہے۔

(۱) فَلَلْتَ: یہ فُلُوْلٌ سے مشتق ہے بمعنی کند کر دینا و توڑنا۔ یقال فل السیف تلوار کو کند کر دیا۔ فَلَّ (ن) فَلًّا و فُلُوْلًا بمعنی کند کرنا۔

(۲) شَبَاۃَ: بمعنی تلوار کی دھار، نوک، بچھو، بچھو کا ڈنک، زرد بچھو، تلوار کی نوک۔ یہاں سب معنی بن سکتے ہیں۔ اس کی جمع شبَوَاتٌ وَشَبَاءٌ. شَبَا یَشْبُو (ن) شَبْوًا بمعنی بلند ہونا۔ یقال شبا الشیٔ بلند ہوئی، ہر شئے کی تیزی اور اس گھوڑے کو بھی کہتے ہیں جس کے منہ میں باوجود لگام ہونے کے قابو میں نہ آئے۔

(۳) اِعْتِدَائِكَ: یہ عَدْوٌ سے ہے بمعنی دوڑنا یا یہ عُدْوَانٌ سے ماخوذ ہے بمعنی حد سے تجاوز کرنا۔ یُقَالُ اعتداء عن الحق یعنی حق سے تجاوز کیا۔ اِعْتَدٰی و تعدّٰی علی فلان۔ فلاں پر ظلم کیا، اس کا مجرد نصر سے ہے عَدْوًا مصدر بمعنی ظلم کرنا اور عَدُوٌّ کی جمع اَعْدَاءُ جمع الجمع اَعَادٍ ہیں۔ اگر عَدَاوَۃٌ سے مشتق ہے تو دشمنی کرنا اور اعتداء بمعنی تجاوز کرنا. قال تعالیٰ: إن اللہ لایحب المعتدین

(۴) قَدْعَتْ: قَدْعٌ مصدر سے ہے از فتح بمعنی روکنا و باز رکھنا۔ قدعٌ کے معنی نابینا کے بھی ہیں کیونکہ وہ بھی چلنے سے روک دیا جاتا ہے اور ضرب سے بھی آتا ہے کسی شخص کو کسی چیز سے روکنا اور اس کے معنی گھوڑے کی لگام کو روکنے کے بھی آتے ہیں۔

(۵) نَفْسَكَ: (بسکون الفاء) بمعنی ذات اس کی جمع اَنْفُسٌ و نُفُوْسٌ آتی ہیں، نَفَسٌ (بفتح الفاء) معنی سانس اس کی جمع اَنْفَاسٌ ہے، جیسے: یاایتھاالنفس المطمئنۃ۔ (الفجر) نَفِسَ (س) نَفَسًا و نَفَاسَۃً و نِفَاسًا، نَفِسَتِ الْمَرْأَۃُ غُلَامًا بچہ جننا، زچہ ہونا، و نفاسیۃ بالشیء، بخل کرنا۔ نَفَسَ (ن) نَفْسًا. نفس (ای بعین) نظر بد لگانا۔ کرم سے نَفَاسَۃً نفیس و مرغوب ہونا و تَنَفَّسَ تفعل سے سانس لینا، مفاعلہ سے نَافَسَ و مُنَافَسَۃً بمعنی باہم فخر کرنا۔

(۶) اَکْبَرَ: کِبَرٌ سے ماخوذ ہے جو صغر کی ضد ہے بمعنی زیادہ بڑا و الجمع اَکَابِرُ و اَکْبَرُوْنَ یقال: اکابرُ القوم ای شرفائھم. کَبِرَ (س) کَبَرًا (بکسر الکاف)، بوڑھا ہونا اور کرم سے کِبْرًا بمعنی جسیم ہونا، عظمت والا ہونا مصادر کِبْرًا و کِبَارَۃً ہے۔ اور نصر سے بمعنی عمر میں بڑا ہونے کے آتا ہے، و فی القرآن: وان کان کبر علیکم مقامی و تذکیری۔ (یونس)

(۷) اَعْدَائِكَ: جمع عدو کی بمعنی دشمن جو صدیق کی ضد ہے، اعداء جمع ہے اور عدو کا اطلاق واحد و جمع دونوں پر ہوتا ہے. کما جاء فی القرآن: فانھم عدو لی۔ اور عدو کی جمع اَعَادٍ. عِدًی عداۃ بھی آتی ہیں۔ اور عِدًی (بکسر العین) وہ دشمن جس سے تو سردست جنگ کر رہا ہے. عَدُو: وہ دشمن جس سے بالفعل جنگ نہ ہو اور کَاشِحْ: وہ دشمن جو بغض رکھنے والا ہو اور پہلو بچائے۔

(۸) اَمَا. ہمزہ استفہام انکاری ہے اور ''ما'' نافیہ ہے، یا ''اَمَا'' حرف تنبیہ ہے۔

(۹) اَلْحِمَامُ: (بکسر الحاء) بمعنی موت و حَمَامٌ (بفتح الحاء) بمعنی کبوتر و قمری (فاختہ) یا ہر وہ جانور جس کے گلے میں طوق ہو۔ حَمَامَۃٌ (کبوتر) کی جمع حَمَامَاتٌ اور حُمَامٌ، حَمَائِمُ آتی ہیں، حُمَام (بضم الحاء) بمعنی چوپائے کا بخار یا ہر جانور کے بخار کو کہتے ہیں۔ حَمَّام بمعنی نہانے کی جگہ، غسل خانہ اور انسان کے بخار کو حُمّٰی کہا جاتا ہے جمع حُمَّیَات. حَمَّ (ن) حَمًّا گرم کرنا (س) حَمَمًا بمعنی کالا ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) مِیْعَادُكَ: مِیْعَادٌ، وعدہ کی جگہ یہ اسم ظرف بھی ہوسکتا ہے اور مصدر میمی بھی بمعنی جائے وعدہ از ضرب۔ وفی القران: ان الله لایخلف المیعاد۔ والجمع مَوَاعِدُ و مَوَاعِیْدُ. اور مصادر وَعْدًا و عِدَةً بمعنی وعدہ کرنا۔ وعید کے معنی برائی کا وعدہ کرنا، ڈرانا، دھمکانا۔

(۱۱) اِعْدَادُكَ: (بالفتح) عدد کی جمع، بمعنی تعداد، اِعْدَادٌ (بالکسر) افعال کا مصدر ہے اور یہ عُدَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سامان سفر اور عد بمعنی گنتی کرنا اور مجرد عَدَّ یَعُدُّ و نصر سے بمعنی شمار کرنا. کمافی التنزیل: و اعدوا لهم مااستطعتم ۔(الانفال) اور عُدَّةٌ بمعنی رسی جمع عُدَدٌ ہے۔ اُهْبَةٌ اور عِدَّةٌ میں فرق: دونوں کے معنی سامان کے ہے، مگر دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے عِدَّةٌ وہ سامان جس کی تعداد شمار کی جاسکے، بخلاف اُهْبَةٌ کے اس کی تعداد شمار نہیں کی جاسکتی ہو۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۵۰)

☆......☆......☆

وَبِالْمَشِیْبِ اِنْذَارُكَ فَمَا اَعْذَارُكَ! وِفِی اللَّحْدِ مَقِیْلُكَ فَمَاقِیْلُكَ! وَاِلَی اللهِ مَصِیْرُكَ فَمَنْ نَصِیْرُكَ!

ترجمہ:۔ کیا بڑھاپا تجھ کو ڈرانے والا نہیں، پس تیرے پاس کیا عذر رہوگا۔ کیا تجھے قبر میں سونا نہیں۔ پس تیری کیا گفتگو ہوگی۔ کیا تجھے خدا کی طرف لوٹنا نہیں۔ پس تیرا کون مددگار رہوگا؟

(۱) اَلْمَشِیْبُ: شَابَ (ض) شَیْبًا و شَیْبَةً و مَشِیْبًا بمعنی بوڑھا ہونا، بالوں کا سفید ہونا. کمافی التنزیل: و اشتعل الرأس شیبا ۔ (مریم) شَابَ یَشُوْبُ (ن) شَوْبًا بمعنی آمیزش کرنا، اجوف واوی ہے۔ لفظ "شیب" مرد کیلئے ہے جن کے بال سفید ہوں اور عورت کیلئے شیب نہیں کہتے بلکہ اس کو "شَمْطَاءُ" کہتے ہیں اور شَمِطَ (س) شَمْطًا، شَعْرَهُ بمعنی جس کے سر پر سفیدی غالب آجائے۔ اور پچاس (۵۰) سے اسی (۸۰) تک "شَاخَ" مستعمل ہے اور ومنه الشائبة ای حوادث. اس کی جمع شوائب ہے۔ اور شَیْبٌ و مَشِیْبٌ میں فرق یہ ہے کہ شیبٌ شعرٌ کی صفت ہے ای بیاض الشعر فی الوجه. اور مشیب یہ رجال کی صفت ہے، المشیب هو دخول الرجل فی حدالشیب.

(۲) اِنْذَارٌ: افعال کا مصدر ہے بمعنی ڈرانے کے ہے. کمافی القران: و انذرهم یوم الآزفة (المؤمن) اس کا مجرد سمع سے ہے بمعنی ڈرانا، خوف دلانا۔ ومنه النذیر و المنذر بمعنی ڈرانے والا و الجمع نُذُرٌ. نَذَرَ (ن، ض) نَذْرًا و نُذُوْرًا بمعنی نذر ماننا، غیر واجب کو اپنے اوپر واجب کرلینا. نَذِرَ (س) نَذَرًا بمعنی جاننا، چوکنا ہونا، تیاری کرنا۔

(۳) اَعْذَارٌ: یہ (بفتح الهمزه) ہے عذر کی جمع ہے بمعنی عذر، اگر (بالکسر) ہے تو یہ افعال کا مصدر ہوگا بمعنی عذر کا ظاہر کرنا، مجرد از نصر سے ہے، قدمر تحقیقه۔

(۴) اَللَّحْدُ: بمعنی قبر، اس کی جمع اَلْحَادٌ و لُحُوْدٌ و اَلْحُدٌ. اس کے اصلی معنی مائل ہونے کے ہیں چونکہ قبر بھی میلان کی جگہ ہوتی ہے، لیکن یہاں مراد قبر کا کونہ ہے (ف) بمعنی دفن کرنا و مائل ہونا۔ لحد، وہ قبر جس میں جانب مغرب میں شق ہوں اور شِقّ صندوقی قبر کو کہتے ہیں۔ کما فی الحدیث: اللحد لنا و الشق لغیرنا، لاحِدٌ گورکن۔ اور اَجْدَاث، پرانی قبروں کو کہتے ہیں، جو جَدَثٌ کی جمع ہے۔ قال

Maktaba Tul Ishaat.com

تعالیٰ: فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون ۔(یٰس)

(۵) مَقِيْلُكَ: مَقِيْلٌ یہ اسم ظرف ہے قَيْلُوْلَةٌ مصدر ضرب سے ماخوذ ہے بمعنی خواب گاہ وآرام گاہ۔ کمافی القرآن: اصحاب الجنة یومئذٍ خیر مستقراً واحسن مقیلا. (الفرقان)

(٦) قِيْلُكَ: قِيْلٌ، اسم مفعول کے معنی میں ہے، بعض کا قول ہے، اس کا مصدر قول ہے بمعنی گفتگو بعض نے کہا کہ "قیل" اسم مصدر ہے جو اسم مفعول کے معنی میں ہے جیسے ذبح مذبوح کے معنی میں ہے۔

(۷) مَصِيْرُكَ: اس کا مصدر صَيْرُوْرَةٌ ہے، صَارَ (ض) صَيْرًا و صَيْرُوْرَةً بمعنی لوٹنا اور پھیرنا ومنتقل ہونا یقال: صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا یہ افعال ناقصہ میں سے ہے بمعنی ہوا۔ اور یہ مصیر یا اسم ظرف یا مصدر میمی ہے بمعنی رجوع۔ کقولہ تعالیٰ: وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ. (النور)

(۸) نَصِيْرُكَ: نَصِيْرٌ بمعنی ناصر ہے بمعنی مددگار یہ نصرۃ مصدر سے صیغہ صفت ہے بمعنی مظلوم کی مدد کرنیوالا اور نَصِيْر کی جمع اَنْصَار آتی ہے، جیسے شریف کی جمع اشراف ہے وناصِر کی جمع نُصَّار ہے جیسے کافر کی جمع کفار ہے۔ اور مطلق انصار سے مراد انصار النبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ ومنہ النصرانی شہر ناصرہ کی طرف اس کی نسبت، خلاف قیاس ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقلدین کو کہا جاتا ہے، مؤنث کیلئے نصرانیہ ہے والجمع نَصَارٰى. قَالَ تَعَالٰى: وقالت النصاریٰ لیست الیھود علی شیء. (البقرہ)

☆......☆......☆

طَالَمَا اَيْقَظَكَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ وَجَذَبَكَ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ وَتَجَلَّتْ لَكَ الْعِبَرُ فَتَعَامَيْتَ.

ترجمہ:۔ بہت عرصہ سے زمانہ تجھ کو جگا رہا ہے۔ پس تو بتکلف سو رہا ہے۔ اور وعظ ونصیحت تجھ کو کھینچ رہے ہیں پس تو سینہ نکالے جا رہا ہے۔ اور عبرتیں تیرے لئے ظاہر ہو رہی ہیں۔ مگر تو بتکلف اندھا بنا جا رہا ہے۔

(۱) طَالَمَا: اس میں طال فعل ہے طُوْلٌ مصدر ہے بمعنی طویل ہونا اور اس میں "ما" مصدریہ زائد ہے صاحب حاشیہ نے مائے کافہ کہا ہے لیکن مائے مصدریہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ الغاء عمل بلا ضرورت اچھا نہیں ہے۔ اور بعض نے کہا یہ مائے کافہ ہے اس لئے کہ یہ فاعل کو نہیں چاہتا جیسے کہ قَلَّمَا و رُبَّمَا و اِنَّمَا وغیرہ۔ یہ مذہب ابن جی ودیگر محققین کا ہے اور ابن دستویہ علاوہ نعم بئس کے اور کسی فعل پر ما کافہ کو نہیں داخل کرتے۔

(۲) اَيْقَظَ: یہ اِيْقَاظٌ سے ہے از افعال بمعنی جگا دینا اور یہ يَقَظَةٌ سے ماخوذ ہے جو نوم کی ضد ہے (س،ک) بمعنی جاگنا و بیدار ہونا، کقولہ تعالیٰ: وتحسبھم ایقاظا وھم رقود ۔(الکھف) اس سے يَقُظٌ ويَقْظَانٌ ويَقْظَةٌ صیغہ صفت ہے یہاں اس سے مراد تنبیہ کرنا وسمجھانا ہے۔ والجمع اَيْقَاظ. ابو الیقظان، مرغ۔

(۳) اَلدَّهْرُ: (بسکون الھاء وفتحھا) بمعنی زمانہ، وقت۔ دَهَرَ (ف) دَهْرًا بمعنی امر ناپسندیدہ واقع ہونا۔ اس کی جمع دھور ہے. کما فی الحدیث: لاتسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر. حقبۃ، دہر، عصر اور قرن کے درمیان فرق: دہر زمانہ طویل کو کہتے ہیں، یا سو سال کیلئے بھی اطلاق ہوتا ہے۔ اور عصر بھی زمانہ طویل یا سو سال کیلئے مستعمل ہے۔ اور حقبہ، چالیس سال کے وقفہ کو کہتے ہیں، اور

Maktaba Tul Ishaat.com

بقول بعض اسی سال کی مدت کہتے ہیں۔اور قرن سو سال کے عرصہ کو کہتے ہیں۔(مسودۂ مؤلف،ص:۵۲)

(۴)فَتَنَاعَسْتَ: اس کا مصدر تَنَاعُس ہے از تفاعل، نُعَاس سے مشتق ہے اس کا مجرد(ف،ن) ہے بمعنی اونگھنا۔فی التنزیل:ثم انزل علیکم من بعدالغم امنة نعاسا. سِنَةٌ، نَوم اور نُعاس میں فرق:"نُعَاسٌ" کو اردو میں اُونگھ کہتے ہیں یعنی وہ نیند جو ابتدائی حالت میں سونے کی وجہ سے سر میں گرانی اور بوجھل پن پیدا ہو جائے اور سِنَةٌ، اس نیند کو کہتے ہیں جس میں آنکھ بند ہو جائے اور پلک جھپکنے لگیں اور نَوْمٌ مطلقاً وہ نیند ہے جس میں انسان خوب غافل ہو جائے۔

(۵)وَجَذَبَكَ: اس کا مصدر جَذْبٌ ہے، بمعنی کھینچنا یہ دفع کی ضد ہے، از ضرب، جذب دراصل اپنے نفع کیلئے کسی چیز کو کھینچنا۔ومنه الجاذب والمجذوب بمعنی کھینچنے والا والجمع جَوَاذِبُ وجِذَابٌ۔

(۶)اَلْوَعْظُ: مصدر ہے بمعنی نصیحت کرنا از ضرب، والجمع وَاعِظُوْنَ۔ایسی اچھی باتیں جن سے دل نرم ہو جائے۔وفی القران:انی اعظك ان تکون من الجاهلین ۔(هود:٤٦)

(۷)فَتَقَاعَسْتَ: واحد مذکر حاضر از تفاعل تَقَاعُسٌ مصدر ہے اور قَعَسٌ سے مشتق ہے جسکے معنی پیٹھ میں گڑھا ہو جانا کہ پشت اندر گھس جائے اور سینہ آگے کو نکل آئے اس کا مجرد سمع سے ہے، والجمع قُعْسٌ اور(ن،ض) سے بھی آتا ہے بمعنی بناوٹی چال چلنا۔

(۸)تَجَلَّتْ: یہ تجلی سے مشتق ہے اور یہ واوی ہے اس کا مجرد، جَلَا یَجْلُوْ(ن) جَلَاءً بمعنی صاف کرنا، واضح وظاہر ہونا، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔جلاءُ السَّیفِ۔تلوار کو مانجھنا۔جیسے:فَلَمَّاتَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ. (الاعراف)

(۹)اَلْعِبَرُ: یہ عِبْرَةٌ کی جمع ہے، بمعنی دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا اور قاعدۂ کلیہ ہے کہ جتنے الفاظ "فعلة" کے وزن پر آئیں گے ان کی جمع فِعَل کے وزن پر آئے گی۔وفی القران:ان فی ذلك لعبرةً لاولی الابصار ۔(ال عمران)۔(س) بمعنی آنسو بہنا اور عَبَرَ(ن) عُبُوْرًا بمعنی گذرنا، غمگین ہونا، آنسو کا بہنا۔کمافی الحدیث:اللھم اجعلنا ممن یعبر الدنیا ولایعبرھا ای لایموت ربعاسریعة بمعنی آنسو کا ایک قطرہ جمع عِبَرٌ وعَبَرَاتٌ آتی ہیں۔

(۱۰)فَتَعَامَيْتَ: از تفاعل بمعنی بتکلف اندھا بننا، یہ عمی سے ماخوذ ہے اس کا مجرد(س) آتا ہے، بمعنی اندھا ہونا واز(ض) بمعنی آنکھ کا بالکل جاتا رہنا، اور آنکھ سے پانی بہنا اور جاہل ہونا. کقوله تعالیٰ:وَمَايَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ. (المؤمن)والعمی فی العین والعمهٔ فی القلب.

☆......☆......☆

وَحَصْحَصَ لَكَ الْحَقُّ فَتَمَارَيْتَ وَاَذْكَرَكَ الْمَوْتُ فَتَنَاسَيْتَ وَاَمْكَنَكَ اَنْ تُوَاسِيَ فَمَا آسَيْتَ.

ترجمہ:۔اور بارہا ظاہر ہوا تیرے لئے حق۔پس تو نے جان بوجھ کر شک کیا۔اور بہت دفع موت نے تجھے اپنی یاد دلائی۔پس تو نے بتکلف اس کو بھلا دیا(بھول گیا)۔اور بسا اوقات قدرت دی تجھ کو زمانے نے غم خواری کی پس تو نے غم خواری نہیں کی۔

(۱)حَصْحَصَ: یہ نصر سے متعدی ہے یہ "حَصٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی ظاہر ہونا۔کمافی القران:الآن حَصْحَصَ الْحَقُّ.

Maktaba Tul Ishaat.com

(یوسف) اور بعض اس کو "حِصَّةٌ" سے ماخوذ مانتے ہیں بمعنی ظاہر ہونا۔ اور حَصْحَصَ کے معنی حرکت دینے وظاہر ہونے کے بھی آتے ہیں۔ اور بقول بعض یہ حَصٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی بالوں کا چلا جانا، یا گر جانا جس کے بعد نیچے کا حصہ نمودار ہو جاتا ہے۔ اور ظہور کے معنی اس میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(۲) اَلْحَقُّ: یہ باطل کی ضد ہے اور (ض، ن) سے بمعنی ثابت ہونا۔ جیسے: الحق من ربك فلاتكونن من الممترين.

(۳) فَتَمَارَيْتَ: تَمَارِی یہ باب تفاعل سے ہے بمعنی بتکلف شک کا اظہار کرنا۔ ناقص یائی ہے۔ یہ "مَرِيَةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی شک کرنا و جھگڑا کرنا. كقوله تعالىٰ: فبای الآء ربك تتمارىٰ. (النجم) اس کا مجرد (ض) سے ہے۔

(۴) وَاذْكُرْكَ: یہ ذِكْرٌ (بفتح الذال) سے مشتق ہے۔ بمعنی یاد کرنا، از نصر یہ ذكر، باللسان و بالقلب دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگر ذُكْرٌ (بالضم) ہو تو ذکر قلب مراد ہے اگر ذِكْرٌ (بالكسر) ہو تو فقط ذکر باللسان مراد ہے۔ الذكرىٰ۔ بمعنی الذكر باللسان و بالقلب. التذكير. بالقلب ومذاكرة لاتكون الاباللسان. اذكار بمعنی یاد دلانا جو جمع ذکر ہے۔ كمافي القرآن: فاذكروني اذكركم واشكرولي ولاتكفرون. (البقرہ)

(۵) اَلْمَوْتُ: بمعنی مرنا اس کی جمع اَمْوَاتٌ ومَيِّتُوْنَ ہیں یہ از (ن،س) يقال الموت الابيض طبعی موت مرنا، الموت الاحمر شہادت کی موت، الموت الاسود گلا گھونٹ کر مرنا۔ قَالَ تعَالىٰ: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ. (ال عمران) مرنا حیات کا زائل ہونا، روح کا تن سے جدا ہونا۔ يقال رجل ميت وقوم موتىٰ.

(۶) فَتَنَاسَيْتَ: اس کا مصدر "تَنَاسِيٌّ" ہے بروزن تفاعل ہے اور یہ نسیان سے ماخوذ ہے بمعنی بتکلف بھول جانا اور یہ حفظ کی ضد ہے مجرد سمع سے ہے بمعنی بھولنا۔ اس کے مصادر نِسْيَانًا ونَسْوَةً ونَسْيًا ہیں۔ وفي الحديث: اَوَّلُ النَّاسِ اوّلُ نَاسٍ۔ اور مبالغہ کیلئے، نَسَّاءٌ ونَسْيَانٌ آتے ہیں۔

(۷) وَاَمْكَنَكَ: یہ "اِمْكَانٌ ومكنة" مصدر سے بمعنی قدرت کے، از افعال. يقال امكن الامرُ فلانًا یعنی وہ اس پر قدرت رکھتا ہے یا اس کا کرنا آسان ہے۔ ومنه التمكن والتمكين ہے اور امکان کے معنی قدرت ہونا یا قدرت دینا. مَكُنَ (ك) مَكَانَةً صاحب مرتبہ ہونا۔ مَكَّنَ (تفعیل) وَاَمْكَنَ (افعال) بمعنی قدرت دینا۔ وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضىٰ لهم.

(۸) تُوَاسِيَ: یہ "مُوَاسَاةٌ" مصدر سے ہے از مفاعلہ بمعنی غم خواری کرنا، اس کا مجرد سمع سے آتا ہے، بمعنی غمگین ہونا۔ اور اس کے معنی دوا کرنے کے بھی آتے ہیں، يقال اسى الجرح، زخم کی دوا کی اس معنی میں اَسَا يَأْسُوْ (ن) اَسْوًا بمعنی دوا کرنا، علاج کرنا. كمافي القرآن: فلا تأس على القوم الكافرين. (المائدہ)

(۹) آسَيْتَ: ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر از مفاعلہ "مُوَاسَاةٌ" مصدر سے بمعنی غمگین ہونا۔ اور واسىٰ يُوَاسِيْ بالواو اور آسىٰ يَأْسِيْ (بالھمزة) دونوں طریقہ سے مستعمل ہے، لیکن بعض نے کہا کہ وَاسىٰ يُوَاسِيْ ضعیف ہے، جیسے: فَكَيْفَ آسىٰ عَلَى قَوْمٍ كَافِرِيْنَ.

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

تُؤْثِرُ فَلْسًا تُوْعِيهِ عَلَى ذِكْرٍ تَعِيهِ وَتَخْتَارُ قَصْرًا تُعْلِيهِ عَلَى بِرٍّ تُوْلِيهِ وَتَرْغَبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِيهِ.

ترجمہ:۔تو ترجیح دیتا ہے اس پیسہ کو جس کو تو برتن میں رکھتا ہے (جمع کرتا ہے)۔اس ذکر (نصیحت) پر جس کو تو یاد رکھتا ہے، اور پسند کرتا ہے تو شاندار عمارت کو اپنی بخشش کے مقابلہ میں، جس کو تو عطا کرے (دے) اور اعراض کرتا ہے تو ایسے ہدایت کرنے والے سے کہ ہدایت طلب کرتا ہے تو اس سے۔

(۱) **تُؤْثِرُ**: اس کا مصدر افعال سے، اِیْثَارٌ آتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ غیر کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دینا۔اس کا مجرد۔ اَثَرَ (ض،ن) اَثْراً و اَثْرَةً آتے ہیں، بمعنی نقل کرنا و نشان کرنا اور سمع سے بھی آتا ہے۔ **والجمع آثار ومنه القول الماثور. وفي القرآن: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.** (الحشر)

(۲) **فُلْسًا**: (بضم الفاء) بمعنی تانبے یا پیتل کا پیسہ، یا رانگ کا سکہ، اس کی جمع **فُلُوْسٌ و اَفْلُسٌ** آتی ہیں یعنی وہ پیسے جو رائج الوقت ہوں **فِلْسٌ** (بکسر الفاء) ایک بت کا نام ہے، **فَلْسٌ** (بفتح الفاء) بمعنی جزیہ کی رسید، اس کا مجرد نہیں آتا ہے، **اِفْلاس** افعال سے آتا ہے بمعنی مفلس و کنگال ہونا۔ اور **مُفْلِس** کی جمع **مَفَالِيْس و مُفْلِسُوْنَ**۔ اور **فَلَّاسٌ**، پیسے بیچنے والے کو کہتے ہیں۔

(۳) **تُوْعِيهِ**: **اِيْعَاءٌ**، سے ماخوذ ہے اور **وَعْيٌ** سے مشتق ہے بمعنی نگاہ رکھنا، جمع کرنا، اور یا "**وِعَاءٌ**" سے ماخوذ ہے بمعنی برتن اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنی جمع کرنا، حفاظت کرنا۔ افعال **اَوْعٰى** بمعنی حفاظت کرنا، جمع کرنا، کسی چیز کو برتن میں رکھنا۔ **وَقَالَ تَعَالٰى: لنجعلها لكم تذكرة وتعيها اذن واعية.** (الحاقة)

(۴) **ذِكْرٌ**: بمعنی یاد کرنا، **والجمع اَذْكَارٌ** از نصر، قد مر تحقیقہ۔

(۵) **تَعِيهِ**: **وَعَى يَعِيْ** (ض) **وَعْيًا** بمعنی حفاظت کرنا۔ مر تحقیقہ۔ **ومنه قوله عليه السلام: نضر الله امرءً اسمع مقالتي ووعاها واداها كماسمع.** **اَلْوَعْيُ** اور **الايْعَاءُ** میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "الوعی" کے معنی ہے کسی چیز کو بذات خود حفاظت کرنا۔ اور "الایعاء" کے معنی ہے کسی چیز کو دوسروں کے ہاتھ میں حفاظت کرنا۔ (مسودۂ مؤلف، ص:۵۴)

(۶) **تَخْتَارُ**: اس کا مصدر **اِخْتِيَار** ہے بمعنی اچھا بنا لینا، پسند کر لینا از افتعال بمعنی پسند کرنا و اختیار کرنا۔ اس کا مجرد **خَيْرٌ** ہے جو ضرب سے آتا ہے بمعنی صاحب خیر ہونا۔ **وفي التنزيل: واختار موسٰى لقومه** (الاعراف) اور **خَيَّرَ** تفعیل سے اختیار دیا گیا، ترجیح کے معنی میں بھی مستعمل ہے، **والجمع اَخْيَارٌ و خِيَارٌ و خِيَارَةٌ** آتی ہیں۔ **خَارَ** (ك) **خِيَارَةً** بمعنی بزرگی، شرف۔

(۷) **قَصْرًا**: بمعنی محل اس کی جمع **قُصُوْرٌ** ہے قصر، ہر گھر کو کہتے ہیں، بعضوں نے کہا ہر وہ گھر جو پتھر سے بنایا گیا ہو، **كما في القرآن: ويجعل لك قصورا.** (الفرقان) اور یہاں مراد اعلیٰ مکان ہے جس میں بادشاہ وغیرہ رہتے ہیں۔ **القصر هو المنزل وقيل كل ثبت من حجر.** اور **قُصَيْرٌ** تصغیر ہے، **قَصَرَ** (ن) **قُصُوْرًا** بمعنی کم ہونا، و کم کرنا۔

(۸) **تُعْلِيهِ**: اس کا مصدر **اِعْلَاءٌ** ہے از افعال یہ **عُلُوٌّ** سے ماخوذ ہے بمعنی بلند ہونا یا کرنا۔ مجرد **عَلَا يَعْلُوْ** (ن) **عُلُوًّا** بمعنی بلند ہونا. **عَلِيَ يَعْلَى** (س) **عَلَاءً** بمعنی بلندی، شرف اور **عُلٰی**۔ مذموم و محمود دونوں کیلئے مستعمل ہے، جیسے: **وان فرعون علا في الارض. والجمع**

Maktaba Tul Ishaat.com

عِلْيَةٌ وعِلْيُوْنَ.

(۹) بِرٌّ: (بکسر الباء) مصدر ہے بمعنی نیکی بھلائی واحسان، بَرٌّ (بالفتح) بمعنی خشک، جنگل، بڑا نیک اور مہربان "بُرٌّ" (بالضم) بمعنی گیہوں، وقال: ابو منصور "البر بالکسر" خیر الدنیا والآخرة. وفي التنزيل: اتأمرون الناس بالبر (البقرہ)۔ ای الخیر (و بالفتح) انه هو البر الرحيم (طور)۔ والجمع اَبْرَار، وبَارٌّ جمع بَرَرَةٌ. اور بَرَّ (س، ض) بَرًّا وبَرَارَةً وبُرُوْرًا مصادر ہیں۔

(۱۰) تُوْلِيْهِ: اس کا مصدر اِيْلَاءٌ ہے بمعنی عطاء کرنا یا قسم کھانا یہ مجرد وَلِیٌّ سے ماخوذ ہے جو باب حسب سے آتا ہے بمعنی والی ہونا۔ وَلِیٌّ کے معنی مالک ہونا، نزدیک ہونا، قدرت پانا. ومنه الوالي. وَلِيَ وِلَايَةً، وَلَايَةً بمعنی انجام دینا اور ولایت بمعنی حکومت یہ معتل فاء وناقص یائی ہے اس وقت اِيْلَاءٌ کے معنی حاکم بنانے کے ہیں۔

(۱۱) تَرْغَبُ: یہ رَغْبَةٌ سے ماخوذ ہے از سمع خواہش کرنا، رغبت کرنا۔ مصادر رَغَبًا ورُغْبًا ورَغْبَةً ہیں اس کا صلہ "عن" آتا ہے تو اعراض کے معنی میں ہوتا ہے۔ وَقَالَ تَعَالَىٰ: ومن يرغب عن ملةِ ابراهيمَ. (البقرہ) اگر "اِلٰی" صلہ ہوتو میلان کے معنی میں ہوتا ہے جب "فی" ہوتو زیادہ رغبت کے معنی آتا ہے، جب "باء" ہوتو ترجیح دینے کے معنی میں آتا ہے۔

(۱۲) هَادٍ: یہ، هِدَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل ہے بمعنی ہدایت کرنے والا از ضرب یہاں ہدایت سے مراد یہ ایصال الی المطلوب ہے نہ اِرأة الطریق ہے بلکہ معنی الدلالة باللطف ہے۔

(۱۳) تَسْتَهْدِيْهِ: یہ اِسْتِهْدَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی ہدایت طلب کرنا، یہ ہدیہ سے ماخوذ ہے اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے از استفعال ہے اور مجرد ضرب سے ہے بمعنی راہ دیکھنا اور برعکس بھی ہوتا ہے اور متعدی بنفسہ اور الیٰ اور لام کیساتھ ہوتا ہے اور اِهْدَاءٌ کے معنی ہدیہ دینا۔ وفی القرآن: انك لاتهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشاء. (القصص)

☆......☆......☆

اِلٰى زَادٍ تَسْتَهْدِيْهِ وَتُغَلِّبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَشْتَهِيْهِ عَلٰى ثَوَابٍ تَشْتَرِيْهِ.

ترجمہ:۔ ایسے توشہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو بطور ہدیہ طلب کرتا ہے تو اس سے۔ اور غالب کرتا رہتا ہے تو اس کپڑے کی محبت کو جس کو تو چاہتا ہے تو اس سے ایسے ثواب پر کہ خریدے تو اس کو۔

(۱) زَادٌ: هو طعام السفر والحضر بمعنی توشہ اس کی جمع اَزْوِدَةٌ وَاَزْوَادٌ ہیں از نصر بمعنی زادراہ دینا۔ وفی القرآن: وتزودوا فان خير الزاد التقوىٰ. (البقرہ) ومنه، مَزَادَةٌ بمعنی توشہ دان، والجمعُ مَزَادٍ اور یہ اجوف واوی ہے۔

(۲) تَسْتَهْدِيْهِ: یہ ہدیہ سے ماخوذ ہے اس کا مصدر اِسْتِهْدَاءٌ ہے بمعنی ہدیہ طلب کرنا "س، ت" طلب کیلئے ہے اور مہموز اللام ہے ہداء لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہیں اور مجرد ضرب سے مصادر هُدًى وهِدَايَةً، هَدْيًا وهِدْيَةً ہیں بمعنی ہدایت کرنا، راستہ بتلانا۔ فی القرآن: اهدنا الصراط المستقيم. (الفاتحہ)

(۳) تُغَلِّبُ: از تفعیل اس کا مصدر تَغْلِيْبٌ ہے بمعنی غالب کرنا یعنی ایک کو غالب اور دوسرے کو مغلوب کرنا اس کا مجرد ضرب سے آتا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے اس کے مصادر غَلْبًا و غَلَبًا و غَلَبَۃً آتے ہیں بمعنی غالب ہونا۔ کمافی التنزیل: وھم من بعد غلبھم سیغلبون ۔ (الروم)

(۴) حُبٌّ: (بضم الحاء) بمعنی محبت، ومنہ الحبیب بمعنی معشوق و الجمع اَحْبَاب و اَحِبَّۃ. کماقال الشاعر:

عَذْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِ التَّائِہِ　　وَھَوَی الْاَحِبَّۃِ فِیْ سَوْدَائِہِ

حَبٌّ (بفتح الحاء) بمعنی دانہ و (بکسر الحاء) بمعنی دوست، عاشق و معشوق اور افعال وضرب دونوں سے آتا ہے بمعنی محبت کرنا اور کرم سے بمعنی محبوب ہونا۔

(۵) ثَوْبٌ: کپڑا، لباس۔ اس کی جمع اَثْوَابٌ و ثِیَابٌ و اَثْوُبٌ آتی ہیں۔ ثَابَ یَثُوْبُ (ن) ثَوْبًا و ثَوَابًا بمعنی لوٹنا و اکٹھا ہونا۔ وفی التنزیل: و اذجعلنا البیت مَثَابَۃً لِلنَّاسِ. (البقرہ)

(۶) تَشْتَھِیْہِ: اس کا مصدر اِشْتِھَاءٌ ہے یہ ماخوذ ہے "ھَوَاءٌ" سے بمعنی خواہش کرنا، ازسمع یقال شَھِیَ یَشْھَی (س) شَھْوَۃً. ای إذاحب ورغب کقولہ تعالیٰ: ولھم مایشتھون. (یٰسٓ) اور شَھْوَۃٌ کی جمع شَھْوَاتٌ آتی ہے۔

(۷) ثَوَابٌ: یہ عذاب کی ضد ہے اور صواب خطاء کی ضد ہے اور اب ثواب ہر کام کے بدلے کو کہتے ہیں خواہ اچھا ہو یا برا لیکن اس کا استعمال خصوصاً اچھا کام کے بدلے کیلئے ہوتا ہے چاہے دنیا میں ملے یا آخرت میں بخلاف جزاء کے اس کا اطلاق آخرت کے بدلے ہی پر کیا جاتا ہے اور ثواب یہ نصر سے آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: لَمَثُوْبَۃٌ مِنَ اللہِ. اجر و ثواب میں فرق: "ثواب" اگرچہ لغت میں وہ بدلہ ہے جو عامل کی طرف اس کے عمل کے بدلہ میں ہو اور یہ بھلائی اور برائی دونوں میں ہوتا ہے، مگر عرف میں نعمتوں کے ساتھ مختص ہے اعمال صالحہ پر عقائد حقہ اور اعمال بدنیہ و مالیہ سے اور صبر کی جگہ میں صبر کرنا بایں طور کہ مطلقاً جب بولا جائے تو یہی معنی سبقت کرتا ہے۔ جبکہ اجر طاعات میں سے صرف اعمال بدنیہ میں ہوتا ہے۔"

(۸) تَشْتَرِیْہِ: یہ اِشْتِرَاءٌ مصدر سے ماخوذ ہے از افتعال اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی خریدنا و حاصل کرنا اس کا مادہ "شِرَاءٌ" ہے اور شرا لفظ اضداد میں سے ہے یعنی بیچنا اور خریدنا دونوں معنی پر اطلاق ہوتا ہے، کقولہ تعالیٰ: ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم. (التوبہ)

☆......☆......☆

یَوَاقِیْتُ الصِّلَاتِ اَعْلَقُ بِقَلْبِكَ مِنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ وَمُغَالَاۃُ الصَّدُقَاتِ اٰثَرُ عِنْدَكَ مِنْ مُوَالَاتِ الصَّدَقَاتِ.

ترجمہ:۔ اور بخششوں کے موتی زیادہ فریفتہ کے والے ہیں، تیرے قلب کو اوقات نماز سے۔ اور گراں کرنا مہروں کا تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، پے در پے صدقہ دینے سے۔

(۱) یَوَاقِیْتُ: یہ یاقوت کی جمع ہے یاقوت ایک عمدہ بیش بہا قیمتی پتھر کو کہتے ہیں خواہ سرخ ہو یا زرد ہو یا زبرجد لیکن مشہور ہے کہ یاقوت سرخ ہوتا ہے لیکن یہاں مراد اس سے نفیس عطایا ہیں اس کا واحد یَاقُوْتَۃٌ ہے۔ و فی التنزیل: کانھن الیاقوت و

Maktaba Tul Ishaat.com

المرجان ۔(الرحمن)

(۲) اَلصِّلَاتُ: یہ جمع ہے صِلَۃٌ کی بمعنی عطیہ واحسان وانعام یہ مثال واوی ہے از ضرب یقال وصل وصلا یعنی مایوصل بہ یعنی جس کے ذریعہ ایک آدمی دوسرے سے ملے یعنی عطایا وہدایا اور ایک صلات ناقص واوی ہے وہ صلو الفتح سے مشتق ہے یعنی وہ پتھر جو گرم کرکے اس پر کوئی چیز بھونی جائے، جیسے: ثم لنحن اعلم بالذین ھم اولیٰ بھاصلیا. (مریم: ۷۰)

(۳) اَعْلَقُ: یہ صیغہ اسم تفصیل ہے بمعنی مرغوب تر، یہ عِلْقٌ سے ماخوذ ہے۔ عِلْق کہتے ہیں وہ مرغوب ومحبوب نفیس چیز جو دیجائے اور دینے سے دل دکھے از سمع اور علوق کے معنی حاملہ ہونا۔ یقال: علقت المرأۃ یعنی عورت حاملہ ہوئی اگر اس کے بعد باء ہو تو عاشق اور فریفتہ ہونے کے معنی میں ہوتے ہیں۔

(۴) بِقَلْبِكَ: قَلْبٌ بمعنی دل جمع قلوب ہے اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی پلٹنا۔ کمافی التنزیل: الابذکر اللہ تطمئن القلوب. فواد اور قلب میں فرق: دونوں کے معنی دل کے ہیں لیکن فواد کی صفت رِقّۃٌ آتی ہے جو غِلظۃٌ کی ضد ہے اور قلب کی صفت لین ہے جو خشونت کی ضد ہے نیز قلب کے اندر کا حصہ یا پردۂ قلب کو فِیَادٌ کہا جاتا ہے۔

(۵) مُوَاقِیْتُ: یہ جمع ہے میقات کی (جیسے مواعید جمع میعاد) میقات اس وقت کو کہیں گے جو کسی کام کیلئے مقرر ہو یا وہ جگہ جو کسی کام کیلئے مقرر ہو، یہاں پر مطلق وقت کے معنی میں ہے اور یہ ظرف زمان ومکان دونوں کیلئے مستعمل ہے، ومنہ میقات الحج. از ضرب بمعنی وقت مقرر کرنا، وفی التنزیل: ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتاباموقوتا.

(۶) اَلصَّلٰوۃُ: (واوی) ماخوذ ہے صلوٌ سے بمعنی تحریك الصلوین یا اس کے معنی گرم پتھر کے آتے ہیں یعنی جس طرح گرم پتھر ہنکاتا ہے اسی طرح نماز بھی شیطان کو ہنکاتی ہے۔ لیکن لغت میں اصلی معنی دعا کے ہیں۔ اب اس کا اطلاق مجازاً اسکے معنی میں ہونے لگا ہے شرع کے اعتبار سے بالعکس ہے، جیسے: ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباموقوتا۔(النساء)

(۷) مُغَالَاۃٌ۔ بمعنی گراں کردینا، غَلَایَغْلُوْ (ن) غُلُوًّا بمعنی حد سے تجاوز کرنا۔ یقال غلت القدور" جب کہ ہانڈی جوش مارے" از افعال. قال تعالیٰ: کغلی الحمیم (الدخان). الغَلَاءُ وَالْغِلْیَانُ. جوش مارنا، جیسے: از ضرب اور غلو کے معنی ہیں حد سے تجاوز کرنا اور جب بھاؤ چڑھ جائے تو کہتے ہیں غلا السِّعْرُ غَلَاءً اور بلند مرتبہ میں بھی غلو کا استعمال کرتے ہیں اور ہانڈی کے جوش مارنے کو غلی یا غلیان کہتے ہیں۔

(۸) اَلصَّدُقَاتُ: یہ، صَدُقَۃٌ کی جمع ہے صدقہ وہ مال کہلاتا ہے جو ہم کسی فقیر محتاج کو دیتے ہیں، ثواب کی نیت سے اور اس کو صدقہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو صدق دل سے خرچ کیا جاتا ہے۔ اور (بضم الدال) عورت کا مہر صدقات بھی جمع آتی ہے۔ اور صَدُقَۃٌ کہتے ہیں عورت کے مہر کو کیونکہ شوہر عورت کو صدق دل سے دیتا ہے۔ اسی طرح سے صَدَاقٌ بھی مہر کیلئے مستعمل ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔ ومنہ قول عمر رضی اللہ عنہ: لَاتَغْلُوْا صَدُقَاتِ النِّسَاءِ اور صدقات (بفتح الدال) سے مراد مایتصدق بہ یعنی صدقہ کرنا والجمع اَصْدِقَۃٌ، صُدُقٌ جو صَدَاق کی جمع ہے، بمعنی مہر، صَدَقَ (ن) صَدْقًا، صِدْقًا. سچ بولنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹) اٰثَـرُ: اسم تفضیل کا صیغہ ہے اَثَـرٌ کے معنی ترجیح کے ہیں از افعال مجرد اس کا (ن ض) بمعنی محبوب و افضل ہونا اثر کے معنی نقل کرنے کے بھی ہیں اس کی جمع آثار ہے اَثَرٌ نشان قدم کو بھی کہتے ہیں، جیسے: ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة.

(۱۰) عِنْدَكَ: عند اور لدیٰ میں فرق یہ ہے کہ لدیٰ میں حضور و موجود ہونا شرط ہے لیکن عند میں یہ شرط نہیں ہے۔

(۱۱) مُوَالَاتٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی پے در پے دینا اور اس کے معنی دوستی کے بھی آتے ہیں۔ قدمر تحقیقہ

(۱۲) اَلصَّدُقَاتُ: یہ، صَدُقَةٌ کی جمع ہے ''الصدقة مایرجی فیھا الثواب بخلاف العطیة'' اور الصدقات جمع صدقہ بمعنی خیرات یعنی وہ مال جو ثواب حاصل کرنے کیلئے عطاء کیا جاتا ہے۔ صَدَقَ (ن) صَـدْقًا و صِدْقًا سچ بولنا، جیسے: ان تبدو الصدقات فنعماھی. (الآیة)

☆......☆......☆

وَصِحَـافُ الْاَلْوَانِ اَشْهٰى اِلَيْكَ مِنْ صَحَائِفِ الْاَدْيَانِ وَدُعَابَةُ الْاَقْرَانِ آنَسُ لَكَ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ.

ترجمہ:۔ اور رنگ برنگ پیالے، تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں دینی کتابوں سے۔ اور ہم نشینوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا تجھے زیادہ پسندیدہ ہے قرآن مجید کی تلاوت سے۔

(۱) صِحَافٌ: (بکسر الصاد) یہ، صَحْفَةٌ کی جمع ہے، صحفہ: وہ پیالہ جس میں پانچ آدمی کھانا کھا سکیں. کمافی التنزیل: یطاف علیھم بصحاف من ذھب. الصحیفة بالتصغیر: برتن جس میں ایک آدمی کھانا کھا سکے۔ قال الثعلبی فی ترتیب القصاع اولھا الفیحة ثم الصّحفة ثم المنكلة ثم الصحیفة ثم القصعة ثم الجفنة. وقال بعضھم الاسیعة اکبرھا۔ (فقہ اللغة)

(۲) اَلْاَلْوَان: یہ لَوْنٌ کی جمع ہے بمعنی رنگ برنگ اس میں الف ولام عوض مضاف الیہ ہے۔ یقال عنده لون من الثیاب. واتی بالوان من الاجداث یعنی نوع نوع اور قسم قسم کی چیز وہ لایا۔ اور لَوَّنَ، وتَلَوَّنَ تفعیل وتفعل سے بھی آتے ہیں مجرد سے نہیں ہے.

قَالَ تَعَالٰی: واختلاف السنتکم والوانکم. (الروم: ۲۲)

(۳) اَشْهٰی:۔ صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی زیادہ خواہش اور زیادہ مرغوب از سمع شَهْوَةٌ مصدر ہے بمعنی خواہش کرنا، راغب کرنا اور شَهْوَةٌ کی جمع شهوات آتی ہے. قَالَ تَعَالٰی: زین للناس حب الشھوات من النساء. (ال عمران)

(۴) صَحَائِفُ: یہ جمع ہے، صَحِيْفَةٌ کی. صحیفة اصل میں وہ کتاب جس پر لکھا جائے پھر صحیفہ کے معنی مصحوف یعنی کتاب کے آنے لگے، والجمع صُحُف از نصر کقوله تعالٰی: فی صحف مکرمة. (العبس)

(۵) اَلْاَدْيَان: یہ دِین کی جمع ہے بمعنی جزاء، مذہب، عبادت، بدلہ اور اطاعت۔ اور دَین بمعنی قرض اس کی جمع دُیُوْن آتی ہے۔ کما یقال کماتدین تدان. "صحائف الادیان" سے مراد کتب سماویہ ہیں۔ دَانَ (ض) دَيْنًا بمعنی کسی کے سامنے عاجزی کا اظہار کرنا۔ یقال دان له (ض) دِيْنًا و دِيَانَةً بمعنی مذہب اختیار کرنا۔ دِیَانَةٌ بمعنی مذہب والجمع دِيَانَاتٌ، جیسے: من بعد وصیة یوصی بھا او

Maktaba Tul Ishaat.com

دین. (النساء : ۱۱)

(۶) دُعَابَةٌ: یہ اسم بھی ہوسکتا ہے اور مصدر بھی از فتح بمعنی مذاق وخوش طبعی بات (مزاح) وظرافت دُعَابَةٌ (بضم الدال) مشہور ہے (بفتح الدال) صحیح ہے۔ دَعَبَ (ف) دَعْبًا و دُعَابَةً بمعنی مذاق کرنا ودفع کرنا۔

(۷) الاقران: قَرِیْنٌ سے بمعنی ہم نشین، ساتھی، ہم جنس۔ اس کے اندر اختلاف ہے کہ یہ قَرْنٌ (بفتح القاف و سکون الراء) کی جمع ہے۔ اور قَرْنٌ کے معنی ہم عمر وہم عصر کے بھی ہیں۔ صاحب جوہری نے کہا کہ یہ قِرَان (بکسر القاف) کی جمع ہے، وہ شخص جو شجاعت میں برابر ہو اور الجمع قُرُوْن اور قَرْنٌ کے معنی سینگ کے بھی ہیں اس کی جمع قُرُوْن ہے اور قُرُوْن کے معنی زمانہ اور سو برس کے بھی ہیں۔ قَرَنَ (ض) قَرْنًا بمعنی ملایا اور باندھا۔ اور (ن، س) سے بھی استعمال ہے۔ اور سمع سے قَرِنَ قَرْنًا بمعنی ہوس ملی ہوئی ہوں۔ قَالَ تَعَالٰی: وَمَنْ یَکُنِ الشَّیْطَانُ لَه قرینافساء قرینا. (النساء:۳۸)

(۸) آنَسُ: یہ اُنْسٌ سے ماخوذ ہے صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی زیادہ مانوس ہونا از (س، ض، ک) مصادر اَنَسًا، اَنْسًا اَنَسَةً بمعنی مانوس ہونا۔ اور آنس کی جمع اِنْیَاسٌ ہے بمعنی دیکھنا۔ کقولہ تعالیٰ: انی انست نارا (القصص)

(۹) تِلَاوَةٌ: مصدر ہے بمعنی پڑھنا وتلاوت کرنا از نصر کمافی القرآن: یتلونه حق تلاوته. (البقرہ)

(۱۰) اَلْقُرْاٰن: مصدر بمعنی پڑھنا۔ بروزن فُعْلَان ہے اور قِرَأَةٌ سے مشتق ہے بمعنی مَقْرُوٌّ یا اس کو قِران (بکسر القاف) سے مشتق مانا جائے تو اس وقت قرآن کے معنی ہونگے مجموعہ قرآن، مصدر ہے ضرب سے۔ اور قرآن بمعنی مقرون کے ہو تو معنی ہوگا کہ قرآن کا بعض حصہ بعض حصہ سے ملا ہوا ہے، یا اس لئے کہ اس میں قصے، امر ونہی وعدہ اور وعید آیات (نشانیات) اور سورتیں سب اس میں جمع ہیں. کمافی القرآن: ان علینا جمعه وقرآنه. (القیمۃ)

☆......☆......☆

تَأْمُرُ بِالْعُرْفِ وَتَنْتَهِكُ حِمَاهُ وَتَحْمِي عَنِ النُّكْرِ وَلَاتَتَحَامَاهُ وَتُزَحْزِحُ عَنِ الظُّلْمِ ثُمَّ تَغْشَاهُ.

ترجمہ:۔ اور حکم کرتا ہے تو (دوسروں کو) بھلائی کا مگر تو خود اس بھلائی کی باڑھ کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اور دوسروں کو تو برائی (منکرات) سے روکتا ہے مگر خود اس سے نہیں بچتا ہے۔ اور دور کرتا ہے تو لوگوں کو ظلم سے پھر تو خود اس کو ڈھانپ لیتا ہے۔

(۱) تَأْمُرُ: یہ اَمر سے مشتق ہے بمعنی حکم کرنا از (ن) اَمْرًا مصدر ہے جو متعدی مفعول ثانی کی طرف کبھی بلا واسطہ ہوتا ہے اور کبھی بواسطہ حرف جر ہوتا ہے. کمافی التنزیل: وامر اهلك بالصلوٰة (طٰه) اور آمرتك بالصلوٰة ۔ اور یہ سمع سے بھی آتا ہے بمعنی امیر ومالدار ہونا، اور کرم سے بھی آتا ہے بمعنی صاحب امر ہونا، مصادر اِمَارَةٌ و اَمْرَةٌ ہیں۔

(۲) اَلْعُرْفُ: (بضم العین) عرف صیغہ صفت بمعنی معروف یعنی اچھی بات وسخاوت اور یہ منکر کی ضد ہے، وقال تعالیٰ: وامر بالعرف واعرض عن الجاهلین. اور عَرْفٌ (بفتح العین) بمعنی خوشبو اور عِرْفٌ (بالکسر) بمعنی صبر کے آتے ہیں۔ از ضرب اور عرف بطور مصدر استعمال ہوتا ہے۔ لہذا جمع نہیں آتی۔ عُرف اور معروف میں فرق: عُرف: کے معنی اچھی بات کے ہیں اور عُرف

Maktaba Tul Ishaat.com

عام ہے چاہے وہ اخلاقی ہو یا مذہبی، اور معروف اس کے برخلاف ہے یعنی اس کا اطلاق صرف مذہبی باتوں پر ہوتا ہے۔

(۳) تَنْتَهِكُ: اس کا مصدر اِنْتِهَاكٌ ہے از افتعال بمعنی بے عزتی کرنا، لاغر کرنا، پردہ دری کرنا، وچاک کرنے کے آتے ہیں مجرد نَهِكَ (س، ح) نَهْكًا، نَهَاكَةً ونَهَكًا بمعنی ذلیل کرنا، ولاغر کرنا۔ اور فتح سے نَهْكًا ونَهَاكَةً بمعنی غالب ہونا اور کرم سے نَهُكَ (ك) نَهَاكَةً بمعنی بہادر ہونا۔ قال تعالیٰ: وانه عن المنكر.

(۴) حِمَاهُ: حِمٰی بروزن غذا بمعنی المكان الذى منع منه تعظيما یا چراگاہ اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں گھاس کھڑی ہوتی ہو۔ یہاں مراد عزت ہے۔ کمافی الحدیث: لاحمٰی الا حمی الله ورسوله. حَمٰی (ض) حَمْيًا وحَمْيَةً وحِمَايَةً ومَحْمِيَّةً مصادر ہیں بمعنی حمایت کرنا، بچانا، محفوظ کرنا۔ اور حِمٰی: وہ چراگاہ ہے جہاں مالک کے سوا اور کسی کی گائے بھینس نہ چر سکے، اور یہاں حمٰی سے مراد بھلائی کا مکان ہے یا یہاں شترمرغ مراد ہے، وقال تعالیٰ: يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا (التوبہ) اور سمع سے بمعنی گرم ہونا۔

(۵) تَحْمِي: بمعنی روکنا۔ یہ ماخوذ حمت المريض الطعام سے ہے یعنی میں نے مریض کو کھانے سے روکا از ضرب حمی الشیء بمعنی بچالینا۔

(۶) اَلنُّكْرُ: یہ صیغہ صفت ہے بمعنی منکر جو عرف کی ضد ہے یعنی بری بات، نکر بمعنی منکر جیسے عرف بمعنی معروف از سمع ناآشنا و آپرا سمجھنا نَكِرَ (س) نُكْرًا ونُكُوْرًا مصادر ہے: کمافی القراٰن لقدجئتَ شيئانكرا. (الكهف)

(۷) تَتَحَامَاهُ: اس کا مصدر تَحَامِيٌ آتی ہے۔ از تفاعل بمعنی بچنا و باز رہنا اور دور ہونا یہ لازم استعمال ہوتا ہے بمعنی مبالغہ کے ساتھ بچنا، بہت زیادہ بچنا، قدمر تحقیقہ۔

(۸) تُزَحْزِحُ: از باب بعثر صیغہ مضارع معروف بمعنی پیچھے ہٹنا و دفع کرنا، روکنا و جدا ہونا، اس کا مجرد از نصر بمعنی دور کرنا وفی القراٰن: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔ (ال عمران) اور ضرب سے بھی آتا ہے بمعنی دور ہونا۔

(۹) اَلظُّلْمُ: مصدر از ضرب بمعنی ظلم کرنا اور ظلم کے اصلی معنی میلان اور حد سے تجاوز کرنے کے ہیں، کمافی حدیث الوضو: فمن زاداونقص فقداساء وظلم. اور سمع سے بمعنی اندھیرا ہونا، والجمع ظُلُمَاتٌ اور ظلم کے مقابل جور کے معنی ہیں، حکم میں استقامت سے ہٹ جانا۔ اور حد سے تجاوز کرنا اور ظلم اپنے سے کم درجہ کا حق مارنا، وضع الشیء فی غیر محله.

(۱۰) تَغْشَاهُ: یہ ماخوذ ہے غشیٌ سے بمعنی ڈھانپنا، چھپا دینا، ارتکاب کرنا. غَشَا يَغْشُوْ (ن) غَشْوًا وغَشْيَانًا اور سمع سے، غَشِيَ يَغْشٰى (س) غَشَاوَةً وغَشْيَانًا بمعنی ڈھکنا۔ اور غَشْيَةٌ بمعنی مصیبت و قیامت، کمافی القراٰن: هل اتاك حديث الغاشية ۔ الغاشي ۔ پردہ اس کی جمع غَوَاشٍ، جیسے: فلماتغشاهاحملت حملاخفيفا۔ (الاعراف)

☆……☆……☆

وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ ثُمَّ اَنْشَدَ:

(۱) تَبًّا لِطَالِبِ الدُّنْيَا ثَنٰى اِلَيْهَا انْصِبَابَهْ

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے حالانکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ تو اس سے ڈرے۔پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

(۱) ہلاکت ہو طالب دنیا کے لئے۔جس نے اپنی خواہش کو اس کی طرف مائل کر دیا۔

(۱)تَخْشٰی: صیغہ مضارع از سمع خَشْيَةً و خَشْيًا و خَشْيَانًا مصادر بمعنی ڈرنا، خوف کھانا. کمافی التنزیل:یخشون ربھم ویخافون سوء الحساب. (الرعد) یہاں خوف بمعنی توقع کرنا۔

(۲)اَلنَّاسُ: یہ جمع ہے انسان کی جو جنات وانسان دونوں پر بولا جاتا ہے اور ناس کے معنی بھولنے والا، بخلاف انس کے اس کا اطلاق صرف انسان پر ہوتا ہے، از (س) بمعنی بھولنا، کقولہ تعالیٰ:وماانسانیہ الاالشیطان. (الکھف)

(۳)اَحَقُّ: صیغہ اسم تفضیل بمعنی زیادہ حقدار . کمافی القرآن:لشھادتنااحق من شھادتھما (المائدہ)از ضرب اور حق بمعنی ثبت از نصر یقال حق الامر ای ثبت. حقًّا مصدر ہے بمعنی ثابت ہونا، یقین کرنا، حق پانا۔باب افعال سے احقاق بمعنی ثابت کرنا۔

(۴)تَخْشَاهُ: یہ، خَشْيَةٌ مصدر سے از سمع بمعنی ڈرنا، کمافی القرآن:انمایخشی اللہ من عبادہ العلماء۔

(۵)اَنْشَدَ: یہ، اِنْشَادٌ مصدر سے از افعال بمعنی شعر پڑھنا یا شعر پڑھ کر سنانا۔مجرد، نَشَدَ(ن، ض)نَشْدًا و نِشْدَةً بمعنی گم شدہ کو ڈھونڈنا وتلاش کرنا۔انشاء اور انشاد میں فرق:ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ''انشاد'' کے معنی شعر پڑھنا، یہ عام ہے خواہ اپنے شعر پڑھے، یا غیر کے شعر۔اور انشاء کے معنی ہے خاص اپنے شعر پڑھنا۔اور دوسرا فرق یہ ہے کہ انشاد کے معنی خوش آوازی سے اشعار پڑھنا، اور ''انشاء'' میں خوش آوازی شرط نہیں ہے۔(مسودۂ مؤلف ص:۵۹)

(۶)تبًّا۔یہ مصدر اور مفعول مطلق ہے جس کے فعل کا حذف کرنا واجب ہے جب کہ اس کی نسبت فاعل یا مفعول کی طرف ہو خواہ وہ حرف جر کے واسطے سے ہو یا بغیر حرف جر کے یہ تب سے مشتق ہے تب بمعنی ھلک اس کا مصدر تَبَّ(ن،ض)تَبَابًا و تَبًّا اور تَبِيْبًا آتے ہیں۔لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔کمافی القرآن: وماکیدفرعون الافی تباب (المؤمن)(ن) بمعنی کاٹ ڈالنا اور (ض) سے بمعنی ہلاک کرنا۔اور تَبَابٌ کی جمع اَتْبَابٌ آتی ہے۔

(۸)لِطَالِبِ: صیغہ اسم فاعل از نصر بمعنی طلب کرنیوالا، مصدر اَلطَّلَبُ ہے والجمع طَلَبَةٌ، طُلَّابٌ و طَالِبُوْنَ اور طالب کی جمع طلباء غلط ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ طُلَبَاءُ جمع ہے طَلِيْبٌ کی، اور طلبہ جمع ہے طالب کی۔(فرائد منثورہ ص:۵۹)

(۹)اَلدُّنْيَا: یہ ماخوذ ہے دُنُوٌّ سے بمعنی قریب ہونا، چونکہ دنیا آخرت سے قریب ہے یا جزا وحساب سے قریب ہے یا یہ ماخوذ ہے ''دَنَاءَةٌ'' سے بمعنی ذلیل ہونا والجمعُ دُنیٰ، اگر انسان عمل صالح کرے تو اسے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے اور جو برے اعمال کرے اسے قرب شیطان حاصل ہوتا ہے. کمافی الحدیث:لو کانت الدنیاتعدل عند اللہ جناح بعوضۃ الخ.

(۱۰)ثَنٰی: از ضرب بمعنی دوڑنا، لپٹنا، روکنا اس کے مصادر ثَنْيًا و ثَنًا ہیں۔از فتح بمعنی دوگنا کرنا و پھسلنا ہے. کمافی التنزیل: الاانھم یثنون صدورھم. ومنہ الثناءُ کیونکہ تعریف کرنے والا بھی اپنا دل خدا کی طرف موڑ دیتا ہے۔اِثْنَاءٌ بمعنی تعریف کرنا یا درمیان (بفتح الالف)

(۱۱)اِنْصِبَابَهُ: یہ ماخوذ ہے انْصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ بمعنی بہادینا، از انفعال، نصر و از افعال بمعنی مائل ہونا، اِنْصِبَابٌ بمعنی مائل ہونا،

Maktaba Tul Ishaat.com

عاشق ہونا۔ یہ "صَبٌّ" سے ماخوذ ہے از نصر بمعنی بہادی اور سمع سے صَبَابَةٌ مصدر ہے بمعنی عاشق ہونا۔ بہنا اور اِنصِبابہٗ کی ضمیر راجع ہے طالب کی طرف۔ قال تعالیٰ: اِنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا. (العبس:۲۵)

☆......☆......☆

(۲) مَا يَسْتَفِيقُ غَرَامًا | بِهَا وَفَرْطَ صَبَابَةْ
(۳) وَلَوْ دَرَى لَكَفَاهُ | مِمَّا يَرُوْمُ صُبَابَةْ

ترجمہ:۔(۲) اور دنیا کے ساتھ زیادہ محبت اور شدت حرص کی وجہ سے وہ ہوش میں نہیں آتا ہے۔(۳) اور اگر وہ دنیا کی حقیقت کو جان لے تو البتہ کافی ہوتی وہ بچی ہوئی چیز جس کو وہ چاہتا ہے۔(ادنیٰ سی چیز بھی کافی ہے)۔

(۱) يَسْتَفِيقُ: یہ اِسْتَفَاقَةٌ یا اِسْتِفَاقٌ سے ماخوذ ہے اس میں "س، ت" مبالغہ کیلئے ہے یا طلب کیلئے ہے، اصلی حروف (ف، و، ق) بمعنی ہوش میں آجانا، اچھا ہوجانا اس کا مجرد فَاقَ يَفُوْقُ از نصر بمعنی فوقیت لے جانا، ہوش میں آجانا۔ يقال افاق المريض (افعال) مریض نے صحت پائی۔ اور ہوش میں آیا. قَالَ تَعَالٰى: فَلَمَّا اَفَاقَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ. (الاعراف: ۱۴۳)

(۲) غَرَامًا: اَلغرام هو شدت حب النوم له الخ سے مراد فریفتگی ہے یہ غَرْمٌ سے مشتق ہے بمعنی میلان کے ہیں۔ اس کے معنی عاشق ہونے کے بھی آتے ہیں۔ ومنه الْمُغْرَم بمعنی العاشقُ اور غرام کے معنی کبھی ہلاک ہونے کے بھی آتے ہیں اور تاوان کے بھی ومنه غَرِيْم بمعنی قرض خواہ جمع غُرَمَاءُ وفی التنزيل: اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (الفرقان)۔ ای دائما۔ از سمع غَرَامَةٌ بمعنی نقصان اٹھانا۔ يقال غرم فی التجارة. ای خسر. اور غرامًا بها میں "بها" کا متعلق "غراما" سے ہے اور "ها" کا مرجع "الدنیا" ہے۔

(۳) فَرْطٌ: بمعنی زیادتی و مجاروة عن الحد۔ حد سے تجاوز کرنا "فرط صبابه" عطف ہے "غراما" پر "غراما" اور "فرط صبابه" معطوف اور معطوف علیہ ملکر مفعول لہ ہے مایستفق کا، از نصر۔ قال تعالیٰ: قالا ربنا اننا نخاف ان يفرط علينا. (طه: ۴۵)

(۴) صَبَابَةٌ: (بفتح الصاد) اس کے معنی عشق کے آتے ہیں از (ن) بمعنی بہانا، یا بہادینا اور سمع سے بھی آتا ہے بمعنی عاشق ہونا۔
قال تعالیٰ: فصب عليهم ربك سوط عذاب. (الفجر)

(۵) وَلَوْ دَرَى: "دِرَايَةٌ" سے ماخوذ ہے از ضرب بمعنی جاننا پالینا سمجھ لینا و سمجھنا۔ اور درءٌ مہموز اللام از فتح ہے اور "دری" کی ضمیر راجع ہے طالب دنیا کی طرف۔ قَالَ تَعَالٰى: وماتدری نفس ماذاتكسب غدا. (لقمٰن: ۳۴)

(۶) لَكَفَاهُ: لام جواب لو ہے، كَفَا (ض) يَكْفِيْ كِفَايَةً بمعنی کافی ہونا۔ وكفى بذنوب عباده خبيرا. (الفرقان: ۵۸)

(۷) يَرُوْمُ: اجوف واوی اس کے مصادر "مَرَامٌ ورَوْمٌ" ہے از نصر بمعنی قصد کرنا۔ ومنه المرام بمعنی مقصد۔ رَامَ (ن) يَرُوْمُ رَوْمًا. ارادہ کرنا۔ والجمع رُوَّمٌ ورُوَّامٌ (مقصد) اور رَامَ يَرِيْمُ (ض) رَيْمًا بمعنی زائل ہونا اور "رِيْمٌ" (بکسر الراء) بمعنی ہرن (یا ہرن کا بچہ) والجمع اَرَامٌ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸)صُبَابَۃ:(بضم الصاد) بمعنی بقیۃ کل شیء اوراس کے معنی پانی یا شراب کے تلچھٹ کے بھی آتے ہیں،اورتھوڑی سی چیز کے، اور وہ چیز جو بچ جائے اور یہ ترکیب میں ''لکفاہ'' کا فاعل ہے،اس میں تاء اصل ہے جو حالت وقف میں ہاء ہوگئی اس کے معنی تھوڑا پانی یا تھوڑا دودھ جو برتن میں رہ جائے،از(ن)اور صَبَابَۃٌ کی جمع صَبَابَاتٌ آتی ہے اور صَبابۃ(بفتح الصاد) بمعنی عشق،فریفتگی۔کمامر

☆……☆……☆

ثُمَّ اِنَّہٗ لَبَّدَ عَجَاجَتَہ وَغَیَّضَ مُجَاجَتَہٗ وَاعْتَضَدَ شَکْوَتَہٗ وَتَأَبَّطَ ھِرَاوَتَہٗ فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَۃُ اِلٰی تَحفُّزِہٖ.

ترجمہ:۔ پھر تحقیق کہ اس نے ٹھہرایا اپنے غبار کو اور خشک کیا اس نے اپنے تھوک کو (تقریر بند کردی) اور بازو پر رکھا اس نے اپنے مشکیزہ کو اور بغل میں دبایا اپنی لاٹھی کو۔ پس جب کہ دیکھا جماعت نے اس کے سمٹنے کو۔

(۱)لَبَّدَ: صیغہ ماضی مذکر''تَلْبِیْدٌ'' مصدر از تفعیل بمعنی چلتے چلتے ٹھہر جانا،بات کرتے کرتے بند ہو جانا،غبار جھاڑنا اور تسکین دینا،کھڑا کر دینا اس کا مجرد(ن،ض،س) بمعنی ٹھہرنا،بات ختم کرنا۔اور نصر سے لُبُوْدًا مصدر بمعنی قیام کرنا،ٹھہرنا۔اور سمع سے لَبَدَ مصدر بمعنی چمٹنا و ٹھہرنا اور ضرب سے مصدر لَبْدًا ہے. کقولہ تعالٰی:یقول اھلکت مالا لبدا.(البلد:٦)

(۲)عَجَاجَتَہٗ:قال بعض واحدۃ عُجَاجٌ. بمعنی گرد و غبار جو طویل اور عظیم ہو اس کے معنی دھوئیں کے بھی آتے ہیں اس میں تاء اور غیر تاء کا فرق ہے واحد کیلئے عَجَاجٌ بولتے ہیں اور جمع کیلئے اَعْجَاجٌ،یہ خاص غبار کو کہتے ہیں بخلاف عَجَاجَۃٌ کے جو مطلق غبار کو کہتے ہیں از نصر آواز بلند کرنا اور عَجَّ(س)عَجًّا،عَجِیْجًا بمعنی آواز بلند کرنا۔کمافی الحدیث:افضل الحج العج والثج یعنی بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا اور ہدی کا خون بہانا۔

(۳)غَیَّضَ:تَغْیِیْضٌ مصدر سے بمعنی خشک کر دینا۔غیض اصل میں اس بچہ کو کہتے ہیں،جو نا تمام پیدا ہو،اب تفعیل سے اس کے معنی ہے کہ کم کرنا یا خشک کر دینے کے ہوگئے مجرد از ضرب غَیْضًا بمعنی خشک ہونا۔غَاضَ الْمَاءُ۔پانی کا سوکھ جانا یا خشک ہو جانا یا گھس جانا یہ کنایہ ہے سکوت کرنے سے۔ومنہ قولُہٗ تعالٰی:وَغِیْضَ الْمَاءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ۔(ھود)

(۴) مُجَاجَتَہٗ: یہ مَجٌّ سے ماخوذ ہے مُجَاجٌ فعال کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنی میں ہے اس کے معنی اصل میں اس تھوک کو کہتے ہیں جو بات کرتے وقت منہ سے (جھاگ) نکلے از نصر بمعنی پھینکنا یا منہ سے پھینکنا۔کماجاء فی حدیث محمود بن ربیعؓ: علقت من رسول اللہ ﷺ محجۃ مجھا.

(۵)اِعْتَضَدَ: یہ عَضُدٌ سے مشتق ہے بمعنی بازو میں رکھ لینے یا کندھے پر رکھ لینے کے ہیں،اور اِعْتِضَادٌ بمعنی تقویت و بمعنی بازو پر کسی چیز کو رکھ لینا،افتعال سے ہے۔قال تعالٰی:وماکنتُ مُتَّخذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ۔(الکھف:۵۱)

(۶)شَکْوَتَہٗ:(بالفتح)اس کے معنی ہے بمعنی مشکیزہ لیکن اس کا اصلی معنی ہے بکری کے بچہ کی کھال کی مشک بنوالی جائے اس کی جمع شَکْوَاتٌ و شِکَاءٌ ہیں،اس کے معنی چمڑے کے ڈول کے اور چھاگل کے بھی آتے ہیں،شَکٰی یَشْکُوْ(ن)شِکَایَۃٌ بمعنی شکایت

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنا نصر سے۔ کمافی التنزیل: انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ۔ (یوسف)

(۷) تأبّطَ: یہ "إبط" سے مشتق ہے بمعنی بغل یا وہ چیز جس کو بغل میں دبایا جائے۔ یقال تابط ھراوتہ ای اخذ عصاہ تحت ابطہ. اس کی جمع آباط و اُبط ہیں، تأبّطَ شرًّا. ایک شخص کا نام ہے، جس کا قصہ مشہور ہے۔ استفعال سے بھی آتا ہے استأبط الرجل اوپر سے تنگ اور اندر سے چوڑا گڑھا کھودنا۔ (یہ مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہے)

(۸) ھِرَاوَۃ:۔ بمعنی لاٹھی و موٹا ڈانڈا، اس کی جمع ھَرَاوِیْ و ھِرِیٌّ ہیں، قیاس پر مثل مَطَایَا اور غیر قیاس پر اس کی جمع ھُرِیٌّ ہے ھَرَّیَھرُوْ (ن) ھَرْوًا بمعنی موٹے ڈنڈے سے مارنا، اور عُکَّازَۃ: اس لاٹھی جس کے نیچے لوہا جڑا ہوتا ہے۔ اور "مِحْجَن" ٹیڑھی لاٹھی، حدیث سطیح میں ہے، خرج صاحب الھراوۃ وارادبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

(۹) رَنَتْ: یہ رَنَا یَرْنُوْ سے مشتق ہے۔ اس کے مصدر "رُنُوًّا اور رَنْوًا۔ از نصر بمعنی دیکھنا، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا، وقال بعض۔ گوشۂ چشم سے دیکھنا، وقال بعض: خوب تیزی سے دیکھنا، یا ہرن کی طرح دیکھنا۔

(۱۰) تَحَفُّز: یہ تفعل سے ہے بمعنی آمادہ ہونا اور "حَفْز" سے ماخوذ ہے بمعنی جمع کرنا، جلدی کرنا (ض) سے ہے اسی سے لازم "تَحَفُّز" آیا ہے، اس کے اصلی معنی ہے دوزانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا یعنی اکڑوں بیٹھے، پھر کھڑا ہو جائے اور "تَحَفُّز" کے معنی سامان اور جلدی کے بھی آتے ہیں (ض) سے مصدر "حَفْزًا" ہے بمعنی جلدی کرنا۔ کما جاء فی حدیث: ابی بکر رضی اللہ عنہ "انہ دبّ الی الصف راکعا وقد حفزہ النفس ای اعجلہ۔ افتعال سے "اختفاز" بمعنی کوشش کرنا و جلدی کرنا۔

☆......☆......☆

وَرَأَتْ تَأَھُّبَہٗ لِمُزَایَلَۃِ مَرْکَزِہٖ اَدْخَلَ کُلٌّ مِّنْھُمْ یَدَہٗ فِیْ جَیْبِہٖ، فَأَفْعَمَ لَہٗ سَجْلًا مِنْ سَیْبِہٖ.

ترجمہ:۔ اور دیکھا لوگوں نے اس کی تیاری کو اپنے مرکز سے جدا ہونے کیلئے۔ تو ہر ایک نے اپنی اپنی جیبوں میں ہاتھ داخل کئے۔ پس بھر دیا اس کے ڈول (تھیلی) کو اپنی عطاء اور بخششوں سے۔

(۱) رَأَتْ: یہ رُؤْیَۃ مصدر سے مشتق ہے بمعنی دیکھنا از باب فتح۔ کقولہ تعالی: الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف۔ (البقرہ)

(۲) تَأَھُّبَہٗ: یہ اُھْبَۃ سے ماخوذ ہے بمعنی آمادگی اور "اُھْبَۃ" سامان سفر کو بھی کہتے ہیں یا اس سے مراد مطلق تیاری ہے، یا سامان سفر طے کرنا، تفعیل سے بمعنی تیار کرنا، اور تفعل تأھب، بمعنی تیار ہونا۔

(۳) لِمُزَایَلَۃِ: مُزَایَلَۃ بمعنی چھوڑنا و جدائی کرنا، باب مفاعلہ و اِزَالَۃ. (افعال و تفعیل سے) یہ زَوَال سے مشتق ہے، زَالَ یَزِیْلُ (ض) زَیْلًا بمعنی ہٹنا و جدا ہونا۔ ومنہ مازال یعنی ہمیشہ رہا، و متفرق ہونا۔ کمافی التنزیل: لو تزیلوا لعذبنا (الفتح) وقال تعالی: فزیلنا بینھم۔ (یونس)

(۴) مَرْکَزِہٖ: رِکْز سے ماخوذ ہے بمعنی گاڑ دینا۔ "ومنہ رکاز" جو فقہ میں ہے، رِکَاز، سونا چاندی کے وہ ٹکڑے جو زمین سے

Maktaba Tul Ishaat.com

نکالے جاتے ہیں۔ کمافی الحدیث: وفی الرکاز الخمس یہ (ض، ن) سے آتا ہے بمعنی زمین میں گاڑنا، دفن کرنا، اور ہر درمیان کی چیز کو کہتے ہیں، نیز مطلقا جگہ کو بھی کہتے ہیں۔ واحد کُزَةٌ والجمع اَرْکَزَةٌ وِرِکْزَانٌ۔

(۵) اُدْخَلَ: اس کا مصدر اِدْخَال ہے از افعال بمعنی داخل کرنا اس کا مجرد (ن) آتا ہے بمعنی داخل ہونا جیسے الدخول در آمدن۔ کمافی القرآن: فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی. (الفجر)

(۶) کُلٌّ مِنْهُمْ: "کُلٌّ" کی اضافت نکرہ کی طرف ہو یا معرفہ کی طرف ہو، ہر حالت میں استغراق افراد مراد ہوتا ہے لہذا "أکلت کل رمان" کہنا صحیح ہوگا یعنی جتنے انار ہمارے پاس تھے سب کھالئے۔ اور أکلت کل الرمان صحیح نہیں ہوگا اس لئے انار کے تمام اجزاء کھانے کے لائق نہیں ہوتے اس میں چھلکا بھی ہوتا ہے جو کھایا نہیں جاتا۔ قَالَ تَعَالٰی: اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ. (القمر: ۴۹)

(۷) یَدٌ: کے دو معنی ہیں ایک معنی احسان ونعمت کے ہیں، اس کی جمع اَیَادِیْ آتی ہے، دوسرے معنی اعضائے مخصوص یعنی ہاتھ کے ہیں اس کی جمع اَیْدِیْ آتی ہے۔ قال تعالیٰ: ولاتجعل یدك مغلولۃ الی عنقك. (اسراء: ۲۹)

(۸) جَیْبٌ: بمعنی گریبان اس کی جمع جُیُوْبٌ آتی ہے۔ یقال جیب القمیص والدرع. کَمَافِی الْقُرْاٰن: ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن. (النور) اور یہ جَیْبَۃٌ بھی مستعمل ہے، والجمع جِیَابٌ. جَابَ یَجِیْبُ (ض) جَیْبًا بمعنی گریبان پھاڑنا۔

(۹) فَاَفْعَمَ: صیغہ ماضی از افعال اِفْعَامٌ مصدر سے ہے بمعنی بھر دینا، خوب بھرنا، لبریز کر دینا۔ اس کا مجرد نصر سے آتا ہے، اور کرم سے فَعَامَۃٌ وفُعُوْمَۃٌ مصدر ہیں بمعنی بھر جانا، یہ لازم آتا ہے۔ اور سمع سے بمعنی ناراض کرنا۔ اور فَعَمَ (ف) فَعْمًا، بھر دینا. کمافی الحدیث: لوان امرأۃ من الحور العین اشرفت لافعمت مابین السماء و الارض ریح المسك الخ.

(۱۰) سِجْلٌ: (بفتح السین و کسرها) سَجْلٌ (بالفتح) بمعنی پانی کا ڈول جو بھرا ہوا ہو یا بڑا ڈول، اس کی جمع سِجَالٌ وسَجْلَاتٌ آتی ہیں اور سِجْلٌ (بکسر السین) بمعنی پستان کو کہتے ہیں اس کی جمع سُجُوْلٌ آتی ہے اور سُجْلٌ (بضم السین) اس ناقہ کو کہتے ہیں، جس کا پستان لٹکا ہوا ہو، اور اس میں دودھ بھرا ہوا ہو۔ اور خالی ڈول کو "دَلْوٌ" کہتے ہیں، جمع ادلاء ہے، سَجَلَ (ن) سَجْلًا بمعنی گرانا اوپر سے پھینکنا "ذُنُوْبٌ" جو ڈول پانی سے بھرا ہوا ہو "سَلْم" وہ ڈول ہے جس میں پکڑنے کی رسی ہو۔ "غرب" وہ ڈول جو بڑا ہے۔

(۱۱) سَیْبٌ: کے معنی عطاء وبخشش کے ہیں والجمع سُیُوْبٌ. یقال سَابَ یَسِیْبُ (ض) سَیْبًا بمعنی جاری ہونا اور چاروں طرف کو بہنا۔ یقال: سائبۃ الدابۃ۔ یعنی وہ جہاں چاہے چرتا پھرے۔ ومنہ سائبۃ بمعنی چھوٹی ہوئی۔ آزاد کردہ غلام اور وہ اونٹنی جو نذر ومنت کی بناء پر چھوڑ دی جائے۔ والجمعُ سُیَّبٌ وسَوَائِبُ. کما جاء فی حدیث الاستسقاء: اللهم سیبا نافعا. یُرِیْدُ عطاءً۔ اور دَابَّۃ کو سائبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے یا چرتا ہے۔

☆......☆......☆

وَقَالَ اِصْرِفْ هٰذَافِيْ نَفَقَتِكَ اَوْفَرِّقْهُ عَلٰى رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهٗ مِنْهُمْ مُغْضِيًا وَانْثَنٰى عَنْهُمْ مُثْنِيًا.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔ اور ہر ایک نے کہا کہ خرچ کرو اس مال کو اپنے نفقہ میں۔ یا تقسیم کردو اپنے ساتھیوں پر۔ پس قبول کیا اس شخص نے ان سے عطایا کو اس حال میں کہ وہ شرمانے والا تھا۔ اور واپس ہوا، ان لوگوں سے اس حال میں کہ وہ تعریف کرنے والا تھا۔

(۱) قَالَ: قَوْلٌ مصدر سے کہنا از نصر۔ قَالَ از (ض) بمعنی قیلولہ کرنا۔ از نصر اجوف واوی ہے۔

(۲) اِصْرِفْ: صیغہ امر ہے۔ یہ صَرْفٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی خرچ کرنا از (ض) اور صرف کے معنی پھیرنا اور انصرف کے معنی پھر جانا۔ ازانفعال، کقوله تعالىٰ: وان لاتصرف عنى كيدهن (یوسف) ومنه التصرف والتصريف۔

(۳) نَفَقَتَكَ: نَفَقٌ بمعنی خرچ کرنا اس کی جمع نَفَقَاتٌ و نِفَاقٌ۔ مجرد اس کا نصر سے ہے مصادر نَفْقًا و نَفَاقًا ہیں، از افعال "انفاقًا" ہے اور (ن، س) سے بمعنی ختم ہونا، فناء ہونا، کم ہونا۔ نَـفَـقٌ کے معنی خاص اپنی حاجت کے اندر خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ اور نفقہ خرچہ بھی ہوتا ہے۔ قَالَ تَعَالٰى: لَنْ تنالوا البرّ حتى تنفقوا مما تحبون. (ال عمران)

(۴) فَرِّقْ: صیغہ امر "تَـفْرِيْق" مصدر از تفعیل بمعنی جدا کرنا، یہاں تقسیم مراد ہے تفرق، تفعل سے ہے اور اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی جدا کرنا، الگ کرنا۔ فَـرَقَ (ن، ض) فَـرْقًـا و فُـرْقَـانًـا مصدر ہیں نصر و تفعیل دونوں سے متعدی استعمال ہوتا ہے۔ کـمـا فـي الحديث: لايجمع بين متفرق ولايفرق بين مجتمع. انفراق وافتراق تفرق لازمی مستعمل ہیں۔

(۵) رُفْـقَتَكَ: رُفْـقَةٌ اسم جمع ہے، اس جماعت کو کہا جاتا ہے جو سفر میں ہمراہ ہو یا مطلق دوست کو کہتے ہیں، یا وہ مسافر جو سفر میں ساتھ ہو، ساتھی، اس کی جمع رِفَاقٌ ہے رَفِيْقٌ مہربان ساتھی اس کی جمع رُفَـقَاء آتی ہے، اور کرم سے رَفَاقَةٌ مصدر ہے بمعنی ہمراہ ہونا كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وحسن اولئك رفيقا. (نساء:٦٩)

(۶) فَـقَبِلَهٗ: یہ قبول مصدر سے ہے از سمع بمعنی قبول کرنا از تفعیل بمعنی بوسہ دینا اور تفعل سے بھی آتا ہے، کـقـولـه تـعـالٰى: فتقبلها ربها بقبول حسن (ال عمران) واز افعال اقبال بمعنی پیش قدمی کرنا، مقابلہ کرنا اور قبول بمعنی کسی چیز کو لینا، مـع الرضاء، قبضہ ہو یا نہ ہو اور تقبل کے معنی بھی اخذ الشیء مع الرضاء کے ہیں، لیکن قبضہ ضروری ہے۔

(۸) مُغْضِيًا: یہ اِغْـضَاءٌ سے ماخوذ ہے از افعال بمعنی چشم پوشی کرنا اور یہ حیاء کنایہ سے ہو اور یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اس کا مجرد نصر سے ہے۔ قَالَ تَعَالٰى: قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم. (النور: ۳۰)

(۹) وَانْثَنٰى: بمعنی پھیرنا اور رخصت ہونا۔ ثَنَاءٌ مصدر ہے ضرب سے اور انفعال سے اِنْثِنَاءٌ مصدر ہے بمعنی واپس جانا، پھیرنا۔ یقال انثنى اى رجع وانصرف جفنه حياء۔ اور اِثْنَاءٌ بمعنی تعریف کرنا اور اَثْناء (بالفتح) بمعنی درمیان۔

(۱۰) مُثْنِيًا: یہ اِثْنَاءٌ مصدر سے از افعال اس کا مجرد ثَنَاءٌ ہے بمعنی تعریف کرنا۔ یـقـال اثنى عليه، اس نے تعریف و مدح کی۔ ثناء بمعنی تعریف والجمع اَثْنِيَةٌ. قَالَ تَعَالٰى: اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ. (هود:٥)

☆......☆......☆

وَجَعَلَ يُوَدِّعُ مَنْ يُشَيِّعُهٗ، لِيَخْفٰى عَلَيْهِ مَهْيَعُهٗ وَيُسَرِّبُ مَنْ يَتْبَعُهٗ لِكَيْ يُجْهَلَ مَرْبَعُهٗ.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔ اور الوداع کہنے لگا ان لوگوں کو جوان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ تا کہ مخفی رہے ان لوگوں پر اس کا راستہ۔ اور رخصت کرتا تھا ہر ایک کو جو اس کے پیچھے تھا۔ تا کہ معلوم نہ ہو اس کا گھر۔

(۱) جَعَلَ: بمعنی اَخَذَ وَطَفِقَ۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اور جعل کبھی صیر کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ: وجعلنی نبیا۔ (مریم) قول اور کسی چیز پر حکم کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے اور خلق کے معنی بھی آتا ہے۔ اور کبھی ظن کے معنی بھی آتا ہے۔ والجُعْلُ (بالضم) بمعنی الاجرۃ اور جِعَالَۃ کے معنی بھی مزدوری ہے از فتح بمعنی بنانا، پیدا کرنا، مقرر کرنا۔

(۲) یُوَدِّعُ: از تفعیل مصدر تَوْدِیْعٌ" ہے بمعنی رخصت کرنا حی ومیت دونوں کیلئے ہے و چھوڑنا مسافر و مقیم دونوں کیلئے ہے۔ اس کا مجرد فتح سے ہے مصدر وِدَاعٌ بمعنی چھوڑنا، کقولہ تعالیٰ: ماودعك ربك وقلٰی. (الضحیٰ) ای ترکك.

(۳) یُشَیِّعُ: مصدر اس کا تَشْیِیْعٌ ہے بمعنی مسافر کو رخصت کرنے کیلئے پیچھے پیچھے جانا، پیچھا کرنا، ساتھ ساتھ جانا۔ اور تشییع و مُشَایَعَۃٌ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یقال شیعہ ای خرج معہ عند رحیلہ لیودعہ ویبلغ منزلہ۔ اس کا مجرد ضرب سے ہے یقال شَاعَ یَشِیْعُ (ض) شیاعًا بمعنی پیچھا کرنا اور ان کے ساتھ ساتھ چلنا۔ وفی التنزیل: وان من شیعتہ لابراھیم.

(۴) لِیَخْفٰی: از سمع خِفَاءٌ مصدر ہے بمعنی پوشیدہ ہونا، خَفَا یَخْفُوْ (ن) خَفْوًا و خُفُوًّا بمعنی ظاہر ہونا اور ضرب سے خَفِیًّا بمعنی ظاہر کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی: یومئذ تعرضون لاتخفٰی منکم خافیہ. (الحاقہ:۱۸)

(۵) مَهْیَعُهٗ: اس کے حروف اصلیہ میں اختلاف ہے، عند البعض (م،ہ،ء) بروزن فعیل ہے وعند البعض (ہ،ی،ع) ہے بروزن مفعل ہے لیکن ثانی صورت صحیح ہے اس لئے کہ فعیل کلام عرب میں نہیں پایا گیا۔ (بفتح المیم) از (ض،س) یعنی کشادہ اور ظاہر راستہ۔ اور مَهْیَعُ کی جمع مَهَایِعُ. اور ھَاعَ یَهِیْعُ (ض) هَیْعًا ای اذا انبسط. اجوف یائی بمعنی پھیلنا۔ اور واوی از نصر بمعنی قئے کرنے اور پھیل جانے اور بزدلی کے معنی بھی آتے ہیں اور راستہ پر چلتے ہوئے ڈرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(۶) یُسَرِّبُ: تَسْرِیْبٌ مصدر سے ہے اور "تسریب" کے اصلی معنی جانوروں کے گلے کے ہیں اور یہ "سَارِبٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی بہت اچھی طرح سے دیکھنے کے ہیں۔ یا سَرِبَ (س) سَرَبًا سے ماخوذ ہے بمعنی سوراخ۔ یا ماخوذ ہے سَرْبٌ سے، جس کے معنی اونٹوں، عورتوں، ہرنوں کی جماعت کے ہیں، سَرَبَ یَسْرُبُ (ن) سَرْبًا ای خرج بمعنی نکلنا یا پانی کا بہنا یہاں اس کے معنی چھوڑنے اور رخصت کرنے کے ہیں اور تسرب تفعل سے بمعنی بہانا. قال تعالیٰ: فاتخذ سبیلہ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا۔ (الکھف)

(۷) یَتْبَعُهٗ۔ از سمع بمعنی پیچھے ہونا اِتْبَاعٌ افعال سے پیچھے کرنا، افتعال سے بمعنی پیروی کرنا. قولہ تعالیٰ: فمن تبعنی فانہ منی.

(۸) لِکَیْ: یہ حرف تعلیل ہے، یہ مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اپنے مابعد کو بتقدیر اَنْ نصب دیتا ہے، لیکن اس کا زیادہ استعمال لام کئی کے بعد ہوتا ہے جیسے جئت لکی تکرمنی، وجاءَ کَیْ یَسألَ اور یہ ماء استفہامیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے: کیم جئت اور یہ "ما" مصدریہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے: یرمی الفتی کیما یضر وینفع. اور ان مصدریہ پر (جس کا اضمار واجب ہے) داخل ہوتا ہے جیسے: جِئْتُكَ کَیْ تکرمنی.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹) مَرْبَعَةٌ: یہ "رَبِیْعٌ" سے ماخوذ ہے، والجمع مَرَابِعُ ورُبُعٌ واَرْبَاعٌ بمعنی مکان اور "مربع" اونٹ کے بچے کو بھی کہتے ہیں جو موسم ربیع میں پیدا ہوا ہو، اور اس کے معنی منزل اور زیادہ بارش کے بھی آتے ہیں۔ مربع وہ گھر جو موسم ربیع میں رہنے کے لئے بنایا جائے یا موسم بہار کی بارش والجمع اَرْبُعٌ ورُبُوْعٌ ورِبَاعٌ واَرْبَاعٌ، اَرْبَعَةٌ۔ رَبَعَ (ف) رَبْعًا بمعنی توقف کرنا انتظار کرنا، اقامت کرنا کمافی حدیث اسامة رضی الله عنه: قال صلی الله علیه وسلم هل ترك عقیل من ربعٍ. وفی روایة رِبَاعٍ لے

☆......☆......☆

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَاتَّبَعْتُه مُوَارِيًا عَنْهُ عِيَانِيْ وَ قَفَوْتُ اِثْرَهُ مِنْ حَيْثُ لَايَرَانِيْ حَتّٰى اِنْتَهٰى اِلٰى مَغَارَةٍ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے کہا۔ پس پیچھے لگا میں اس شخص کے، اس حال میں کہ چھپانے والا تھا میں اپنے جسم کو اس سے، اور پیچھے ہولیا میں اس کے نشان قدم کے، جہاں سے وہ مجھے نہ دیکھ لے۔ یہاں تک کہ پہنچا وہ ایک غار تک۔

(۱) فَاتَّبَعْتُهُ: یہ اِتِّبَاعٌ مصدر سے بمعنی تابعداری کرنا اور پیچھے پیچھے چلنا۔ از افتعال اس کا مجرد (س) سے ہے بمعنی اتباع کرنا و امتثال کے بھی آتے ہیں۔ کقوله تعالٰی: واتبعت ملة ابائی ابراهیم واسحاق ویعقوب. (یوسف:۳۸)

(۲) مُوَارِيًا۔ اس کا مصدر مُوَارَاةٌ ہے از مفاعلہ بمعنی کسی چیز کو چھپا دینا اس کا مجرد (ض) بمعنی چھپنا. کمافی القران: ماوری عنهما (الاعراف) ومنه الورٰی بمعنی مخلوق اس لئے کہ یہ زمین کو چھپا لیتی ہے۔ اور مواریا یہ اتبعت کی ضمیر فاعل سے حال ہے۔

(۳) عِيَانِيْ: یہ عین کی جمع ہے بمعنی ذات و چشم اور خود اس کے معنی دیکھنے کے بھی آتے ہیں۔ یہاں پر جسم کے معنی مراد ہیں، اس کی تصغیر عُيَيْنَةٌ ہے والجمع عُيُنٌ، اَعْيُنٌ، اَعْيِنَةٌ اور عِيَانٌ مفاعلہ کا مصدر بھی ہوسکتا ہے، مجرد عَانَ يَعِيْنُ (ض) عَيْنًا. دیکھنا۔ عَيِنَ (س) عَيَنًا و عَيْنَةً بمعنی آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔ باب افعال، تفعیل، تفعل اور مفاعلہ وغیرہ سے بھی آتا ہے۔ کقوله تعالٰی: عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا. (الدھر)

(۴) قَفَوْتُ: یہ متکلم کا صیغہ ہے۔ قَفَا يَقْفُوْ (ن) قَفْوًا و قُفُوًّا مصادر ہیں بمعنی پیچھے جانے کے ہیں واز (ض) بمعنی گدی و پشت پر مارنے کے آتے ہیں۔ یہ لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اور "قَفْوٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی گردن کی پشت، گدی۔ کقوله تعالٰی: ولاتقف مالیس لك به علم.

(۵) اِثْرٌ: (بکسر الهمزة وبفتحها) بمعنی نشان قدم و علامت والجمع آثَارٌ و اُثُوْرٌ کقوله تعالٰی: سیماهم فی وجوههم من اثر السجود (الفتح) دونوں معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور اُثُرٌ (بالضم) جو آتے ہیں اس کے معنی ہیں زخم کے اچھا ہونے کے بعد جو نشان باقی رہ جاتا ہے۔ اَثَرَ (ن، ض) اَثْرًا و اَثَارَةً و اُثْرَةً. الحدیث بمعنی نقل کرنا۔ اَثِرَ (س) اَثَرًا. یفعل کذا. کرنے لگا۔ اَثَّرَ تفعیل سے اثر کرنا۔ آثَرَ اِيْثَارًا، اکرام کرنا، فضیلت دینا۔ وفی التنزیل: یؤثرون علیٰ انفسهم. (الحشر)

(۶) حَيْثُ: یہ اسمائے ظروف میں سے ظرف مکان مبنی علی الضم علی الاصح یا ظرف مبہم مضموم ہے بعض عرب اس کو فتحہ

Maktaba Tul Ishaat.com

بھی دیتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ: ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ ۔(طٰہٰ)

(۷) لَایَرَانِیْ: یہ "رُؤیۃ" مصدر سے ہے بمعنی دیکھنا، از فتح. کقولہ تعالیٰ: فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یراہ. (الزلزال:۷)

(۸) اِنْتَھٰی: از افتعال اس کا مصدر اِنْتِھَاءٌ ہے بمعنی آخیر کو پہنچنا۔ نَھْیٌ سے مشتق ہے، مجرد (ن، س، ک) سے آتا ہے۔ حتی انتھی ای حتی وصل. قال تعالیٰ: ولا تقولوا ثلاثۃ، انتھوا خیرا لکم. (نساء:۱۷۱)

(۹) مَغَارَۃٌ: بمعنی غار اور مطلق گڑھے کو کہتے ہیں اور غار کی جمع اَغْوَارٌ اور مَغَارَۃٌ کی جمع مَغَارَاتٌ آتی ہے۔ غَارَ (ن) یَغُوْرُ غَوْرًا بمعنی پانی کا نیچے چلے جانا، اور یہ (ف، س، ک) وغیرہ سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: ارئیتم ان اصبح مائکم غورا. (ملک)

☆......☆......☆

فَانْسَابَ فِیْھَا عَلٰی غَرَارَۃٍ فَأَمْھَلْتُہٗ رَیْثَمَا خَلَعَ نَعْلَیْہِ وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ ھَجَمْتُ عَلَیْہِ.

ترجمہ:۔ پس چپکے سے اس میں داخل ہوا۔ پھر مہلت دی میں نے اس کو اتنی دیر کہ نکالے وہ اپنے دونوں جوتوں کو اور دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر اچانک داخل ہوا میں اس پر۔

(۱) فَانْسَابَ: یہ اِنْسِیَابٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اچانک داخل ہونے اور جانے کے ہیں یا اچانک غفلت میں کسی کے پاس داخل ہونا یا جلدی سے چلنا (ض) سے اور اس کے معنی سانپ کے سوراخ میں گھس جانے کے بھی آتے ہیں، تو اس وقت یہ "نَسِیْبٌ" سے مشتق ہوگا۔ یقال انسبت الحیۃ ای اذا مشت علی الارض، یہ نصر سے آتا ہے۔ انساب فلان یعنی لوٹنا اور واپس ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی: فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم. (المؤمنون:۱۰۱)

(۲) غَرَارَۃٌ: یہ "غِرَارٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی تلوار کی دھار، غَرَّ یَغُرُّ (ن) غَرًّا غُرُوْرًا بمعنی دھوکہ دینا یا باطل لالچ دینا یا کسی کو غفلت میں دھوکہ دینا اور غَرُوْر (بالفتح) بمعنی وہ دھوکہ جو انسان کو شیطان دے۔ کما فی القرآن: لا یغرنکم باللہ الغرور (فاطر) غَرَّ یَغَرُّ (س) غَرَارًا، غِرَارَۃً بمعنی بھولا بھالا نا تجربہ کار نوجوان ہونا۔ صیغہ صفت غِرٌّ ہے، بمعنی جاہل نا تجربہ کار اس کی جمع اَغْرَار اور اغرار کے معنی ورغلانا بھی ہے۔ اور (ض) سے غَرًّا و غَرَارَۃً مصدر ہیں یعنی تجربہ کار اور عاقل ہونے کے بعد بیہوش بچہ کی طرح بن جانا۔

(۳) فَاَمْھَلْتُہٗ: پس میں نے اس کو مہلت دی، یہ اِمْھَالٌ مصدر سے بمعنی مہلت دینا و چھوڑ دینا۔ اس کا مجرد مَھَلَ (ف) مَھْلًا بمعنی بغیر جلد بازی کے کام کرنا، اطمینان سے کرنا. کقولہ تعالیٰ: امھلھم رویدا (الطارق) مَھِلَ (س) مَھَلًا بمعنی بھلائی میں پیش قدمی کرنا۔ استفعال سے مہلت مانگنا۔

(۴) رَیْثَمَا: اس کا مصدر "رَیْثٌ" (ض) بمعنی دیر کرنا اس میں "ما" مصدریہ ہے اور "ریث" کا استعمال "ما" کے ساتھ اور "ما" کے بغیر دونوں طرح ہوتا ہے۔ مگر اکثر استعمال ما کے ساتھ ہوتا ہے، اس کے معنی اب مقدار و اندازہ کے آتے ہیں. کما فی الحدیث: فلم یلبث الا ریثما ای قدر ذلک اور لفظ "ما" زائدہ ہے یا مصدریہ اور "رَیَّثَ" تفعیل سے بمعنی مشقت میں پڑنا، تھک جانا۔

(۵) خَلَعَ: ماضی کا صیغہ ہے از (ف) خَلْعًا بمعنی نکالنا و اتارنا. کقولہ تعالیٰ: فاخلع نعلیک ۔(طٰہٰ) اور خَلَعَ بمعنی کھینچنا بھی آتا ہے،

Maktaba Tul Ishaat.com

اور بقول بعض خلع کے معنی میں کچھ مہلت ہوتی ہے بخلاف نزع کے۔ اور خلعٌ کے معنی خلعت دینے کے بھی آتے ہیں۔

(۶) نَعلَیهِ: یہ نعل کا تثنیہ ہے بمعنی جوتا، جمع نِعَالٌ و اَنْعُلٌ آتی ہیں اور نَعِلَ (س) نعلاً، جوتا پہننا۔ یقال: نعل ینعل نعلاًای اذالبس النعل۔ اور نعل وہ لوہے کا ٹکڑا جو گھوڑے وغیرہ کے سموں میں لگایا جاتا ہے اور نعل بمعنی الارض الغلیظة. کمافی الحدیث: اذاابتلت النِّعال فالصلوٰة فی الرحال.

(۷) غَسَلَ: صیغۂ ماضی (ض) غَسْلاً بمعنی دھونا اور غُسْلٌ (بالضم) بمعنی تمام بدن کو دھونا اور غَسْلٌ (بالفتح) یہ عام ہے دھونا یا پانی سے پاک صاف کرنا۔ اور غُسْلٌ کے معنی میل کے دور کرنے کے بھی آتے ہیں عام ہے کہ کپڑے سے ہو یا بدن سے اور اِغْتِسَالٌ بمعنی غسل کرنا. قال تعالیٰ: فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق. (المائدہ)

(۸) رِجْلَیهِ: (الرجل بالکسر) هی من الفخذالی الاصابع. وَالْقَدمُ: من الاصابع الی الکعب۔ اور رِجْلَیَهِ تثنیہ ہے رِجْلٌ کا ہے بمعنی پیر، اس کی جمع اَرْجُلٌ جمعُ الجمع اَرَاجِلُ، اَرْجَالٌ آتی ہیں، رَجْلٌ بمعنی پیدل چلنے والا جمع راجل کی. قال تعالیٰ: ومنهم من یمشی علی رجلین. رَجِلَ (س) رَجَلاً پیدل چلنا (ن) رَجْلاً، الفصیل بمعنی اونٹ کے بچے کو دودھ پینے کے لئے آزاد چھوڑ دینا۔

(۹) هَجَمْتُ: یہ "هُجُوْمٌ" سے مشتق ہے بمعنی اچانک داخل ہونا۔ یعنی بغیر اجازت داخل ہونا یہ لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہے، هَجَمَ (ن) هَجْماًهُجُوْماً مصدر ہیں۔ اچانک آنا، دفعتاً آنا یا یک بیک کسی پر پہنچنا۔

☆......☆......☆

فَوَجَدْتُهٗ مُثَافِنًالِتِلْمِیْذٍ عَلٰی خُبْزٍ سَمِیْذٍ، وَجَدْیٍ حَنِیْذٍ وَقُبَالَتُهُمَا خَابِیَةُ نَبِیْذٍ فَقُلْتُ لَهٗ یَاهٰذَا!.

ترجمہ:۔ پس پایا میں نے اس کو ایک شاگرد کے پاس (برابر) بیٹھا ہوا، میدہ کی روٹی پر۔ اور بھنے ہوئے بکری کے بچہ پر۔ اور ان دونوں کے سامنے ایک شراب کا مٹکا تھا۔ پس کہا میں نے اس سے اے شخص!۔

(۱) وَجَدْتُ: صیغہ واحد متکلم از ضرب بمعنی پانا اس کا مصدر وِجْدَانٌ ہے یہ افعال قلوب میں سے ہے، قال تعالیٰ: ووجدك ضالاًفهدیٰ. (الضحیٰ) قدمر تحقیقہ۔

(۲) مُثَافِنًا: یہ ثِفِینَةٌ اور مُثَافِنَةٌ سے مشتق ہے بمعنی گھٹنوں کو گھٹنوں کے ساتھ ملا کر بیٹھنا۔ زانو سے زانو کو ملا کر بیٹھنا۔ صیغہ اسم فاعل از مفاعلہ اس کا مجرد ثَفِنَ (ض) ثَفْناً بمعنی لازم پکڑنا و چمٹ جانا۔ اور "ثَفِنَةٌ" (بفتح الثاء والفاء وسکون فاء وبضم الثاء وبفتح الفاء) بمعنی اونٹ کی ہڈی جو مٹی کے ساتھ لگی رہتی ہے۔

(۳) تِلْمِیْذٌ: (بکسر التاء) بمعنی شاگرد۔ اس کے اصلی معنی ہیں جو شخص کسی چیز میں کمال حاصل کرنے کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردے والجمع تَلَامِذُ و تَلَامِذَةٌ و تَلَامِیْذُ و تَلَامٌ بروزن جَوَارٌ (ای بحذف الذال)۔

(۴) خُبْزٌ: (بالضم) بمعنی روٹی، خَبَزَ (ض) بمعنی روٹی پکانا۔ اِنْخَبَزَ انفعال سے بمعنی پست ہونا، اور افتعال سے بھی اختبز الخبز

Maktaba Tul Ishaat.com

روٹی پکانا۔قال تعالٰی:وقال الآخرُانی ارانی احمل فوق رأسی خبزا ۔(یوسف:٣٦)

(۵)سَمِیْذٌ: (بالدال و بالذال) دونوں طرح مستعمل ہے، یہ سَمِیْذٌ بروزن فَعِیلٌ ہے اس کے معنی ہے، میدے کی روٹی، اوردال کے بھی آتے ہیں اور سفید گیہوں کے بھی آتے ہیں اور یہ دال کیساتھ (سَمِیْدٌ) زیادہ فصیح ہے اور"خبز سمیذ " مضاف، مضاف الیہ ہے، لہذا خبزٌ میں تنوین نہ ہونی چاہیے، مگر استعمال مع التنوین صفت موصوف کی طرح ہے، سمد(ن)سُمُوْدًا بمعنی حیران ہونا، تفعیل سے سمدالارض بمعنی کھاد ڈالنا۔

(۶)جَذِیٌ: بکری کا بچہ جو ایک سال کا ہو، اس کی جمع اَجْدٍو جِدَاءٌ و جِدْیَانٌ آتی ہیں۔اور یہ جَدِی: شاة، غنم، بکری اور بھیڑ دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ''معز'' صرف بکری پر ''ضأن'' صرف بھیڑ پر۔معز میں جو مذکر ہو اس کو تیس کہتے ہیں اور جو مؤنث ہو اس کو ''عنز'' کہتے ہیں۔اور ضأن میں جو مذکر ہو اس کو ''کبش'' اور مؤنث ''نعاجۃ'' کہتے ہیں جس کی جمع نِعَاجٌ ہے اور ''عناق'' جو مؤنث ہو۔

(۷)حَنِیْذٍ: اس کے مصادر حَنْذٌ و حَنِیْذٌ و تَحْنَاذٌ ہیں، حَنَذَ(ض) حَنْذًا، حَنِیْذًا بمعنی بھوننا یا بھون کر پکانا۔یہاں مصدر بمعنی مفعول کے ہیں یعنی بھنا ہوا گوشت۔قال تعالٰی:اَنْ جاء بعجل حَنِیْذٍ. (ھود) بمعنی بھونا ہوا، پختہ تلا ہوا۔

(۸)قُبَالَۃٌ: یہ قَبْلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مقابل و سامنے، وَالْقَبَالَۃُ بمعنی ضمانت۔

(۹)خَابِیَۃٌ: یہ ناقص یائی ہے بمعنی مٹکا یا بڑا ظرف والجمع خَوَابِیْ اور یہ خوابی ''خبات'' سے مشتق ہے، خَبَأَ یَخْبَأُ(ف) خَبْأً بمعنی چھپانا، یا چھپی ہوئی چیز، ''مَخْبِیٌ'' چھپی ہوئی چیز۔خَبَایَخْبُوْ(ن) خبا بمعنی آگ بجھنا۔

(۱۰)نبیذٌ: اس کے معنی مطلقاً پھینکنے کے ہیں از(ض) یا جس پانی کو چھوارے وغیرہ سے نکال کر پھینک دیا جائے مگر اب یہ شراب کے معنی میں مستعمل ہونے لگا ہے اور یہ انگوری شراب، خرما کی شراب، مطلقاً شراب، تینوں پر اطلاق ہوتا ہے اس کی جمع اَنْبِذَۃٌ ہے نَبَذَ(ض) نَبْذًا بمعنی نبیذ بنانا، پھینکنا، کقولہ تعالٰی:فانبذھم الیھم علی سواء (الانفال) اور نبیذ کی چار قسمیں ہیں (ا) سرفع: جو ترش ہو (ب) ماتع: جو زیادہ سرخ ہو (ج) خالف جو زیادہ خراب ہو (د) کبیس: جو بہت خالص و عمدہ ہو۔

(۱۱)فَقُلْتُ لَہٗ: قول کے بعد لام زائدہ آتا ہے جس کا ترجمہ نہیں کیا جاتا اور " لہ " سے مراد وہی واعظ ہے اور "ذاك " خبر مقدم ہے اور ''خبرك'' اسم مؤخر ہے۔

(۱۲)یَاھٰذَا۔یہ تحقیر کے لئے ہے جیسے: ماھذافلان۔اس میں یا ندائیہ ہے یا یہ اسم اشارہ تحقیر کے لئے ہے۔قال تعالٰی: ماھذا بشرًا،اِنْ ھذا الا مَلَكٌ کَرِیْمٌ. (یوسف)

☆……☆……☆

اَیَکُوْنُ ذَاكَ خَبَرُكَ! وَھٰذَامَخْبَرُكَ فَزَفَرَ زَفْرَۃَ الْقَیْظِ وَکَادَ یَتَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ وَلَمْ یَزَلْ یُحَمْلِقُ اِلَیَّ.

ترجمہ:کیا وہ تیرا ظاہر، حال تھا۔اور یہ تیرا باطنی حال ہے؟ پس اس نے یہ سنکر لمبی سانس لی، گرمی کی طرح اور قریب تھا کہ (اس کے

Maktaba Tul Ishaat.com

اعضاء) ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے غصہ کی وجہ سے۔اور برابر دیکھتا رہا وہ میری طرف۔

(۱) اَیکُوْنُ: میں ہمزہ استفہام انکاری ہے یکون افعال ناقصہ سے ہے اس کا مصدر ''کون'' ہے بمعنی ہونا از نصر۔

(۲) ذَاكَ: یہ بمعنی ذلک ہے یا یہ متوسط کے معنی میں ہے۔ای ذلك الوعظ ۔

(۳) خَبْرُكَ: ۔خبر، ظاہری حال کو کہتے ہیں. خَبَرَ(ن) خَبْرًا و خِبْرَۃً بمعنی علم ہونا، یا تجربہ سے معلوم کرنا۔اور خبر بھی خود سنی ہوئی بات کو کہتے ہیں، اس کا اطلاق کبھی باطن پر بھی ہوتا ہے والجمع اَخبارٌ و اَخابِیْرُ اور خبر ظاہر حال کو جاننے کا نام ہے. قال تعالٰی: یومئذٍ تحدث اخبارها. (الزلزله:٤)

(۴) مَخْبَرُكَ: مَخْبَرْ بمعنی کسی شئے کی حقیقت کو خبر یا تجربہ سے کسی بات کو جاننا محض نظری طریقہ سے۔اور مخبر باطنی حال جاننے کا نام ہے. وفی التنزیل: والله بما تعملون خبیر. (المجادلة)

(۵) فَزَفَرَ: صیغہ ماضی (ض،ن) بمعنی لمبی لمبی سانس لینا۔زَفَرَ(ن،ض) زَفْرۃٌ و زَفِیْرٌ آتے ہیں۔یقال زفر الرجلُ۔یعنی آدمی نے لمبی سانس کھینچی۔اور زَفْرۃٌ کے معنی زور سے سانس لینا اور گرم سانس والجمع زفرات اور ''زفیر'' کے معنی چیخ چیخ کر رونے، یا گدھے کی ابتدائی آواز کو کہتے ہیں۔وفی التنزیل: لهم فیها زفیر و شهیق (هود)۔''شهیق'' گدھے کی آخری آواز کو کہتے ہیں۔

(۶) اَلْقَیْظُ: مصدر ہے (ض) بمعنی سخت گرمی یا موسم کا گرم ہونا، قَیْظٌ کی جمع اَقْیَاظٌ و قُیُوْظٌ آتی ہیں ومنه یوم قائظٌ سخت گرمی کا دن۔

(۷) کَادَ: ۔یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اس کی خبر پر ''عن'' داخل ہوتا ہے۔اور کَادَ یَکَادُ(س) کَیْدًا و کَیْدُوْدَۃً بمعنی قریب ہونا (ض) بمعنی فریب دینا، دھوکہ دینا۔قال تعالٰی: انهم یکیدون کیدا و اکید کیدا ۔(طارق)

(۸) یَتَمَیَّزُ: یہ تَمِیُّزٌ مصدر سے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا از تفعل. کمافی التنزیل: تکاد تمیز من الغیظ (ملك)۔اس کا مجرد ماز (ض) یمیز مَیْزًا بمعنی جدا ہونا، باب تفعیل وافتعال سے بھی بکثرت مستعمل ہے۔

(۹) اَلْغَیْظُ: بمعنی اَلْغَضَبُ ہے بمعنی غصہ ہونا۔غاظَ(ض) غَیْظًا بمعنی غصہ دلانا یا غصہ میں ڈال دینا۔اس کا اصلی معنی ہے انسان کو غصہ آئے اور وہ اس کو برداشت نہ کرسکے۔کقوله تعالٰی: والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس. (ال عمران)

(۱۰) لَمْ یَزَلْ: یہ نفی جحد بلم ہے زَالَ(ن) یَزُوْلُ زَوَالًا سے ماخوذ ہے بمعنی ہمیشہ رہنا، اور لم یزل افعال ناقصہ سے ہے بمعنی ہمیشہ رہا (س) سے بھی ہے. قال تعالٰی: ولایزال الذین کفروا فی مریةٍ منه .(الحج)

(۱۱) یُحَمْلِقُ. از باب بعثر مضارع معروف کا صیغہ، اس کے مصادر حِمْلَاقٌ (بضم الحاء و کسرها) وحملوقٌ و حُمْلَاقٌ آتے ہیں، بری اور تیز نظر سے دیکھنے کے معنی میں آتے ہیں. ای یحدنظره من شدة الغیظ اور حملوق العین بمعنی آنکھوں کا اندرونی حصہ۔پلکوں کا باطنی حصہ جس میں سرمہ لگاتے ہیں. یُحَمْلِقُ حَمْلَقَةً سے ماخوذ ہے بمعنی گھور کر دیکھنا۔

☆......☆......☆

حَتّٰی خِفْتُ اَنْ یَّسْطُوَ عَلَیَّ فَلَمَّا اَنْ خَبَتْ نَارُهٗ وَتَوَارٰی اُوَارُهٗ اَنْشَدَ:

Maktaba Tul Ishaat.com

(٤) لَبِسْتُ الْخَمِيصَةَ اَبْغِي الْخَبِيصَهْ وَاَنْشَبْتُ شِصِّي فِي كُلِّ شِيصَهْ

(٥) وَصَيَّرْتُ وَعْظِيْ اُحْبُوْلَةً اُرِيْغُ الْقَنِيْصَ بِهَا وَالْقَنِيْصَهْ

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا اس کا کہ حملہ کرے گا مجھ پر۔ پس جب اس کی آتشِ غضب بجھ گئی۔ اور اس کے غصہ (گرمی) کی آگ جاتی رہی۔ تو اس نے یہ اشعار پڑھے: (۴) پہن لیا میں نے منقش کملی کو اس حال میں کہ طلب کرتا ہوں حلوے کو۔ اور گاڑ دیا میں نے اپنا کانٹا (جال) ہر شکار میں"۔ (۵) اور بنالیا میں نے اپنے وعظ کو دھوکے کا جال۔ جس کے ذریعہ میں ہر نر و مادہ کو شکار کرتا ہوں۔

(۱) خِفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی خَافَ (س) يَخَافُ خَوْفًا، خِيْفًا و خِيْفَةً و مَخَافَةً مصدر ہیں بمعنی ڈرنا، گھبرانا۔ کقوله تعالىٰ: وامامن خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ. (النازعات) والجمع خَائِفُوْنَ، خُوَّفٌ، خُيَّفٌ.

(۲) يَسْطُوَ: (ن) سَطْوًا، سَطْوَةً سے ماخوذ ہے بمعنی حملہ کرنا، زبردستی کرنا، غصہ ہونا، وغالب ہونا۔ يقال سطايسطو سطوا وسطوةعليه وبه۔ یعنی وہ اس پر کودا، یا اس پر حملہ کیا۔ کقوله تعالىٰ: يكادون يسطون بالذين يتلون عليهم آياتنا. (الحج)

(۳) اَنْ خَبَتْ: میں "ان" زائدہ ہے، کیونکہ "لمّا" کے بعد اکثر "ان" زائدہ ہوتا ہے۔ خبت بمعنی سکنت. کمافي القران: كلماخبت زدناهم سعيرا۔ يقال: خبا (ن) يخبو خبوًا و خبوءً ا بمعنی آگ بجھ گئی اور فتح سے خبأ يخبأ بمعنی چھپانا۔

(۴) نَارُهُ: نَارٌ بمعنی آگ اس کی تصغیر "نُوَيْرَةٌ" آتی ہے اس کی جمع اَنْوُرٌ و نِيْرَانٌ و نِيَرَةٌ و نِيَارٌ اصل میں نَارَ يَنُوْرُ (ن) نُوْرًا بمعنی روشن ہونا۔ اس کا مادہ (ن،و،ر) ہے یہاں ان کے غصہ کو نار سے تشبیہ دی گئی ہے، کقوله تعالىٰ: فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة. (البقرة:٢٤)

(۵) تَوَارٰی:۔ صیغہ ماضی از تفاعل بمعنی استتر یعنی چھپ جانا، یا غائب ہو جانا۔ مجرد (ض) مرتحقیقہ۔

(۶) اُوَارُہ: (بالضم) بمعنی گرمی، شعلہ، دھواں، آواز، پیاس، یا سورج کی گرمی اور اس کی لپٹ۔ يقال الاوار اى حر النار والشمس. یہاں استعارہ کر کے اس کے معنی غصہ کیلئے استعمال کیا گیا ہے والجمع اُوَارَآت بمعنی بھڑکنے والا۔

(۷) اَنْشَدَ: یہ اصل میں نِشْدَةٌ و نِشْدَانٌ سے مشتق ہے بمعنی آواز بلند کرنا۔ ومنه انشدالشعر یعنی اس نے شعر پڑھا۔ اور (ض) سے بمعنی گم ہونا۔

(۸) لَبِسْتُ: (س) سے اس کا مصدر لُبْسٌ ہے بمعنی کپڑا پہننا، ومنه اللباس۔ یعنی وہ چیز جو پہنی جائے خواہ کپڑا ہو یا درع یا ہتھیار والجمع لُبُسٌ و اَلْبِسَةٌ ومنه لباس التقوىٰ اور ضرب سے اس کا مصدر لَبْسٌ آتا ہے بمعنی فتنہ و دھوکہ میں ڈالنا۔ اس کے معنی ملانے کے بھی آتے ہیں کمافي القران: ولاتلبسوا الحق بالباطل (البقره) لِبْسٌ بمعنی مثل، نظیر، کپڑا۔ باب تفعیل، افتعال اور تفعل سے بھی شائع ہے۔

(۹) اَلْخَمِيصَةُ: یہ خَمِيصٌ کا مونث ہے بمعنی منقش چوکور سیاہ کمبل یا وہ کپڑا جو زیادہ موٹا نہ ہو، والجمع خَمَائِصُ. خَمَصَ (ن)

Maktaba Tul Ishaat.com

خَمْصًا و خُمُوْصًا. وانخمص الجرح بمعنی ورم کا ختم ہو جانا۔ خَمُصَ (ك) سے خالی ہونا، دبلا ہونا۔ وفی القران: فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ. (مائدہ)

(۱۰) اَبْغِیْ: صیغہ واحد متکلم مضارع، اجوف یائی ہے۔ بَغٰی یَبْغِیْ (ض) بُغْیًا، بغیة و بُغاءً بمعنی حاجت یا مقصود اور طلب کے معنی میں بھی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: افغیر دین اللہ یبغون. (ال عمران)

(۱۱) اَلْخَبِیْصَةُ: جمع خبائص بمعنی لطیف حلوہ یا نام حلوہ، فَعِیْلَةٌ کے وزن پر ہے بمعنی مَفْعُوْلَةٌ کے معنی میں ہے۔ یعنی وہ حلوہ جس میں چھوارے وغیرہ ملا دیئے گئے ہوں یقال خبص بالشیء ای خلط اور یا خبیص ایک قسم کے حلوے کا نام ہے جس میں میدہ کو بھون کر گھی و شہد وغیرہ ڈال کر بناتے ہیں، خبص (ض) خَبْصًا بمعنی حلوہ بنانا۔ اور خَبَّصَ و اختبص تفعیل و افتعال سے بھی آتا ہے بمعنی حلوہ بنانا۔

(۱۲) اَنْشَبَتْ: اس کا مصدر اِنْشَابٌ ہے جس کے معنی پنجہ گاڑ دینے، معلق کرنے اور مضبوط کرنے یا لٹکانے کے آتے ہیں، اس کا مجرد نَشِبَ (س) نَشَبًا، نُشُوْبًا و نُشْبَةً بمعنی پنجہ گاڑ دینا، لٹکا دینا اور اس کے معنی جال کے بھی آتے ہیں۔ یقال نشب الصید فی الحبالة ای اذا وقع فیھا. تَنَشَّبَ فِیْ قَلْبِهٖ بمعنی جاگزیں ہوگئی۔

(۱۳) شِصّی: (بفتح الشین و کسرھا) شِصٌّ وہ کانٹا جس سے مچھلی شکار کرتے ہیں، یا وہ ٹیڑھا لوہا جس سے چھوارے توڑے جاتے ہیں۔ والجمع شُصُوْصٌ بعض کے نزدیک مچھلی کے کانٹے کو بھی کہتے ہیں بعض نے کہا کہ اس کے معنی چور کے بھی آتے ہیں، شِصٌّ (بالکسر) وہ لوہا جو لکڑی میں لگا ہوا ہو اور اس سے پھل وغیرہ توڑا جائے۔ شَصَّ یَشِصُّ (ض) شَصًّا بمعنی مضبوطی سے پکڑنا۔

(۱۴) کل: کل کا مضاف الیہ اگر مفرد نکرہ ہو یا معرفہ جمع ہو تو یہ تعمیم افراد کیلئے ہوگا، جیسے: کل نفس ذائقة الموت. یا اس کا مدخول اگر معرفہ ہو تو یہ تعمیم اجزاء کے لئے ہوگا جیسے: کل زید حسن میں زید کا ہر فرد (ہر جزء) حسن ہے۔

(۱۵) شِیْصَةٌ: خبیث مچھلی یا ایک ردی چھوارا، یا اس کے معنی شکار کے بھی آتے ہیں و الجمع شِیَصٌ ہے اور شیصة اصل میں گھٹیا پھل کو کہتے ہیں پھر اس سے مراد گھٹیا مچھلی لی ہے۔ شَاصَ (ن) شَوْصًا، ہلانا۔ یہ اصل میں "شُوْصَةٌ" تھا، واؤ کو ما قبل میں دے کر "یاء" سے بدل دیا۔ بمعنی بالکل خراب چھوارا۔

(۱۶) صَیَّرَتْ: یہ تَصْیِیْر سے اور صیرورة سے بنالیا ہے جس کے معنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینے کے ہیں اور مجرد ضرب سے بمعنی ہونا، واقع ہونا پیش آنا صَیْرًا و صَیْرُوْرَةً مصادر ہیں۔

(۱۷) وَعْظِیْ: وعظ بمعنی نصیحت از ضرب، جیسے: و اذ قال لقمٰن لابنه و ھو یعظه. (لقمٰن)

(۱۸) اُحْبُوْلَةٌ: یہ حَبْلٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی رسی کے ہیں یہاں اس سے مراد جال ہے جمع حَبَائِلُ آتی ہے۔ یا یہ اُحْبُوْلٌ سے ہے بمعنی جال، شکار، پھندا۔ یا وہ آلہ جس سے شکار کھیلا جائے، اس کی جمع حِبَالٌ، اُحْبُلٌ، حُبُوْلٌ، اَحْبَالٌ بمعنی وہ جال جس میں جانوروں کو پھنسایا جائے۔ از (ن) بمعنی جال بچھانا، شکار لگانا، یا رسی باندھنا کما جاء فی الحدیث: اَلنِّسَاءُ حبائل الشیطان.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۹) اُرِیْغ: اس کا مصدر ''اِرَاغَۃ'' ہے۔ رَوْغ کے معنی مکر کے ساتھ پوشیدہ طریقے سے نکل بھاگنا۔ یہ رَاغ (ن) رَوْغًا و رُوْغَانًا سے مشتق ہے بمعنی طلب کرنا، مائل ہونا۔ اراغۃ کے معنی مائل کرنے وطلب کرنے کے ہیں۔

(۲۰) اَلْقَنِیْصُ: بمعنی شکار کرنا اور ''قَنِیْص'' نرشکار کو کہتے ہیں اور ''قنیصۃ'' مادہ شکار کو کہتے ہیں، یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے بھی مستعمل ہے، قَنَصَ (ض) قَنْصًا بمعنی شکار کرنا، مقصد ہر قسم کا شکار ہے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا نر ہو یا مادہ وغیرہ اور قنیص مصدر بمعنی مفعول ہے اس کی جمع اَقْنَاصٌ ہے اور قَنِیْصَۃ کی جمع قَنَائِصُ ہے (بمعنی مؤنث شکار) اور ''اریغ القنیص بھاو القنیصۃ'' سے مراد حیلہ سے روپے حاصل کرنا یہ ضرب المثل ہے۔

☆......☆......☆

(٦) وَأَلْجَأَنِي الدَّهْرُ حَتّٰى وَلَجْـ ... ـتُ بِلُطْفِ اِحْتِيَالِيْ عَلَى اللَّيْثِ عِيْصَهْ

(٧) عَلٰى أَنَّنِيْ لَمْ أَهَبْ صَرْفَهُ ... وَلَا نَبَضَتْ لِيْ مِنْهُ فَرِيْصَهْ

ترجمہ:۔ (٦) اور مجبور کیا ہے مجھ کو زمانے نے، یہاں تک کہ داخل ہوا میں اپنے لطیف حیلوں سے شیر پر اس کی کچھار میں۔ (٧) باوجود ان تمام باتوں کے، پھر بھی میں گردشِ زمانہ سے نہیں ڈرا۔ اور نہ حرکت کی میرے شانے کے گوشت نے، اسی زمانے کی وجہ سے۔

(۱) اَلْجَاءَ نِيْ: از افعال بمعنی مجبور کرنا پناہ پکڑوانا حاجت مند بنانا اور یہاں ضرورت شعری کی وجہ سے ہمزہ ساکن پڑھا گیا ہے ہمزہ مفتوحہ کو الف سے خلاف قیاس بدل لیا ہے اس کا مجرد (س، ف) سے آتا ہے بمعنی پناہ پکڑنا، کیونکہ ہمزہ متحرک ہے اور اس کے ماقبل بھی متحرک ہے لہذا یہاں ہمزہ کو الف سے بدلنے کا قاعدہ نہیں پایا جاتا ہے۔

(۲) الدَّهْرُ: بمعنی زمانہ۔ والجمع دُهُوْرٌ واَدْهُرٌ. الدھرُ الزمن الطویل اور فتح سے ہے بمعنی ناگواری کی بات آن پڑنا اور دہر زمانہ کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ آدمی کو مصیبت میں ڈال دیتا ہے، وفی الحدیث: لاتسبوا الدھر فان اللہ تعالٰی ھو الدھر۔

(۳) وَلَجْتُ: اس کا مصدر وُلُوْجٌ ہے بمعنی داخل ہونا از نصر یہ مثال واوی ہے اور (ض) سے بھی آتا ہے بمعنی داخل ہونا، مصدر وَلَجًا و لُوْجًا ہیں۔ کقولہ تعالٰی: حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔ (الاعراف)

(۴) لُطْفٌ: بمعنی مہربانی والجمع الطاف اس کے معنی پاکیزہ اور لطیف ہونے اور پاک وصاف رہنے کے بھی آتے ہیں، لَطُفَ (ک) لَطَافَۃٌ مصدر ہے اور (ن) لُطْفًا مصدر ہے بمعنی نرمی کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی: اِنَّ اللہ لطیف خبیر۔

(۵) اِحْتِيَالِيْ: یہ حِيْلَةٌ سے مشتق ہے بمعنی تدبیر وحیلہ سازی اور احتیال، افتعال سے بمعنی حیلہ کرنا۔ یہ حول سے مشتق ہے حال نصر سے بمعنی رکاوٹ بننا، رکاوٹ ڈالنا، حائل ہو جانا۔ حَوِلَ (س) حَوَلًا بمعنی بھینگا ہوا۔ حَوَّلَ تفعیل سے منتقل کرنا، گھمانا، حالت بدلنا۔ حاول محاولہ مفاعلہ سے کوشش کرنا، احال افعال سے بمعنی سپرد کرنا، تحول تفعل سے بدلنا بدل جانا۔ قَالَ تَعَالٰی: وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ. (ھود)

(٦) اَللَّيْثُ: بمعنی شیر والجمع لُيُوْثٌ اس سے مراد بخیل لوگ ہیں اور لَيْثَةٌ ومَلِيْثَةٌ بمعنی شیرنی، قوی اونٹنی کو بھی کہتے ہیں والجمع

Maktaba Tul Ishaat.com

لَیْثَاتٌ از تفعیل بمعنی شیر جیسا ہونا۔

(۷) عِیْصَہ: اس میں ہا ضمیر کی ہے اور عیص کے معنی شیر کی جھاڑی (گھنا جنگل) کے ہیں اس کے اصلی معنی ہیں جہاں درخت جنگل میں زیادہ اور قریب قریب ہوں۔ یہاں مراد شیر رہنے کی جگہ۔ اس کی جمع عِیْصَانٌ و اَعْیَاصٌ آتی ہیں اور مَعْضٌ بمعنی درخت اگنے کی جگہ۔ اور حیوانات کے مکانوں کے مختلف نام ہے، تفصیل کیلئے۔ (تفہیمات ص: ۱۳۰ و ۱۳۱)

(۸) لَمْ اَهَبْ: ای لَمْ اَخفْ۔ از (س) یہ هبةٌ و مَهَابَةٌ سے ماخوذ ہے هیبة مهابة هیبا مصادر بمعنی ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا اور (ض) هَیْبَةً بمعنی تعظیم و توقیر کرنا۔

(۹) صَرْفُهٗ: (بفتح الصاد) بمعنی حوادثات زمانہ والجمع صُرُوْف (ض) صَرْفًا بمعنی پھیرنا ولوٹنا و منہ صرف المال۔ اس نے مال خرچ کیا۔ اس کی ضمیر "اَلجانی" کی طرف راجع ہے اور صَرُفَ (ك) صَرِیْفًا بمعنی دانتوں کی رگڑ سے آواز کا پیدا ہونا اور حوادث کو بھی کہتے ہیں، تبدیل ہونا ایک شئے کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنا. کقولہ تعالیٰ: وان لاتصرف عنی کیدهن. (یوسف)

(۱۰) وَلَانَبَضَتْ: مصدر اس کے۔ نَبَضَ (ض) نَبْضًا و نَبَضَانًا بمعنی حرکت کرنا، ہلنا اور کانپنا اور جب یہ نصر سے ہو تو اس کے معنی ہے زمین کے اندر بیٹھنا، یا زمین میں چلے جانا ہے۔ ومنہ یقال للطبیب نباض والجمع اَنْبَاض. اور نبض: وہ رگ ہے جس کو طبیب پکڑتا ہے۔

(۱۱) فَرِیْصَۃ: شانے کے گوشت کو کہتے ہیں، والجمع فَرَائِصُ و فَرِیْصٌ اور "فَرِیْسَۃٌ" سین کے ساتھ جس کے معنی ہے شکار کو پھاڑنا اس کی جمع فَرَائِسُ ہے۔ فَرَصَ (ض، س) فَرْصًا مصدر ہے اور (ن) سے بھی آتا ہے بمعنی شکار کو پھاڑنا۔ کما جاء فی الحدیث: جنی بهما ترتعد فرائصهما.

☆......☆......☆

(۸) وَلَاشَرَعَتْ بِیْ عَلٰی مَوْرِدٍ ... یُدَنِّسُ عِرْضِیْ نَفْسٌ حَرِیْصَۃ

(۹) وَلَوْاَنْصَفَ الدَّهْرُ فِیْ حُکْمِهٖ ... لَمَامَلَّكَ الْحُکْمَ اَهْلَ النَّقِیْصَۃ

ترجمہ:۔ (۸) اور نہیں داخل کیا مجھے کو کسی ایسے گھاٹ پر۔ جو گندا کردے میری آبرو کو حریص نفس نے۔ (۹) اگر زمانہ انصاف کرتا اپنے حکم میں، تو ہرگز کمینوں (یا عیب والوں کو) کو حاکم نہ بناتا۔"

(۱) شَرَعَتْ: بمعنی داخل ہونا، داخل کرنا یعنی جب اس کا صلہ "فی" یا "باء" ہو، تو یہ داخل ہونے کے معنی میں ہوتا ہے۔ اس کا صلہ "علی" نہیں آتا ہے اور جب یہ "باء" کیساتھ متعدی ہوگا تو اس کے معنی داخل کرنے کے ہونگے۔ اور یہاں علیٰ مع کے معنی میں ہے، بعض نے کہا کہ جب "علیٰ" صلہ ہو تب بھی داخل ہونے کے معنی ہوتے ہیں یہاں باء تعدیہ کیلئے ہے اور شرعت کا فاعل "نَفْسٌ حَرِیْصَۃٌ" شرع (ف) سے بمعنی ابتداء کرنا۔ قال تعالیٰ: لکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲)مَوْرِدٌ: یہ وَرَدٌ سے مشتق ہے بمعنی گھاٹی یا گھاٹ کے ہیں۔ومنہ الورود والصدور. کمافی القران: فلماورد ماء مدین(قصص). (ض) وُرُوْدًا بمعنی حاضر ہونا،والجمع اَوْرَادُ. ومَوْرِدٌ بمعنی جائے ورود والجمع مَوَارِدُ.

(۳)یُدَنِّسُ: از تفعیل اس کا مصدر تَدْنِیْسٌ ہے بمعنی میلا کر دینا و میلا ہو جانا۔دَنَسٌ میل کو کہتے ہیں اس کی جمع اَدْنَاسٌ آتی ہے،اس کا مجرد دَنِسَ(س) یَدْنَسُ دَنَسًا بمعنی میلا ہونا اور "یدنس" کا فاعل "مورد" ہے۔

(۴)عِرْضِیْ: (بکسر العین) بمعنی آبروعزت،جان ونفس والجمع اَعْرَاضٌ. عَرْضٌ اگر (بفتح العین) ہو تو اس کے معنی ہے "چوڑائی" جو طول کی ضد ہے۔قولہ تعالیٰ: وجنۃعرضھاالسموات والارض. (ال عمران) اگر عُرْضٌ (بضم العین) ہو تو معنی مال واسباب،وفی الحدیث: ان اعراضکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا.یاعرض(بالفتح) بمعنی مال والجمع عروض۔اور عَرُوض شعر کے وزن کو کہتے ہیں جمع اَعَارِیْضُ۔

(۵)نَفْسٌ: کی جمع اَنْفُسٌ ونُفُوْسٌ آتی ہیں بمعنی روح اور جسم،شخص،انسان۔اگر نفس سے مراد روح لی جائے تو یہ مؤنث ہے اگر شخص وانسان مراد ہے،تو یہ مذکر ہے۔

(۶)حَرِیْصَۃ.ای شدیدۃالحرص یاشدۃالارادۃالی المطلوب.کمافی القران: حریص علیکم ۔(یوسف) یہ حریص سے مشتق ہے اور یہ صفت کا صیغہ ہے از (ض،س) بمعنی لالچ کرنا،خواہش کرنا اور حَرِیْص جمع حُرَصَاءُ ،حِرَاصٌ،حُرَّاصٌ اور حَرِیْصَۃٌ کی جمع حِرَاصٌ وحَرَائِصُ ہیں۔

(۷)اَنْصَفَ. از افعال اِنْصَاف مصدر سے بمعنی انصاف کرنا، برابر کرنا،اس کا مجرد نَصَفَ(ض،ن) نِصْفًامصدر ہے بمعنی آدھا لینا یا آدھا ہونا، (ك) سے مصادر نَصْفًاونَصَافَۃً ونِصَافَۃً بمعنی آدھا لینا۔کیونکہ عدل وانصاف میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے یعنی ہر ایک کو اس کا اپنا حق دیا جاتا ہے۔

(۸)الدَّھْرُ: زمانۂ طویل والجمع دُھُوروَاَدْھَارٌ. قدمر تحقیقہ،فتح سے دھرًا مصدر ہے اس کا واحد نہیں ہے،کقولہ تعالیٰ: ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئامذکورا.

(۹)حُکْمُہٗ: حُکْمٌ بمعنی حکم کرنا. حَکَمَ(ن) حُکْمًاوحُکُوْمَۃًای حکم بالامر وحاکمہ ای الحاکم بمعنی دعویٰ دائر کیا اور حکمُہ کی ضمیر راجع ہے "دہر" کی طرف ہے۔

(۱۰)لَمَا. میں "ما" نافیہ ہے۔(۱۱)مَلَّكَ: تملیك مصدر سے بمعنی مالک بنانا۔یقال ملّكَ القوم فلانا ۔اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی مالک ہونا اور مَلَّكَ کا فاعل اَلدَّھْرُ ہے اگر یہ مجرد سے ہو تو اس کا فاعل اَھْلُ النَّقِیْصَۃ ہے اس صورت میں الدَّھْرُ "مَلَّكَ" فعل کیلئے مفعول بہ ہوگا۔

(۱۲)اَھْلٌ: اس کی تصغیر اُھَیْلٌ آتی ہے ای مستحق ومستوجب لہ یہ واحد جمع سب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔کقولہ تعالیٰ: ھو اھل التقویٰ واھل المغفرۃ ۔ (المدثر). اَھِلَ(س)اَھْلًا بمعنی آباد ہونا(ض،ن) سے بمعنی شادی کرنا۔اَھَّلَ تفعیل سے مصدر

Maktaba Tul Ishaat.com

تأهيلا بمعنی لائق کرنا، استاهل باب استفعال بمعنی واجب کر لینا، انصاف حاصل کرنا، ہلانا۔

(۱۳) اَلنَّقِيْصَة: یعنی بری عادت، عیب۔ والجمع نَقَائِصُ، النقصة ۔ وہ کام ہے جس سے انسان کی عزت گھٹ جائے۔ یہ فعيلة کے وزن پر ہے مفعولة کے معنی میں ہے ای منقوصة بمعنی نقصان وعیب. اس کا مجرد نَقَصَ (ن) نَقْصًا و نُقْصَانًا۔ یعنی تمام ہونے کے بعد کم ہونا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح آتا ہے، لیکن نقصان کا اطلاق دین اور عقل کے متعلق نہیں ہوتے. کما فی الحدیث: شهرا عيدٍ لا ينقصان.

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ لِيْ اُدْنُ! فَكُلْ وَاِنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ فَالْتَفَتُّ اِلٰى تِلْمِيْذِهٖ وَقُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَنْ يُسْتَدْفَعُ بِهِ الْاَذٰى لِتُخْبِرَنِّيْ مَنْ ذَا .

ترجمہ:۔ پھر اس نے مجھ سے کہا کہ قریب ہو جاؤ اور اس میں سے کھاؤ، اور اگر چاہو تو کھڑے ہو اور (جو کچھ کہنا ہو) کہو۔ پس متوجہ ہوا میں اس کے خادم کی طرف۔ اور کہا میں نے اس سے، قسم دیتا ہوں میں تجھ کو اس ذات کی جس سے تکالیف دفع کی جاتی ہیں تو مجھے بتا کہ یہ کون ہے؟

(۱) اُدْنُ۔ صیغۂ امر ہے، دَنَا یَدْنُو (ن) دُنُوًّا بمعنی قریب ہونا۔ ومنه الدنيا چونکہ دنیا آخرت سے قریب ہے یا جزاء حساب سے قریب ہے اس لئے دنیا کہا جاتا ہے. ومنه قوله تعالىٰ: ودانية عليهم ظلالها. (الدھر) بمعنی قریب کرنا۔

(۲) فَكُلْ: یہ کل (یہاں ہمزہ واجب حذف ہے) امر کا صیغہ ہے از اکل (ن) یاکل اکلًا بمعنی کھانا۔ وقال تعالىٰ: كلوا واشربوا هنيئا مريئا.

(۳) شِئْتُ: یہ، شَاءَ (س، ف) شاءً بمعنی چاہنا اس کا مفعول بہ ہمیشہ محذوف ہوتا ہے اور (ض) سے بھی آتا ہے شاء شيئا مشيئة بمعنی ارادہ کرنا، ومنه الشيء لانه تعلق به المشية. قال تعالىٰ: هل اتىٰ على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا. (الدھر)

(۴) فَقُمْ: قیام مصدر سے صیغہ امر ہے بمعنی کھڑا ہونا، یہ اجوف واوی ہے از نصر۔ جلوس کی ضد ہے اس کے معنی عزم کے بھی آتے ہیں کقوله تعالىٰ: وانه لما قام عبد الله يدعوه الآية (الجن) ای لما عزم کبھی یہ محافظت اور اصلاح کے معنی میں بھی آتا ہے، کبھی ٹھہرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، کمافی القران: واذا اظلم عليهم قاموا ۔ (البقرہ) ای وقفو۔ اور وان شئت فقم وقل سے مصنفؒ کی مراد ہے "کہ اگر تو میرا عیب شائع کرنا چاہتا ہے تو کھڑا ہو جا اور جو کچھ چاہے کہہ لے"۔

(۵) قُلْ: یہ، قول مصدر سے صیغہ امر ہے بمعنی کہنا از (ن) واز (ض) قَيْلُوْلَة بمعنی دوپہر کو سونا۔ دونوں کا فعل قال آتا ہے باقی مصدر میں فرق ہے۔ قال تعالىٰ: قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني. (ال عمران)

(۶) فَالْتَفَتُّ: یہ، التفات مصدر سے ہے افتعال سے بمعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا اور اس کے معنی متوجہ ہونے کے بھی آتے ہیں تَلَفَّتَ اليه

Maktaba Tul Ishaat.com

تفعل سے بمعنی اپنے چہرہ کو اس کی طرف گھمانا، مائل کرنا۔ لَفْتَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ایک نگاہ، ایک توجہ یا نظر کرم یا گوشہ چشم سے دیکھنا (ض) لَفْتًا بمعنی گھمانا، دائیں بائیں موڑنا تفعیل سے بھی یہی معنی ہے، گردن موڑ کر دیکھنا۔ کقولہ تعالیٰ: و لا یلتفتْ منکم احد.

(۷) تِلْمِیْذ: (بکسر التاء) ہو فصیح بمعنی شاگرد، اس کی جمع تلامیذ آتی ہے تَلْمِیْذ (بفتح التاء) کا استعمال قلیل ہے اور تلمیذ کے معنی خادم کے بھی آتے ہیں اور تلمیذ اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی چیز میں کمال حاصل کرنے کیلئے اپنے آپ کو وقف کردے اور یہ باب بعثر سے آتا ہے والجمع تَلَامِذٌ و تَلَامِیْذُ و تَلَامِذَةٌ و تَلَامٌ اور تَلَامِیٌّ۔ (افاضات، ص: ۷۸)

(۸) قُلْتُ: یہ، قول مصدر سے ہے بمعنی کہنا (ن) واز (ض) قیلولة بمعنی دوپہر کو سونا، دونوں کا فعل (قال) برابر آتا ہے، صرف مصدر میں فرق ہے، مر تحقیقہ۔

(۹) عَزَمْتُ: اس کا مصدر عزم آتا ہے بمعنی مصمم ارادہ کرنا از (ض) اس کے مصادر عَزْمًا، مَعْزَمًا، عَزِیْمًا و عَزِیْمَةً و عَزْمَانًا بھی آتے ہیں جب اس کا صلہ ''علیٰ'' ہو تو قسم دینے کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسا کہ یہاں ہے، قال تعالیٰ: فاذا عزمت فتوکل علی اللہ.

(۱۰) یُسْتَدْفَعُ: ای طلب للدفاع۔ اس کا مصدر ''اِسْتِدْفَاعٌ'' از استفعال ہے بمعنی بہت زیادہ دفع کرنا، یا جدا کرنا، رد کرنا اس میں (س، ت) مبالغہ کیلئے ہے، طلب کیلئے نہیں، اس کا مجرد (ف) سے دَفْعًا و دِفَاعًا مَدْفَعًا آتے ہیں بمعنی جدا کرنا، رد کرنا دور کرنا۔ دفع جب ''الیٰ'' سے متعدی ہو تو معنی مائل کرنا ہوتا ہے۔ اگر دفع کے بعد ''عن'' ہو تو حمایت کے معنی میں ہوتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: فادفعوا الیھم اموالھم۔ (النساء)۔

(۱۱) اَلْاَذٰی: یہ اذیةٌ سے ہے بمعنی تکلیف دینا از (س) اور ''اذیٰ'' کے معنی نجاست و گندگی کے بھی آتے ہیں کقولہ تعالیٰ: قل ھو اذًی (البقرہ) اس کے مصدر اذاۃ و اذی و اذیۃ ہیں بمعنی تکلیف پہنچنا اور افعال سے ایذاء بمعنی تکلیف پہنچانا۔

(۱۲) لِتُخْبِرَنِیْ: اِخْبَارٌ سے مشتق ہے از اِفعال بمعنی خبر دینا صیغہ صفت ہے امر کے معنی میں ہے۔ یہ جملہ انشائیہ ہے یا خبر بعد خبر ہے از سمع۔ قال تعالیٰ: و کیف تصبر علی مالم تحط بہ خُبْرًا. (الکہف: ۶۸)

(۱۳) مَنْ ذَا: ۔ یا تو یہ استفہام ہے یا ''ذا'' اسم اشارہ ہے اور مشار الیہ ''واعظ'' ہے۔

☆......☆......☆

فَقَالَ هٰذَا اَبُوْزَيْدِ السَّرُوْجِیْ، سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْاُدَبَاءِ فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَيْثُ اَتَيْتُ وَقَضَيْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَاَيْتُ.

ترجمہ: ۔ اس تلمیذ نے کہا کہ یہ ابوزید سروجی ہے، جو مسافروں کا چراغ اور ادیبوں کا تاج ہے۔ پس واپس ہوا میں جہاں سے آیا تھا اور پورا کیا میں اپنے تعجبات کو اس چشم دید واقعہ سے کہ دیکھا میں نے۔

(۱) ھٰذَا۔ یا تو مبتداء ہے اور ''ابوزید'' خبر ہے یا یہ مبتداء محذوف کی خبر ہے ہذا کو تعظیم کے لئے لایا گیا ہے۔ السروجی: بمعنی سروج کا رہنے والا "سراج" جگہ کی طرف منسوب ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) سِرَاجٌ: یہ واحد ہے بمعنی چراغ، لیمپ، قندیل۔ اس کی جمع سُرُجٌ ہے۔ وفی التنزیل: وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا . (الاحزاب) یہ (ن) سے مستعمل ہے جس کے معنی جھوٹ بولنے کے ہیں۔ اور سَرْج (بفتح السین) بمعنی زین پوش والجمع سُرُوْجٌ. سَرِجَ (س) سَرَجًا بمعنی چہرے کا دمکنا، خوبصورت ہونا سَرَّجَ تفعیل سے خوب صورت بنانا. سِرْجٌ، تل کا تیل۔

(۳) اَلْغُرَبَاءُ: یہ غریب کی جمع ہے بمعنی مسافر، پردیسی ومفلس یا اس سے مراد طالب علم ہے۔ لانہ من الغرباء فی العلم ۔ اس کے معنی اجنبی اور مسافر کے بھی آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ابوزید سروجی غریبوں کے واسطے چراغ ہے لوگ اس سے ہدایت پاتے ہیں۔ اور نصر سے بمعنی غریب ہونا وطن سے دور ہونا، غَرُبَ (ك) غَرَابَةً مصدر غریب ونادر ہونا۔ کما فی الحدیث: ان الاسلام بدأغریبا وسیعود کمابدأ.

(۴) تَاجٌ: بمعنی شاہی ٹوپی جس میں جواہرات جڑے ہوتے ہیں۔ یا مطلق ٹوپی والجمع تِیْجَانٌ واَتْوَجٌ واَتْوَاجٌ۔ لیکن مشہور جمع تِیْجَان ہے، تَاجَ (ن) تَوْجًا بمعنی تاج پہننا. کمافی الحدیث: العمائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ.

(۵) اَلْاُدَبَـــاءُ: یہ، اَدِیْـــب کی جمع ہے۔ ادیب وہ ہے جو ملکہ، فصاحت وبلاغت اور کلام نظم ونثر میں رکھتا ہو۔ اور اَدَبَ (ض، ن، ك) یأدب اَدْبًا ۔ مزید میں تفعیل سے ہے، کمافی الحدیث: اَدَّبَنِی رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِی.

(۶) فَانْصَرَفْتُ: یہ، اِنْصِرَاف مصدر سے از انفعال بمعنی لوٹنا و پھر جانا مجرد (ض) سے آتا ہے بمعنی پھیرنا. قال تعالیٰ: ثم انصرفوا صرف اللہ قلوبھم. (التوبہ)

(۷) اَتَیْتُ: یہ اِتْیَانٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی آنا۔ از (ض) اور جب اس کے صلہ میں باء آتی ہے، تو لانے کا معنی ہوتا ہے اور اتیان عام ہے، یہ آنے اور جانے دونوں کیلئے مستعمل ہے اور افعال سے بھی آتا ہے اس وقت اس کا مصدر "اِیتاء" ہے اور اتیٰ کبھی "کَانَ" کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسے: ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ (طٰہ) ای حیث کان. اور اَتٰی کے معنی قریب کے بھی ہیں، جیسے: اتیٰ امر اللہ فلاتستعجلوہ. اس کے معنی ہلاک کرنے، وبنیاد گرانے کے بھی آتے ہیں۔

(۸) قَضَیْتُ: یہ قَضَاءٌ سے مشتق ہے بمعنی تمام کرنا، فیصلہ کرنا، قرض ادا کرنا، اندازہ کرنا، پورا کرنا۔ از (ض) کقولہ تعالیٰ: فلماقضی موسی الاجل. (القصص) ای اتم. اور قضٰی بمعنی حکم کے بھی آتا ہے، اور یہ عمل کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اور اس کے معنی پہنچانے کے بھی آتے ہیں، قضٰی بمعنی اپنی مراد کو پہنچنا۔ ادا کرنا بھی آتا ہے، قضاء بمعنی فیصلہ کرنا۔ ومنہ قاضی۔ شرعی حاکم والجمع قُضَاۃٌ اور قضٰی بمعنی بیان کے بھی آتا ہے۔ اور قضٰی کے معنی پیدا کرنے کے بھی ہیں۔

(۹) اَلْعَجَبُ: یہ تعجب سے ماخوذ ہے، یہاں بمعنی زیادہ تعجب کرنے کے ہے اس کی جمع اَعْجَاب ہے۔ کمافی القرآن: وان تعجب فعجب قولھم. (الرعد) اور العجب بمعنی وہ انفعال نفسانی جو کسی چیز کی بڑائی سے یا کسی چیز پر خوشی سے یا انکار کے موقع پر ہوتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی طرف نسبت ہوتی ہے تو اس کے معنی رضا اور خوشنودی کے ہوتے ہیں۔ عــــجیبۃ کی جمع عجائب، اور اُعْجُوْبَۃٌ بمعنی قابل تعجب چیز والجمع اَعَاجِیْبُ اور عجائب کا واحد نہیں ہے۔ عَجِبَ (س) عَجَبًا بمعنی تعجب ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) رَاَیْتُ: یہ رؤیۃٌ سے مشتق ہے از فتح بمعنی دیکھنا۔ اور ''اِراءۃ'' افعال سے بمعنی دیکھانا۔ اور کلام پاک میں جہاں بھی لفظ ''رؤیۃ'' استعمال ہوا اور آپ ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے، تو وہاں رویت سے رویت بصری نہیں، قلبی مراد ہے۔

تمت المقامة الاولیٰ

بعون الله وتوفيقه

وانا العبد الفقير المدعو بنور حسين قاسمی

غفر الله له ولوالديه ولمن له حق عليه

فی يوم الاحد: ٩/١/١٤١٥هـ

الموافق: ٢٠/٦/١٩٩٤ء

Maktaba Tul Ishaat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ الْحُلْوَانِيَّةُ

''دوسرا مقامہ حلوانیہ ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامے میں کل سترہ (۱۷) اشعار ہیں جن میں سے پندرہ (۱۵) مصنفؒ کے ہیں جو بزبان ابوزید سروجی ہیں، ایک ابوعبادہ بختری کا، ایک اور ابوالفرج غسانی دمشقی کا ہے۔ علامہ حریریؒ نے اس مقامہ میں عجیب تشبیہات پر مشتمل چھ اشعار پیش کئے، اور واقعہ یوں بیان کیا کہ ابوزید سروجی کیساتھ ابن ہمامؒ کی عراق کے مشہور شہر حلوان میں یادگار مجلسیں جمتی تھی، عرصہ بعد ابوزید سروجی عراق سے سفر کر کے چلا جاتا ہے، اور دونوں کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے، مصنفؒ بھی اپنے وطن لوٹ جاتا ہے، اور وہاں ایک دن ادیبوں کی محفل میں مصنف حاضر ہو گیا، تو پتہ چلا کہ ایک شخص آیا اور مطالعہ میں مشغول ہو گیا، ایک دوسرے آدمی سے کہا کہ آپ کونسی کتاب مطالعہ کر رہے ہیں؟ تو وہ کہتا ہے، کہ میں مشہور شاعر ابوعبادہ البختری کی کتاب پڑھ رہا ہوں، تو پوچھتے ہیں ''اس میں کوئی انوکھا شعر نظر سے گزرا؟'' وہ کہتا ہے کہ ''ہاں'' تو وہ بختری کا ایک شعر سناتا ہے، جس میں دانتوں کو اولوں اور موتیوں سے تشبیہ دی گئی ہے، تو آنے والے صاحب (ابوزید سروجی) کہتے ہیں کہ ''یہ کوئی خاص شعر تو نہیں'' اور پھر خود دانتوں کی تشبیہات پر مشتمل دو اشعار سنائے، تو حاضرین مجلس نے انہیں خوب پسند کیا اور کہا کہ یہ کس کے شعر ہیں؟'' تو وہ صاحب کہتے ہیں، میرے ہیں۔ تو حاضرین مجلس کو یقین نہیں آیا، اسلئے آیک آدمی نے کسی مشہور شاعر کا ایک شعر سنایا اور کہا کہ اگر آپ حقیقتاً شاعر ہیں، تو اس طرح مزید شعر سنائیں، تو انہوں نے نرالے انداز میں برجستہ اور چار اشعار سنائے، تب حاضرینِ مجلس کو یقین آیا کہ یہ صاحب ماہر ادیب وصاحب فضل ہیں، حارث بن ہمام کہتے ہیں کہ میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آنے والا شخص ابوزید سروجی ہیں، جس کی ڈاڑھی اب سفید ہو چکی ہے، اور حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ تو تعجب سے پوچھنے لگا کہ اس قدر جلد تغیر کی وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب ابوزید سروجی اشعار میں دیتے ہیں کہ حوادث زمانہ نے مجھے بوڑھا اور متغیر کر دیا ہے۔

☆......☆......☆

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: قَالَ كَلِفْتُ مُذْمِيطَتْ عَنِّي التَّمَائِمُ وَنِيطَتْ بِيَ الْعَمَائِمُ بِاَنْ اَغْشٰى مَعَانَ الْاَدَبِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ عاشق ہوا میں کہ جب سے دور کئے گئے مجھ سے تعویذ اور باندھی گئی دستار (یعنی شعور کو

Maktaba Tul Ishaat.com

پہنچا) کہ میں جاؤں کسی ادبی مجلس میں۔

(۱)اَلْمَقَامَةُ:(بفتح المیم) مجلس، مقام اور وہ جگہ جہاں آدمی اکٹھے ہوں۔والجمع مقامات کقوله تعالىٰ:وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَان.(مرتحقیقه)

(۲)اَلثَّانِيَةُ: یہ ثانی کا مؤنث ہے بمعنی دوسرا، اور ثانیہ، دقیقہ ساٹھویں حصہ (۱/۶۰) کو بھی کہتے ہیں والجمع ثَوَانِي.قَالَ تَعَالىٰ:ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَافِي الْغَارِ. ثنی(ض)ثَنْيًا بمعنی موڑنا، لپیٹنا، فعیل سے ثَنّٰى تَثْنِيَةً بمعنی دوہرا کرنا، اثنی افعال سے دوسرا ہونا۔اثنی الرجل،اثنی علیه تعریف کرنا۔

(۳)اَلْحُلْوَانِيَّةُ: یہ حلوان کی طرف منسوب ہے جو ایک شہر کا نام ہے یا ایک جگہ کا نام ہے اور اسی کی طرف شمس الائمہ الحلوانی منسوب ہیں، اس کو حلوان بن عمرو نے بسایا تھا، لہذا اسی نام سے مشہور ہے، یہ بغداد اور ہمدان کے درمیان واقع ایک شہر ہے، حَلَا(ن) حُلُوًّا حَلُوَ(ك) حَلِيَ(س) حَلَاوَةً و حُلْوَانًا بمعنی میٹھا ہونا۔

(۴)حَكٰى: صیغہ ماضی۔حَکٰی(ض) يَحْكِيْ حِكَايَةً بمعنی نقل کرنا، نقل اتارنا۔حکٰی عنه الكلام بمعنی نقل کیا، حکی علیه بمعنی چغلی کھائی۔

(۵)كَلِفْتُ:(س) كَلَفًا بمعنی عاشق ہونا، فریفتہ ہونا اور (ن) سے بمعنی تکلیف برداشت کرنا۔اور محبت کے بہت سے درجات ہیں جو حسب ذیل ہیں اول درجہ میں الھویٰ (ابتدائی درجہ محبت) پھر العَلَاقَة (لازمی دائمی محبت) پھر الکلف (انتہائی محبت) پھر العشق (اندرونی جلن) پھر الشغف پھر الجویٰ پھر التیم (ایسی محبت جس سے غلام بنالے) پھر التبل (ایسی محبت جو بیمار بنادے) پھر التدلیه (ایسی محبت جس سے عقل جاتی رہے) پھر الھوم یعنی غلبہ عشق جدھر منہ اٹھے چل پڑے۔کما جاء في الحديث: اراك كلفت علم القران: ومنه التكلف۔

(۶)مُذْمِيْطَتْ:ای رفعت وازیلت. ماطَ(ض) مَيْطًا ومِيَاطًا بمعنی جانا، لے جانا، زائل کرنا، دفع کرنا و ہٹانا، دور ہونا، دور کرنا۔ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور اَمَاطَ اِمَاطَةً افعال سے دور کرنا، جدا کرنا، ہٹانا۔ کمافي الحديث:اماطة الاذیٰ عن الطريق.

(۷)اَلتَّمَائِمُ: یہ تَمِيْمَةٌ کی جمع ہے اس کے اصلی معنی تمام کرنے کے ہیں اب اس کے معنی تعویذ کے آتے ہیں کیونکہ وہ علاج کو تمام کرنے والا ہوتا ہے یا وہ بچوں کے گلے میں نظر بد اور آسیب وغیرہ سے محفوظ رکھنے کیلئے لٹکائے جاتے ہیں۔اس کی جمع تمیمات بھی آتی ہے۔اور تَمَّ(ض) تَمًّا، تَمَامًا، تَمَامَةً بمعنی پورا ہونا کامل الاجزاء ہونا۔وفي حديث ابن مسعود رضي الله عنه:التمائم والرقى والتولةمن الشرك.

(۸)وَنِيْطَتْ: یہ نَاطَ يَنُوْطُ(ن) نَوْطًا و نِيَاطًا بمعنی لٹکانا و متعلق ہونا و کرنا۔یقال:نیط علیه الشيء یعنی وہ چیز لٹکا دی گئی۔

(۹)اَلْعَمَائِمُ: یہ عِمَامَةٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع عِمَامٌ بھی آتی ہے "فِعَالَة" (بکسر الفاء) کے وزن پر جتنے الفاظ آتے ہیں سب میں احاطہ کے معنی

Maktaba Tul Ishaat.com

پائے جاتے ہیں۔ عمامہ (صافہ) پگڑی کو کہتے ہیں۔ جوسر پر باندھی جاتی ہے۔ عَمَّ یَعُمُّ(ن) عَمًّا بمعنی عام ہونا، پگڑی باندھنا۔ کَمَا فِی الْحَدِیْثِ: اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ.

(۱۰) اَغْشٰی: (س) بمعنی ڈھانپنا، ڈھانپ لینا، اور بان اغشٰی یہ مفعول ہے ''کلفت'' کا۔ قولہ تعالیٰ: فَاَغْشَیْنَاهُمْ فَهُمْ لَایُبْصِرُوْنَ. (یٰس)

(۱۱) مَعَانٌ: جائے قیام، یہ ''مَعَنٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی منزل، گھر اور شام میں ایک کتب خانہ ہے جس کا نام ''معان الادب'' ہے یا اس سے مراد مطلق کتب خانہ ہے، ''فتح'' سے بمعنی اقامت کرنا یعنی منزل گھر۔ ومنہ معان الادب یعنی ادب کا مکان۔

(۱۲) اَلْاَدَبُ: یعنی فصاحت وبلاغت میں ماہر ہونا۔ اَدَبَ یَاْدُبُ (ن، ض) اَدْبًا. مر تحقیقہ.

☆......☆......☆

وَاُنْضِیَ اِلَیْهِ رِکَابَ الطَّلَبِ لِاَعْلَقَ مِنْهُ بِمَایَکُوْنُ لِیْ زِیْنَةً بَیْنَ الْاَنَامِ وَمُزْنَةً عِنْدَالْاُوَامِ.

ترجمہ:۔ اور لاغر کردوں اس کی تلاش میں طلب کی اونٹنیوں کو۔ تاکہ ہوجاؤں (حاصل کرلوں) اس ادبی مجلس سے اس چیز کو جو میرے لئے باعث عزت ہو لوگوں کے درمیان۔ اور سخت پیاس کے وقت بارش کا کام دے۔

(۱) اُنْضِیَ: اِنْضَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی لاغر کردینا۔ یہ ''نِضْوٌ'' سے مشتق ہے جو دبلے اونٹ کو بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس کا گوشت گویا کہ اتار کر پھینک دیا گیا ہے۔ والجمع اَنْضَاءٌ. وجمع الجمع اَنَاضِی از نصر بمعنی کھینچنا، اور (ض) نَضْیاً بمعنی کھینچ لینا. نِضْوَةٌ بمعنی پرانا کپڑا، والجمع اَنْضَاءٌ۔

(۲) رِکَابٌ: یہ رَاحِلَةٌ کی جمع من غیر لفظہ ہے اور ''رَکْبٌ'' کی جمع رَکَائِبُ ورُکُبٌ ورِکَابَاتٌ بھی ہیں از (س) سوار ہونا، رُکُوْبًا ومَرْکَبًا مصدر ہیں۔ قال تعالیٰ: فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَارِکَابٍ. (الحشر: ۵۹)

(۳) لِاَعْلَقَ: ای لالزم بمعنی جما ہوا خون از سمع ومنہ العلقة التی یکون منها الولد. قَالَ تَعَالٰی: خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اور تعلق تفعل سے بمعنی لٹکنا علق تفعیل سے لٹکانا، باندھنا، ومنہ علق وعلقة، بمعنی خونِ بستہ۔

(۴) زِیْنَةٌ: بمعنی رونق وزینت دینا۔ یہ ''شین'' کی ضد ہے زانَ یزین (ض) زَیْنًا بمعنی زینت دینا۔ کقولہ تعالیٰ: فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ تفعیل سے بمعنی مزین کرنا، یا زینت حاصل کرنا۔

(۵) اَلْاَنَامُ: بمعنی مخلوق۔ یعنی جن وانس۔ اس کی جمع اَنِیْم واُنَامٌ وآنَام بمعنی مخلوق ہے۔ کقولہ تعالیٰ: وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ فِیْهَا فَاکِهَةٌ. اور انیم کا اطلاق صرف اشعار میں ہوتا ہے فعل میں نہیں ہوتا۔

(۶) مُزْنَةٌ: جمع مُزْنٌ ہے (بضم المیم) بمعنی بادل کا ٹکڑا یعنی برسنے والا بادل، اس کے معنی ژالہ واولہ کے بھی آتے ہیں (ن) سے مَزْنًا ومُزُوْنًا بمعنی چلا جانا۔ ومِزْنٌ (بالکسر) بمعنی سفید چیونٹی. کقولہ تعالیٰ: ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ۔ (الواقعہ)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) اُوَام. والجمع اُیَمٌ بمعنی سخت پیاس، دھواں و پیاس کی گرمی۔ امّ یَئُوم (ن) اَوْمًا ای اشتدعطشه ۔اور "الاوام" میں ادب کو تشبیہ دی ہے بادل کے ساتھ۔ بمعنی سخت پیاسا ہونا اور "اِیَامٌ" (بکسر الھمزہ) بمعنی دھواں ہے والجمع اُیَمٌ۔

☆......☆......☆

وَكُنْتُ لِفَرْطِ اللَّهَجِ بِاقْتِبَاسِهٖ وَالطَّمَعِ فِيْ تَقَمُّصِ لِبَاسِهٖ اُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ وَاَسْتَسْقِي الْوَبْلَ وَالطَّلَّ.

ترجمہ:۔ اور میں نے بوجہ زیادتی حرص کے اس کے ساتھ روشنی حاصل کرنے کے۔ اور بوجہ زیادہ لالچ کے اس کے لباس پہننے کی وجہ سے بحث کرتا تھا میں ہر چھوٹے اور بڑے سے۔ اور ہر بڑی و چھوٹی بارش سے میں سیرابی طلب کرتا تھا۔

(۱) فَرْطٌ: کے معنی ہے زیادہ یا زیادتی یا حد سے تجاوز۔ (ض) فَرْطًا بمعنی آگے بڑھنا، سبقت کرنا. قالا ربنا اننانخاف ان یفرط علینا.

(۲) اَللَّهَجُ: مصدر ہے بمعنی زیادتی حرص و لالچ. لَهِجَ (س) لَهَجًا یقال: لهج بالشیء یعنی اس پر شدت سے حریص ہوا۔ اور عاشق ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہے۔

(۳) اِقْتِبَاسٌ: مصدر ہے بمعنی چن لینا، از افتعال اور اس کا مجرد قَبَسَ (ض) سے ہے روشنی حاصل کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ اور "باقتباسه" اس کا متعلق "لهج" ہے۔

(۴) اَلطَّمَعُ: بمعنی لالچ کرنا جو "یاس" کی ضد ہے، طَمِعَ (س) طَمَعًا و طَمَاعًا و طَمَاعَةً و طَمَاعِيَةً (بالتخفیف والتشدید) بمعنی اس نے لالچ کی. کقوله تعالیٰ: افتطمعون ان یؤمنوا لکم. (البقرہ) اور طمع کی جمع اَطْمَاعٌ، طُمَعَاءُ، طَمِعُوْنَ. اور طَمُعَ (ك) طَمَاعَةً بمعنی بے انتہا لالچی ہونا۔ طِمِعٌّ (بکسر المیم) بمعنی لالچی مرد۔

(۵) تَقَمُّصٌ: مصدر از تفعل بمعنی قمیص پہننا اور تَقْمِيْصٌ بمعنی قمیص پہنانا از تفعیل۔ یہ قَمِيْصٌ سے مشتق ہے بمعنی پہننا یا قمیص پہننا اس کی جمع اَقْمِصَةٌ و قُمُصٌ و قُمْصَانٌ آتی ہیں، کقوله تعالیٰ: وان کان قمیصه قدمن دبر. (یوسف) مجرد (ن، ض) قَمْصًا و قُمَاصًا بمعنی گھوڑے کا اگلی دونوں ٹانگوں کو اکٹھا ہی اٹھانا اور اکٹھا ہی رکھنا۔

(۶) لِبَاسٌ: ای مَايُلْبَسُ. وہ چیز جو پہنی جائے (س) اس کی جمع لُبُسٌ و اَلْبِسَةٌ ہیں۔ قَالَ تَعَالیٰ: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ۔ قدمر تحقیقہ۔

(۷) اُبَاحِثُ: یہ از مفاعلت ہے بحثٌ سے مشتق ہے جس کے معنی سوال کرنے اور کھودنے کے بھی آتے ہیں، طلب کرنے کے ہیں مجرد (ف) ہے اور کھودنے اور تلاش کرنے کے معنی میں آتا ہے. قوله تعالیٰ: فبعث الله غرابا یبحث فی الارض ۔(المائدہ) ومنه البحث والمباحثة.

(۸) جَلَّ: یہ جَلِيْلٌ سے مشتق ہے، جس کے معنی عظیم الشان اور مرتبہ میں بڑے ہونے کے ہیں جَلَّ (ض) جَلَالًا و جَلَالَةً بمعنی بڑا ہونا باعتبار مرتبہ کے۔ اور جلال انتہائی عظیم المرتبت کیلئے ہے۔ قوله تعالیٰ: ویبقیٰ وجه ربك ذوالجلال والاکرام. جلیل کی جمع

Maktaba Tul Ishaat.com

اَجِلَّاء، اَجِلَّةٌ، جِلَّةٌ اور جَلَالٌ (بغیر التاء) انتہائی عظیم المرتبت ہونا۔

(۹) قَلَّ: یہ قَلِيْلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی حقیر ہونے کے ہیں. قَلَّ (ض) يَقِلُّ قِلَّةً بمعنی کم ہونا باعتبار مقدار کے، قلت جو ضد الکثرۃ ہے، کقوله تعالیٰ: واذکروا اذانتم قليلافكثر كم (الآية) اور یہاں باعتبار مرتبہ کم ہونا مراد ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ جل کے مقابلہ میں حقیر لانا چاہیئے تھا، یہاں قَلَّ کیوں لایا ہے؟ جواب یہ ہے کہ بعض کتب لغت میں صراحت ہے کہ قل کے حقیر کے بھی آتا ہے لہذا کوئی اعتراض نہیں۔

(۱۰) اَسْتَسْقِي: جس کے معنی ہے سیرابی طلب کرنا از استفعال۔ یہ "سَقْيٌ" سے مشتق ہے سَقَى (ض) سَقْيًا بمعنی سیراب کرنا، پانی طلب کرنا، عیب لگانا یہ متعدی بدو مفعول استعمال ہوتا ہے، كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا.

(۱۱) اَلْوَبْلُ: بمعنی سخت بارش۔ اس کے تین لغات ہیں (ا) وبل و ابل ہیں خوب زوردار بارش (ض) وَبْلًا بمعنی خوب بارش برسنا۔ کقوله تعالیٰ: فَاَصَابَهَاوَابِلٌ فَتَرَكَهٗ۔ (البقرہ)

(۱۲) طَلٌّ: کم بارش کو کہتے ہیں، اس کی جمع طِلَالٌ و طِلَلٌ آتی ہیں. قوله تعالیٰ: فان لم يصبهاوابل فطل. طَلَّ (ن) طَلًّا بمعنی ہلکی ہلکی بارش برسنا اور طَلٌّ کے معنی خفیف بارش و شبنم کو کہتے ہیں۔ بارش ترتیب کے اعتبار سے بایں طور ہے. وش، طش، طل، رداد، نضح، هطل۔ بعض نے وابل و طل کے معنی شبنم بتائے ہیں۔ یہاں بڑے ادیب کو "وبل" سے چھوٹے کو "طل" سے تشبیہ دی ہے۔

☆......☆......☆

وَاَتَعَلَّلُ بِعَسٰى وَلَعَلَّ فَلَمَّاحَلَلْتُ حُلْوَانَ وَقَدْ بَلَوْتُ الْاِخْوَانَ وَسَبَرْتُ الْاَوْزَانَ وَخَبَرْتُ مَاشَانَ وَزَانَ.

ترجمہ:۔ اور دل بہلاتا تھا میں امید اور طمع کے ساتھ۔ پس جب کہ میں اترا حلوان شہر میں۔ اور جانچا میں نے اپنے بھائیوں کو اور آزمایا میں نے اوزان کو۔ اور جانچ لیا میں نے (معلوم کرلیا) ان چیزوں کو جو عیب دار کرنیوالی ہیں اور زینت دینے والی ہیں۔

(۱) اَتَعَلَّلُ: از تفعل ہے۔ اس کے ماخذ دو ہوسکتے ہیں (ا) عَلَالَةٌ سے جس کے معنی ہے تھوڑی چیز کے ہیں یا یہ علت سے ہے جس کے معنی بہانہ یا بہانہ پکڑنے کے بھی آتے ہیں اور عُلَالَةٌ جس کے معنی دلیل پکڑنے کے ہیں یہی معنی یہاں مراد لئے جاسکتے ہیں اور اس کے معنی نقل کے بھی آتے ہیں اور اس کا مجرد (ض، ن) سے بمعنی دوبارہ دودھ پینا یا متواتر پینا یا دل بہلانے کے بھی ہوسکتے ہیں۔

(۲) عَسٰى: افعال مقاربہ میں سے ہے اور فعل جامد ہے محبوب شئے میں امید ورجاء کیلئے آتا ہے۔ اور مکروہ امر سے ڈرانے دھمکانے کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اور یہ حرف بھی ہوسکتا ہے لیکن یہاں جملہ مراد لیا ہے یعنی عسٰی سے رجائی معنی مراد ہے یعنی قریب ونزدیک کے ہیں جیسے: قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ الآية. کبھی یقین کے معنی میں آتا ہے. عَسٰى اور لَعَلَّ مفرد بولا جاتا ہے۔ لیکن مرکب مراد ہے جیسے: الاديب اَنْ يَلْقَانِي وَلَعَلَّ الْاَمِيْرُ يُلْقَانِيْ.

(۳) لَعَلَّ: حرف مشبہ بفعل ہے جو توقع وترجی اور امر محبوب کا فائدہ دیتا ہے۔ اور اس پر "ماکافہ" بھی داخل کیا جاتا ہے جیسے لعلما۔ امید وتوقع کیلئے کلام پاک میں آیا ہے اور مکروہ سے ڈرانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: لعل الشدةنَازِلَةٌ. اور لعل ممکن کے

Maktaba Tul Ishaat.com

ساتھ مخصوص ہے اور جس کے حصول کے متعلق وثوق ہو اس کے لامِ اوّل کو حذف کر کے "عـل" کہنا بھی جائز ہے اور جب اس پر یاء متکلم کا اضافہ کیا جاتا ہے تو اکثر نون وقایہ سے تجرید کر لیتے ہیں، جیسے لَعَلِّی۔

(۴) حَلَلْتُ: یہ حُلُوْلٌ مصدر سے ہے جس کے معنی نازل ہونے واترنے کے ہیں اور احرام وحج کے ختم کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ (ن، ض) حَلًّا و حَلَالًا، بمعنی حلال ہونا، کقوله تعالیٰ: فلاتحل له من بعدُحتی تنكح زوجاغيره ۔(البقرہ)

(۵) حُلْوَانُ: (بالضم) یہ بغداد اور ہمدان کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ جس کا بانی حلوان بن عمران تھا ان کی نسبت سے یہ شہر مشہور ہے۔ الف نون زائدتان وعلیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ یہ شہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوا تھا. حَلَّ (ن، س، ك) حَلًا، حُلْوَانًا بمعنی میٹھا ہونا اور (ن) سے بمعنی خلع کرنے کے بھی ہے۔

(۶) بَلَوْتُ: (ن) بَلَاءً و بَلْوًا بمعنی آزمائش کرنا، امتحان کرنا، تجربہ کرنا. کقوله تعالیٰ: وفي ذٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ. اور یہ (س) سے بھی آتا ہے جس کے معنی پرانا ہونے کے ہیں. يُقَالُ بَلِيَ الثَّوْبُ. کپڑا پرانا ہوا۔

(۷) اِخْوَانُ: یہ جمع اَخ کی بمعنی بھائی اس کی جمع اُخْوَانٌ (بالضم) اِخْوَةٌ (بکسر الهمزة وضمها) و اَخُوْنٌ و آخَاءُ بھی آتی ہیں اس کا فعل ازنصر ناقص واوی ہے۔ کمافی القرآن: انماالمؤمنون اخوة. الآية. والجمع اِخْوَانٌ، (بالضم والكسر) اور بعض کے نزدیک اَخٌ جو دوست کے معنی میں ہے اس کی جمع اِخْوَانٌ ہے۔ اَخَا (ن) اُخُوَّةً. بھائی دوست بنا۔ تأخي دوست یا بھائی بنانا۔ وفي التنزيل: فان كان له اخوة ۔(النساء)

(۸) سَبَرْتُ: اس کا مصدر "سَبْرٌ" ہے بمعنی آزمانا (ن، ض) سبرٌ کے اصلی معنی ہے زخم کی گہرائی ناپنا، یا وہ آلہ جس سے گہرائی ناپتے ہیں۔

(۹) اَوْزَان: یہ وزن کی جمع ہے بمعنی بوجھ، تول۔ کقوله تعالیٰ: وزنوابالقسطاس المستقيم ۔(الشعراء) وزن يزن (ض) وَزْنًا و زِنَةً بمعنی تولنا، وزن کرنا وَزُنَ (ك) وَزَانَةً بمعنی ثقیل و بوجھل ہونا۔

(۱۰) خَبَرْتُ: (ك) بمعنی تجربہ کرنا و آزمانا۔ يقال خبرت اى عرفته (ن) سے بھی آتا ہے اس کا مصدر خِبْرٌ (خاء تینوں حرکتوں سے) آتے ہیں ظاہری و باطنی حال معلوم کرنے کو کہتے ہیں، مرتحقیقہ۔

(۱۱) مَاشَانَ: ما موصولہ ہے اور شان اجوف یائی ہے اس کا مصدر شَيْنٌ ہے (ض) سے بمعنی عیب لگانا۔ یہ زین کی ضد ہے، يقال شان شَيْنًا بمعنی عیب لگایا۔ شَانَ (ن) شَوْنًا بمعنی سر کے کندھے کشادہ کرنا، تا کہ جوئیں نکل جائیں اور شَيَّن تفعیل سے بمعنی خوشنما لکھنا۔

(۱۲) زَانَ: زان يزين (ض) زَيْنًا و زِيْنَةً بمعنی زینت دینا اور "شان" و "زان" دونوں کے مفعول محذوف ہیں "اى شانها و زانها" اس میں "ها" ضمیر حلوان کی طرف راجع ہے یا "شانهم وزانهم" میں "هم" کی ضمیر اخوان کی طرف راجع ہوگی، یا تقدیری عبارت ہوگی شانني وزانني، یاشان الناس وزان الناس. کقوله تعالیٰ: ولقدزيناالسماء الدنيابمصابيح ۔(الملك)

☆......☆......☆

اَلْفَيْتُ بِهَا اَبَازَيْدِ السَّرُوْجِيَّ يَتَقَلَّبُ فِيْ قَوَالِبِ الْاِنْتِسَابِ وَيَخْبِطُ فِيْ اَسَالِيْبِ الْاِكْتِسَابِ فَيَدَّعِيْ

Maktaba Tul Ishaat.com

تَارَةً اَنَّهٗ مِنْ اٰلِ سَاسَانَ.

ترجمہ:۔ تو میں نے پایا اس شہر میں ابوزید سروجی کو۔ جو اپنے نسب کو ردوبدل کر کے بیان کررہا تھا۔ اور اپنے کمائی کے مختلف راستوں میں لڑکھڑاتا پھرتا تھا (ہاتھ پیر مارتا تھا) پس وہ کبھی دعویٰ کرتا تھا ساسان کی اولاد ہونے کی۔

(۱) اَلْفَیْتُ: اس کا مصدر اِلْفَاءٌ ہے جس کے معنی پالینے کے آتے ہیں اس کا مجرد لَفَاءٌ کے ہیں بمعنی حقیری کے ہیں کیونکہ جو چیز انسان پائے وہ بعد حصول حقیر معلوم ہونے لگتی ہے۔ یا وہ حقیر چیز جو ہر کس وناکس اٹھا سکے. کقولہ تعالیٰ: بل نتبع ماالفینا علیہ اباء نابھا. ای فیھا اور ایک لفظ آتا ہے ''وجدان'' جو مطلق پالینے کو کہتے ہیں، لَفَاءَ (ف) لَفْاءً و لَفَاءً. اَلْعُوْدَ بمعنی لکڑی چھیلنا اور (س) سے لَفَاءَ الشیءِ بمعنی باقی رہنا۔

(۲) یَتَقَلَّبُ: ازتفعل بمعنی الٹ پلٹ کرنا۔ وفی القراٰن: فلایغرورك تقلبھم فی البلاد. اور تفعیل سے قَلَّبَ بمعنی گھمانا۔ مجرد (ض) قَلْبًا بمعنی پلٹنا، الٹا کرنا، الٹنا۔ قلب بمعنی دل، تبدیلی، عکس، جمع قلوب۔ قَلْبٌ بمعنی بادام یا اخروٹ کی گری جمع قُلُوْبَاتٌ۔

(۳) قَوَالِبِ: جمع ہے قالب کی ہے بمعنی سانچہ ونمونہ جس سے اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ یہ (بکسر اللام والفتح) دونوں طرح مستعمل ہیں اور قَالَِبْ (بفتح اللام وکسرھا) اسم جامد ہے بمعنی سانچہ صحیح نسخوں میں قَوَالِیْب (بالیاء) ہے مگر یہ صرف وزن کی ضرورت کی وجہ سے ہے جمع کیلئے نہیں۔

(۴) اِنْتِسَاب: مصدر ہے ازافتعال بمعنی نسبت بیان کرنا یا منسوب ہونا اس کا مجرد (ن،ض) سے ہے۔ کقولہ تعالیٰ: فجعلہ نسبا وصھرا۔ (الفرقان) اس کے مصادر نَسَبًا و نِسْبَةً بمعنی نسبت بیان کرنا، اور نسب کی جمع انساب ہے بمعنی قرابت۔

(۵) یَخْبِطُ: از (ض) خَبْطًا بمعنی خوب پیٹنا، بھٹکتے پھرنا، ٹٹولتے پھرنا۔ یعنی راہ یاب نہیں ہونا، اصل میں بمعنی درخت کے پتے جھاڑنے کے آتا ہے۔ یا کوئی کام بغیر سوچے سمجھے کرنا۔ لیکن یہاں مراد اونٹنی کا پیاس کی وجہ سے ادہرادھر پاؤں مارنا ہے. کقولہ تعالیٰ: یتخبطہ الشیطان من المس۔ (البقرہ)

(۶) اَسَالِیْب: یہ جمع ہے اسلوب کی بمعنی طرز وطریقہ خواہ فعلی ہو یا قولی اور اس کے معنی شیر کی گردن کے بھی آتے ہیں (ن) سَلْبًا وسَلَبًا، بمعنی زبردستی چھیننا، سَلِبَ (س) سَلَبًا بمعنی ماتم کے کپڑے پہننا۔ اِنْسَلَبَ. تیز چلنا۔

(۷) اِکْتِسَابٌ: مصدر ازافتعال بمعنی اپنے لئے کمانا، اور اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی غیر کیلئے کمانا ہے مصدر کَسْبًا وکَسَبًا ہے، کقولہ تعالیٰ: لھاماکسبت وعلیھا ما اکتسبت.

(۸) فَیَدَّعِیْ: اصل میں یدتعی تھا۔ ازافتعال دعویٰ سے مشتق ہے اس کا مصدر دَعْوَةٌ ہے (بالفتح) بمعنی کسی اور کے دعویٰ کرنا اور دِعْوَةٌ (بالکسر) کے معنی نسب کے دعویٰ کے آتے ہیں یہاں پر دعویٰ کرنا مراد ہے، دَعَا (ن) دُعَاءً بمعنی بلانا دعا کرنا. قال تعالیٰ: لھم فیھا فاکھة ولھم مایدعون. (یٰس)

(۹) تَارَةً: بمعنی ایک مرتبہ، ایک بار، کبھی۔ جمع اس کی تارات آتی ہے اور تِیَرٌ و تِوَرَةٌ بھی جمع ہیں۔ اور ''تِیَرٌ'' بھی جمع ہے۔ اور تارة

Maktaba Tul Ishaat.com

بعض کے نزدیک واوی ہے اور بعض کے نزدیک یائی ہے بمعنی مرتبہ (ف) تار۔تأراۃ بمعنی جھڑکنا۔افعال سے اِتارَاۃً بمعنی دیکھنا۔ قال تعالیٰ: ام امنتم اَنْ یُعِیْدَکُمْ فیه تَارَۃً اُخْریٰ.

(۱۰) سَاسَان: یہ شاہان فارس کا لقب ہے یا فارس کے باشاہوں میں سے اول بادشاہ کا نام ہے جو مغلوب ہو کر بھاگ گیا تھا تو اس کے قبیلہ والوں نے یہ کہا کہ ہم آل ساسان میں پناہ ڈھونڈتے پھرتے تھے۔

☆......☆......☆

وَیَعْتَزِیْ مَرَّۃً اِلٰی اَقْیَالِ غَسَّانَ وَیَبْرُزُ طَوْرًا فِیْ شِعَارِ الشُّعَرَاءِ وَیَلْبَسُ حِیْنًا کِبْرَ الْکُبَرَاءِ.

ترجمہ:۔اور کبھی وہ نسبت بیان کرتا تھا شاہان غسان کی طرف۔اور کبھی وہ شعراء کے لباس میں ظاہر ہوتا تھا۔اور کبھی بزرگوں کا لباس پہنتا تھا۔

(۱) یَعْتَزِیْ: اس کا مصدر اِعْتِزَاءٌ آتا ہے از افتعال بمعنی نسبت بیان کرنا، منسوب کرنا یا کسی کی طرف منسوب کرنا اور تفعیل سے تعزیۃ کے معنی صبر دلانا اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی صبر کرنا۔عزا (ن) عَزْوًا بمعنی منسوب کرنا، نسبت کرنا، الزام لگانا عَزِیٰ (ض) عَزْیًا بمعنی منسوب کرنا. تفعل سے منسوب ہونا۔

(۲) مَرَّۃً: ایک مرتبہ یا کبھی اس کی جمع مَرَّاتٌ و مِرَارٌ اور مُرَرٌ و مُرُوْرٌ بھی جمع آتی ہیں، کمافی الفرقان: سنعذبھم مرتین (التوبه) اور مِرَّۃٌ (بالکسر) مِرَارَۃٌ بمعنی صفراء، پت۔مُرٌّ (بالضم) بمعنی کڑوا، تلخ، تکلیف۔مَرَّ (ن) مُرُوْرًا بمعنی گذرنا، عبور کرنا، اور "مرارۃ" بمعنی تلخی، کڑواہٹ، مرّر تفعیل سے کڑوا بنانا، مَرَّ (س) مَرَارَۃً بمعنی کڑوا ہونا۔

(۳) اَقْیَالٌ: یہ قَیِّلٌ (بالتشدید و التخفیف) کی جمع ہے بمعنی سردار، رئیس اس کی جمع قُیُوْلٌ بھی آتی ہے۔اَقْوَالٌ و قُیُوْلٌ آتی ہیں اور جو لفظ قیل کے وزن پر ہوتا ہے، اس میں تشدید و تخفیف دونوں ہوتے ہیں جیسے: میت، جید. اور قیل اصل میں قیول تھا اور قیل کے بمعنی وزیر یا بڑے بادشاہ کے بھی آتے ہیں۔

(۴) غَسَّان: ملک شام میں ایک کنواں کا نام ہے، ایک یمنی قوم اس کے پاس اتری تھی اور اسی کی طرف منسوب ہوگئی یا غسان شام میں اس چشمہ کا نام ہے کہ جہاں اہل یمن نے سیل عرم سے بھاگ کر سکونت اختیار کی تھی، یا ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے اس لئے مشہور تھا کہ دوسرے قبائل اس کے مقابلہ میں ہیچ تھے۔غسان، از (ن) بمعنی چھپانا۔یا چھپانے والا گویا جو قبیلہ ان کے مقابل ہوتے اس کو چھپا لیتے تھے۔یا غسان ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے۔

(۵) یَبْرُزُ: صیغہ مضارع اس کا مصدر بَرَزًا. آتا ہے بمعنی ظاہر ہونے اور نکلنے کے ہیں برز یبرز (ن) بروزا ای خرج .ومنه البراز. کمافی القران: لبرزالذین کتب علیهم القتال. اور براز کے اصلی معنی ہے خروج الی البراز. کمافی الحدیث کان النبی صلی الله علیه وسلم إذا اراد البراز ابعد. اور ابراز کے معنی ظاہر کرنا۔

(۶) طَوْرًا: ایک مرتبہ یا کبھی اس کی جمع اطوار ہے یا اندازہ کے معنی میں استعمال ہے۔کمافی القران: وقد خلقکم اطوارا

Maktaba Tul Ishaat.com

(نوح)۔(ن)طورا و طورانا بمعنی قریب ہونا۔

(۷) شِعَارٌ: اس کی جمع اَشْعِرَةٌ و شُعُرٌ آتی ہیں یعنی وہ خاص آواز جس کو چند لوگ آپس میں مخصوص کر لیتے ہیں تا کہ کوئی اور نہ سمجھ سکے، جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے میدان جنگ میں ''اللہ اکبر'' کو متعین کر لیا تھا۔ یا لڑائی وغیرہ کے وقت پکارنے کی خاص آواز یا اس کپڑے کو کہتے ہیں جو سر پر بالوں سے متصل ہو۔ یا اس کپڑے کو بھی کہتے ہیں جو عورت اپنے سر پر ڈالتی ہے تا کہ کپڑا تیل سے محفوظ رہے جیسے بنیان، میل خوری وغیرہ۔ اس سے اوپر والا کپڑا کو ''دِثَارٌ'' کہتے ہیں۔ الـدِّثَارُ الذی فوق الشعار. کمافی الحدیث: الانصار شِعارٌ والناس دِثارٌ. اور دثار کی جمع دثو ہے اور اس کے (شعار) کے معنی گھوڑے کی جھول بھی ہے شعر الثوب (ن) سے کپڑے میں بال بھرنا. شعر الرجل (ن) سے شعر کہنا۔

(۸) اَلشُّعَرَاءُ: یہ شاعر کی جمع ہے یہ (ن،ک) سے مستعمل ہے بمعنی علم و بمعنی شعر کہنا۔ شِعْرًا و شَعْرًا و شِعْرَةً بمعنی جاننا محسوس کرنا۔ فی التنزیلِ: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ ۔(الشعراء)

(۹) يَلْبَسُ: از سمع بمعنی لباس پہننا۔ اور لباس کی جمع لُبُسٌ و اَلْبُسٌ آتی ہیں: ویلبسون ثیاباخضرا ۔(الکھف)

(۱۰) حِيْنٌ: بمعنی وقت جمع اس کی اَحْيَان و اَحَانِيْن آتی ہیں۔ (ض) قریب ہونا. کقوله تعالٰی: وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ۔(الانبیاء)

(۱۱) كِبْرٌ: (بکسر الکاف) بمعنی بڑائی و عظمت و بڑا گناہ جیسے کفر و شرک۔ کبیر کی ضد صغیر ہے اس کی جمع كِبَارٌ و كُبَرَاءُ آتی ہیں یہ (ك) سے ہے مصدر كُبْرًا و كَبَارَةً بمعنی بڑا ہونا۔ اور کبیر کی جمع كُبَرَاءُ و كُبَرٌ و كُبْرَةٌ و كِبَارَةٌ بھی آتی ہیں۔

☆......☆......☆

بَيْدَ اَنَّهٗ مَعَ تَلَوُّنِ حَالِهٖ وَتَبَيُّنِ مُحَالِهٖ يَتَحَلّٰى بِرُوَاءٍ وَرِوَايَةٍ وَمُدَارَاةٍ وَدِرَايَةٍ وَبَلَاغَةٍ رَائِعَةٍ.

ترجمہ: لیکن علاوہ اس بات کے تحقیق کہ وہ باجود رنگ برنگ ہونے اپنی حالت کے۔ اور ظاہر ہونے جھوٹ (دروغ گوئی) کے۔ پھر بھی وہ حسن صورت و نقل حکایت اور باہمی رواداری اور عقلمندی اور تعجب میں ڈالنے والی بلاغت کے۔

(۱) بَيْدَ: یہ علٰی اور غیر کے معنی میں آتا ہے۔ یہ اسم لازم اَنَّ اور اُس کے اسم و خبر (معمولین) کی طرف مضاف ہوتا ہے یقال: فلان كثير المال بيدانه بخيل اى غير انه بخيل. بَادَ يَبِيْدُ (ض) بَيْدًا بمعنی ہلاک ہونا، جنگل کو بھی کہتے ہیں کیونکہ جنگل بھی لوگوں کی ہلاک ہونے کی جگہ ہے۔

(۲) تَلَوُّنٌ: یہ تفعل کا مصدر ہے اور یہ لون سے ماخوذ ہے جس کے معنی رنگ برنگ ہونے کے ہیں اور رنگ بدلنے سے حالت بدل جاتی ہے لہٰذا اس کے معنی تغیرات کے بھی آتے ہیں تفعیل سے تلوین بمعنی رنگین کرنا. (ض) لَيْنًا بمعنی نرم ہونا۔

(۳) حَالِهٖ: حال کے معنی حالت اور شان کے آتے ہیں، حَلَّ (ن) حَلًّا العقدة بمعنی کھولنا. حل (ن،ض) حَلًّا و حُلُوْلًا بمعنی نازل ہونا (ض) سے حلا الشیء بمعنی حلال ہونا، (س) حَلَلًا. پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا۔

(۴) تَبَيُّنٌ: یہ تفعل کا مصدر ہے لازمی ہے بمعنی ظاہر ہونا کمافی القران: قدتبین الرشدمن الغی (البقرہ)۔ مجرد (ض) سے

Maktaba Tul Ishaat.com

بمعنی بیان کرنا۔ مر تحقیقہ۔

(۵) مُحَالِہٖ: مُحَالٌ (بضم المیم و کسرھا) اس کے معنی ناممکن اور جھوٹ و باطل کے آتے ہیں اور (بکسر المیم) مِحَالٌ۔ بمعنی مکر وفریب کے آتے ہیں (س، ف) مَحْلًا و مُحُولًا (ک) مَحَالَۃً بمعنی قحط زدہ ہونا۔ قَالَ تَعَالیٰ: وَهُوَ شَدِيْدُ الْمحال۔

(۶) یَتَحَلّٰی: یہ حُلُوًّا مصدر (ن) سے بمعنی شریں ہونا، اجوف واوی ہے۔ اگر اجوف یائی ہو تو اس کا مصدر حِلْيَۃٌ (س) ہے بمعنی زیور زینت اور مزین ہونے کے آتے ہیں۔

(۷) بِرُوَاءٍ: (بضم الراء) بمعنی حسن منظر، رونق اور اصل میں یہ روی یروی (س) سے بمعنی سیراب ہونا صفت رَیَّان ہے، (ض) بمعنی نقل الحدیث اگر (بکسر الراء) "رِواء" ہو تو بمعنی جس سے چوپائے پر سامان باندھتے ہیں۔

(۸) رِوَایَۃٌ: بمعنی نقل کرنا مصدر ہے از (ض) یا نقل الحدیث یا نقل الکلام مراد ہے اور (س) سے بمعنی سیراب ہونا، افعال سے سیراب کرنا، اس کی صفت رَیَّان ہے بروزن عطشان بمعنی سیراب اور "رِیٌّ" (بکسر الراء) بمعنی سیرابی، قد مر تحقیقہ۔

(۹) مُدَارَاۃٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی رعایت کرنا اور ملاطفت اور نرمی کرنا اور صلح آشتی کرنا، خاطر تواضع کرنا اور دھوکہ دینا و دغا بازی کے معنی بھی آتے ہیں اور مدارات اصل میں دَرْیًا (ض) بمعنی دھوکہ دینا، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا تاکہ ان کی بدگوئی اور شر سے بچا جاسکے اسی وجہ سے اس کی نسبت خدا کی طرف نہیں کی جاتی۔

(۱۰) دِرَایَۃٌ: یہ مصدر ہے بمعنی سمجھنا۔ دَرْیًا و دِرَایَۃً مصدر ہیں (ض) عقلمندی و دانائی کے بھی آتے ہیں. کقولہ تعالیٰ: لاتدری لعل اللہ یحدث بعدذلك امرا. (الطلاق)

(۱۱) بَلَاغَۃٌ: ای مطابقة الکلام لمقتضی الحال. یہ مصدر ہے از کرم. یقال بلغ الرجل. ای صار بلیغا ۔ فصیح و بلیغ ہونا، اور (ن) بُلُوْغًا بمعنی پہنچنا، قال تعالیٰ: وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا ۔(النساء)

(۱۲) رَائِعَۃٌ: بمعنی گھبرانے والا و تعجب میں ڈالنے والا، رَاعَ يَرُوْعُ (ن) رَوْعًا، رُوُوْعًا بمعنی گھبرانا۔ اور رَوْعٌ بمعنی خوبصورت چیز کے اپنے بھلی معلوم ہونے کے ہیں، اس کی جمع اَرْوَاعٌ و رُوَّعٌ بھی ہے۔ اور (س) رَوْعًا یعنی وہ شخص جس کا حسن یا شجاعت تعجب انگیز ہو. قَالَ تَعَالیٰ: فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الرَّوْعُ ۔(ہود)

☆......☆......☆

وَبَدِيْهَةٍ مُطَاوِعَةٍ وَآدَابٍ بَارِعَةٍ وَقَدَمٍ لِاَعْلَامِ الْعُلُوْمِ فَارِعَةٍ فَكَانَ لِمَحَاسِنِ الْاٰلَاتِهٖ.

ترجمہ:۔ اور فی البدیہہ عمدہ کلام کی قدرت، اور ایسے آداب کے جو سبقت کرنے والے تھے۔ اور ساتھ ایسے قدم کے جو چڑھنے والے تھے علوم کی چوٹیوں پر۔ پس تھا وہ ابوزیدان سب آلات (صفات) سے مزین۔ (یعنی علوم کی خوبیوں سے)

(۱) بَدِيْهَۃٌ: یہ مصدر ہوسکتا ہے یعنی وہ کلام جو بلا سوچے کہے مگر اچھا بھی ہو از فتح اس کا مصدر بَدَاهَۃٌ ہے۔ بَدَهَ (ف) يَبْدَهُ بَدْهًا وبَدِيْهَۃً و بَدَاهَۃً بمعنی جھٹ پٹ، اچانک ہونا یا اچانک جالینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) مُطَاوِعَةٌ: (بکسر الواو، اسم فاعل) ہو تو معنی ہے، پیچھے پیچھے چلنے والا، اگر (بفتح الواو، اسم مفعول) ہے تو معنی ہے اطاعت اور خوشی سے کام کرنا۔ اور طَوْعٌ سے ماخوذ ہے۔ اور مطاوعۃ مفاعلہ کا مصدر ہے اس کا مجرد طَاعَ (ن) طَوْعًا بمعنی تابع فرمان ہونا، فرمانبردار ہونا. قال تعالٰی: وَلَهُ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا۔ (ال عمران)

(۳) آدَاب: یہ ادب کی جمع ہے بمعنی علوم، تمیز، اخلاق، سلیقہ، طریقہ شائستگی، حسن عمل۔ اَدَبَ (ض) اَدْبًا بمعنی دعوت کرنا، طعام ضیافت تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، دعوت ولیمہ کرنا، اَدَّبَ تادیبا از تفعیل بمعنی اصلاح کرنا، مہذب بنانا، شائستہ بنانا، قدمر تحقیقہ۔

(۴) بَارِعَةٌ: ای فَائِقَةٌ بمعنی فوقیت لے جانا اور کامل ہو جانا یقال برع الرجل اذا فاق علی غیرہ. اس کے معنی کبھی تعجب میں ڈالنے کے آتے ہیں مصدر بُرُوْعٌ وبَرَاعَةٌ (ف، ك، س) بمعنی علم وفضل یا جمال میں فوقیت لے جانا تبرع تفعل سے ہے۔

(۵) قَدَمٌ: اس کی جمع قِدَمٌ و اَقْدَامٌ ہیں۔ قدامت بمعنی قدیم ہونا۔ قُدَّام، آگے، سامنے۔ قَدِمَ (س) قُدُوْمًا بمعنی آنا، لوٹنا۔ قَدُمَ (ك) قَدَامَةً بمعنی پرانا ہونا، قَدَّمَ تَقْدِيْمًا، بمعنی آگے کرنا، پرانا کرنا، آگے بڑھانا، ترقی دینا، پیشکش کرنا، تقدم بمعنی آگے بڑھنا، ترقی کرنا۔

(۶) لِاَعْلَامٍ: یہاں لام "علی" کے معنی میں ہے اور "اَعْلَام" یہ عَلَمْ کی جمع ہے بمعنی علامت، پہاڑ، یا پہاڑ کی چوٹی یا جھنڈا، وفی التنزیل: وله الجوار المنشئت فی البحر كالاعلام (الرحمٰن) اور علم (س) سے جاننا. عَلَمَهُ (ض، ن) عَلْمًا بمعنی نشان لگانا۔

(۷) فَارِعَةٌ: یہ قَدَم کی صفت ہے۔ ای صاعدۃ. بمعنی چڑھنا۔ یہ لفظ من الاضداد ہے یہاں معنی اول مراد ہے، فرع (ف) فَرْعًا و فُرُوْعًا بمعنی اترنا و چڑھنا دونوں معنی میں مستعمل ہیں ومنه التفريع.

(۸) لِمَحَاسِنٍ: ای لاجل مَحاسَن. یہ حسن کی جمع ہے جیسا کہ (مساوی سوء کی جمع ہے) اور حسن بمعنی خوبیاں، حسُن (ك) حُسْنًا بمعنی بہتر ہونا، عمدہ ہونا، افعال سے بمعنی احسان کرنا، بھلائی کرنا۔ استحسان استفعال سے بمعنی پسند کرنا، اچھا سمجھنا، تحسین تفعیل سے بمعنی بہتر بنانا۔ تحسن تفعل بہتر ہونا. كقوله تعالٰی: وحسن اولئك رفيقا. (النساء)

(۹) الآلات: یہ آلةٌ کی جمع ہے جس کے ذریعہ سے کاروبار کیا جائے۔ آلہ، ہتھیار، اوزار۔ اور اس کی جمع آلٌ بھی آتی ہے، آلة وہ ظرف جس کے ذریعہ کاروبار کیا جائے بمعنی اوزار، ہتھیار۔ یہاں پر مراد علوم ہیں الآت، وآل بھی جمع ہیں۔ آلة یہ اصل میں آلوۃ تھا اس میں تاء عوض کی ہے۔ آلَّ (ن) اَلًّا بمعنی نیزے سے مارنا. آلَّ (ض) اَلًّا، اَلِيْلًا و اَلَلًا المريض بمعنی کراہنا. اَلَتَ (ض) اَلْتًا و اِيْلَاتًا بمعنی گھٹانا۔ ومنه قوله تعالٰی: وما اَلَتْنٰهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ۔ (الطور)

☆......☆......☆

يُلْبَسُ عَلٰى عِلَّاتِهٖ وَلِسَعَةِ رِوَايَتِهٖ يُصْبٰى اِلٰى رُؤْيَتِهٖ. وَلِخَلَابَةِ عَارِضَتِهٖ يُرْغَبُ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ

ترجمہ:۔ اور پردہ ڈالا جاتا تھا اس کے عیوب پر۔ اور اس کے علم وروایات کی وسیع ہونے کے سبب اور اس کے دیدار کی خواہش کی جاتی تھی۔ اور بوجہ دھوکہ دینے اس کی قوت کلام کے، اعراض کیا جاتا تھا اس کے مقابلے سے۔

(۱) يُلْبَسُ: از (س) لَبْسًا بمعنی کپڑا پہننا اور (ض) سے بمعنی مل جانا یا مشابہ ہونا خلط ملط کرنا اور یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

ومنہ اللباس بمعنی مایُلبَس. قَالَ تعَالیٰ: یَلْبَسُوْنَ ثِیَاباًمِنْ سُنْدُسٍ وَّاسْتَبْرَقٍ ۔(الکھف)

(۲)عِلَّاتِہٖ: یہ عِلَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی حالت یاعیب یابیماری کے۔لیکن عیب کے معنی، محاورہ کے خلاف ہیں یہاں اس سے مراد بیماری ہے اس کی جمع عِلَلٌ بھی آتی ہے جمع الجمع اَعْلَالٌ. عَلَّ(ن،ض) سے بمعنی مریض ہونا، معیوب ہونااور عَلٰی عِلَّاتِہٖ یہ یُلْبَسُ کا نائب فاعل ہے یاعلیٰ بمعنی مع کے ہے۔

(۳)لِسَعَتِہٖ: بمعنی کشادہ ہونا قدرت، طاقت، مالداری، سہولت. وَسِعَ(س) سِعَۃً وَسْعًا بمعنی وسیع ہونا گنجائش رکھنا(س،ح) یہ ضیق کی ضد ہے کقولہ تعالیٰ: وَسِعَتْ رَحْمَتِیْ کُلَّ شَیْءٍ ۔(الاعراف)

(۴)یُصْبِیْ: صَبَی(ن) صُبُوٌّ وصَبْوَۃٌ مصدرآتے ہیں بمعنی مائل ہونا، افعال سے اِصْبَاءٌ مائل کرنااور(ض) سے مائل ہونے کے آتے ہیں ومنہ الصبی کیونکہ بچوں کی طبیعت ہر چیز کی طرف جلد مائل ہوجاتی ہے. کقولہ تعالیٰ: اَصْبُ اِلَیْھِنَّ. صَبِیٌ کی جمع صِبْیَان آتی ہے اورصبی کوصبی اس لئے کہاجاتا ہے کہ وہ کھیل کود کی طرف مائل رہتا ہے۔

(۵)خَلَابَۃٌ: بمعنی دھوکہ دینے اورفریفتہ کرنے کے آتے ہیں. خَلَبَ(ن) خَلْبًاوخِلَابَۃً ای خدعہ بمعنی باتوں باتوں میں دھوکہ دینا، (ض) سے بھی یہی معنی ہے۔ومنہ البرق الخلب ۔بہت دھوکہ دینے والی بجلی ۔الذی لاغیث فیہ کانّہ خَادِعٌ.

(۶)عَارِضَۃٌ: ای مایبدومن الوجہ وقت الضحک بمعنی چہرہ، بیان۔عَرْضٌ سے مشتق ہے بمعنی کلمات ذوات عرض، یعنی پیش کرنا، چہرہ، اورفصاحت وبلاغت فی الکلام اس کے معنی آتے ہیں(ض) یقال عرض الشیء بفلان. یعنی اس کوظاہر کیا، عرض علیہ پیش کیایادکھایااورمفاعلہ سے عارض مُعَارَضَۃً وعِرَاضًا بمعنی عدول کرنا، بچنا، معارضۃ بمعنی مقابلہ کرنا بھی آتا ہے۔

(۷)یُرْغَبُ: از(س) رغبت کرنااورمحبت سے ارادہ کرنا مصدر رَغْبًا و رُغْبًا ورَغْبَۃً جب صلہ عن آتا ہے اس کے معنی اعراض کے آتے ہیں. کمافی الحدیث: النکاح من سنتی. فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔اگرصلہ''الیٰ''ہوتورغبت کرنے کے معنی میں ہے. رغب الیہ. رغبت کرنا۔

(۸)مُعَارَضَۃٌ: ای مقابلۃ. یہ مفاعلۃ کامصدر ہے بمعنی مقابلہ کمافی الحدیث: ان جبرئیل علیہ السلام یعرض القران فی کل سنۃ. عرض(ض) سے پیش کرنا(س) ظاہر ہوناوہمیشہ نہ رہنا، (ك) عَرَاضَۃً چوڑاہونا۔صفت عریض وعُرَاض ہیں۔ عَرَضَ(ن) عَرْضًا مکہ، مدینہ یاان کے درمیان اطراف میں جانا. عرَّضَ لہ تفعیل سے پیش کرنا۔اعراض عنہ روگردانی کرنا۔

☆......☆......☆

وَلِعُذُوْبَۃِ اِیْرَادِہٖ یُسْعَفُ بِمُرَادِہٖ فَتَعَلَّقْتُ بِاَھْدَابِہٖ لِخَصَائِصِ آدَابِہٖ. وَنَافَسْتُ فِیْ مُصَافَاتِہٖ لِنَفَائِسِ صِفَاتِہٖ.

ترجمہ:۔اوربسبب شیریں ہونے اس کے کلام لانے کے۔پوری کیجاتی تھیں اس کی مرادیں۔پس پکڑ لیامیں نے ان کے دامن کواس کے آداب کی خصوصیات کی وجہ سے۔اوررغبت کرنے لگامیں نے اس کی عمدگی صفات کی وجہ سے اس کی سچی دوستی میں۔

(۱)عُذُوْبَۃٌ: یہ مصدر ہے(بضم العین) بمعنی شیرینی، شیریں کلام، پاکیزہ ہونا، خوشگوار ہونا. عَذُوْبَۃٌ(بفتح العین) بمعنی میٹھا ہونا.

Maktaba Tul Ishaat.com

کمافی القران: هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ. عَذَبَ (ض) عَذْبًا بمعنی چھوڑنا وترک کرنا۔ اور عذب کے اصل معنی منع کے ہیں چونکہ یہ عذب بمعنی پیاس کو منع کرتا ہے از کرم اور تفعیل سے تعذیب بمعنی ازالۃ العذوبۃ ای عذوبۃ الحیوۃ یعنی ایذا رسانی، تکلیف دینا اور (س، ف) سے بھی آتا ہے عَذْبًا و عُذُوْبَۃً بمعنی میٹھا ہونا۔

(۲) اِیْرَادٌ: مصدر از افعال بمعنی عمدہ کلام بیان کرنا یا جانوروں کو پانی پلانے کیلئے گھاٹ پر لیجانا اس کا مجرد از (ض) وارد ہونا۔ کما فی حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ: اخذ بلسانہ وقال ھذا الذی اوردنی فی الموارد ای موارد المھلکۃ.

(۳) یُسْعَفُ: اِسْعَافٌ، مصدر سے ہے بمعنی کامیاب کردینا۔ یہ سَعَفَ (ف) سَعْفًا بمعنی کامیاب ہونا، پورا کرنا. یقال سعف بمرادہ. ای قضٰی حاجتہ وساعد مطلوبہ. اِسْعاف بمعنی مراد کے مطابق کامیاب کرنا یا کامیاب کردینا۔ یا امیدوار کے مقصد سے بہت زیادہ پورا کرنا۔

(۴) مُرَادٌ. اِیْرَادٌ مصدر افعال سے ہے بمعنی مطلوب ومقصود۔ اور "بِمُرَادِہٖ" میں با زائدہ ہے ای مرادہ۔ یُسْعَفُ کا قائم مقام فاعل ہے اور رَادَ (ض) یَرُوْدُ رَوْدًا بمعنی طلب کرنا۔

(۵) فَتَعَلَّقْتُ: اس کا مصدر تعلّق ہے از تفعل بمعنی متعلق ہونا۔ یقال تعلق بہ. جب کہ وہ اسکے ساتھ لٹکا ہوا ہو۔ عَلِقَ (س) عَلَقًا وعَلاقَۃً وعُلُوْقًا بمعنی متعلق ہونا۔

(۶) اَھْدَابٌ: یہ ھَدَبٌ وھُدْبٌ کی جمع ہے بمعنی طرّہ، پھندنا، دامن۔ اور ھُدْبَۃٌ واحد ہے از (س) اس کا مصدر ھَدَبًا ہے بمعنی پلک یا دامن یا ھُدْبَۃٌ وہ تاگہ جو کپڑے کے کنارے پر لٹکتا ہو۔ اسی لئے پلک کے بال کو کہتے ہیں۔ یقال: ھَدِبَ الْعَیْنُ ھَدَبًا جبکہ پلک کے بال لانبے ہوں. کمافی حدیث رفاعۃ رضی اللہ عنہا: مَامَعَہٗ اِلَّا کَھُدْبَۃِ الثَّوْبِ، باھدابہ میں باء تعدیہ کیلئے ای اخذت باھدابہ. ھَدِبَ یَھْدَبُ (س) ھَدَبًا بمعنی پلک بڑھ جانا اور (ض) سے بمعنی قطع کرنا۔

(۷) خَصَائِصُ: یہ خاصیۃ کی جمع ہے بمعنی مایختص بالشیء یعنی جو چیز اپنے نفس کیلئے پسند کی جائے یا خاص کی جائے، کقولہ تعالیٰ: یختص برحمتہ من یشاء (البقرہ) خَصَّ (ن) خَصًّا وخُصُوْصًا وخُصُوْصِیَّۃً. ای منسوب الی الخاصۃ ضد العامۃ.

(۸) نَافَسْتُ: صیغہ واحد متکلم از مفاعلت اس کے مصادر مُنَافَسَۃٌ ونِفَاسًا ہیں بمعنی کسی نفیس چیز میں محبت کرنا یا رغبت کرنا. یقال نَافَسَ نِفَاسًا ومُنَافَسَۃً یعنی اس لے محبت کی، نَفُسَ (ک) نَفَاسَۃً بمعنی نفیس عمدہ ہونا. نَفِسَ عَلَیْہِ بِالشَّیْءِ بخیلی کی از (س) نَفَاسًا ونَفَاسِیَۃً۔

(۹) مُصَافَاتٌ: یہ مفاعلت کا مصدر ہے بمعنی خالص دوستی، باہم دیگر خالص محبت کرنا یہ صَفْوٌ سے مشتق ہے۔ صَفَا (ن) یَصْفُوْ صَفْوًا وصَفَاءً یعنی وہ محبت جو کدورت کے خلاف ہے. وفی القران: ان اللہ اصطفٰی آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العلمین۔ (آل عمران) اور افتعال سے. اِصْطِفَاء بمعنی اختیار پسندیدہ۔

(۱۰) نَفَائِسُ: یہ نَفِیْسَۃٌ کی جمع ہے بمعنی عمدہ ونفیس ومرغوب ہونا۔ نَفُسَ (ک) نَفَاسَۃً ونَفَاسًا ونُفُوْسًا نَفَسًا بمعنی نفیس ہونا،

Maktaba Tul Ishaat.com

مرغوب ہونا۔ مرتحقیقہ

(١١) صِفَاتٌ: یہ صفت کی جمع ہے بمعنی الاخلاق والعادات. وَصَفَ (ض) یَصِفُ وَصْفًا وصِفَةً یعنی اس کی تعریف بیان کی۔

صفت اور وصف میں فرق: صفت اور وصف میں بالذات کوئی فرق نہیں البتہ اعتباری فرق ہے وہ یہ ہے کہ وصف کہا جاتا ہے واصف کے اعتبار سے یعنی بیان کرنے والا کے اعتبار سے اور صفت کہتے ہیں موصوف کے اعتبار سے اور صفت اصل میں وصف ہی تھا بقاعدۃ عِدَۃٌ واو کو حذف کر دیا اور اس کے آخیر میں تاء لاحق کر دیا گیا اور اس کو تائے مصدری بھی کہا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

(١) فَكُنْتُ بِهِ اَجْلُوْ هُمُوْمِيْ وَاجْتَلِيْ — زَمَانِيَ طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الضِّيَا

(٢) اَرٰى قُرْبَهُ قُرْبٰى وَمَغْنَاهُ غُنْيَةً — وَرُؤْيَتَهُ رِيًّا وَمَحْيَاهُ لِيْ حَيَا

وَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةً.

ترجمہ:۔(١) پس دور کرتا تھا میں اس کی وجہ سے اپنے غموں کو اور دیکھتا تھا میں اپنے زمانہ کو کشادہ پیشانی روشن چمک دار (چہرہ) سمجھتا تھا (یا چہرہ روشن پاتا تھا)۔(٢) اور دیکھتا تھا میں ان کی قربت کو (قرب مکانی کو یا قریب رہنے کو) رشتہ داری اور اُس کے گھر کو باعث استغناء۔ اور اس کے دیدار کو سیرابی۔ اور اس کی زندگی کو اپنے لئے بارش خیال کرتا تھا۔ اور ٹھہرے ہم اس کے پاس اسی حالت میں ایک دراز زمانہ تک۔

(١) كُنْتُ بِهٖ: میں باء کا مجرور اور ہاء کا مضاف محذوف ہے، ای بصحته وبرؤیته. کان یکون افعال ناقصہ از (ن)۔

(٢) اَجْلُوْ: از (ن) مصدر جَلَاءٌ ہے اس کے معنی ہے وطن سے نکالنے اور ظاہر ہونے اور روشن ہونے کے آتے ہیں۔ ومنه جلاء السیف اس کے معنی مانجھنے وزنگ دور کرنے کے بھی آتے ہیں۔ اس کے مصادر جَلْوًا وجَلَاءً بمعنی لوہے کے زنگ کو دور کرنا۔ اگر جلاء کا صلہ "من" یا "عن" ہو تو معنی ہوگا نکلنا ونکالنا۔

(٣) هُمُوْمِيْ: یہ هَمٌّ کی جمع ہے بمعنی غم یہاں پر شاعر نے هُمُوْم کو تلوار سے تشبیہ دی ہے اور اسکے معنی قصد، ارادہ، غم، رنج سب آتے ہیں۔ اھتم افتعال سے توجہ دینا، اہمیت دینا. هِمَّةٌ بمعنی حوصلہ، عزم. والجمع هِمَمٌ. هَمَّ (ن) هَمًّا رنجیدہ کرنا (ض) سے بھی آتا ہے۔

(٤) اَجْتَلِيْ: اس کا مصدر اِجْتِلَاءٌ از افتعال بمعنی دیکھنا ونظر کرنا. جَلَاءٌ (ن) سے، مرتحقیقہ۔

(٥) زَمَانِيْ: یہ، اَزْمِنَةٌ و اَزْمَانٌ اس کی جمع ہیں بمعنی زمانہ، یہاں "زمانی" مفعول اول ہے اجتلی فعل کا، زَمِنَ (س) زَمَنًا و زَمْنَةً بمعنی لنجا ہونا، اَزْمَنَ الشَّيْءُ ۔ دیر تک باقی رہنا، مرتحقیقہ۔

(٦) طَلْقٌ: (بفتح الطاء) اسکی جمع اَطْلَاق آتی ہے بمعنی کشادہ روشن وہنس مکھ چہرہ۔ یقال طلق الرجل طلاقةً ای انبسط وجهه. طَلُقَ (ك) طَلَاقَةً بمعنی ہنس مکھ چہرہ ہونا۔ اور طِلْقٌ (بکسر الطاء) بمعنی زیادہ فصیح ہونا. کما جاء فی الحدیث: افضل الایمان ان

Maktaba Tul Ishaat.com

تلقٰی أخاك بو جہِ طلقٍ.

(۷) اَلْوَجْہُ: وہ چہرہ ہے جس میں آنکھیں، ناک اور منہ شامل ہیں. والجمع اَوْجہٌ و وُجُوْہٌ و اُجُوْہٌ. یقال: وَجُہَ الرجل وجھا و وجاھۃ ای صار وَجِیْھًا (ك) بمعنی سردار ہونا قوم کا، یا بلند مرتبہ والا ہونا، جمع وُجَھَاءُ، مصدر وَجِیْھَۃٌ جمع وَجِیْھَاتٌ آتی ہے. قَالَ تعالیٰ: وُجوہٌ یَّوْمَئِذٍ ناضرۃ الی ربھا ناظرہ.

(۸) مُلْتَمِعُ: یہ صیغہ اسم فاعل اِلْتِمَاعٌ مصدر سے از افتعال بمعنی چمکنا. یقال التمع البرق بجلی چمکی. لَمَعَ (ف) لَمْعًا لَمِیْعًا و لَمْعَانًا و لُمُوْعًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔

(۹) اَلضِّیَا: مصدر ہے بمعنی روشن ہونا، روشنی، نور والجمع اَضْوَاءٌ و ضِیَاءٌ. (ضیاء) الف ممدودہ کے ساتھ ہے ضرورت شعری کی وجہ سے الف مقصورہ کرلیا گیا ہے، کیونکہ قاعدہ ہے جب کہ کسی کلمہ ممدودہ پر وقفہ کیا جائے تو اسے مقصورہ پڑھتے ہیں۔ کمافی التنزیل: ھوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا ۔(یونس) ضَاءَ یَضُوْءُ (ن) ضَوْءً او ضِیَاءً بمعنی روشن ہونا چمکنا۔ اور ''الضیاء'' حال ہے ''زمانی طلق الوجہ'' سے۔ نور اور ضیاء کے درمیان فرق: ''ضیاء'' کہتے ہیں اُس روشنی کو جو ذاتی ہو (یعنی بالذات ہو) اور زیادہ ہو اور ''نور'' اس روشنی کو کہا جاتا ہے جو نہ بالذات ہو بلکہ بالعرض ہو یعنی جو دوسرے سے مستفاد ہو اور نہ زیادہ ہو کمافی القرآن: ھو الذی جعل الشمس ضیاء و القمر نوراً.

(۱۰) اَرٰی: رُؤْیۃٌ مصدر سے از (ف) بمعنی دیکھنا اور ''اری قُرْبَۃً'' یہ مفعول اول ہے اور ''قربیٰ'' مفعول ثانی ہے ''اریٰ'' کا، یہ افعال قلوب سے ہے قرب بمعنی قریب ہونا باعتبار مکان کے، قولہ تعالیٰ: اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۔

(۱۱) قُرْبَۃٌ: نزدیکی۔ قرب بعد کی ضد ہے بمعنی قریب ہونا، یقال قَرُبَ الشیء قُرْبًا و قُرْبَانًا و قُرْبَۃً بمعنی قریب ہونا باعتبار مکان و مقام کے اور قُربٰی قُرْبَۃً و قَرَابَۃً بمعنی قریب ہونا باعتبار رشتہ داری کے سب کے۔ اور قَرُبَ (ك) سے ہے اور ایک کو دوسرے پر مجازاً استعمال کرتے ہیں۔ اور قربت بمعنی باعتبار مرتبہ کے قریب ہونا اور سب کا مادہ (ق، ر، ب) ایک ہی ہے۔

(۱۲) مَغْنَاہُ: مغنی کے معنی ہے ظرف، ٹھہرنے کی جگہ، بے پردہ ہونا، منزل، اور دار کے آتے ہیں والجمع مَغَانٍ و مَغَانِی. (س) غِنًی و مَغْنًی بمعنی اقامت کرنا، و دولت مند ہونا۔ دار اور مغنی میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ لفظ ''دار'' بہت وسیع اور دیواروں سے گھرے ہوئے گھر کو کہا جاتا ہے اور ''مغنی'' چھوٹا مکان کو کہا جائیگا جس میں انسان گذارہ کرے۔

(۱۳) غُنْیَۃٌ: (بضم الغین و کسرھا) بمعنی بے پردہ اور جو بے پردہ کردے اور یہ فُعْلَۃٌ کے وزن پر ہے بمعنی مفعول کے ہے یا فاعل کے معنی میں اس کا مجرد (س) سے آتا ہے۔

(۱۴) رِیًّا: (بفتح الراء و کسرھا) بمعنی سیرابی و تازگی مصدر ریا ہے۔ اصلی حروف (ر، و، ی) ہے از (س) اس کی صفت کا صیغہ ''ریان'' ہے۔ کمامر

(۱۵) مَحْیَاہُ: بمعنی چہرہ یا یہ حَیَاءٌ (بالمدو بالقصر) سے ماخوذ ہے بمعنی شرم کے ہیں تو محیاء کے معنی شرم کی جگہ کے ہونگے کیونکہ شرم کا

Maktaba Tul Ishaat.com

اثر چہرہ پر زیادہ ہوتا ہے اس لئے چہرہ کو محیاء کہنے لگے۔ یا یہ حیا (بالقصر) سے ماخوذ ہے جس کے معنی بارش کے ہیں اور محیا اسم ظرف ہے یا مصدر ہے اور محیة بمعنی چہرہ یہ "تَحِيَّة" کا ظرف ہے تحیۃ کے معنی سلام کے ہیں۔ اور محیا مصدر میمی ہے بمعنی حیات، جیسے: قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (انعام) حَيٌّ بمعنی زندہ ہونا۔

(۱۶) حَيَاءُ: (بالمدو بالقصر) دونوں طرح جائز ہے. هو من السماء المطر و ذلك لان المطر اذا احيا الارض بعد موتها فهو حياء. اور اس کے معنی بارش اور گھانس کے ہیں کیونکہ گھاس بارش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰى: فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۔ (النحل:٦١)

(۱۷) لبثنا: لَبِثَ (س) لَبْثًا لِبَاثَةً و لُبَاثًا بمعنی ٹھہرنا و اقامت کرنا. يُقَالُ لَبِثَ بِالْمَكَانِ . اس نے مکان میں اقامت کی۔ قاعدہ: جو لفظ باب سمع سے آتا ہے تو لازمی اس کا مصدر متحرک العین ہوتا ہے۔ قال تعالٰى: فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (ھود)۔

(۱۸) بُرْهَةٌ: (بالضم والفتح) بمعنی زمانہ قلیل کے ہیں یا مطلق زمانہ خواہ کم ہو یا زیادہ ہو۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ اس کے معنی مدت طویل کے بھی آتے ہیں، والجمع بُرَهٌ و بُرْهَاتٌ ۔ اور "مُدَدٌ"، "بُرْهَة" سے عام ہے کیونکہ مدت کا استعمال قلیل و کثیر دونوں کیلئے ہوتا ہے، بَرِهَ (س) بَرَهًا، بمعنی بیماری کے بعد جسم کا اصلی حالت پر آنا۔

☆......☆......☆

يُنْشِئُ لِيْ كُلَّ يَوْمٍ نُزْهَةً. وَيَدْرَأُ عَنْ قَلْبِيْ شُبْهَةً، اِلٰى اَنْ جَدَحَتْ لَهُ يَدُ الْاِمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ وَاَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ.

ترجمہ:۔ پیدا کرتا تھا وہ میرے لئے ہر دن ایک نئی تازگی۔ اور دور کرتا تھا میرے دل سے شبہات کو، یہاں تک کہ ملا دیا اس کیلئے مفلسی کے ہاتھ نے فراق کا پیالہ۔ (یہاں تک کہ تنگدستی نے جدائی کا پیالہ تیار کیا) اور بھڑکایا ہے اس کو خالی ہڈی کے نہ ہونے نے۔ (یعنی خالی ہڈی تک بھی محتاجی نے اس کو آمادہ کرلیا)۔

(۱) يُنْشِئُ: اِنْشَاءٌ مصدر سے از افعال۔ پیدا کرنا، نَشَأَ (ف،ك) سے نو پیدا ہونا، زندہ ہونا۔ وَقَالَ تَعَالٰى: وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۔ (الرعد)

(۲) نُزْهَةٌ: بمعنی بے عیب ہونا، دور ہونا، پاکیزگی، تازگی، خوشی. يقال فلان نزه، یعنی وہ بری عادتوں سے دور ہے۔ اب اس کے معنی فائدے اور پاکیزگی کے ہوگئے ہیں. و منه التَّنَزُّهُ بمعنی باغ میں سیر کرنیکے ہیں اور نَزِهَ (س،ك) نَزَاهَةً و نَزَاهِيَةً، بمعنی عیب سے پاک ہونا، بری بات سے بچنا، پاکدامن ہونا۔

(۳) يَدْرَأُ: از (ف) اس کا مصدر "دَرْءٌ، و دَرْءَ ةٌ" ہے بمعنی دفع کرنا دور کرنا، یا سختی سے دور کرنا۔ وفی التنزيل: ويدرؤا عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات بالله. (النور)

(۴) شُبْهَةٌ: (بضم الشين) اس کی جمع شُبَهٌ و شُبْهَاتٌ آتی ہیں (بفتح الباء وضم الباء وسكون الباء) اور یہ مفعول ہے تینوں

Maktaba Tul Ishaat.com

حالتوں میں یَدْرَأُ کا۔ شبہ بمعنی تشبیہ دینا تفعیل سے یا مشابہ بنانا۔ تشبہ تفعل سے بمعنی مشابہ و ہم شکل ہونا۔ اِشْتِبہ افتعال سے شک کرنا۔

قال تعالیٰ: وماقتلوہ وماصلبوہ ولکن شبہ له۔(النساء)

(۵) **جَذَحَتْ**: از (ف) جَذْحًا بمعنی خاص ستوؤں کو دودھ یا پانی میں ملانے کے ہیں۔ گوندھنا یا خلط ملط کرنا، یا مخلوط ہو جانا۔ ومنہُ **اَلْمِجْدَحُ**: وہ آلہ جس سے ستو ملائے جائیں، ستارہ۔ کمافی الحدیث: اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا۔ (مسلم)

(۶) **اِمْلاق**: بمعنی تنگدست ہونا، فقیری محتاج ہونا۔ وفی القرآن: لاتقتلوا اولادکم خشیۃ املاق ۔(بنی اسرائیل) ازافعال نرم کرلینا اس کا مجرد مَلَقَةٌ بمعنی سخت پتھر گویا مفلس بھی مثل سخت پتھر کے ہوتا ہے، اس سے کسی کو فیض نہیں پہنچتا۔ یا یہ مَلَقٌ (بفتح اللام) سے ماخوذ ہے بمعنی کشادہ زمین چونکہ مفلس بھی کھلی زمین پر پڑا رہتا ہے، مَلَقَ (ن) نرم ہونا، اور تملق تفعل سے بمعنی چاپلوسی کرنا۔ کیونکہ یہاں بھی اپنے کو دوسروں کے سامنے نرم کردیا جاتا ہے اگر فقیر کے معنی ہوں تو (س) سے ہے۔

(۷) **کَاْسٌ**: (مؤنث) شراب سے بھرا ہوا پیالہ والجمع کُؤسٌ واَکْوُسٌ کَاْسَاتٌ وکِئَاسٌ۔ کمافی القرآن: وَکَاْسٍ مِنْ مَعِیْنٍ۔(الواقعہ) یا وہ پیالہ جس میں کچھ نہ کچھ ہو، خالی نہ ہو، اور خالی پیالہ کو ''زجاجہ'' کہتے ہیں اور ''کَاْس'' شراب کو بھی کہتے ہیں۔ کَاَسَ یکوس (ن) کَوْسًا. البعیرُ بمعنی اونٹ کا ایک ٹانگ میں زخم کی وجہ سے تین ٹانگوں پر چلنا۔

(۸) **الفِرَاق**: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے ای المفارقة. ومنه التفریق ہے۔ (ن،ض) فَرْقًا بمعنی جدا کرنا، فرق کرنا۔ (س) فَرَقًا بمعنی گھبرانا، ڈرنا۔ فَرَّقَ تفعیل۔ جدا کردینا، ڈرانا، منتشر کرنا۔ تفرق منتشر ہونا، برباد ہونا۔ فراق بمعنی اختیار، خصوصیت وَالْجمعُ فُرُوْقٌ. فِرَاقٌ روانگی، فریق جماعت۔ قَالَ تَعَالیٰ: هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ. (الکهف)

(۹) **اَغْوَاهُ**: یہ اِغْوَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی برانگیختہ کرنا، ازافعال۔ اور مجرد (س) غَوِیَ بمعنی فریفتہ ہونا، اور (ن) سے چمٹ جانا۔ اور سمع سے برانگیختہ ہونا، ابھارنا بھی آتا ہے۔

(۱۰) **عُدْمٌ**: (بفتح العین وضمها) بمعنی گم ہونا، فقدان ہونا، اور یہ عَدَمٌ، عَدَمُ، عُدْمُ، عُدْمٌ اور عُدُمٌ بمعنی گم ہونا، فقدان ہونا، عَدِمَ (س) عُدْمًا و عَدَمًا بمعنی گم ہونا۔ اور افعال سے اِعْدَام بمعنی فقیر ہو جانا اور عدیم نظیر جمع عُدَمَاءُ. عدم اور فقد میں فرق: دونوں کے معنی کسی چیز کے موجود نہ رہنے کے ہیں پھر دونوں میں فرق یوں بیان کیا جاتا ہے کہ فقد کا اطلاق عام ہے، چاہے کوئی چیز شروع سے نہ ہو یا بعد میں وجود نہ رہے اور عدم اس چیز کو کہتے ہیں جو شروع سے وجود ہی نہ ہو۔ خلاصہ: یہ نکلا کہ فقد عام ہے اور عدم خاص ہے۔

(۱۱) **اَلْعُرَاق**: (بضم العین) عَرْقٌ کی جمع ہے یعنی وہ ہڈی جس پر گوشت نہ رہا ہو یا بہت بارش. عَرَقَ یَعْرُقُ (ن) عَرْقًا و مَعْرُوقًا بمعنی ہڈی کا کل گوشت کھالینا۔ اور عُرَاقٌ (بضم العین) بمعنی نطفہ اور زیادہ بارش کے بھی آتے ہیں اور عِراق (بکسر العین) ایک مشہور ملک کا نام ہے، بعض نے عراق کو جمع کہا ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ فعال کے وزن پر جمع نہیں آتی۔ عراق وہ ملک جو طولاً عبادان سے موصل تک ہے اور عَرْضًا قادسیہ سے حلوان تک پھیلا ہوا ہے۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

بِتَطْلِيْقِ الْعِرَاقِ وَلَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الْاِرْفَاقِ اِلٰى مَفَاوِزِ الْاٰفَاقِ وَنَظَمَهُ فِيْ سِلْكِ الرِّفَاقِ.

ترجمہ:۔عراق چھوڑنے پر۔اور پھینک دیا ہے اس کو (معدومیٔ سہولت نے) نفع نہ ہونے نے۔اطراف کے جنگلوں کی طرف یا دنیا کے جنگلوں کی طرف۔اور پرودیا ہے اس کو مسافروں کی لڑی میں۔

(۱) تَطْلِيْق: یہ تفعیل کا مصدر ہے بمعنی چھوڑ دینا۔ یقال: طلقت القوم ای ترکتها. یہ اکثر (ك) سے آتا ہے اور (ن) سے بھی آتا ہے مگر کم۔قَالَ تَعَالٰى: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ۔(البقرہ)

(۲) اَلْعِرَاقُ۔یہ ایک شہر کا نام ہے کمافی الحدیث: اِنَّهُ علیه السلام وَقَّتَ لاهلِ الْعِرَاقِ ذاتَ عِرْقٍ۔

(۳) لَفَظَتْهُ: لفظ مصدر ہے از (ض) بمعنی پھینک دینا۔قَالَ تَعَالٰى: مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ۔(ق)

(۴) مُعَاوِزُ: یہ مَعْوَزٌ کی جمع ہے اس کے معنی ہے ضرورت کے وقت نہ ملنا یا یہ مَعْوَزٌ مصدر میمی کی جمع ہے بمعنی مطلق ناکامیابی اور (س) سے اس کے معنی کمیاب ہونا، معدوم ہونے کے آتے ہیں اور یہاں پر مراد بدحالی، اور تنگدستی ہے۔عَازَيَعُوْزُ (ن) عَوْزًا بمعنی محتاج ہونا۔ اور مُعاوِزٌ مُعاوِزَةٌ، مِعْوَزَةٌ بمعنی پھٹا پرانا کپڑا، یا ہر وہ کپڑا جس سے دوسرے کپڑے کی حفاظت کی جائے و الجمع مُعَاوِزٌ و مُعَاوِزَةٌ۔

(۵) اِرْفَاقِ: افعال سے مدد کرنا اس کا صلہ ''لام وعلیٰ'' کے ساتھ آتا ہے ''رِفْقٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی نفع دینا یا اٹھانا، یا رفیق سے ماخوذ ہے بمعنی رفیق بنانا اور رِفْقٌ یہ عنف کی ضد ہے اور اِرْفَاقٌ بمعنی اعانت (ن) رِفْقًا بمعنی نفع پہونچانا، اور (ك) رِفَاقَةً، بمعنی رفیق ہونا اور (س) رَفَقًا مِرْفَقًا بمعنی نرمی و مہربانی کرنا و نرم ہونا۔وفی الحدیث: ماكان الرفق فی شیءٍ اِلَّا زَانَهُ.

(۶) مَفَاوِزُ: یہ مَفَاوِزَةٌ کی جمع ہے بمعنی جنگل اور یہ فَوْزٌ سے ماخوذ ہے اس کے اصل معنی کامیاب ہونے، ہلاک ہونے کے ہیں چونکہ جنگل میں ہلاکت و کامیابی دونوں کے سامان موجود ہوتے ہیں و الجمع مَفَازَاتٌ. قال تعالٰی: فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب. (الآية). فَازَيَفُوْزُ (ن) فَوْزًا بمعنی کامیاب ہونا.

(۷) اٰفَاقِ: یہ جمع ہے افق کی بمعنی کنارہ آسمان یا اطراف از (ض) قَالَ تَعَالٰى: سنريهم آياتنافي الأفاق۔(حم السجدہ) اس کی جمع اُفُقٌ بھی ہے۔اَفَقَ (ض) اُفُقًا بمعنی آفاق میں گھومنا۔

(۸) نَظَمَهُ: یہ نظم سے ہے از (ض) بمعنی موتی پرونا، نظام وہ دھاگہ ہے جس میں موتی پروئے جاتے ہیں اس کی جمع نُظُمٌ آتی ہے مثل کتب اور یہ متعدی بغیر حرف جر کے ہوتا ہے۔

(۹) سِلْكٌ: وہ دھاگہ جس میں موتی پروئے جاتے ہیں خواہ بالفعل ہو یا نہ ہو اور ''سلك الرفاق'' سے مراد وہ راستہ ہے جس میں چلتے وقت پروئے جاتے ہوں۔اور ''خَيْطٌ'' مطلق دھاگہ کو کہتے ہیں اور ''سمط'' وہ دھاگہ ہے جس میں موتی بالفعل موجود ہوں اور ''سِلْكٌ'' یہ سِلْكَةٌ کی جمع ہے اور جمع الجمع اَسْلَاكٌ یاسُلُوْكٌ آتی ہیں از (ن) بمعنی داخل ہونا، اتباع کرنا۔

(۱۰) اَلرِّفَاقِ: یہ رُفْقَةٌ یا رفیق کی جمع ہے بمعنی وہ دوست جو ہمراہ ہو یہاں مراد مسافر ہے۔اس کی جمع رُفَقَاءُ. رَفُقَ (ك) رَفْقًا بمعنی نفع پہنچانا، اور (س) سے بمعنی رحم کرنا، نرمی کرنا. قال تعالٰی: وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا.

Maktaba Tul Ishaat.com

خُفُوْقُ رَأيَةِ الْإِخْفَاقِ فَشَحَذَ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهِ وَظَعَنَ يَقْتَادُ الْقَلْبَ بِأَزِمَّتِهِ.

ترجمہ:۔ نامرادی کے جھنڈے کی حرکت نے (بدبختی نے) پس تیز کیا اس نے کوچ کے واسطے ارادے کی دھار کو۔ اور روانہ ہو گیا وہ اس حال میں کہ کھینچتا تھا ہر شخص کے دل کو اپنی لگام سے (محبت کی انگلیوں سے)۔

(۱) خُفُوْق: بمعنی حرکت کرنا،، ڈورنا، ہلنا، غروب ہونا، ڈوب جانا، طلوع ہونا۔ من الاضداد۔ از (ن، ض) خَفْقًا و خُفُوْقًا خَفَقَانًا۔ یقال اخفق الصیاد۔ جب صیاد نا کام رہے۔ اور ضرب سے بمعنی مضطرب ہونا، بے قرار ہونا، گھبرانا۔

(۲) رَأيَة: بمعنی جھنڈا ونشان والجمع رَايَاتٌ اور رائی جو لِوَاءٌ سے بڑا ہوتا ہے، کیونکہ لِوَاءٌ چھوٹے جھنڈے کو کہتے ہیں لِواء اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اور باب افعال سے بمعنی جھنڈا گاڑنا۔

(۳) الْإِخْفَاق: نامرادی یہ مصدر ہے از افعال بمعنی محروم ہونا اور نقصان میں رہنا۔ اس کا مجرد (ض) سے ہے۔

(۴) فَشَحَذَ: از (ف) شَحْذًا بمعنی چھری کا تیز کرنا۔ شَحِذٌ۔ وہ پتھر جس پر چھری تیز کی جائے۔ شَحِيْذٌ و شُحُوْذٌ۔ تیز چھری کو کہتے ہیں۔ یقال: شَحَذَ السِّكِّين شَحْذًا۔ جب کہ وہ چھری کو تیز کرے، وفی الحدیث: هَلُمِّي الْمُدْيَةَ. مِشْحَذ بمعنی تیز کرنے کا آلہ والجمع مَشَاحِذُ۔

(۵) رِحْلَة: بمعنی ارتحال یعنی کوچ کرنا و چلے جانا از (ف) اور راحِل کی جمع رُحَلٌ آتی ہے۔ وفی التنزیل: رحلة الشتاء والصیف (قریش) اور از تِحَالٌ و تَرَحَّلٌ کے معنی بھی کوچ کرنے کے ہیں۔ مجرد (ف) سے بمعنی ترک وطن کرنا، تفعیل سے کوچ کرانا۔

(۶) غِرَارٌ: یہ غِرٌ کی جمع ہے بمعنی تلوار یا نیزے کی دھار اور تیزی کو کہتے ہیں اور اس کی جمع اَغِرَةٌ آتی ہے ور جو جمع فِعْلَةٌ (بکسر الفاء) کے وزن پر ہو تو وہ افتعال کے معنی میں ہوتا ہے۔

(۷) عَزْمَتِهِ: بمعنی پختہ ارادہ کرنا۔ از (ض) کمافی التنزیل: فَإِذَاعَزَمْتَ فتوکل علی اللہ۔ (ال عمران) عزمت علیه اور اعتزمت علیه ایک ہی معنی ہیں (ضرب، افتعال) بمعنی قصد مصمم ہے۔

(۸) ظَعَنَ: یہ ظَعْنٌ مصدر ہے از (ف) بمعنی کوچ کرنے کے ہے ظَعَنٌ (بفتح العین و سکونها) دونوں طرح مستعمل ہے۔ کما فی القرآن: یوم ظعنکم ویوم اقامتکم۔ (النحل) اس کے مصادر ظَعْنًا و ظَعَنًا و ظُعُوْنًا و مَظْعَنًا ہیں۔ چلنا، کوچ کرنا، اور ظَعِيْنَة: وہ عورت ہے جو ہودج پر بیٹھ کر کوچ کرتی ہو۔

(۹) یَقْتَادُ: یہ اِقْتِيَادٌ مصدر ہے از افتعال یہ لازمی و متعدی دونوں مستعمل ہے بمعنی اونٹ کو کھینچنا یا لگام کھینچنا، اور اونٹ کی ناک میں جو لکڑی داخل کرتے ہیں اس کو بُرَة کہتے ہیں اور اسکے قریب جو چھوٹا سا دھاگہ ہوتا ہے۔ اس کو مِقْوَد کہتے ہیں اور بڑی مہار کو زِمَامَة کہتے ہیں اور "یقتادُ القلب" یہ حال ہے، ظعنٌ کی ضمیر سے، اور (ن) سے بمعنی آگے سے کھینچنا۔ وبمعنی قصاص لینا (س) سے بمعنی گردن دراز ہونا۔ اور یقتاد القلب میں "القَلْب" کے الف لام، عوض مضاف الیہ ہے ای قلبی یا یہاں قلب بمعنی قلوب کے ہے۔

(۱۰) بِأَزِمَّتِهِ: یہاں باء استعانت کیلئے ہے، یہ زمام کی جمع ہے بمعنی نکیل، لگام، مہار، باگ از (ن) بمعنی باندھنا، مضبوط باندھنا. زَمَّ

Maktaba Tul Ishaat.com

الْجِمَالَ نکیل ڈالی۔ یقال زمَّتِ الناقةُ اذاعقلت علیھاالزمام. اَزِمَّتِهٖ کی ضمیر ظَعَنَ فاعل کی طرف راجع ہے۔ اَلْقَلْبُ میں قلب، قلبی کے معنی میں ہے اوراس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ ایک اونٹ کیلئے ایک رسی ہوتی ہے پھر مصنف یہاں جمع کیوں لائے؟ تو جواب یہ ہے کہ اپنے دل کو بہت سے اونٹوں سے تشبیہ دی ہے یا قلب یہ قلوب کے معنی میں ہے اور ازمۃ کی ضمیر قلب کی طرف راجع ہے تو اس وقت یہ معنی ہونگے کہ وہ کھینچتا تھا لوگوں کے دل کو ان کی بالوں (رسیوں) کے ساتھ:

☆......☆......☆

(۳) فَمَارَاقَنِیْ مَنْ لَّاقَنِیْ بَعْدَ بُعْدِهٖ　　وَلَاشَاقَنِیْ مَنْ سَاقَنِیْ لِوِصَالِهٖ

(۴) وَلَالَاحَ مُذْ نَدَّ نِدٌّ لِفَضْلِهٖ　　وَلَاذُوْخِلَالٍ حَازَ مِثْلَ خِلَالِهٖ

ترجمہ:۔ (۳) پس نہ تعجب میں ڈال سکا مجھے جس نے بھی ملاقات کی اس کے جانے کے بعد۔ اور نہ مجھے شوق میں ڈال سکا جس نے بھی ہنکایا (طلب کیا) کسی شخص کی ملاقات وہمنشینی کیلئے۔ (۴) اور نہیں ظاہر ہوا میرے لئے کوئی شخص جب وہ چلا گیا اس جیسا فضیلت والا۔ اور نہ کوئی ایسا دوستیوں والا ظاہر ہوا کہ جس نے اس جیسی خصلتیں جمع کی ہوں۔

(۱) رَاقَنِیْ: از (ن) رَوْقًا و رَوْقَانًا مصدر ہیں یہ اجوف واوی ہے بمعنی تعجب میں ڈالنا، پسند آنا، خوشگوار ہونا وصاف ہونا۔ یہ متعدی بنفسہ آتا ہے۔ یقال راقنی الشیء روقا یعنی تعجب میں ڈالنا۔ اس کی جمع رُوْقٌ و رُوْقَةٌ ہیں۔ اور لاقنی و راقنی کا تعلق تنازع فعلین سے ہیں۔

(۲) لَاقَنِیْ: لَاقَ (ض) لَیْقًا و لَیَاقًا و لَیَاقَةً و لَیَقَانًا بمعنی پناہ پکڑنا، لازم پکڑنا، سمٹ جانا، مل جانا۔ یہاں اس کے معنی ملنے کے نہیں ہیں، کیونکہ ملنے کے معنی میں آتا ہے تو یہ (س) سے آتا ہے جو کہ ناقص ہے اور اس جگہ اجوف ہے، لہٰذا اس کے معنی انصاف کے ہوں گے۔ اور یہ (ض) سے آتا ہے یائی ہے بمعنی روکنا۔

(۳) بُعْدَ: از کرم بَعُدًا، بمعنی دور ہونا، مرنا، اور (س) بَعَدًا بمعنی دور ہونا۔ جو قرب کی ضد ہے: للہ الامر من قبل و من بعد. اور بُعد کے معنی دوری وہلاکت کے بھی ہے. کمافی التنزیل: اَلَابُعْداً لِمَدْیَنَ کمابعدت ثمود (ہود) اور بُعْدٌ بمعنی جدائی ہے۔

(۴) شَاقَ: (ن) شَوْقًا بمعنی شوق میں ڈالنا۔ ومنه الشائق بمعنی معشوق یا مشتاق۔ اور یہ (ن) سے اجوف واوی ہے۔ اور متعدی بنفسہ ہے اور یہ اجوف یائی بھی آتا ہے۔ اور شائق لغت کے اعتبار سے عاشق کو نہیں کہتے ہیں، محاورہ میں اس کے معنی میں لینا صحیح ہے اور شوق کے معنی کسی چیز کی خواہش دل میں پیدا ہو. قال تَعَالٰی: این شرکائی الذین کنتم تشاقون فیھم.

(۵) سَاقَنِیْ: یہ سَوْقٌ مصدر سے ہے بمعنی پیچھے سے کھینچنا، ہنکانا و چلانا وَمِنْهُ السُّوْقُ. کیونکہ لوگ بازار کی طرف اپنا سامان ہنکا کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کو سوق کہتے ہیں۔ قَالَ تَعَالٰی: وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا۔ (الزمر)

(۶) لِوَصَالِهٖ: وَصَلَ (ض) وِصَالًا بمعنی ملنا وملانا۔ یہ قطع کی ضد ہے اور لِوَصَالِهٖ میں بھی تنازع فعلین ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: فما کان لشرکائھم فلایصل الی اللہ۔ (انعام)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) لَاحَ: یَلُوْحُ (ن) لَوْحًا بمعنی ظاہر ہونا و چمکنا۔ یقال: لاح الرجل لوحا. ای برز و ظهر و لاح.

(۸) نَدَّ: از (ض) بمعنی اونٹ کا بھاگ جانا۔ یقال ندا البعیر، وندت الابل. اس کے مصادر نَدًّا و نَدِیْدًا و نُدُوْدًا آتے ہیں اور نِدٌّ (بالکسر) کی جمع اَنْدَادٌ آتی ہے بمعنی مماثل، نظیر، مثل، قوله تعالیٰ: ومن الناس من یتخذمن دون الله اندادا۔ (البقرہ)

(۹) لِفَضْلِهٖ: الفضل بمعنی العلم و الفضیلة (ن). قوله تعالیٰ: ولا یأتل اولو الفضل.

(۱۰) خِلَالٌ: یہ عطف ہے "نَدَّ" پر یہ خُلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی دوستی یا خَلَّةٌ (بالفتح) کی جمع ہے بمعنی خصلت۔ یا خِلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی محتاج ہونا، دوستی کرنا، اس کے معنی تلوار کے بھی آتے ہیں، دوستی معنی ہوتو جمع خِلَالٌ و خِلَلٌ ہیں، اگر خصلت ہو تو جمع خُلَالٌ یا خِلِلٌ ہے بھائی چارہ۔ جمع اس کی خِلَلٌ و خِلَالٌ۔ ومنه خلیل بمعنی خالص دوست والجمع اَخِلَّاءُ، وخُلَّانٌ. قال تعالیٰ: واتخذ الله ابراهیم خلیلا (النساء) اور خُلٌّ دوست جمع اَخِلَّاءُ (ن ض) سے خَلًّا و خُلُوْلًا دبلا ہونا۔ اور تفعل سے تخلل بمعنی درمیان سے نکلنا۔ اختلال. افتعال سے خرابی آنا کمزوری آنا۔ تفعیل سے سرکہ بنانا، خلال کرنا۔ افعال سے کسی کام میں ڈالنا۔

(۱۱) حَازَ: بمعنی جمع کرنا۔ اصل میں "حَوْزٌ" تھا (ن) حَوْزًا و حِیَازَةً بمعنی ملانا، جمع کرنا۔ اگر یائی ہو تو معنی اونٹ کے شدت سے تھکنے کے آتے ہیں۔ اِحْتِیَازٌ بمعنی اپنے لئے جمع کرنا۔ کقوله تعالیٰ: اومتحیز الی فئة۔ (انفال)

(۱۲) خِلَالِهٖ: یہ خَلَّةٌ (بالفتح) کی جمع ہے بمعنی خصلت یا دوستی کرنا والجمع خلال خلل. قدمر تحقیقه.

☆......☆......☆

وَاسْتَسَرَّ عَنِّیْ حِیْنًا لَا اَعْرِفُ لَهٗ عَرِیْنًا وَلَا اَجِدُ عَنْهُ مُبِیْنًا فَلَمَّا اُبْتُ مِنْ غُرْبَتِیْ اِلٰی مَنْبِتِ شُعْبَتِیْ.

ترجمہ:۔ اور وہ ایک عرصہ دراز تک مجھ سے ایسا پوشیدہ رہا کہ میں اس کا مکان (بن) بھی نہ جانتا تھا۔ نہ کوئی ایسا شخص پاتا تھا جو اس کی خبر دینے والا ہو۔ پس جب میں اپنے سفر سے واپس اپنے وطن کی طرف لوٹا۔

(۱) وَاسْتَسَرَّ: بمعنی بہت زیادہ چھپنا "س، ت" طلب کیلئے نہیں، مبالغہ کیلئے ہے یہ ماخوذ ہے سِرٌّ سے بمعنی چھپنا، سر جہاں بھی ہوگا پوشیدگی کے معنی پائے جائیں گے۔ یعنی بہت زیادہ پوشیدہ ہوا، سَرَّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش کرنا، خوش ہونا۔ سِرٌّ، راز جمع اَسْرَارٌ. سَرِیْرٌ: چارپائی، تخت والجمع سَرَائِرُ. مِسَرَّةٌ: ٹیلی فون جم۔ سُرَرٌ۔ ہتھیلی کے خطوط و نشان سِرَارٌ پیشانی کے خطوط ہیں سَرَّاءُ۔ خوشی و خوشحالی، شادمانی. قَالَ تعالیٰ: یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ۔ (الطارق)

(۲) حِیْنًا: کے اندر تنوین تعظیم کیلئے ہے بمعنی مطلق زمانہ یا مطلق وقت جمع احیان ہے وجمع الجمع احائین آتی ہے از (ض) بمعنی قریب ہونا۔ قوله تعالیٰ: هَلْ اَتٰی علی الانسان حین من الدهر۔ (الدهر)

(۳) اَعْرِفُ: بمعنی علم و معرفت از (ض) یا معرفت سے مراد وہ علم ہے جو مسبوق بالعدم ہو، قد مر تحقیقه۔

(۴) عَرِیْنٌ: کی جمع عُرُنٌ مثل عُنُقٌ آتی ہے (ن ض) عَرْنًا السهم یعنی تیروں کو ترتیب سے رکھنا اور عَرِیْنَةٌ کی جمع عَرَائِنُ بمعنی شیر کی جھاڑی جس میں شیر بھی موجود ہوں اور معلوم نہ ہو۔ یہاں مراد مکان ہے اور عَرِیْن کے معنی گھر کے صحن کے بھی آتے ہیں۔ اور

Maktaba Tul Ishaat.com

غابہ، اس جنگل کو کہتے ہیں جس میں شیر چھپ سکے اور معلوم نہ ہو۔ اور ہرن کی جھاڑی کو "کناسٌ" کہتے ہیں۔

(۵) اَجِدُ: وِجْدانٌ (ض) سے واحد متکلم ہے، قَالَ تعالٰی: او اجد علی النار هُدٰی۔ (طٰہ)

(۶) مُبِیْنًا: اسم فاعل ہے از افعال بمعنی ظاہر کرنے والا اس کا مصدر اِبَانَةٌ آتا ہے، مجرد (ض) سے ہے بمعنی مافی الضمیر کو بیان کرنا۔

قولہ تعالٰی: انی اذا لفی ضلال مبین۔

(۷) اُبْتُ: بروزن قلت۔ اس کا مصدر "اَوْبٌ" ہے بمعنی مطلق رجوع کرنا اور عود کے معنی ہے اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف رجوع کرنا، از (ن) اَوْبًا مَابًا بمعنی واپس ہونا۔ یقال: آب الی الشیء ای رجع اَوْبًا و اِیَابًا اس کے مصادر ہیں والجمع آئِبُوْنَ. اُوَّابٌ و اُیَّابٌ بمعنی مرجع. کمافی الحدیث: آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. و منہ مآب بمعنی مرجع۔ وفی التنزیل: ان الینا ایابھم۔ (الغاشیة)

(۸) فَلَمَّا: سیبویہ نے کہا ہے کہ تمام کلموں میں عجیب تر کلمہ "فَلَمَّا" ہے، یہ اسم پر داخل ہونے سے مستثنیٰ ہوتا ہے، غرضیکہ اس کی حالت بدلتی رہتی ہے، جیسے: فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ۔ (یوسف)

(۹) غُرْبَةٌ: وغُرَبٌ و اغْتِرابٌ کے معنی سفر کے ہیں اور تغریب کے معنی جلاوطن کرنے کے ہیں۔ غَرَبَ (ن) غُرُوْبًا بمعنی سفر کرنا، اغتراب کے بھی یہی معنی ہے۔

(۱۰) مَنْبِتٌ: (بفتح المیم و کسرھا) ای موضع النّبات بمعنی اُگنے کی جگہ۔ یقال نَبَتَ (ن) نَبْتًا و نَبَاتًا یعنی وہ چیز اُگی اور زمین سے نکلی اور مَنْبِت (بالکسر) خلاف قیاس ہے ورنہ (بفتح الباء) آنا چاہیئے افعال سے اِنْبات بمعنی اُگانا. کمافی القرآن: تنبت بالدھن۔ (المؤمنون)

(۱۱) شُعْبَة: بمعنی گروہ، فرقہ، خواہ کسی چیز کا ہو، درخت کی شاخیں، پہاڑ کی گھاٹی. والجمع شُعَبٌ و شِعَابٌ یہ واحد ہے بمعنی قبیلہ و شاخ یہاں مراد وطن ہے۔ شَعَبَ (ف) شَعْبًا. یقال شَعَبَ الشیء یعنی چیز کو جمع کیا، پراگندہ کیا، درست کیا، فاسد کیا، یہ من الاضداد ہے (بضم الشین) بمعنی شاخ جمع اَشْعَابٌ و شِعَبٌ ہیں اور شعب کے اصلی معنی ہے جمع کرنا، و متفرق کرنا۔ اصلاح و افساد کے معنی ہیں. من الاضداد. کمافی الحدیث: الحیاء شعبة من الایمان. (س) سے بھی آتا ہے، افعال و تفعل سے بمعنی ہمیشہ کیلئے جدا ہونا۔ اور "منبت شعب" سے مراد وطن ہے۔

☆......☆......☆

حَضَرْتُ دَارَ کُتُبِهَا الَّتِیْ هِیَ مُنْتَدَی الْمُتَاَدِّبِیْنَ وَمُلْتَقَی الْقَاطِنِیْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِیْنَ فَدَخَلَ ذُوْلِحْیَةٍ کَثَّةٍ وَهَیْئَةٍ رَثَّةٍ.

ترجمہ:۔ تو حاضر ہوا میں ایسے کتب خانہ میں جو ادیبوں کی مجلس اور مقیموں اور مسافروں کی ملاقات کی جگہ تھی۔ (تو میں نے دیکھا کہ) پس داخل ہوا ایک گھنی داڑھی والا شخص پراگندہ حالت میں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱)حَضَرْتُ: اس کا مصدر حضور ہے بمعنی حاضر ہونا۔ یہ جواب لَمّا ہے۔ یہ غَیْبٌ و غَیْبَۃٌ کی ضد ہے۔ یقال: حَضَرَ(ن) حُضُوْرًا وَحَضَارَۃً یعنی وہ حاضر ہوا۔ یہ لازم بھی ہے اور متعدی بھی ہے۔ اِحْضَار بمعنی حاضر کرنا از افعال۔ اور (س، ک) سے بھی آتا ہے بمعنی حاضر ہونا. کمافی القران: واذاحضر القسمة ۔(النساء) اور (س) جو آتا ہے وہ غیر فصیح ہے۔

(۲)دَارَ کُتُبِھَا: دار یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے لیکن بطور مؤنث زیادہ استعمال ہے، بمعنی گھر و مسکن۔ دَرَّ(ض) دَرًّا. وجهه بمعنی بیماری کے بعد نکھرنا، (ض) دَرِیْرًا۔ تیز دوڑنا۔ والجمع دُوْرٌ، اَدْوُرٌ، اَدْوِرَۃٌ، اَدْوَارٌ، دِیَارٌ، و دِیَارَۃٌ و دِیَارَاتٌ وَدَارَۃٌ۔ والدار اخص معناها المحل. دار کُتُبها سے بعضوں سے "مدرسۃ العلم" مراد لیا ہے اور بعضوں نے کتب خانہ مراد لیا ہے۔
کَمَاقَالَ تَعَالٰی: ولنعم دار المتقین.

(۳)مُنْتَدٰی: مجلس۔ افتعال سے یہ صیغہ اسم ظرف ہے بمعنی ادباء کی مجلس یا ادباء کا جائے اجتماع والجمع منتدیات. واصله ندا القوم ندوا. آدمیوں کا جمع ہونا، مجلس میں حاضر ہونا اور (ک) سے بمعنی شبنم، تری، سخاوت. اجتمع انتداء مصدر سے بمعنی اجتماع ندوت القوم. ای جمعتهم فی النادی. یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے، نَدْوَۃٌ جماعت، جمع نَدْوَاتٌ ہے۔
ماخوذ "ندی" سے ہے بمعنی جمع ہونا ومنه نادیة بمعنی مجلس، محفل. قال تعالٰی: وتأتون فی نادیکم المنکر. (العنکبوت)

(۴)اَلْمُتَأَدِّبِیْنَ: یہ جمع ہے متادب کی بمعنی بڑا ادیب، ادب سے ماخوذ ہے، قدمر تحقیقه۔

(۵)مُلْتَقٰی: اس کا اسم ظرف یا مصدر میمی دونوں ہو سکتے ہیں بمعنی ملاقات، موضع ملاقات یا جائے ملاقات۔ واصله لقی فلان فلانا. اللقاء مقابلة الشیء ومصاوفته: کمافی الحدیث: من احب لقاء الله احب الله لقائه ومن کره لقاء الله کره الله لقائه. مجرد (س) لِقَاءً، لِقَاءَۃً، لِقَایَۃً، لِقْیَانًا، لِقْیَانَۃً، لُقِیًّا، لِقِیًّا، لُقْیَۃً، لِقْیَۃً، لُقًی مصادر ہیں۔ بمعنی ملاقات کرنا، ملنا۔ مفاعلہ سے لاقیٰ یلاقی مُلَاقَاۃٌ، لِقَاءٌ۔ ملاقات کرنا، مقابل ہونا۔

(۶)اَلْقَاطِنِیْنَ: یہ قَاطِنٌ کی جمع ہے بمعنی مقیم ہونا. قَطَنَ(ن) قُطُوْنًا بمعنی اقامت کرنا، ٹھہرنا اور قاطن کی جمع قُطَّانٌ و قَطِیْنٌ ہے۔
کمافی الحدیث الافاضة: نحن قطین الله.

(۷)اَلْمُتَغَرِّبِیْنَ: یہ، غُرْبَۃٌ یا تَغَرُّب سے مشتق ہے بمعنی مسافرت۔ اور متغربین یہ جمع ہے مُتَغَرِّب کی بمعنی مسافر، پردیسی، غَرُبَ (ك) غَرَابَۃً ۔ نادر ہونا۔

(۸)فَدَخَلَ: بمعنی داخل ہوا۔ الدُّخُول مصدر سے بمعنی آنا، داخل ہونا. (ن) فادخلوا ابواب جهنم خالدین.

(۹)لِحْیَة: (بالکسر) بمعنی داڑھی والجمع لُحًی ولِحًی (بضم اللام و کسرها) کمافی الحدیث: اُعْفُوا اللُّحٰی اور "لحیة" کے معنی اس جگہ کے بھی ہیں جہاں بال گھنے ہوں، اور نسبت کے وقت لحوی کہتے ہیں۔ اَلْحٰی وِلِحْیَانی بمعنی لمبی داڑھی والا۔ جب لحیہ میں یائے متکلم لگتی ہے تو لحیاتی ہوتا ہے. لحیتی نہیں ہوتا اور ذو لحیة میں تین مبالغے (۱) ذو (۲) تنوین (۳) کثة ہیں۔

(۱۰)کَثَّۃٌ: بمعنی گھنی و گنجان. یقال کث اللحیته. اس کی داڑھی گھنی ہوئی۔ کَثَّ (ض) کَثَاثَۃً و کُثُوْثَۃً بمعنی داڑھی کا کثیر ہونا و

Maktaba Tul Ishaat.com

گھنی ہونا۔ اور (س) کَثَثًا بمعنی غلیظ، وثخین اور گھنا ہونا۔

(۱۱) ھَیْئَۃٌ: بمعنی صورت وشکل کیفیت، حالت اور جمع ھَیْئَاتٌ آتی ہے از (ض، ف، ک) مستعمل ہو۔ یاھیئۃالعلم (علم ہیئت) یعنی وہ علم جس میں اجرام فلکی کے احوال سے بحث کی جاتی ہو۔ ھَاءَ (ض) ھَیءٌ ھِیاءٌ۔ (س) ھَیُوَ (ك) ھَیْئَاۃً بمعنی حسن ہیئات ہونا۔ ھَیاءٌ (ف) سے مشتاق ہونا۔ قال تعالیٰ: انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر۔ (ال عمران)

(۱۲) رَثَّۃٌ: بمعنی پرانا ہونا، رَثَاثٌ ورُثُوْثٌ مصدر ہے۔ رَثَّ (ض) رَثَاثَۃٌ بمعنی پرانا ہونا۔

☆......☆......☆

فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ وَجَلَسَ فِيْ أُخْرَيَاتِ النَّاسِ ثُمَّ اَخَذَ يُبْدِيْ مَافِيْ وِطَابِهٖ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِيْنَ بِفَصْلِ خِطَابِهٖ.

ترجمہ:۔ پس سلام کیا حاضرین مجلس پر۔ (بیٹھنے والوں پر) اور آخری صف میں بیٹھ گیا۔ (لوگوں کی) پھر ظاہر کرنے لگا جو کچھ اس کے مشکیزے میں تھا (دل میں) (مافی الضمیر) علوم ومعارف سے اور حاضرین کو تعجب میں ڈالنے لگا اپنے فصل خطاب سے۔

(۱) فَسَلَّمَ: تسلیم مصدر سے بمعنی سلام کرنا۔ از تفعیل اس کا مجرد (س) سے بمعنی صحیح وسالم ہونا. قال تعالیٰ: سلام علیکم بما صبرتم۔ (الرعد)

(۲) اَلْجُلَّاسُ: یہ جالس کی جمع ہے اور جلوس بھی جمع ہے۔ اور جَالِسُوْن بھی جمع ہے، جُلُوْسٌ سے مشتق ہے۔ اور جلیس بمعنی ہمنشیں اس کی جمع جُلَسَاءُ اور جُلَّاس آتی ہے جَلَسَ (ض) جُلُوْسًا یہ قیام کی ضد ہے یعنی بیٹھنا۔ قال تعالیٰ: واذاقیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا۔ (المجادلۃ)

(۳) اُخْرَیَاتٌ: یہ اُخریٰ کی جمع ہے بمعنی اطراف اور یہاں موصوف محذوف ہے، ای جماعات اخریات یاای فی جماعۃ اخریات الناس. اخر تاخیر تفعیل سے پیچھے کرنا، تاَ خر پیچھے رہنا. قَالَ تعالیٰ: وَلِیَ فِیْھَامَاٰرِبُ اُخْریٰ۔ (طٰہ)

(۴) اَلنَّاسُ: بعضوں نے اس کی جمع الْاُنَاس کہی ہے یا اسم جمع ہے، کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ کسی وقت عوض اور معوض ایک جگہ جمع نہیں ہوتے ہیں. قولہ تعالیٰ: قل اعوذ برب الناس.

(۵) اَخَذَ: افعال قلوب میں سے ہے جو شروع کے معنی میں ہے الاخذ پکڑنا از (ن) مہموز فاء ہے. قَالَ تَعَالیٰ: وَكَذٰلِكَ اَخْذُرَبِّكَ اِذَااَخَذَالْقُرٰی۔ (ھود)

(۶) یُبْدِیْ: ای یظھر. بَدَأ (ن) بَدَاءً وبُدُوًّا بمعنی ظاہر ہونا۔ کمافی القرآن: ثم بدالھم من بعدمالاراؤالآیات۔ (یوسف) ابداء افعال سے بمعنی ظاہر کرنا۔

(۷) وِطَابٌ: یہ وَطَبٌ کی جمع ہے بمعنی مطلق مشک یا وہ مشکیزہ جس میں دودھ رکھا جاتا ہو۔ یہاں مراد ابوزید سروجی کا سینہ ہے، جو ظرف ہے علم وفضل کا۔ وعند بعض وطب چھوٹی مشک کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک وہ مشک ہے جو بکری کی کھال کی ہو جس میں

Maktaba Tul Ishaat.com

دودھ رکھا جائے اس کی جمع اَوْطَـابٌ، اَوْطُبٌ آتی ہے۔جمع الجمع اُوَاطِبُ اور وطابہ کی ضمیر راجع ہے ذولحیہ کی طرف۔دودھ کی مشک کو وطب کہا جاتا ہے۔

(۸)یُعْجِبُ: یہ اِعْجابٌ مصدر سے بمعنی خوش کرنا تعجب میں ڈالنا از افعال؛ مجرد عَجِبَ (س)عَجَبًا بمعنی تعجب کرنا۔ قال تعالیٰ:

فلاتعجبك اموالهم ولا اولادهم ۔(التوبۃ)

(۹)اَلْحَاضِرِیْنَ: یہ حاضر کی جمع ہے جس کے معنی موجود کے ہیں اور حاضر غائب کی ضد ہے اور حاضر کے معنی شہر کے رہنے والے کے بھی آتے ہیں جو ''قریٰ یا بادیہ'' کی ضد ہے اور حضر کی جمع حَضَرٌ وحُضَارٌ وحُضُوْرٌ وحَضرةٌ آتی ہیں از (ن) اور حاضر کی جمع حَاضِرُوْنَ وحُضَّارٌ. قال تعالیٰ: واذاحضر القسمة ۔(النساء)

(۱۰)بِفَصْلِ: یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے، ای الموصوف بخطابه الفصل. ای القول الفاصل بين الحق والباطل اور فیصل کے معنی فیصلہ کے آتے ہیں از (ض) کقوله تعالیٰ: انه لقول فصل وماهوبالهزل ۔(الطارق) اور فصل مصدر ہے (ض) بمعنی جدا کرنا۔یا دو چیزوں کے درمیان آڑ، حد، کو کہتے ہیں بدن کا جوڑ، حق و باطل کا فیصلہ اور ''بفصل الخطاب'' متعلق ہے یعجب فعل کے ساتھ۔

(۱۱)خِطَابٌ: مصدر ہے (ک) سے بمعنی کلام کرنا، تقریر کرنا. قال تعالیٰ: وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ۔(صٓ)

☆......☆......☆

فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مَاالْكِتَابُ الَّذِیْ تَنْظُرُفِيْهِ.فَقَالَ دِيْوَانُ اَبِیْ عُبَادَةَ الْمَشْهُوْدُ لَهُ بِالْاِجَادَةِ فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهُ فِيْمَالَمَحْتَهُ عَلٰى بَدِيْعٍ اِسْتَمْلَحْتَه فَقَالَ نَعَمْ:

ترجمہ:۔ پھر اس نے اپنے برابر والے سے پوچھا کہ کونسی کتاب ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ پس کہا اس نے جواب دیا کہ ابوعبادہ کا دیوان ہے۔جس کے اچھا ہونے کی گواہی دی گئی ہے۔پس کہا اس نے کیا پایا ہے آپ نے کوئی عمدہ کلام جو آپ کو بھلا معلوم ہوا ہو؟ (مزے دار) تو اس نے کہا ہاں۔اس کا یہ قول (شعر) ہے:

(۱)یَلِیْهِ: اس کا مصدر ہے وَلِیٌّ، وِلَایَةٌ آتے ہیں۔جس کے معنی قریب ہونے اور والی ہونے کے آتے ہیں وَلِیَ (ض، س، ح) سے بمعنی مددگار، دوست، بزرگ جمع اَوْلِيَاءُ. وَلَاءٌ (بفتح الواو) دوستی، محبت، رشتہ داری. وِلَاءٌ (بکسر الواو) بمعنی تسلسل، وَالِ حاکم، گورنر جمع وُلَاةٌ. وِلَايَةٌ (بکسر الواو) حکومت، اختیار، بالادستی، ریاست۔ اور حسب سے اس کے معنی قائم اور والی ہونے کے ہیں اور تفعل سے تَوَلّٰی بمعنی منہ پھیرنا کے آتے ہیں. قَالَ تَعَالٰى: انماذلكم الشيطان يخوف اولياء ه ۔(ال عمران)

(۲)دِیْـوَانٌ: وہ کتاب جس میں قصائد جمع ہوں۔اس کے اصلی معنی ہے کچہری و عدالت اصلی حروف (د، و، ن) ہیں لہٰذا اصل میں ''دووان'' تھا ایک واؤ کو یاء سے بدل دیا کیونکہ اس کی جمع ''دَوَاوِیْن'' آتی ہے، اگر دو واؤ کے بجائے ایک واؤ اور ایک یاء ہوتی تو جمع دَیَاوِیْن ہوتی اور بعض کے نزدیک ''دَوَّنَ'' سے مشتق ہے بمعنی جمع کرنا۔از تفعیل. اس کا مجرد (ن) سے ہے بمعنی ذلیل ہونا. وفی

Maktaba Tul Ishaat.com

الحدیث: الکیّسُ من دان نفسہ الخ. اور (ض) سے اس کے معنی جزاء کے آتے ہیں۔ یہ لفظ معرب ہے یعنی عجمی زبان کا لفظ ہے بعد میں عربی ہوا۔ جب نوشیرواں کا زمانہ آیا تو اس نے کارکنوں کو دیکھ کر کہا۔ دیو انیانشستہ اند. اس وقت سے عدالت کو ''دیوان'' کہا جانے لگا۔ اور دیوان کبھی شعر کے معنی میں بھی آتا ہے، کیونکہ شاعروں کے اشعار سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔

(۳) اَبِیْ عُبَادَۃَ. ھو الولید بن عبادۃ البحتری، من افصح شعراء العرب.

(۴) نَعَمْ: ماقبل کی تقریر کیلئے آتا ہے اور بل نفی کیلئے ہے۔ یا بل ایجاب نفی کیلئے آتا ہے۔

(۵) اَلْمَشْھُوْدُلَہٗ: اَلْمَشْھُوْدُ یہ صفت ہے دیوان کی یا ابوعبادہ کی یعنی المشھود لہ میں ضمیر راجع ہے ان دونوں میں سے کسی کی طرف. شَھِدَ (س) شُھُوْدًا بمعنی حاضر ہونا۔ شَھَادَۃً بمعنی گواہی دینا. کقولہ تعالٰی: فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (البقرہ) اشھدوا و استشھدوا بمعنی شہید ہونا۔ افعال و استفعال سے ہے شَاھِد بمعنی دلیل جمع شَوَاھِد ہے، مَشْھَد بمعنی اجتماع، جلوس، منظر، جمع مَشَاھِدُ. اشھد. افعال سے حلف اٹھانا، قسم کھانا. شَھُدَ (ك) شَھَادَۃً سے بھی آتا ہے۔

(۶) اَلْاِجَادَۃَ: اگر مشہود لہ دیوان کی صفت ہے تو اجادۃ مصدر مجہول ہے یعنی اچھا کیا جانا۔ اگر مشہود لہ کی ضمیر ابوعبادہ کی طرف راجع ہے تو الاجادۃ مصدر معروف ہے بمعنی اچھا کرنا. جَادَ یَجُوْدُ (ن) جُوْدًا، بمعنی بخشش کرنا (ن) جُوْدَۃً، بمعنی عمدہ ہونا جید کرنا، کھرا ہونا. قَالَ تَعَالٰی: بِالْعَشِیِّ الصَّافِنَاتُ الْجِیَادُ. (صٓ)

(۷) ھَلْ!: خاص ہے ایجاب کے ساتھ بخلاف ہمزہ کے اور ہل اسم پر نہیں آسکتا بخلاف ہمزہ کے۔ لہذا ''ھَلْ زَیْدٌ قَائِمٌ'' نہیں کہتے ہیں ''أَزَیْدٌ قَائِمٌ'' کہتے ہیں۔

(۸) عَثَرْتَ: از (ن) بمعنی جھوٹ بولنا اس کا صلہ اگر لام ہو تو مطلع کے معنی میں آتا ہے جیسے یہاں ہے. یقال: عَثَرَ (ن) عَثْرًا، وعُثُوْرًا. یقال عثر علی الامرای اطلع. کمافی التنزیل: وکذالك اعثرنا علیھم ۔(الکہف) اور ''عثر'' ٹھوکر کھانے کے معنی میں مستعمل ہو تو فتح کے علاوہ سب بابوں سے آتا ہے۔

(۹) لَمْحَتَہٗ: لَمْحَۃٌ مصدر ہے از (ف) بمعنی خفیف نظر سے دیکھنا یا جلدی سے دیکھنا یعنی اشارہ سے۔ کمافی القران: کلمح البصر یا جھٹ پٹ دیکھنا۔

(۱۰) بَدِیْع: بمعنی نادر، اچھا اس کی جمع بَدَائِعُ ہے۔ شاعروں کی اصطلاح میں بدیع وہ شعر ہے جو اشعار میں سب سے اچھا ہو بَدُعَ (ك) بَدَاعَۃً. قَالَ تَعَالٰی: بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔(البقرہ)

(۱۱) اِسْتَمْلَحْتَہٗ: یہ اِسْتِمْلَاحٌ مصدر سے ہے بمعنی مزے دار سمجھنا، یا نمکین سمجھنا، چٹپٹا سمجھنا از استفعال اس میں ''س، ت'' طلب کیلئے نہیں ہے ظن کیلئے ہے۔ یہ ''مِلْحٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی نمکین، مَلَحَ (ف) مَلْحًا مَلَاحَۃً، مُلُوحَۃً. ای صار مالحا. پانی نمکین ہوگیا۔ (ك، ن) سے بھی آتے ہیں:

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) كَـأَنَّـمَـا تَبْـسِـمُ عَنْ لُـؤْلُـؤٍ مُـنْـضَّـدٍ أَوْبَـرَدٍ أَوْأَقَـاحِ

فَإِنَّهُ أَبْدَعَ فِي التَّشْبِيهِ الْمُودَعِ فِيهِ. فَقَالَ لَهُ يَاللَّعَجَبِ وَلِضَيْعَةِ الْأَدَبِ.

ترجمہ:۔(۵) گویا وہ (محبوبہ) مسکراتی تھی اپنے ایسے مسلسل دانتوں سے جو مثل موتی یا اولہ یا مثل گل بابونہ کے تھے۔ پس اس نے (ابو عبادہ نے) تشبیہ میں جدّت پیدا کی ہے جو اس میں ودیعت رکھی گئی ہے۔ پس اس نے کہا کہ اے لوگو! تعجب کرو (یا افسوس ہے) علم وادب کے ضائع ہونے پر (ادب کی بربادی ہورہی ہے)

(۱) كَأَنَّ: مشہور یہ ہے کہ کَاَنّ تشبیہ کیلئے ہے اس کے آخر میں (ما) لاحق ہے مگر اس میں تحقیق یہ ہے کہ اگر اس کی خبر جامد ہوگی تب تو یہ تشبیہ کیلئے ہوگا۔ جیسے: كأن زيدًا اسدٌ. اگر خبر مشتق ہو تو یہ شک کیلئے ہوگا جیسے: كأن زيدًا قائِمٌ. کبھی یہ تحقیق کیلئے ہوتا ہے جیسے: كأن الارض ليس بها هشام۔ کبھی یہ تقریب کیلئے ہوتا ہے جیسے كأن الشتاء مقبل.

(۲) تَبْسِمُ: از (ض) یہ بَسْمٌ سے مشتق ہے بمعنی ہنسنا بغیر آواز کے اس طرح کہ دانت کھلیں۔ اس کے اصلی معنی مطلقاً دانت نکالنے کے آتے ہیں. كمافي التنزيل: فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا (النمل) مِبْسَمٌ (بکسرالمیم) بمعنی آگے کے دانت جمع مَبَاسِمُ. بَسَّامٌ ومِبْسَامٌ بمعنی بہت مسکرانے والا۔ ''تبسم'' میں ضمیر محبوبہ کی طرف راجع ہے۔

(۳) لُؤْلُؤٍ: بمعنی موتی اس کا واحد لُؤْلُؤَةٌ ہے اس کی جمع لآلئی آتی ہے۔ اور لَئَالٌ، لَالَاءٌ بمعنی موتی بیچنے والا. قَوْلُهُ تَعَالَى: يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ. لألأ لألأة النجم والبرق. ستارے یا بجلی کا چمکنا۔

(۴) مُنَضَّدٍ: یہ تَنْضِيدٌ مصدر سے بمعنی تہ بتہ رکھنا، یا تہ بتہ لپٹا ہوا۔ يقال رائ منضد یعنی مضبوط و محکم رای۔ مجرد (ض) سے ہے۔ كقوله تعالى: وطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ. اور (ض) نَضْدًا بمعنی بعض کو بعض سے ملانا۔ اور تہ بتہ لپٹے ہوئے سامان کو منضود، نضيد، منضد کہتے ہیں۔

(۵) بَرَدٌ: اس کا واحد ''بَرَدَةٌ'' ہے جس کے معنی اولے کے ہیں بَرَدَ (ن) بَرْدًا ہے بَرْدٌ بمعنی سردی کے بھی آتے ہیں یہ کرم سے بُرُوْدَةٌ آتا ہے بمعنی ٹھنڈا ہونا۔ قَوْلُهُ تَعَالَى: لَايَذُوْقُوْنَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا (النبأ) اور بُرْدٌ (بضم الباء) بمعنی چادر کے آتے ہیں بَرُدَ (ك) بُرُوْدَةً و بَرَدَ (ن) بَرْدًا ٹھنڈا ہونا۔ سردی لگنا، زکام لگنا۔ ابرادو تبرید بمعنی ٹھنڈا کرنا، حوصلہ پست کرنا۔

(۶) اَقَاحِ: بمعنی گل بابونہ۔ جو سرخی کی طرف مائل ہو اس کی جمع اُقْحُوَانٌ و قُحْوَانٌ آتی ہیں اور جمع الجمع اَقَاحِيُّ ہے یعنی ایک قسم کی گھاس ہے، جس میں چھوٹے چھوٹے خوشنما دانت جیسے پتے ہوتے ہیں اور پھول سفید ہوتا ہے اور نسرین وغیرہ چمکتے ہوں جن کے ساتھ دانتوں کو تشبیہ دیجاتی ہے یہ پھول سفید ہوتے ہیں۔

(۷) اَبْدَعَ: یعنی کسی چیز کو بغیر نمونہ کے پیدا کرنا جو عمدہ بھی ہو. ومنه قوله تعالى: بديع السموات والارض۔ (البقرة) اِبْداع از افعال۔ اس کا مجرد (ف) بدع ای خلق اور احداث کے معنی کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا عام ہے کہ نمونہ سے ہو یا بغیر نمونہ کے اور (تکوین) کہتے ہیں آہستگی کے ساتھ کسی چیز کو وجود دینا، اور بدیع میں ایک صنعت ہے جس کا نام تجاہل عارفانہ ہے یعنی شاعر جان بوجھ

Maktaba Tul Ishaat.com

کر کہتا ہے کہ محبوبہ موتی اور گل بابونہ سے ہنس رہی ہے گویا اس کے منہ میں دانت نہیں ہے "فانه" یہ دلیل ہے شعر کے عمدہ ہونے کی۔

(۸) أو: یا تو اس کو کثرت کے لئے مانا جائے تو اس وقت اس سے غرض ہوگی کہ ان میں سے ایک انتفاء نہیں کیا جا سکتا ہے مطلب یہ ہوا کہ لفظ "لؤلؤ" یا "برد" تشبیہ کیلئے کافی نہیں ہے۔ اور لفظ "أو" "بل کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہ معنی یہاں ہو سکتے ہیں یعنی پہلے دانتوں کو موتی سے تشبیہ دی لیکن وہ ٹھنڈے نہیں ہوتے لہذا "أو" "بل کے معنی میں ہو گیا۔ دانتوں کو اولوں سے تشبیہ دی لیکن اولا بالکل سفید ہوتا ہے اور خالص سفید دانت مذموم ہیں۔ لہذا اس کو گل بابونہ سے تشبیہ دی جو گندم گوں ہوتا ہے۔ اور تشبیہ دو طرح کی ہوتی ہیں (الف) ادنیٰ درجہ کی ہوتی ہے جس میں مخاطب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشبہ اور یہ مشبہ بہ ہے جیسے زَیْدٌ کَالْاَسَدِ (ب) اعلیٰ درجہ کی تشبیہ جس میں مخاطب کو مشبہ، مشبہ بہ میں تمیز نہیں ہوتی۔ جیسے زَیْدٌ اَسَدٌ یہ پہلی تشبیہ کے مقابلہ میں زیادہ بلیغ ہے۔

(۹) اَلْـمُـوْدَعُ: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے ایداع مصدر سے از افعال بمعنی الموضوع یعنی رکھے گئے ہیں۔ اس کا مجرد از (ض) افعال سے ایداع بمعنی ودیعت رکھنا، قبول کرنا مجرد (ف) وَدْعٌ بمعنی چھوڑ دینا. قال تعالیٰ: ودع اذاهم وتوكل على الله. (الآية)

(۱۰) لَلْعَجَبْ: اگر (بفتح اللام) ہے تو یہ مستغاث ہوگا ای احضر فهذا وقتك اگر (بکسر اللام) ہے "مستغاث له" ہو جائے گا ای یاقوم احضروا الأجل العجيب. وللعجب میں (بفتح اللام و کسرها) دونوں درست ہے۔ از (س) بل عجبوا ان جاء هم منذر منهم. (ق)

(۱۱) لِضَیْعَةِ: ضَیْعَةٌ وضِیَاعٌ دونوں مصدر ہیں از (ض) بمعنی ضائع ہونا، برباد ہونا، ہلاک ہونا۔ یہ لازم ہے. يقال ضاع الشيء ای هلك اور اِضَاعَةٌ بمعنی ضائع کرنا۔ اور تضیع واضاعت یہ متعدی ہیں اور یہ ضیعة کے معنی میں بھی آتے ہیں. كقوله تعالىٰ: ماكان الله ليضيع ايمانكم (البقرہ) ای صلوتكم.

☆......☆......☆

لَقَدِ اسْتَسْمَنْتَ یَاهٰذَا ذَاوَرَمٍ وَنَفَخْتَ فِیْ غَیْرِ ضَرَمٍ اَیْنَ اَنْتَ! عَنِ الْبَیْتِ النَّدْرِ الْجَامِعِ مُشَبَّهَاتِ الثَّغْرِ وَاَنْشَدَ:

ترجمہ:۔ بیشک آپ نے موٹا سمجھا ہے اے شخص! ورم والے کو۔ اور پھونک مارنا شروع کر دیا ہے غیر آگ میں بغیر لکڑی کے۔ کہاں غافل ہے تو اس نادر شعر سے۔ جو دانتوں کی تمام تشبیہات کو جامع ہو۔ اور اس نے یہ شعر پڑھا۔

(۱) اِسْتَسْمَنْتَ: اس میں "س، ت" ظن کیلئے ہے بمعنی موٹا سمجھنا یہ "سَمَنٌ" سے مشتق از (س) بمعنی چربی کا زیادہ ہونا، یا موٹا ہونا۔ اور یہ هزل کی ضد ہے۔ اور نصر سے سَمْنًا بمعنی گھی ملانا. وفي قوله تعالىٰ: افتاني سبع بقرات سمان (یوسف) اور قد استسمنت ذاورم۔ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ بڑی چیز کو انسان اچھا سمجھے۔ اور صیغہ صفت سَمِیْن کی جمع سِمَان ہے۔ كمافي الآيةِ المذكورة.

(۲) وَرَمْ: از (ح) بمعنی بیماری سے جسم کا پھول جانا اور سوج جانا اور بعض لغات میں اس کو (ض) سے بھی لکھا ہے والجمع اَوْرَامٌ في الحديث: قام حتّٰى تورمت قدماه.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) نَفَخْتَ: نفخ (ن) نفخًا بمعنی منہ سے ہوا نکالنا، پھونک مارنا. یقال نفخ في النار. اس نے آگ میں پھونک ماری، اس کا صلہ فی آتا ہے۔ کقولہ تعالٰی: فانفخ فیه فیکون طیرا ۔(ال عمران)

(۴) ضَرَمٌ: بمعنی ایندھن یا وہ لکڑیاں جن سے آگ جلائی جائے اس کا واحد "ضَرْمَةٌ" ہے اور یہ اصل میں ضرمت النار ضرما سے مشتق ہے ای اشتعلت. اور (س) ضَرَمًا بمعنی بھڑکنا۔ (نَفَخْتَ فِيْ غَيْرِ ضَرَمٍ) یعنی تو نے بے فائدہ اور لایعنی کام کیا۔

(۵) اَيْنَ: اگر اس پر لفظ من داخل نہ ہو تو مکان مدخل سے سوال ہوتا ہے اور داخل ہونے کی صورت میں مکان مخرج سے سوال ہوتا ہے جیسے: مِنْ اَيْنَ ۔ تو کہاں سے نکلا؟ اور "این" کے بعد "من" اور "عن" دونوں آتے ہیں اگر "من" ہو تو "این" کا مدخول مفضول عنہ اور "من" کا مدخول افضل ہوگا جیسے این زید من عمرو ۔ اگر "عن" ہو تو "این" کے مدخول میں غفلت مراد ہوگی جیسے: این انت عنه. ای غافلا عنه.

(۶) اَلْبَيْتُ: بمعنی گھر، شعر جمع بُيُوْتٌ و اَبْيَاتٌ آتی ہیں، مذکر مستعمل ہے۔ بَاتَ يَبِيْتُ (ض) بَيْتًا و بَيْتُوتَةً بمعنی رات گذارنا۔ قَالَ تَعَالٰی: فی بیوت اذن الله ان ترفع ۔(النور)

(۷) اَلنَّذْرُ: (بسکون الدال) یہ مصدر ہے بمعنی نادر و عجیب اور یہ از (ن) نَذْرًا، نُذُوْرًا. یقال نذر الشیء ای قل وجوده. يُقَالُ نَذُرَ الْكَلَامُ یعنی کلام فصیح ہوا یہ (ك) نُدْرَةً آتا ہے بمعنی نادر ہونا، اور ندر صفت مشبہ ہے۔

(۸) اَلْجَامِعُ: اس کی جمع جوامع ہے (ف) سے کمافی الحدیث: اوتیت جوامع الکلم. شارح کہتا ہے کہ علامہ حریریؒ نے تمام دانتوں کی تشبیہوں کو یہاں جمع نہیں کیا، بلکہ بعض تشبیہوں کو بتلایا ہے کیونکہ دانتوں کو آگ اور بجلی اور روشنی سے بھی تشبیہ دیتے ہیں۔

(۹) مُشَبَّهَاتٌ: یہ تشبیہ مصدر سے از تفعیل بمعنی مشابہ بنانا یا ایک چیز کا وصف دوسری چیز کیلئے ثابت کرنا، تشبیہ دینا۔ اسم مفعول کی جمع مؤنث. شبه علیه. نا قابل فہم ہوا. تشبه تفعل سے مشابہ ہونا ہم شکل ہونا۔

(۱۰) اَلثَّغْرُ: بمعنی دانت، اگلے دانت، دو ملکوں کی سرحد، جمع ثُغُوْرٌ. اور صاحب صحاح نے اسکے معنی آگے کے دانت کے بیان کئے ہیں اور صاحب قاموس نے مطلق دانت کے معنی بیان کئے ہیں۔ ثَغَرَ (ف) ثُغُوْرًا بمعنی توڑنا، سوراخ کرنا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جب تک دانت اپنی جگہ پر ہوں تو سب کو "ثغر" کہا جائے گا اور بعض کہتے ہیں کہ ایک دانت کو ثغر کہتے ہیں چاہے وہ اپنی جگہ پر لگا ہو یا اکھڑ گیا ہو اور وہ جگہ جہاں دشمن کے حملہ کا ڈر ہو، تو اس کی جمع ثُغُوْرٌ آتی ہے:

☆......☆......☆

(۶) نَفْسِي الْفِدَاءُ لِثَغْرٍ رَاقَ مَبْسِمُهُ	وَزَانَهُ شَنَبٌ نَاهِيكَ مِنْ شَنَبِ
(۷) يَفْتَرُّ عَنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ وَعَنْ بَرَدٍ	وَعَنْ اَقَاحٍ وَعَنْ طَلْعٍ وَعَنْ حَبَبِ

ترجمہ:۔ (۶) میری جان قربان ہو ان دانتوں پر کہ تعجب میں ڈال دیا لوگوں کو اس کے مسکرانے نے یا ہونٹ نے۔ جس کا منہ خوشنما معلوم ہو اور زینت دے رکھی ہے اس کو چمک نے (دانتوں کی تازگی اور ان کی چمک نے) کافی ہے تجھ کو یہ چمک دمک۔ (۷)

Maktaba Tul Ishaat.com

مسکراتا ہے (ہنستی ہے) وہ (محبوبہ) نئے موتی سے اور اولے اور گل بابونہ سے اور پھولوں کی کلی سے اور حباب (بلبلے) سے (ہنستی ہے)

(۱) نَفْسِي الْفِدَاءُ: یہ یا تو جملہ انشائیہ ہے یا جملہ خبریہ ہے۔ نَفِسَ (س) نَفَسًا بِالشَّيْءِ بخل کرنا، نَفَسَ (ن) نَفْسًا بِنَفْسٍ نظر بد لگانا۔ نَفِسَتِ الْمَرْأَةُ: زچہ ہونا۔ ومنه النفاس (بچہ جننا) نَفُسَ (ك) نَفَاسَةً عمدہ ہونا، نفیس و مرغوب ہونا۔ قوله تعالىٰ:

وما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء ۔(یوسف)

(۲) اَلْفِدَاءُ: بمعنی فدیہ دینا۔ فَدٰى (ض) فِدَاءً۔ وفي التنزيل: وفديناه بِذِبْحٍ عظيم ۔(الصافات) قدمر تحقيقه.

(۳) رَاقَ: اجوف واوی بمعنی اچھا ہونا اور صاف معلوم ہونا از (ن) اور یہ جب اجوف یائی سے آتا ہے تو معنی اس کا بہانے کے آتے ہیں اس کا مصدر "اراقة" آتا ہے۔ ومنه اِرَاقَةُ الدَّمِ ۔ اور رَاقَ کا مفعول بہ محذوف ہے ای اعجب الناس، "تعظیم" کی غرض سے حذف کر دیا۔ قَالَ تَعَالىٰ: وَقِيْلَ مَنْ سكتة رَاقٍ ۔(القيامة)

(۴) مَبْسِمُهٗ: یہ مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے بمعنی ہنسنے کی جگہ یعنی منہ یا ہونٹ۔ اگر مصدر میمی ہے تو بمعنی مسکرانا ہے از (ض) بَسْمًا، مسکرانا۔ اِبْتَسَمَ وتَبَسَّمَ کے ایک ہی معنی ہیں۔ قَالَ تَعَالىٰ: فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا.

(۵) زَانَهٗ: زان (ض) زِيْنَةً بمعنی زینت دینا، مزین کرنا۔ وفي التنزيل: انا زينا السماء الدنيا بزينة الكواكب ۔(الصفت)

(۶) شَنَبٌ: اس کے معنی ہے دانتوں کی لطافت اور اس کی خوبصورتی و تازگی اور خوشبو کے آتے ہیں یا دانتوں کی صفائی چمک دمک۔ از (س) شَنَبًا، اور اُشْنَبُ اس شخص کو کہتے ہیں، جس کے دانت صاف ہوں۔

(۷) نَاهِيْكَ: ای حَسْبُكَ، نَاهِيْ بمعنی کافی ہے از (س)۔ يُقَالُ نهى الرجل من اللحم ای اذا اكتفى اور یہ یا تو "نَهْيٌ" سے مشتق ہے یا "نَاهِيٌ" سے مشتق مانتے ہیں تو یہ اسم فعل ہوگا جو "اِنْتَهِ" کے معنی میں ہے اور یہ تعجب یا برائی کے موقع پر کہتے ہیں۔

(۸) يَفْتَرُّ: یہ اِفْتِرَارٌ مصدر سے از افتعال بمعنی مسکرانا، چمکنا، ظاہر ہونا، ہنسنا خوشنمائی سے، بھاگنا، سونگھنا۔ اس کا مجرد (ن) سے ہے جب کہ وہ دانت کھولے یہاں ہنسنا مراد ہے۔ "فاء" اور "راء" جہاں جمع ہوں ظہور کے معنی مراد ہوں گے مصدر فَرًّا، فِرَارًا۔

(۹) لُؤْلُؤٌ رَطْبٌ: بمعنی وہ موتی ہے جو سیپی سے تازہ نکالا گیا ہو اور چمکدار ہو، یا نیا موتی، نہ وہ کہ جو پانی میں موتی کو بھگو لیا ہو۔ اور رطب (س، ك) رَطَبًا و رُطُوْبَةً بمعنی تر ہونا، یا تراوٹ۔ جو "يَابِسٌ" کی ضد ہے۔ قوله تعالىٰ: ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين۔ جمع رُطَبٌ ہے۔ رَطِيْبٌ ورَطْبٌ بمعنی تر و تازہ۔ رُطَبٌ بمعنی پختہ کھجور۔ واحد رُطَبَةٌ۔ والجمع رِطَابٌ واَرْطَابٌ.

(۱۰) بَرَدٌ: بمعنی اولے، واحد بَرَدَةٌ بمعنی سردی، بُرْدٌ، چادر۔ بَرَدَ (ن) بَرْدًا۔ قَالَ تَعَالىٰ: قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا ۔(الانبیآء)

(۱۲) طَلْعٌ: شگوفہ، پھول کی کلی یا نئی کلی کو کہتے ہیں۔ طَلَعَ (ن) طُلُوْعًا مَطْلَعًا، ظاہر ہونا، نکلنا، اس کا واحد طَلْعَةٌ ہے وفي القرآن: لها طلع نضيد (ق)۔ اور بعض کے نزدیک کھجور کی نئی نویلی و کلی کو کہتے ہیں جو سفید ہوتی ہے۔

(۱۳) حَبَبٌ وَحِبَابٌ: بلبلے یا پانی کے بلبلے یا دانتوں کا تہ بتہ ہونا۔ حَبَّ (ض) حُبًّا حِبًّا بمعنی رغبت کرنا۔ یا وہ خطوط ہیں جو صراحی

Maktaba Tul Ishaat.com

میں پانی ملانے سے پیدا ہو جائیں اور حُبَابٌ جھاگ کو کہتے ہیں، بعض کے نزدیک دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

فَاسْتَجَادَهٗ مَنْ حَضَرَ وَاسْتَحْلَاهُ وَاسْتَعَادَهٗ مِنْهُ وَاسْتَمْلَاهُ وَسُئِلَ لِمَنْ هٰذَا الْبَیْتُ وَهَلْ حَیٌّ قَائِلُهٗ اَوْمَیْت.

ترجمہ:۔ پس حاضرین مجلس نے اس کو اچھا سمجھا و شیریں سمجھا۔ اور ان سے دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی۔ اور اس کو املاء کرایا (اس شعر کو) اور پوچھا گیا کہ یہ کس کا شعر ہے، اور کیا اس کا کہنے والا زندہ ہے یا مر گیا۔

(۱) فَاسْتَجَادَهٗ: یہ جود سے ماخوذ ہے بمعنی بارش کا خوب برسنا، یقال: جَادَتِ الْمَطَرُ. پانی خوب برسا اور ''س، ت'' طلب کیلئے ہے از استفعال۔ اور اس کے معنی اچھا سمجھنے کے ہیں، مجرد (ن) سے۔

(۲) حَضَرَ: بمعنی حاضر ہونا از (ن) اور یہ فصیح ہے اور سمع سے بھی آتا ہے لیکن یہ غیر فصیح ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا.

(۳) اِسْتَحلَاهُ: یہ، حُلْوَةٌ سے مشتق ہے۔ ای وجدہ حُلْوَةً یہ از استفعال ہے بمعنی شیریں یا اچھا سمجھنا اس کا مجرد (ن، ک، س) سے بھی آتا ہے بمعنی مزین ہونا۔

(۴) اِسْتَعَادَهٗ: یہ استفعال کا مصدر ہے ''س، ت'' طلب کیلئے طلب اعادہ کے ہیں، یہ عود سے مشتق ہے اس کے معنی طلب اعادہ کے ہیں دوبارہ پڑھنے کیلئے کہنا اور عود بمعنی لوٹنا، عَادَ (ن) عَوْدًا ای اعدالشعر. قال تَعَالٰی: فمن اضطر غیر باغ و لاعاد.

(۵) اِسْتَمْلَاهُ: یہ بھی استفعال کا مصدر ہے ''س، ت'' طلب کیلئے ہے اس کا مصدر اِسْتِمْلَاءٌ ہے بمعنی طلب املاء کرنا یعنی لکھوانا. املاء یعنی ایک شخص بولتا جائے اور دوسرا لکھتا جائے یا لکھوانے کی خواہش کرنا. قال تعالیٰ: و املی لهم ان کیدی متین۔

(۶) سُئِلَ: صیغہ ماضی مجہول سُؤالٌ مصدر بمعنی سوال کرنا۔ اس کے صلہ میں عن نہیں آتا اگر آجائے تو اس کے معنی کسی کی جانب سے سوال کرنے کے ہوتے ہیں۔ یقال سَأَلَ یَسْئَلُ (ف) سُؤَالًا جب کہ وہ دریافت کرے۔ قَالَ تَعَالٰی: سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ.

(۷) اَلْبَیْتِ: شعر جمع ابیات و بیوت۔ شعر ہو تو جمع اَبْیَاتٌ اگر معنی بیت کا گھر ہو تو جمع بُیُوْتٌ ہے، از (ض) بمعنی رات گزارنا۔

(۸) حَیٌّ: بمعنی زندہ جو میت کی ضد ہے اس کی جمع احیاء آتی ہے (س) سے ہے زندہ ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ (البقرہ)

(۹) قَائِلُهٗ: یہ قول مصدر سے بمعنی کہنے والا۔ از (ن). قَالَ تَعَالٰی: انه لقول فصل وماهو بالهزل. مر تحقیقه.

(۱۰) مَیِّتٌ: بمعنی مردہ یا وہ شخص جو مر گیا ہو۔ اور مَیِّتٌ کے معنی یہ ہیں جو اب تک نہیں مرے ہوں اور آئندہ مرے گا اور مَیِّتٌ کی جمع مَیِّتُوْنَ آتی ہے اور مَیْتٌ (بالتخفیف) کی جمع اَمْوَاتٌ و مَوْتٰی ہیں اور یہ باب (ن، س) سے آتے ہیں اور مَیِّتُوْنَ (بالتشدید و التخفیف) دونوں طرح مستعمل ہے اور بقول بعض ''المیّتُ'' (بالتشدید) عام ہے یعنی جو مر چکا ہو اور مرے گا. کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَیِّتُوْنَ.

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

فَقَالَ: اَیْمُ اللّٰہِ لَلْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُتَّبَعَ وَلَلصِّدْقُ حَقِیْقٌ بِاَنْ یُسْتَمَعَ اِنَّہٗ یَاقَوْمِ لَنَجِیُّکُمْ مُذُالْیَوْمِ۔

ترجمہ:۔پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم۔حق بات پیروی کے زیادہ لائق ہے۔اور البتہ سچ بات کا سننا ہی زیادہ مناسب ہے تحقیق کہ وہ کہنے والا اے لوگو! بیشک ان اشعار کا کہنے والا آج بھی تم سے سرگوشی کرنے والا ہے۔(یعنی میں ہی ان اشعار کا کہنے والا ہوں)

(۱)اَیْمُ اللّٰہِ: (بفتح الھمزۃ و کسرھا) اس کی اصل ''اَیْمُ اللّٰہِ لَازِمَۃٌ لِیْ'' ہے وقال بعض اس کا اصل اَیْمَنُ اللّٰہِ ہے. اور ''ایمن''اس کا واحد'' یَمِیْن '' ہے بمعنی قسم۔پس اَیْمُ اللّٰہِ بمعنی اللہ کی قسم۔اور بھی اس کی بہت سی لغات ہیں۔یہ مبتداء ہے،خبر واجب الحذف ہے ای ایم اللّٰہ قَسْمِی۔اور ایم اللہ کو ھِیْمُ اللّٰہِ بھی کہا جاتا ہے۔ہمزہ کو ہاء سے بدل دیا گیا۔اور بعض دفعہ محض میم پر اکتفاء کرتے ہیں اور تمام حروف کو حذف کر دیتے ہیں۔پس اَمُ اللّٰہِ لَیَفْعَلَنَّ کَذَا. بولتے ہیں۔

(۲)لَلْحَقُّ: یہ جواب قسم۔قائم مقام خبر کے ہے،قاعدہ ہے کہ جہاں مبتدا مقسم بہ ہو اور خبر مقسم ہو تو خبر کو حذف کر کے جواب قسم کو قائم مقام خبر کے بنا دیتے ہیں اور خبر واجب الحذف ہو جاتی ہے اور ''للحق'' میں لام تاکید کا ہے یہ باطل کی ضد ہے حق حقیقت کے موجود ہونے کے معنی میں آتا ہے اور صادق کے معنی میں بھی مستعمل ہے باب (ض) سے واجب ہونا (ن) سے حَقًّا بمعنی حق میں غالب آنا۔قَالَ تَعَالٰی: اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَاتَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۔(البقرہ)

(۳)یُتَّبَعُ: یہ اتباع مصدر سے از افتعال بمعنی پیروی کرنا اس کا مجرد (س) سے ہے۔قَالَ تَعَالٰی: وَیَتَّبِعُ کُلَّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ۔

(۴)اَلصِّدْقُ: صَدَقَ باب (ض) سے اور یہ کذب کی ضد ہے اور صدق کا اطلاق اقوال میں ہوتا ہے اور وفاء کا اطلاق اقوال وافعال دونوں میں ہوتا ہے۔یہ تفعیل وغیرہ سے بھی آتا ہے۔قَالَ تَعَالٰی: لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ۔(الفتح)

(۵)حَقِیْقٌ: ای جَدِیْرٌ و حَرِیٌّ.یقال حق الامر. ای اثبتہ و اوجبتہ ۔اس کا مصدر حق ہے از (ن) بمعنی لائق. وحق ای غلبہ علی الحق اور (ض) سے حَقٌّ و حِقَّۃٌ مصدر آتے ہیں۔قَالَ تَعَالٰی: حَقِیْقٌ عَلٰی اَنْ لَّا اَقُوْلَ عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ۔(اعراف)

(۶)یُسْتَمَعُ: استسماع مصدر سے از افتعال یا (استفعال)۔بمعنی غور سے سننا۔قَوْلُہٗ تَعَالٰی: فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اس کا مجرد سمع ہے بمعنی سننا۔

(۷)قَوْمِ: لوگوں کی جماعت۔جمع اَقْوَامٌ جمع الجمع اَقَاوِمٌ،اَقَاوِیْمٌ،اَقَائِمُ آتی ہیں۔مرد،عورت سب انسانوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے یہ اصل میں یا قومی تھا یا کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔قوم، دشمنوں کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع قِیْمَانٌ آتی ہے۔یہ قَامَ (ن) قِیَامًا بمعنی قائم ہونا. کقولہ تعالٰی: کذبت قوم نوح ان المرسلین ۔(الشعراء) قوم کا اطلاق انسانوں پر ہوتا ہے خواہ مردوں کی جماعت ہو یا عورتوں کی،جمع اَقْوَامٌ. اور ایک دادا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں۔

(۸)لَنَجِیُّکُمْ: یا تو یہ نجویٰ سے ماخوذ ہے یا نَجْوَۃٌ سے بمعنی سرگوشی کرنا، آہستہ آہستہ کلام کرنا۔اور وہ بات جس سے خوشی حاصل ہو والجمع اَنْجِیَۃٌ. وفی التنزیل: خَلَصُوْا نَجِیًّا (یوسف)۔یقال نَجَا (ن) نَجْوًی و ناجی یُنَاجِیْ مُنَاجَاۃً و نِجَاءً از مفاعلہ بمعنی سرگوشی کرنا و اپنا بھید ظاہر کرنا۔اور لَنَجِیُّکُمْ یہ ان کی خبر ہے،نَجَا نَجَاۃً بمعنی نجات پانا، باب تفاعل سے بھی آتا ہے، جیسے قال

Maktaba Tul Ishaat.com

تعالیٰ: یاایھاالذین آمنو اذاتناجیتم فلاتتناجوا ۔(المحادلۃ)

(۹) مُذِالْیَوْمِ: اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ "مُذْ، اَلْیَوم" دونوں مستقل لفظ ہیں بعضوں نے کہا کہ یہ دونوں مستقل لفظ نہیں ہیں بلکہ "مُذْ" الگ ہے اور "الیوم" الگ ہے اس لئے کہ مذ ومنذ ابتداز مانے کیلئے آتے ہیں اور "الیوم" اس کی جمع ایام ہے اور ایام کی جمع اَیَاوِیْمُ آتی ہے۔ کمافی التنزیل: فعِدَّۃٌ من ایام اُخر. (البقرہ) یوم بمعنی دن ہے۔ کبھی اس سے مطلق وقت مرادلیا جاتا ہے جیسے یوم الدین. یَاوَمَ مُیَاوَمَۃً. مفاعلہ سے بمعنی ایام کی باری متعین کرنا۔

☆......☆......☆

قَالَ فَکَاَنَّ الْجَمَاعَۃَ اِرْتَابَتْ بِعَزْوَتِہٖ وَابَتْ تَصْدِیْقَ دَعْوَتِہٖ فَتَوَجَّسَ مَاھَجَسَ فِیْ اَفْکَارِھِمْ.

ترجمہ:۔ پس ابوزید نے کہا پس گویا لوگ شک میں پڑ گئے۔ نسبت کرنے میں اس شخص کے اس شعر کو۔ اور اس کے دعویٰ کی تصدیق کرنے سے انکار کرنے لگے۔ پس معلوم کرلیا اس شخص نے قوم کے خیالات کو (یعنی ان کے ناپسند یا ناخوشی کو)۔

(۱) قَالَ: قَوْلٌ مصدر سے اس کا فاعل حارث بن ہمام ہے۔ یعنی مصنف رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲) اِرْتَابَتْ: یہ اِرْتِیَابٌ مصدر سے از افتعال بمعنی شک میں پڑ جانا اور اگر یہ "ریبۃ" سے مشتق ہو تو اس کے معنی تہمت لگانے کے آتے ہیں اس کا مجرد، رَابَ یَرِیْبُ (ض) رَیْبًا بمعنی شک میں ڈالنا۔ یا امر مکروہ دیکھنا۔ اور رَیْبٌ کے معنی نفس کا مضطرب ہونا اور شک میں بھی نفس چونکہ مضطرب ہوتا ہے اس لئے ریب شک کو کہتے ہیں۔ قال تعالیٰ: افی قلوبھم مرض ام ارتابوا۔ (النور)

(۳) بِعَزْوَۃٍ. بمعنی منسوب کرنا نسبت کرنا۔ از (ض)۔ اگر یہ (ن،س) سے ہو تو صبر کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ ومنہ تَعْزِیَۃٌ بمعنی صبر دلانا۔ باء سبب کیلئے یا "فی" کے معنی میں تعدیہ کیلئے۔ اس میں اگر ضمیر کا مرجع "رجل" ہے۔ تو اس وقت اضافت الی الفاعل ہوگی اگر شعر ہو تو اضافت الی المفعول ہوگی۔ اور سمع سے بمعنی منسوب ہونا۔

(۴) اَبَتْ: یہ اِبَاءٌ مصدر سے بمعنی انکار کرنا از فتح یہ عطف ہے "اِرْتَابَتْ" پر اور یہ (ض) سے بھی آتا ہے بمعنی انکار کرنا، وناپسند کرنا۔ یُقال ابیَ الشیء وتأبی بمعنی ناپسند کیا۔ اِبَاءٌ واِبَاءَۃٌ مصدر ہیں، والجمع اَبُوْنَ، اُبَاۃٌ، اُبَّاءٌ. کقولہ تعالیٰ: ابی واستکبر

(۵) تَصْدِیْقَ: مصدر از تفعیل بمعنی قابل تصدیق ہونا، تصدیق کرنا، اور یہ مضاف ہے مفعول بہ کے اگر شعر کو لڑکی سے تشبیہ دیں تو استعارہ بالکنایہ ہوگا۔ وقال تعالیٰ: ولکن تصدیق الذین بین یدیہ وتفصیل الکتاب۔ (یونس)

(۶) دَعْوَۃٌ: اگر (بالفتح) ہے تو اس کے معنی بلانے کے ہیں خواہ دعوت میں ہو یا مطلق بلانا ہو۔ اگر (بکسر الدال) ہو تو اس کے معنی نسب ثابت کرنے کے ہیں اگر (بضم الدال) ہے تو اس کے معنی ہیں مقابل کو لڑائی کے لئے بلانا۔ دعوۃٌ مصدر ہے از (ن) دُعَاءٌ بھی مصدر ہے قَالَ تَعَالیٰ: اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ (البقرہ)

(۷) تَوَجَّسَ: یہ صیغہ ماضی ہے از تفعل بمعنی نرم آواز سے بات کرنا یا خفیف آواز پر کان لگانا۔ یہ "وجس" سے ماخوذ ہے اور اس کے معنی کان لگا کر سننے اور پوشیدہ بات سمجھنے کے بھی آتے ہیں اس کے صلہ میں لام آتا ہے اور یہاں یہ دونوں متعدی بنفسہ ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وَجَسَ(ض)وَجَسًاوَجَسَانًا بمعنی پوشیدہ ہونا،خفیہ آواز کو سننا۔الہام،توجس اور تفرس میں فرق: ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ "توجُّس" کہتے ہیں کسی ظاہری قرینہ کو دیکھ کر معلوم کرنا اور "تفرس" کہتے ہیں کسی خفی قرینہ کو دیکھ کر معلوم کرنا اور "الہام" کہتے ہیں بغیر کسی قرینہ کے خواہ قرینہ خفیہ ہو یا ظاہرہ کسی بات کا معلوم کرنا۔

(۸)هَجَسَ: از(ن،ض)هَجْسًا بمعنی گذرنا، وکھٹکھٹانا یا خطرہ گذرنا۔جمع هَوَاجِسُ. قَالَ تَعَالٰی: وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً۔

(۹)اَفْكَارٌ: یہ فکر کی جمع ہے فِكْرٌ(بالفتح)اس کا مصدر ہے از(ن)تفکر از تفعل بمعنی تأمل وغور وخوض کرنا. قَوْلُهٗ تَعَالٰی: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ ۔(الروم)افکر،تفکر،فکر،وافتکر۔بمعنی خوب غور کرنا۔

☆......☆......☆

وَفَطِنَ لِمَابَطَنَ مِنَ اسْتِنْكَارِهِمْ وَحَاذَرَ اَنْ يَّفْرُطَ اِلَيْهِ ذَمٌّ فَقَرَأَ، إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ.

ترجمہ:۔اور سمجھ لیا اس نے ان کی چھپی ہوئی ناخوشی کو۔اور اس بات سے ڈرا کہ سبقت کر جائے اس کی طرف کوئی برائی۔یا عیب اس کو لاحق ہو جائے۔پس اس نے فوراً یہ آیت پڑھی۔بیشک بعض گمان گناہ ہیں۔(یا سب گناہ ہو جاتے ہیں)۔

(۱)فَطِنَ: از(س)بمعنی عقلمند ہونا،سمجھنا۔فَطِنَ(س)فَطَانَةً وفُطُوْنًا۔اور صیغہ صفت فَاطِنٌ وفَطِيْنٌ آتے ہیں اور یہ(ن،ک)سے بھی مستعمل ہے اس کے صلہ میں "لام،باء،اور من" آتے ہیں۔

(۲)بَطَنَ: بمعنی پوشیدہ ہونا از(س،ن)اس کا معنی پیٹ کا بڑا ہو جانا،عظیمُ الْبَطَنِ ہونا۔ومنه البطن یعنی بڑے پیٹ والا. یقال بَطَنَ بُطُوْنًا وبَطْنًا یعنی اس نے چھپایا۔ومنه الباطن جو ظاہر کی ضد ہے۔قال تعالیٰ: ولا تقربوا الفواحش ماظهر منها وما بطن۔

(۳)اِسْتِنْكَار: یہ استفعال کا مصدر ہے۔بمعنی برا سمجھنا،اس میں "س،ت" طلب کیلئے ہے اور یہ نَكِرٌ سے ماخوذ ہے،نَكِرَ(س)نَكَرًا متعدی مستعمل ہوتا ہے۔اور کرم سے لازم آتا ہے یُقالُ نَكُرَ نَكَارَةً،قَالَ تَعَالٰی: فعرفهم وهم له منكرون ۔(یوسف)

انکار اور جحود میں فرق: انکار کہتے ہیں کسی کا زبان وقلب دونوں سے انکار(نفی)کرنا اور یہ انکار زبان وقلب دونوں سے ہو سکتا ہے اور جحود کہتے ہیں انسان صرف زبان سے انکار کرے لہذا جحود کی نفی قلب سے نہیں ہو سکتی۔

(۴)حَاذَرَ: از مفاعلہ اس کا مصدر "مُحَاذَرَةٌ" ہے بمعنی احتیاط کرنا اور شب کو بیدار رہنا وڈرنا،بچنا،حَذِرَ(س)حَذْرًا وحِذْرًا، محذرة بمعنی وہ اس سے ڈرا،یا بچنا،ڈرنا۔قوله تَعَالٰی: واحذرهم۔(المائدہ)

(۵)اَنْ يَفْرُطَ: یہاں من محذوف ہے اور یہ فرط سے مشتق ہے فرط ای سَبَقَ. یقال فرطت القوم فرطا ای سبقتهم الی الماء. وفرط عليه ای عجل وعَدَا از(ن)بمعنی زیادہ ہونا اور "فاء،راء،طاء" جہاں ہوں وہاں سبقت کے معنی پائے جاتے ہیں ومنه الافراط والتفريط. وفي التنزيل: اننانخاف ان يفرط علينا ۔(طٰہ)

(۶)ذَمٌّ: مصدر ہے جو مدح کی ضد ہے جو مذموم کے معنی میں ہے بمعنی برائی اس کی جمع ذُمُوْمٌ. ذَمَّ يَذُمُّ(ن)ذَمًّا ومَذَمَّةً بمعنی برائی بیان کرنا۔اگر(بالزاء)ہو تو "زَمٌّ" کے معنی لگام لگانا ہے اور ضمّ بمعنی ملا دینا ہے۔قَالَ تَعَالٰی: يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷)فقرأ: یہ قِرَاءَۃٌ مصدر سے بمعنی پڑھنا۔قرأ (ف) قِرَاءَۃً و قُرْاٰنًا. کقوله تعالٰی: فاذاقرأناه فاتبع قرأنه ۔(القیامة)

(۸)الظَّنُّ: یہ مصدر ہے از (ن) اور ان بعض الظن اثم. (الحجرات) یہ آیت قرانی ہے یا حدیث کا ٹکڑا ہے جو بغیر صراحت کے لایا گیا ہے اور وہ تین قسم پر ہیں (ا) مقبول، جو خطبہ وغیرہ میں لاتے ہیں (ب) مباح، جو اس جگہ استعمال ہو جہاں مزاح مراد نہ ہو (ج) مراد وہ ہے جو مزاح اور استہزاء کی جگہ استعمال کرے۔ محشیؒ فرماتے ہیں کہ بعض یہاں پر کل کے معنی میں ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اگر یہ ظن اثم ہو تو معاذ اللہ نبی علیہ السلام کا قول ظنوا المؤمنین خیرًا یہ کیسے صادق ہوسکتا ہے۔

(۹)اِثْمٌ: یہ (س) سے، اس کی جمع آثام ہے۔قَالَ تعالٰی: فَاِنَّهٗ آثِمٌ قَلْبُهٗ.

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ یارُوَاةَ الْقَرِیْضِ وَاُسَاةَ الْقَوْلِ الْمَرِیْضِ اِنَّ خُلَاصَةَ الْجَوْهَرِ تَظْهَرُ بِالسَّبْكِ؛ وَیَدَالْحَقِّ تَصْدَعُ رِدَاءَ الشَّكِّ

ترجمہ:۔ پھر کہا ابوزید نے اے راویان شعر! اور اے قول مریض کے طبیبوں! تحقیق کہ خالص جوہر پگھلانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور سچائی کا ہاتھ (حق بات) پھاڑ دیتا ہے شک کی چادر کو۔

(۱)قَالَ: اَلْقَوْلُ مصدر سے بمعنی کہنا، اجوف واوی ہے از (ن) اور قال اجوف یائی قیلولة، مصدر (ض) سے بمعنی دوپہر کو سونا۔

(۲)رُوَاۃ: یہ راوی کی جمع ہے بمعنی کلام کو نقل کرنے والا۔ سیراب کرنے اور تازگی بھی اس کے معنی آتے ہیں اس کا مصدر روایت ہے، از (ض)۔

(۳)اَلْقَرِیْض: بمعنی شعر، یہ فعیل کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنی میں ہے از (ض) بمعنی شعر کہنا، کاٹنا، جو قَرْضٌ سے ماخوذ ہے بمعنی قطع ہے یہاں اس کے معنی شعر کے ہیں یا "قُرَاضَةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی سونے کے ٹکڑے جو زیور بنانے کے بعد بچ جاتے ہیں اور شعر کو بھی قریض اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آخر سے بہ سبب اس کی ہمواری کے کٹا ہوا ہوتا ہے یعنی اس کو (اوزان پر تراشا جاتا ہے) گویا قینچی سے اس کی زبان کاٹ لی ہے. قال الجوهری القریض قول الشعر خاصةً.

(۴)اُسَاۃٌ: یہ آسِیٌ کی جمع ہے بمعنی طبیب مؤنث آسِیَةٌ جمع آسِیَاتٌ اَوَاسٍ. اَسَا (ن) اَسْوًا بمعنی دوا کرنا، مرہم رکھنا. یقال: آسٰی بینهم۔ صلح کرائی اور (س) سے بمعنی غمگین ہونا، غضب ناک ہونا۔قَالَ تعالٰی: فَكَیْفَ آسٰی عَلٰی قَوْمٍ كَافِرِیْنَ.

(۵)اَلْمَرِیْضُ: بیمار۔ یہاں القولُ المریضُ اس قول کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی خرابی اور نقصان ہو، یا القولُ المریضُ سے مراد وہ قول ہے جس کا راوی ضعیف ہو۔ اور مریض کی جمع مَرْضیٰ و مَرَاضیٰ. اور مَرِضَ (س) مَرْضًا مَرَضًا بمعنی بیمار ہونا، اس کی جمع مَرْضیٰ، مَرَاضِیٰ، اَمْرَاض آتی ہیں، وفی التنزیل: ومن کان مریضا (البقرہ)۔ اور مرض بمعنی بیماری، دکھ، روگ. اور مرض کے معنی ہیں، خروج عن الاعتدال.

(۶)خُلَاصَةٌ: (بضم الخاء المعجمة و کسرها) بمعنی خالص چیز (مفعول ہے) اصله خلص الشیء خلوصا ای صار خالصا،

Maktaba Tul Ishaat.com

خَلَصَ (ن) یَخْلُصُ خَلاصًا وخَالِصًا وخُلُوْصًا بمعنی خالص ہونا، پاک وصاف ہونا، نجات پانا. قال تعالٰی: الا للّٰہ الدین الخالص۔ (الزمر)

(۷) اَلْجَوْهَرُ: اس کی جمعہ جواہر ہے بمعنی گوہر موتی کو کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جو نافع اور قیمتی ہو (معدنیات) یہاں مراد سونا اور چاندی ہے اور ''جوہر'' یہ معرب ہے ''گوہر'' کا۔

(۸) تُظْهِرُ: بمعنی ظاہر ہونا از (ف) از افعال بمعنی ظاہر کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی: وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون۔ (الروم)

(۹) بِالسَّبْكِ. یہ مصدر ہے سَبْكًا، از (ن، ض) بمعنی سونے اور چاندی کو پگھلانا یا سانچے میں ڈالنا. یقال: سَبَكَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ. یعنی چاندی کو پگھلایا۔ سَبَكَ الْكَلَامُ بات کو مہذب یا صاف کیا۔

(۱۰) تَصْدَعُ. اس کا مصدر صَدْعٌ، بمعنی پھاڑ دینا، تکلیف اٹھانا، کسی چیز یا حق وباطل کے درمیان فرق کرنا، یا صفائی کے ساتھ بیان کر دینا۔ یہاں اول مراد ہے اور (س) سے اس کے معنی درد میں مبتلا ہونے کے آتے ہیں، ومنه صُدَاعٌ بمعنی دردسر. قال تعالٰی: فاصدع بما تؤمر۔ (الحجر)

(۱۱) رِدَاءٌ: وہ کپڑا جو عبا اور جبہ وغیرہ کے اوپر پہنا جائے بمعنی چادر والجمع اَرْدِيَةٌ. ''رِدَاءٌ'' جو نصف اعلیٰ پر پہنچ جائے۔ اور ''اِزَارٌ'' جو نصف اسفل پر پہنچ جائے۔ دونوں کو حُلّة کہتے ہیں۔ اور رَدِیَ (س) سے بمعنی ہلاک ہونا، کیونکہ یہ چادر ہلاک ہونے والی ہے۔ اور اِرْتِدَاء بمعنی لبس الرداء ہے یہ یائی ہے، واوی نہیں ہے۔

(۱۲) اَلشَّكُّ: بمعنی شک کرنا، گمان کرنا۔ جو خلاف الیقین ہے از (ن) شَكَّ فی الامر شک کرنا۔ شك علیه الامر بمعنی شاق گذرا۔ شَاكٌّ کی جمع شُكَّاكٌ آتی ہے اور رِداءُ الشَّك ۔ یہاں اضافت المشبه به الی المشبه ہے. قال تعالٰی: وانهم لفی شك منه مریب ۔ (هود)

(۱۳) یَدُالْحَقِّ: یہاں ''ید'' کو مرفوع ومفتوح دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ اس کا عطف ''خلاصةُ الجواهرِ'' پر ہے اور قاعدہ ہے کہ اگر ان کے اسم وخبر پر دوسرا جملہ عطف کیا جائے تو لفظ ومحل دونوں کا اعتبار کرتے ہوئے اعراب دیا جائے گا، اگر مفرد کا عطف ہے تو پھر اختلاف ہے۔ ید کی جمع اَیْدِی واَیَادِیْ ہیں، اگر ہاتھ کے معنی ہوں تو جمع ایدی ہے، اگر نعمت کے معنی ہوں تو اَیَادِیْ جمع ہے بعض نے ید کی جمع یَدُنٌ بھی کہا ہے۔

☆......☆......☆

وَقَدْقِيلَ فِيمَا غَبَرَ مِنَ الزَّمَانِ. ''عِنْدَالْاِمْتِحَانِ يُكْرَمُ الرَّجُلُ اَوْ يُهَانُ'' وَهَا! اَنَا قَدْعَرَضْتُ خَبِيئَتِي لِلْاِخْتِبَارِ.

ترجمہ:۔ اور تحقیق کہ کہا گیا ہے (پرانا مقولہ) گذشتہ زمانے میں امتحان کے وقت مرد یا سرخرو ہوتا ہے یا ذلیل وخوار۔ اب ہوشیار

Maktaba Tul Ishaat.com

(آگاہ ہو) ہو جاؤ۔ پیش کرتا ہوں میں اپنی پوشیدہ قابلیت کو امتحان کیلئے۔

(۱) غَبَرَ: گذرنا، باقی رہنا، وختم ہو جانا، گزر جانا، جو باقی اور ماضی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے از (ن) یہ لفظ من قبیل الاضداد ہے۔ غُبر (بضم الغین) وہ دودھ جو تھن میں رہ جائے دوہنے کے بعد والجمع اَغْبار کمافی التنزیل: الاعجوزافی الغابرین۔ اور (ک) سے بمعنی غبار آلود ہونا۔ یہ (س) سے بھی آتا ہے بمعنی زخم کا اچھا ہونا اور اندرونی فساد کا ظاہر ہونا۔

(۲) اِمتحان: یہ افتعال کا مصدر ہے یہ "مَحْنٌ و مِحْنَةٌ" سے مشتق ہے از (ف) بمعنی آزمانا۔ محنت ومشقت میں ڈالنا، کیونکہ بوقت امتحان محنت ومشقت اٹھانا پڑتی ہے، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ کقوله تعالیٰ: اولئك الذين امتحن الله قلوبهم۔ اور محنت کے اصلی معنی کوڑا مارنے کے ہیں، یقال: محنه عشرين سوطا۔

(۳) يُكْرَمُ: یہ اکرام سے ہے از افعال۔ اکرام وعزت کرنا۔ مجرد (ک) سے۔ بزرگ شدن۔

(۴) رَجُلٌ: مرد جمع رِجَالٌ. رِجْلٌ، پاؤں جمع اَرْجُلٌ۔ رَجِلَ (س) رَجَلًا بمعنی پیدل چلنا، رَجَلَ (ن) رَجْلًا، ٹانگ پر مارنا، رَجَّلَهٗ تفعیل سے قوی کرنا، الشَّعْرَ کنگھی کرنا، اَرْجَلَهٗ افعال سے مہلت دینا، تَرَجَّلَ پیدل چلنا، سواری سے اتر کر۔ قوله تعالیٰ: وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً۔ (النساء)

(۵) يُهَانُ: یہ صیغہ مضارع مجہول ہے اِهَانَةٌ مصدر سے جو اکرام کی ضد ہے بمعنی ذلیل کرنا، رسوا ہونا۔ یہ "هَوْنٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی آسان ہونے کے آتے ہیں۔ یا یہ "هَوَانٌ" سے مشتق ہے بمعنی ذلیل ہونا۔ هَانَ (ن) هَوْنًا، هَوَانًا، مُهَانَةً بمعنی ذلیل ہونا، حقیر ہونا۔ هَوَانٌ، سے یہاں ذلت ہی مراد ہے۔ قَالَ تَعَالىٰ: وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ۔ (الفجر) اور اَهَانَنِ، بمعنی نرم آسان ذلیل کرنا۔

(۶) عَرَّضْتُ: یہ تعریض مصدر سے بمعنی پیش کرنا، ونشانہ بنانا۔ از تفعیل اس کا مجرد عَرَضَ (ض) عَرْضًا بمعنی پیش آنا، لاحق ہونا۔ مجرد ومزید دونوں کے صلہ میں لام آتا ہے تو معنی بیع وشراء کے ہوتے ہیں جب "علی" آتا ہے تو "استعمال" کے معنی ہوتا ہے۔ عَرْضٌ بمعنی چوڑائی جمع اَعْرَاض و عُرُوْضٌ. عِرْضٌ (بالکسر) بمعنی آبرو، جمع، اَعْرَاضٌ. عُرْضٌ (بالضم) بمعنی گوشہ، جانب۔ عَرُضَ (ك) عَرْضًا و عَرَاضَةً بمعنی چوڑا ہونا، تفعیل سے چوڑا بنانا۔ وقال تعالیٰ: لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ۔ (البقرہ)

(۷) خَبِيْئَتِيْ: یہ فعیلة کے وزن پر خَبِيْئَةٌ ہے۔ جو مفعول کے معنی میں ہے اور یہ خَبَاءٌ (مخفی چیز) سے ماخوذ ہے جسکے معنی پوشیدہ کرنے کے ہیں اس سے مراد باطن ہے۔ خَبِيْئَةٌ، کی جمع خَبَايَا آتی ہے۔ فتح سے بمعنی چھپا دینا، اور افتعال سے بمعنی جانچنا، آزمائش کرنا۔

(۸) اَلْاِخْتِبَار: یہ افتعال کا مصدر ہے یہ خبرۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی آزمانے وتجربہ کرنے کے آتے ہیں۔ اور خُبْرَةٌ (بضم الخاء) کے معنی ہے باطنی حال کو جاننا، خَبُرَ (ك) خُبْرَةً، مَخْبَرَةً بمعنی حقیقت حال سے واقف ہونا (ف) خَبْرًا، یہی معنی ہے۔ خَبَّرَ تفعیل سے آگاہ کرنا۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

وَعَرَضْتُ حَقِيْبَتِيْ عَلَى الْاِعْتِبَارِ فَابْتَدَرَ اَحَدُ مَنْ حَضَرَ. وَقَالَ اَعْرِفُ بَيْتًا لَمْ يُنْسَجْ عَلٰى مِنْوَالِهٖ. وَلَاسَمَحَتْ قَرِيْحَةٌ بِمِثَالِه.

ترجمہ:۔اور پیش کردیا میں نے اپنی گٹھڑی کو کھول کر (تھیلی کو) آزمانے کے لئے ڈالتا ہوں یقین کے سامنے۔پس سبقت کی ایک نے حاضرین مجلس میں سے۔اور کہا پہچانتا ہوں (یاد ہے) میں ایک ایسے شعر کو کہ نہیں بنا گیا (نہیں کہا گیا آج تک) اس جیسا شعر (یا اس کے نمونہ پر) اور نہیں جواں مردی کی (جرأت کی) کسی طبیعت نے اس کے مثل لانے پر۔

(۱)عَرَضْتُ: یہ،تَعْرِیْضٌ مصدر سے بمعنی پیش کرنا از تفعیل۔مجرد (ض) سے بمعنی لاحق ہونا، پیش آنا۔وَقَالَ تَعَالٰی: وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَاعَرَّضْتُم بِهٖ۔(البقرہ)

(۲)حَقِيْبَتِيْ: حَقِيْبَةٌ، وہ چمڑے کی گٹھڑی یا تھیلی جو اونٹ والا کجاوہ کے پیچھے باندھے اور جس میں مسافر لوگ اپنا توشہ رکھتے ہیں. والجمع حَقَائِبُ. واصلہ حقب الشیء حقبًا بمعنی احتبس مجرد سمع سے۔

(۳)اَلْاِعْتِبَار: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی آزمانا، غور کرنا۔کمافی التنزیل:فاعتبروایااولی الابصار. مجرد عَبَرَ (ن) عَبْرًا، بمعنی غمگین ہونا، آنسو بہانا (س) عَبَرًا، آنسو بہانا۔تفعیل سے تعبیر بیان کرنا۔

(۴)فَابْتَدَرَ: یہ اِبْتِدَارٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی جلدی کرنا، سبقت کرنا، دوسروں سے آگے بڑھ جانا۔اس کا مجرد (ن) سے ہے اسی سے "بَدْرٌ" ہے (چودھویں کا چاند) کیونکہ وہ بھی تاروں پر سبقت لے جاتا ہے۔

(۵)اَحَدٌ: بمعنی واحد، عدیم المثال، ایک، یکتا، اکیلا۔یُقَالُ: فُلَانٌ احدالاحدین یعنی وہ عدیم المثال ہے، احد کی جمع آحاد، اُحدان آتی ہیں۔اور اس میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہیں: اَحَدَ، تَفْعِيْلٌ سے اور وَحَّدَ دونوں کے معنی ایک کر دینا، اِتَّحَدَ اکٹھا کر دینا، اِسْتَاحَدَ، اکیلا ہونا۔وفی التنزیل: قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔احد اور واحد میں پانچ فرق ہیں؛ تین معنوی ہیں اور دو لفظی، معنوی یہ ہیں: (ا) احد باری تعالیٰ کیلئے خاص ہے اور واحد عام ہے (ب) بعض کے نزدیک احد خاص ذوی العقول کیلئے ہے اور واحد عام ہے (ج) واحد کے مقابلہ میں تاء آتی ہے اور احد کے مقابلہ میں تاء نہیں آتی۔اور لفظی فرق یہ ہے کہ (ا) واحد کی مؤنث واحدۃ آتی ہے اور احد کی کوئی مؤنث نہیں دوسرا فرق یہ ہے کہ احد کی جمع آتی ہے اور واحد کی جمع نہیں آتی۔

(۶)اَعْرِفُ: واحد متکلم از (ض) بمعنی پہچانا، جیسے: یعرفونه کمایعرف ابناء هم. (البقرہ)

(۷)البیت: شعر، اگر اس کا معنی شعر ہو تو جمع اَبْيَاتٌ ہے، اگر بیت کا معنی گھر ہو تو جمع بُيُوتٌ ہے۔مر تحققه

(۸)لَمْ يُنْسَجْ: یہ نَسْجٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی کپڑا بننے کے آتے ہیں یا صرف بننا۔(ن،ض) نسج الحائكُ الثَّوْبَ نسجا ومنه النساج بمعنی کپڑا بننے والا یعنی جولاہا۔

(۹)مِنْوَالٌ: بمعنی اسلوب، طرز و طریقہ۔اس میں تین لغات ہیں مِنْوَالٌ، مِنْوَلٌ، نَوْلٌ. منوال، یعنی جولاہے کی وہ لکڑی یا آلہ ہے جس سے جولاہے کپڑا بنتے وقت لپٹتے یا ٹھونکتے ہیں، جمع مناول۔اور نول، جولاہے کی طرح حبشیوں میں ایک ذلیل قوم ہوتی ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

بقول بعض نول بھی طرز وطریقہ کو کہتے ہیں، نول کی جمع انوال ہے۔ اور منوال ومنول کی جمع مناول ومنایل آتی ہیں۔ نَـالَ(ن)نَوْلاً نَوالاً بمعنی دینا، تنویل تفعیل سے بھلائی پہنچانا۔

(۱۰)سَمَحَتْ: یہ سَمَحَ(ف) سَمْحًاوسَمَاحًاوسَمَاحَةً سے بمعنی بخشش کرنااور(ک) سے بھی آتا ہے، جوان مردی کرنا. ومنه التسامح و المسامحة۔ صیغہ صفت ہے اور جمع سُمَحَاءُ بروزن فقہاء ہے۔

(۱۱)قَرِيحَةٌ: بمعنی زخمی یا طبیعت کے ہیں کیونکہ طبیعت بھی زخمی ہوتی ہے لہذا طبیعت کے معنی میں استعمل ہے اس کی جمع قَرَائِحُ آتی ہے۔

(۱۲)مِثَالٌ: از(ن،ض)مَثَلاًومُثْلَةً. الرجل عذاب دینا(ن،ک) سے مَثُوْلاً کسی کے سامنے کھڑا ہونا۔ اور ''بمثاله'' یہ متعلق ''سَمَحَتْ'' سے ہے، مثال کی جمع امثلہ ہے۔ قَالَ تَعَالىٰ: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ. مثال اور مثل کے درمیان فرق:(۱) مِثل کہتے ہیں جو تمام حقیقت میں شریک ہو جیسے لیس کمثله شيء. اور مثال اس کو کہتے ہیں جو بعض اغراض میں شریک ہو جیسے انسان نے دیوار پر نقش کئے تو یہ نقوش اصل کی مثال ہیں اس کا مثل نہیں ہے۔(۲) مثال تو وہ ہے جو بعض صفاتِ ممثل لہ کے مشابہ ہو اور مثل وہ ہے جس کا ''من کل الوجه'' میں ممثل لہ کے مشابہ ہونا ضروری ہے۔

☆......☆......☆

فَإِنْ اٰثَرْتَ اِخْتِلَابَ الْقُلُوْبِ فَانْظِمْ عَلٰى هٰذَا الْاُسْلُوْبِ وَاَنْشَدَ:

(۸) فَـاَمْـطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَ سَقَتْ وَرْدًا وَعَضَّـتْ عَـلَـى الْعُنَّابِ بِـالْبَرَدِ

ترجمہ:۔ پس اگر لوگوں کے دلوں کو فریفتہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو نظم کیجئے اس طرز پر شعر کو۔ پھر اس نے یہ شعر پڑھا:

(۸)پس اس محبوبہ نے نرگس (آنکھ) سے موتی (آنسو) برسا کر، گلاب (رخسار) کو سیراب کر دیا۔ اور اس نے اولوں سے (دانتوں سے) عناب (سر انگل یعنی پوروں) کو کاٹ دیا۔

(۱)اٰثَرْتَ: اِيْثَارٌ مصدر ہے از افعال بمعنی ترجیح دینا واختیار کر لینا۔ وفی التنزیل: لقداثرك الله علينا (یوسف) واصله اثر فلاناای اکرمه. والمصدر اثروا ثارة. از(ن)۔

(۲)اِخْتِلَابٌ: یہ افتعال کا مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا، فریفتہ کرنا۔ یہاں فریفتہ کرنا مراد ہے اس کا مجرد خَـلْـبٌ و خلابَـتٌ ہے۔ اصله خَلَبَ(ن) خَلْبًا و خَلَابَةً ای خدعه. خَلَابَتٌ کے معنی دھوکہ دینے اور اچھے اقوال سے فریفتہ کرنے کے آتے ہیں۔

(۳)قُلُوْبٌ: یہ جمع ہے قلب کی بمعنی دل (ض) سے پلٹنا۔ انفعال، تفعیل، تفعل سے بھی آتا ہے، مرتحقیقہ۔

(۴)اُسْلُوْبٌ: بمعنی طور طریقہ اس کی جمع اَسَالِيْبُ ہے اصل میں اس کے معنی ہیں شیر کی گردن اور اسلوب اصل میں طریق فی الجبل کو کہتے ہیں لیکن اب مطلق طرز اور روش کو کہتے ہیں سَلَبَ(ن) سَلْبًا، زبردستی چھیننا (س) سَلَبًا، ماتم کے کپڑے پہننا۔

(۵)اَنْشَدَ: از افعال بمعنی شعر پڑھنا (جواپنا ہی ہو) مجرد (ض) سے ہے، مرتحقیقہ۔

(۶)فَـاَمْـطَرَتْ: یہ اِمْطَارٌ مصدر سے بمعنی برسانا، بارش نازل کرنا۔ از افعال اور مجرد (ن) سے ہے بمعنی برسنا، بارش ہونا۔ اور مَطَارٌو

Maktaba Tul Ishaat.com

مَطَارَةٌ. وہ کنواں جس میں پانی بہت زیادہ ہو۔ یقال مطرت السماء و امطرت یعنی مینہ برسا۔ ومنه سحاب ممطار یعنی بہت زیادہ برسنے والا ابر۔ کمافی التنزیل: وامطرناعلیهم مطرا ۔ (الشعراء) مَطَرٌ (بفتح العین) بمعنی بارش کا پانی والجمع امطار.

(۷) لُؤْلُوءٌ: بمعنی موتی والجمع لآلی یہاں مراد آنسو ای شبه الدمع باللؤلؤ. یعنی آنسو کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے۔

(۸) نَرْجِسٌ: یہ معرب ہے ''نرگس'' کا۔ نرگس ایک قسم کا پھول ہے جو سفیدی مائل بزردی ہے، یا مطلق زردی۔ اور یہاں آنکھ کو نرجس سے تشبیہ دی ہے۔ اعتراض ہے کہ زرد آنکھ مذموم ہوتی ہے تو جواب یہ ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں میں مشابہت من کل الوجوہ ہو جیسے زید کالاسد. نِرْجِس (بکسر النون) بھی مستعمل ہے اس کا واحد نرجسةٌ ہے۔

(۹) سَقَتْ: یہ سَقْیٌ مصدر سے بمعنی سیراب کرنا از (ض) اور سقی کا استعمال اہل جنت کی شراب کیلئے ہے جیسے وسقاهم ربهم شرابا طهورا یعنی وہ سیرابی جس میں تکلیف نہ ہو۔ اسی وجہ سے اس کا ذکر اہل جنت کے بارے میں کیا گیا ہے۔ اور اِسْقَاء (مزید فیہ) کہتے ہیں وہ سیرابی جس میں تکلیف ہو اور اس کا ذکر اہل دنیا کیلئے کیا گیا ہے۔ قال تعالیٰ: لاسقیناهم ماء غدقا ۔ (الجن)

(۱۰) وَرْدٌ: گلاب کا پھول۔ یہ وَرْدَةٌ کی جمع ہے، اس کی جمع وُرْدٌ، وِرَادٌ، اَوْرَادٌ بھی آتی ہیں، یہاں ''ورد'' کو ''رخسار'' سے تشبیہ دی ہے۔ وَرَدٌ (ض) وَرْدًا . کمافی التنزیل: فکانت وردة کالدهان ۔ (الرحمن)

(۱۱) عَضَّتْ: یہ (س) سے بمعنی دانت سے کاٹنا یا دانتوں سے پکڑنا۔ وقیل هو من النصر والفتح من الشاذ. اور اس کا صلہ علی آتا ہے، کما جاء فی حدیث عرباضؓ: عضوا علیها بالنواجذای خذوها بجمع الاسنان بعض علماء نے (ن) سے کہا بمعنی مضبوطی سے پکڑنا۔

(۱۲) اَلْعُنَّابُ: یہ جمع ہے عُنَّابَةٌ کی بمعنی ایک قسم کا سرخ دانہ ہے جو بیر کی طرح ہوتا ہے جو کنایہ ہے ہونٹوں سے اور عناب ایک دوا کا نام بھی ہے اور مردِ طویل الانف کو بھی کہتے ہیں، عناب کنایہ ہے مہندی لگی ہوئی انگلیوں یا ہونٹوں سے۔

(۱۳) بِالْبَرَدِ: اَلْبَرَدُ، اولے یہاں دانتوں سے کنایہ ہے جمع اَبْرَادٌ. اس کا ایک معنی اونچے نیچے پہاڑ کے بھی ہے من الاضداد .
قال تعالیٰ: وینزل من السماء ومن جبال فیهامن برد ۔ (النور)

خلاصہ: ...... اس شعر میں پانچ تشبیہیں ہیں (۱) آنسوؤں کو موتی سے (۲) آنکھوں کو نرگس سے (۳) رخساروں کو گلاب کے پھول سے (۴) مہندی لگی ہوئی انگلی کے پوروں کو عناب سے (۵) اور دانتوں کو اولوں سے۔

☆......☆......☆

فَلَمْ یَكُنْ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَاَقْرَبُ حَتّٰی اَنْشَدَ فَاَغْرَبَ:

(۹) سَاَلْتُهَا حِیْنَ زَارَتْ نَضْوَبُرْقُعِهَا الـ ــــ قَانِیْ وَاِیْدَاعَ سَمْعِیْ اَطْیَبَ الْخَبَرِ

(۱۰) فَزَحْزَحَتْ شَفَقًاغَشّٰی سَنَاقَمَرٍ وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًامِنْ خَاتَمٍ عَطِرِ

ترجمہ: پس دیر نہ کی اس نے مگر نظر جھپکنے کی بلکہ اس سے بھی کم یہاں تک کہ اس نے یہ نادر شعر پڑھا:

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹) درخواست کی میں نے محبوبہ سے جب کہ وہ ملی (یا بوقت ملاقات) اس کے برقعہ اتار دینے کی۔ جو بہت سرخ تھا اور ودیعت رکھنے کی میرے کانوں میں کوئی اچھی خبر۔ (۱۰) پس دور کیا محبوبہ نے (برقعہ) کو (چہرے سے) جس نے ڈھانک لیا تھا چاند کی روشنی کو (چہرے کے حسن کو)۔ اور گرائے اس نے موتی خوشبودار انگوٹھی سے (تنگ منہ سے جو معطر تھا)۔

(۱) کَلَمْحِ: لَمْحٌ کہتے ہیں آنکھوں کا جھپکنا۔ لَمَحَ البصر۔ کسی چیز کی طرف نظر کو دراز کیا۔ از (ف). قال تعالیٰ: وما امر الساعة الا کلمح البصر۔

(۲) اَلْبَصَرُ: بمعنی آنکھ والجمع اَبْصَار از (ن) دیکھنا۔ فی القران: لاتدرکه الابصار۔ (الانعام)

(۳) اَقْرَبُ: یہ قُرْبٌ سے مشتق ہے جو ضد ہے، بُعْدٌ کی بمعنی قریب ہونا۔ از (ک،س) بمعنی نزدیک ہونا اور "اَقْرَبُ" و "اَغْرَبُ" میں مناسبت لفظیہ تامہ ہے، مناسبت کی تعریف یہ ہے کہ سجع کے آخری لفظ ہم وزن ہوں اگر دونوں کا قافیہ بھی ایک ہے تو تامہ ہے ورنہ ناقصہ ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانْ۔

(۴) اَنْشَدَ: یُنْشِدُ اِنْشَادًا۔ از افعال بمعنی شعر کہنا۔ مجرد (ض) سے، ر تحقیقہ۔

(۵) اَغْرَبَ: یہ غَرْبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی نادر چیز یا گھوڑے کی تیز چال (یعنی دوڑانے کے) آتے ہیں۔ اور کلام کے اندر عجیب کے معنی میں بھی آتا ہے اور اس کے معنی غریب الوطن کے بھی ہیں اگر یہ افعال سے ہو تو معنی ہے عجیب وغریب شئے لانے کے یہاں یہی معنی مراد ہے مجرد از کرم۔

(۶) سَأَلْتُهَا: اگر سأل کے بعد "عن" ہو تو مسئول عنہ کوئی اور ہوگا، جیسے: سألت عنك. ای عن احوالك اس کے مابعد مدخول عنہ ہے تو یہ مسئول ہوگا جیسے سألتك تو یہاں مخاطب ہی مسئول ہے سَأَلَ (ف) سُؤَالًا سوال کرنا۔ قال تعالیٰ: ان سألتك عن شیء بعدها فلا تصاحبنی۔ (الکهف)

(۷) حِیْنٌ: بمعنی وقت، زمانہ جمع اَحْیَان جمع الجمع اَحَایِین آتی ہیں۔ اور حین یہ ظرف زمان یا تو مبنی ہے، کیونکہ ظرف جب جملہ کی طرف مضاف ہو تو اس کا مبنی ہونا جائز ہے یا معرب منصوب ہے بوجہ واقع ہونے ظرف کے۔ از (ض) وقت کا آنا۔ قال تعالیٰ: ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین۔ (الاعراف)

(۸) زَارَتْ: زَارَ (ن) زَوْرًا، زِیَارَةً، زُوَارًا، زُوَارَةً۔ قصدًا ملاقات کیلئے آنا، ملاقات یا زیارت کرنا۔ ومنه الزَّائِرُ والزُّوَّارُ ملاقات کرنیوالے، لیکن بوجہ تعظیم ہو والجمع زائرون۔ فی الحدیث: لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور۔

(۹) نَضْوٌ: مصدر از (ن) بمعنی لاغر ہونا دور کرنا یا کھولنا، پھینک دینا، اُتار دینا۔ یقال نَضَا ثَوْبَهٗ نَضْوًا ای خلعه والقاه۔ اس کا معنی کھینچنا بھی آتا ہے۔

(۱۰) بِرْقَعِهَا: (بکسر الباء وفتح القاف) بمعنی آسمان، اس میں تین لغت ہیں: بُرْقُوْعٌ، بُرْقَعٌ، بُرْقُعٌ۔ (بضم الباء والقاف) یہ آخری فصیح ہے اس کے اصلی معنی ہے برقع پہن لینے کے آتے ہیں۔ والجمع بَرَاقِعُ۔ از فتح۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱) اَلْقَانِیْ: مادہ(ق،و،ن) ہے حد سے زیادہ سرخ یا وہ شاخ جس میں پتے زیادہ ہوں از (ن) اگر سرخ رنگ کا مبالغہ ہو تو احمر قانی کہتے ہیں۔ اگر سفید رنگ کا مبالغہ ہو تو ابیض ناصع، اور زرد رنگ کے مبالغہ کیلئے اصفر القانعُ اور سیاہ رنگ کا مبالغہ کیلئے اسود حالك کہتے ہیں۔ اور قانی، تاکید الاحمر کیلئے ہے از (ف) مہموز اللام بمعنی زیادہ سرخ ہونا، اور (ن) سے ناقص واوی ہے بمعنی جمع کرنا، اور (س) سے ناقص یائی ہے بمعنی لازم ہونا۔

(۱۲) اِیْدَاعٌ: از افعال بمعنی ودیعت یا امانت رکھنا مراد بات کرنا ہے ای ایداعها فی سمعی مفعول اول ہے۔

(۱۳) اَطْیَبُ: مصدر (ض) طَیْبًا، طَابًا، طِیْبَةً، تَطْیِیْبًا ہیں بمعنی لذیذ، شیریں، پاکیزہ ہونا، خوشنما و عمدہ ہونا۔ و منه الطیب بمعنی خوشبو الجمع اَطْیَابٌ و طُیُوْبٌ. اول شعر میں تو پانچ تشبیہیں ہیں اور ثانی میں چار ہیں، پانچویں تشبیہ نہیں لائے۔ اور یہاں اطیب الخبر مفعول ثانی ہے ایداع کا، اطیب صفت مشبہ ہے یعنی مزے کی باتیں اس میں تفضیل نہیں ہے۔ وفی التنزیل: طبتم فادخلوها خالدین۔ (الزمر)

(۱۴) فَزَحْزَحْتُ: یہ زَحْزَحَةٌ۔ از بَعْثَرَ بمعنی دور ہونا، یا دور کرنا، بلند کرنا، قال تعالیٰ: فمن زحزح عن النار. زَحَّ یَزُحُّ (ن) سے بمعنی دور کر دینا، یا ہٹا دینا۔

(۱۵) شَفَقٌ: بمعنی حُمْرَةٌ او بَیَاضٌ. علی اختلاف الاقوال. از سمع بمعنی خیر خواہی کرنا از افعال بمعنی ڈرانا، یہاں حُمْرَةٌ سے وہ سرخی مراد ہے جو شام کو آسمان کے کناروں پر نظر آتی ہے۔ جس کو برقع کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے. قال الراغب: الشفق اختلاط ضوء النهار بسواد اللیل عند غروب الشمس.

(۱۶) غَشّٰی. ای غطّٰی از (س) ڈھانپ لینا یہ مبالغہ ہے جیسے اِذْیَغْشَی السِّدْرَ مَایَغْشٰی۔ (النجم)

(۱۷) سَنَاء: (ممدودًا او مقصورًا) یہ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اگر ممدودًا ہو تو معنی ہے بجلی کی روشنی کے ہونگے اگر مقصورًا ہو تو معنی ہے بلندی کے ہیں۔ سَنَا یَسْنُوْ (ن) سَنْوًا بمعنی چمکنا اور اس روشنی کو بھی کہتے ہیں جو بجلی کوندتے وقت ہوتی ہے سنا برقه یذهب بالابصار۔

(۱۸) قَمَرٌ: از (س) بمعنی حیرت کے ہیں لغوی معنی غلبہ کے ہیں والجمع اَقْمَار. یہاں چہرہ کو قمر (چاند) سے تشبیہ دی ہے، کیونکہ چاند کی روشنی بھی ستارے کی روشنی پر غالب ہوتی ہے. وَفِی التَّنْزِیْلِ: وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا۔ (الشمس)

(۱۹) سَاقَطْتُ: یہ اِسْقَطْتُ کے معنی میں ہے، مصدر مُسَاقَطَةٌ و سِقَاطًا. گرا دینا۔ از مفاعلہ اس میں مشارکت نہیں ہے اس کا مجرد سَقَطَ (ن) سُقُوْطًا مَسْقَطًا زمین پر گرنا، گر جانا۔

(۲۰) خَاتِمٌ: بمعنی انگوٹھی والجمع خَوَاتِمُ و خَوَاتِیْمُ چونکہ معشوق بہت کم باتیں کرتا ہے اس لئے اس کے منہ کو انگوٹھی سے تشبیہ دی ہے گویا اس کا منہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کم بولتا ہے از (ض) قال تعالیٰ: الیوم نختم علی افواههم و تکلمنا ایدیهم. (یٰسٓ)

(۲۱) عِطْرٌ: (بکسر العین) از (س) عَطِرًا بمعنی خوشبودار ہونا، یا معطر ہونا۔ عِطْرٌ صیغہ صفت ہے بمعنی خوشبو الجمع عُطُوْر.

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

فَحَارَ الْحَاضِرُوْنَ لِبَدَاهَتِهٖ وَاعْتَرَفُوْا بِنَزَاهَتِهٖ فَلَمَّا اٰنَسَ اِسْتِئْنَاسَهُمْ بِكَلَامِهٖ. وَانْصِبَابَهُمْ اِلٰى شِعْبِ اِكْرَامِهٖ. اَطْرَقَ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ.

ترجمہ:۔ پس متحیر ہوگئے حاضرین ان کی بدیہہ گوئی سے۔ اور اس کے پاکیزگی کلام کا اعتراف کیا۔ پس جب کہ اس نے دیکھا ان کے مانوس ہونے کو اپنے کلام کے ساتھ اور اپنی تعظیم کی گھاٹی کی طرف ان کے مائل ہونے کو۔

(۱) حَارَ: يَحَارُ (س) حَيْرَةً وَحَيْرَانًا بمعنی متحیر ہونا، حیران ہونا۔ يقال حار بصره اور حَارَ يَحُوْرُ (ن) حَوْرًا بمعنی لوٹنا. كما يقال اعوذ بالله من الحور بعد الكور. قال تعالٰى: كالذى استهوته الشياطين فى الارض حيران ۔(الانعام) اور فَحَارَ میں فاء تعقیب کیلئے ہے۔

(۲) لِبَدَاهَتِهٖ: بَدَاهَةٌ مصدر ہے از (ف) بمعنی کوئی کلام اچانک کرنا یا ہونا اور اچھا بھی ہو، از کرم۔

(۳) اِعْتَرَفُوْا: یہ اعتراف مصدر سے بمعنی اقرار کرنا۔ از افتعال اس کا مجرد (ض) سے ہے، بمعنی پہچاننا۔ قال تعالٰى: فاعترفوا بذنبهم فسحقا لاصحاب السعير. (الملك)

(۴) نَزَاهَةٌ: بمعنی صفائی، پاکیزگی۔ ای براءۃ من السوء. (ف، ك، س) يقال نزه نزاهة ونزاهية یعنی وہ برائی اور ملامت سے دور ہوا۔ اور نزاهته کی ضمیر راجع ہے ''شعر'' کی طرف یا ''ذولحية'' کی صورت ثانیہ میں انتشار ضمائر لازم آتا ہے، لہذا بداهته میں بھی ضمیر ذولحية کی طرف راجع کرنا زیادہ بہتر ہے۔ بداهته کی ضمیر اگر شعر کی طرف راجع ہو تو مصدر مجہول ہوگا اور شعر کی تمام ضمیروں میں اضمار قبل الذکر ہے اور مرجع محبوبہ ہے۔ اور تبریزی شارح حماسہ نے کہا ہے کہ چھ چیزوں میں اضمار قبل الذکر جائز ہے اور وہ یہ ہیں: خمر، حرب، فرس، معشوق، سیف اور لفظ اللہ بھی۔ (مسودہ مقامۂ دوم، ص: ۶۸، ازراقم)

(۵) آنَسَ: از مفاعلہ اس کے اصلی معنی مانوس ہونا ہے یہاں علم کے معنی میں ہے اور اس کے معنی دیکھنے کے بھی آتے ہیں۔ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: اِنِّىْۤ اٰنَسْتُ نَارًا۔ (قصص) مجرد (س) سے ہے مصدر اَنَسٌ ہے بمعنی مانوس ہونا۔

(۶) اِسْتِيْنَاسٌ: مصدر ہے از استفعال بمعنی مانوس ہونا۔ يقال: آنسه موانسة بمعنی اچھی طرح سے پیش آنا۔ ومنه موانسة بمعنی نرمی کا برتاؤ کرنا۔ از مفاعلہ ملاطفت کے آنسه موانسة بمعنی اچھی طرح پیش آنا یا اچھا برتاؤ کرنا۔

(۷) اِنْصِبَابٌ: یہ مصدر ہے از انفعال بمعنی مائل ہونا اور یہ ''صَبَابَةٌ'' سے ماخوذ ہے مصدر از (س) بمعنی عاشق ہونا، صَبٌّ عاشق کو کہتے ہیں کیونکہ اسکی آنکھ سے ہمیشہ پانی جاری رہتا ہے. صَبَّ (ن) صَبًّا بمعنی بہا دینا۔ اِنْصِبَابًا، انفعال سے لازم ہے بمعنی میلان۔

(۸) شِعْبٌ: اس کی جمع شِعَابٌ بمعنی پہاڑی راستہ، گھاٹی، جگہ اور بعض نے شعب کے معنی زمین سے پانی بہنے کے بیان کئے ہیں۔ اور (ف) شَعْبًا بمعنی شاخ در شاخ شدن۔ شَعْبٌ معناه، الجمع والتفريق والاصلاح والافساد. من الاضداد. شَعْبٌ بمعنی قبیلہ، بزرگ، قوم، جماعت، عوام۔ والجمع شُعُوْبٌ اور شُعْبَةٌ، شاخ، والجمع شُعَبٌ۔

(۹) اَطْرَقَ: اِطْرَاقٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی سکوت کے ساکت ہونا۔ بعضوں نے کہا کہ خاموشی، ڈر کی وجہ سے، یا اطراق بمعنی سر

Maktaba Tul Ishaat.com

جھکالینا۔طَرَقَ(ن)طَرْقًا بمعنی کوٹنا،طَرَقَ المطریق. راستہ پر چلنا۔طرق بالبال. دل میں آنا.طرق الباب. دروازہ کھٹکھٹانا۔ تطرق الیہ راہ پانا،خاموشی سے پہنچنا۔

(۱۰)طَرْفَةُ الْعَيْنِ: جس کے معنی آنکھ یا پلک کے جھپکنے کے ہیں۔یقال:طرف(ض)طَرْفًا بمعنی تھپڑ مارنے کے ہیں اورطرف جو نظر کے معنی میں ہے۔اس کا تثنیہ وجمع مستعمل نہیں،کقوله تعالیٰ:لَایَرتَدُّاِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ.طَرَفٌ. جانب جمع اطراف،اس کے معنی آنکھ، کنارہ، ہر چیز کا آخری حصہ،نوک کے بھی آتے ہیں۔اَطْرَف افعال سے بمعنی انوکھی بات کہنا۔طرّف تفعیل سے بمعنی کنارہ پُر کرنا۔ تطرف تفعل سے بمعنی حد سے زیادہ بڑھنا،انتہا پسندی.طُرْفَةٌ. چٹکلا،دلچسپ بات،جمع طُرَف. طَرِيفَةٌ. انوکھی بات،تحفہ، ہدیہ جمع طَرَائِف۔طَرِیْف بمعنی انوکھاوعجیب۔اپنا حاصل کردہ مال۔مُتَطَرِّف. انتہاء پسند،غیر معتدل۔

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُم بَيْتَيْنِ آخَرِيْنَ وَاَنْشَدَ:

(۱۱) وَاَقْبَلَتْ يَوْمَ جَدَّ الْبَيْنُ فِيْ حُلَلٍ ... سُوْدٍ تَعَضُّ بَنَانَ النَّادِمِ الْحَصِرِ

(۱۲) فَلَاحَ لَيْلٌ عَلٰى صُبْحٍ اَقَلَّهُمَا ... غُصْنٌ وَضَرَّسَتِ الْبِلَّوْرَ بِالدُّرَرِ

فَحِيْنَئِذٍ اِسْتَسْنَى الْقَوْمُ قِيْمَتَهُ.وَاسْتَغْزَرُوْا دِيْمَتَه.

ترجمہ:۔پھر کہا لیجئے اور دو شعر،اور یہ شعر پڑھے:(۱۱)اور متوجہ ہوئی معشوقہ جس روز کہ ثابت ہوگئی جدائی۔سیاہ لباس پہن کر(ایسی حالت میں کہ) کاٹتی ہوئی پشیمانی کے پوروں کو۔بات نہ کرنے والے کے مانند۔(خاموش اور پشیمان کی طرح دانتوں سے انگلیاں کاٹتی ہوئی آئی)۔(۱۲)پس ظاہر ہوئی رات(زلف) صبح پر۔(چہرہ پر) کہ بلند کیا ہے ان دونوں کو ایک شاخ(قد) نے۔ اور کاٹا ہے اپنے شیشے کو(انگلیوں) کو موتیوں سے(دانتوں سے)۔

پس اس وقت قوم نے اس کو بیش قیمت جانا اور اس کی بارش کو بہت زیادہ خیال کرنے لگے۔

(۱)دُوْنَكُمْ:دون یہ اسم فعل ہے بمعنی خذوا،یقال دونك الشيء. اور یہ دون،فوق کی بھی نقیض ہے اور دون کے معنی حقیر وخسیس کے بھی آتے ہیں اور''بَيْتَيْنِ''دُوْنَكُمْ کا مفعول بہ ہے.قال تعالیٰ:یاایھاالذین آمنوالاتتخذوابطانةمن دونکم لایَأْلُوْنَکم خبالا۔اور علامہ حریریؒ پہلے دو شعر سے ابوالفرج کے شعر کا مقابلہ پورے طور پر نہ کرسکے،تو دو اور شعر لائے،اس کی تفصیل یہ کہ ان دو شعروں میں امطرت کا مقابلہ ساقطت سے کیا ہے اور لؤلؤ کا مقابلہ لؤلؤ سے اور نرجس کا مقابلہ خاتم سے اور ورد کا مقابلہ''سناقمر'' سے اور''عضت علی العناب بالبرد'' کا مقابلہ''وضرست البلور بالبدر'' سے اس طرح پہلے شعر کے مقابلہ میں اپنے فنی کمالات کا مظاہرہ کیا۔

(۲)آخرین:أَخَّرَتَأخِيْرًاوتأَخَّرَ۔تفعل وتفعیل دونوں سے آتا ہے۔فجعلناهم سلفا ومثلا لآخرين۔(الزخرف)۔ آخَرُ اور آخِرُ میں فرق:اگر یہ(بفتح الخاء) ہوتو مطلق مغائر پر بولتے ہیں،خواہ وہ ماقبل کے جنس سے ہو یا نہ ہو۔اور اگر

Maktaba Tul Ishaat.com

(بکسر الخاء) ہو تو یہ مغائر ہم جنس پر بولتے ہیں، جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ آخِر یعنی آیا میرے پاس دوسرا آدمی۔ اور بالفتح کی صورت میں مطلق دوسرے کے ہیں خواہ آدمی ہو یا نہ ہو۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ آخَر کا مؤنث آخرۃ آتی ہے، اور آخِر کا مؤنث اُخْرٰی ہے۔

(۳) اَنْشَدَ: بمعنی شعر پڑھا۔ از افعال۔ نَشَدَ (ن، ض) نِشْدَۃً و نَشْدَانًا. بمعنی گم شدہ کو تلاش کرنا۔ مفاعلہ سے نَاشَدَہٗ مُنَاشَدَۃً و نِشَادًا بمعنی قسم کھلانا۔

(۴) اَقْبَلْتُ: اقبال مصدر سے از افعال بمعنی متوجہ ہونا، متوجہ کرنا، سامنے آنا۔ اور اقبال ادبار کی ضد ہے۔ اس کا مجرد (ن) سے بمعنی پیش ہونا اور (س) سے قبول کرنا۔ اور تقبیل تفعیل سے بوسہ دینا. قَالَ تعالٰی: وَاَقبل بعضهم علٰی بعض یتسألون۔ (الصٰفّٰت)

(۵) یَوْمٌ: میں حرکت بنائی ہے یا اعرابی ہے۔ جمع ایام ہے۔

(۶) جَدَّ: یہ جِدٌّ سے مشتق ہے بمعنی ثابت کرنا یا ہونا و محقق ہونا۔ یہ ہزل کی ضد ہے۔ از (ض) جَدًّا. بڑا مرتبہ والا ہونا۔ جِدَّۃٌ بمعنی نیا، تازہ ہونا، اگر مصدر جَدًّا ہو تو بمعنی کاٹنا، (ن) جِدًّا بمعنی کوشش کرنا، جِدٌّ بمعنی محنت، وکوشش۔

(۷) اَلْبَیْنُ: جدائی، ملاپ اور یہ لفظ اضداد میں سے ہے. بَانَ (ض) بَیْنًا و بَیْنُوْنَۃً ای فارق و وصل۔ بیان ظاہر ہونا اور یہاں بَین بمعنی جدائی مراد ہے اور البین جسمانی دوری کے لئے بھی آتا ہے اور بَوْنٌ عزت و شرف کی دوری کیلئے آتا ہے۔

(۸) حُلَلٌ: یہ حُلَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی مطلق چادر یا یمنی چادر یا ازار، اور اس کے مجموعہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور یہ حال ہے اقبلت کی ضمیر سے ای کائنۃ فی حلل۔ اور حلۃ سے مراد ازار و رداء ہے۔ حَلَّ (ن) حُلُوْلًا اترنا، حلول ہونا (ض) سے حلال ہونا۔

(۹) سُوْدٌ: بمعنی سیاہ۔ یہ جمع ہے اسود کی ہے اس کا مؤنث سوداء اور اس کی جمع سُوْدَانٌ بھی آتی ہے۔ اور یہ بیاض کی ضد ہے اسود کی تصغیر اُسَیْوِدٌ، اُسَیِّدٌ. سَوِدَ (س) سَوَدًا بمعنی کالا ہونا۔ کمافی التنزیل: یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ۔ (ال عمران)

(۱۰) تَعَضُّ: اس کا مصدر عَضٌّ ہے بمعنی دانت سے کاٹنے کے ہیں۔ دانت مارنا، منہ مارنا۔ از (ن) اور (س) سے بھی ہے۔

(۱۱) بَنَان: بمعنی انگلی یا انگلی کے پوروں۔ بَنَّ (ض) بَنًّا، اقامت کرنا، تبین. جلدی نہ کرنا۔ تفعیل سے بھی آتا ہے. قولہ تعالٰی: بلٰی قادرین علٰی ان نسوی بنانہ (القیمۃ) اصابع، انامل اور بنان میں فرق: بَنَانٌ: تو انگلیوں کے پوروں کو کہتے ہیں اور اَنامل کہتے ہیں انگلیوں کے سرے سے پہلے جوڑ تک کو اور انگلی کے سرے سے جڑ تک کو اصابع کہتے ہیں۔

(۱۲) اَلنَّادِمُ: نَدِمَ (س) یَنْدَمُ نَدَمًا بمعنی شرمندہ ہونا، نادم ہونا، مرتحقیقہ۔

(۱۳) اَلْحَصْرُ: یہ صیغہ صفت ہے حصر وہ شخص ہے جو بولنا چاہے اور بول نہ سکے۔ از (ن) بمعنی روکنا اور (س) بمعنی رک جانا۔ یہاں ثانی مراد ہیں اور اول متعدی ہے، لہٰذا احصر اور سکوت میں فرق واضح ہے. کقولہ تعالٰی: او جاؤکم حصرت صدورهم ان یقاتلوکم۔ (النساء)

(۱۴) لَاحَ: یَلُوْحُ (ن) لَوْحًا بمعنی چمکنا ظاہر ہونا۔ یہ اجوف واوی ہے اور اس کے معنی چمکنے کے بھی آتے ہیں اور لَوْحٌ بمعنی تختی والجمع اَلْوَاحٌ. لَائِحَۃٌ. ظاہری شکل، پروگرام، سرکاری قانون، جمع لَوَائِحُ. وقَالَ تعالٰی: فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔ (البروج)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۵) لَیْلٌ: رات، جمع لَیَالِیْ یہاں بالوں کو رات سے (لیل) سے تشبیہ دی ہے۔ افعال سے اَلْاَلَ الْقَوْمُ اِلْاَلاَ بمعنی رات میں داخل ہونا۔
(۱۶) صُبْحٌ: اول دن کو کہتے ہیں جو مساء کی ضد ہے۔ اس کی جمع اَصْبَاحٌ آتی ہے اور (ف) سے صَبَاحًا بمعنی صبح کے وقت آنا۔
(س) صَبَحًا و صُبْحَۃً بمعنی چمکدار ہونا۔ (ک) سے بھی یہی معنی ہے۔ صَبَاحَۃً۔ یہاں چہرہ کو صبح سے تشبیہ دی ہے۔ والصباح هو اول ساعة النهار، والبكور يكون بعد الصباح وقبل طلوع الشمس ثم الغدوة بعد طلوعها. ثم الضحى. قال تعالى: اليس الصبح بقريب۔ (هود)
(۱۷) اَقَلَّهُمَا: یہ ماخوذ ہے قُلَّةٌ (بضم القاف) بمعنی بلندی یا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا دینا۔ یہاں یہی مراد ہے یعنی ان کو اٹھا رکھا تھا۔ یا یہ ماخوذ ہے قلت سے بمعنی قلیل ہونے کے ہیں از (ض) کم و تھوڑا ہونا۔ یا اِقْلَالٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اٹھا دینا، پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دینا۔
(۱۸) غُصْنٌ: (بالضم) بمعنی درخت کی شاخ یا چھوٹی شاخ۔ وَالْجمعُ غُصُوْنٌ و اَغْصَانٌ و غُصْنَةٌ. آتی ہیں۔ یہاں ”غُصْنٌ“ سے قد و قامت کو تشبیہ دی ہے۔ اور غُصْنٌ یہ فاعل ہے اَقَلَّهُمَا کا از (ض) بمعنی کاٹنا۔ شاخ کو غُصْنٌ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ شاخ بھی کاٹی جاتی ہے۔
(۱۹) ضَرَّسَتْ: از تفعیل مصدر تَضْرِیْسٌ ہے بمعنی ڈاڑھوں سے دکھ پہنچانا، شدت میں ڈالنا، یا ڈاڑھ سے خوب زور سے کاٹنا۔ اور یہ ”ضِرْسٌ“ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ڈاڑھ اور دانت کے آتے ہیں۔ يُقَالُ ضَرَّسَت الرجل ضَرْسًا و ضَرَّاسَةً و تَضْرِيْسًا۔ مجرد (ض) سے بمعنی تکلیف پہنچانا، ڈاڑھ سے کاٹنا۔ ضِرْسٌ کی جمع ضُرَاسٌ و ضُرُوْسٌ آتی ہیں اور اَضْرَاسٌ بھی ہے، بمعنی ڈاڑھ۔
(۲۰) اَلْبِلَّوْرُ: بمعنی شیشہ یا شیشہ نما پتھر۔ یہ کئی طرح مستعمل ہے۔ بِلَّوْر (بكسر الباء و تشديد اللام مع الفتح) بروزن سِنَّوْر۔ بَلُّوْر (بفتح الباء و تشديد اللام مضمومة) على وزن تَنُّوْر. بِلْور (بكسر الباء و سكون اللام) بمعنی ایک قسم کا پتھر ہے۔
(۲۱) اَلدُّرَرُ: یہ دُرٌّ کی جمع ہے معنی موتی۔ یہاں آگے کے دانت کو موتی سے تشبیہ دی ہے۔ اور دُرٌّ، یہ دُرَّةٌ کی جمع ہے۔ دَرَّ (س) دَرًّا وجهه بمعنی بیماری کے بعد نکھر آنا۔ (ض) سے دَرِيْرًا الفرسُ تیز دوڑنا۔
(۲۲) فَحِيْنَئِذٍ: بمعنی اس وقت۔ یہ حَانَ (ض) حَيْنًا بمعنی وقت کا آنا۔ یا وقت کا ہونا۔ اور حین بمعنی وقت، زمانہ، موقع۔ جمع اَحْيَان آتی ہے، حَيْنٌ (بفتح الحاء) بمعنی ہلاکت۔ فِي حِيْنٍ بمعنی بروقت. حِيْنًا بَعْدَ حِيْنٍ بمعنی موقع بہ موقع۔ حِيْنَمَا. جب۔ ”حَانٌ وَحَانَةٌ“ بمعنی شراب خانہ۔
(۲۳) اِسْتَسْنَى: بمعنی بڑا اور بلند مرتبہ سمجھا اور یہ ”سَنَاءٌ“ سے ماخوذ ہے جسکے معنی بلندی اور بیش قیمت سمجھنے کے ہیں یہ سَنِيَ (س) سِنَاءً ای ارتفع، وصار ذا رفعة یعنی بلند مرتبہ و صاحب مرتبہ ہوا۔
(۲۴) اِسْتَغْزَرُوْا: یہ استفعال سے ہے۔ یہ ماخوذ ہے غَزْرٌ یا غَزَارَةٌ سے بمعنی زیادہ ہونے کے ہیں اور استغزر کے معنی زیادہ سمجھنے کے ہیں اس میں ”س، ت“ طلب کیلئے یا مبالغہ کیلئے، مجرد غَزُرَ (ك) غَزَارَةً بمعنی زیادہ ہونا۔ ومنه غَزِيْرٌ بمعنی كثير و الجمع غَزَائِرُ.
(۲۵) دِيْمَةٌ: وہ بارش جو ہلکی اور لگاتار ہو یہ واوی اور یائی دونوں طرح ہے۔ از (ن) دَيْمًا بمعنی بارش برسنا۔ والجمع دِيَمٌ دُيُوْمٌ وعند

Maktaba Tul Ishaat.com

البعض وہ بارش جو بغیر بجلی کی کڑک کے ہو۔ یا وہ بارش جو برابر ہو اور گرج وچمک نہ ہو بعض نے کہا وہ بارش جو سکون کے ساتھ ہو۔ اور بعض نے کہا وہ بارش جو پانچ دن یا چھ دن تک ہو اور بعض نے کہا وہ بارش جو ایک دن ایک رات یا اکثر ہو۔ یہاں علم کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔

☆......☆......☆

وَاَجْـمَـلُـوْا عِشْـرَتَـهٗ وَجَمَّلُوْا قِشْرَتَهٗ "قَالَ الْمُخْبِرُ بِهٰذِهِ الْحِكَايَةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ تَلَهُّبَ جَذْوَتِهٖ وَتَاَلُّقَ جَلْوَتِهٖ.

ترجمہ:۔ اور بہت اچھا خیال کیا اس کی صحبت کو اور آراستہ کیا اس کیلئے خوب صورت لباس کو راوی کہتا ہے پس جب کہ میں نے اس کے بھڑکتے ہوئے (علمی) شعلوں کو دیکھا۔ اور اس کے چمکتے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

(۱) اَجْمَلُوْا۔ از افعال اِجْمَالٌ مصدر سے بمعنی خوبصورت کر دینا اور خوبصورت ہونا۔ یہاں اول مراد ہے تَجْمِیْلٌ بمعنی خوب صورتی والا کر دینا۔ یقال اجمل الشیء. خوشنما کیا یا زیادہ کیا یہ اور (ک) جَمَالًا بمعنی خوبصورت وخوب سیرت ہونا۔ ومنہ الجمال و الجمیل تفعیل سے بمعنی خوبصورت بنانا، سنوارنا. قال تعالیٰ: واھجرھم ھجرا جمیلا (المزمل)

(۲) عِشْرَةٌ: بمعنی صحبت ومیل جول والجمع عِشَرٌ اور معاشرت کے معنی کسی کیساتھ اٹھنا بیٹھنا. عَشْرًا و عُشُوْرًا (ن) المال۔ دسواں حصہ لانا، اَعْشَرَ دس کر دینا۔ تفاعل، مفاعلہ، افتعال سے بھی آتا ہے. قال تعالیٰ: وانذر عشیرتک الاقربین ۔(الشعراء)

(۳) جَمَّلُوْا: از تفعیل. تَجْمِیْلٌ مصدر بمعنی زینت وخوبصورتی. یقال جمل ای زین. مجرد (ک) سے ہے. قال تعالیٰ: فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ۔ (یوسف)

(۴) قِشْرَةٌ: (بالکسر) بمعنی چھلکا، کھال، غلاف، جھلی، درخت کی چھال، پوست، لباس کے معنی میں ہے اس کا واحد قِشْرٌ ہے اس کی جمع قُشُوْرٌ. (ن، ض) قَشْرًا بمعنی چھلکا اُتارنا، کھینچ لینا۔ درخت کی کھال خواہ پیدائشی ہو یا عارضی۔ پوشاک، لباس۔

(۵) اَلْمُخْبِرُ: بمعنی خبر دینے والا۔ از افعال اخبار مصدر ہے (ن) خُبْرًا و خِبْرَةً. آزمانا. (ك) خُبْرَةً وافتعال سے حقیقت حال سے واقف ہونا۔ تفعیل وافعال سے آگاہ کرنا۔ قال تعالیٰ: یومئذ تحدث اخبارھا ۔(الزلزال)

(۶) حِکَایَةٌ: ۔ مصدر ہے از (ض) بمعنی باتیں اور کلام نقل کرنا، مر تحقیقہ۔

(۷) رَاَیْتُ: یہ صیغہ واحد متکلم ماضی، رؤیۃ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ از (ف)، مر تحقیقہ۔

(۸) تَلَهُّب: یہ تفعل کا مصدر ہے بمعنی آگ کا شعلہ کا نکالنا۔ اور یہ لَهْبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بھڑکنا۔ اور مجرد (س) لَهَبًا و لَهِیْبًا و لَهَابًا و لُهَبَانًا، بمعنی بھڑکنا، روشن ہونا اور تَلْهِیْبٌ تفعیل سے بھی یہی معنی ہے۔ قال تعالیٰ: لاظلیل و لایغنی من اللهب.

(۹) جَذْوَةٌ: (بالحرکات الثلثة) بمعنی آگ کی دہکتی ہوئی چنگاری، انگارہ اس کی جمع جُذًی و جِذًی و جُذَاءٌ ہیں (ن) سے استعمال ہے اور اس میں جِذَاءٌ قیاس کے موافق ہیں۔

(۱۰) تَاَلُّقَ: یہ تفعل کا مصدر ہے بمعنی چمکنا وروشن ہونا اور یہ اَلَقَ یَاْلِقُ (ض) اَلْقًا اَلِیْقًا. روشن ہونا۔ اور تألق و استالق البرق بمعنی چمکنا

Maktaba Tul Ishaat.com

اور الِق الرجل (س) جھوٹ بولنا۔

(۱۱) جَلْوَةٌ: کے اصل معنی ہیں کسی عورت کا اپنے منہ سے نقاب اٹھادینا یا بناؤ سنگھار کرنا۔ اور یہ مفعول کے معنی بمعنی چہرہ۔ یقال جلوت العروس اذازالت نقابھاواظھرت وجھھا یہ جلاً(ن) یَجْلُوْ جلاءً بمعنی صاف کرنا اور زنگ کا دور کرنا، قال تعالیٰ: ولو لا ان کتب الله علیھم الجلاء لعذبھم فی الدنیا۔(الحشر)

☆......☆......☆

اَمْعَنْتُ النَّظْرَ فِیْ تَوَسُّمِهٖ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِیْ مِیْسَمِهٖ فَاِذَاھُوَ شَیْخُنَا السَّرُوْجِیُّ. وَقَدْاَقْمَرَلَیْلُهُ الدَّجُوْجِیُّ.

ترجمہ:۔ تو میں نے گہری نظر سے اس کو پہچاننے میں غور کیا۔ تو اس کی علامتوں پر نظر کو دوڑانے لگا۔ پس اچانک وہ ہمارا شیخ سروجی تھا۔ اور اس حال میں کہ روشن ہوگئی تھی اس کی تاریک رات (داڑھی سفید ہوگئی تھی)۔

(۱) اَمْعَنْتُ: اِمْعَانٌ مصدر ہے بمعنی غور سے دیکھنا (از افعال) ماخوذ ہے "مَعْنٌ" سے۔ مَعَنَ الماءُ بمعنی پانی کا تیزی سے بہنا۔ مجرد (ف) سے ہے بمعنی بہنا۔ اور امعان کے معنی گھوڑا دوڑانے کے بھی آتے ہیں۔ اور مَعَانٌ کے معنی گھوڑے کو دور تک دوڑانے کے ہیں۔

(۲) اَلنَّظْرُ: دیکھنا۔ از (ن) والجمع اَنْظَارٌ. نَاظِرَةٌ بمعنی آنکھ جمع نَوَاظِرُ. نَاظِرٌ. منیجر، ناظم، ڈائرکٹر۔ والجمع نُظَّارٌ، مِنْظَارٌ بمعنی دوربین جمع مَنَاظِیْرُ.

(۳) تَوَسُّمُه: یہ "وِسْمٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی علامت سے پہچاننے کے ہیں۔ از (ض) مصدر وَسْمًا وسِمَةً بمعنی علامات کرنا یا لوہے کو گرم کر کے داغنا، نیز جمال کے معنی بھی ہیں۔ وَسُمَ (ك) وَسَامًا وَوَسَامَةً. وسیم بمعنی خوبصورت و حسین ہونا اور "مِیْسَمٌ" اسم آلہ ہے یعنی وہ لوہا یا کوئی چیز جس سے داغا جائے۔ قَالَ تَعَالٰی: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لاٰیات للمتوسمین ۔(الحجر)

(۴) سَرَّحْتُ: یہ تَسْرِیْحٌ مصدر ہے یا یہ "سَرْحٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی جانوروں کو چرانے کے ہیں اگر تسریح سے ماخوذ ہو تو چھوڑنے کے معنی میں ہے۔ مجرد (ف) سَرْحًا بمعنی چھوڑنا، چرانے کیلئے مویشی کو لے جانا یا ضرورت کیلئے جانا. کما فی القرآن: او تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ ۔(البقرہ)

(۵) اَلطَّرْفُ: (بالفتح) جمع اَطْرَافٌ بمعنی آنکھ و گوشۂ چشم۔ والطِّرْفُ (بکسر الطاء) بمعنی تیز گھوڑا. طَرَفٌ (بالحرکات الثلثة) پارٹی، جماعت، جہت، عضو۔ طُرْفَةٌ، چٹکلا، دلچسپ بات، جمع طُرُوْفٌ. طَرَفَ (ض) طَرْفًا بمعنی پلک جھپکنا۔ (ض) طَرْفَةً بمعنی طمانچہ مارنا (ک) طَرَافَةً، نیا مال ہونا۔ اَطْرَفَ. نئی عمدہ چیز لانا۔ قَالَ تَعَالٰی: وعندھم قاصرات الطرف عین ۔(الصفت)

(۶) مِیْسَمَةٌ: یہ واوی ہے یائی بھی آتا ہے۔ یہ اسم آلہ ہے، وہ لوہا یا اور کوئی چیز جس سے داغا جائے۔ یا وہ آلہ جس سے جانوروں پر نشان لگاتے ہیں۔ یہ "وِسْمٌ" سے ماخوذ ہے یا "وِسَامَةٌ" سے ماخوذ ہے جسکے معنی خوبصورتی کے ہیں از (ک) اور مِیْسَمَةٌ بمعنی لوہا یا اور کسی چیز کو داغا جائے۔ نشان، حسن و جمال۔ والجمع مَیَاسِمُ اور (ض) وِسْمًا بمعنی علامت لگانا۔ تَسْوِیْمٌ علامت لگا دینا. تسامی بمعنی

Maktaba Tul Ishaat.com

علامت لگانا. قَالَ تَعَالٰی: ان فی ذلک لاٰیاتٍ للمتوسمین ۔(الحجر)

(۷) شَیْخٌ: بمعنی بوڑھا، استاد، بزرگ، عالم۔ والجمع شُیوخ، اَشْیَاخ، شِیْخَانٌ، شِیخَۃٌ و مَشْیَخَۃٌ و مَشَائِخُ ہیں، جمع الجمع مَشَائِخُ، مَشَایِیْخ. تصغیر. شُیَیْخٌ، شَاخَ یَشِیْخُ (ض) شَیْخًا و شَیْخَۃً، شُیُوخَۃً شِیُوخَۃً شَیْخُوخَۃً بمعنی بوڑھا ہونا.

قَالَ تَعَالٰی: وابونا شیخ کبیر ۔(القصص)

(۸) اَقْمَرَ: از افعال بمعنی قمر کے مانند ہونا یعنی روشن اور ماہتاب ہونا یہاں اس سے مراد سفید ہونا ہے. قَمِرَ (س) قَمَرًا بمعنی روشن ہونا، سفید ہونا، قَمَرَ (ض) قَمْرًا بمعنی جوا کھیلنا. قَمْرَۃٌ بمعنی کمرہ۔ قِمَارٌ، جوا۔ قال تعالٰی: فلمارأی القمربازغاقال ھذاربی۔

(۹) لَیْلَۃٌ: بمعنی رات۔ والجمع لَیَالِیْ، لَیَائِلُ. وَلَیْلِیٌّ بمعنی رات کا، شبینہ۔ افعال اَلْاَلَ اِلْآلاً بمعنی رات میں داخل ہونا۔

(۱۰) اَلدَّجُوْجِیْ: یہ ماخوذ۔ دُجٌّ و دُجَّۃٌ سے ہے بمعنی تاریکی و سخت اندھیری اس میں یاء مبالغہ کی ہے۔ اور دَجُوْجٌ صیغہ صفت ہے، تاریک رات کو کہتے ہیں۔ اس کا مجرد دَجَّ یَدِجُّ (ض) دَجِیْجًا و دِجْجَانًا، اور (ن) دَجْوًا، دُجُوًّا بمعنی اندھیرا ہونا۔ ومنہ دجی اللیل وادجیٰ اللیل یعنی رات تاریک ہوئی۔

☆......☆......☆

فَهَنَّأْتُ نَفْسِیْ بِمَوْرِدِهٖ وَابْتَدَرْتُ اِسْتِلَامَ یَدِهٖ. وَقُلْتُ لَهٗ مَاالَّذِیْ اَحَالَ صِفَتَكَ حَتّٰی جَهِلْتُ مَعْرِفَتَكَ وَاَیُّ شَیْءٍ شَیَّبَ لِحْیَتَكَ.

ترجمہ:۔ پس مبارک بادی میں نے اس کی آمد پر اپنے نفس کو۔ اور اس کے ہاتھ چومنے میں۔ میں نے جلدی کی۔ اور کہا میں نے اس سے کس چیز نے متغیر کیا ہے آپ کی حالت کو یہاں تک کہ میں آپ کو پہچان نہ سکا۔ اور کس چیز نے آپ کی ڈاڑھی کو سفید کر دیا۔

(۱) فَهَنَّأْتُ: یہ "تَهْنِیَۃٌ" مصدر سے بمعنی مبارک باد دینا۔ اس کا مجرد (ک) سے ہے بمعنی حلق سے بغیر تکلف کے اتر جانا، کقولہ تعالٰی: کلوا واشربوا ھنیئا بما کنتم تعملون ۔(المرسلت)۔ اور (ض) سے بمعنی آسانی سے کھانا ہضم ہو جانے اور خوشگوار ہونے کے آتے ہیں اور (ف) بمعنی معلوم کرنے کے آتے ہیں۔

(۲) مَوْرِدٌ: اسم ظرف، وَرَدَ یَرِدُ (ض) وُرُوْدًا بمعنی وارد ہونا، آنا۔ اور بعض نے کہا کہ یہ مصدر میمی ہے ظرف نہیں ہے. قال تعالٰی: وبئس الورد المورود ۔(ھود)

(۳) اِبْتَدَرْتُ: مصدر "اِبْتِدَارٌ"، بمعنی جلدی کرنا از افتعال۔ اس کا مجرد (ن) سے بمعنی سبقت کرنا۔ ومنہ البدر لانہ یسبق من غروب الشمس.

(۴) اِسْتِلَامٌ: بمعنی بوسہ دینا یہ "سَلِیْمَۃٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی پتھر اس کی جمع سِلَامٌ آتی ہے۔ ومنہ استلامُ الْحَجَرِ. اس کے معنی مطلق چومنے کے آتے ہیں اور (س) سے سلامت رہنے کے آتے ہیں اور استلام کے اصلی معنی چھونے کے ہیں کیونکہ ہاتھ چومنے میں چھونا ہوتا ہے۔ یہاں مراد بوسہ دینا یا مصافحہ کرنا. قال تعالٰی: بل ھم الیوم مستسلمون ۔(الصفت)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) اَحَالَ: یہ، اِحَالَۃ مصدر سے از افعال بمعنی متغیر کرنا. حَالَ یَحُولُ (ن) حَوْلًا بمعنی متغیر ہونا۔ یقال حال علیه الحول یعنی اس پر سال گذرا. قالَ تَعَالیٰ: وحال بینهم الموج فکان من المغرقین ۔(هود)

(۶) صِفتٌ: بمعنی حالت والجمع صِفَاتٌ. یقال تَفَصَّتِ الرَّجُلُ. قوی ومضبوط ہونا۔

(۷) مَعْرِفَةٌ: بمعنی جاننا، پہچاننا۔ عَرَفَ (ض) عِرْفَانٌ مصدر ہے۔ عَرَّفَ تفعیل سے تعریفًا مصدر بمعنی بتانا یا خبر کرنا، وضاحت کرنا، کاہن کا پیشگوئی کرنا، تعارف کرانا۔ اعتراف افتعال بمعنی اقرار کرنا۔

(۸) شَیَّبَ: یہ تشبیب. مصدر تفعیل سے ہے بمعنی بوڑھا کر دینا یا بالوں کا سفید ہو جانا۔ یہ شَابٌ کی ضد ہے واصله شَیْبًا و شَیْبَةً ای اَبْیَض شَعْرُهٗ. از (ض) بمعنی بوڑھا ہو جانا۔ قَالَ تَعَالیٰ: واشتعل الرأس شیبا ۔(مریم)

(۹) لِحیَةٌ: بمعنی داڑھی۔ لُحی ولِحی اس کی جمع ہے۔ لَحیٌ بمعنی جبڑا جمع اَلْحاءُ. لَحی یَلْحِی (ض) لَحْیًا بمعنی درخت کی چھال اُتارنا۔ اِلْتَحی افتعال سے بمعنی داڑھی رکھنا۔ قال تعالیٰ: لاتأخذبلحیتی ولابرأسی ۔(طٰه)

☆......☆......☆

حَتّٰی اَنْکَرْتُ حِلْیَتَكَ فَاَنْشَأ یَقُوْلُ:

(۱۳) وَقْــعُ الشَّــوَائِــبِ شَیَّــبْ وَالـدَّهْـرُ بِـالـنَّـاسِ قُـلَّـبْ

(۱۴) اِنْ دَانَ یَـوْمًــا لِشَـخْـصٍ فَـفِـیْ غَـدٍ یَـتَـغَـلَّــبْ

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو اُپرا سمجھا تمہاری ہیئت کو۔ پس وہ یہ اشعار پڑھنے لگا:

(۱۳) حوادث ومصائب کے نزول نے مجھ کو بوڑھا کر دیا۔ اور زمانہ لوگوں اُلٹا پلٹتا رہتا ہے۔ (۱۴) اگر تابعدار ہو جائے زمانہ کسی دن کسی شخص کے لئے۔ پس دوسرے دن ہی اس پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے"۔

(۱) انکرتُ: برا سمجھا میں نے۔ از افعال۔ مجرد (س) سے، مرتحقیقہ۔

(۲) حِلْیَتَكَ. (بکسر الحاء) بمعنی زیور، حِلْیَةٌ (بالکسر) بمعنی ہیئت اچھی ہو یا بری ہو استعمال میں حسنہ ہی مراد ہوتا ہے۔ (بضم الحاء) خلقت والجمع حُلًی وحِلًی. حَلَا (ن) حلاوةٌ بمعنی شیریں ہونا، از (س) بمعنی آراستہ ومزین ہونا۔ حَلَّةٌ (بفتح الحاء) بمعنی ڈھکن دار دیگچی. حُلَّةٌ (بضم الحاء) بمعنی پوشاک، کپڑا۔ والجمع حُلَلٌ. حَلِیْلٌ بمعنی خاوند۔ جمع اَحِلَّاءُ. حَلِیْلَةٌ بیوی جمع حَلَائِلُ. قالَ تَعَالیٰ: وتستخرجوا منه حِلْیَةً تلبسونها ۔

(۳) فَاَنْشَأ: افعال سے مجرد (ن، ض) سے بمعنی گم شدہ کو تلاش کرنا، مرتحقیقہ۔

(۴) وَقْــعٌ: یہ بلا واؤ و باواؤ دونوں صورتوں میں لازم استعمال ہوتا ہے بعض نے کہا کہ بالواؤ لازم ہے اور بلا واؤ متعدی ہے. وَقَــعَ (ف) وُقُـوْعًـا بمعنی گرنا۔ وقع بمعنی واقع ہونا، جنگ کرنا، اور افعال سے یہ متعدی ہے اِیْقَـاعٌ مصدر ہے بمعنی ٹوٹ پڑنا، حملہ کرنا، اور بارش کا برسنا۔ قَالَ تَعَالیٰ: واذاوقع القول علیهم اخرجنالهم دابة ۔(النمل)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵)اَلشَّوَائِبُ: یہ شَائِبَۃٌ کی جمع ہے بمعنی عیب، آلودگی، آمیزش، مصیبت، حوادث۔ شَابَ یَشُوْبُ(ن)شَوْبًاشِیَابًا بمعنی خلط ملط کردینا، ملادینا۔(ض) سے بمعنی بوڑھا ہونا۔

(۶)شَیَّبَ: یہ تَشْبِیْبٌ مصدر سے بمعنی بوڑھا کرنا۔اس کا مجرد(ض) سے بمعنی سفید ہونا. قَالَ تَعَالیٰ: یَوْمًا یجعل الْوِلْدَانُ شیبا.

(۷)اَلدَّھْرُ: زمانہ دراز والجمع دُھُوْرٌ. دَھْرِیٌّ بمعنی عمر رسیدہ۔از(ف) مصدر دَھْرًا ہے۔ وقال تعالیٰ: ھل اتی علی الانسان حین من الدھر الخ۔(الدھر)

(۸)قُلَّبٌ: یہ صیغۂ مبالغہ ہے بمعنی بہت زیادہ الٹنے پلٹنے والا۔اب اس کے معنی دغابازی ومکاری کے ہوگئے اس لئے کہ وہ الٹ پلٹ کرکے فریفتہ کرتا ہے۔یا اس لئے کہ وہ اپنے مطلب براری کیلئے ہرقسم کی کوشش کرتا ہوانقلاب، تَقَلَّبَ۔تقابل ومقابلہ. تقلیب۔ قَلَبَ(ن،ض) سے بمعنی قلب پر مارنا(س) سے الٹے ہونٹ والا ہونا۔قَالَ تَعَالیٰ: ونقلب به افئدتهم وابصارهم.

(۹)دَانٍ: از(ض) بمعنی قریب ومطیع وتابعدار ہونا۔اوراس کے معنی قرض دینے کے بھی آتے ہیں۔(ك)دَنَاءَۃً بمعنی کمینہ وذلیل، خسیس، تنگ نظر ہونا، گھٹیا ہونا۔دَنِیءٌ کی جمع دُنَاءٌ. دَنَا(ن)دُنُوًّا۔قریب ہونا۔قَالَ تَعَالیٰ: ثم دنافتدلی. فكان قاب قوسین اَوْاَدْنیٰ۔(النجم)

(۱۰)یَوْمًا: بمعنی دن جمع اَیَّام. یَوْمًافَیَوْمًا. دن بدن، رفتہ رفتہ۔یَوْمِیَّۃٌ بمعنی روزنامچہ، ڈائری. یَاوَمَ مفاعلہ سے بمعنی دن کے حساب سے باری مقرر کرنا۔

(۱۱)لَشَخَصَ: آدمی اس کی جمع اشخاص۔از(ف) شَخْصًا بمعنی دیکھنا۔قَالَ تَعَالیٰ: انمایؤخرهم لیوم تشخص فیه الابصار۔(ابراھیم)

(۱۲)غَدٍ: بمعنی آئندہ کل (مستقبل). غَدَاءٌ بمعنی ناشتہ، دوپہر کا کھانا، غَدَّی تفعیل سے تَغْدِیَۃٌ بمعنی ناشتہ دینا غَدَاء بمعنی ناشتہ، دوپہر کا کھانا. غَدَّ(ض) غَدًّا بمعنی زخم سے پیپ نکلنا۔قَالَ تَعَالیٰ: ارسله معناغدایرتع ویلعب۔(یوسف)

(۱۳)یَتَغَلَّبُ: از تفعل بمعنی غالب آجانا۔مجرد غَلَبَ(ض) غَلَبًاوَغَلَبَۃً بمعنی وہ غالب ہوا۔کمافی التنزیل: وهم من بعدغلبهم سیغلبون۔(الروم)

☆......☆......☆

(۱۵) فَـلَاتَثِـقْ بِـوَمِیْـضِ	مِـنْ بَـرْقِـهٖ فَهُـوَخُـلَّـبْ
(۱۶) وَاصْبِـرْ اِذَاهُـوَاَضْـرٰی	بِكَ الْـخُـطُـوْبَ وَاَلَّـبْ

ترجمہ:۔(۱۵) پس ہرگز اعتماد نہ کر بجلی کی چمک پر اس لئے کہ یہ دھوکہ دینے والی ہے۔(۱۶) اور صبر کیجئے جب زمانہ تجھ پر مصیبتیں ڈالے (جمع کرکے)۔(یعنی زمانہ تجھ پر مصائب کو برانگیختہ کرکے جمع کردے)۔

(۱)فَلَاتَثِقْ: وَثِقَ(ح) ثِقَۃً، وُثُوْقًا، مَوْثِقًا بمعنی امین سمجھنا، بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔اور مفاعلہ سے وِثَاقَۃً وثِقَۃً مصدر ہے ومنہ

Maktaba Tul Ishaat.com

اَلْمِیْثَاق بمعنی عہد مؤکد۔ قَالَ تَعَالٰی: حتی تؤتون موثقامن اللہ۔(یوسف)

(۲)وَمِیْضٌ: از(ض) بمعنی چمکنایا بجلی کے چمکنے کے آتے ہیں۔ مصادراس کے وَمْضًا وَمِیْضًاوَمَاضَانًا۔

(۳)بَرْقِہٖ:۔بجلی والجمع بُرُوْقٌ۔بَرَقَ(ن) بَرْقًا، بُرُوْقًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔ومنہ قولہ تعالٰی: فیہ ظلمات ورعدوبرق.(البقرہ) اور''بَرْقُہ'' کی ضمیرراجع ہے''دہر'' کی طرف۔

(۴)خُلَّبٌ: وہ بجلی جو چمکے اور بارش نہ ہو۔ اور وہ ابر جو گڑگڑائے اور نہ برسے یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اور یہ خَلَابَۃٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی دھوکا دینے کے اور فریفتہ ہونے کے ہیں۔ گویا اس نے لوگوں کو دھوکہ دیا ہے۔ نصر سے خَلَابَۃٌ مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا۔

(۵)اِصْبِرْ. یہ صبر سے ماخوذ ہے بمعنی صبر کرنا۔ از(ض) صَبَرَ عَنْہُ روک دیا گیا اس سے۔ صَبَرَ عَلَیْہِ اس کیلئے بیٹھ گیا. کمافی التنزیل: فاصبر کماصبرا ولوا العزم۔(احقاف)

(۶)اَضْرٰی: اس کا مصدر اِضْرَاءٌ ہے بمعنی جانوروں کا بھڑکانا اور(س) سے ناقص یائی ہے جس کے معنی شکار کرنے کے آتے ہیں۔ از افعال۔ مجرد(س) سے ہے بمعنی لازم کردینا، فریفتہ کردینا، حریص کردینا، برانگیختہ کرنا، آمادہ کرنا. یقال اضرٰی الکلب علی الصید. کتے کو شکار پر برانگیختہ کیا۔

(۷)اَلْخُطُوْبُ: یہ خَطْبٌ(بفتح الخاء) کی جمع ہے بمعنی بھاری چیز کو کہتے ہیں. ای امر عظیم وامر صغیر دونوں میں مستعمل ہے۔قَالَ تَعَالٰی: قَالَ فَمَاخطبکم ایھا المرسلون۔(الذاریات). از(ض) لیکن زیادہ، بیشتر اس کا استعمال امرعظیم مکروہ کے موقع پر ہوتا ہے۔

(۸)اَلَّبَ: اس کا مصدر تَاْلِیْبٌ۔ ہے از تفعیل بمعنی جمع کرنا۔ مجرد(ن،ض) اَلْبًا سے ہے بمعنی جمع ہونا اکٹھا کرنا، سمیٹنا، اور اَلَبَ، وَاَلَّبَ۔ بمعنی جمع کرنا۔

☆......☆......☆

(۱۷) فَمَا عَلَى التِّبْرِ عَارٌ فِي النَّارِ حِيْنَ يُقَلَّبُ

ثُمَّ نَهَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَه وَمُسْتَصْحِبَانِ الْقُلُوْبَ مَعَهٗ.

ترجمہ:۔(۱۷)اس لئے کہ خالص سونے کو اگر آگ پر لوٹا پوٹا جائے تو یہ اس کے لئے کوئی عیب کی بات نہیں۔ پھر وہ وہاں سے کھڑا ہوا اس حالت میں کہ وہ جدا ہونے والا تھا اپنی جگہ سے اور حاضرین کے دلوں کو اپنے ساتھ لے جانے والا تھا۔

(۱)عَلٰی: کا مابعد اگر مجرور ہوگا تو یہ صرف جار ہے اور اگر منصوب ہوگا تو''عَلٰی'' کے لام پر فتحہ پڑھیں گے تو اس وقت یہ فعل ماضی ہوگا۔ عَلَا(ن) عُلُوًّا بمعنی مکان میں بلند ہونا۔ اور اگر عَلِي کے لام پر کسرہ پڑھیں تو بھی یہ ماضی ہوگی از(س) بمعنی بلند مرتبہ ہونا۔ اور یاء متحرک ہو اور ماقبل مکسور ہو تو اس یاء کو ساکن پڑھیں گے اور بنوتمیم تو بجائے فتح یاء کے بالسکون پڑھتے ہیں۔

(۲)اَلتِّبْرُ: (بکسرالباء) بمعنی سونا جو پگھلایا نہ گیا ہو یا وہ سونا جس سے سکہ وغیرہ نہ بنایا گیا ہو۔ الواحد تِبْرَۃٌ ہے۔ اور جب پگھلایا

Maktaba Tul Ishaat.com

گیاہوتواس کوعین کہتے ہیں (ض،س) سے بمعنی ہلاک ہونا۔ ماخوذ "من التبار" ہے بمعنی ہلاکت از (ن) قال تعالیٰ:
ولاتزدالظالمین الا تبارا۔ (نوح)
(۳)عَارٌ: بمعنی عیب، وشرم۔ یا ہروہ قول یا فعل جس سے عار دلائی جائے۔ یہ اجوف واوی ویائی دونوں طرح آتا ہے واوی بمعنی عیب دار ہونا اور یائی بمعنی متردد اور پریشان ہونا۔ اس کی جمع اَعْیَارٌ آتی ہے۔ عَارَ (ض) عَیْرًا. عیب لگانا۔
(۴)اَلنَّارُ: آگ اس کی جمع نِیْرَانٌ آتی ہے۔ نَارَ (ن) نُوْرًا بمعنی روشن ہونا "فی النار" یہ متعلق ہے "یقلب" کے ساتھ۔ اور اس کی جمع اَنْوَارٌ، نُورٌ، نِیَارٌ، نِیْرَانٌ بھی آتی ہیں۔ یا "فی النار" حال ہے "تبر" سے فَمَاعَلَی التِّبْرِ۔ یہ علت "اصبر" کی۔ قال تعالیٰ:
وقالوالن تمسناالنار الاایامامعدودۃ۔ (بقرہ)
(۵)حِیْن: (بالکسر) بمعنی وقت جمع اَحْیان وجمع الجمع اَحَایِیْن (ض) سے قریب ہونا۔ حَیْنٌ. (بالفتح) بمعنی موت، ہلاکت۔
(۶)یُقَلَّبُ: یہ تقلیب مصدر سے بمعنی ڈھالنا۔ اُلٹ پلٹ کرنا۔ مجرد (ض،س) سے ہے۔ باقی تحقیق گذر چکی ہے۔ قال تعالیٰ:
یَوْمًاتتقلب فیه القلوب والابصار. (النور)
(۷)نَهَضَ: اسکے مصادر، نُهُوْضًا (ف) ونَهْضًا بمعنی اٹھنا، وکھڑا ہونا۔ اگر صلہ "عن" ہوتو بمعنی علیحدہ ہونا اگر صلہ "لام" ہوتو بمعنی تیار ہونا۔
(۸)مُفَارِقًا: از مفاعلت بمعنی جدا ہونا اور مجرد (ض،ن) سے ہے اور مُفَارِقًا یہ حال ہے "نَهَضَ" سے فرق۔ (ن) سے بمعنی جدا کردینا۔ اور (س) سے بمعنی ڈرنا۔ قَالَ تَعَالیٰ: قال هذافراق بيني وبينك ۔(الکهف)
(۹)مَوْضِعَهٗ: یہ وضع سے مشتق ہے بمعنی رکھنا، یہاں اس سے مراد جگہ ہے موضع کی جمع مواضع آتی ہے۔ قال تعالیٰ: یحرفون الکلم عن مواضعه۔ (المائدۃ) اور "موضعه" یہ مفعول بہ ہے "مفارقا" کا۔
(۱۰)مُسْتَصْحِبًا: یہ اِسْتِصْحَابٌ مصدر سے از استفعال بمعنی ساتھ ہونا یا ساتھ رہنا یہ "صُحْبَةٌ" سے ماخوذ ہے اس میں "س،ت" طلب کیلئے یا مبالغہ کیلئے ہے، صَحِبَ مجرد (س) سے۔ اور مستصحبا حال ہے "نَهَضَ" سے۔
(۱۱)اَلْقُلُوْبُ: یہ جمع ہے قلب کی بمعنی دل۔ قدمر تحقیقه. کماقال تعالیٰ: سَأُلْقِي فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْب ۔

تمت المقامة الثانية

فالحمدلله رب العالمين.

في ۱٦/صفر ۱٤۱٥ھ الموافق: ۲٦/۷/۱۹۹٤ء

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ الدِّيْنَارِيَّةُ

''تیسرا مقامہ جو دیناریہ ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامے میں علامہ حریریؒ نے کل ۲۳، اشعار ذکر کئے ہیں، اور اشعار کے اندر مصنفؒ نے دینار کی بڑے خوبصورت انداز میں تعریف وتوصیف بھی کی اور ساتھ ساتھ مذمت بھی بیان کی ہے۔ اور راقم کے نزدیک اس مقامہ میں مصنف نے ادبی خصوصیت کے ساتھ طلباء وعلماء دونوں کو جھنجھوڑ کر رکھدیا ہے اور بتایا کہ دنیا اور دینار کی حقیقت کیا ہے۔ اور عملی منافقت کی حقیقت بھی کھول کر بیان کی۔ اور واقعہ یوں بیان کیا ہے، کہ علامہ حریری ایک دفعہ چند دوستوں کیساتھ شعر وشاعری کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک لنگڑا شخص آیا اور بڑے فصیح وزودتاً ثیر انداز میں اپنی بدحالی اور مصائب زمانہ کا تذکرہ کر دیا، مصنف اسکے بلیغ الفاظ سے متأثر ہو کر ایک درہم نکال کر، اس سے کہتا ہے کہ اگر تم نے نظم میں اس کی تعریف کی تو تمہیں یہ دیدیا جائے گا، تو اس نے گیارہ شعروں میں اس کی تعریف کر دی تو مصنف نے ایک دوسرا درہم نکال کر کہا کہ اگر تم نے اس کی مذمت اشعار میں بیان کر دی تو تمہیں یہ بھی مل جائے گا، تو وہ فقیر نے نو اشعار میں دینا کی مذمت فی البدیہہ بیان کر دی۔ تو اس طرح شاعر نے درہم کی تعریف اور مذمت بیان کر کے دونوں درہم وصول کر لئے۔ اس واقعہ کو اگر اس مقامہ کا خلاصہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ مذمت اس مقامہ کی جان ہے۔ تو اب مصنف کو اندازہ ہوا کہ یہ ابوزید سروجی ہی ہے، اور اس کا لنگڑا بننا مکر وفریب ہے، پھر مصنف اس کے پاس جا کر کہتا ہے کہ ''درست چال چلو، میں نے تمہیں پہچان لیا ہے کہ تم کون ہو، اور کیوں لنگڑے بنے ہوئے ہو'' تو ابوزید سروجی نے تین اشعار میں اپنی اس حرکت کی وجہ بیان کی، اسی کے ساتھ مقامہ کا اختتام بھی ہے۔

☆......☆......☆

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: قَالَ نَظَمَنِي وَاَخْدَانًا لِّيْ نَادٍ لَمْ يَخِبْ فِيْهِ مُنَادٍ وَلَا كَبَا قَدْحُ زِنَادٍ وَلَا ذَكَتْ نَارُعِنَادٍ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْاَنَاشِيْدِ وَنَتَوَارَدُ طُرَفَ الْاَسَانِيْدِ اِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ وَفِيْ مِشْيَتِهِ قَزَلٌ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے روایت بیان کی ہے، کہ میں اور میرے چند دوست ایک ایسی مجلس میں جمع ہوئے۔ جس میں کوئی سائل محروم نہ جاتا تھا۔ اور چقماق کی مار۔ بے آگ نہ ہوئی (یعنی حاجت مند اپنی حاجت پوری کر کے اس مجلس سے لوٹتا تھا) اور نہ کبھی

Maktaba Tul Ishaat.com

بغض وعناد کی کی آگ اس مجلس میں بھڑکی تھی۔ پس اس دوران کہ ہم لوگ آپس میں اشعار کے دامن کھینچ رہے تھے۔(بحث کرر ہے تھے)۔اور آپس میں عجیب عجیب سندوں (اہم واقعات) پر تبصرہ کررہے تھے۔اچانک ایک شخص گدڑی پہنے ہوئے ہمارے پاس آیا۔اس کی چال میں لنگڑاپن تھا۔

(۱)الدِّیْنَارِیَّۃُ۔یہ ایک قبیلہ کا نام ہے۔دینار اصل میں دنار تھا بدلیل دنانیر. ایک نون کو تخفیفاً حذف کر کے یاء سے بدل دیا، جمع دنانیر ہے۔دَنَّرَ تَدْنِیر بمعنی دینار بنانا، وسکہ ڈھالنا۔قَالَ تعَالٰی:ومنهم من ان تأمنه بدينار لايؤده اليك. (ال عمران)

(۲)نَظْمَنِیْ:ای جمعنی، نَظْمًا و نِظَامًا (ض) بمعنی لڑی میں موتیوں کو پرونا اور جمع کرنا، مرتحقیقہ۔

(۳)اَخْدَانًا: یہ خِدْنٌ (بکسر الخاء وفتحها) کی جمع ہے اس کے معنی خالص دوست، سفر کے دوست، عاشق اور معشوق کے آتے ہیں۔یُقَالُ خادنه ای صاحبه از مفاعلہ دوستی رکھنا. وفي التنزيل: ولامتخذات اخدان ۔(النساء) اور مذکر و مؤنث میں ”خدن“، ہی مستعمل ہے اور اس میں ”لِیْ“ اضافت کیلئے ہے ای اخدانی. مذکر و مؤنث دونوں کیلئے برابر ہے اس کی جمع خدناء بھی آتی ہے۔(ض) خَدْیًا و خَدَیَانًا بمعنی چلنا یا تیز دوڑنا۔

(۴)نَادٍ: بمعنی مطلق مجلس و الجمع اَنْدِیَۃٌ و نَوَادٍ اس کی جمع الجمع اَنْدِیَاتٌ آتی ہے، مؤنث نَادِیَۃٌ ہے جمع نَادِیَاتٌ ہے، بعض کہتے ہیں نَادٍ. دن کے بیٹھنے کی مجلس کو کہتے ہیں اور ”سَمَر“ (بكسر الميم وفتحها) رات کی مجلس کو کہتے ہیں۔وعند بعض ”ناد“ اس کو کہتے ہیں جب تک لوگ اس میں موجود ہیں۔نَدٰی (ن) نَدْوًا بمعنی جمع ہونا مجلس میں حاضر ہونا۔

(۵)لَمْ یَخِبْ: (بكسر الخاء المعجمة) اجوف یائی ہے، خَابَ یَخِیْبُ (ض) خَیْبًا و خَیْبَۃً اس کے مصدر ہیں بمعنی محروم ہونا، ناکام رہنا، امید منقطع ہونا، اور خَابَ یَخُوْبُ (ن) خَوْبًا و خَوْبَۃً بمعنی محتاج ہونا دونوں ابواب سے یہاں ہوسکتا ہے، خَبَأَ یَخْبَأُ (ف) بمعنی چھپا دینا۔

(۶)مُنَادٍ: یہ نِدَاءٌ مصدر سے از مفاعلت بمعنی ندا کرنے والا، آواز دینے والا یہ ”لَمْ یَخِبْ“ کا فاعل ہے مراد سائل ہے. کمافی القرآن: یوم یناد المناد۔(ق)

(۷)کَبَا: یہ ناقص واوی ہے از (ن) اس کے مصادر کَبْوًا و کُبُوًّا آتے ہیں بمعنی بے آگ ہونا یا روشن نہ ہونا اور اس کے معنی گھوڑے کی چوٹ کھا کر گرنے اور پتھر کو پتھر پر مارنا یا رگڑنا آگ نکالنے کیلئے مارنا اور اس سے آگ نہ نکلے۔

(۸)قَدَحَ: بمعنی عیب لگانا۔اور پتھر کو پتھر پر مارنا، رگڑنا آگ نکالنے کے لئے از (ف) یعنی چقماق سے آگ نکالنا اور اس کی جمع اَقْدَاحٌ و قِدَاحٌ، وجمع الجمع اَقَادِیْحُ.

(۹)زِنَادٌ: یہ، زَنْدَۃٌ کی جمع ہے۔”زند“ وہ پتھر ہے جو آگ نکالنے کیلئے دوسرے پتھر پر مارا جائے، اس کی جمع اَزْنُدٌ و زُنُوْدٌ و اَزْنَادٌ بھی آتی ہیں۔زند بمعنی چقماق جو اوپر رکھا جاتا ہے ”زندۃ“ نیچے والے پتھر کو کہتے ہیں۔وہ حصہ جس پر آگ روشن کرنے کیلئے مارا جاتا ہے اور دونوں کو (زندان) کہیں گے۔زَنَدَ (ن،ض) زَنْدًا بمعنی روشن کرنا یا آگ نکالنا۔اور زندۃ میں تاء وحدت کیلئے ہے۔اور عرب میں

Maktaba Tul Ishaat.com

تین طریقوں سے آگ نکالتے تھے (۱) لکڑی کو لکڑی پر مار کر (۲) لوہے کو لوہے پر مار کر (۳) پتھر کو پتھر پر مار کر۔

(۱۰) ذَکَتْ: (بالذال المعجمة) آگ کا شعلہ مارنا۔ (ن) ذَکْوًا و ذَکَاءً یعنی آگ کی لپٹ تیز ہوئی، بمعنی بھڑکنا۔ ذَکَاوَۃٌ بمعنی سریع الفہم ہونا (ن، س) ذَکْوَۃً بمعنی ذبح کرنا۔ کمافی الحدیث: ذَکَاۃُ الجبین ز کوۃ۔ یہاں بھڑکنا مراد ہے۔

(۱۱) نَارٌ: بمعنی آگ، یہ واوی ہے اس کی جمع نِیْرَانٌ ونِیَرَۃٌ آتی ہیں اس کی تصغیر نُوَیْرَۃٌ آتی ہے۔ نَارَ (ن) نَوْرًا. روشن ہونا۔ نوّر تفعیل سے بمعنی روشن کرنا۔ نیز باب تفعل و استفعال سے بھی مستعمل ہے۔

(۱۲) عِنَادٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی دشمنی۔ عِنَادًا و مُعَانَدَۃً مصدر ہیں. کمافی القرآن: وخاب کل جبار عنید (ابراھیم) عَنَدَ یَعْنُدُ (ن، ض، س، ك) عُنُوْدًا تجاوز کرنا. والجمع عُنُدٌ۔

(۱۳) فَبَیْنَا: یہ بَیْنٌ سے مشتق ہے بمعنی جدائی اس کے بعد کبھی الف بڑھا دیتے ہیں "بینا" جب جملہ کے شروع میں ہوتا ہے تب اس کے بعد اذا مفاجاتیہ ضرور ہوگا اور معنی مفاجات مراد لیں گے جمہور اس کے مابعد کو مرفوع پڑھتے ہیں اس بعد مبتدا اور خبر ہوا کرتے ہیں اور بینا و بینما میں الف اور کلمہ ما اوقات کے عوض میں ہیں پھر ان کو حذف کر کے الف اور ما کو جانشین بنایا گیا ہے اس کا مابعد مجرور ہوگا۔ بَانَ (ض) بَیْنًا. ظاہر ہونا، جدا ہونا۔ اِبَانَۃً بمعنی ظاہر کرنا، جدا کرنا، وضاحت کرنا. تَبَیَّنَ ظاہر ہونا۔

(۱۴) نَتَجَاذَبُ. تَجَاذُبٌ از تفاعل ہے بمعنی ایک دوسرے کو کھینچنا۔ یہ جذبٌ سے ماخوذ ہے جو (ن، ض) سے آتا ہے بمعنی کھینچنا۔

(۱۵) اَطْرَاف: یہ طرف کی جمع ہے۔ جمع الجمع اَطَارِیْفُ بمعنی کنارہ یا ہر شئے کا آخری حصہ۔ طُرَفٌ یہ طُرْفَۃٌ کی جمع ہے بمعنی چٹکلے، دلچسپ بات، نمکین، نہایت خوب، اور نئی بات۔ (ك) طَرَافَۃً بمعنی طرفہ ہونا نادر ہونا، طِرْفٌ (بکسر الطاء) عمدہ گھوڑے کو کہتے ہیں والجمع طُرُوْفٌ و اَطْرَافٌ، مجرد (ض) سے طَرْفًا. اطرف افعال سے بمعنی تحفہ دینا، تطرف حد سے زیادہ بڑھنا۔

(۱۶) اَنَاشِیْدُ: یہ اُنْشُوْدَۃٌ کی جمع ہے یعنی جس کو پڑھا جائے اور سنایا جائے نظم ہو یا نثر نِشْدَۃٌ بمعنی طلب کرنا۔ اُنْشُوْدَۃٌ۔ وہ اشعار جو آپس میں بیٹھ کر سنائے جائیں۔ بروزن افعولۃ ہے اور یہ وزن اکثر بمعنی مفعول آتا ہے بمعنی طلب کرنا۔ مَا یُنْشَدُ یعنی وہ اشعار کہ جس کو گایا جائے یا آپس میں بیٹھ کر سنا جائے. نَشَدَ (ض، ن) بمعنی گم شدہ کو تلاش کرنا، اور لوگوں سے سبقت کرنا۔ نَاشَدَ مفاعلہ سے بمعنی قسم کھلانا۔

(۱۷) نَتَوَارَدُ: اس کا مصدر تَوَارُدٌ از تفاعل بمعنی مزاحمت کرنا، اور پانی پر جا کر ٹھہرے رہنا، یکے بعد دیگرے وارد ہونا۔ اس کا مجرد "ورود" (ض) سے جو صدور کی ضد ہے اور توارد کے اصلی معنی ہیں اونٹوں کا پانی پینے کے لئے ہجوم کرنا۔ وفی التنزیل: ولما ورد ماء مدین. پھر علامہ حریریؒ نے عجیب واقعات کے محفوظ کرنے میں انکی شرکت کو توارد الابل علی الماء کے قبیلہ سے قرار دیا ہے۔

(۱۸) طُرَف: یہ طُرْفَۃٌ کی جمع ہے بمعنی نمکین، نہایت خوب، عجیب اور نئی بات (ك) طَرَافَۃً مصدر ہے بمعنی نادر ہونا۔ اور (ض) طَرْفًا بمعنی پلک جھپکنا۔ اَطرف: انوکھی بات، طرف: آنکھ، کنارہ، نوک، ہر چیز کا آخری حصہ جمع اَطْرَاف۔

(۱۹) اَسَانِیْد: یہ اِسْنَاد کی جمع ہے اور اسناد، سند کی جمع ہے بمعنی چٹان کے ہیں۔ اور خود اس کے معنی کلام نقل کرنے کے آتے ہیں۔ یقال استند الیه بمعنی اعتمد علیه از (ن) یا اسناد کی بات کو سلسلہ وار تک پہنچا دینا یہاں یہی مراد ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲۰) وَقَفَ: ای قام یعنی ٹھہرنا و کھڑا ہونا (ض) وَقْفًا و وُقُوْفًا مصدر ہیں وقف یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے۔ کما قال تعالیٰ: وقفوهم انهم مسئولون۔ (الصفت)

(۲۱) سَمِلٌ: بمعنی پھٹا پرانا کپڑا، یا حوض میں بچا کھچا پانی۔ والجمع اَسْمَالٌ. سَمَلَ (ن) سُمُوْلًا سے بمعنی پرانا، پھٹا ہونا، اور (ك) سَمَالَةً مصدر ہے بمعنی بوسیدہ و کہنہ ہونا۔ اور (س) سے بھی آتا ہے بمعنی پرانا ہونا۔

(۲۲) مِشْيَتِهٖ. (بکسر المیم و فتحها و بتشدید الیاء) بمعنی چلنے کی ہیئت کے ہیں۔ (بغیر تشدید الیاء) بمعنی مرتبہ کے ہیں (ض) سے بمعنی تیزی سے چلنا۔ سعی اور مشی کے درمیان فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مشی عام ہے خواہ وہ جلدی سے چلے یا دیر سے چلے، اور سعی صرف تیز اور دوڑ کر چلنے کو کہتے ہیں۔ (مسودہ مؤلف، ص:۱۱۸)

(۲۳) قَزَلٌ: بمعنی لنگڑا پن یا بہت بڑا لنگڑا پن، از (ض) قَزْلًا و قَزَلَانًا بمعنی کودنا، لنگڑوں کی طرح چلنا، واز (س) قَزَلًا بمعنی برے طریقے سے لنگڑا پن ہونا، خلقی لنگڑا پن ہونا، کودنا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ يَا اَخَائِرَ الذَّخَائِرِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عِمُوْا صَبَاحًا وَاَنْعِمُوْا اِصْطِبَاحًا وَانْظُرُوْا اِلٰى مَنْ كَانَ ذَا نَدِيٍّ وَنَدًى وَجِدَةٍ وَجَدًى وَعَقَارٍ وَّقِرًى وَمَقَارٍ وَّقِرًى فَمَازَالَ بِهٖ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ وَحُرُوْبُ الْكُرُوْبِ وَشَرَرُ شَرِّ الْحَسُوْدِ وَانْتِيَابُ النُّوَبِ السُّوْدِ.

ترجمہ: کہنے لگا اے بہترین مال جمع کرنے والو! اور اپنوں کو خوشخبری دینے والو۔ تمہیں صبح مبارک ہو۔ اور صبح کی شراب خوشگوار ہو۔ (یعنی خوشحال رہو صبح کی شراب سے) نظر عنایت کرو اس شخص کی طرف جو کبھی مجلس والا، مالدار، بخشش والا، زمین دار، گاؤں والا، خوانوں والا و مہمانی کرنے والا تھا۔ پس ہمیشہ اوقات کی ترش روئی (نزول بلا) اور غموں کے حملے، اور حاسدوں کی شرارت (بدخواہی) اور پے در پے سخت مشکلات کا سامنا ہوتا رہا۔

(۱) اَخَائِرُ: یہ اَخْيَار کی جمع ہے اور اخیار یہ اَخْيَر (بالتشدید و التخفیف) کی جمع ہے، مؤنث خُوْرٰى ہے اور خَيْرٰى بھی آتا ہے (ض) خَيْرًا بمعنی صاحب خیر ہونا یا اَخْيَرُ کی جمع اخار ہے اور یہ اَخْيَرُ اسم تفضیل ہے بمعنی پسندیدہ، خَارَ يَخِيْرُ (ض) خِيْرَةً بمعنی پسند کرنا۔

(۲) الذخائر: یہ ذَخِيْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی ڈھیر، گودام۔ یا وہ مال جو جمع کیا گیا ہو اور بیش قیمت بھی ہو۔ ذَخَرَ (ف) ذَخْرًا بمعنی وقت ضرورت کیلئے پوشیدہ رکھنا۔ ذَاخِرٌ بمعنی موٹا. وفی القران: وماتدخرون فی بیوتکم۔ (ال عمران)

(۳) بَشَائِرُ: یہ بَشَارَاتٌ جمع ہے۔ اَلْبُشْرٰى او الْبِشَارَةُ (بضم الباء و کسرها) بمعنی خوشخبری، نیک شگون، حسن و جمال۔ اگر بُشَارت (بالضم) ہو تو وہ مال جو خوشخبری کے وقت مخبر کو بطور انعام دیا جائے۔ اگر بَشارت (بالفتح) ہو تو حسن و جمال کے معنی میں ہے اور اگر بِشَارت (بالکسر) ہو تو بمعنی خوشخبری کے ہیں۔ اور بَشَارَةٌ کے معنی مزدوری کے بھی آتے ہیں، بَشَرَ (ن) بَشْرًا و بُشُوْرًا بمعنی خوش کرنا، اور بَشِرَ (ض، س) بَشْرًا بمعنی مزدور ہونا، ہنس مکھ ہو کر ملنا. تَبْشِيْر تفعیل سے مبارک باد دینا۔ کما قال تعالیٰ:

Maktaba Tul Ishaat.com

فبشرناه بغلام حلیم۔ اور خوشخبری دینے والے کو بُشارت اور بُشریٰ کہتے ہیں۔

(۴) اَلْعَشَائِرُ: یہ عَشِیْرَۃٌ کی جمع ہے بمعنی قبیلہ، کنبہ۔ اس کی جمع عَشِیْرَات بھی آتی ہے۔ عَشَرَ (ض) عَشْرًا بمعنی دس میں سے لینا (ن) عَشْرًا و عُشُوْرًا بمعنی دسواں حصہ لینا۔ اَعْشَرَ افعال سے دس کر دینا. قال تعالیٰ: وازواجکم وعشیرتکم۔ (التوبة)

(۵) عِمُوْا: یہ وَعَمَ یَعِمُ (ض) بمعنی آرام سے شراب پینا (یہ مثال واوی ہے) یا یہ نَعِمَ (ح) یَنْعِمُ یعنی تمام وقت نعمت میں ہونا، یا صبح کے وقت نعمت میں ہونا۔ اور صبح کے وقت کی تخصیص اس لئے ہے کہ عرب والے صبح کے وقت لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ اور رات بھر گپ شپ میں گذار دیا کرتے تھے۔

(۶) صَبَاحٌ: یہ صبح کی جمع ہے بمعنی اول دن جو ''مساء'' کی ضد ہے۔ یا صباح کے معنی وہ شراب جو صبح کے وقت پی جائے۔ اس وقت یہ صُبُوْحٌ کی جمع ہوگی۔ اور صَبَاحًا، صَبِیْحَۃً، اُصْبُوْحَۃً اول نہار کہتے ہیں (ف) صَبْحًا بمعنی صبح کے وقت آنا اور (س) صَبْحًا و صُبْحَۃً بمعنی چمکنا، روشن ہونا (ك) صَبَاحَۃً بمعنی روشن وخوب صورت ہونا۔

(۷) اَنْعِمُوْا: یہ افعال سے ہے اس کا مجرد (ن، ف، س) ہے اس کے مصادر نَعْمَۃً و مَنْعَمًا آتے ہیں، خوشگوار ہونا، خوشحال ہونا۔ اَنْعَمَ میں اکثر ہمزہ کو حذف کر کے بھی استعمال کرتے ہیں۔ یقال: عِمْ صَبَاحًا. عِمْ مَسَاءً۔

(۸) اِصْطِبَاحًا: یہ صُبُوْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی صبح کے وقت شراب پینا۔ اور صبح سے ماخوذ ہے اصطباحا باب افتعال کا مصدر ہے ''ت'' کو طاء سے بدل لیا ہے اور ''عبوق'' وہ شراب جو شام کو پی جائے۔

(۹) اِلٰی مَنْ: سے مراد خود اپنی ذات ہے۔

(۱۰) نَدِیٌّ: (بتشدید الیاء) نَدِیْءٌ (بالهمزة) و نَادِیْ تینوں کے معنی مجلس کے ہیں جمع۔ اَنْدِیَۃٌ. نَدَا (ن) نَدْوًا بمعنی جمع ہونا، مجلس میں حاضر ہونا۔

(۱۱) نَدیٰ: (بفتح النون و کسرها) یہ مصدر ہے بمعنی بزرگی، بخشش، بھلائی، گھاس، شبنم، مینہ۔ (س) نَدًا، نَدَاوَۃً، و نَدُوَّۃً بمعنی تر ہونا۔

(۱۲) وَجْدَۃٌ: بمعنی تونگری مالداری، یہ ''وَجْدٌ'' سے مشتق ہے اس میں واؤ کو حذف کر دیا اس کے عوض اخیر میں تاء لے آیا جیسے وَعَدَ سے عِدَۃٌ ہے۔ وَجَدَ (ن) یَجِدُ جَدْوًا بمعنی بخشش کرنا۔ اور (ض) وُجُوْدًا بمعنی پانا، جاننا، اور (وجد) مال کو بھی کہتے ہیں۔

(۱۳) جِدیٰ: (بالکسر) بمعنی عطاء، زیادہ بارش، مرتحقیقہ۔

(۱۴) عَقَارٌ: (بفتح العین) یہ مصدر ہے بمعنی زمین ومنزل ومتاع البیت ہے یا ہر وہ سامان جو منتقل نہ ہو سکتا ہو جیسے زمین، مکان وغیرہ۔ والجمع عَقَارَاتٌ اور عُقَارٌ (بضم العین) معنی شراب کے ہیں۔ اور یہاں ضمہ وفتحہ دونوں ہو سکتے ہیں اور اس کے معنی گھوڑے وغیرہ کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالنا۔ کمافی التنزیل: فکذبوه فعقروها۔ اگر (بکسر العین) ہو۔ عَقَرَ (ض) عَقْرًا بمعنی زخمی کرنا، ذبح کرنا، (ك) عُقْرًا و عَقَارَۃً بمعنی بانجھ ہونا و از (س) عَقَرًا بمعنی حیران ہونا، کانپنا۔

(۱۵) قُرِیٰ: (بضم القاف) یہ قِرْیَۃٌ (بکسر القاف وفتحها) کی خلاف قیاس جمع ہے بمعنی گاؤں و بڑا شہر، اور قریۃ عام ہے اور

Maktaba Tul Ishaat.com

لوگوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں. قَرأَ(ن) قَرْوًا بمعنی قصد کرنا، گاؤں کی طرف جانا۔ قَریٰ یَقْرِیْ (ض) بمعنی ضیافت کرنا یا جمع کرنا اور قریۃُ الانصار. مدینہ شریف کو کہتے ہیں۔ قَرْیَتان. مکہ معظمہ اور طائف۔ قَالَ تَعَالیٰ: علی رجلٍ من القریتین عظیم۔

(۱۶) مَقَارٍ: یہ مِقْرَاۃ کی جمع ہے بمعنی حوض و بڑا پیالہ، دسترخوان والا جس میں مہمان کو کھلائیں از (ض) مہمان نوازی کرنا. یقال قری الضیف یعنی اس نے مہمان کی ضیافت کی. مِقْریٰ و مِقْرَاۃٌ (بکسر المیم) بمعنی میزبان۔

(۱۷) قِرىٰ: (بالکسر) مصدر ہے بمعنی مہمانی کرنا کسی آنے والے کی۔ قِریٰ بمعنی جو چیز مہمان کے آگے رکھی جائے۔ اور وہ پانی جو حوض میں جمع ہو۔

(۱۸) قُطُوْب: یہ مصدر ہے بمعنی ترش روئی کرنا۔ از (ض) بمعنی ترش رو ہونا۔ یا بدخلقی کی وجہ سے منہ بگاڑنا۔

(۱۹) اَلْخُطُوْب: یہ خَطْبٌ کی جمع ہے بمعنی حوادث و مصائب۔ امر عظیم. خَطَبَ (ك،ن) خُطْبَۃً. تقریر کرنا، منگنی کرنا۔ (س) خَطَبًا بمعنی نیزہ مائل سرخ زرد ہونا۔ افتعال سے منگنی کرنا۔

(۲۰) حُرُوْبٌ: یہ حرب کی جمع ہے بمعنی لڑائی، مقابلہ (ن) حَرْبًا. اس کی تصغیر حُرَیْبٌ۔ قَالَ تَعَالیٰ: فأذنوا بحرب من اللہ و رسوله.

(۲۱) اَلْکُرُوْب: یہ کَرْبٌ کی جمع ہے، بے چین ہونا، وہ مصیبت جس کی وجہ سے انسان سانس نہ لے سکے۔ اور اس کے معنی دکھ، غم اور تکلیف کے آتے ہیں (ن) "کَرْبًا" بمعنی بے چین ہونا، مصیبت اٹھانا۔ کُرَبٌ بھی جمع ہے جیسے: ونجیناہ واھله من الکرب العظیم۔

(۲۲) شَرَرٌ: بمعنی شعلہ، یا آگ کی چنگاری اس کا واحد شَرَرَۃٌ. (ن) شَرًّا و شَرَارَۃٌ بمعنی ضد الخیر۔ شر کی جمع شرور ہے۔ قال تعالیٰ: انھا ترمی بشرر کالقصر (المرسلات)

(۲۳) اَلْحَسُوْدُ: (بفتح الحاء) یہ حاسد کا مبالغہ ہے۔ (ن، ض) حَسَدًا و حَسَادًا بمعنی وہ شخص جس کی فطرت میں حسد بھرا ہوا ہو یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے یکساں ہے۔ حَسُوْد کی جمع حُسُدٌ ہے۔ اور حَاسِد کی جمع حُسَّاد، حَسَدَۃٌ و حُسَّدٌ آتی ہیں. قال تعالیٰ: ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ۔ (النساء) حسد، غبطہ اور شماتت میں فرق یہ ہے کہ شماتت کہتے ہیں دشمن کا مصیبت میں خوش ہونا، اور غبطہ کہتے ہیں حصول نعمت کی آرزو کرنا جسے دوسروں میں ہے۔ اور حسد کہتے ہیں زوال نعمت غیر کی تمنا کرنا، اپنے نوہ حاصل ہو یا نہ ہو۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۱۲۰)

(۲۴) اِنْتِیَابٌ: از افتعال بمعنی پے در پے آنا، قائم مقام ہونا۔ (اس میں واؤ کو یاء سے بدل لیا ہے)۔ نَابَ (ن) نَوْبَۃً، مَنَابًا، نِیَابًا ومنہ النَّائِبَۃُ بمعنی مصیبت، واقعہ، نوبت بنوبت آنا۔ والجمع نَوَائِبُ و نَائِبَاتٌ۔ عام واقعہ کے پیش آجانے کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں. وجاء فی حدیث صلوۃ الجمعۃِ: کان الناس یتنابون الجمعۃ من منازلھم.

(۲۵) نُوَبٌ: یہ نَوْبَۃٌ کی جمع ہے بمعنی مصیبت۔ یا یہ نَوَائِبُ کی جمع ہے بمعنی وہ مصیبت جو ٹل نہ سکے، چاہے خیر ہو یا شر۔ اور یہاں یہی معنی ہے و منہ الانابۃ بمعنی رجوع کرنا. کما قال تعالیٰ: خر راکعا و اناب۔ اور نوب کے اصل معنی ہیں نازل ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲۶)اَلسُّوْدُ: یہ سَوْدَاءُ کی جمع ہے بمعنی سیاہ اور یہ مشتق ہے سَوِدَ (بکسر الواو) سے۔سَوِدَ یَسْوَدُ (س) سَوَدًا بمعنی صار اسود. یا جمع ہے اَسْــوَدُ کی۔ جیسے حمر جمع احمر کی ہے بمعنی کالا ہونا۔ یہاں مصیبت کو سیاہی سے تشبیہ دی ہے کیونکہ مصیبت بھی آنکھ کو سیاہ واندھا کر دیتی ہے۔اور ''نوب سود'' سے مراد سخت مصیبت ہے۔

☆......☆......☆

حَتّٰی صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ وَغَارَ الْمَنْبَعُ وَنَبَا الْمَرْبَعُ وَاَقْوَی الْمَجْمَعُ وَاَقَضَّ الْمَضْجَعُ وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ وَاَعْوَلَ الْعِيَالُ وَخَلَتِ الْمَرَابِطُ وَرَحِمَ الْغَابِطُ وَاَوْدَی النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ.

ترجمہ:۔یہاں تک کہ اس کا ہاتھ خالی ہو گیا (ہتھیلی) اور اس کا صحن صاف ہو گیا (ویران ہو گیا) اور اس کا چشمہ خشک ہو گیا۔اور اس کا گھر ناموافق ہو گیا (رہنے کے قابل نہ رہا) اور خالی ہو گئی اس کی مجلس۔اور اس کا بستہ کنکریوں والا ہو گیا (گرد آلود) اور اس کی حالت بگڑ گئی، بدل گئی۔اور اس کے بال بچے چیخنے لگے۔اور اس کے اصطبل خالی ہو گئے۔اور اس کے حسد کرنے والے رحم کھانے لگے۔اور ان کے مال ناطق (مواشی) اور خاموش دولت (سونا چاندی وغیرہ مال صامت) ہلاک ہو گئے۔

(۱)صَفِرَتْ: از (س) بمعنی خالی ہونا۔یقال: صفر الاناء صفرا وصفورا صفورة ای خلا. صَفِرٌ بمعنی خالی جمع اَصْفَارٌ۔از (ض) بمعنی ہاتھ سے سیٹی بجانا، یا آواز کرنا، اور (ک) سے زرد ہو جانا یہ معروف کم اور مجہول زیادہ مستعمل ہوتا ہے۔

(۲)اَلرَّاحَةُ: مصدر ہے بمعنی خوشی ہونا اور اسم جامد بمعنی ہتھیلی، میدان والجمع رَاحٌ وراحَاتٌ یہ اجوف واوی ہے۔(از س) واصله رَوِحَ رَوَاحًا. (بفتح الواو) ای اتسع یعنی وسیع وکشادہ ہونا۔اور رَاحَةٌ بمعنی آرام وشراب اور باطن الید کو بھی کہتے ہیں۔

(۳)قَرِعَتْ: از (س) خالی ہونا ویران ہونا۔یقال قرع المکان قَرَعًا وقَرْعًا (بالتحريك والسكون) ای خلا (خالی ہوا) اور فتح سے بمعنی دروازہ کھٹکھٹانا. ومنه القارعة ای القيامة. كما فی التنزيل: القارعة ما القارعة.

(۴)اَلسَّاحَةُ: بمعنی فناءُ الدار، صحن ومیدان وآنگن کنارہ. والجمع سَاحٌ وسُوْحٌ وسَاحَاتٌ. سَاحَ (ض) سَيْحًا بمعنی سفر کرنا۔ومنه اَلسَّيَّاحُ.

(۵)غَارَ: بمعنی پانی کا زمین میں جذب ہونا. یقال: غار یغور (ن) غَوْرًا یعنی پانی زمین میں چلا گیا۔اجوف واوی ہے وفی التنزیل: ان اصبح ماء کم غورا۔اور اجوف یائی ہو تو (ض، س) سے آتا ہے بمعنی لوٹنا۔

(۶)اَلْمَنْبَعُ: بمعنی پانی نکلنے کی جگہ، چشمہ، اور سُوْتٌ. يَنْبُوْعٌ کے معنی بھی چشمہ کے آتے ہیں والجمع يَنَابِيْعُ۔واصله يَنْبَعُ الْمَاءُ (ف) نَبْعًا ونُبُوْعًا ونَبَعَانًا (بالتحريك) ای خرج من العين. وفی التنزيل: الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلكه ينابيع الخ. یہاں پر منبع سے کنایہ ہے رزق سے. والجمع مَنَابِعُ ومَنَابِيْعُ. (ن، س، ك) مَنْبَعًا، نُبُوْعًا نَبْعَانًا بمعنی چشمہ سے پانی نکلنا۔

(۷)نَبَا: نَبَأَ يَنْبُو (ن) نَبْوًا ونَبْوَةً بمعنی ناموافق ہونا، بلند ہونا، ناسازگار ہونا۔یہ ماخوذ ہے نبوة السيف سے جس کے معنی ناموافق ہونے

Maktaba Tul Ishaat.com

کے ہیں یا تلوار کا اچٹ جانا۔

(۸) اَلْمَرْبَعُ: اصل میں وہ مکان جو موسم ربیع کے لئے تیار کیا جائے۔ لیکن اب مطلق مکان کے معنی ہوگئے ہیں۔ والجمع مَرَابِعُ اور یہ مشتق ہے ربع المکان ربعا ای اقام فیہ (ف) ٹھہرنا۔ اور رَبْعٌ (گھر) جمع اَرْبَاعٌ و رُبُوْعٌ آتی ہیں۔

(۹) اَقْوٰی: مصدر قَوَایَۃٌ۔ اس کے معنی خالی ہونے اور متفرق ہونے کے آتے ہیں۔ یقال قویت الدار قیا و قوایۃ ای خلت من ساکنیھا. قَوِیَ (س) قُوَّتًا بمعنی قوی ہونا، ضعیف ہونا۔ من الاضداد. قال تعالٰی: ومتاعا للمقوین۔ (الواقعۃ) اور کبھی متعدی بنفسہ استعمال ہوتا ہے اور کبھی اس کا صلہ علی آتا ہے۔ اَقْوٰی افعال سے اقواء مصدر بمعنی خالی ہونا، ہمزہ سلب کیلئے ہے۔

(۱۰) اَلْمَجْمَعُ: بمعنی مجلس و موضع الاجتماع و الجمع مَجَامِعُ کماقال الشاعر:

اُولٰـئِكَ اٰبَـائِيْ فَـجِـئْـنِـيْ بِـمِـثْـلِـهِـمْ اِذَاجَـاءَ تْـنَـا يَـاجَـرِيْـرُالْـمَـجَـامِـعُ

اور مجمع سے کبھی اہل مجمع مراد ہوتے ہیں۔ (ف) جَمْعًا بمعنی ملانا، اکٹھا کرنا، عام کرنا۔

(۱۱) اَقَضُّ: از افعال مضاعف ہے ای المضجع. بے چینی و بے قراری سے کنایہ ہے از (س) بمعنی کھانے میں کنکریوں کا پڑ جانا۔ بے چینی کی بناء پر نیند کا نہ آنا، واز (ن) بمعنی سوراخ کرنا یا سختی سے گرانا۔ یہ لازم و متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے. وقال تعالٰی: فوجدافیھاجدارا یریدان ینقض فاقامہ۔ (الکھف)

فائدہ:...... ان الفاظ سے کنایہ ہے اپنی حالت کے بدلنے اور مال کے چلے جانے سے یعنی جس گھر میں ہم تھے اور ہمارا مال تھا سب تباہ ہوگیا۔

(۱۲) اَلْمَضْجَعُ: بمعنی بستر، والجمع مَضَاجِعُ. اور اس کے معنی خواب گاہ کے بھی آتے ہیں و اصلہ ضَجَعَ الرجُلُ (ف) ضَجْعًا و ضُجُوْعًا. ای وضع جنبہ بالارض وتمدد بمعنی کروٹ لینا۔ ومنہ الاضطجاع. وفی التنزیل: تتجافی جنوبھم عن المضاجع۔ (الم السجدہ)

(۱۳) اسْتَحَالَتْ: از استفعال یقال اِسْتَحَالَتِ الْحَالُ ای تغیرت یعنی حالت کا بدل جانا و متغیر ہو جانا، حَلَّ (ض) حَلَالًا بمعنی حلال ہونا، جائز ہونا. حَلَّ (ن) حَلًّا بمعنی کھلنا. حَلٌّ بمعنی تدبیر، رہائی، خاتمہ جمع حُلُوْلٌ. حُلَّۃٌ بمعنی جوڑا جمع حُلَلٌ. حَلِيْلٌ بمعنی خاوند جمع اَحِلَّاء. حَلِيْلَۃٌ بیوی جمع حَلَائِلُ.

(۱۴) اَعْوَلُ: یہ عَوْلٌ سے مشتق ہے (اجوف واوی ہے) از (ن) بمعنی چلا چلا کر رونا۔ اگر یائی ہو (ض) تو کثیر العیال ہونا۔ اور اعال، اعول اور اعیل ان تینوں کے معنی محتاج ہونے کے بھی آتے ہیں۔ وفی التنزیل: ان خفتم عَيْلَۃً فسوف یغنیکم اللہ۔ عَالَ (ض) عَيْلًا بمعنی کثیر العیال ہونا، بوجھل کر دینا اور غمگین کر دینا۔ یا اہل خانہ وخورد و نوش کا ذمہ دار ہونا، مذکر و مؤنث سب پر اطلاق ہے عِيَالٌ (بالکسر) بمعنی بال بچے اور عَيَالٌ (بالفتح) وہ شخص جو عیال کا ضامن ہو۔

(۱۵) اَلْعِيَالُ: (بالکسر) بال بچے، اس کا واحد عَيِّلٌ ہے (بتشدید الیاء) یعنی وہ لوگ جن کی کفالت میں نان ونفقہ واجب ہو۔ اس

Maktaba Tul Ishaat.com

کی جمع عَیَائِلُ اور عَالَۃٌ آتی ہیں۔یقال عال یعال وعولا ای کفاھم معاشھم.

(۱۶)خَلَتْ: (ن) خَلَا یَخْلُوْ خُلُوًّا و خَلاءً یعنی جب کہ وہ خالی ہو۔یا اس کے ساتھ تنہائی اور خلوت میں جمع ہوا. کمافی التنزیل: واذاخلوا الی شیاطینھم۔(البقرہ)

(۱۷)اَلْمَرَابِطُ: یہ جمع ہے مَرْبَطْ (بفتح المیم) کی بمعنی گھوڑا اور چوپایہ باندھنے کی جگہ (اصطبل) اور (بکسر المیم) بمعنی باندھنے کا آلہ اور یہ مشتق ہے "ربطَ بِہٖ" سے ای شَدَّہٗ بِہٖ (ض،ن) بمعنی مضبوط باندھنا. وفی التنزیل: لو لاان ربطنا علی قلبھا.

(۱۸)اَلْغَابِطُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی غبطہ کرنے والا غبطہ کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے اچھے حال کو دیکھ کر یہ خواہش کرنا کہ میرا حال بھی اس جیسا ہو جائے مگر اس کی اچھی حالت بھی رہے اور اس سے وہ نعمت زائل نہ ہو۔ورنہ وہ حسد ہو جائے گا. کقولہ علیہ السلام: المؤمن یغبط ولا یحسد. والجمع غُبَّطٌ (ض،ف) غَبْطًا وغِبْطَۃً بمعنی غبطہ کرنا۔اغتبط افتعال سے بمعنی خوش ہونا، اچھی حالت میں ہونا۔

(۱۹)اَوْدٰی: از (ض) بمعنی ہلاک ہونا یعنی لازم ومتعدی دونوں کے معنی ہلاکت کے ہیں۔اور یہ مادہ جس ترتیب سے بھی پایا جائے گا ہلاکت کے معنی ہونگے دوا۔کو اس لئے دوا کہا جاتا ہے کہ یہ ہلاکت سے بچانے والی ہے۔اور دیت کو دیت اس لئے کہتے ہیں کہ قاتل کو ہلاکت سے بچاتی ہے ہیں اس کے اصلی معنی بہا دینے کے ہیں اس سے مراد ہلاکت ہے۔افعال سے مصدر اِیْدَاءٌ ہے۔

(۲۰)اَلنَّاطِقُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از (ض)۔یقال نَطَقَ نُطْقًا یعنی ایسی اواز سے بات کرنا جس کے معنی سمجھ میں آسکیں۔یہاں ناطق سے مراد جانور ہیں یا جاندار مال جیسے حیوان وغیرہ۔کمافی القراٰن: وماینطق عن الھویٰ۔(النجم)

(۲۱)اَلصَّامِتُ: یہ اسم فاعل ہے، صَمَتَ (ن) صَمْتًا وصُمُوْتًا بمعنی چپ ہونا یا چپکا ہونا۔یہاں اس سے مراد سونا چاندی ہے۔یعنی وہ مال جس میں روح نہ ہوں جیسے سونا چاندی وغیرہ. وفی الحدیث: مَنْ صَمَتَ نَجَا. سکوت اور صموت میں فرق: ان دونوں کے درمیان تین قسم کے فرق ہیں (۱) ترک الکلام مع القدرت کو سکوت کہتے ہیں۔اور صموت عام ہے خواہ مع القدرت ہو یا بلا قدرت ہو (۲) سکوت قول حق سے رُک جانا بخلاف صموت کے (۳) صموت میں بہت دیر تک چھپ رہنے کا اعتبار ہے بخلاف سکوت کے کہ اس میں وہ اعتبار نہیں۔

☆......☆......☆

وَرَثٰی لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ وَاٰلَ بِنَا الدَّھْرُ الْمُوْقِعُ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ اِلٰی اَنْ اِحْتَذَیْنَا الْوَجٰی وَاغْتَذَیْنَا الشَّجٰی وَاسْتَبْطَنَّا الْجَوٰی وَطَوَیْنَا الْاَحْشَاءَ عَلَی الطَّوٰی وَاکْتَحَلْنَا السُّھَادَ وَاسْتَوْطَنَّا الْوِھَادَ.

ترجمہ:۔اور ہماری حالت زار پر دشمن وبدخواہ (مصیبت پر خوش ہونیوالے) سب رونے لگے۔اور حملہ کیا ہم پر مہلک زمانہ اور خاک میں ملانے والا فقر (محتاجی) نے۔یہاں تک کہ پہنا لئے ہم نے فرسودگی پاؤں کے جوتے اور ہم نے غم وغصہ کو اپنی غذا بنالیا۔اور چھپایا ہم نے اندرونی سوزش (جلن) کو۔اور بہت زیادہ چھپایا ہے ہم نے اندرونی سوزش کو۔لپیٹا ہم نے آنتوں کو بھوک کے اوپر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

اور سرمہ لگایا ہم نے بیداری کا۔اور ہم پست زمین (گڑھے) کو اپنا وطن بنا لیا۔

(۱) وَرَثٰی: یہ فعل ماضی از ضرب بمعنی رحم کرنا و مرثیہ کہنا، رونا رَثَا (ن) یَرْثُوا. رَثٰی یَرْثٰی (س) رَیْثًا و رِثَاءً، رِثَایَةً، مَرْثَاةً، مَرْثِیَةً. رحم کھانا، مرثیہ کہنا۔مردہ کے محاسن بیان کر کے رونا۔رَثَّ (ض) رَثَاثَةً بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔

(۲) اَلْحَاسِدُ: بمعنی حسد کرنے والا۔از (ن،ض) حَسَدًا و حَسَادَةً بمعنی حسد کرنا۔دوسرے کی خوشی دیکھ کر جلنا۔دوسرے کی نعمت کا زوال اور اپنے لئے خواہش کرنا۔

(۳) اَلشَّامِتُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔بمعنی دشمن کے ضرر یا اس کی تکلیف پر خوش ہونا۔دشمنوں کا خوش ہونا یا کسی کی خرابی و بدحالی پر خوش ہونا۔یقال شَمِتَ (س) شَمَاتًا و شَمَاتَةً ای فرح ببلية. وفي التنزيل: فلا تشمت بی الاعداء. والجمع شُمَّاتٌ۔ اس کی واحد شَمَاتَةٌ بمعنی دشمن کی خوشی۔اور افعال سے اِشْمَاطٌ کے معنی ہے خوش کرنا، تفعیل سے چھینکنے والے کا جواب دینا۔

(۴) آلَ بِنَا: بمعنی لوٹنا، رجوع کرنا. آلَ (ن) إِلًا. يقال: آلَ اَوْلًا و مَالًا بمعنی لوٹنا و حملہ کرنا، واز (س) بمعنی درگذر کرنا اور "آلَ بِنَا" میں باء تعدیہ کیلئے ہے۔ومنه التاويل.

(۵) اَلدَّاَهُرُ: زمانہ جمع اَدْهُرٌ، دُهُوْرٌ اور "دہر، عصر وغیرہ میں فرق کا بیان گزر چکا ہے۔

(۶) اَلْمُوْقِعُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے افعال سے اِیْقَاعٌ مصدر بمعنی واقع کرنا، حملہ کرنا، نیزہ مارنا۔یقال: اوقع الدهر عليه یعنی زمانہ نے اس پر حملہ کیا. وقَّعَ توقيع تفعیل سے بمعنی دستخط کرنا۔مجرد (ض) سے۔

(۷) اَلْفَقْرُ: (ك) فَقَارَةً یعنی ضد الاستغناء محتاج ہونا، فقیر ہونا، صاحب ضرورت ہونا۔ومنه افتقار ای احتیاج یعنی مال وار نہ ہونا جو غنی کی ضد ہے اور یہ فَقَارَةٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی پشت کی ہڈی کے ہیں اب اس کے معنی محتاجی کے ہو گئے۔ومنه الفقير والجمع فُقَرَاءُ اور مؤنث فقيرةٌ. جمع فَقِيْرَاتٌ، فَقَائِرُ (س) فَقَرًا بمعنی ریڑھ کی ہڈی میں درد پیدا ہونا اور (ن،ض) سے بمعنی کھودنا۔

(۸) اَلْمُدْقِعُ: اسم فاعل کا صیغہ ہے اگر یہ "اِدْقَاعٌ" سے ماخوذ ہے تو اس کے معنی ہیں مٹی میں ملا دینا، ذلیل کرنا محتاج کرنا۔اور ذلیل محتاج ہونا اور مٹی میں گرا دینے کے معنی بھی آتے ہیں۔اگر "دقعٌ" سے ماخوذ ہے تو اس کے معنی کسی حقیر چیز پر راضی ہونے کے آتے ہیں۔مجرد (س) دَقْعًا بمعنی تھوڑی سی معیشت کے ساتھ راضی ہو جانا۔

(۹) اِحْتَذَیْنَا: از افتعال۔حِذَاءٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جوتا پہن لینا۔اگر اس کا مجرد حذوٌ ہے تو اس کے معنی برابر ہونے کے آتے ہیں تو احتذاء کے معنی برابر کر دینے کے ہوں گے۔مجرد حَذَا (ن) حَذْوًا و حِذَاءً بمعنی نمونہ پر جوتی قطع کرنا، کاٹنا۔

(۱۰) اَلْوَجٰی: یہ اسم مقصور ہے بمعنی آسودگی یا اس کے اصلی معنی پیر کے گھس جانے کے آتے ہیں اب مجازاً گھس جانے کے ہو گئے، وَجِیَ (س) وَجًی، وَجِیَةً بمعنی ننگے پاؤں ہونا چلتے چلتے پاؤں کا گھس جانا اور پتلا ہو جانا۔

(۱۱) اِغْتَذَیْنَا: بمعنی غذا بنا لینا۔از افتعال اس کا مجرد غَذَا (ن) غَذْوًا بمعنی غذا دینا، خوراک دینا، کھلانا، غذاء بمعنی خوراک والجمع اَغْذِیَةٌ تفعیل سے غَذّٰی تَغْذِیَةً بمعنی خوراک دینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۲)اَلشَّجٰی: بمعنی وہ ہڈی جو پھنس کر رہ جائے، مراد اس سے غم و بدحالی ہے اور اس کے اصلی معنی رنج وغم اور عشق کی سوزش کے ہیں (کنایہ ہے بری حالت سے).شَجِی یَشْجُو(ن) شَجْوًا معنی غمگین کرنا، وجد میں لانا، من الاضداد،شَجِیَ(س)شَجیًا بمعنی غمگین و پریشان ہونا۔

(۱۳)وَاسْتَبْطَنَّا: از استفعال اس کا مصدر اِسْتِبْطَانٌ ہے بمعنی پیٹ بڑا کر لینا یہ "بَطْنٌ" سے ماخوذ ہے، بَطَنَ(ن)بَطْنًا و بُطُوْنًا بمعنی پیٹ میں چھپانے کے ہیں اور بَطِنَ(س)بَطَنًا(ك)بَطَانَةً بمعنی پیٹ بڑھنا، بڑے پیٹ والا ہونا. بَطْنٌ معنی پیٹ جمع بُطُوْنٌ، اَبْطُنٌ ہیں۔

(۱۴)اَلْجَوٰی: مصدر ہے بمعنی سخت سوزش (جلن) خواہ بطریق عشق کے ہو یا بطریق غم واندوہ(س) جَوًا، معنی سخت سوزش (جلن) کا پہنچانا، یا ناسازگار ہونا۔

(۱۵)طَوَیْنَا: طَیٌّ مصدر (ض) بمعنی لپیٹنا، واز(س) طَوًیا معنی بھوکا ہونا. قال تعالٰی: یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب۔(الانبیاء)

(۱۶)اَلْاَحْشَاءُ: اس کا واحد حَشَاءٌ، حشیٌ ہے بمعنی آنت یا جو کچھ اندر بھرا ہوتا ہے (جو شکم میں ہو) حَشَا(ن) حَشْوًا و حَشَاءً بمعنی آنت کا بھرا ہونا۔

(۱۷)اَلطَّوٰی: بمعنی بھوک اصلی معنی لپٹنے کے ہیں یہاں مراد بھوک ہے. اَلطَّوٰی یہ مصدر ہے (س) بمعنی بھوکا ہونا. کما فی التنزیل: کطی السجل للکتب.

(۱۸)اِکْتَحَلْنَا: کُحْلٌ سے ہے بمعنی آنکھ میں سرمہ لگانا۔ از افتعال. یقال کَحَلَ الْعَیْنُ کَحْلًا ای جعل فیھا کَحْلًا مجرد، از (ف،ن) کَحْلًا بمعنی سرمہ لگانا. کَحَلَ، اِکْتَحَلَ، کَحَّلَ، تَکَحَّلَ بمعنی آنکھوں میں سرمہ لگانا. کُحْلٌ و کِحَالٌ بمعنی سرمہ والجمع کُحُوْلٌ۔ مکحول وہ شخص ہے جس کی آنکھ پیدائشی سیاہ ہو۔

(۱۹)اَلسُّهَادُ: مصدر ہے، بیداری بمعنی نیند کا کم ہونا، اور یہ "رُقَادٌ" کی ضد ہے۔ سُهْدٌ بمعنی بیداری، سَهِدَ(س) سَهَدًا بمعنی نہ سونا یا کم سونا۔ "ارق" کہتے ہیں وہ شخص جو کسی درد کی وجہ سے نہ سو سکے۔ "تہجد" کہتے ہیں کہ انسان کسی نیک کام کیلئے نہ سوئے اور "سہر" مطلق کم خوابی کو کہتے ہیں خواہ کسی درد کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے۔ اس سے سہاد، رقاد، سہر اور تہجد کے فرق بھی واضح ہو گیا ہے۔

(۲۰)اِسْتَوْطَنَّا: از استفعال بمعنی وطن بنا لینا، اس میں "س، ت" طلب کیلئے یہ وطن سے ماخوذ ہے از (ض) یقال: وطن بالمکان وطنا ای اقام به. مصدر وَطْنًا بمعنی ٹھہرنا، اقامت کرنا۔ کمافی الحدیث: حب الوطن من الایمان.

(۲۱)اَلْوِهَادُ: (بالکسر) بمعنی پست زمین اور یہ وَهْدٌ کی جمع ہے، اس کی جموع اَوْهُدٌ، وُهُدٌ اور وُهْدَانٌ بھی آتی ہیں۔ وَهَّدَ تفعیل سے بستر بچھانا، تَوَهَّدَ تفعل سے بچھنا، مجرد سے نہیں۔ وِهَادٌ بمعنی گڑھا و نشیبی زمین۔

☆......☆......☆

وَاسْتَوْطَأْنَا الْقَتَادَ وَتَنَاسَيْنَا الْاَقْتَادَ وَاسْتَطَبْنَا الْحَيْنَ الْمُجْتَاحَ وَاسْتَبْطَأْنَا الْيَوْمَ الْمُتَاحَ فَهَلْ مِنْ حُرٍّ آسٍ! اَوْسَمْحٍ مُوَاسٍ فَوَالَّذِيْ اسْتَخْرَجَنِيْ مِنْ قَيْلَةَ لَقَدْ اَمْسَيْتُ اَخَا عَيْلَةٍ.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور ہم نے کانٹے دار درخت کو روندنا شروع کر دیا (نرم بستر کی طرح) اور بالکل بھول گئے ہم کجاوہ کو (یعنی اونٹوں کی سواری کو) اور اچھا سمجھا ہم نے ہلاک کرنے والی موت کو۔اور بہت دیر (بعید) خیال کیا ہم نے طبعی موت کو (موت کا دن) پس کیا ہے کوئی (آپ لوگوں میں) شریف غمخواری کرنے والا؟۔یا کوئی جوان مرد جو مدد کرے۔پس قسم ہے اس ذات کی جس نے نکالا ہے (پیدا کیا ہے) مجھے قبیلہ سے (قبیلہ یا ماں سے) بیشک کہ میں محتاج ہو گیا ہوں۔

(۱) استوطأنا: ای وجدناه وطنًا. از استفعال بمعنی نرم جاننا اس کا مجرد، وَطُوَ (ك) وَطاءَۃً وَطُوْءَۃً بمعنی نرم ہونا وطئی نرم زمین کو کہتے ہیں۔اور وَطِیْئَۃٌ کی جمع وَطَایَا ہے، نرم نرم بستر کو کہتے ہیں۔اور باب حسب سے بمعنی وطی کرنا۔

(۲) اَلْقَتَادَ: بمعنی خاردار درخت جس کے کانٹے سوئی جیسے ہوتے ہیں (ببول کے کانٹے)۔یا قَتَادَۃٌ بمعنی ببول کے کانٹے۔اور قَتَادٌ خاردار نبات کو بھی کہتے ہیں جو جمع ہے قَتَدٌ کی اور اس کی جمع اَقْتُدو قُتُوْد بھی آتی ہیں. کمافی الحاشیۃ الادرسیۃ...

(۳) تَنَاسَیْنَا: تناسٰی بمعنی شدت نسیان، مجرد (س) بمعنی بھولنا، تناسی از تفاعل، مرتحقیقہ۔

(۴) اَلْاَقْتَادُ: یہ جمع ہے قتد کی بمعنی کجاوہ یا سامان مع کجاوہ، اس کی جمع اُقْتُدُو قُتُوْد بھی آتی ہیں، مرتحقیقہ۔

(۵) اِسْتَطَبْنَا: مصدر استطاب از استفعال اس کا مجرد طیبٌ ہے از (ض) بمعنی خوشبودار اور اچھا سمجھنا اور ''س، ت'' ظن کیلئے ہے۔ یعنی طیب سمجھنا۔

(۶) اَلْحَیْنُ: (بفتح الحاء) بمعنی ہلاکت، بربادی، مشقت، موت۔یقال: قدحان الرجل ای هلك. حَانَ (ض) حَیْنًا بمعنی ہلاک ہونا۔ حِیْنٌ (بکسر الحاء) بمعنی قریب ہونا (ض) بمعنی وقت کا آنا۔اور حین وقت، زمانہ، موقع۔جمع اَحْیَان. اور جمع الجمع اَحَایِیْن. تَحَیَّنَ تفعل سے انتظار کرنا۔اِسْتَحَانَ استفعال سے بمعنی وقت مناسب کی آرزو کرنا۔

(۷) اَلْمُجْتَاحَ: صیغہ اسم فاعل، ہلاک کر دینے والا، از افتعال مصدر اِجْتِیَاحٌ ہے بمعنی بیخ کنی کرنا، ہلاک کرنا۔یقال: اجتاحه ای استاصله اور یہ مشتق ہے جَاحَ عَنِ الطَّرِیْقِ جَوْحًا ای عدل عن الطریق ای غیرها. جَاحَ (ن) یَجُوْحُ جَوْحًا بمعنی ایک راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنا یا اعراض کرنا۔

(۸) وَاسْتَبْطَأْنَا: مصدر اِسْتِبْطَاءٌ ہے بمعنی دیر کرنا از افتعال ہے بمعنی ہم نے دیر کرنے والا پایا۔اور ''س، ت'' ظن کیلئے ہے بمعنی دیر سے سمجھنا۔بُطُوْء (بضم الطاء) بمعنی تاخیر ہونا۔بَطُؤَ یَبْطُؤُ (ك) بُطَاءً بِطَاءً، بُطُوْءً بمعنی دیر کرنا۔

(۹) اَلْیَوْمُ: یومٌ کے معنی مطلق دن کے ہیں اور الیوم کے معنی خاص دن، آج دن کے ہیں یوم کی جمع ایام آتی ہے اور جمع الجمع اَیَاوِیْم. یوم کا مقابل لیلۃ ہے اور لیل کا مقابل نہار ہے۔از مفاعلہ یَاوَمَ مُیَاوَمَۃً وَیِوَامًا بمعنی دنوں کے لحاظ سے معاملہ کرنا یا دنوں کے اعتبار سے باری متعین کرنا۔(تفهیمات ص:۱۷۴)

(۱۰) اَلْمُتَاحُ: صیغہ اسم مفعول ہے بمعنی وہ مقرر کردہ دن ہے جس میں انسان کی موت واقع ہو۔یا امر مقدر ہے، یوم المتاح سے مراد موت ہے۔یقال: اتاح الله له خیرا وشرا واُتاح له الشیء. یتیح ای تهیَّأ. تَاحَ (ض) تَیْحًا بمعنی مقدر، آمادہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱) فَهَلْ: اگر اس پر الف لام داخل ہو تو اس کے معنی رغبت کے ہیں ورنہ یہ حرف استفہام ہے۔

(۱۲) حُرٌّ: بمعنی شریف یہ عبد کی ضد ہے اور اس کے معنی کریم کے بھی آتے ہیں و شریف کے بھی ہیں۔ والجمع اَحْرَار. یقال حر العبد حرارا. ای عتق و صار حُرًّا. از (س) بمعنی آزاد ہونا۔ از تفعل تَحَرَّرَ آزاد ہونا۔ رہائی پانا۔ تَحْرِیْر تفعیل سے آزادی دینا۔ اور حُرٌّ کے مقابلہ میں لئیم آتا ہے۔ اس کے مادہ میں سختی ہے یعنی حرارت گرمی اس میں پائی جاتی ہے اسی سے آزاد کے معنی میں آتا ہے۔

(۱۳) آسٍ: علی وزن دَاعٍ۔ یہ صیغہ اسم فاعل ہے، اَسَا (ن، س) یَاْسُوْ اَسْوًا و أساءً بمعنی علاج کرنا، ہمدردی کرنا۔ اور بمعنی غمگین ہونا بھی آتا ہے. والجمع اُسَاةٌ و اُساءٌ والمؤنث آسِيَةٌ والجمع آسِيَاتٍ.

(۱۴) سَمِحَ: بمعنی کریم و سخی، والجمع سِمَاحٌ. سَمَحَ (ف) سَمْحًا. دینا، یا اجازت دینا، بخشش کرنا، دل کھول کر دینا۔ (ك) سَمَاحَةٌ بمعنی سخی ہونا، فراخ دل ہونا، مُسَامَحَةٌ مفاعلہ سے معاف کرنا، نرمی برتنا۔ اور تفاعل سے درگذر کرنا۔ استفعال سے بمعنی معافی طلب کرنا۔ ومنه مسامحة بمعنی چھٹی، تعطیل، معافی۔

(۱۵) مُوَاسٍ: صیغہ اسم فاعل بمعنی غم خواری کرنے والا۔ یہ مُوَاسَاةٌ سے مشتق ہے، جس کے معنی غم خواری کرنے کے ہیں اور مواسٍ کے اصلی معنی ہے ضروری حوائج میں مدد کرنا اور بعض کے نزدیک یہ عام ہے کہ ضرورت میں مدد کرنا یا بے ضرورت مدد کرنا۔ مجرد (ن، س) سے۔

(۱۶) اِسْتَخْرَجَنِیْ: از استفعال اس کے معنی ہیں کسی کو حقیقتاً نکالنے کے ہیں۔ اور اس کے مجازی معنی پیدا کرنے کے ہیں اس کا مجرد (ن) سے ہے جو دخول کی ضد ہے۔

(۱۷) قَیْلَةٌ: (بتشدید الیاء و تخفیفها) یہ قبیلہ بہادروں کا ہے عرب کا شریف قبیلہ ہے یا قبیلہ ارقم وغسانیہ کی بیٹی کا نام ہے۔ جو مسماۃ قیلہ بنت الارقم الغسانیة، قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج اس کے بطن سے ہیں۔ قَیْلٌ بمعنی رئیس حمیر کے بادشاہ کا لقب جمع اَقْیَالٌ وقُیُوْلٌ.

(۱۸) اَمْسَیْتُ: از افعال مصدر اِمْسَاءٌ ہے بمعنی شام کو جانا یا شام کرنا اور یہ فعل ناقص سے ہے جو صبح کی ضد ہے اور اس کے معنی صیرورت کے بھی آتے ہیں (معنی ہونا) اور یہی یہاں مراد ہے۔ کما جاء فی الحدیث: اللهم انی امسیت اشهد ك و اشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك بانك انت الله الخ۔

(۱۹) عَیْلَةٌ: (ض) بمعنی شدت فقر محتاج ہونا محتاجی کے ہیں۔ کقوله تعالی: وان خفتم عیلة الخ (التوبة) اور یہ عَالَ (ض) یَعِیْلُ عَیْلًا و عَیْلَةً سے مشتق ہے یعنی فقر و محتاج ہونا۔ والجمع عَالَةٌ. کما فی الحدیث: اعوذبك من القمو و القفلو العیلة. اور اَخَا عَیْلَةٍ میں اَخٌ کے معنی لازم کے ہیں جیسے اخو حرب. یعنی وہ جو لڑائی میں ہمیشہ رہتا ہے۔

☆......☆......☆

لَا اَمْلِكُ بَیْتَ لَیْلَةٍ ﴿قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ﴾ فَاَوَیْتُ لِمَفَاقِرِهٖ وَلَوَیْتُ اِلَی اِسْتِنْبَاطِ فِقَرِهٖ فَاَبْرَزْتُ دِیْنَارًا وَقُلْتُ لَهٗ اِخْتِبَارًا اِنْ مَدَحْتَهٗ نَظْمًا فَهُوَلَكَ حَتْمًا فَانْبَرٰی یُنْشِدُ فِی الْحَالِ مِنْ غَیْرِ اِنْتِحَالٍ.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور نہیں مالک ہوں میں نان شبینہ کا (یعنی میرے پاس ایک رات کی روزی نہیں) حارث بن ہمام نے کہا۔پس رحم کیا میں نے اس کی محتاجی (فقر) کی وجہ سے۔اور مائل ہوا میں اس کے مقفیٰ (قافیہ بند) کلام کی طرف۔پس نکالی میں نے اس کے لئے ایک اشرفی۔اور بغرض امتحان اس سے کہا۔اگر تو نظم میں اس کی تعریف کردے تو یہ (دینار) یقیناً تیرے لئے ہے۔پس اسی وقت سامنے آیا یہ شعر پڑھتا ہوا۔کسی کی طرف غلط نسبت کرنے کے بغیر۔

(۱)بِیْتٌ: (بکسر الباء) بمعنی وہ تھوڑا سا کھانا جسے انسان کھا کر گذارہ کرسکے۔اور قوت عام کھانا ہے۔یا غذاء کی وہ مقدار جس سے رات گذاری جاسکے۔اور لیلۃ کا مقابل یوم ہے اور لیل کا مقابل نہار ہے۔

(۲)فَاَوَیْتُ: بمعنی رحم کرنا۔اَوٰی یَاوِیْ(ض) اَوِیًّا بمعنی نرم ہونا۔یقال اویٰ له اویة واية وماوية ای رَقّ له ورحم. اور اس کا صلہ لام کے علاوہ الیٰ بھی آتا ہے بمعنی رحم کرنا، یا ٹھکانہ بنانا اور یہ متعدی بنفسہ ہے۔وفی التنزیل: قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء۔(ہود)

(۳)مَفَاقِرِہٖ: وفُقُوْرٌ. یہ جمع ہے فقر کی خلاف قیاس بمعنی محتاجی ای ضد الغنیٰ.فَقُرَ(ك)فَقْرًا بمعنی محتاج ہوا،فَقَرَ(ن)فَقْرًا بمعنی سوراخ کرنا،کھودنا۔اَفْقَرَ افعال سے بمعنی مفلس بنانا،اِفْتَقَرَ افتعال سے بمعنی ضرورت مند محتاج ہونا۔فَقْرٌ بمعنی افلاس،غربت،تہی دست،فِقْرَۃٌ بمعنی جملہ،پیراگراف،مقفیٰ کلام۔جمع فِقَرٌ اور فِقْرَۃٌ،فَقْرَۃٌ،فَقَارَۃٌ بمعنی ریڑھ کی ہڈی۔

(۴)اَوَیْتُ: بمعنی میلان کرنا۔از(ض)جب اس کا صلہ علیٰ آتا ہے،تو اس کے معنی میلان ہونے کے آتے ہیں اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے۔بعض نسخوں میں "لَوَیْتُ" ہے تو یہ لَوٰی یَلْوِیْ(ض) لَیًّا و لَیَّانًا سے جس کے معنی مائل ہونے کے ہیں اور موڑنے کے بھی آتے ہیں. کقولہ تعالیٰ:یلوون السنتھم بالکتاب۔(البقرہ)

(۵)اِسْتِنْبَاطٌ: یہ استفعال کا مصدر ہے بمعنی نکالنا یقال استبطه ای اظهره بعدخفاء. واصله نَبَطَ الْمَاءُ نَبْطًا ونُبُوْطًا.ای خرج از (ض،ن) ویقال نبط الماء من البئرای استخرجه من البیر. یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔اور استنباط کے معنی اختراع کے بھی آتا ہے(بنانا) کقولہ تعالیٰ:یعلم الذین تستنبطونه.

(۶)فِقَرِہٖ: یہ جمع ہے فِقْرَۃٌ کی (جو قیاس کے موافق ہے) بمعنی پسندیدہ جملہ یا کلام اور قصیدہ کا بہترین بیت۔اور اس کے اصلی معنی پشت کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کے ہیں یا یہ فقیر کی جمع ہے بمعنی ریڑھ کی ہڈی۔فَقِیْر کی جمع فُقَرَاءُ۔بمعنی غریب،مفلس محتاج۔

(۷)اَبْرَزْتُ: ازافعال بمعنی ظاہر کرنا اس کا مجرد بروزٌ ہے از(ن) بمعنی ظاہر ہونا۔باب مفاعلہ سے مُبَارَزَۃٌ بمعنی مقابلہ،با یک دیگر جنگ کرنا۔

(۸)اَلدِّیْنَار: سونے کا پرانا سکہ۔دینار: یہ اصل میں دِنَّار (بتشدید النون) بدلیل جمع تکثیر دنانیر۔اس کی تصغیر دُنَیْر آتی ہے اور دینار کی جمع بھی دنانیر ہے۔دَنَّرَ الدینارَ تَدْنِیْرًا. دینار بنانا۔دَنَّرَ الْوَجْهُ۔دینار کی طرح روشن وچمکدار ہونا. دُنِّرَ. دینار والا ہونا۔

(۹)اِخْتِبَار: از افتعال مصدر ہے بمعنی آزمانا،جانچنا۔اور یہ خبر سے مشتق ہے بمعنی جانچنا،بمعنی اسم فاعل بھی آتا ہے بمعنی جانچنے والا

Maktaba Tul Ishaat.com

ای مختبر اورخَبَّرَ تفعیل سے اَخبَرَ افعال سے بمعنی بتانا، خبر دینا۔ خَبَرَ(ن) خُبرًا و خِبرَۃً بمعنی تجربہ سے جاننا۔ تجربہ کرنا، آزمانا، خبُرَ(ك) خُبرًا بمعنی تجربہ کار ہونا، تجربہ حاصل کرنا، واقف کار ہونا۔

(۱۰) مَدْحَتَهُ: مَدْحًا از (ف) بمعنی تعریف کرنا۔ اور تفعل سے تَمَدَّحَ بمعنی فخر کرنا، اور مدح و مدیح بمعنی تعریف۔

(۱۱) نَظْمًا: یا یہ ناظم کے معنی میں ہے۔ حال ہے یا تمیز ہے بمعنی نظم کرنے، نظم پرونے کے معنی میں بھی مستعمل ہے از (ض) نَظْمًا یہ مفعول مطلق کی صفت ہے۔ ای مدحتہ مادحًا نظمًا. اور نظام۔ بمعنی طریقہ، سسٹم، قاعدہ۔ جمع اَنْظِمَةٌ. نِظَامِيٌّ. بمعنی با قاعدہ، باضابطہ۔

(۱۲) حَتْمًا. (ض) حَتْمٌ کے معنی ہے یقین، اور واجب کرنے کے معنی میں بھی ہیں۔ اس کی جمع حُتُوْمٌ ہے۔ اور تفعیل سے حَتَّمَ الشيء عَلَيْهِ تَحْتِيْمًا بمعنی لازم کرنا ضروری کردینا واجب کردینا تفعل سے تَحَتَّمَ بمعنی لازم ہوجانا، ضروری ہوجانا. حَتْمٌ بمعنی یقین، پختگی حَتْمًا، یقینًا، لازمی طور پر، حتمی، یقینی، لازمی، قطعی۔

(۱۳) فَانْبَرٰی. از انفعال اس کا مصدر اِنْبِرَاءٌ ہے بمعنی پیش آنا. یقال انبرا ای اعترض وتقدم من بريِ القلم والسهم۔ مجرد (ض) بَرْيًا و بَرَاءَةً بمعنی بری ہونا۔ اور (س) سے مصدر بُرَاءٌ بمعنی برادہ (چھیلا ہوا)۔

(۱۴) يُنْشِدُ: بمعنی وہ اشعار جو پڑھا جائے از افعال اِنْشَادٌ مصدر ہے اور يُنْشِدُ. انبری کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہو رہا ہے۔ نَشِيْدٌ و اُنْشُوْدَةٌ بمعنی ترانہ، گانا، جمع اَنَاشِيْدُ. نَشَدَهُ (ن، ض) سے گم شدہ کو تلاش کرنا۔

(۱۵) اِنْتِحَال: ای انتساب یہ مصدر ہے از افتعال اس کا ماخوذ "حَلَّةٌ" ہے از (ف) بمعنی غیر کا قول کو اپنی طرف منسوب کرنا۔ یقال انتحل الشعر او القول کسی کے شعر کو اپنا ہونے کا دعویٰ کیا۔ حَالَ (ن) حَوْلًا و حُؤُوْلًا بمعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا۔ حال عليه الحول. سال پورا ہونا. حَوِلَ (س) حَوَلًا. عَيْنُهُ بھینگا ہونا۔ حَوَّلَ تَحْوِيْلٌ منتقل کرنا زائل کرنا، حَاوَلَ مفاعلہ سے مُحَاوَلَةً و حِوَالًا بمعنی حیلہ سے طلب کرنا۔ تفعل سے تحول بمعنی پھر جانا. احتال و احتیال بمعنی حیلہ کرنا۔ افعال سے بھی آتا ہے:

☆......☆......☆

(۱) اَكْرِمْ بِهِ اَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُهُ	جَوَّابَ اٰفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهُ
(۲) مَاْثُوْرَةٌ سُمْعَتُهُ وَشُهْرَتُهُ	قَدْ اُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنٰى اَسِرَّتُهُ
(۳) وَقَارَنَتْ نَجْحَ الْمَسَاعِيْ خَطْرَتُهُ	وَحُبِّبَتْ اِلَى الْاَنَامِ غُرَّتُهُ

ترجمہ:۔ (۱) یہ اشرفی کیا ہی اچھی ہے کہ جس کی زردی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ تمام جہان کو قطع کرنے والی ہے اور دور دراز سفر کا کئے ہوئے ہے۔ (۲) اس کی نیک نامی اور خوبی (باعث مسرت ہونا) پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اس کے نقوش و نگار میں مالداری کے بھید ودیعت رکھے گئے ہیں۔ (۳) اور اس کا حرکت کرنا۔ (آنا جانا) کوششوں کو کامیاب کردینے والا ہے۔ اس کا روشن چہرہ تمام مخلوقات کی طرف محبوب و پسندیدہ کردیا گیا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) اَکْـرِمْ بِـهٖ: "بـه" کی ضمیر راجع ہے "دینار" کی طرف۔ یہ فعل تعجب ہے افعل بہ کے وزن پر، بمعنی کس قدر شریف ہے یا کس قدر محترم ہے۔ اور افعال تعجب میں واحد و تثنیہ جمع سب برابر ہیں، صرف ضمیر سے فرق ہوتا ہے۔ جیسے: اکرم به، هما، هم اور کریم۔ وہ ذات ہے جو بلا سوال بخشش کرے۔ افعال تعجب کیلئے ثلاثی مجرد کے ہر باب کے ہر مصدر سے دو صیغے نکلتے ہیں، مگر تعجب یہ ہے کہ نکلتے تو ہیں ثلاثی مجرد سے لیکن ان کا وزن باب افعال سے ہے جس میں ایک ماضی ہے دوسرا امر ہے۔ ایک فعلِ تعجب خبر ہے دوسرا انشاء ہے، مگر معنی میں دونوں خبر ہیں۔ یہ ہیں تو واحد، مگر تثنیہ جمع سب کیلئے مستعمل ہیں۔

(۲) اَصْفَرَ: صیغہ صفت ہے۔ اور صُفْرَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی زردی۔ اَصْفَرَ تمیز ہے اگر اصفر کی ضمیر دینار کی طرف راجع ہو تو اس وقت اصفر حال واقع ہوگا۔

(۳) رَاقَتْ: بمعنی صاف اچھا و پسندیدہ ہونا۔ رَاقَ (ن) رَوْقًا۔ بھلا معلوم ہونا، تعجب میں ڈالنا۔ اور رَاقَتْ کا فاعل صفرته ہے۔ اور صفرته کی ضمیر راجع ہے "دینار" طرف۔

(۴) جَوَّابَ: یہ جَوْبٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت قطع کرنے والا. جَـابَ یَـجُـوْبُ (ن) جَـوْبًا و تَجْوَابًا بمعنی قطع کرنا، جواب دینا۔ کیونکہ جواب بھی سائل کے سوال کو قطع کر دیتا ہے اور طے کرنے اور پھاڑنے کے معنی میں بھی آتا ہے. مُـجَـاوَبٌ مـجـاوبة. مفاعله سے گفتگو کرنا. اور افعال سے جواب دینا۔

(۵) آفاق: یہ افق کی جمع ہے بمعنی دنیا، یا کنارہ آسمان. اَفَقَ (ض) اَفْقًا بمعنی آفاق میں جانا۔ اِفِقَ (س) اَفَقًا بمعنی فائق ہونا علم وغیرہ میں۔

(۶) تَرَامَتْ: تَرَامِیٌّ مصدر سے از تفاعل بمعنی دور پھینک دینا، مؤخر ہونا، ملجانا، آپس میں تیر اندازی کرنا۔ اور دور ہونا اور یہ "رَمْیٌ" سے مشتق ہے از (ض) رَمْیًا و رِمَايَةً بمعنی تیر پھینکنا، ڈالنا، پھینکنا۔ وفی التنزیل: وَمَارَمَیْتَ اذرمیت ولکن الله رمٰی۔ (الانفال)

(۷) سَفْرَتُهٗ: (بفتح السین) بمعنی سفر کرنا، غائب ہونا۔ از (ض) یقال سفر الرجل سُفُوْرًا. ای خرج للسفر. اگر (بضم السین) ہو تو اس کے معنی دستر خوان کے ہیں۔ یا وہ کھانا جو مہمان کے سامنے لایا جائے۔ اور توشہ سفر کے معنی بھی آتے ہیں۔ سافر بمعنی مسافر۔ سفر کی جمع اَسْفَار، سُفُوْرٌ، سَفَرَةٌ، سُفَّارٌ، جمع الجمع اَسَافِرُ. ترامت سفرته ای بعدت غیبته.

(۸) مَأْثُوْرَةٌ: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی نقل کیا گیا۔ یقال اثر الحدیث ای نقله اَثْرًا و اَثَارَةً (ن) بمعنی نقل کرنا۔ یہ خبر ہے اور "سمعته" اور "شهرته" دونوں مبتدا ہیں یا شهرة کی خبر محذوف ہے یا "ماثورة" شبہ فعل ہے اور "سمعته و شهرته" نائب فاعل ہے۔

(۹) سُمْعَتُهٗ: (بضم السین) اسکے معنی آواز، شہرت اور ذکر کے ہیں اگر (بکسر السین) ہو تو اس کے معنی اچھے نام کے ہیں اور نیک نامی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ ریاء اور سمعت میں فرق: رِیَاءٌ اور سُمعت دونوں کے معنی میں دکھاوا مقصود ہوتا ہے مگر ریاء کا تعلق افعال سے ہے اور سُمعت کا تعلق اقوال سے ہے۔ (۲) دوسرا فرق یہ ہے کہ ریاء میں صرف دکھاوا مقصود ہوتا ہے دل میں کچھ نہیں ہوتا اور سُمعت میں دیکھاوا بھی مقصود ہوتا ہے اور دل میں کچھ ہوتا ہے۔

(۱۰) شُهْرَتُهٗ: (بضم الشین) بمعنی مشہور ہونا، یا رسوائی۔ یہ شهرة سے مشتق ہے از (ف) بمعنی مشہور کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱)أَوْدَعَتْ: از افعال اِیْدَاعٌ مصدر سے ہے بمعنی امانت وودیعت رکھوانا، یاامانت رکھنا۔ وَدَعَ (ف) وَدْعًا بمعنی چھوڑنا، الوداع کرنا۔

(۱۲)سِرٌّ: بمعنی بھید جمع اَسْرَار آتی ہے پوشیدہ باتیں اور سَرِیْرَۃٌ بمعنی امر مخفی جمع سَرَائِرُ ہے۔ سَرَّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش ہونا۔

(۱۳)اَلْغِنیٰ: یہ فقر کی ضد ہے بمعنی کثرت مال والا ہونا، تونگری (س) غِنَاءً۔ اور غَنِیٌّ بمعنی مالدار والجمع اَغْنِیَاءُ. غَنِیَ وَاسْتَغْنٰی کے بعد اگر "عن" صلہ ہو تو بے نیاز ہونا، استغنی بغیر صلہ بمعنی مالدار ہونا۔ از افتعال اغتنی الرجل بمعنی مالدار ہوا، غَنّٰی تفعیل سے تَغْنِیَۃٌ مصدر ہے بمعنی گانا۔

(۱۴)اَسِرَّتُہٗ: تین لغات ہیں۔ (سِرٌّ وسُرٌّ وسِرَرٌ) کی جمع اَسْرَارٌ واَسِرَّۃٌ ہے جمع الجمع اَسَارِیْرُ آتی ہے بمعنی ہتھیلی کی لکیریں (خطوط باطن الکف) یا پیشانی کے خطوط نیز اَسَارِیْر چہرہ کے محاسن کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں نقش ونگار بھی مراد ہے۔ (دینار پر) بعض نے کہا کہ سَرَرٌ بمعنی خطوط باطن کف اور سِرَارٌ بمعنی خطوط پیشانی. کمافی الحدیث: تبرق اساریر وجهه.

(۱۵)قَارَنَتْ: از مفاعلہ مُقَارَنَۃٌ مصدر سے بمعنی ساتھ رہنا وملانا۔ مجرد از (ن،ض) یا قریب کردینے والا۔ ملانے والا، باندھنے والا۔ اور یہاں مصاحبت مراد ہے مشارکت نہیں بلکہ مبالغہ ہے۔

(۱۶)نَجَحَ: از (ف) بمعنی کامیاب ہونا۔ آسان ہونا، فائز المرام ہونا. نَجْحًا ونُجْحًا ونَجَاحًا مصادر ہیں۔ ومنه الانجاح. اور نجح تفعیل سے وانجح افعال سے بمعنی کامیاب بنانا۔

(۱۷)اَلْمَسَاعِیْ: یہ مَسْعٰی کی جمع ہے اور مصدر میمی ہے بمعنی کوشش از (ف) اس کے معنی دوڑنے کے بھی آتے ہیں. کمافی التنزیل: وسعٰی فی خرابها. (البقرہ) لیس للانسان الاماسعٰی۔ (النجم)

(۱۸)خَطْرَتُہٗ: از (ض) بمعنی حرکت دینا، ہلانا. خَطِیْرًا وخَطْرَانًا مصدر ہیں۔ اور یہ فاعل ہے "قارنت" کا۔

(۱۹)حُبِّبَتْ: یہ تَحْبِیْبٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی محبوب وپسندیدہ ہوجانا، محبوب بنانا یا محبوب کردینا۔ (ض) حُبًّا وحِبًّا بمعنی رغبت کرنا (س، ك) سے محبوب ہونا۔ حَابَہٗ (مفاعلہ) مُحَابَۃً باہم محبت کرنا۔

(۲۰)اَلْاَنَام. بمعنی مخلوق اور ضرورت شعری کیلئے یہ "انیم" بھی مستعمل ہے۔

(۲۱)غُرَّۃٌ (بضم الغین) گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی اور ہر چیز کے حصہ معظم کے معنی آتے ہیں. یقال غرة الرجل آدمی کا چہرہ والجمع غُرَرٌ. غَرَّ (ن) غَرًّا وغِرَّۃً وغُرُوْرًا بمعنی دھوکہ دینا۔ واز (س) غَرَارَۃٌ بمعنی شریف ہونا۔ غَرَّ (ض) غَرًّا وغَرَارَۃً بمعنی تجربہ کے باوجود بچوں جیسا کام کرنا۔ یہ تفعیل، تفعل، افتعال، استفعال وغیرہ سے بھی مستعمل ہے۔

☆......☆......☆

(٤) كَأَنَّمَا مِنَ الْقُلُوْبِ نُقْرَتُهُ	بِهِ يَصُوْلُ مَنْ حَوَتْهُ صُرَّتُهُ
(٥) وَإِنْ تَفَانَتْ اَوْ تَوَانَتْ عِتْرَتُهُ	يَاحَبَّذَا نُضَارُهُ وَنَضْرَتُهُ
(٦) وَحَبَّذَا مَغْنَاتُهُ وَنُصْرَتُهُ	كَمْ اٰمِرٍ بِهِ اسْتَتَبَّتْ اِمْرَتُهُ

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔(۴) گویا اس کا پگھلایا ہوا ٹکڑا دلوں کا ٹکڑا ہے۔ اسی کے ساتھ حملہ کرتا ہے جس کی تھیلی نے اس کو (اشرفی کو) جمع کیا ہے (یا غالب آتا ہے)۔(۵) اگرچہ بالکل فنا ہو جائے یا ضعیف ہو جائے اس کا خاندان۔ اے لوگو! کس قدر اچھا ہے اس کا خالص سونا اور کس قدر اچھی ہے اس کی تازگی (رونق)۔(۶) اور کیا ہی اچھی ہے اس کی بے نیازی اور مددگاری۔ اور بہت سے آمر (حاکم) ایسے ہیں جن کی حکومت اس کے ذریعہ مضبوط ہوئی ہے۔

(۱) کَاَنَّمَا: ما کافہ ہے، کَاَنَّ اِنَّ کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔(۲) قُلُوْبٌ: یہ جمع ہے قلب کی بمعنی دل۔ قَلَبَ (ض) سے پلٹ دینا۔ قَلْبًا (ن) سے دل پر مارنا۔(س) سے الٹے ہونٹ والا ہونا۔ افعال تفعیل انفعال تفعل وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۳) نُقْرَتُهٗ: (بضم النون) ای قطعة من الذهب و الفضة۔ یہاں مراد "سونا" ہے۔ جو پگھلا ہوا ہو۔ والجمع نُقَرٌ۔ نِقَارٌ (بفتح النون) بمعنی جانور کی چونچ (بکسر النون) بمعنی آپس میں سوال جواب کرنا۔ (ن) نَقْرًا بمعنی مارنا۔ (س) نَقَرًا بمعنی غضب ناک ہونا۔ تفعل، تفعیل، مفاعلہ، افعال، افتعال وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۴) بِهٖ یَصُوْلُ: اجوف واوی (ن) بمعنی حملہ کرنا، کودنا۔ یقال صال علیه صولا و صولة، جب کہ وہ اس پر حملہ کرنے کیلئے کودے اور اس پر حملہ کرے۔ "به" کا متعلق یصول ہے بغرض حصر مقدم کیا گیا ہے۔

(۵) حَوْتَهٗ. حَوٰی یَحْوِیْ (ض) حَوَایَةً و حَیًّا بمعنی جمع کرنا، ہلاک ہونا، احاطہ کرنا۔ یقال احتوی علیه ای جمعه. حَوٰی و اِحْتَوٰی الشیء و علیه۔ بمعنی مشتمل ہونا۔ حاوی ہونا، تَحَوّٰی تفعل سے بمعنی سمٹنا، سکڑنا، گول ہونا۔ اور محتویات بمعنی مندرجات. مُحْتَوٍ و حَاوٍ بمعنی شامل، جامع، محیط. قال تعالٰی: او الحوایا او ما اختلط بعظم۔ (الانعام)

(۶) صُرَّتُهٗ: (بضم الصاد) بمعنی تھیلی و الجمع صُرَرٌ. یقال: صَرَّ الصُّرَّةَ یعنی اس نے تھیلی باندھی۔ صَرَّ (ن) صَرًّا، بمعنی باندھنا، یا تھیلی باندھنا۔ (بکسر الصاد) بمعنی برد شدید ہے۔ (بفتح الصاد) بمعنی ترش رو کرنا۔

(۷) تَفَانَتْ: تَفَانِیٌ مصدر سے از تفاعل یہ "فَنَاءٌ" سے مشتق ہے جو "بَقَاءٌ" کی ضد ہے۔ فَنِیَ یَفْنٰی (س) فِنَاءً بمعنی فنا ہو جانا، معدوم ہونا۔ اور تفانت میں مبالغہ ہے۔ ومنه الشیخ الفانی بہت بوڑھا۔ اور تفانت اور توانت کا "عترتہ" میں تنازع ہے۔

(۸) تَوَانَتْ: یہ تَوَانِیٌ مصدر سے از تفاعل اور یہ وَنٰی یَنِیْ (ض) وَنْیًا مشتق ہے بمعنی ضعیف و سست ہونا، کمزور ہونا۔ وَنِیَ یَوْنٰی (س) وَنْیًا، وَنِیًّا، وِنَاءً بمعنی تھکنا، سست ہو جانا۔

(۹) عِتْرَتُهٗ: بمعنی اولاد اہل و عیال. عَتَرَ یَعْتِرُ (ض) عَتْرًا و عَتَرَانًا بمعنی زیادہ ہونا۔ یعنی اولاد اور رشتہ دار قریب۔ جو دادا سے شروع ہو۔ اور جو دادا اور اوپر والے رشتے ہیں، انکو عِشْرَتْ کہتے ہیں. کما فی الحدیث: اِنِّی تارکٌ فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی۔ اور اس سے عترت اور عشرت کا فرق بھی واضح ہو گیا۔

(۱۰) یَا حَبَّذَا. یا حبذا فاعل ہے اس میں دو تاویلیں ہیں ایک یہ کہ یَاقَوْمِیْ قُوْلُوْا کیف النضارة، یاقولوا یاقومی کیف نضارة. بہر حال منادیٰ محذوف ہے۔ تقدیرہ: یاقومی قولوا احبذا. یہ مرکب ہے حب فعل ماضی اور ذا اسم اشارہ سے جو ہذا کے معنی میں ہے جو اس

Maktaba Tul Ishaat.com

کا فاعل ہے۔ یہ دونوں مرکب ہونے کے بعد کے نعم کے معنی میں ہیں، اے کیا ہی اچھا۔

(۱۱) نُضَارَۃُ. خالص سونا اور نضرت کے معنی تروتازگی و خوب صورتی کے آتے ہیں۔ یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہے۔ وفی التنزیل: تعرف فی وجوھھم نضرۃ النَّعِیْمِ ۔(المطففین) والجمع نِضَارٌ، اَنْضُرٌ، نُضَارٌ بمعنی خالص سونا یا ہر شئے کے خالص کو بھی کہتے ہیں۔ مصادر (ن، ك، س) نَضْرًا، نَضْرَۃً، نُضُوْرًا، نَضَارَۃً بمعنی حسین، جمیل، خوب صورت اور خوش نما ہونا۔

(۱۲) وَمَغْنَاہُ: اس کا مصدر غِنیً ہے بمعنی بے پرواہی و بے نیازی اور اِغْنَاءٌ کے معنی بے نیاز کرنے کے ہیں۔ (س) سے بمعنی مالدار ہونا، غنی کر دینا۔

(۱۳) نُصْرَتُہٗ۔ نصرت مصدر ہے بمعنی مدد کرنا۔ جب کہ کسی کو نقصان پہنچ رہا ہو اور "مَعُوْنَتٌ" عام ہے چاہے نقصان پہنچے نہ پہنچے۔

(۱۴) اٰمِرٌ: صیغہ اسم فاعل ہے یہ امر سے ماخوذ ہے، از نصر بمعنی حکم کرنا، اس کا مصدر امر آتا ہے اور اس کے معنی امیر ہونے کے بھی ہیں جس کے مصادر اَمِرَۃٌ و اِمَارَۃٌ بھی آتے ہیں۔ اور "کَمْ اٰمِرٍ" مبتدا ہے اور کم خبر یہ ہے۔

(۱۵) اِسْتَتَبَّتْ: بمعنی مستقل ہونا، کامل ہونا، مضبوط ہونا۔ از استفعال اس کا مادہ "تَبٌّ و تَبَابٌ" ہے بمعنی نقصان و ہلاک ہونے اور قطع کرنے کے آتے ہیں. وفی القراٰن: تبت یدا ابی لھب وتبَّ (اللھب)۔ (ن) تبًّا و تبابًا الشیء بمعنی کاٹنا۔ فُلَانًا بمعنی ہلاک کرنا۔ تفعیل سے بھی آتا ہے۔

(۱۶) اِمْرَتُہٗ۔ از (ك) یہ مصدر ہے. اِمِرَۃٌ و اِمَارَۃٌ بمعنی امیر ہونا۔ (صفت امیر ہے) از (ن) اَمْرًا و اٰمِرَۃٌ و اِمَارَۃٌ بمعنی حکم دینا۔ و از (س) اَمَرًا، اَمْرَۃٌ و اِمَارَۃٌ بمعنی امیر حاکم ہونا۔ تفعیل سے امیر بنانا۔ افعال اِیْمَارًا حکم دینا۔ مفاعلہ سے مُوَامِرَۃً فی الامر۔ مشورہ کرنا اور باب تفعل، افتعال، استفعال سے بھی آتا ہے بمعنی مشورہ کرنا۔ اَمَارَۃٌ علامت جمع اَمَارَات. اَمَّارٌ بمعنی بہت زیادہ حکم دینے والا، مؤنث اَمَّارَۃٌ: کمافی التنزیل: ان النفس لامّارۃ بالسوءِ۔ (یوسف)

☆......☆......☆

(۷) وَمُتْرَفٍ لَوْلَاہُ دَامَتْ حَسْرَتُہٗ	وَجَیْشِ ھَمٍّ ھَزَمَتْہُ کَرَّتُہٗ
(۸) وَبَدْرِ تَمٍّ اَنْزَلَتْہُ بَدْرَتُہٗ	وَمُسْتَشِیْطٍ تَتَلَظّٰی جَمْرَتُہٗ
(۹) اَسَرَّ نَجْوَاہُ فَلَانَتْ شِرَّتُہٗ	وَکَمْ اَسِیْرٍ اَسْلَمَتْہُ اُسْرَتُہٗ

ترجمہ:۔ (۷) اور بہت سے مالدار ایسے ہیں کہ اگر یہ (دینار و اشرفی) نہ ہوتا تو ان کو ہمیشہ حسرت و افسوس ہوتا۔ اور بہت سے غموں کے لشکروں کو شکست دی ہے اس دینار کے حملے نے (پے در پے حملوں نے) (۸) اور بہت سے ماہ کامل (چاند جیسے خوب صورت چہروں) کو نیچے اتار لیا ہے (اونچے مرتبہ سے) اس دینار کی تھیلی نے (اس کی وجہ سے ان کا غرور و تکبر جاتا رہا) اور بہت سے غصے میں بھڑکنے والے کہ جن کے غصہ کی آگ بھڑک رہی ہے۔ (۹) پوشیدہ کیا اس دینار نے اپنی سرگوشی کو (نام لیا ان کا) پس ان کا غصہ جاتا رہا۔ اور بہت سے قیدی ایسے ہیں کہ چھوڑ دیا ہے ان کو ان کے خاندان نے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) وَمُتْرَفٍ: میں واؤ رب کے معنی میں ہے۔ مترف بمعنی ناز پروردہ، شیخی مارنے والا، اترانے والا، یقال ترف الرجل ای تنعم. وفی القران: واذا اردنا ان نهلك قريةً امرنا مترفيها ۔(بنی اسرائیل) از (س) یعنی صاحب نعمت وخوش عیش ہونا۔ اور مترف کا عطف ''کم امرٍ'' میں ''امر'' پر ہے۔

(۲) حَسْرَتُهٗ: بمعنی شدت ندامت کے ہیں حَسِرَ (س) حَسَرًا وحَسْرَةً بمعنی تھکنا، ماندہ ہونا، افسوس کرنا، وپشیمان ہونا۔ حسرت کی جمع حسرات آتی ہے. قال تعالیٰ: وانه لحسرة على الكافرين. (الحاقة)

(۳) جَيْشٌ: بمعنی لشکر وسپاہی اس کی جمع جُيُوْشٌ واَجْيَاشٌ آتی ہیں، اجوف واوی از (ن) بمعنی جوش مارنا۔ جیش اصل میں ''جوش'' تھا واؤ کو یاء سے خلاف قیاس بدل لیا اور جوش کے معنی رات بھر چلتے رہنے کے ہیں چونکہ لشکر بھی رات کے وقت چلتے ہیں تاکہ دشمن نہ معلوم کرسکے اس لئے اسے جیش کہتے ہیں۔ یہ جَاشَتِ الْقِدْرُ سے ماخوذ ہے بمعنی ہانڈی جوش مارنا. جَاشَ (ض) يَجِيْشُ جَيْشًا، اجوف یائی بھی مستعمل ہے جس کے معنی ہانڈی کی طرح جوش مارنے کے آتے ہیں۔ جیش، عسکر، سریہ اور خمیس میں فرق: جیش وہ لشکر ہے جس میں ایک ہزار سے چار ہزار تک آدمی ہوں، عسکر مطلق فوج یا مطلق لشکر کو کہتے ہیں۔ اور سریہ وہ لشکر ہے جس میں پچاس سے چارسو تک سپاہی ہوں۔ اور خمیس وہ لشکر ہے جس میں چار ہزار سے بارہ ہزار تک کے سپاہی موجود ہوں۔ (مسودۂ مؤلف، ص: ۱۳۳)

(۴) هَمٌّ: بمعنی غم اور ارادے کے معنی بھی آتے ہیں اس کی جمع هُمُوْمٌ آتی ہے۔ هَمَّ يَهُمُّ (ن) هَمًّا سے رنجیدہ کرنا، اور (ض) هَمًّا وهَمِيْمًا. چلنا، ارادہ کرنا۔ افعال، تفعل، افتعال، استفعال وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۵) هَزَمَتْهُ: یہ هَزْمٌ مصدر سے ہے بمعنی شکست دینا، گرادینا، خراب کرنا۔ از (ض) کقوله تعالىٰ: فهزموهم باذن الله (البقرہ) اور هَزَمَتْهُ کہ ضمیر مفعول راجع ہے جیش کی طرف۔ انفعال سے اِنْهَزَمَ بمعنی شکست کھانا، ہارنا، ''ہزیمۃ'' بمعنی شکست۔

(۶) كَرَّتُهٗ: كَرَّةٌ کے معنی ہے لوٹنا، یا حملہ کرنا، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے اس کی جمع كَرَّاتٌ آتی ہے كَرَّارٌ مبالغہ ہے زیادہ حملہ کرنے والا، (ن) كَرًّا وكُرُوْرًا بمعنی لوٹنا، وبار بار آنا۔

(۷) بَدْرٌ: بمعنی پورا چاند یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ وجہ تشبیہ یہ ہے کہ بدر کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں اور یہ چاند بھی سورج کی طرح ان راتوں میں ٹھہرا رہتا ہے۔ والجمع بدور اور ''بَدْرٍ تِمٍّ'' یہ اضافت الموصوف الی الصفت ہے۔ اور ''بدرتم'' سے مراد وہ شخص ہے جو حسن میں بدر کی طرح ہو اور جب اس کی طلب میں دینار بھیجا جائے تو وہ اپنے مرتبہ سے گرجاتا ہے۔

(۸) تِمٌّ. (بحرکات الثلثة) اور میم مشدد بمعنی تمام ہونا۔ اور (بکسر التاء) تِمّ کے معنی ہے زمین کے کھودنے کے ہیں۔ اور تَمٌّ (بفتح التاء) بھی جائز ہے بمعنی تمام کرنے والا۔ اور تِمّ صیغہ صفت ہے (بکسر التاء) فصیح ہے (بفتح التاء) جائز ہے۔ تَمَّ (ض) تَمًّا وتَمَامًا بمعنی تمام، پورا ہونا. تَمَّمَ تَتْمِيْمًا تفعیل سے بمعنی پورا کرنا، پایۂ تکمیل تک پہنچانا. تَمْتَمَ ''بعثر'' سے بڑبڑانا، منہ ہی منہ میں بولنا. تَمِيْمَةٌ تعویذ جمع تَمَائِمُ.

(۹) اَنْزَلَتْهُ: انزال، افعال سے بمعنی اتارنا۔ مجرد (ض) بمعنی اترنا، بھاؤ وغیرہ کم ہونا، کم ہونا۔ نَزِلَ (س) نَزَلًا بمعنی نزلہ ہونا۔ نَازَلَ مُنَازَلَةً مفاعلہ سے بمعنی میدان میں مقابلہ کیلئے آنا۔ تَنَازَلَ، وتَنَزَّلَ عن بمعنی دستبردار ہونا، چھوڑ دینا. اِسْتَنْزَلَ از استفعال بمعنی

Maktaba Tul Ishaat.com

دست برداری کی درخواست کرنا۔نِزَالٌ بمعنی لڑائی۔نَزِیْل بمعنی مہمان جمع نُزَلَاءُ. نازلة بمعنی مصیبت ومنه القنوت النَّازِلَةُ اس کی جمع نَوَازِلُ۔

(۱۰)بَدْرَةٌ: بمعنی تھیلی یعنی وہ تھیلی جس میں دس ہزار درہم یا دینار آسکیں والجمع بُدُوْرٌ وبِدَرٌ وبُدُوْرَاتٌ ۔اور بعض نے کہا کہ وہ تھیلی جس میں ایک ہزار دینار یا درہم آجائیں یا سات ہزار دینار یا درہم آجائیں۔وعند المحشی وہ تھیلی جس میں دس ہزار دینار یا درہم آسکیں۔وعند صاحب القاموس وہ تھیلی جس میں ایک ہزار درہم یا سات ہزار دینار یا دس ہزار دینار آسکیں (ن) سے جلدی کرنا۔مفاعلہ، تفاعل، افتعال وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۱۱)مُسْتَشِيْطٌ: از استفعال. اِسْتِشَاطٌ مصدر ہے بمعنی غصے سے بھڑک اٹھنا۔اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی بھڑکنا۔مصادر شَيْطًا وشَيَاطَةً وشَيْطُوْطَةً بعض نے کہا کہ شیطان بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی غصہ سے بھڑکتا ہے. وقال بعض شَطَنَ ای بَعُدَ کیونکہ شیطان بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے۔

(۱۲)تَتَلَظّٰى: از تفعل بمعنی آگ کا بھڑکنا۔اس کا مجرد لَظِيَ يَلْظٰى (س) سے۔کقوله تعالیٰ: فانذرتكم نارا تلظّٰى ۔(اللیل) اور افتعال اِلْتَظٰى کے معنی بھی آگ بھڑکنا و مشتعل ہونا ہے۔

(۱۳)جَمْرَتُهُ: بمعنی آگ کی چنگاری، انگارہ، اور دہکتی ہوئی آگ اس کی جمع جُمَرٌ، جِمَارٌ و جَمَرَاتٌ آتی ہیں۔جَمَرَ (ن،ض) جَمْرًا و جَمْرَةً بمعنی آگ جلانا۔جَمْرٌ بمعنی دہکتی ہوئی آگ۔جَمْرَةٌ بمعنی انگارہ. مُجْمَرَةٌ بمعنی انگیٹھی۔اور جب آگ تھوڑی ہو جائے تو اس کو "فَحَمٌ" کہتے ہیں۔جمع مَجَامِرُ.

(۱۴)اَسَرَّ: از افعال اس کا مصدر اِسْرَارٌ ہے بمعنی کچھ پوشیدہ رکھتے ہوئے بات کرنا۔اور "اَسَرَّ" کا فاعل "دینار" ہے اور "نجواه" مفعول ہے "ہ" ضمیر مضاف الیہ کا مرجع "دینار" ہے. اَسِرَّةٌ والسِّرَارُ (بکسر السین) باطن الکف والجمع اسْرَارٌ وجمع الجمع اَسَارِيْرُ. وفی الحدیث: تبرق اساریر وجهه.

(۱۵)نَجْوٰى: وہ بھید جو دو شخصوں کے درمیان میں رہے۔اور وہ بات جو پوشیدہ کی جائے نَجْوًا (ن) نَجْوٰى نَجْوَةٌ نَاجِيَةٌ بمعنی سرگوشی کرنا یا راز کی بات کرنا۔نَجَا نَجَاةٌ بمعنی نجات پانا۔اور نَجْوَاةٌ بمعنی سرگوشی، بھید۔اور یہ مفرد اور جمع سب میں یکساں ہے۔ والجمع نَجَاوٰى. قال تعالیٰ: لاخير فی كثير من نجواهم ۔(النساء)

(۱۶)لَانَتْ: یہ لَيْنٌ مصدر سے اجوف یائی بمعنی نرم ہونا جو خشونت کی ضد ہے۔لَانَ (ض) لِيْنًا و لِيْنَةً و لَيَانًا یعنی وہ نرم ہوا۔اور (ن) سے اجوف واوی ہے جو صلابت کی ضد ہے بمعنی نرم زمین پر چلنے کے ہیں۔اور لَيِّنٌ بمعنی نرم والجمع لُيُوْن.

(۱۷)شِرَّتُهُ: بمعنی تیزی وغصہ کے ہیں اور "ہ" ضمیر کا مرجع "مستشیط" ہے شَرَّ (ن) شَرَارَةٌ بمعنی شریر ہونا۔شَرَرَةٌ و شَرَارَةٌ بمعنی چنگاری جمع شَرَرٌ و شَرٌّ، بدی، خرابی جمع شُرُوْرٌ. شِرِّيْرٌ مبالغہ ہے بمعنی فسادی، شرارتی۔شَرَّارٌ بمعنی جس سے چنگاری نکل رہی ہو۔

(۱۸)اَسِيْرٌ: بمعنی قیدی یہ "اَسْرٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی قیدی کی زنجیر سے جس کو باندھیں اور اسیر، وہ قیدی ہے جو زنجیروں

Maktaba Tul Ishaat.com

سمیت بھاگ جائے۔(ض) اَسْراً واِسَارًا، قید کرنا، بند کرنا۔ اسیر بمعنی قیدی جمع اَسْریٰ، اُسَرَاءُ، اُسَارٰی. وفی القرآن: وان یأتوکم اُسریٰ تُفٰدُوْھُمْ۔(البقرہ)

(۱۹)اَسْلَمَتْهُ: یہ اسلام سے ماخوذ ہے بمعنی تسلیم وسپرد کرنا اور تَسَلَّمَ واسْتَلَمَ بمعنی وصول کرنا لینا، پانا۔ استسلم استفعال سے مطیع ہونا، کسی کے سامنے اعتراف عاجزی کرنا۔

(۲۰)اُسْرَۃٌ: بمعنی گھر کے لوگ، کنبہ وقبیلہ والجمع اُسَرَاتٌ (بفتح السین وضمها)۔ واُسَرٌ۔

(۲۱)کَمْ: اور کم استفہامیہ اور کم خبریہ میں کچھ اشتراک بھی ہے، یعنی اسم ہونا۔ اور صدر کلام کو چاہنا، اور محتاج الی التمیز ہونا۔ اور چند چیزوں میں مبائن بھی ہیں۔ کم خبریہ میں متکلم کا مخبر ہونا۔ کم استفہامیہ میں مستخبر ہونا۔ اور خبریہ کے اور بشریہ کی تمیز مفرد اور جمع ہوتی ہے۔ بخلاف کم استفہامیہ کے وہ ہمیشہ مفرد ہوتی ہے۔ کم خبریہ میں تمیز واجب الجر والخفض ہے استفہامیہ واجب النصب۔ خبریہ کی تمیز میں "من" آتا ہے جب اس کے اور تمیز کے درمیان فاصلہ ہو تو "من" کا لانا واجب ہوتا ہے۔ وفی القرآن: کم اهلکنامن قریة۔(القصص)

☆......☆......☆

(۱۰)اَنْـقَـذَهُ حَتّٰى صَفَتْ مَسَرَّتُـهُ　　وَحَقِّ مَوْلٰـى اَبْدَعَتْـهُ فِطْرَتُـهُ

لَوْلَا التُّقٰى لَقُلْتُ جَلَّتْ قُدْرَتُهُ

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ بَعْدَمَا اَنْشَدَهُ. وَقَالَ اَنْجَزَ حُرٌّ مَاوَعَدَ. وَسَحَّ خَالٌ اِذَا رَعَدَ.

ترجمہ:۔(۱۰)اس دینار نے رہا کرایا اس قیدی کو یہاں تک کہ صاف خالص ہوگئی اس کی خوشی۔ اور اس خدا کی قسم جس نے اپنی قدرت سے اس کو بے نمونہ بنایا (پیدا کیا)۔ اگر خدا کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور کہتا کہ اس دینار کی قدرت بڑی ہے۔

پھر پھیلایا اس نے اپنے ہاتھ کو ان اشعار کے پڑھنے کے بعد اور کہا ہر شریف ادمی جو وعدہ کرتا ہے اس کو پورا کرتا ہے۔ اور بادل جب گرجتا ہے تو برستا ہے۔

(۱)اَنْقَذَهُ: از افعال۔ بمعنی رہا کر دینا، چھوڑ دینا، نجات دلانا۔ یقال انقذه ای انجاه یعنی اس نے اس کو نجات دلائی۔ اور یہ مشتق ہے نَقَذَ(ن) يَنْقُذُ نَقْذًا جس کے معنی نجات پانے، رہائی پانے کے ہیں (س) سے بھی آتا ہے مصدر نَقَذًا بمعنی نجات پانا۔

(۲)صَفَتْ: بمعنی صاف اور خالص ہونا، جوگدلے کی ضد ہے۔ صَفَا يَصْفُوْ(ن) صَفْوًا وَصَفَاءً وَصُفُوًّا. صاف ہونا، خالص ہونا۔ صف بمعنی سیدھا خط، درجہ، لائن، کلاس۔ جمع صُفُوْف. صُفَّةٌ بمعنی دیوار میں لگا ہوا تختہ۔ تَصْفِيْف. تفعیل سے بمعنی مرتب کرنا، صف در صف کرنا۔ صَفَّ(ن) صَفًّا بمعنی ترتیب دینا، صف میں کھڑا کرنا۔ اِصْطَفٰى واِسْتَصْفٰى بمعنی منتخب کرنا، چھانٹنا. مُصْطَفٰى بمعنی پسندیدہ، چیدہ۔ صَفْوٌ وصَفَاءٌ بمعنی صفائی، اخلاص۔

(۳)مَسَرَّتُهُ: یہ مصدر میمی ہے از(ن) بمعنی خوش ہونا اس کا مصدر سُرُوْرٌ ہے جو حزن کی ضد ہے یقال سربه ای صارمسرورا. یعنی خوش کر دینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) حَقٌّ: (ن) حَقًّا بمعنی ثابت ہونا۔ تحقق تفعل سے بمعنی ثابت ہونا، یقین حاصل ہونا۔ حَقَّقَ تحقیق تفعیل سے بمعنی ثابت کرنا، جانچ کرنا. حَقٌّ (بالفتح) بمعنی ٹھیک، صحیح، سچ۔ حُقٌّ وحُقَّةٌ (بالضم) بمعنی برتن، ظرف۔

(۵) مَوْلیٰ: بمعنی مالک، سردار، غلام، آزادکردہ غلام، مددگار، آزاد کرنے والا، دوست، صاحب، پڑوسی، بیٹا، بھتیجا، بھانجہ، چچا، خسر، داماد، وغیرہ جمع مَوَالِیْ ہے۔ ازحسب بعض کے نزدیک صفت ہے وعندالبعض یہ مصدر ہے، اور جو مصدر کہتے ہیں ان پر اعتراض ہوتا ہے کہ اس کا مؤنث مَوْلَاةٌ آتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مَوْلَاةٌ یہ مولیٰ کا مؤنث نہیں ہے بلکہ اصل میں مَوْلِیَةٌ تھا یا کو الف سے بدل لیا اس کے معنی آقا، غلام، ابن عم، مالک، غلام کے آتے ہیں۔

(۶) اَبْدَعْتُهُ: اِبْدَاعٌ مصدر سے بمعنی بنانا، احداث، بےنمونہ، بےمثل، کمال دکھانا، پیدا کرنا ہے۔ یقال: ایجاد الشیء من العدم الی الوجود. بَدَعَ (ف) بَدْعًا، افتعال سے اِبْتِدَاعًا بمعنی ایجاد کرنا، گھڑنا، نئی بات پیدا کرنا۔ بَدُعَ (ك) بَدَاعَةً بمعنی باکمال ہونا، انوکھا ہونا۔ بَدِیْعٌ بمعنی عجیب، عمدہ، خالق، موجد۔ وفی الفرقان: بدیع السموات والارض۔

(۷) فِطْرَتُهُ: بمعنی پیدائش، فطرت، دین اسلام، از (ن، ض) کما فی القران: فطرة الله التی فطر الناس علیها لاتبدیل لخلق الله (الروم) بمعنی چھیلنا، پھاڑنا، پیدا کرنا۔ افعال سے روزہ کھولنا، صبح کا ناشتہ کرنا۔ انفطر انفعال وتفطر تفعل سے یعنی پارہ پارہ ہونا، پھٹنا. فَطِیْرَةٌ بمعنی پراٹھ جمع فَطَائِرُ۔

(۸) لَوْلَا: کی خبر واجب حذف ہے۔ ای لَوْلَاتُقَایَ مَوْجُوْدٌ لَقُلْتُ الخ۔

(۹) اَلتُّقٰی: ای الخوف. یہ مصدر ہے بمعنی پرہیزگاری، اور اللہ سے ڈرنا، اس کا مجرد وَقٰی (ض) وِقَایَةً بمعنی ڈرنا۔ اور تقٰی یَتْقِیْ تَقْیًا وتُقَاءً بمعنی خوف کرنا، بچنا گناہ سے، ڈرنا، پرہیزگار ہونا، اس کی اصل وَقٰی (ض) وَقْیًا ووِقَایَةً بمعنی محفوظ رکھنا، بچانا، اذیت سے بچانا۔ اِتِّقَاءٌ افتعال سے بمعنی بچنا۔

(۱۰) جَلَّتْ: یہ جَلِیْلٌ او جَلَالٌ سے مشتق ہے بمعنی بڑا ہونے کے ہیں. یقال جل الشیء جَلَالًا وجَلَالَةً. ای عظم (ض) بمعنی عظیم ہونا، یہ لفظ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔ جَلَّ (ن) جَلَالَةً بمعنی عظیم المرتبت ہونا، جَلَّلَ تفعیل سے بمعنی تعظیم کرنا، بڑا بنا دینا۔ جَلًّا (ن) جَلْوًا بمعنی واضح کرنا، انجلاءُ انفعال سے روشن ہونا، جَلَاءٌ وضاحت استفعال سے استجلاء بمعنی تحقیق وتفتیش کرنا۔

(۱۱) قُدْرَتُهُ: قَدِرَ (س) قَدَرَ (ض) قُدْرَةٌ بمعنی قادر ہونا، افتعال سے اِقْتَدَرَ بمعنی طاقت رکھنا۔ قَدَّرَ تفعیل سے بمعنی مقدر کرنا، اندازہ لگانا، قسمت میں لکھنا، قیمت لگانا، تفعل سے تَقَدَّرَ بمعنی متعین ہونا۔ تَقْدِیْرٌ اندازہ، تخمینہ، تقدیری۔ تخمینی، قیاسی، فرضی، خیالی۔ قدر بمعنی تقدیر، فیصلہ خداوندی۔ مقدار، اندازہ جمع مَقَادِرُ۔ مقدر پوشیدہ، فرض کیا ہوا، ومقدرہ طاقت، ہمت، سکت۔ اَلْقَدْرِیَّةُ: ایک فرقہ کا نام ہے جو تقدیر الٰہی کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ بندے اپنے افعال کے خود خالق ہیں اس کے برعکس فرقہ جبریہ ہے۔

(۱۲) بَسَطَ: (ن) بَسْطًا بمعنی پھیلا دینا، بچھانا، کشادہ کرنا، ہاتھ پھیلانا۔ وفی القران: والله یقبض ویبسط الآیة اور یہ بَسْطٌ سے مشتق ہے جو قبض کی ضد ہے۔ اور اس کے معنی پھیلانے کے آتے ہیں۔ اور (ك) بَسَاطَةً بمعنی معمولی ہونا سادہ ہونا، آسان ہونا، بِسَاطٌ بمعنی فرش، دری، جمع بُسُطٌ. اِنْبِسَاطٌ بمعنی خوش ہونا، کھلنا، کشادہ ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۳)مَاانْشَدَ: ازافعال اس کا مصدر انشاد ہے بمعنی اشعار پڑھنا۔ اور ماانشد میں ما مصدریہ ہے مجرد (ن ض) سے گم شدہ کو تلاش کرنا۔

(۱۴)اَنْجَزَ: اِنْجَازٌ مصدر سے بمعنی پورا کرنا ازافعال۔ از(ن) حاضر ہونا، جلدی کرنا، اور (س) سے بمعنی فناء ہو جانا یا ختم ہو جانا۔ نَاجِزٌ بمعنی حاضر کے ہے۔ مثل اَنْجَزَ حُرٌّ مَاوَعَدَ یہ مثل ایفاء وعدہ میں حر کیلئے عرب میں مستعمل ہے۔

(۱۵)حُرٌّ: (بالضم) بمعنی آزاد، کریم اور شریف جمع اَحْرَارٌ و حِرَارٌ آتی ہیں۔ حَرَّ یَحَرُّ (س) حَرَارًا بمعنی حر ہو جانا۔ اور (ن ض) سے بمعنی گرم ہونا جو برد کی ضد ہے یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور حر نکرہ مستعمل ہوا ہے لیکن جب یہ اثبات کے تحت میں ہوتا ہے تو معرفہ ہوتا ہے۔ اور حَرٌّ (بالفتح) بمعنی گرمی۔ حُرِیَّةٌ بمعنی آزادی، خود مختاری، حَرَارَةٌ گرمی۔ مِقْیَاسُ الْحَرَارَةِ بمعنی تھرما میٹر، تحریر بمعنی آزادی دینا۔

(۱۶)مَاوَعَدَ: یہاں ما۔ موصولہ، موصوفہ اور مصدریہ تینوں ہو سکتے ہیں وَعْدٌ مصدر ہے از (ض) بمعنی وعدہ کرنا۔ اور مَاوَعَدَای مَاوَعْدَهُ. اور نکرہ تحت الاثبات خاص ہوا کرتا ہے. کمامرّ انفا

(۱۷)سَحَّ. اس کا مصدر سُحُوْحٌ ہے جس کے معنی پانی کا تیز چلنا، بہنا اور جلدی کرنا، برسنا از (ن) یا بے انتہاء موٹا ہو جانا اور "سُحُوْحٌ" بہت زیادہ برسنے والی بارش کو کہتے ہیں. کمافی الحدیث: یَمِیْنُ اللهِ مَلَائی سحاء.

(۱۸)خَالَ: وہ ابر جو برسنے والا ہے، بادل، بجلی، تل، غرور. والجمع خِیْلَانٌ۔ از (س) بمعنی گمان کرنا، اور خال کے معنی ماموں کے بھی آتے ہیں اس کی جمع اَخْوَالٌ و اَخْوِلَةٌ وخُوُلٌ وخُوْلَةٌ ہیں اور اجوف یائی (ض) سے بھی آتا ہے جس کے معنی ہیں حسین کے۔ وہ تل جو ان کے رخساروں پر ہوتے ہیں۔ اور خالَ (س) خِیَالاً، خَیْلًا، خِیْلَةً، خِیْلَانًا بمعنی خیال کرنا، گمان کرنا۔ اور خلَا (ن) خُلُوًّا بمعنی خالی ہونا، فارغ ہونا. خَلّٰی تفعیل سے بمعنی چھوڑنا، آزاد کرنا، افعال سے اخلیٰ، بمعنی خالی کرنا۔

(۱۹)رَعْدٌ: مصدر ہے بمعنی حرکت کرنا و ابر کا گرجنا۔ (ف، ن) افعال سے اِرْعَادٌ بمعنی خوف دلانا، دھمکی دینا۔ اِرْتِعَادٌ افتعال سے کانپنا، لرزنا۔ رَعْدَةٌ بمعنی کپکپی، لرزہ۔

☆......☆......☆

فَنَبَذْتُ الدِّيْنَارَ اِلَيْهِ. وَقُلْتُ خُذْهُ غَيْرَ مَاسُوْفٍ عَلَيْهِ. فَوَضَعَهُ فِيْ فِيْهِ وَقَالَ بَارِكْ اَللّٰهُمَّ فِيْهِ. ثُمَّ شَمَّرَ لِلْاِنْثِنَاءِ بَعْدَ تَوْفِيَةِ الثَّنَاءِ فَنَشَأَتْ لِيْ مِنْ فُكَاهَتِهٖ نَشْوَةُ غَرَامٍ سَهَّلَتْ عَلَيَّ اِئْتِنَافَ اغْتِرَامٍ.

ترجمہ:۔ پس پھینک دیا میں نے اس دینار کو اس کی طرف۔ اور کہا میں نے اس سے لے لے تو اس اشرفی کو کہ اس پر افسوس نہیں کیا گیا ہے۔ پس رکھا اس دینار کو اپنے منہ میں۔ اور کہا برکت دے اس میں اے اللہ! پھر تیاری کرنے لگا واپسی کے لئے۔ تعریف مکمل کرنے کے بعد۔ پھر اس کی خوش طبعی (دل لگی) کی وجہ سے عشق کی مستی (نشہ) میرے لئے پیدا ہو گئی۔ جس نے آسان کر دیا (عشق و مستی نے) مجھے کو از سر نو تاوان اٹھانے کو۔

(۱)فَنَبَذْتُ: اس کا مصدر نَبْذٌ ہے بمعنی پھینکنا، ڈال دینا۔ ویقال نبذت الشیء نبذا. ای طرحه. (ض) ومنه النبیذ. نبیذ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی کو مست کر کے پھینک دیتی ہے۔ وفی التنزیل: فنبذوه وراء ظهورهم۔ (ال عمران)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲)مَاْسُوْفٍ: ۔صیغہ اسم مفعول ہے اَسِفَ(س) افسوس کیا ہوا یا غم کھایا ہوا یا پشیمان ہوا۔ بمعنی حسرت وافسوس اور غم کے معنی میں آتا ہے، اَسِیْفٌ بمعنی غمگین جو موٹا نہ ہو سکے جمع اُسَفَاءُ. اور "غَیْرَ مَاْسُوْفٍ" یہ حال ہے خذہ کی ضمیر مفعول سے. آسِفٌ،اَسْفَانٌ، اَسُوْفٌ،اَسِیْفٌ صیغہ صفت ہیں بمعنی افسوس کرنے والا۔اور "علیہ" یہ نائب فاعل ہے "ماسوف" کا جیسے غیر المغضوب علیهم۔

(۳)فِیْ فِیْہِ:ای فِیْ فَمِہٖ بمعنی منہ۔یہ اصل میں "فوہ" تھا کبھی واؤ کو میم سے بدل کر فَمٌ کہتے ہیں "ہ" ضمیر کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں۔جمع افواہ ہے۔جب عامل بدلتا ہے، کیونکہ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے یعنی فوہ فاہ فیہ ای فمہ،فمہ اس کی تصغیر فُوَیْہٌ آتی ہے۔اور فوہ،فاہ،فیہ کی جمع افواہ آتی ہے۔فَاہَ(ن)فَوْهًا بمعنی منہ کھولنا۔اور الفوہ بمعنی الفم اور (س)فَوْهًا بمعنی دانت باہر کو نکلنے ہوئے ہونا۔اور فَمٌ اصل میں فَوْہٌ تھا بدلیل افواہٌ اور یہاں عبارت میں تین "فِیْ" جمع ہیں اول وثالث حرف جر ہیں اور ثانی اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے۔بعض نے کہا کہ منہ میں رکھنا یہ کنایہ ہے شدت حرص سے۔

(۴)بَارِكْ: صیغہ امر از مفاعلہ بمعنی برکت کا ہونا۔مصدر مُبَارَكَۃٌ ہے۔استبرك البعیر بیٹھنا۔یقال برك البعیر. اونٹ کو باندھنا،بِرْكَۃٌ بمعنی حوض جمع بِرَكٌ. بَرَّكَ فِیْہِ تفعیل سے برکت کی دعا کرنا،تبرک تفعل سے برکت حاصل کرنا. اَبْرَكَ افعال سے اونٹ کو بٹھانا۔از(ن)مصدر بَرْكًا،بُرُوْكًا.

(۵)اَللّٰهُمَّ:اے اللہ! یہ "یَا اللہ" "یا "اَللہ اُمَّ بِخَیْرٍ" یعنی اے اللہ! ہمارے ساتھ کا ارادہ فرما۔وغیرہ سے ماخوذ ہے بمعنی قبول کر۔

(۶)شَمَّرَ. صیغہ ماضی از تفعیل تشمیر مصدر سے بمعنی دامن سمیٹنا، کنایہ ہے مستعدی وتیاری ہونے سے اور مجرد از (ن،ض)شَمْرًا مصدر ہے بمعنی دھوکا دیکر جانا، جھپٹنا، جلدی چلنا۔

(۷)اِلْاِنْثِنَاءُ: یہ مصدر ہے از انفعال بمعنی لوٹنا، واپس ہو جانا۔اس کا مجرد ثَنْیٌ ہے از(ض) بمعنی پھیرنا یا پھیر دینا۔

(۸)تَوْفِیَہٖ: یہ ماخوذ ہے وَفَاءٌ از(ض) بمعنی پورا کرنا، تکمیل کرنا، پورا ہونا، حفاظت کرنا اور افعال سے اِیْفَاءٌ کے معنی بھی یہی ہیں یعنی پورا کر دینا یا تکمیل کر دینا. کمافی التنزیل:اوفوا الکیل ۔اور تَوْفِیَہٖ کے معنی پورے طور پر کسی چیز کو لے لینا۔موت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے مگر یہ حقیقی معنی نہیں ہے۔

(۹)اَلثَّنَاءُ: مصدر ہے بمعنی تعریف کرنا۔والجمع اَثْنِیَۃٌ، مرتحقیقہ۔

(۱۰)فَنَشَاْتُ: بمعنی پیدا ہونا، وظاہر ہونے کے ہیں (ف،ک) سے مستعمل ہے، مرتحقیقہ۔

(۱۱)فُكَاهَۃٌ: بمعنی دل لگی یا مزاح کرنا، ہنسی کرنا۔فَكِہَ(س) فُكْهًا و فُكَاهَۃً بمعنی مزاح کرنا، دل لگی کرنا۔

(۱۲)نَشْوَۃٌ: ونَشْوَانٌ(بفتح النون و کسرها) بمعنی مستی و بیہوشی یا اول مستی۔واوی ہے۔نَشَا(س)نَشْوًا و نُشْوَۃً بمعنی نشہ میں ہونا، مست ہونا۔نَشْوٰی کی جمع نَشَاوٰی ہے۔

(۱۳)غَرَامٌ: بمعنی شیفتگی، تاوان، عشق اور محبت یا اس کے معنی تاوان یا زیادہ حریص ہونا، تاوان کے اعتبار سے (س) سے آئے گا۔یہ اگر عشق محبت و زیادہ حریص کے معنی میں ہو تو افعال سے آئے گا۔

(۱۴)سَهَّلَتْ: تسہیل مصدر ہے از تفعیل بمعنی آسان کر دینا۔یقال سَهَّلَ الامْرُ سُهُوْلَۃً ای یُسْرًا. سَهُلَ(ك)سُهُوْلَۃً بمعنی

Maktaba Tul Ishaat.com

آسان ہونا۔اور سہل کے معنی نرم زمین کے بھی ہوتا ہے۔

(۱۵) اِئْتِنَاف: بمعنی از سرِنو کرنا۔مصدر از افتعال۔اِسْتِینَاف و اِئْتِنَاف دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اس کا مجرد، اَنِفَ (س) یَانَفُ بمعنی از سرنو شروع کرنا، دوبارہ کرنا، مکروہ سمجھنا یا تکبر کرنا۔اور یہاں اِئْتِنَاف کے معنی اِسْتِینَاف کے ہیں بمعنی از سرنو شروع کرنا، دوبارہ کرنا۔اور اَنْفٌ کی جمع اُنُوْف، آنَاف، آنُفٌ۔

(۱۶) اِغْتِرَامٌ: مصدر از افتعال بمعنی اپنے اوپر تاوان (ڈنڈ) ڈالنا، تاوان اٹھانا۔ماخوذ غُرْمٌ سے جو (س) سے ہے بمعنی نقصان اٹھانا، یا ادا کرنا۔مصادر غُرْمًا و غَرَامَةً و مَغْرَمًا بمعنی ادا کرنا، یا نقصان اٹھانا۔

☆......☆......☆

فَجَرَّدْتُ لَهُ دِيْنَارًا اٰخَرَ. وَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِيْ اَنْ تَذُمَّهُ ثُمَّ تَضُمَّهُ فَاَنْشَدَ مُرْتَجِلًا وَشَدَا عَجِلًا

الاشعار:

(۱۱) تَبًّا لَهُ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقٍ ... اَصْفَرَ ذِيْ وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ

(۱۲) يَبْدُوْ بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الْوَامِقِ ... زِيْنَةِ مَعْشُوْقٍ وَلَوْنِ عَاشِقٍ

ترجمہ:۔پس نکالا میں نے اس کے لئے دوسرا دینار۔اور کہا میں نے اس سے کیا تو چاہتا ہے کہ اس کی مذمت کرے پھر اس دینار کو بھی اس کے ساتھ ملا لے۔پس شعر پڑھا اس نے فی البدیہہ (یا اس حال میں کہ کہنے والا تھا) اور گایا اس حال میں کہ وہ جلدی کرنے والا تھا۔شعر: (۱۱) ہلاک ہو وہ دھوکہ دینے والا اور ملانے والا ہے دوستی کو دشمنی کے ساتھ۔زرد ہے دو چہروں والا ہے۔(دونوں طرف کے نقوش) مثل منافق ہے۔(۱۲) ظاہر ہوتا ہے دونوں صورتوں کے ساتھ، محبت کرنے والے کی نظر میں۔کبھی زینت معشوق اور کبھی عاشق کے رنگ میں۔

(۱) فَجَرَّدْتُ: یہ تجرید مصدر سے ہے بمعنی ننگا کرنا، کھینچنا، از تفعیل، اس کا مجرد (ن) سے ہے بمعنی نکالنا۔یہاں مراد نکالنا ہے۔اور اجرد کے معنی ہیں امرد جمع جُرْدٌ. وفی الحدیث: اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ.

(۲) تَذُمُّهُ: ذَمَّ يَذُمُّ بمعنی مذمت کرنا، برائی بیان کرنا۔از (ن)۔اور زَمٌّ (بالزاء) بمعنی لگام لگا دینا۔

(۳) تَضُمُّهُ: یہ ضَمٌّ مصدر سے بمعنی لینا، قبضہ کرنا، ملانا۔يقال ضمه الى نفسه ضَمًّا اى قبضه اليه (ن) ملانا۔

(۴) فَاَنْشَدَ: اِنْشَادٌ مصدر سے بمعنی شعر پڑھنا۔از افعال۔مجرد (ن، ض) سے ہے۔

(۵) مُرْتَجِلًا: فی البدیہہ کلام کرنا۔یہ اِرْتِجَالٌ مصدر سے از افتعال بمعنی جلدی اور فی البدیہہ شعر پڑھنا۔يقال: اِرْتَجَلَ الكلام اى تكلم به من غير ان يُهَيِّأَهُ یعنی بغیر تیاری کے فوراً حکم پر اشعار پڑھنا۔مجرد رَجِلَ (س) رَجْلًا پیدل چلنا (ن) سے بھی آتا ہے۔مزید افعال، تفعیل، تفاعل، افتعال وغیرہ سے آتا ہے۔اَلرَّجِلُ پیدل چلنے والا۔جمع رِجَالٌ و رَجْلَةٌ۔

(۶) شَدَا: از (ن) بمعنی زور سے گانا، شعر کو گانے کے طور پر پڑھنا۔شَدَا يَشْدُوْا (ن) شَدْوًا، شعر کو گانے کے طور پر پڑھنا۔شَادٌّ والجمع شُدَاةٌ و شَادُوْنَ مثل دُعَاةٌ و دَاعُوْنَ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) عَجِلاً: یہ عَجَلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی کرنا۔ جو بطیٌ کی ضد ہے یہ صیغہ صفت ہے از (س) بمعنی العاجل کقوله تعالیٰ: اعجلتم امر ربکم۔ (اعراف) ولاتعجل بالقرآن (طٰہٰ) اور یہ ''شدا'' کی ضمیر سے حال واقع ہے۔

(۸) تبًّا: مصدر ہے اور یہاں ''تبا'' بواسطہ حرف جر (لام) مضاف ہے بمعنی ہلاکت ونقصان ہونا۔ یہ مفعول مطلق ہے اس کا فعل سماعی طور پر حذف کیا گیا ہے از (ض) تَبَّ (ن) تَبابًا بمعنی ہلاک ہونا۔ اور شارح رضی نے لکھا ہے کہ مفعول مطلق کا عامل چار مقامات پر قیاسا واجب الحذف ہے (ا) مصدر اپنے عامل کی طرف بہ واسطہ جر مضاف ہو جیسے تَبًّا لَکَ (ب) مصدر اپنے فاعل کی طرف بلاواسطہ حرف جر مضاف ہو جیسے غُفْرَانَکَ (ج) مصدر اپنے مفعول کی طرف بواسطہ حرف جر مضاف ہو جیسے: شُکْرًا لِلّٰہِ، او حَمِدَ اللّٰہ (د) مصدر اپنے مفعول کی طرف بلاواسطہ حرف جر مضاف ہو جیسے: مَعَاذَ اللّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ بعض حضرات نے مفعول مطلق کے عامل کا حذف مذکورہ مقامات پر سماعا کہا ہے۔

(۹) خَادِعٌ: اسم فاعل بمعنی دھوکہ دینے والا یا دھوکہ میں آنے والا از خَدَعَ (ن) خَدْعًا اس کے معنی کبھی ظاہر ہونا اور کبھی گم ہونے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور (ف) خَدْعًا وخِدْعًا بمعنی دل میں کچھ ہو اور سامنے کچھ ظاہر کرنا۔ اس طور سے کہ برائی کسی کو معلوم نہ ہو۔ دھوکہ دینا، خَدْعٌ (بالفتح) بمعنی دھوکہ دینا۔ اس کے اصلی معنی چھپ جانے کے ہیں. قال تعالیٰ: ومایخدعون الا انفسهم.

(۱۰) مُمَاذِقٌ: وہ شخص ہے جس کی دوستی صاف نہ ہو۔ دوستی کے ساتھ نفاق وعداوت بھی ملائے۔ واصله مذق اللبن مذقا ای خلطه ومزجه بالماء۔ مجرد، مَذَقَ (ن) مَذْقًا سے بمعنی ملانا، خلط ملط کرنا۔

(۱۱) اَصْفَرَ: زردی، پھیکا رنگ، صیغہ صفت ہے از (ک)۔ اگر (ض) سے ہو تو صفر کے معنی ہے سیٹی بجانا۔ اور (س) صفر کے معنی خالی ہونے کے ہیں۔ جمع صُفْرٌ. صِفْرٌ (بکسر الصاد) بمعنی خالی، نقطہ، کچھ نہیں. صَفْرٌ (بفتح الصاد) بمعنی سیٹی، صُفْرٌ (بضم الصاد) بمعنی سونا، پیتل۔ اَصْفَرَ افعال سے خالی کرنا۔ صَفَّرَ تفعیل سے بمعنی سیٹی بجانا، زرد بنانا۔ اور صَفَرٌ بمعنی پیلیا (مرض یرقان)۔

(۱۲) ذِیْ وَجْهَیْنِ: دو چہرے والا۔ سے مراد منافق بھی ہوتا ہے مگر یہاں دینار کے دونوں طرف کے نقش ونگار مراد ہیں۔ یا یہ کہ دینار کبھی اس کے پاس ہے کبھی اس کے پاس۔ وَجْهَیْنِ یہ تثنیہ ہے ''وجہ'' کا بمعنی چہرہ۔ اور ''ذووجهین'' سے مراد دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ۔ یاذی وجهین سے مراد دینار کے دونوں طرف کے نقش ونگار ہیں۔ قال تعالیٰ: واقیموا وجوهکم عند کل مسجد۔ (الاعراف)

(۱۳) کَالْمُنَافِقِ. یہ نفقٌ (ن) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہلاک ہونے یا کم ہونے کے ہیں۔ منافق یہ نِفَاقٌ سے ماخوذ ہے۔ منافق کہتے ہیں جو باطن کے خلاف اظہار واقرار کرلے۔ اور (س) سے بھی آتا ہے بمعنی سوراخ میں داخل ہونا۔ اور نفاق کہتے ہیں۔ هو الاظهار علی خلاف الباطن. انفق افعال سے بمعنی محتاج ہونا۔

(۱۴) یَبْدُوْ: یہ بَدَا (ن) یَبْدُوْ سے بمعنی ظاہر ہونا۔ اور افعال سے اِبْدَاءٌ مصدر ہے بمعنی ظاہر کرنا۔ اور بَدَءَ (ف) بَدْءً ا بمعنی شروع کرنا۔

(۱۵) بِوَصْفَیْنِ: یہ وَصْفٌ سے ماخوذ ہے یا صفت سے، صفت کہتے ہیں جو موصوف کے ساتھ قائم ہو۔ وَصَفَ (ض) وَصْفًا ای ماقام بالواصف. صفت ای ماقام بالموصوف۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۶)اَلْعَیْنُ: بمعنی آنکھ والجمع اَعْیُنٌ و عُیُوْنٌ ۔اور عَیْنٌ کی جمع عَیْنَاءُ بھی آتی ہے۔بمعنی بڑی آنکھ والی۔عَانَ یَعِیْنُ(ض)عَیْنًا نظر لگانا۔(س) سے آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔افعال سے اَعَانَ اِعَانَةً۔مدد کرنا۔

(۱۷)اَلْوَامِقُ: یہ وَمَقَ یَمِقُ(ض)مِقَةً بمعنی دوست وعاشق ہونا،زیادہ محبت کرنا۔بعض نسخوں میں (ن) سے ہے بمعنی اپنی پوری آنکھوں سے محبوب کو دیکھنا،یاغلط انداز نظر سے دیکھنا۔اور وَمِیْقٌ،مَوْمُوْقٌ بمعنی محبوب پوری انکھ اٹھا کر دیکھنا۔

(۱۸)مَعْشُوْقٌ: صیغہ اسم مفعول۔عَاشِقٌ صیغہ اسم فاعل۔اس کا ماخذ "عِشْقٌ" ہے بمعنی عاشق ہونا،محبت کرنیوالا۔والجمع عُشَّاق،عَاشِقُوْنَ۔مصدر عشقا(س) بمعنی بے انتہاء محبت رکھنا۔اور زِیْنَةُمَعْشُوْقٍ،وَلَوْنُ عَاشِقٍ.یہ دونوں بدل ہیں وصفین سے۔

(۱۹)زِیْنَةٌ: زَانَ(ض)زِیْنَةً بمعنی مزین کرنا،زینت دینا۔زینت معشوق سے دینار کے نقش ونگار مراد ہے۔اور یہاں زینت معشوق پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ معشوق کی زینت اچھی ہوتی ہے پھر معشوق کی زینت سے دینار کی مذمت کس طرح ہوئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دینار کی تشبیہ مجموعہ لون عاشق اور زینت معشوق سے ہے اور اس مجموعہ کا ایک جزء یعنی لون عاشق خراب ہے۔لہذا جز کی خرابی سے کل بھی خراب ہوجاتا ہے۔

☆......☆......☆

(۱۳) وَحُبُّهُ عِنْدَذَوِی الْحَقَائِقِ	یَدْعُوْا اِلٰی اِرْتِکَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ
(۱٤) لَوْلَاهُ لَمْ تُقْطَعْ یَمِیْنُ سَارِقٍ	وَلَابَدَتْ مُظْلِمَةٌمِنْ فَاسِقٍ
(۱۵) وَلَاشَکَاالْمَمْطُوْلُ مَطْلَ الْعَائِقِ	وَلَاشَکَاالْمَمْطُوْلُ مَطْلَ الْعَائِقِ

ترجمہ:۔(۱۳)اور اس دینار کی محبت حقیقت والوں (اولیاء کرام) کے نزدیک دعوت دیتی ہے خالق (خدا) کی ناراضی کے سبب کی طرف۔

(۱۴)اگر یہ دینار واشرفی نہ ہوتا تو چور کا داہنا ہاتھ نہ کاٹا جاتا۔اور نہ ظاہر ہوتا کوئی گناہ کسی فاسق کی طرف سے۔(۱۵)اور نہ تنگ دل ہوتا کوئی بخیل رات کو آنے والے مہمان سے۔اور نہ شکایت کرتا قرض مانگنے والا،قرضدار کی تاخیر کی۔

(۱)حُبُّهُ: از(ض) بمعنی محبت کرنا۔اور حبہ یا اضافة المصدر الی الفاعل ہے.ای حبہ احدا.او اضافة المصدر الی المفعول ہے ای حب احدایاہ۔

(۲)یَدْعُوْا: از(ن) بمعنی بلانا،پکارنا۔یہاں پر مراد "سبب بننا" ہے،مرتحقیقہ۔

(۳)اِرْتِکَابٌ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی بمعنی مرتکب ہونا،مباشر ہونا،کوئی ناشائستہ فعل کرنا۔اس کا مجرد (س) سے ہے۔

(۴)لَوْلَاهُ: یہ مرکب ہے لوحرف شرط ہے اور لا نافیہ سے اور لا کی خبر واجب الحذف ہے۔

(۵)سُخْطٌ: وسُخُطٌ بمعنی غصہ،غیظ وغضب،ناراض ہونا۔یا علماء وامراء کے غصے کو کہتے ہیں۔سُخَطٌ(بضم السین و بفتحتین)از (س) بمعنی ناراض ہونا۔غصہ وغضب کرنا۔السخط ضد الرضاء وقیل انہ لایکون الامن الکبراء والعظماء. غضب عام ہے چاہے غریب کا غصہ ہو یا امیر کا غصہ ہو۔اور سُخْطٌ متعدی بھی ہوتا ہے یعنی ناراض کرنا.واِسْتِخَاطٌ بمعنی ناراض کرنا۔باب افعال سے بھی آتا ہے. کمافی التنزیل: ذلك بانهم اتبعوا مااسخط الله ۔(محمد)

(۶)اَلْخَالِقُ: یہ خلق سے ہے بمعنی پیدا کرنے والا اندازہ کرنے والا۔از(ن). کقولہ تعالی: هو الله الخالق البارئ۔(الحشر)

Maktaba Tul Ishaat.com

اور (س،ك) بمعنی پرانا ہونا۔

(۷) لَمْ تُقْطَعْ: یہ قَطْعٌ مصدر سے ہے بمعنی کاٹنا، جدا اور الگ کرنا۔ از (ف) یقال قطع یده اور اس کے مصادر مَقْطَعًا و تِقِطَّاعًا بھی آتے ہیں۔ کاٹنا، جدا کرنا، الگ کرنا۔ اور "لم تقطع" یہ جواب ہے۔ لَوْلَا کا، قَطْعٌ (بفتح القاف) بمعنی کسی چیز کو آلہ کے ذریعہ دو ٹکڑے کر دینا اگر (بکسر القاف) قِطْعٌ ہو تو معنی ہوگا بغیر آلہ کے کسی چیز کو دو ٹکڑے کر دینا۔

(۸) یَمِیْنٌ: یہ یسار کی ضد ہے بمعنی داہنا ہاتھ یا داہنی جانب والجمع اَیْمُنٌ، واَیْمَانٌ و ایامِنُ و اَیَامِیْنُ. اور اگر یمین کے معنی قسم کے ہوں تو اس کی جمع اَیْمُنٌ و اَیْمَانٌ آتی ہیں۔ فی التنزیل: و تأتوننا عن الیمین (الصفت) اور یمین کی تصغیر یُمَیْنٌ آتی ہے جمع یمائِنُ ہے۔ یَمُنَ (ك،س) یَمْنًا مصدر ہے۔

(۹) سَارِقٌ: بمعنی چور۔ سَرَقَ (ض) سَرَقًا و سَرْقًا و سَرِقَةً بمعنی اس نے چرایا۔ یا خفیہ طور پر بطور حیلہ کے لینا۔ اور سارق کی جمع سُرَّاقٌ وَسَرَقَةٌ۔ قال تعالیٰ: ان یسرق فقد سرق اخ له۔ (یوسف)

(۱۰) بَدَتْ: یہ بَدَا (ن) یَبْدُوْ ابْدُوًّا بمعنی ظاہر ہونا۔ اِبْدَاءً از افعال بمعنی ظاہر کرنا۔ بَدَءَ یَبْدَءُ (ف) بَدْأً بمعنی شروع کرنا، آغاز کرنا۔

(۱۱) مَظْلَمَةٌ: یہ جمع ہے مَظَالِمٌ کی بمعنی وہ حق جو ظالم زبردستی چھین لے یا ظلم کے معنی نقص کے ہے۔ وہ مظلوم کا حق جو کسی ظالم سے چھین لیا جائے۔ اس سے مراد گناہ ہے۔ یہاں مَظْلَمَةٌ میں میم مصدر میمی ہے جو ظلم سے مشتق ہے۔ از (ض) بمعنی اندھیرا ہونا۔ اور سمع سے بھی آتا ہے۔

(۱۲) فَاسِقٌ: بمعنی بدکار و گنہگار۔ والجمع اَلْفُسَّاقُ وَالْفَسَقَةُ. فِسْقٌ ای خُروجٌ عن طریق الحق. کقوله تعالیٰ: ففسق عن امر ربه. (الکهف) مؤنث فَاسِقَةٌ جمع فَاسِقَاتٌ وفَوَاسِقُ. (ن،ض،ك) فِسْقًا، فُسُوْقًا مصادر ہیں بمعنی طریق حق اور اصلاح سے الگ ہونا۔ فسق و فجور میں مبتلا ہونا۔

(۱۳) اِشْمَأَزَّ: شَمَزَ (ن) شَمْزًا بمعنی نفرت کرنا، مکروہ سمجھنا، بچنا، اشمأز باب اقشعر سے بمعنی تنگ و منقبض ہونا یا دل کے تنگ و منقبض ہو جانے کے ہیں۔

(۱۴) بَاخِلٌ: یہ بُخْلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بخیلی کرنے والا، یا حسد کرنے والا. بَخِلَ (س) بَخَلًا بمعنی بخیل و کنجوس ہونا۔ والجمع بُخَّالٌ اور بَخِیل کی جمع بُخَلَاءُ ہے. کقوله تعالیٰ: الذین یبخلون (الحدید) اور (ك) بُخْلًا بمعنی بخیل و کنجوس ہونا۔ اور بَخِلٌ کی کوئی جمع نہیں آتی۔

(۱۵) طَارِقٌ: اسم فاعل بمعنی رات کو آنے والا، اور دروازہ کھٹکھٹانے والا۔ طارق بمعنی مہمان کے ہیں، یا وہ مہمان جو رات کو آتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی رات کو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ از (ن) بمعنی دروازہ کھٹکھٹانا۔ والجمع طُرَّقٌ واَطْرَاقٌ. یقال طَرَقَ (ن) طَرْقًا وطُرُوْقًا. جب کہ وہ رات میں آئے، اور اس کے معنی طمانچہ مارنا، ہتھوڑا مارنا، پانی گدلا کرنے کے بھی آتا ہے۔ کما فی الحدیث: اعوذ بك من طوارق اللیل.

(۱۶) شَكَا: یَشْكُوْ (ن) شِكَايَةً شَكْوًا شَكْوٰی وشَكَاوَةً وشَكِيَّةً بمعنی شکایت و گلہ کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۷) اَلْمَمْطُوْل: یعنی وہ شخص جس کا حق دینے میں دیری کی گئی ہو۔ یہ مَطَلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کسی کے حق ادا کرنے میں تاخیر کرنا یہ مَطَلَ (ن) مَطْلًا بمعنی بار بار وعدہ کرنا یا ٹال مٹول کرنا، یا ممطول وہ قرض دینے والا کہ جس کے ادائیگی قرض میں تاخیر کی گئی ہو۔ یا کسی کے واجب حق کو ادا کرنے میں تاخیر کرنا وٹالنا۔ کمافی الحدیث: مطل الغنی ظلم.

(۱۸) اَلْعَائِق: وہ شخص ہے جو کسی کا حق روکے رکھے۔ عَاقَ (ن) عَوْقًا یہ واوی ہے بمعنی روکنا، ہٹانا۔ یا یائی ہے از (ض) بمعنی تاخیر یا دیر ہونا۔ والجمع عَوَائِقُ و عُوَّقٌ آتی ہیں۔ کمافی التنزیل: قدیعلم اللہ المعوقین الخ (احزاب) ای الصارفین عن طریق الخیر:

☆......☆......☆

(۱۶) وَلَا اُسْتُعِيْذَ مِنْ حَسُوْدٍ رَاشِقٍ	وَشَرُّ مَا فِيْهِ مِنَ الْخَلَائِقِ
(۱۷) اَنْ لَيْسَ يُغْنِيْ عَنْكَ فِي الْمَضَائِقِ	اِلَّا اِذَا فَرَّ فِرَارَ الْاٰبِقِ
(۱۸) وَاهًا لِمَنْ يَّقْذِفُهُ مِنْ حَالِقٍ	وَمَنْ اِذَا نَاجَاهُ نَجْوَى الْوَامِقِ
(۱۹) قَالَ لَهُ قَوْلَ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ	لَا رَاْىَ فِيْ وَصْلِكَ لِيْ فَفَارِقٍ

ترجمہ:۔ (۱۶) اور نہ پناہ مانگی جاتی کسی حسد کرنے والے کے حسد سے (طعن و تشنیع سے)۔ (۱۷) اور اس دینار کی بری عادتوں میں ایک یہ ہے کہ نہیں نفع دیتا ہے یہ دینار تنگی کی حالت میں۔ (جب تھیلی میں بند ہو)۔ مگر جب کہ بھگوڑے غلام کی طرح بھاگے (ہاتھ سے جب خرچ کرے)۔ (۱۸) خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس دینار کو بلند مقام سے پھینک دیتا ہے (قدر نہیں کرتا)۔ اور خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جب کہ اس نے دینار سے سرگوشی کی مانند سچے دوست کے (اپنا راز کہا)۔ (۱۹) تو اس وقت اس نے اس دینار سے حق بات کہنے والے سچے انسان کی بات کہہ دی۔ رائے میری تیرے وصل کے متعلق نہیں ہے پس جدا ہو جا۔ یعنی میں تجھ سے ملنا نہیں چاہتا اور تو دور ہو جا۔

(۱) اُسْتُعِيْذُ: اس کا مصدر اِسْتِعَاذَةٌ ہے از استفعال بمعنی پناہ طلب کرنا "س، ت" طلب کیلئے یہ "عَوْذٌ" سے ماخوذ ہے اور "استعیذ" یہ عطف ہے "لم تقطع" پر اس میں اشارہ ہے. قل اعوذ برب الفلق کی طرف عَاذَ (ن) عَوْذًا بمعنی پناہ چاہنا۔

(۲) حَسُوْدٌ: یہ حَسَدٌ کا مبالغہ ہے۔ بمعنی حسد کرنے والا۔ (از ن)۔ مر تحقیقہ۔

(۳) رَاشِق: وہ شخص ہے جو تیر نشانہ پر مارے اور لگ جائے۔ اصل معنی سیدھا تیر مارنے والا۔ رَشُقَ (ك) رَشَاقَةً بمعنی لطیف و خوبصورت ہونا۔ وَمِنْهُ رَشِيْق. یہ (ض) سے ہے بمعنی سیدھے قد والا شخص (ن) رَشْقًا بمعنی پھینکنا، تیزی سے دیکھنا۔ یہ "رَشْقٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی دیکھنے کے ہیں. کمافی الحدیث: فرشقوھم رشقا.

(۴) شَرٌّ: مصدر ہے بمعنی برائی والجمع شُرُوْرٌ. شَرٌّ ہر قسم کی برائی کو کہتے ہیں۔ خطاء کیلئے شر اسم جامع ہے اور "شر مافیه" یہاں مبتدا ہے۔ اور "ان لیس" اس کی خبر ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) اَنْ لَیْسَ: یہ خبر ہے "شَرُّ مَافِیْهِ" کی۔ لیس کی ضمیر دینار کی طرف راجع ہے اور لیس معنی میں لا نافیہ ہے ورنہ اشکال ہوگا کہ لیس فعل پر کیسے داخل ہوگیا؟۔

(٦) اَلْخَلَائِقُ: یہ خَلِیْقَةٌ کی جمع ہے بمعنی طبیعت از (ن)۔ اور اس کے معنی مخلوق وعادتِ شریفہ کے بھی آتے ہیں۔ اور خَلائِق کے معنی کنویں کے بھی آتے ہیں، جو کھودا جارہا ہو۔

(۷) یُغْنِیْ: اِغْنَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی بے پرواہ کردینا غنی کردینا نفع دینا۔

(۸) اَلْمَضَائِقُ: یہ مَضِیْقٌ کی جمع ہے بمعنی تنگ جگہ، تنگیٔ امر، مشکل کام۔ یہ سَعَدٌ کی ضد ہے ضَاقَ (ض) ضَیْقًا وضِیْقًا بمعنی تنگ ہونا۔ اور فِی الْمَضَائِقِ. یہ حال ہے ای حال کونك فی المضائق. او حال کونه فی المضائق. اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ ظرف ہے کہ اس سے مراد تنگ ہتھیلی ہے اس لئے کہ وہ بھی درہموں کے لئے تنگ جگہ ہے اول صورت یہ معنی ہونگے کہ یہ تکالیف میں نفع نہیں دیتا اور دوسری صورت میں یہ معنی ہونگے۔ کہ یہ نفع نہیں دیتا حالانکہ وہ ہتھیلی میں ہے۔

(۹) فَرَّ: (ض) فَرًّا، فِرَارًا و مَفَرًّا و مَفِرًّا بمعنی بھاگنا۔ اور یہ استثنا عموم حال سے ہے ای فی وقت من الاوقات الاهذا الوقت کیونکہ اذا ظرف زمان ہے۔ اور فَرَّ کے اصل معنی ہیں کشفِ حال ہے اور "فوار" یہاں مفعول مطلق للنوع ہے۔

(۱۰) اَلْآبِقُ: بھاگنے والا غلام (بھگوڑا) جمع اُبَّقٌ و اُبَّاقٌ آتی ہیں۔ از (ض، ن، س) بمعنی بھاگنا، انکار کرنا، اوپرا سمجھنا. اِبَاقًا، اِبْقًا، اَبَقًا. یعنی اپنے آقا کے پاس سے بھاگنا۔

(۱۱) وَاهًا. وَاهًا، وَاہٍ کلمہ تعجب ہے۔ جو اظہار پسندیدگی کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ اور آهًا. افسوس ظاہر کرنے وحسرت کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: وَاهًا علی مافات. وَاهًا، مفعول مطلق ہے مگر فعل میں لفظ نہیں آتا لہٰذا (فعل) طَابَ وحَسُنَ وغیرہ نکالتے ہیں۔

(۱۲) یَقْذِفُ: (ض) قَذْفًا بمعنی پھینکنا، ڈالنا فعل بد کی انتہاء کرنا، تہمت لگانا، اور بغیر سوچے سمجھے بک دینا. یقال قَذَفَهٗ بِکَذَا یعنی اس پر تہمت لگائی۔ وفی التنزیل: قل ان ربی یقذف بالحق ویقذفون بالغیب ۔(سبا)

(۱۳) حَالِقٌ: بمعنی نہایت بلند پہاڑ جس پر گھاس وغیرہ کچھ نہ ہو گویا وہ منڈا ہوا ہے۔ و الجمع حَلَقَةٌ. یقال جاء مِنْ حَالِقٍ: وہ بلند جگہ سے آیا۔ ومنه اَلتَّحْلِیْقُ بمعنی مونڈنا۔ وفی القرآن: محلقین رؤسکم ومقصرین الخ (الفتح) حَلَقَ (ض، ن) بمعنی مونڈ دینا اور حَالِقَه: برے کام کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں مراد "اونچا پہاڑ، بڑا پہاڑ، اونچے پہاڑ سے پھینک دینا" یا مراد عزت وقدر نہ کرنا ہے۔ اور حالق میں جو "من" داخل ہے وہ یقذف کا صلہ ہے۔ شیخ الادبؒ فرماتے ہیں یہاں مونڈنے والے کے معنی مراد لیں اور اس کو حال بنائیں یقذفه کی ضمیر منصوب سے۔ اس لئے کہ اس میں مبالغہ بہت ہے۔

(۱۴) نَاجَاهُ: اس کا مصدر مُنَاجَاةٌ. از مفاعلہ آہستہ سے کلام کرنا۔

(۱۵) نَجْوٰی: وہ بھید جو آدمیوں کے درمیان ہو یا سرگوشی کرنا۔ اس میں ضمیر مفعول راجع ہے دینار کی طرف ہے۔ یعنی رازدارانہ گفتگو. نَجَا (ن) نَجَاةً، نَجْوًا و نَجَاءً بمعنی نجات پانا۔ النجویٰ اسم ہے مناجات کا، بھید، راز یہ وصف بالمصدر ہے اس میں واحد جمع برابر ہے۔

(۱۶) اَلْوَامِقُ: بمعنی دوست وعاشق از (ح، ض) وَمْقًا ومِقَةً بمعنی محبت کرنا، ومنه اَلْوَمِیْقُ والمَوْمُوْقُ بمعنی محبوب۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۷)قَوْلُ الْمُحِقّ: یہ مفعول مطلق للنوع ہے۔ وھو قول علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ: ۔ طلق الدنیا الدینار ثلثا۔ وقول عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ وھو۔ یَاصفراءُ یابَیْضَاءُ غُیِّرْ غَیْرِیْ۔

(۱۸)لَارَأْیَ لِیْ: میں لام اضافت کیلئے ہے۔ ای لا رأیی اور رأیٌ کی جمع آراء ہے۔ رَأیٰ (ف) رَأْیًا۔

(۱۹)وَصَلِکَ: وَصَلَ (ض) یَصِلُ بمعنی ملنا، متصل ہونا۔ اور اِیْصَال کے معنی ملا دینے کے ہیں، از افعال۔ اور ''لا رأی فی وصلک'' بعض فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقولہ و بقول بعض، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے۔

(۲۰)فَفَارِقْ: صیغہ امر از مفاعلہ بمعنی جدا ہونا۔ اس کا مجرد (ن) سے ہے، مر تحقیقہ۔

☆......☆......☆

فَقُلْتُ لَہٗ مَا اَغْزَرَ وَبْلُکَ فَقَالَ الشَّرْطُ اَمْلَکُ فَنَفَحْتُہٗ بِالدِّیْنَارِ الثَّانِیْ. وَقُلْتُ لَہٗ عَوِّذْ هُمَا بِالْمَثَانِیْ فَاَلْقَاهُ فِیْ فَمِهٖ وَ قَرَنَہٗ بِتَوْاَمِهٖ وَانْکَفَأَ یَحْمَدُ مَغْدَاهُ وَیَمْدَحُ النَّادِیْ وَنَدَاهُ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، فَنَاجَانِیْ قَلْبِیْ بِاَنَّہٗ اَبُوْزَیْدٍ. وَاَنَّ تَعَارُجَہٗ لَکَیْدٌ.

ترجمہ:۔ پس کہا میں نے اس سے کہ کثیر ہے تیری بارش (علم وحکمت) پس اس نے کہا کہ شرط پوری کرنا زیادہ مالک ہے (لازم ہے) پس دیا میں نے اس کو دوسرا دینار۔ اور کہا میں اس سے ان دونوں کو تعویذ بنالے سورۂ فاتحہ ساتھ۔ یعنی شکریہ میں فاتحہ پڑھ۔ پس ڈال لیا اس نے دوسرے دینار کو بھی اپنے منہ میں۔ اور ملا لیا اس نے جڑواں کے ساتھ (پہلے دینار کے ساتھ) اور واپس ہوا وہ شخص اس حال میں تعریف کرتا تھا اپنی صبح آنے کی۔ اور مدح کرتا تھا مجلس کی اور اس کی عطاء کی۔ حارث ابن ہمام نے کہا کہ پس آہستہ سے کہا میرے دل نے تحقیق کہ یہ ابوزید سروجی ہے۔ اور لنگڑا بننا ضرور کسی دھوکہ سے ہے (از راہ مکر ہے) یا اس کی چال ہے۔

(۱)مَا اَغْزَرَ: یہ فعل تعجب ہے، بمعنی کس قدر کثیر ہے اور غَزِیْرٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کثیر ہے از (ک) زیادہ ہونا۔

(۲)وَبْلٌ: بمعنی تیز بارش اور بڑی بوندوں کی بارش، یہاں کنایہ ہے ''زیادتی بلاغت و معرفت علم'' سے (از ض) اور وبل مفعول واقع ہے۔
قَالَ تَعَالٰی: فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ۔ (البقرہ)

(۳)اَلشَّرْطُ: (بسکون الراء) بمعنی کسی چیز کو لازم پکڑنا اس کی جمع شرائط آتی ہے۔ (وبفتح الراء) شَرَطٌ بمعنی علامت اس کی جمع اَشْرَاطٌ ہے۔ کمافی الحدیث ان من اشراط الساعۃ ۔ از (ن،ض) اور شَرَطٌ کے معنی کمینہ اور ذلیل کے بھی آتے ہیں اور یہاں یہ عبارت محذوف ہے ''والشرط املک لنفسک منک'' یا یہ ''املک علیک منک'' محذوف ہے اور والشرط الخ۔ یہ جملہ سب سے پہلے افعی جرہمی حکیم عرب نے کہا تھا، ان کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کوئی شرط کی تھی وہ اس کے پورا کرنے سے گریز کر رہا تھا تو، افعی نے کہا ''والشرط املک الخ''۔ وَالشَّرْطُ میں معطوف علیہ محذوف ہے ای انت مادح یاانت مدحتنی والشرط املک لک من غیرہ التزام الشیء۔ قال تعالٰی: فقد جاء اشراطھا۔ (محمد)

(۴)نَفْحَۃٌ: مصدر۔ نَفَحَ (ف) نَفْحًا و نُفُوْحًا و نِفَاحًا و نَفَحَانًا بمعنی خوشبو پھیلنا، خوش بو کی مہک پھیلنا، یا ہوا کا چلنا اور خوشبو دینا۔ یقال نفحہ بکذا ای اعطاہ۔ خوشبو کا پھیل جانا، عطاء کرنا، مہکنا۔ نَفَحٌ کے معنی خوشبو دینا، دیدینا، چوپائے کا لات مارنا۔ یہاں ''دیدینا'' مراد ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) عَوَّذَ: از تفعیل تَعْوِیْذٌ مصدر ہے بمعنی پناہ دینا یا پناہ مانگنا مجرد (ن) سے ہے اور جس کے ذریعہ پناہ طلب کی جاتی ہے اس پر ''باء'' داخل ہوتی ہے۔ اور جس چیز سے پناہ مانگی جاتی ہے اس پر ''من'' داخل ہوتا ہے۔

(۶) اَلْمَثَانِیْ: مَثْنٰی کی جمع ہے بمعنی آیات قرآنی، یا الحمد شریف، یا دوسرا یا یہ ثِنْی بالقصر کی جمع ہے بمعنی بربط یعنی باجہ کے پہلے تار کے بعد والے تار کو کہتے ہیں۔ اور وادی کے موڑ کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ اور مثانی، قرآن کی آیتیں۔ یا مطلق کوئی سورت قرآن یا خاص سورۂ فاتحہ اسلئے کہ وہ دو دفعہ نازل ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ مکہ میں دوسری بار مدینہ میں۔ یا اس لئے کہ نماز میں کم از کم دو بار پڑھی جاتی ہے۔ ثَنٰی (ض) ثَنْیًا بمعنی موڑنا، ثَنّٰی تفعیل سے دوہرا کرنا۔

(۷) فَاَلْقَاہُ: از افعال اس کا مصدر اِلْقَاءٌ ہے بمعنی ڈالدینا۔ مجرد (س) سے ملاقات کرنا۔ اور یہ اَلْقٰی متعدی بنفسہ ہے اور کبھی باء کے ذریعہ سے بھی متعدی ہوتا ہے۔ وفی القرآن: فکذلک القی السامری ۔ (طٰہٰ)

(۸) فَمُہٗ: (فُم۔ بحرکات الثلاثۃ بالفاء) وہ منہ جو کھانے یا بات کرتے وقت کھلتا ہے۔ اصل میں فَوْہٌ تھا والجمع اَفْوَاہٌ اور نسبت کی وجہ سے فَمِیٌّ اور فَمَوِیٌّ کہتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ: ذلکم قولکم بافواھکم (احزاب) فَاہَ یَفُوْہُ (ن) فَوْھًا تصغیر فُوَیْہٌ، بھڑکنا۔ فَمٌ کا تثنیہ فَمَان، فَمَوَان، فَمَیَان والجمع اَفْوَاہ لیکن باعتبار اصل جمع اَفْمَامٌ. فَوِہَ (س) فَوَھًا بمعنی فراخ دہن ہونا، تَفَوَّہَ تفعل سے بولنا. فَاوَہَ مُفَاوَھَۃً، وِفَاھًا، مُفَاھَاۃً. گفتگو کرنا، مفاخرت کرنا، استفعال وتفاعل سے بھی آتا ہے۔

(۹) قَرَنَ: مصدر (ض) سے ہے بمعنی ملانا وجمع کرنا. یقال قرن الشیء بالشیء قرنا. ای وصلہ الیہ ۔ اور افتعال سے اقتران مصدر بمعنی ملنا۔ اور مفاعلہ سے قَارِنٌ بمعنی ہمنشینی کرنا، ساتھ رہنا. قَرْنٌ بمعنی سینگ، صدی، زمانہ، نسل۔ جمع قُرُوْنٌ. قِرْنٌ بمعنی ہم عمر، نظیر، مثل، جمع اَقْرَان. قُرْنَۃٌ پیشانی۔ قَرِیْنَۃٌ. علامت جمع قرائن۔

(۱۰) تَوْاَمٌ: وہ دو بچے جو ایک بطن سے ایک ساتھ پیدا ہوں۔ والجمع تَوَائِمُ، وتَوْءَ اُمٌّ وتَوْاَمَۃٌ۔ ہمزاد، جڑواں۔

(۱۱) فَانْکَفَاءَ: از انفعال اِنْکِفَاءٌ مصدر ہے ماخوذ کَفَأٌ سے بمعنی واپس ہونا، لوٹنا۔ یقال انکفاء القوم ای رجعوا. مجرد فتح سے ہے لوٹنا، پھیرنا۔ اور انکفأ کی ضمیر فاعل ہے جو راجع ہے شخص کی۔

(۱۲) مَغْدَاہُ: یہ غداءٌ سے مصدر میمی ہے بمعنی صبح کا وقت (ن) غُدْوَۃٌ سے بمعنی صبح کو آنا۔ بصورت مصدر میمی بمعنی صبح کو آنیکی جگہ، یا وقت مراد ہے۔ اگر اسم ظرف مراد ہو۔ اور یَحْمَدُ مَغْدَاہُ یہ موقع میں حال ہے ''انکفأ'' کی ضمیر سے۔

(۱۳) یَمْدَحُ: مَدَحَ (ف) مَدْحًا بمعنی تعریف کرنا۔ قدمر تحقیقہ۔

(۱۴) اَلنَّادِیْ: بمعنی مجلس از نصر یعنی جب تک لوگ اس میں موجود ہیں والجمع اَنْدِیَۃٌ ونَوَادٍ وجمع الجمع اَنْدِیَاتٌ، مرتحقیقہ۔

(۱۵) نَدَا: (ن) بمعنی عطاء کرنا فضل وخیر، بخشش کرنا، دینا. نَدْیٌ مصدر ہے والجمع اَنْدَاءٌ واَنْدِیَۃٌ.

(۱۶) فَنَاجَانِیْ: از مفاعلہ مناجات مصدر ہے بمعنی سرگوشی وآہستہ سے کان میں بات کہنا اور ''نَاجَانِیْ'' کا مفعول ''بانہ'' ہے نَجَا (ض) نَجَاوِنَجْیًا جلدی کرنا. نَجَا (ن) نَجْوًا سے سرگوشی کرنا۔

(۱۷) تَعَارُجَہٗ: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی بتکلف لنگڑا بننا۔ واصلہ عرج الرجل عَرَجًا بمعنی لنگڑا ہونا۔ والجمع عُرْجٌ

Maktaba Tul Ishaat.com

وعُرْجَانٌ(ف،س،ك) بمعنی لنگڑا ہونا۔ مؤنث عَرْجَاءُ اور نصر سے عُرُوْج کے معنی ہے چڑھنا۔ ومنه المعراج۔

(۱۸) کَیْدٌ: بمعنی خفیہ تدبیر، بے خبری کی حالت میں دشمن کو تکلیف پہنچانا۔ نیز مکر و فریب دھوکہ کے معنی بھی مستعمل ہے۔ کما في القرآن: ان کیدکن عظیم (یوسف) والجمع اَکْیَادٌ، کِیَادٌ. از (ض) کَیْدًا بمعنی مکر کرنا، مکر سکھلانا۔ اور سمع سے کَادَ یَکَادُ بمعنی قریب ہونا۔ کَیْدٌ یہ حیلہ کی ایک قسم ہے کبھی یہ مذموم ہوتا ہے۔ کبھی ممدوح لیکن اکثر ذم میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اور مَکِیْدَةٌ بمعنی دھوکہ بازی جمع مَکَائِدُ۔

☆......☆......☆

فَاسْتَعَدْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ قَدْ عَرَفْتُ بِوَشْيِكَ فَاسْتَقِمْ فِيْ مَشْيِكَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ ابْنَ هَمَّامٍ فَحُيِّيْتَ بِاِكْرَامٍ وَحَيِيْتَ بَيْنَ كِرَامٍ. فَقُلْتُ اَنَا الْحَارِثُ. فَكَيْفَ. حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ.

ترجمہ:۔ پس میں نے واپسی چاہی اس سے اور کہا میں نے اس سے بیشک کہ پہچانا میں نے تیرے حسن کلام سے (رنگینی کلام سے) پس تو اپنی چال چلن میں سیدھا ہو جا۔ پس اس شخص نے (ابوزید سروجی) نے کہا کہ اگر تو حارث بن ہمام ہے۔ تو زندہ رکھے خدا تعالیٰ تجھے عزت کے ساتھ یا سلام کیا جائے اکرام کے ساتھ۔ اور تو بزرگوں کے درمیان زندہ رہے۔ پس اس نے کہا کہ میں حارث ہوں۔ پس تیرا کیا حال ہے حوادث زمانہ کے ساتھ۔

(۱) اِسْتَعَدْتُ: یعنی لوٹنے کو طلب کرنا۔ اس میں ''س، ت'' طلب کیلئے ہے۔ ای طلب العود یعنی لوٹنے کو طلب کرنا یا خواہش کرنا، دوبارہ لوٹوانا۔ از استفعال۔ اس کا مجرد۔ عَادَ (ن) عَوْدًا. اَعَادَ اِعَادَةً افعال سے دُہرانا۔ اِعْتَادَ. عادی ہونا۔

(۲) عُرِفْتَ: معرفت سے بمعنی پہچاننا (ض) اور قَدْ عَرِفْتُ صیغہ متکلم معروف یا صیغہ مخاطب مجہول ہے۔

(۳) بِوَشْيِكَ: یعنی وَشْيٌ و شِيَةٌ (ض) بمعنی چغلی کرنا، جھوٹ بولنا، مزین کرنا، کپڑے پر نقش کرنا۔ بمعنی کپڑے کے نقش و نگار و منقش کپڑا. کقوله تعالیٰ: مسلمةٌ لَا شِيَةَ فِيْهَا (البقرہ) اور وَشْيٌ کی جمع وِشَاءٌ آتی ہے۔ (از ض) بمعنی رنگوں اور نقش و نگار سے مزین ہونا۔ شِيَةٌ بمعنی داغ، دھبہ، غالب رنگ۔ والجمع شِيَاهٌ. وَشْيٌ کے اصلی معنی ہیں زینت دینا اور جھوٹ میں بھی بناؤ سنگھار سے کام لیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کیلئے وشی مستعمل ہوتا ہے اس کے معنی رنگ برنگ کرنا، منقش کرنا، اور کثیر ہونا۔

(۴) مَشْيِكَ: بمعنی چال، رفتار. مَشْيًا و تَمْشَاءً (ض) بمعنی چلنا خواہ تیزی سے ہو آہستہ سے (س) سے بمعنی جلدی چلنا۔

(۵) حُيِّيْتَ: بمعنی سلام کرنا یا حَيَّاكَ الله کہنا تَحِيَّةٌ مصدر ہے۔ اکرام و تعظیم کرنا از تفعیل اس کا مجرد (س) سے ہے (بغير تشديد الياء) حَيِيْتَ بمعنی زندہ رہنا، و باقی رکھنا۔

(۶) اِکْرَامٌ. مصدر از افعال بمعنی بزرگ ہونا۔ اور کِرَامٌ. کَرِيْمٌ کی جمع ہے اور کریم کی جمع کُرَمَاءُ بمعنی شریف، مہمان نواز، معزز، سخی، فیاض۔ و شرفاء جو لئیم کی ضد ہے. قَالَ تَعَالیٰ: انی القی اِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيْمٌ۔ (النمل)

(۷) وَالْحَوَادِثُ: میں واؤ بمعنی مع کے ہے۔ یہ حادث کی جمع ہے یعنی وہ چیزیں جو تم پر آئیں خواہ وہ خیر ہو یا شر. یقال حوادث الدهر. یعنی زمانہ کے مصائب۔ اور الحوادث یا تو مرفوع ہے بطریق عطف ہے یا مفعول معہ ہونے کی بناء پر منصوب ہے افعال احدث، پیدا کرنا،

Maktaba Tul Ishaat.com

ایجاد کرنا. تحدث تفعل سے گفتگو کرنا۔ استحدث پیدا کرنا، حَدَثَ (ن) حُدُوْثًا. نو پید ہونا، واقع ہونا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ: اَتَقَلَّبُ فِي الْحَالَيْنِ، بُؤْسٍ وَرَخَاءٍ وَانْقَلِبُ مَعَ الرِّيْحَيْنِ زَعْزَعٍ وَرُخَاءٍ فَقُلْتُ كَيْفَ ادَّعَيْتَ الْقَوْلَ.

ترجمہ:۔ پس اس نے کہا کہ زمانہ کی دونوں حالتوں یعنی کبھی سختی وکبھی فراخی میں الٹتا پلٹتا رہتا ہوں اور زمانہ کی دونوں ہواؤں (سخت ونرم) میں پھرتا رہتا ہوں۔ پس کہا میں نے (صاحب کتاب) نے کس طرح دعویٰ کیا تو نے لنگڑے پن کا۔ یعنی کیوں لنگڑے بنے ہو۔

(۱) **اَتَقَلَّبُ**: بمعنی الٹ پلٹ ہونا۔ از تفعل، قَلَبَ (ض) قَلْبًا، پلٹ دینا (ن) سے دل پر مارنا (س) سے الٹے ہونٹ والا ہونا۔ افعال تفعیل انفعال تفعل وغیرہ سے بھی آتا ہے. **وفي التنزيل: تتقلب فيه القلوب والابصار** ۔ (النور)

(۲) **بُؤْسٌ**: بمعنی شدت، رنج، دکھ، فقر وفاقہ سختی۔ جمع اَبْوَاسٌ ہے۔ از (س) بمعنی سخت محتاج ہونا، فقیر ہونا۔ بؤس اور رخاء یہ دونوں "**حالین**" سے بدل واقع ہیں۔ بُؤْسٌ، بَأْسٌ دونوں کے معنی سختی کے ہیں۔ اور ذو لگانے سے تخصیص ہو جاتی ہے۔ ذو بأس بمعنی شجاعت والا، ذو بؤس۔ مصیبت والا. بئیس سے ہے اور (ك) بَأْسًا بمعنی شجاعت ہونا، سخت ہونا۔ **قال تعالیٰ: اخذنا اهلها بالبأساء والضراء** ۔ (الاعراف)

(۳) **رَخَاءٌ**: بمعنی وسعت عیش وتن آسانی، (ن،س،ف) بمعنی فراخی عیش میں ہونا، مبارک ہونا. **کما في الحديث: اذكر الله في الرَّخَاءِ يَذْكُرُكَ فِي الشِّدَّةِ.** (ك) رُخَاوَةً بمعنی نرم ہونا۔ اور بؤس اور رخاء یہ دونوں بدل تفصیل ہیں۔ اور بدل تفصیل وہ ہے جو مبدل منہ کی تفصیل بیان کرے۔

(۴) **اَنْقَلِبُ**: اس کا مصدر انقلاب ہے از انفعال بمعنی پھرنا. **کما في القران: وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون** ۔ (الشعراء)۔ (ض، س، ن) سے۔ قد مر تحقیقہ۔

(۵) **مَعَ**: اس کے اندر اختلاف ہے۔ بقول بعض حرف ہے اور حقیقت میں یہ اسم ہے۔ اور یہ مَعَ و مَعْ دونوں طرح مستعمل ہے اور اسم ہے جو مضاف ہو کر مستعمل ہے اور اس وقت اس کے تین معانی ہوتے ہیں (ا) اجتماع ومصاحبت، جیسے اَللّٰهُ مَعَكُمْ (ب) وقت اجتماع جیسے جِئْتُكَ مَعَ الْعَصْرِ (ج) بمعنی عند جیسے جِئْتُ مِنْ مَعَ الْقَوْمِ۔ (مصباح اللغات: ۸۲۷)

(۶) **رِيْحَيْن**: یہ تثنیہ ہے رِيْحٌ کا یعنی جو ہوا ضرر پہنچائے۔ اور جو ہوا نفع پہنچائے اس کو رِیَاحٌ کہتے ہیں لیکن شیخ الادب رحمۃ اللہ علیہ دونوں کو مشترک سمجھتے ہیں۔

(۷) **زَعْزَعٌ**: از باب بَعْثَرَ بمعنی تیز چلنے والی ہوا۔ یعنی وہ ہوا جو درختوں کو ہلا کر اکھیڑ دیتی ہو۔ اس کا ثلاثی مجرد سے استعمال نہیں ہوتا۔ یہ صیغہ صفت ہے بمعنی ہلانے والی چیز مراد تیز چلنے والی ہوا۔ اور زَعْزَعَةٌ کے اصلی معنی ہے کسی چیز کو اکھیڑنے کیلئے حرکت دینا۔

(۸) **رُخَاءٌ**: (بضم الراء) بمعنی آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا۔ یعنی بھینی بھینی ہوا جس کو نسیم کہتے ہیں جو کسی چیز کو نہ ہلائے۔ جو زعزع کی ضد ہے۔ اور رُخاءٌ اور زَعْزَعٌ یہ دونوں بدل ہیں، رِيْحَيْن سے۔ رُخَاءٌ اور نَسِيْم. میں کچھ فرق ہے صبح کو جو ہوا چلتی ہے اس کو نسیم کہتے ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

اور رُخاء عام ہے، اور عام طور پر ہوا کے لئے ۲۳ تئیس الفاظ مستعمل ہیں جو پندرہ قسموں پر منقسم ہیں. وفی التنزیل: فسخرنا له الريح تجری بامره رخاء (صٓ) . (افاضات: ص ۱۲۵)

(۹) اِدَّعَيْتَ: اس کا مصدر اِدِّعَاءٌ ہے افتعال سے بمعنی دعویٰ کرنا، ناحق کسی چیز کو اپنے لئے ثابت کرنا۔ ماخوذ دعاء سے، بلانا۔

(۱۰) اَلْقَزَل: از (س) بمعنی لنگڑا ہونا، اس کے اصلی معنی ہیں وہ پنڈلی جو پتلی ہوگئی ہو یا ایسا لنگڑا پن جو پتلی پنڈلی سے ہو۔

☆......☆......☆

وَمَامِثْلُكَ مَنْ هَزَلَ فَاسْتَسَرَّ بِشْرُهُ الَّذِیْ كَانَ تَجَلّٰی ثُمَّ اَنْشَدَحِيْنَ وَلّٰی .

(۲۰) تَعَارَجْتُ لَارَغْبَةً فِی الْعَرَجِ وَلٰكِنْ لَاَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجِ

(۲۱) وَاُلْقِیَ حَبْلِیْ عَلٰی غَارِبِیْ وَاَسْلُكَ مَسْلَكَ مَنْ قَدْ مَرَجْ

(۲۲) فَاِنْ لَامَنِی الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا فَلَيْسَ عَلٰی اَعْرَجٍ مِنْ حَرَجْ

ترجمہ:۔ حالانکہ تم جیسا شخص مذاق نہیں کرسکتا۔ پس ان کے چہرے کی رونق (چمک) جاتی رہی (پژمردگی چھاگئی) پھر جاتے وقت اس نے یہ اشعار پڑھے:

(۲۰) لنگڑا بنا میں لنگڑا پن سے رغبت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ خوش حالی وکشادگی رزق کے دروازہ کو کھٹکھٹاؤں۔ (۲۱) اور ڈال دیا میں نے اپنی رسی کو اپنے کوہان (گردن) پر۔ اور چلوں میں ان لوگوں کے راستہ پر جنہوں نے اچھے کو برے سے ملایا ہے۔ (جانوروں کی طرح اِدھر اُدھر منہ مارتا پھرتا ہے)۔ (۲۲) پس اگر ملامت کریں لوگ مجھے تو میں کہوں گا کہ تم مجھے معذور سمجھو۔ اس لئے کہ لنگڑے پر (اس میں) کوئی حرج (تنگی، مضائقہ) نہیں ہے۔

(۱) مِثْلٌ: جمع اَمْثَالٌ، مَثَلٌ، اَمْثِلَةٌ بمعنی نظیر، مقدار، شبہ۔ اَلْاُمْثُوْلَةُ۔ شعر جو مثال میں پیش کیا جائے۔ جمع اَمَاثِیْلُ و اُمْثُوْلَاتٌ. اَلتِّمْثَالُ۔ مجسمہ، تصویر۔ جمع تَمَاثِيْلُ. اَلْمَثِيْلُ بمعنی شبیہ، نظیر، عمدہ جمع مُثُلٌ. الاَمْثَلُ جمع اَمَاثِيْلُ بمعنی افضل، مَثَلَ (ن) مُثُوْلًا بمعنی مانند ہونا. مَثَلَ (ض) مَثْلًا و مُثْلَةً بمعنی عذاب دینا. مَثُلَ (ك) مَثَالَةً بمعنی افضل ہونا۔

(۲) هَزَلَ: صیغہ ماضی (ن، ض) هَزْلًا بمعنی لغو باتیں کرنا، یعنی ایسی بات کرنا جس میں حکم کا کچھ قصد نہ ہو۔ اگر (س) هَزَلًا ہو بمعنی لاغر ہونا۔ وهَازِلٌ بمعنی مزاح کرنے والا. وفی الحدیث: ثلث جدهن جدوهزلهن هزل. وقوله تعالٰی: وماهوبالهزل.

(۳) فَاسْتَسَرَّ: از استفعال مصدر اِسْتِسْرَارٌ بمعنی بہت زیادہ آہستہ سے بات کرنا، یا بہت زیادہ چھپ جانا۔ اس میں سین تاء مبالغہ کیلئے ہے۔

(۴) بِشْرٌ. (بکسر الباء) بمعنی چہرے کی کشادگی بَشَاشَةُ الْوَجْهِ یعنی چہرہ کی رونق۔ از (ض، س) اور اِبْشَارٌ کے معنی خوشخبری دینا اور اِسْتِبْشَارٌ کے معنی خوشخبری حاصل کرنا۔

(۵) تَجَلّٰی. یہ واوی اور یائی دونوں طرح آتا ہے۔ از تفعیل بمعنی ظاہر کرنا یا ہونا۔ اور جَلٰی يَجْلُوْ (ن) جَلْوًا بمعنی ظاہر ہونا یا ظاہر کرنا۔ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶)وَلّٰی: یہ تَوْلِیَۃٌ مصدر سے بمعنی پیٹھ پھیر لینا۔ از تفعیل یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ کقولہ تعالیٰ: یولوکم الادبار(الآیۃ) اور کبھی اقبال کے معنی بھی مستعمل ہے۔ اور تولّٰی کے معنی بھی پیٹھ پھیرنے کے ہیں۔

(۷)تعارَجْتُ: از تفاعل بمعنی بتکلف لنگڑا بننا، ماخوذ مِنَ الْعَرَجِ(ك،ف) بمعنی پیدائشی لنگڑا۔ واز(ن) بمعنی اوپر کو چڑھنا اس کا مصدر عروج ہے، مر تحقیقہ۔

(۸)لَارَغْبَةَ: بمعنی رغبت نہ کرنا، از(س) اور لارغبۃ یہ مفعول لہ ہے۔ ترجمہ یوں ہے ''نہ بوجہ رغبت کرنے کے'' لا جز کلمہ بن گیا۔

(۹)اَلْعَرَجُ: (ن) مصدر عُرُوْجٌ بمعنی اوپر کو چڑھنا (س،ف) بمعنی پیدائشی لنگڑا ہونا۔

(۱۰)قَرْعٌ: بمعنی کھٹکھٹانا از(ف) یقال قرع الباب اور لاقرع میں لام نفی ہے۔

(۱۱)بَابٌ: بمعنی دروازہ، فصل، ابتداء۔ والجمع اَبْوَابٌ وبِیْبَانٌ۔ ومنہ اَلْبَوَّابُ بمعنی دربان۔ (ن) بَوْبًا بمعنی دربان ہونا، دروازہ کو لازم پکڑنا۔

(۱۲)اَلْفَرَجُ۔ (بفتح الراء) بمعنی کشادگی یعنی وہ شخص جو دل میں کچھ نہ چھپا سکے۔ یقال فرج اللہ عنہ الغم۔ ای کشفہ واذھبہ۔ (بسکون الراء) بمعنی شرمگاہِ عورت، اور مصدر بھی از(ن،ض) کشادگی، کشادہ ہونا۔ ومنہ فرج۔ والجمع فُرُوْجٌ۔

(۱۳)اُلْقِیْ: صیغہ مضارع متکلم منصوب ہے اِلْقَاءٌ مصدر سے بمعنی ڈالنا۔ از افعال اور'' القاء حبل علی الغارب'' سے کنایہ ہے جہاں جی چاہے چلے جانے سے۔ اور یہ عطف ہے ''اَقْرَعُ'' پر یا یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔

(۱۴)حَبْلِیْ: بمعنی رسی، بندھن، یا باندھنے کی چیز والجمع حِبَالٌ وحُبُلٌ وحُبُوْلٌ واَحْبَالٌ وحُبُوْلَةٌ۔ یقال حبلك علی غاربك یعنی تو آزاد ہے جو جی چاہے سو کر۔ از(ن) حَبْلاً بمعنی رسی سے باندھنا۔ اور اہل عرب عورتوں کو کہتے ہیں۔ حَبْلُكِ عَلٰی غَارِبِكِ۔ ای اَمْرُكِ اِلَیْكِ فتوجھی حیث شئتِ لامانعَ لَكِ لَاحَابِس۔

(۱۵)غَارِبٌ: اونٹ کے کوہان کو کہتے ہیں (کندھا) لیکن مراد آزادی ہے۔ یقال حبلك علی غاربك یعنی آزاد ہو جو چاہے کرو۔ یا غَارِبٌ کے معنی ہے پیٹھ اور گردن یا کوہان اور گردن کے درمیان کا حصہ ہر چیز کا اعلیٰ حصہ والجمع غَوَارِبُ۔

(۱۶)اَسْلُكُ: بمعنی چلنا، (ن) سَلْکًا وسُلُوْکًا ومنہ المسلك بمعنی راستہ والجمع مَسَالِكُ۔

(۱۷)مَرَجَ: از(ن) مَرَجٌ مصدر سے بمعنی جانور چرنے کی جگہ۔ سبزہ زار۔ جمع مُرُوْجٌ۔ اور اچھے کو برے کے ساتھ ملانے کے بھی آتے ہیں۔ یا آزاد لوگ اور مَرِجَ(س) مَرَجًا بمعنی فاسد ہونا، بگڑنا، خلط ملط ہونا۔ اور مرج کا مفعول محذوف ہے۔ ای مرج الحسنۃ بالسئیۃ۔ وفی القرآن: مرج البحرین یلتقیان۔ (الرحمٰن)

(۱۸)لَامَنِیْ: لَامَ یَلُوْمُ۔ لَوْمًا ومَلَامًا ومَلَامَةً بمعنی لعنت وملامت کرنا از(ن) اور لَائِم کی لُوَّامٌ ولُوَّمٌ، اجوف واوی ہے۔

(۱۹)اِعْذِرُوْا: صیغہ جمع مذکر حاضر۔ از(ض) بمعنی عذر قبول کرنا، یا عذر کرنا۔ از افتعال اِعْتِذَار ہو تو بمعنی عذر بیان کرنے کے ہیں۔ لیکن بقول شیخ الادبؒ اعتذار وعذر دونوں ایک دوسرے کے معنی میں مستعمل ہیں۔ وفی التنزیل: یعتذرون الیکم۔ (التوبۃ)

(۲۰)اَعْرَجُ: صیغہ صفت مشبہ بمعنی لنگڑا ہونا۔ والجمع عُرْجَانٌ اسم تفضیل نہیں کیونکہ اسم تفضیل لون وعیب کیلئے نہیں آتا وزن

Maktaba Tul Ishaat.com

شعر کیلئے منصرف ہوگیا ہے۔ یہ ارشاد خداوندی کی طرف اشارہ ہے۔ای لیس علی الاعمٰی حرجٌ و لا عَلَی الاعرجِ حَرَجٌ ولاعَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ۔(الفتح)

(۲۱) حَــرَجٌ: بمعنی تنگی، گناہ، تنگ مکان، یعنی جس مکان میں درخت زیادہ ہوں اس کا مصدر حَــرَجٌ ہے از (س)، تنگ ہونا۔ یہ سب معنوں میں سمع سے آتا ہے۔ اور (بفتح الراء) مستعمل ہے اور مِنْ حَرَجِ. یہ اسم لیس کا اور "علی الاعرج" یہ خبر ہے لیس کی۔ فلیس میں جو فاء ہے وہ تعلیلیہ ہے۔

تمت المقامةُ الثالثة.

بحمدالله تعالٰی و توفیقه.

العبدمحمدنور حسین القاسمی غفرالله له ولوالدیه

جامعه اشرف المدارس غلشن کراتشی

فی یوم الخمیس، ۲۵/صفر ۱٤١٥ھ

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ وَهِيَ الدِّمْيَاطِيَّةُ

''چوتھا مقامہ جو شہر دِمیاط کی طرف منسوب ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل چودہ (۱۴) اشعار ہیں، اس میں علامہ حریریؒ نے ایسے دو آدمیوں کی فصیح و بلیغ گفتگو نقل کی ہے، جن میں سے ہر ایک کا معاملہ اور برتاؤ ایک دوسرے سے بالکل جدا اور مختلف ہے، ایک کا برتاؤ یہ ہے کہ اس نے اچھائی اور دوسروں کے ساتھ نیکی کا طریقہ اختیار کیا، وہ ہر برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتا ہے۔ اور دوسرے آدمی کا معاملہ اس سے بالکل جدا اور الگ ہے۔ اس کی عادت ہے کہ وہ اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے دیتا ہے۔ اس کے بعد واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ حارث بن ہمام اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک دفعہ سفر کرتے ہوئے اخیر رات میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالتا ہے، لوگ سو جاتے ہیں تو ایسے میں دو آدمیوں کی آواز اس کو سنائی دیتی ہے، تو حارث بن ہمام کان لگا کر سنتا ہے، ان میں ایک آدمی دوسرے سے پوچھتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ آپ کا معاملہ اور برتاؤ کیسا ہے؟ تو وہ بڑے فصیح و بلیغ انداز میں اس کا جواب دیتا ہے کہ میں برائی کا بھی جواب اچھائی سے دیتا ہوں، تو دوسرا کہتا ہے کہ میں تو ترکی بہ ترکی جواب دیتا ہوں یعنی اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے۔ پھر گفتگو ختم ہوتی ہے اور صبح ہونے لگتی ہے، تو حارث بن ہمام چونکہ ان دونوں کی فصاحت سے بہت متأثر تھے، اسلئے جا کر ان سے ملتے ہیں، تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ابوزید سروجی اور اس کا بیٹا ہے، اور دونوں بہت بری حالت میں ہیں، اس لئے حارث بن ہمام نے اصحاب خیر سے ان کیلئے تعاون کرنے کیلئے کہا، تو ان کے ساتھیوں نے ابوزید کی خوب مدد کی، اور ابوزید لوگوں کے پیسے خوب وصول کرنے کے بعد حارث بن ہمام سے اجازت لیکر قریبی بستی میں غسل کر کے ابھی آتا ہوں کہہ کر اور اپنے بیٹے کو لیکر فوراً وہاں سے چلا جاتا ہے، اور قافلہ کافی دیر تک ان کا انتظار کرتا رہتا ہے بالآخر وہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ اس نے دھوکہ دیا ہے تو حارث بن ہمام اپنا کجاوہ کستا ہے تو پالان کی لکڑی پر ابوزید کے تین اشعار لکھے ہوئے پاتا ہے جن میں حارث کے احسان اور اپنے فرار کی وجہ ذکر کرتا ہے۔

☆......☆......☆

أَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: ظَعَنْتُ إِلَى دِمْيَاطَ، عَامَ هِيَاطٍ وَمِيَاطٍ؛ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوقُ الرَّخَاءِ. مَوْمُوقُ الإِخَاءِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ دمیاط کی طرف سفر کیا، سختی اور اضطراب کے سال۔ اور اس وقت میں

Maktaba Tul Ishaat.com

فراخیٔ عیش میں لوگوں کا منظور نظر تھا، اور بھائی چارے کیلئے پسند کیا جاتا تھا۔

(۱) اَلدِّمْیَاطِیَّۃُ: یہ دمیاط کی طرف نسبت ہے یہ شہر دریائے شور کے ساحل پر واقع ہے۔ مصر سے تیس (۳۰) فرسخ پر واقع ہے۔ (ایک فرسخ = تین میل ہے یا ۵،۴ کلومیٹر ہے) دمیاط بینہ وبین المصر ثلثون فرسخا وھو علی ساحل البحر الملح و ینتھی الیہ ماء النیل. اور اس کتاب میں اکثر مقامات شہر کی طرف منسوب ہیں چنانچہ یہ مقام بھی شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے۔ (کنوز اعزازیہ)

(۲) ظَعَنْتُ: یہ ظَعْنٌ مصدر سے از (ف) ظَعْنًا و ظُعُوْنًا و مَظْعُوْنًا بھی مصدر ہے بمعنی سفر کرنا، کوچ کرنا۔ قولہ تعالیٰ: یوم ظعنکم ویوم اقامتکم. نیز ظعن کے بعد اگر "من" ہو تو خروج اور جب "الی" ہو تو معنی دخول کے ہوتے ہیں۔

(۳) عَامٌ: بمعنی سال (بتخفیف المیم) عام سے مراد قحط ہے۔ عَامَ (ن) عَوْمًا بمعنی تیرنا، حرکت کرنا۔ اور عام کا استعمال اُس سال پر زیادہ ہوتا ہے جس میں سختی اور قحط ہو یا عام اُس سال کو کہتے ہیں جس میں چاروں فصلوں کا برابر ہونا ضروری ہے۔ یعنی فصل ربیع، خزان، بہار، شتاء۔ بخلاف "سنۃ" کے کہ اس میں کمی زیادتی ہو سکتی ہے جمع اَعْوَامٌ اور اس کی تصغیر "عُوَیْمٌ" آتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ جو لفظ فاعل کے وزن پر ہو اور اس کے عین کلمہ میں اگر حرف علت ہو تو اکثر وہ حرف ساقط ہو جاتا ہے، یہ اصل میں عائم تھا۔ (تفھیمات، ص: ۱۸۹)

(۴) ھِیَاطٌ: اصل میں ھَاطَ (ض) ھَیْطًا بمعنی شور مچانا، چیخنا، غل مچانا، فریاد کرنا۔ اور ھِیَاطٌ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی جمع ہونا اور شور مچانا اور اضطراب اور اقبال اور اس کے معنی جانوروں کو پانی پلانے کیلئے ہنکا کر لے جانا۔

(۵) مِیَاطٌ: اصل میں مَاطَ یَمِیْطُ (ض) مَیْطًا و مِیْطَانًا بمعنی دفع کرنا، دور کرنا، جھڑکنا اور دور چلے جانا۔ پیٹھ پھیرنا۔ فی قولھم اصبحوا فی ھیاطٍ و میاطٍ۔ آنا جانا، آمد ورفت۔ اور اَمَاطَ اِمَاطَۃً بمعنی دور کرنا یہ لازم و متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے۔ وفی الحدیث: اماطۃ الاذیٰ عن الطریق.

(۶) مَرْمُوْقٌ. ای منظورٌ یہ ماخوذ رَمَقٌ سے ہے بمعنی پوری آنکھ سے دیکھنا از (ن) صیغۂ اسم مفعول ہے۔

(۷) اَلرَّخَاءُ: بمعنی کشادگی، فراخیٔ عیش و زندگی کا آسودہ ہونا۔ از (ف، س، ن، ک)، مر تحقیقہ۔

(۸) مَوْمُوْقٌ: بمعنی شدت عشق۔ ماخوذ "وَمَقٌ" سے ہے۔ صیغۂ اسم مفعول بمعنی محبت کیا گیا از (ح) یعنی معشوق، وَامِقٌ بمعنی عاشق از (ض، ح) اور موموق اور مرموق یہ مضاف ہے مفعول مالم یسم فاعلہ کی طرف۔

(۹) اَلْاِخَاءُ: یہ واوی ہے بمعنی بھائی یا دوست بننے کے ہیں از (ن) اور افعال سے بھی آتا ہے اِخَاءٌ۔ اور مفاعلہ سے مُوَاخَاۃٌ بمعنی دوستی کرنا، بھائی چارہ قائم کرنا۔ اور افعال سے بھی بھائی چارہ اخوت کا رشتہ قائم کرنا۔ اور ایک بھائی جمع اِخْوَۃٌ اِخْوَانٌ ہیں۔ اور یہ چاہیئے (ن) سے یا افعال سے یا مفاعلہ سے سب کے معنی بھائی یا دوست بننے کے ہیں۔

☆......☆......☆

أَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ، وَأَجْتَلِي مَعَارِفَ السَّرَّاءِ. فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوا عَصَا الشِّقَاقِ.

ترجمہ: کھینچتا تھا میں مالداری کی چادروں کو اور دیکھتا تھا میں خوشی کے چہروں کو، پس شریک سفر بنایا میں نے چند ایسے لوگوں کو جنہوں

Maktaba Tul Ishaat.com

نے مخالفت کی لاٹھی کو پھاڑ دیا تھا (یعنی اختلاف کو ختم کر دیا تھا)

(۱) اَسْحَبُ: بمعنی زمین پر کھینچنا از فتح۔ کقولہ تعالٰی: یسحبون فی الحمیم اور اسی سے سحاب (بادل) ہے لانہ یسحب من جانب الی جانب آخر. اور ''اَسْحَبُ'' یہ حال ثانی ہے۔

(۲) مَطَارِف: یہ مُطْرِف ومُطْرَف کی جمع، اور یہ جمع ہے مُطْرَفَةٌ کی ہے بمعنی منقش چادر اور یہ طَرْفَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی وہ چادر جس میں نقش ونگار بنے ہوں، ماخوذ طرف الشیء طرافۃ ای صار جدیدا۔ طَرُفَ (ك) طَرَافَةً بمعنی طریف اور نادر ہونا۔ طَرْفَةٌ، اس پھول کو کہتے ہیں جو چادر پر بنایا جاتا ہے۔

(۳) اَلثَّرَاءُ: ثَرَاءٌ وثَرْوَةٌ بمعنی مال کا زیادہ ہونا۔ ثَرِیَ یَثْرُو (ن) ثَرَاءً. مالداری وتونگری یا۔ ثَرْوَةٌ بمعنی مال یا قوم اور جماعت کا بڑھنا۔ ثَرِیَ یَثْرٰی (س) ثَرًی بمعنی بہت زیادہ مالدار ہونا۔

(۴) اَجْتَلِیْ: از افتعال اِجْتِلَاءٌ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ صیغہ واحد متکلم مضارع معروف ہے۔ مرتحقیقہ

(۵) مَعَارِف: یہ مَعْرِف (بفتح المیم وفتح الراء و کسرھا) کی جمع ہے بمعنی چہرہ، یا یہ جمع ہے معروف کی بمعنی نیکی، از ضرب، مرتحقیقہ

(۶) اَلسَّرَّاءِ: یہ سُرُوْرٌ سے مشتق ہے بمعنی خوشی اور عیش کی فراخی علی وزن فَعْلَاءُ ہر وہ شئے جو خوش کرنے والی ہو۔ بمعنی خوش کرنے والا، مراد اس سے ''نعمت ودولت'' ہے، از نصر۔

(۷) فَوَافَقْتُ: از مفاعلت اس کا مصدر ''مُوَافَقَةٌ'' ہے بمعنی ایک دوسرے کا ہم سفر یا سفری دوست بننا، نرمی کرنا۔ دوستی کرنا۔

(۸) صَحْبًا: یہ جمع ہے صاحب کی بمعنی ساتھی، صاحب کی جمع اَصْحَابٌ وصُحْبَةٌ وصِحَابٌ وصَحَابَةٌ، اَصَاحِبُ واَصَاحِیْبُ صُحْبَانٌ آتی ہیں، از سمع۔

(۹) شَقُّوْا. یہ صفت ہے ''صحباء'' کی یہ شَقٌّ مصدر سے بمعنی پھاڑنا، چیرنا از (ن). کما فی القرآن: ثم شققنا الارض شقًّا. شِقَاقٌ بمعنی مخالفت، عداوت، شِقَاقٌ، مُشَاقَّةٌ بمعنی مخالفت، دشمنی۔ اور انفعال سے اِنْشِقَاقٌ بمعنی پھٹ جانا۔

(۱۰) عَصَا: واوی ہے بمعنی لاٹھی، سونٹا، ڈنڈا، چھڑی۔ والجمع عُصِیٌّ وعِصِیٌّ، اَعْصٍ، اَعْصَاءٌ. اور تثنیہ عَصَوَانِ آتا ہے اور عَصٰی یَعْصُوْ (ن) عَصْوًا بمعنی لاٹھی سے مارنا، اور سمع سے عَصًا بمعنی عصا پکڑنا اور (ض) سے نافرمانی کرنا۔ اور عصاء، وہ لکڑی ہے جس پر ٹیک لگائی جائے۔

(۱۱) اَلشِّقَاقُ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی ایک دوسرے کو پھاڑنا اس سے مراد مخالفت وعداوت ہے، نااتفاقی ہے یا مخالفت ہے. وفی التنزیل: ثم شققنا الارض شقا.

☆......☆......☆

وَارْتَضَعُوْا أَفَاوِيْقَ الْوِفَاقِ، حَتّٰى لَاحُوْا كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ فِي الْاِسْتِوَاءِ، وَكَالنَّفْسِ الْوَاحِدَةِ فِي الْتِئَامِ الْاَهْوَاءِ.

ترجمہ:۔ اور اتفاق کے دودھ کو پیا تھا، یہاں تک کہ ظاہر ہوئے وہ کنگھی کے دانتوں کی طرح (برابری میں یا اخلاق کی یکسانیت میں) اور

Maktaba Tul Ishaat.com

ہم یک جان کی طرح ہو گئے اپنی خواہشات کے مل جانے میں (یا اجتماع اغراض میں) یعنی ہم سب وہ کرتے یا چاہتے تھے جو دوسرا چاہتا تھا یا کرتا تھا۔

(۱) اِرْتَضَعُوْا: یہ اِرْتِضَاعٌ مصدر سے ہے، از افتعال بمعنی دودھ پینا، رضاعت لازم ہے اور إرضاع افعال سے متعدی ہے، دودھ پلانا۔ مجرد (ف، س، ض) سے رَضِعاً، مَرْضَعاً، رِضَاعاً اور رَضَاعَةً بمعنی پستان یا تھن کو چوسنا۔ اور رَاضِعٌ کی جمع رُضَّعٌ آتی ہے۔

(۲) اَفَاوِيْقَ: یہ جمع ہے اَفْوَاقٌ، فِيْقَاتٌ، فِيَقٌ کی بمعنی وہ دودھ جو تھن میں ایک مرتبہ دوہنے کے بعد جمع ہو جاتا ہے، پھر دوبارہ نکالا جائے، اس کا واحد فِيَقٌ (بکسر الفاء، وفتح الیاء) اور جو "فِيْقٌ" ہے (بکسر الفاء و سکون الیاء) اس کا واحد "فِيْقَةٌ"، بمعنی وہ دودھ جو تھن میں ایک مرتبہ دوہنے کے بعد جمع ہو جاتا ہے اور اس کو دوبارہ نکالا جاتا ہے، اس کی جمع فِيْقَاتٌ بھی آتی ہے۔ فَاقَ يَفُوْقُ (ن) فَاقًا، فَوْقًا، فَوَاقًا بمعنی بلند ہونا، علم و فضل میں ساتھیوں سے آگے رہنا۔ وفي التنزيل: مالها من فواق.

(۳) وِفَاقٌ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا اور وَافَقَةً مُوَافَقَةً، وِفَاقًا بھی مصادر ہیں جو خلاف اور نفاق کی ضد ہے بمعنی موافق ہونا یا اتفاق کرنا مجرد حسب سے ہے اور "توفیق" تفعیل سے جیسے: وماتوفيقي الا بالله الآية. وايضًا: الا حميما وغساقا جزاء وفاقا.

(۴) لَاحُوْا: یہ لَوْحٌ مصدر سے صیغہ جمع مذکر ہے از نصر بمعنی ظاہر ہونا، مر تحقیقہ۔

(۵) كَأَسْنَانِ: یہ سِنٌّ (بکسر السین) کی جمع ہے بمعنی دانت، عمر و سال اس کی جمع اَسْنَانٌ و اَسِنَّةٌ و اُسُنٌ آتی ہیں۔ اس کے معنی کنگھی وغیرہ کے دندانے بھی آتے ہیں. سَنَّ (ن) سُنَّةً بمعنی طریقہ جاری کرنا، قانون بنانا۔ اور ضرب سے تیز کرنا۔ کَأَسْنَانِ میں کاف اسمی ہے، حرفی نہیں ہے۔ وفي التنزيل: السن بالسن والجروح قصاص.

(۶) المِشط: اس میں پانچ لغات ہیں (بحرکات ثلثة فی المیم و سکون الشین) مَشِطٌ بروزن كَتِفٌ ہے۔ بمعنی کنگھی، یا کنگھا۔ اس کی جمع اَمْشَاطٌ و مِشَاطٌ آتی ہیں، (ن، س) بمعنی بعض کو بعض سے الگ کرنا، کنگھا کرنا۔ اور مُشَاطٌ (بضم المیم) بمعنی کنگھی کرنے کے بعد جو بال گر جاتے ہیں۔ اور مِشَاطٌ (بکسر المیم) بمعنی کنگھی کرنے کا طریقہ یا ہنر. كمافي الحديث: سحر النبي ﷺ انّہ طُبّ مِشاطٌ و مُشاطة.

(۷) اِسْتِوَاءٌ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی برابری، سیدھا ہونا، معتدل ہونا، یا مستقیم رہنا۔ مجرد سمع سے سِوًی بمعنی درست ہونا، برابر ہونا كمافي القران: الرحمن على العرش استواء.

(۸) كَالنَّفْسِ: یہ مؤنث سماعی ہے، اگر اس سے مراد مذکر ہو تو مذکر استعمال کرتے ہیں اور اگر مؤنث مراد ہو تو مونث استعمال کرتے ہیں۔

(۹) اَلْوَاحِدَةُ: اس کا مذکر واحد ہے۔ اصل میں وَحَدَ يَحِدُ (ض) وَحْداً وَحْدَةً وَحِدَةً بھی مصادر ہیں بمعنی تنہا ہونا، یکتا ہونا۔ اور اسی سے وحید ہے، وَحَّدَ تفعیل سے بمعنی خدا کی ذات وحدہ پر ایمان لانا۔ اور ذات الٰہی کو واحد یا احد کہا جاتا ہے۔

(۱۰) اِلْتِئَامُ: یہ مصدر ہے افتعال سے اس کے اصلی معنی زخم بھر جانے یا اچھا ہو جانے کے آتے ہیں، یہاں "پورا کرنا" مراد ہے۔ مجرد فتح سے بمعنی جمع ہونا و جمع کرنا. لَأَمَ يَلْئَمُ (ف) لَأْماً بمعنی درست ہونا یا کرنا، ملانا، باندھنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱) اَلْاَهْوَاءُ: یہ جمع ہے هَوٰی کی بمعنی خواہش، محبت وعشق، چاہے خیر ہو یا شر اور هَوِیَ سمع سے بمعنی مائل ہونا، اگر ضرب سے ہو تو معنی ہے گرنا مصدر هُوِیًّا بھی آتا ہے، ومنه الهاوية. وفي التنزيل: واما من خفت موازينه فامه هاوية.

☆......☆......☆

وَكُنَّا مَعَ ذَالِكَ نَسِيْرُ النَّجَاءِ، وَلَا نَرْحَلُ إِلَّا كُلَّ هَوْجَاءَ، وَإِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا، أَوْ وَرَدْنَا مَنْهَلًا، اِخْتَلَسْنَا اللُّبْثَ، وَلَمْ نُطِلِ الْمُكْثَ.

ترجمہ:۔ اور ہم لوگ اسی اتحاد و اتفاق سے تیزی کے ساتھ سفر کر رہے تھے، اور نہیں کستے تھے ہم کجاوے کو مگر ہر تیز رو (تیز رفتار) اونٹنی پر، اور جب ہم کسی جگہ پر اترتے یا کسی چشمہ پر ٹھہرتے (وارد ہوتے) تو اچک لیتے تھے ہم ٹھہرنے کو (دیر نہیں کرتے تھے) اور نہ ہم طویل کرتے تھے ٹھہرنے کو۔

(۱) نَسِيْرُ: یہ سَيْرٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی چلنا، سیر کرنا، از ضرب۔ عام ہے کہ رات یا دن میں سفر کرے اور سُریٰ کے معنی خاص رات میں جانے کے ہیں، ومنه اَلسَّيْرُ وَالسَّيَّارَةُ بمعنی قافلہ. كمافي الفرقان: وجاءت سيارة فارسلوا واردهم.

(۲) النَّجَاء: یعنی اَلسَّيْرُ السَّرِيْعُ. یہ مصدر بھی ہو سکتا ہے جس کے معنی نجات دینے کے ہیں، اور اس کے معنی تیز رفتار اونٹنی کے بھی آتے ہیں، نَجَا يَنْجُوْ (ن) نَجَاءً بمعنی تیز چلنا، سبقت کرنا، لپکنا۔ اگر مصدر کے معنی مراد لئے جائیں تو اس وقت یہ مضاف الیہ ہوگا مفعول مطلق فعل محذوف کا۔ ای نَسِيْرُ سَيْرَ النَّجَاءِ. اگر تیز رفتار اونٹنی مراد ہو تو مقدر ماننے کی ضرورت ہی نہیں یعنی ہم سیر کرتے تھے تیز اونٹنی کی۔

(۳) نَرْحَلُ: یہ رَحْلٌ مصدر فتح سے بمعنی کجاوہ باندھنا. كمافي الحديث لاتشد الرحال الاالى ثلثة مساجد۔ اور افتعال سے اِرْتِحَالٌ کے معنی بھی سفر کرنا، روانہ ہونا ہے، اور تفعل سے تَرَحُّلٌ بمعنی آمد و رفت کرنا یا نقل و حرکت کرنا۔ اور تفعیل سے تَرْحِيْلٌ بمعنی روانہ کرنا، سفر پر بھیجنا۔ اور "رَحْلٌ" کی جمع رِحَالٌ آتی ہے بمعنی اونٹ کا کجاوہ، قیامگاہ اور رِحْلَةٌ بمعنی مخصوص سفر، سیاحت کا سفر۔

(۴) هَوْجَاءُ: یہ اَهْوَجُ کا مؤنث ہے بمعنی تیز رفتار اونٹنی۔ ای نـاقة سـريعة کیونکہ اس طرح تیز دوڑنے والی اونٹنی کہ اپنی ہلاکت کی پرواہ نہ ہو گویا وہ بیوقوف ہوگئی ہے۔ هَوِجَ يَهْوَجُ (س) هَوْجًا بمعنی بہت زیادہ احمق ہونا، جلد مغلوب الغضب ہونا والجمع هُوْجٌ.

(۵) نَزَلْنَا: بمعنی اترنا۔ از ضرب مَنْزِلًا مصدر ہے یا منزل اترنے کی جگہ اور منزل، دار بیت اور حجرہ کے فرق: منزل وہ ہے کہ جو بیت، صحن، مسقف، مطبخ، وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور منزل کے اندر ہر سقف کو بیت کہا جاتا ہے اور دار وہ ہے جو بیوت، منازل و صحن وغیرہ پر مشتمل ہو اور حجرہ قطعۂ بیت کو کہا جاتا ہے۔

(۶) وَرَدْنَا: یہ وَرَدَ يَرِدُ (ض) وُرُوْدًا سے بمعنی وارد ہونا، آنا۔ مرتحقیقہ

(۷) مَنْهَلًا: اس کی جمع مَنَاهِلُ، باب سمع سے نَهْلًا، مَنْهَلًا معنی پہلی مرتبہ پانی پینا یا پیاسا ہونا (یہ من الاضداد ہے) چشمہ یا پانی پینے کی جگہ، یا پہلی دفعہ پانی پینے کا گھاٹ۔ منزل اور منہل کے درمیان فرق: منزل وہ جگہ ہے جہاں انسان اُترے وہاں پانی بھی ہو اور منہل وہ جگہ ہے جہاں انسان اترے لیکن وہاں پانی نہ ہو لیکن تحقیق یہ ہے کہ دونوں لفظ اس جگہ کیلئے بولے جاتے ہیں جہاں پانی ہو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸) اِخْتَلَسْنَا: یہ اِخْتِلَاسٌ مصدر سے از افتعال بمعنی اچک لینا، جھپٹ کر لے لینا۔ مجرد یہ ضرب سے ہے خَلَسَ (ض) خَلْساً بمعنی اچک لینا. خِلْسٌ ٹاٹ کے معنی میں ہے۔

(۹) اَللُّبْثُ: از سمع بمعنی تھوڑی دیر ٹھہر جانا، یا ٹھہرنا۔ اس کے مصادر لُبْثًا و لَبْثًا و لُبَاثًا، لِبَاثَةً، لَبْثَانًا، لَبِيْثَةً: ہیں بمعنی ٹھہرنا۔ اور اگر اَللَّبْثُ: (بفتح اللام) ہو تو معنی مقیم ہونا۔ اور (بفتح اللام) ہونا زیادہ صحیح ہے۔

(۱۰) نُطِلُّ: یہ اِطَالَةٌ مصدر سے بمعنی دراز ہونا، یہ کبھی مبالغہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۱۱) اَلْمَكْثُ: (بفتح المیم) یہ مصدر ہے بمعنی مطلق ٹھہرنا اور اگر (بضم المیم) ہو تو کسی کے انتظار میں ٹھہرنا باب نصر مصدر مَكْثًا، مَكَثًا، مُكُوْثًا، مُكْثَانًا. بمعنی اقامت کرنا، ٹھہرنا۔ اور باب تفعل سے معنی ہے انتظار کرنا۔

☆......☆......☆

فَعَنَّ لَنَا إِعْمَالُ الرِّكَابِ، فِيْ لَيْلَةٍ فَتِيَّةِ الشَّبَابِ، غُدَافِيَّةِ الإِهَابِ. فَأَسْرَيْنَا. إِلَى أَنْ نَضَا اللَّيْلُ شَبَابَهُ، وَسَلَتِ الصُّبْحُ خِضَابَهُ.

ترجمہ:۔ پس ظاہر ہوا ہمارے لئے کام میں لانے والے اونٹوں کو، ایسی رات میں جس کی جوانی نئی تھی (تاریک اور سخت رات تھی) جو کوے کے پروں جیسی تھی (یعنی کوّے کے پروں کی طرح سیاہ تھی) پس سفر کیا ہم نے رات کو یہاں تک کہ کھینچ لی تھی رات نے اپنی جوانی کو (تاریکی کو) اور پھینک دیا تھا صبح نے اپنا خضاب (رات کی اندھیری کو) اور صبح کی روشنی پھیل گئی۔

(۱) عَنَّ: (بتشدید النون) مصدر عَنًّا (ن) عَنْوًا بمعنی زبردستی لینا۔ عَنَالَهُ (ن) عَنْوًا۔ جھکنا، مطیع ہونا، عَنَى (ض) عَنْيًا۔ بمعنی قصد و ارادہ کرنا، ظاہر ہونا، پیش آنا، سامنے آنا. عَنِيَ (س) عَنًى. بمعنی تھکنا، تکلیف اٹھانا۔ اس کے مصادر عَنًّا، عُنُوْنًا، عَنَنًا و عَنَانًا بھی آتے ہیں۔ عَنَّنَ تفعیل سے عنوان قائم کرنا، نام رکھنا۔

(۲) اَعْمَالٌ: یہ عمل کی جمع ہے، بمعنی عمل میں لانا سمع سے مجرد ہے، بمعنی کام کرنا، و محنت کرنا اور افعال سے مصدر عامل بنانا یا کام لینا یہاں یہی مراد ہے۔

(۳) اَلرِّكَابُ: سواری۔ یا تو اس کا واحد ہی نہیں، یا اس کا واحد رَاحِلَةٌ ہے، اور یہ جمع من غیر لفظہ ہے بمعنی سواری، پھر رِكَابٌ کی جمع رُكُبٌ مثل عُنُقٌ آتی ہے۔ رَكِبَ (س) رُكُوْبًا بمعنی سوار ہونا، اور افعال و تفعیل سے رَكَّبَ و اَرْكَبَ بمعنی سوار کرنا، جوڑنا۔

(۴) فَتِيَّةٌ یہ مؤنث ہے فَتِيٌّ کا یا یہ مشتق ہے "فتی" سے بمعنی جوانی۔ فَتِيَ يَفْتٰى (س) فَتًى جوان ہونا اس کی جمع فَتِيَّةٌ و فِتْيَانٌ آتی ہیں۔ اور فَتِيٌّ بمعنی ہر چیز کا اول جمع فِتَاءٌ، اَفْتَاءٌ. اس کا مؤنث فَتِيَّةٌ ہے، اور "فی ليلة فتية الشباب" سے مراد ایسی رات جو خوب اندھیری تھی، جیسے عنفوان شباب میں بال سیاہ ہوتے ہیں۔

(۵) اَلشَّبَابُ: (مذکر) جوان، یہ شَابٌّ کی جمع ہے، جوانی از ضرب، جوان ہونا۔ اس کی جمع شُبَّانٌ و شَبَبَةٌ بھی آتی ہیں۔ یقال: مَرْأَةٌ شَابَّةٌ اس کی جمع شَبَاتٌ و شَابَّاتٌ و شَوَابٌّ و شَبَائِبُ آتی ہیں۔ شَبَّ يَشِبُّ (ن، ض) شَبَابًا، شَبِيْبَةً بمعنی جوان ہونا۔ اور

Maktaba Tul Ishaat.com

شباب کہتے ہیں بالغ ہونے سے لیکر تیس سال تک کا زمانہ، جو ہرم کی ضد ہے۔ یہاں اس سے مراد رات یا شروع مہینہ ہے۔

(۶) غُدَافِيَّةٌ: یہ غُدَاف کی طرف منسوب ہے بمعنی کالا کوا، یا ایک جانور جو گدھ کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس کے بال کالے، لمبے اور سیاہ بازو کے بھی آتے ہیں۔ غـدَفَ (ن) غَدْفًا بمعنی بہت زیادہ سیاہ ہونا۔ اس کی جمع غِدْفَانٌ آتی ہے۔ یا غداف بقول بعض، مطلق کوّے کو کہتے ہیں۔ یا بقول بعض غراب الصیف ہے، یا موٹے کوّے کے معنی ہیں، لیکن شیخ الادب ؒ کے مطابق غراب الصیف اور غراب مطلق ایک ہی ہے۔ کیونکہ کوّے گرمی میں موٹے ہوتے ہیں اور سردی میں دبلے ہوجاتے ہیں۔

(۷) اَلْإِهَابُ: (بکسر الهمزہ). چمڑا یا کھال یا کچا چمڑا جو پکا ہوا نہ ہو۔ اور بعض مطلق کھال کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اُهُبٌ و اَهَبٌ و اُهْبَةٌ ہیں۔

(۸) فَاَسْرَيْنَا: اس کا مصدر ''اِسْرَاءٌ'' ہے بمعنی رات کو چلنا، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے قرآن میں ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا: یا یہ مصدر ہے سَرَايَةٌ سے بمعنی اثر کرنا۔ از ضرب، اور سُرٰی، صرف رات کو چلنا، اسی سے ''اسریٰ'' ماخوذ ہے، اور بعبدہ میں باء تعدیہ کیلئے ہے۔

(۹) نضا: يَنْضُوْ (ن) نَضْوًا بمعنی کھینچنا۔ اور نِضْوٌ (بکسر النون) کی جمع اَنْضَاءٌ آتی ہے بمعنی دبلا اونٹ۔

(۱۰) سَلَتْ: یہ سَلَّةٌ مصدر سے ہے بمعنی نکال کے پھینکنا، دور کر دینا۔ از ضرب ونصر اور یہاں مراد اس سے صبح کا روشن ہونا، اور تاریکی کا دور ہونا ہے۔

(۱۱) خِـضَـابٌ: مطلق رنگ کو کہتے ہیں، یا خاص مہندی کو۔ از ضرب خَـضْبًا بمعنی رنگ کرنا، خضاب لگانا۔ اگر خضاب کو مرد کی طرف منسوب کریں اور کوئی قرینہ خارجیہ نہ ہو تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنی داڑھی میں مہندی لگائی، اور اگر خضاب کے رنگ کو عورت کی طرف مضاف کریں اور وہاں بھی کوئی قرینہ خارجیہ نہ ہو تو اس سے یہ مراد ہوتا ہے کہ عورت نے اپنے ہاتھوں کو مہندی لگائی ہے۔

☆......☆......☆

فَحِينَ مَلِلْنَا السُّرىٰ، وَمِلْنَا إِلَى الْكَرىٰ، صَادَفْنَا أَرْضًا مُخْضَلَّةَ الرُّبَا، مُعْتَلَّةَ الصَّبَا.

ترجمہ:۔ پس جبکہ چلتے چلتے تھک گئے (رات کے سفر سے) اور مائل ہوئے ہم نیند کی طرف تو پایا ہم نے ایک ایسی زمین کو سبزہ زار تھے، ٹیلے اس کے، اور آہستہ آہستہ (بھینی بھینی) چل رہی تھی اس کی پروا ہوا (صبح کی ہوا جو مشرق سے ہو کر چلتی ہے)

(۱) مَلِلْنَا: یہ مَلَّ يَمَلُّ (س) مَلَلًا بمعنی تھکنا، اُکتا جانا، گھبرا جانا۔ یقال: مَلَّ الرجلُ مَلَلًا و مَلَالًا، و مَلَالَةً بمعنی طبیعت کو تنگی ہونا، یا دل کا تنگ و اداس اور غمگین ہونا۔

(۲) السُّرىٰ: رات کو چلنا. سَرىٰ يَسْرِيْ (ض) سِرَايَةً و سُرًى و سُرْيَةً و سَرَيَانًا و مَسْرًى یعنی رات کو سیر کرنا۔ اور ابن السُّرىٰ رات کا مسافر اس کی جمع سُرَاةٌ اور اس کا واحد سَارٍ ہے۔

(۳) مِلْنَا: یہ مَالَ يَمِيْلُ (ض) مَيْلًا. مائل ہونا، رجوع کرنا۔ اور اگر ''مال'' کا صلہ ''الیٰ'' ہو تو اس کے معنی ہے رغبت کرنا، مائل ہونا۔ اگر

Maktaba Tul Ishaat.com

صلہ ''عن'' ہوتو معنی ہے اعراض کرنا۔ اور اگر صلہ ''باء'' ہوتو اس کا معنی ہے حملہ کرنا۔

(۴) اَلْکَرٰی: نیند، سونا یا اونگھنا۔ یقال کری الرجل ای نَعِسَ. اور کَرِیَ (س) کَرًی بمعنی سونا، اونگھنا۔

(۵) صَادَفْنَا: یہ صَادَفَ از مفاعلہ بمعنی پانا، یا مقابل میں ہونا، ملاقات کرنا خواہ بارادہ ہو یا بغیر ارادہ کے ہو، مجرد نصر وضرب سے ہے صَدْفًا و صُدُوْفًا بمعنی پھیرنا، لوٹنا۔ اگر اس کا صلہ ''عن'' ہوتو اعراض کرنا، روکنا، جیسے صَدَفَ عنه. ای منعه.

(۶) اَرْضٌ: بمعنی زمین، دھرتی۔ اس کی جمع اَرْضُوْن، اُرُوْضٌ و اَرَاضٍ آتی ہیں۔ اَرَضَ (ن) اَرْضًا اور کرم سے اَرَاضَةً مصدر ہے۔ مزید تحقیق گزر چکی ہے۔

(۷) مُخْضَلَّةٌ: بمعنی تروتازہ و سبز ہونا۔ اس کا باب افعلال ہے، مجرد خَضِلَ (س) خَضَلًا بمعنی شاداب ہونا۔ یقال: عَيْشٌ خَضِلٌ۔ شاداب زندگی۔ اور خَضِلَ، اَخْضَلَ، اَخْضَلَّ (احمرّ) اور اِخْضَوْضَلَ بمعنی تر ہونا، بھیگا ہونا۔

(۸) الرُّبَا: بمعنی ابھری ہوئی زمین (ٹیلہ) ای ارتفع من الارض اور یہ رِبْوَةٌ (بالحرکات الثلثة فی الراء) کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع ''رَبَوَاتٌ'' بھی آتی ہے۔ کمافی القران: إلٰی ربوة ذات قرار الخ. رَبَا یَرْبُوْا (ن) رِبَاءً، رُبُوًّا معنی زیادہ ہونا، بڑھنا۔

(۹) مُعْتَلَّةٌ: یہ اِعْتِلَالٌ مصدر سے ہے بمعنی آہستہ سے ہوا کا چلنا، خوشگوار، یا بھینی بھینی ہوا کا چلنا۔ یا دھیمی دھیمی ہوا چلنا، بیمار ہونا۔ اگر آہستہ آہستہ ہوا کا چلنا مراد ہے تو کوئی استعارہ نہ ہوگا، اگر بیمار ہونا مراد ہو تو ''صبا'' کو بیمار سے تشبیہ دی ہے نصر سے علوا، غالب ہونا، بلند ہونا۔ عَلِیَ، سمع سے عَلَاءً، معنی فوقیت لے جانا۔ اِعْتَلٰی افتعال سے اوپر چڑھنا۔ اور تفعیل سے بھی آتا ہے۔

(۱۰) الصَّبَا: (بکسر الصاد) بمعنی جوش وجوانی، اگر (بفتح الصاد) ہوتو معنی ہے پروا ہوا (بادِ مشرقی) اس کی جمع صَبَوَاتٌ و اَصْبَاءٌ آتی ہیں۔ اور ''دَبُور'' بادِ مغربی یعنی پچھوا ہوا کو کہتے ہیں. صَبَا یَصْبُوْ (ن) صُبُوًّا، صَبَاءً بمعنی پروا ہوا چلنا، مائل ہونا۔ یہاں مراد نرم ہوا ہے۔

☆......☆......☆

فَتَخَيَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِيْسِ، وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِيْسِ، فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيْطُ، وَهَدَأَ بِهَا الْاَطِيْطُ وَالْغَطِيْطُ.

ترجمہ:۔ پس پسند کیا ہم نے اس جگہ کو اونٹوں کے بٹھانے، اور بقیہ شب گزاری کیلئے۔ پس جب اتر پڑے وہاں ہمارے ہم سفر ساتھی۔ اور رک گئیں اس میں کجاوے کی آوازیں اور سونے والوں کی آوازیں (خراٹے)

(۱) تَخَيَّرَ: بمعنی اچھی طرح سے پسند کر لینا، از تفعل، اس کا مجرد ضرب سے ہے اور باب تفعل سے بمعنی بتکلف اچھا سمجھ لینے کے ہیں۔ خواہ وہ نفس الامر میں اچھا ہو یا نہ ہو۔

(۲) مُنَاخًا: یہ اسم ظرف ہے از افعال بمعنی جائے اقامت یا اونٹ بٹھانے کی جگہ اور اسی سے ''اناخ الابل'' یعنی اونٹ کو بٹھایا۔ اور اس کا مجرد غیر مستعمل ہے اور یہاں یہ ''مُنَاخًا و مَحَطًّا'' مفعول لہ ہے بمعنی مصدری ہے یا تمیز ہے بمعنی اسم ظرف۔

(۳) لِلْعِيْسِ: عیس بمعنی وہ سفید اونٹ جس میں خفیف سی سیاہی ہو اور بھورے رنگ کا ہو، اور خاکی رنگ کے اونٹ کو بھی کہتے ہیں۔ اس کا واحد مذکر ''اَعْيَسُ'' اور مؤنث عَيْسَاءُ ہے، اور ''اَلْعِيْسُ'' عمدہ قسم کے اونٹ یا قوی اور بڑھیا وبیش قیمت اونٹ کو کہتے ہیں اگر یہ

Maktaba Tul Ishaat.com

واوی باب نصر سے ہو تو اس کے معنی ہے حال بیان کرنا۔

(٤) مَحَطًّا: مَحَطٌّ ومَحَطَّةٌ از نصر بمعنی جائے نزول، اترنے کی جگہ، یا قیام کی جگہ صیغہ اسم ظرف مکان ہے، کمافی القرآن: وقولوا حطةٌ اور مَحَطٌّ کی جمع مَحَاطٌّ ومَحَطَّاتٌ آتی ہیں۔ از نصر حَطًّا۔ معنی اترنا، فروکش ہونا۔

(٥) اَلتَّعْرِيْسُ: بمعنی مطلق اترنا یا رات کے آخری حصہ میں سفر کر کے آرام کیلئے اترنا۔ اور یہ عُرُوْسٌ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی دلہن کے ہیں۔ عَرَسَ (ن) عُرْسًا، عَرِسَ (س) عَرْسًا بمعنی خوش ہونا، شادی کرنا یا خوشی میں مشغول ہونا، اور "عِرَاسٌ" وہ رسی جس سے بیٹھے ہوئے اونٹ کی گردن وغیرہ باندھی جائے۔

(٦) حَلَّ: یہ حُلُوْلٌ مصدر نصر سے بمعنی اترنا، اور ضرب سے حِلًّا: حلال ہونا۔ اور تفعیل سے تحلیل بمعنی حلال قرار دینا۔ اور احتلال افتعال سے بمعنی قبضہ کرنا، اِنْحَلّ انفعال سے بمعنی کھل جانا، الگ الگ ہونا، استحلال بمعنی حلال جاننا۔

(٧) اَلْخَلِيْطُ: بمعنی ساتھی و پڑوسی، شوہر، دوست یا شریک یا وہ جماعت جس کا طریقہ بالکل ایک سا ہو، خَلَطَ (ض) خَلْطاً: ملانا، آمیزش کرنا، اور خلیط اس کی جمع خُلُطٌ و خُلَطَاءُ آتی ہیں۔ اس کے معنی بھوسہ ملی ہوئی مٹی کے بھی آتے ہیں۔ اور تفعیل سے اس کے معنی فاسد کر دینا، یا خراب کر دینا۔ وفی القرآن: وان کثیراً من الخلطاء.

(٨) هَدَاءٌ: بمعنی آرام کرنا، بچے کو تھپکا کر سلانا و ساکن ہونا، یقالُ: هَدَأَ يَهْدَأُ (ف) هَدْأً و هُدُوْءاً بمعنی سکون ہونا، رکنا، خواہ آواز کا سکون ہو یا حرکت کا یا اور کسی حیثیت سے ہو، یہاں مراد سکون ہے۔

(٩) اَطِيْطٌ: یعنی کجاوہ کی لکڑی کی آواز یا اونٹوں کی بلبلاہٹ۔ یا وہ آواز جو دو غیر روح اجسام سے ٹکرانے سے پیدا ہو۔ اس سے یہاں مراد، اونٹنی کا کجاوہ ہے اس کی آواز (چرچرانے) کو کہتے ہیں۔ اَطَّ (ض) اَطِيْطاً: آواز نکالنا، چرچرانا، یا صرف اونٹ کی آواز۔

(١٠) اَلْغَطِيْطُ: وهو الصوت الذی یخرج مع نفس النائم یعنی سوتے ہوئے خراٹے لینا اور خرخر کرنا، غَطَّ (ن، ض) غَطًّا و غَطِيْطاً، خراٹے لینا سونے میں۔

☆......☆......☆

سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرِّجَالِ، يَقُوْلُ لِسَمِيْرِهِ فِي الرِّحَالِ: كَيْفَ حُكْمُ سِيْرَتِكَ مَعَ جِيْلِكَ وَجِيْرَتِكَ؟ فَقَالَ أَرْعَى الْجَارَ، وَلَوْ جَارَ، وَ أَبْذُلُ الْوِصَالَ، لِمَنْ صَالَ.

ترجمہ: سنا میں نے ایک بلند آواز والے کو (آدمی کی آواز سنی) لوگوں میں سے (ساتھیوں میں سے) کہ کہہ رہا تھا اپنے افسانہ گو ساتھی سے جو کجاوہ میں تھا، کیسا برتاؤ ہے تیرا اپنے لوگوں کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ۔ پس اس نے کہا کہ میں بہت زیادہ رعایت کرتا ہوں پڑوسیوں کا، اگرچہ وہ مجھ پر ظلم ہی کیوں نہ کریں، اور دوستی کا برتاؤ کرتا ہوں اس کے ساتھ جو (مجھ پر) حملہ کرے۔

(١) صَيِّتًا: صَيِّتٌ، سخت آواز کو کہتے ہیں، یقال: صَيِّتٌ صَائِتٌ. اصل میں، صَاتَ (ن) صَوْتًا بمعنی آواز نکالنا، آواز دینا، بلانا۔ "صیّتٌ" سے مشتق ہے یہ صیغۂ صفت ہے، بمعنی بلند و بھاری آواز والا شخص، کمافی الحدیث: کان العباس رجلاً صَيِّتاً. یہ صیّتٌ

Maktaba Tul Ishaat.com

سے مشتق ہے اصل میں صَیوِتٌ تھا، اس میں واؤ کو یاء سے بدل دیا، اور صوت کی جمع اصوات آتی ہے، جس کے معنی آواز کے ہیں۔

(۲) لِسَمِیْرِہٖ: سمیر بمعنی رات کو قصہ کہنے والا، از نصر یارات میں باتیں کرنے والا (افسانہ گو) کمافی الحدیث: نهى عن السمر بعْدَ الْعِشَاءِ. سَمَرَ (ن) سَمْرًا و سُمُوْرًا بمعنی رات کو نہ سونا، اور باتیں کرتے رہنا۔ اور سمر چاندی رات کو کہتے ہیں کیونکہ ایسی ہی رات میں کہانی کہا کرتے ہیں۔ لہٰذا کہانی والے کو بھی سمیر کہتے ہیں۔

(۳) اَلرِّحَالُ: یہ رَحْلٌ کی جمع ہے بمعنی کجاوہ وسواری، اس کی تصغیر رُحَیْلٌ آتی ہے، از فتح بمعنی کجاوہ باندھنا۔ وفی الحدیث: لاتشدوا الرحال الّا الٰی ثلثةِ مساجد.

(۴) سِیْرَۃٌ: عادت، طریقہ وطرز زندگی اس کی جمع سِیَرٌ ہے، سَارَ (ض) سَیْرًا بمعنی چلنا، روانہ ہونا، سَیَّرَ تفعیل سے چلانا، چلتا کرنا۔ یقال سیرۃ الرجل سوانح عمری، قصہ شخصی۔

(۵) جِیْلٌ (بکسر الجیم) ایک قسم کے لوگوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ ای صنف من الرجال، جیسے ترکی، عربی، چینی، ہندی وغیرہ۔ اس کی جمع اَجْیَالٌ و جِیْلَانٌ.

(۶) جِیْرَۃٌ یہ جمع ہے جَارٌ کی بمعنی پڑوسی، ہمسایہ (پناہ چاہنے والا) اس کی جمع جِیْرَانٌ بھی آتی ہے۔ جَارَ (ن، ض) جَوْرًا بمعنی ظلم کرنا، اس کی جمع جِوَارٌ، اَجْوَارٌ، مُجَاوَرَۃٌ و جِوَارٌ بھی آتی ہیں بمعنی پڑوسی و گھر کے پاس رہنے والا۔ وفی التنزیل: والجار ذی القربٰی والجار الجنب.

(۷) اَرْعَی: یہ رِعَایَۃٌ مصدر سے بمعنی حفاظت کرنا. کما یقال: رَعَی (ف) رَعْیًا و رِعَایَۃً و مَرْعًی بمعنی حفاظت کرنا۔ اس کی جمع رُعَاۃٌ آتی ہے۔ وفی القراٰن: فمارعوھاحق رعایتھا.

(۸) اَلْجَارُ: بمعنی پڑوسی، وہمسایہ، ماخوذ "جَوْرٌ" نصر سے بمعنی ظلم کرنا، جو عدل کی ضد ہے۔ جمع جِوَارٌ و اَجْوَارٌ آتی ہیں اور اس کے مصادر جَارَۃٌ، جَوْرَۃٌ و جُوْرَۃٌ ہیں۔

(۹) اَبْذُلُ: اس کا مصدر "بَذْلٌ" ہے بمعنی خرچ کرنا، از نصر وضرب، اور "بذل" جو بخیل ومنع کی ضد ہے، اور افتعال سے اِبْتِذَالٌ بمعنی ناجائز استعمال کرنا۔

(۱۰) اَلْوِصَالُ: یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنی ملنا، یا ملاقات کرنا، اس کا مجرد وَصَلَ (ض) وَصْلًا بمعنی ملنا، اتصال ہونا۔

(۱۱) صَالَ: یہ صَوْلٌ مصدر سے بمعنی حملہ کرنا، یقال صال علیہ کود پڑنا، حملہ کرنا۔ صَالَ (ن) صَوْلًا و صَوْلَۃً مصادر ہیں۔

☆......☆......☆

وَاَحْتَمِلُ الْخَلِيْطَ، وَلَوْ اَبْدَى التَّخْلِيْطَ، وَاَوَدُّ الْحَمِيْمَ. وَلَوْ جَرَّعَنِي الْحَمِيْمَ، وَاُفَضِّلُ الشَّفِيْقَ، عَلَى الشَّقِيْقِ.

ترجمہ: اور برداشت کرتا ہوں (دوستی کو) اگر چہ وہ منافقانہ (انداز) کیوں نہ ظاہر کرے (یعنی گڑ بڑ ہی کیوں نہ کرے یا دشمنی وعداوت کیوں نہ کرے) اور دوست رکھتا ہوں قریب رشتہ داروں کو اگر چہ وہ گھونٹ گھونٹ پلادے مجھ کو گرم پانی (تکلیف دے) اور ترجیح

Maktaba Tul Ishaat.com

دیتاہوں میں اپنے دوستوں کو اپنے حقیقی بھائیوں پر۔

(۱) اِحتَمِلُ: یہ اِحْتِمَالٌ مصدر افتعال سے بمعنی برداشت کرنا، یا بوجھ اٹھانا۔ یہاں برداشت کرنا مراد ہے، اس کا مجرد حَمَلَ (ض) حَمْلاً اٹھانا، اور تفعل سے تحمل معنی برداشت کرنا۔

(۲) اَلْخَلِيْطُ: بمعنی آمیزش وملاوٹ اس کی جمع خُلُطٌ و خُلَطَاءُ ہیں، یہاں اس کا مضاف محذوف ہے ای ایذاء الخلیط ۔اور خُلَطَاء: وہ شخص ہے جو سفر میں ساتھ ہو۔

(۳) اَبْدَی: یہ اِبْدَاءٌ سے ہے بمعنی ظاہر کرنا، اس کا مجرد بَدَأ (ن) بُدُوًّا و بَدَاءَ ةً بمعنی ظاہر ہونا۔

(۴) اَلتَّخْلِيْطُ: یہ تفعیل سے بمعنی ملانا، یا کسی عمدہ چیز کو بری چیز میں ملا دینا، مجازاً فساد و نفاق مراد لیتے ہیں، اگر دونوں چیزیں ایک جنس سے ہوں تو اسے تخلیط نہ کہیں گے۔ اور اصل میں تخلیط سے مراد ہر وہ شخص ہے جو یہ ظاہر کرے کہ ہم دوست ہیں اور پھر وہ اس کو تکلیف دے اور اسلئے اس کا معنی فساد و اچھی و بری چیزوں کو ملا دینے کے بھی آتے ہیں۔ خَلَطَ (ض) خَلْطًا بمعنی ملانا۔

(۵) اَوَدُّ: (بتشدید الدال) بمعنی دوست رکھنا، از سمع وِدًّا، وَدُوْدًا و مَوَدَّةً وغیرہ بمعنی دوست رکھنا، محبوب رکھنا۔

(۶) اَلْحَمِيْمُ: معنی خالص دوست قریب وعزیز، جمع اَحِمَّاءُ مثل اَخِلَّاءُ ہے اس کے معنی گرم پانی و ٹھنڈا پانی کے بھی آتے ہیں۔ یہ لفظ من الاضداد ہے اگر گرم پانی ہو تو جمع حَمَائِمُ آتی ہے، اگر خالص دوست ہو تو جمع اَحِمَّاءُ آتی ہے۔ یہاں دونوں جگہ جدا جدا معنی مراد ہیں اول حمیم سے بڑی چیز کو تشبیہ دی ہے، اور ثانی حمیم میں استعارہ پایا گیا ہے. کما فی التنزیل: کانه ولی حمیم.

(۷) جَرَّعَ: یہ تَجْرِيْعٌ تفعیل سے ہے بمعنی گھونٹ گھونٹ کر کے پلانا۔ جَرِعَ (ف ،س) جَرْعًا فتح سے و جَرَعًا سمع سے گھونٹ گھونٹ پینا۔ اور جُرْعَةٌ: اس مقدار کو کہتے ہیں جس کو ایک دفعہ نگلا جائے۔

(۸) اُفَضِّلُ: یہ تفضیل سے بمعنی ترجیح دینا، فضیلت دینا۔ مجرد فَضِلَ يَفْضُلُ خود باب موجود ہے، مگر شاذ ہے۔

(۹) اَلشَّفِيْقُ: بمعنی دوست یقال شفق علیه شفقا ای حرص علی خیره. شَفِقَ (س) شَفَقًا بمعنی شفقت کرنا و منه الشفقةُ مہربانی، اِشْفَاق افعال سے معنی ہے ڈرنا، یہاں ہمزہ سلب مأخذ کیلئے ہے۔

(۱۰) اَلشَّقِيْقُ: بمعنی سگا بھائی، شَقِيْق کے اصلی معنی ہے ٹکڑا، نیز حقیقی بھائی کو شقیق اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بھی ایک شخص کے دو ٹکڑے ہیں یا وہ بھی بسبب شرکت کے رحم کا ٹکڑا ہوتا ہے اور باب نصر سے شَقٌّ بمعنی پھاڑنا، چیرنا۔ گویا وہ بھائی بھی ایک چیرا ہوا ٹکڑا ہوتا ہے اپنے دوسرے بھائی کیلئے۔

☆......☆......☆

وَأَفِي لِلْعَشِيْرِ، وَإِنْ لَمْ يُكَافِئَ بِالْعَشِيْرِ، وَأَسْتَقِلُّ الْجَزِيْلَ، لِلنَّزِيْلِ، وَأَغْمُرُ الزَّمِيْلَ، بِالْجَمِيْلِ.

ترجمہ:۔ اور پورا دیتاہوں (ساتھیوں کا حق ادا کرتا ہوں) دوستوں کے واسطے (حق کیلئے) اگرچہ وہ دسواں حصہ بھی بدلہ میں نہ دے، اور کم سمجھتا ہوں کو عطاء کثیر کو (بڑی چیز کو) مہمانوں کیلئے اور ڈھانک لیتا ہوں ساتھیوں کو احسانات سے۔

(۱) اَفِي: یہ صیغہ مضارع واحد متکلم ہے، اس کا مصدر وَفَاءٌ ہے ضرب سے بمعنی پورا کرنا کما یقال وفی بالوعد او العهد. یعنی اس

Maktaba Tul Ishaat.com

نے وعدہ یا عہد پورا کیا۔اورافعال سے اِیْفَاءٌ کے معنی پورا کرنے کے آتے ہیں. کمافی القران: فمن اوفی بماعاھد علیه الله.

(۲) اَلْعَشِیْرُ: (بغیرتاء کے) بمعنی قریب رشتہ، یا معنی میں معاشر یعنی دوست، قبیلہ ساتھ رہنے والا۔خواہ وہ اولادہو یا غیر، اوراس کے معنی بیوی اور خاوند اور میل جول والے کے بھی آتے ہیں۔اس کی جمع عُشَرَاءُ . اور عَشِیْرَۃٌ بمعنی قبیلہ اسکی جمع عَشَائِرُ آتی ہے۔

(۳) لَمْ یُکَافِیْ: یہ مُکَافَاتٌ مصدر، صیغہ نفی جحد بلم در فعل مضارع از مفاعلہ بمعنی پورا کرنا۔

(۴) اَلْعَشِیْرُ: بمعنی دسواں حصہ اس کی جمع عُشَرَاءُ آتی ہے، اور عَشَرَ (ن) عَشْراً و عُشُوْراً بمعنی دسواں حصہ وصول کرنا۔اور معاشر مفاعلہ سے بمعنی مل جل کے رہنا، اور افعال سے اَعْشَرَ بمعنی دس بنانا یا عُشْرٌ دسواں حصہ اور ''عَشَّارٌ'' عُشر وصول کرنے والا۔

(۵) اِسْتَقَلَّ: اس کا مصدر اِسْتِقْلَالٌ ہے بمعنی قلیل سمجھنا، اور یہاں یہی مراد ہے، اور یہ قِلَّۃٌ سے ماخوذ ہے، جو کثرت کی ضد ہے مجرد قَلَّ (ض) قَلِیْلاً کم ہونا۔اور قُلَّۃٌ سے بھی استقلال آتا ہے جس کے معنی ہے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا یا چڑھا دینا۔

(۶) اَلْجَزِیْلُ: یہ صیغہ صفت ہے بمعنی بڑی یا بڑی عطاو بخشش اس کی جمع اَجْزَالٌ و جِزَالٌ آتی ہیں. جَزُلَ (ك) جَزَالَۃً عظیم ہونا، موٹا ہونا۔یہاں مراد عظیم ہے اور موصوف محذوف ہے اور عبارت بلیغ و فصیح کو بھی جزیل کہتے ہیں۔

(۷) لِلنَّزِیْلِ: بمعنی اترنے والا مہمان، یا وہ کھانا جس میں برکت ہو، نُزُلٌ مہمان اس کی جمع نُزَلاءُ آتی ہے. نَزَلَ (ض) نُزُلاً. اترنا اور نَزِلَ (س) نَزَلاً. نزلہ یا زکام کی بیماری میں مبتلا ہونا۔اور ''نُزُلٌ'' کھانے پینے کی وہ چیزیں ہیں جو مہمان کیلئے تیار کی جاتی ہیں، جیسے: ھٰذانزلھم یوم الدین. فَنُزُلٌ من حمیم.

(۸) اَغْمَرُ: یہ غَمْرٌ مصدر (ن) سے بمعنی ڈھانپنا یا ڈھانکنا، احاطہ کرنا، اور پانی کا بلند ہونا۔اور کرم سے غُمُوْرَۃٌ و غَمَارَۃٌ بمعنی زیادہ ہونا۔

(۹) اَلزَّمِیْلُ: رفیق سفر، ردیف، ساتھی اس کی جمع زُمَلَاءُ آتی ہے اور اگر ایک اونٹ پر دو سوار ہوں تو یہ ہر یک دوسرے کیلئے زمیل ہوتا ہے. زَمَلَ (ن) زَمْلاً بمعنی ردیف بنالینا۔

(۱۰) اَلْجَمِیْلُ: یہ جَمَالٌ سے مشتق ہے، بمعنی خوبصورتی اور رونق اور وہ جو سیرت وصورت میں خوب ہو از کرم بمعنی جمیل وحسین ہونا، اور یہاں مضاف محذوف ہے ای بالعطاء الجمیل.

☆......☆......☆

أُنْزِلُ سَمِیْرِیْ، مَنْزِلَةَ أَمِیْرِیْ، وَاُحِلُّ اَنِیْسِیْ، مَحَلَّ رَئِیْسِیْ ، وَاَوْدِعُ مَعَارِفِیْ، عَوَارِفِیْ.

ترجمہ:۔اور اُتارتا ہوں میں اپنے قصہ گو ساتھی کو اپنے حاکم کی رتبہ میں، اور خیال کرتا ہوں اپنے دوست کو اپنے سردار کی جگہ میں اور امانت رکھتا ہوں اپنے عطیہ کو جاننے والوں کے پاس۔

(۱) اُنْزِلُ: اِنْزَالٌ افعال سے اتارنا اور مجرد ضرب سے اترنا۔اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

(۲) سَمِیْرِیْ: سَمِیْر وہ شخص ہے جو رات کو دوست کے ساتھ باتیں کرے اور اس کو قصہ سنائے ''افسانہ گو دوست'' اسکی جمع سُمَرَاءُ

Maktaba Tul Ishaat.com

آتی ہے اور سَامِر کی جمع سَمّار ہے۔

(۳) مَنْزِل: صیغہ اسم ظرف ہے از ضرب اترنے کی جگہ، اس سے قبل تحقیق گزر چکی ہے۔

(۴) اَمِیْرِیْ: بمعنی امیر و سردار یا شریف لوگ اس کی جمع اُمَرَاءُ اور نصر سے اَمْرًا و آمِرَةً و اِمَارَةً بمعنی حکم کرنا، طلب فعل کرنا، سمع سے مصدر اَمَرًا، اور کرم سے اِمَارَةً و اِمْرَةً بمعنی امیر ہونا، حاکم ہونا، والی بننا. قَالَ تَعَالٰی: وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

(۵) اُحِلُّ: اس کا مصدر اِحْلَالٌ ہے، از افعال معنی حلال کرنا، اتارنا، واجب کرنا، حَلَّ (ض) حَلَالًا حلال کرنا، حَلَّ (ن) حُلُوْلًا بمعنی اترنا، داخل ہونا، مہمان بننا. ومنه المَحَلُّ (بفتح الميم) اترنے کی جگہ و الجمعُ مِحَال۔

(۶) اَنِیْسٌ: یہ اُنْسٌ سے مشتق ہے، بمعنی میل جول، دوست۔ اور اَنِیْس صیغۂ صفت ہے از سمع وضرب و کرم بمعنی مُؤَانِسٌ یعنی دل بہلانے والا۔ یا انیس صیغۂ اسم فاعل ہے از کرم۔

(۷) رَئِیْسٌ: "رَیْسٌ" سے مشتق ہے بمعنی سردار قوم اس کی جمع رُؤَسَا ہے کرم رَؤُسٌ، رِئَاسَةٌ رئیس ہونا، سردار ہونا۔ اور ضرب سے رأسًا، رئیس ہونا۔

(۸) اَوْدَعُ: یہ اِیْدَاعٌ مصدر سے بمعنی ودیعت رکھنا، مجرد فتح سے الوداع کرنا۔ گزر چکا ہے۔ امانت اور ودیعت میں فرق: ودیعت تو یہ ہے کہ مالک اپنی مملوکہ شئے دوسرے کے پاس حفاظت کی غرض سے رکھے اور امانت: "مَایَجِبُ حِفْظُهٗ" (جس کی حفاظت لازم ہو) کو کہتے ہیں، اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ مالک نے خود وہ چیز کسی کے پاس امانت رکھی ہو جیسے لقطہ اس میں یہ صورت بھی داخل ہے کہ کسی کی کتاب کہیں سے ملی اس کو اٹھالیا، تو یہ امانت ہے ودیعت نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ودیعت خاص ہے اور امانت عام۔

(۹) مَعَارِفِیْ: یہ جمع ہے مَعْرِفٌ (بفتح الراء و كسرها) کی بمعنی چہرہ یا چہرے کے محاسن اور یہ (بفتح الراء و كسرها) دونوں طرح مستعمل ہے یہاں مراد "عطایا" ہیں۔

(۱۰) عَوَارِفِیْ: یہ جمع ہے عَارِفَةٌ کی بمعنی عطیہ اور پہچاننے والا یا رزق و احسان کے معنی میں بھی مستعمل ہے، یہاں جاننے والے مراد ہیں۔

☆......☆......☆

وَأُوْلِیْ مُرَافِقِیْ، مَرَافِقِیْ، وَأُلِیْنُ مَقَالِیْ، لِلْقَالِیْ، وَأُدِیْمُ تَسَآلِیْ، عَنِ السَّالِیْ، وَاَرْضٰی مِنَ الْوَفَاءِ، بِاللَّفَاءِ.

ترجمہ:۔ اور دیتا ہوں میں اپنے ساتھیوں کو منافع (اپنے ساتھیوں کی مدد کرتا ہوں) اور ملائم بات کرتا ہوں اپنے دشمنوں سے (اپنے دشمنوں سے بھی میٹھی بات کرتا ہوں) اور ہمیشہ خبر گیری رکھتا ہوں اس شخص کی جو مجھ سے بے غم ہے، یا بھول چکا ہے، اور راضی ہوتا ہوں تھوڑی چیز سے۔

(۱) اُوْلِیْ: یہ اِیْلَاءٌ سے ہے بمعنی قسم کھانا، بخشش کرنا، بارش برسانا اگر یہ ولایت سے ماخوذ ہے تو معنی ہے حاکم بنانا۔ اگر "ولی" سے ماخوذ ہے تو معنی ہے نزدیک کرنا، یا "الیة" سے بمعنی قسم اس کی جمع "الایا" ہے تو معنی ایلاء کے قسم کھانا، یا ولیٌّ سے معنی شروع ربیع کی بارش کی ہے، تو یہاں "ایلاء" کے معنی عطا کو برسانا۔ اور عطا کو بارش کیساتھ تشبیہ دی ہے، مراد عطاء ہی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) مُوَافِقِيْ: از مفاعلت بمعنی دوستی کرنا یہ مُوَافِقٌ صیغہ اسم فاعل ہے مصدر مُوَافَقَةٌ ہے بمعنی سفر میں ساتھ رہنا، اور مرافق بمعنی رفیق سفر، یا سفر کا ساتھی۔ مجرد (ن، س، ک) سے ہے اس کے معنی نرمی کرنا، اور اس کے صلہ میں باء، لام، اور ''علی'' آتے ہیں۔

(۳) مَرَافِقِيْ: (بفتح الميم) نفع اور یہ مرفق کی جمع ہے، کمافی القران: يُهَيِّئْ لكم من امركم مِرْفَقًا. اور مِرْفَق کہنی کو بھی کہتے ہیں مجرد ''رِفْــق'' ہے اس کے صلہ میں ''باء، لام، علی'' آتے ہیں نصر سے نفع پہنچانا اور سمع و تفعیل سے بمعنی نرمی برتنا، رحم کرنا، ارتفاق افتعال سے فائدہ اٹھانا رفیق بمعنی ساتھی جمع رُفَقَاءُ آتی ہے۔

(۴) اُلِيْنُ: یہ لَيِّنٌ سے مشتق ہے جس کے معنی نرمی کے ہیں، اس کے مصدر لَيِناً، لياناً از ضرب، نرم جو ضد ہے صلب وخشن کی بمعنی نرم ہونا اور افعال سے ''الأن''، بمعنی نرم کرنا۔ اور لَيِّنٌ صیغہ صفت ہے۔ وفي القران: فبمارحمة من الله لنت لهم.

(۵) مَقَالِيْ: یہ قول سے مصدر میمی ہے معنی بات کرنا، از نصر وضرب و منه مَقَالٌ بمعنی گفتگو اجوف واوی ہے۔ نصر سے بات چیت کرنا اور ضرب سے دوپہر کو قیلولہ کرنا، مر تحقیقہ۔

(۶) لِلْقَالِيْ: شدت بغض و دشمنی رکھنے والا. قَلٰی (ض) قَلَاءً وَقَلْيًا بمعنی گوشت بھوننا۔ قَلِیَ (س) قَلَاءً و مَقْلِيَةً مبغوض رکھنا۔ ای البغضة وفي القران: ماودعك ربك وماقلى .

(۷) اُدِيْمُ: یہ اِدَامَةٌ سے ہے بمعنی ہمیشگی کرنا، مداومت کرنا. دَامَ (ن) دَوْمًــا و دَوَامًــا. ای ثبت و استمرّ اور دَامَ يَدَامُ (س) دَوْمًا و دَوَامًا بمعنی ہمیشہ ہونا، ثابت ہونا، ساکن ہونا یا یہ ''ادامٌ'' سے ہے بمعنی ہمیشہ. وفي الفرقان: مادامت السموات والارض.

(۸) تَسْآلِيْ: اس کے معنی ہے مبالغة في السؤال یعنی بہت مانگنا۔ اس میں ''ت'' زائدہ ہے یا مبالغہ کیلئے ہے، اور تسآلی مصدر مضاف ہے فاعل کی طرف۔

(۹) اَلسَّالِيْ: صیغہ اسم فاعل، سَــالَ (ن) سَلْوًا و سُلُوًّا و سُلْوَانًا. محبت کو ترک کرنا، بے غم ہو جانا، بھول جانا یا دوستی کو چھوڑنے والا۔ اور سَلِیَ (س) سُلِيًّا بمعنی فراموش کرنا۔

(۱۰) اَلْوَفَاءُ: مصدر از ضرب معنی وعدہ پورا کرنا۔ اور مفاعلہ وَافَامُوَافَاةً بمعنی اچانک آنا، اور تفعل سے تَوَفّٰی اور اِسْتَوْفٰی بمعنی پورا وصول کرنا۔

(۱۱) بِاللَّفَاءِ: (بفتح اللام) بمعنی قليل الشئ اور حقیر چیز۔ يقال لفاحقه ای اعطاه. از فتح بمعنی پانا۔ لَفَاءَ (ف) لَفَاءً بمعنی کم کرنا، پورا کرنا۔ من الاضداد اور یہ مہموز لام ہے۔

☆......☆......☆

وَاَقْنَعُ مِنَ الْجَزَاءِ، بِأَقَلِّ الْاَجْزَاءِ، وَلَا أَتَظَلَّمُ، حِيْنَ أُظْلَمُ، وَلَا أَنْقِمُ، وَلَوْ لَدَغَنِي الْاَرْقَمُ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: وَيْكَ.

ترجمہ:۔ اور قناعت کر لیتا ہوں تھوڑی سی جزا سے (یعنی تھوڑے سے بدلہ پر قناعت کر لیتا ہوں) اور نہ فریاد ظلم کرتا ہوں (ظلم کی

Maktaba Tul Ishaat.com

شکایت کرتا ہوں) جس وقت کہ میں ظلم کیا جاؤں اور کبھی بدلہ نہیں لیتا ہوں اگر چہ مجھے خبیث سانپ ہی کیوں نہ کاٹے۔ پس کہا اس شخص نے کہ افسوس ہے تجھ پر۔

(۱) اَقْنَعُ: صیغہ واحد متکلم از فتح بمعنی راضی وخوشی ہونا، قَنِعَ (س) قَنَعًا و قَنَاعَةً و قُنَاعًا بمعنی اپنی مقسوم پر راضی ہونا۔ از فتح قُنوعا بمعنی سوال کرنا، ذلیل ہونا۔ اور اس کے اصلی معنی ہے چھپانا، اور قانع کو قانع اسلئے کہتے ہیں کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتا۔ اور اپنی حالت کو چھپائے رکھتا ہے، لوگ اس کو غنی سمجھتے ہیں، اور اقتنع افتعال سے اکتفاء کرنا، تفعیل سے بمعنی قانع بنانا۔

(۲) اَلْجَزَاءُ: کسی چیز کا بدلہ، یقال جزاه به وعليه. جَزَاءُ مصدر از فتح وضرب اور جَازِيَةٌ کی جمع جَوَازِیْ ہے. جزیٰ یَجْزِی (ض) جَزَاءً معنی پورا کرنا، ادا کرنا، بدلہ دینا۔ وفی القران: جزاء وفاقا.

(۳) اَقَلُّ: یہ قلیل سے بمعنی بہت تھوڑا از ضرب قِلَّةً معنی کم ہونا، تھوڑا ہونا. قَلَّلَ تفعیل سے معنی کم کرنا، استقل استفعال سے قلیل سمجھنا، اور استقلال کے معنی خود مختاری۔

(٤) اَلْاَجْزَاءُ: یہ جُزْءٌ کی جمع ہے بمعنی بعض الشئ. جَزَأَ يَجْزَأُ (ف) جَزْأً بمعنی تقسیم کرنا، جز لینا اور جَزْءٌ (بفتح الجیم) مصدر ہے معنی ٹکڑا یا بعض۔

(۵) اَتَظَلَّمُ: از تفعل اس کا مصدر "تَظَلُّمٌ" ہے بمعنی ظلم کرنا، یا ظلم کی شکایت کرنا۔ تحقیق گزر چکی ہے۔

(٦) اُظْلَمُ: صیغہ واحد متکلم مضارع مجہول از ضرب ظلم کرنا، زیادتی کرنا۔ اور اصطلاح میں ظلم کہتے ہیں۔ وضع الشئ فی غیر محله.

(۷) اَنْقَمُ: صیغہ واحد متکلم از (ض، س) معنی برا سمجھنا، نفرت کرنا، عیب لگانا۔ اسی سے "نَقْمَةٌ" بمعنی عذاب وسزا آتا ہے۔ وفی القران: وما نقموا منهم الّا ان يؤمنوا. انتقم افتعال سے بمعنی بدلہ لینا۔

(۸) لَدَغَ: از فتح معنی بچھو کا ڈنک مارنا، وعند البعض لَدَغَ: سانپ کے کاٹنے کو یا منہ سے کاٹنے کو کہتے ہیں۔ اور "لَسَعٌ" بچھو کے کاٹنے یا ڈنک مارنے کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع لَدْغٰی و لُدَغَاءُ آتی ہیں یہ "لَدَغٌ" مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۹) اَلْاَرْقَمُ: بہت زہریلا سانپ جس کی پشت پر سیاہ نقطہ یا لکیریں ہوں یا جس کے بدن پہ سیاہ دھبے ہوتے ہیں۔ اس کی جمع اَرَاقِمُ ہے، جس کو چتکبرا، یا چتلا سانپ یا خبیث سانپ کہتے ہیں، اس کے مؤنث کو "رَقْشَاءُ" (بالشين والمد) کہتے ہیں رقماء نہیں کہتے. بقول بعض ارقم مذکر سانپ کو کہتے ہیں. رَقَمَ (ن) رَقْمًا نقش نگار کرنا، تحریر کرنا، نقطہ اور زیروزبر وغیرہ لگانا. وَقَالَ تَعَالٰی: فی کتاب مرقوم .

(۱۰) وَيْلَكَ: میں "کاف" ضمیر خطاب ہے، اور "وی" کلمہ زجر وتنبیہ کیلئے یا تعجب کیلئے ہے اور یہ کبھی "ویل" کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ اصل میں "ویلك" تھا لام کو حذف کر دیا اور کبھی لام کو "ح" سے بدل کر "ویح" کہتے ہیں۔ اور "ویل" کے معنی ہلاکت وشر کے بھی ہیں۔ ویل اور ویح میں فرق: "ویل" اس شخص کیلئے استعمال کرتے ہیں جو مستحق مصیبت ہو کر اس میں گرفتار ہو گیا ہو اور ویح۔ اس شخص کیلئے بولتے ہیں جو مستحق مصیبت نہ ہو اور اس میں گرفتار ہو گیا ہو۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

يَا بُنَيَّ إِنَّمَا يُضَنُّ بِالضَّنِينِ، وَيُنَافَسُ فِي الثَّمِينِ؛ لٰكِنْ أَنَا لَا آتِي، غَيْرَ الْمُوَاتِي، وَلَا أَسِمُ الْعَاتِي، بِمُرَاعَاتِي.

ترجمہ:۔ اے میرے پیارے بیٹے! بیشک کہ بخل کیا جاتا ہے بخیل کے ساتھ، اور رغبت کی جاتی ہے قیمتی چیزوں میں، لیکن نہیں آتا ہوں میں ایسے شخص کے پاس جو غیر موافق (یعنی احسان سے پیش نہیں آتا) اور نہ نشانہ لگاتا ہوں کسی متکبر پر اپنی رعایتوں کا، یعنی مہربانی نہیں کرتا ہوں۔

(۱) بُنَيَّ: یہ ابن کی تصغیر ہے یہ اصل میں بنوی تھا، یہ بنی کی تصغیر ہے واؤ یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے واؤ کو یاء کر دیا اور اس کی یاء متکلم کی طرف اضافت کر دی تو تین یاء جمع ہو گئیں اس میں سے ایک یاء کو تخفیفاً گرا دیا پھر ایک یاء کو دوسری یاء میں ادغام کر دیا "بُنَيَّ" ہو گیا ابن کی جمع بَنُوْن و اَبْنَاءُ آتی ہیں۔

(۲) يُضَنُّ: مضارع از سمع معنی بخل کرنا، اور "ضَائِن" وہ اشیاء ہیں جن کی نفاست کی وجہ سے ان پر بخل کیا جائے۔ اور اسی سے "ضنین" آتا ہے کما في التنزيل: وما هو على الغيب بضنين. ضَنّ (س) ضِنًّا، ضِنَّةً، ضَنَانَةً و مَضَنَّةً بمعنی کنجوسی کرنا، بخیلی کرنا۔

(۳) بِالضَّنِيْنِ: یعنی بخیل، اگر بالزاء ہو تو معنی ہے تہمت، اگر بالظاء ہو تو گمان و یقین کرنے کے آتے ہیں۔ اگر بالذال ہو تو معنی ہے ریٹھ۔

(۴) يُنَافَسُ: از مفاعلت بمعنی رغبت کرنا، اصله نفس الشئ نَفَاسَةً فهو نفيس اى صار مرغوبا اس کی جمع نَفَاسٌ مجرد کرم سے۔

(۵) اَلثَّمِيْنُ: بمعنی بیش قیمتی چیز، زیادہ قیمتی اشیاء۔ ثمن کی جمع اَثْمَانٌ و اَثْمِنَةٌ و اَثْمُنٌ آتی ہیں۔ کما في الحديث: ثامنوني بحائطكم. ثامنت الرجل في البيع اى ساومته.

(۶) آتِيْ: أَتىٰ يَأْتِيْ (ض) إتيان مصدر ہے، آنا، و کرنا، اور افعال سے إیتاء معنی ادا کرنا، مر تحقیقه۔

(۷) اَلْمُوَاتِيْ: مصدر مُوَاتَاةٌ از مفاعلہ بمعنی مطیع ہونا و موافق ہونا، اس کی ماضی واتی يُوَاتِي مُوَاتَاةً.

(۸) اَسِمُ: صیغہ واحد متکلم مضارع معنی علامت یا داغ لگانا، ضرب سے اور یہاں خیر و کرم کا ظاہر کرنا، مراد ہے اس کا مصدر وِسْمًا و سِمَةً ہے جبکہ وہ داغ لگائے۔

(۹) اَلْعَاتِيْ: یہ عُتُوًّا یا عَتِيًّا، نصر سے معنی تکبر کرنا، حد سے بڑھنا، ظالم و متکبر جو کسی کی نصیحت نہ سنے یا حد سے تجاوز کرنا، اور سرکشی کرنا۔ اور عَاتِيْ کی جمع عِتَاةٌ آتی ہے۔ کما في القران: وعتوا عُتُوًّا كبيراً.

(۱۰) مُرَاعَاتِيْ: یہ مُرَاعَاةٌ مصدر مفاعلہ ہے بمعنی محافظت و رعایت کرنا، کما يقال راع الامر جبکہ وہ حفاظت کرے یا نگہبانی کرے۔

☆......☆......☆

وَلَا أُصَافِي، مَنْ يَأْبىٰ إِنْصَافِي، وَلَا أُوَاخِي، مَنْ يُلْغِي الْأَوَاخِي، وَلَا أُمَالِي، مَنْ يُخَيِّبُ آمَالِي، وَلَا أُبَالِي، بِمَنْ صَرَمَ حِبَالِي.

ترجمہ:۔ اور نہ خالص دوستی کرتا ہوں اس شخص سے جو انکار کرے میرے انصاف کا (میری خدمت کا) اور نہ بھائی چارہ کرتا ہوں اس

Maktaba Tul Ishaat.com

شخص سے جو میرے تعلقات کو لغو قرار دے، اور نہیں مدد کرتا ہوں اس شخص کی جو محروم کر دے میری امیدیں (امید پوری نہ کرے) اور پرواہ نہیں کرتا ہوں اس شخص کی جس نے میرے رشتۂ محبت کو توڑ دیا۔

(۱) اُصَافِیْ: مُصَافَاتٌ مصدر مفاعلت سے بمعنی خالص دوستی کرنا، جو نفاق کے ساتھ نہ ہو مجرد (ن) صَفْوًا و صَفْوَةً (بحرکات ثلثہ)۔

(۲) اَبٰی یَابٰی: از فتح بمعنی انکار کرنا و بے قدری کرنا۔ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: ابٰی و استکبر و کان من الکافرین ۔ اور ضرب سے بھی مستعمل ہے۔

(۳) اِنْصَاف: بمعنی برابر و عدل کرنا، یہ "نصف" سے ماخوذ ہے، چونکہ مدعی و مدعا علیہ انصاف میں برابر رکھے جاتے ہیں اس میں رعایت نہیں کی جاتی ہے۔ کمایقال انصف بین الرجلین ای عدل بینهما. نَصَفَ (ن، ض) نِصْفاً بمعنی نصف کو پہنچنا۔

(۴) اُوَاخِیْ: یہ مُوَاخَاتٌ مفاعلہ سے ہے بمعنی بھائی چارہ قائم کرنا۔ اور یہ اخوت سے ماخوذ ہے جس کے معنی بھائی بنانے کے ہیں، کما یقال آخی الرجل مُوَاخَاةً و إخَاءً. بھائی بنانا۔ مجرد اَخَا یأخو (ن) اُخُوَّةً بمعنی بھائی یا دوست ہونا یا بننا. کمافی الحدیث: آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین المهاجرین و الانصار.

(۵) یُلْغِیْ: یہ اِلْغَاءٌ مصدر سے معنی لغو کر دینا، باطل کر دینا، محروم کر دینا، از افعال، مجرد نصر سے لَغَا یَلْغُوْ (ن) لَغْوًا. بے ہودہ بکنا، باطل ہونا۔

(۶) اَوَاخِیْ: یہ اُخِیَّةٌ کی جمع ہے بمعنی اسباب محبت، تعلقات، اور اس کے مفرد میں چار لغات ہیں: اخیّةٌ و اخیَةٌ (بالمد و القصر بتشدید الیاء و تخفیفها) اس رسی کو کہتے ہیں جو گائے وغیرہ کے گلے میں ڈال کر کھونٹے سے باندھتے ہیں، اور وہیں پھرتی رہتی ہے، اس سے مراد تعلقات ہیں یعنی میں ان لوگوں سے بھائی بندی نہیں کرتا، جو تعلقات کو برباد کر دیتے ہیں۔

(۷) اُمَالِیْ: یہ مُمَالَاتٌ مصدر از مفاعلہ معنی ہے حسن خلق کے برتاؤ کرنا، یا مدد کرنا۔ اس کا واحد اَمَلٌ ہے بمعنی امید مجرد فتح سے مَلاءً و مِلاءَةً پُر کرنا، بھر دینا اور سمع سے مَلْأً. بھر جانا۔

(۸) یُخَیِّبُ: از تفعیل معنی محروم کرنا۔ خَبَا (ن) خَبْوًا بمعنی آگ کا ٹھنڈا ہونا، بجھنا۔ وَقَالَ تَعَالٰی: و قد خاب من افتری.

(۹) لَا اُبَالِیْ: اس کا مصدر مُبَالَاةٌ از مفاعلہ معنی پرواہ کرنا، بعض کہتے ہیں کہ یہ منفی ضرور استعمال ہوتا ہے، لیکن شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ فرماتے ہیں، مثبت بھی مستعمل ہے۔

(۱۰) صَرَمَ: از ضرب معنی کاٹنا، اور صَرَمٌ کے معنی دوست سے قطع تعلق کرنے کے بھی ہیں اور معشوق سے قطع تعلق کیلئے لفظ ہجر آتا ہے۔ وفی التنزیل: اذاقسموا لیصرمنها مصبحین.

(۱۱) حِبَالِیْ: یہ حَبْلٌ کی جمع ہے معنی رسّی اس کی جمع اَحْبُلٌ و حُبُوْلٌ و اَحْبَالٌ آتی ہیں، اور نصر سے بمعنی رسی سے باندھنا۔

☆......☆......☆

وَلَا اُدَارِیْ، مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِیْ، وَلَا اُعْطِیْ زِمَامِیْ، مَنْ یُخْفِرُ ذِمَامِیْ، وَلَا اَبْذُلُ وِدَادِیْ،

Maktaba Tul Ishaat.com

لِأَضْدَادِیْ، وَلَا أَدَعُ إِیْعَادِیْ، لِلْمُعَادِیْ.

ترجمہ:۔اور نہیں نرمی کرتا ہوں میں اس شخص سے جو میرے مرتبہ سے ناواقف ہو اور نہیں دیتا ہوں میں اس شخص کو اپنی لگام جو میرے وعدہ کو توڑ دے، اور نہیں خرچ کرتا ہوں میں اپنی محبت کو اپنے دشمنوں کیلئے اور نہیں چھوڑتا ہوں میں اپنی دھمکی کو دشمنوں کیلئے (یعنی ہمیشہ دھمکاتا رہتا ہوں)

(۱) أُدَارِیْ: یہ مُدَارَاتٌ سے ہے از مفاعلہ بمعنی نرمی کرنا اور مجرد دَرَی (ض) دَرْیًا حیلہ سے جاننے کے ہیں، مرتحقیقہ۔

(۲) جَهِلَ: از سمع جاہل و نہ جاننا، وان پڑھ ہونا، اس کی صفت جاہل اور جمع جُهَّال ہے، مرتحقیقہ۔

(۳) مِقْدَارٌ: بمعنی توانائی و اندازہ و پیمانہ اس کی جمع مَقَادِیْرُ آتی ہے۔ اور یہاں اس سے مراد قدر و مرتبہ اور عزت ہے تو معنی یوں ہوے کہ نرمی نہیں کرتا ہوں میں ان لوگوں سے جو ناواقف ہیں میرے رتبہ سے۔

(۴) أُعْطِیْ: إِعْطَاءٌ بمعنی دینا و بخشش کرنا از افعال، مرتحقیقہ۔

(۵) زِمَامِیْ: (بالزاء) بمعنی لگام، نکیل، باگ، مہار اس کی جمع اَزِمَّةٌ ہے، اور زِمَامُ النَّعْلِ یعنی جوتے کا تسمہ۔ اگر ذمام (بالذال) ہو تو اس کے معنی ہے وعدہ اور تاوان اور حق و مرتبہ کے آتے ہیں۔ اس کی جمع اَذِمَّة اور ذِمَّة کی جمع ذِمَمٌ ہے، زَمّ (ن) زمًّـا بمعنی لگام دینا یا لگام باندھنا۔ اور زِمَـامٌ کے معنی سردار کے بھی ہیں اور اگر ضَـمَاد (بالضاد) ہو تو معنی ہے آپس میں ملانے کے ہیں۔ وفی القرآن:

لا یرقبون فی مؤمن الّا و لا ذمّة.

(۶) یُخْفِرُ: اِخْفَارٌ مصدر سے بمعنی وعدہ کو توڑنا، عذر کرنا، بے وفائی کرنا۔ مجرد نصر و ضرب سے خُفرٌ و خُفُوْرٌ مصدر ہیں بمعنی توڑنا، بے وفائی کرنا۔ خَفَرَ (ض) خَفْرًا و خَفَرًا۔ پورا کرنا (من الاضداد)

(۷) ذِمَامِیْ: اگر (بالذال) ہو تو بمعنی حق و عہد، تاوان، امان، مرتبہ جمع اذمة و ذمة بھی ایسا ہی ذُمَمٌ بھی آتی ہے۔

(۸) اَبْذُلُ: صیغہ واحد متکلم از نصر اس کا مصدر بَذْلٌ ہے معنی خرچ کرنا جو منع کی ضد ہے۔

(۹) وِدَادِیْ: اس کے معنی محبت اور دوستی کے آتے ہیں۔ سمع سے وَدًّا وَدُوْدًا مَوَدَّةً وغیرہ ہیں۔

(۱۰) اَضْدَادِیْ: یہ "ضِدٌّ" کی جمع ہے مخالف، دشمن از نصر ضِدًّا بمعنی دفع کرنا، غالب آنا، اور اس کی جمع ضِدٌّ بلفظ مفرد بھی آتی ہے یعنی اور میں خرچ نہیں کرتا اپنی دوستی کو دشمنی کیلئے۔ و فی التنزیل: ویکونون علیھم ضِدًّا.

(۱۱) لَا اَدَعُ: اس کا مصدر وَدَعٌ ہے بمعنی چھوڑنا از فتح اور اس کا فعل مصدر اور فعل ماضی بہت ہی قلیل الاستعمال ہیں۔

(۱۲) اِیْعَادٌ: اس کے معنی ڈرانے اور دھمکانے کے آتے ہیں، اور یہ مصدر ہے افعال کا یُقَالُ اَوْعَدَ اِیْعَادًا جبکہ وہ دھمکی دے اور وعدہ کرے یہ وعیدٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی ڈانٹنا، خوف دلانا۔ علامہ جوہریؒ کہتے ہیں، وعدہ کا استعمال خیر و شر دونوں میں ہوتا ہے اور "ایعاد" کہتے ہیں کسی کو ضرر پہنچانا کیلئے وعدہ کرنا، بخلاف وعدہ کے کہ وہ عام ہے چاہے اس میں کسی کے ضرر کیلئے وعدہ ہو یا نہ ہو۔ اس سے ایعاد اور وعدہ میں فرق واضح ہوگیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۳)لِلْمُعَادِیْ: از مفاعلہ اس کا مصدر مُعَادَاتٌ آتا ہے جسکے معنی ظاہر و باطن دونوں طرح سے دشمنی کرنے کے آتے ہیں اور مُعَادَاۃٌ بمعنی دشمنی کرنا۔ معادی مخالف کو کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

وَلَاأَغْرِسُ الْاَیَادِیْ، فِیْ أَرْضِ الْاَعَادِیْ، وَلَاأَسْمَحُ بِمُوَاسَاتِیْ، لِمَنْ یَفْرَحُ بِمَسَاآتِیْ، وَلَاأَرٰی الْتِفَاتِیْ، إِلٰی مَنْ یَشْمَتُ بِوَفَاتِیْ.

ترجمہ:۔اورنہیں درخت لگاتا ہوں میں اپنی محبت کا دشمنوں کی زمین میں (دشمنوں کو نعمت نہیں دیتا) اور نہ میں غمخواری کرتا ہوں ایسے شخص کی جو میری برائی سے خوش ہو، اور نہ میں دیکھتا ہوں التفات سے (نظر عنایت سے) اس شخص کی طرف جو میری موت سے خوش ہو۔

(۱)اَغْرِسُ: غَرْسٌ وغِرَاسَۃٌ مصدر سے بمعنی درخت لگانا،، بونا، ازضرب اور غَرْسٌ کی جمع اَغْرَاسٌ، وغِرَاسٌ آتی ہیں اور اَغْرَسَ افعال سے بمعنی زمین میں نصب کرنا، پودہ لگانا، غِرْسٌ (بکسر الغین) معنی چھوٹے چھوٹے پودے جو بوئے جاتے ہیں۔ یا بیج اور غَرْسٌ: (بفتح الغین) بمعنی پودا جمع اس کی اَغْرَاسٌ ہے۔

(۲)اَیَادِیْ: یہ یَدٌکی جمع الجمع ہے اور یَدٌ کی جمع اَیْدِی بمعنی نعمت اور ''ایادی'' کا اکثر استعمال نعمت کے معنی میں ہوتا ہے۔ مرتحقیقہ

(۳)اَرْضٌ: زمین جمع اَرْضُوْنَ اَرَاضٍ، اَرُوْضٌ آتی ہیں، قد مرتحقیقہ۔

(۴)اَعَادِیْ: یہ واحد وجمع دونوں کیلئے مستعمل ہے یہ عَدُوٌّ سے ہے اور اس کی جمع اَعْدَاءُ آتی ہے اور اس کی جمع اَعَادٍ بھی ہے بمعنی دشمن اور عَدُوٌّ خود بھی بطورِ جمع مستعمل ہوتا ہے۔

(۵)اَسْمَحُ: ازکرم سَمْحٌ وسَمَاحَۃٌ بمعنی جوانمردی، بہادری اور سخاوت۔ مرتحقیقہ

(۶)مُوَاسَاۃٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی مدد کرنا، ہمدردی کرنا، ہر طرح سے غمخواری کرنا، یُقَالُ: آسیٰ الرجلُ فی مالہ یعنی اس نے اس کے ساتھ مالی ہمدردی کی۔

(۷)بِمُسَاآتِیْ: یہ جمع ہے مَسَاءَۃٌ کی جو اسم مصدر ہے جسکے معنی بُرائی کے ہیں، سَاءَ (ن) یَسُوْءُ سَوْئًا بمعنی بُرا ہونا، یا بُرا کرنا، تکلیف دینا۔

(۸)اِلْتِفَاتِیْ: یہ اِلْتِفَاتٌ مصدر از افتعال بمعنی جھکنا، متوجہ ہونا، گوشۂ چشم سے اچانک کسی کو دیکھنا، مجرد ضرب سے ہے لُفْتٌ بمعنی پھیرنا، گھمانا مصدر لَفْتًا اور تفعیل سے پھیرنا، ہٹانا تلفت تفعل سے متوجہ ہونا. وفی القراٰن: لتلفتنا عمّا وجدنا علیہ آباء نا.

(۹)یَشْمِتُ: صیغہ مضارع از سمع وضرب اسکا مصدر شَمَاتَۃٌ ہے جس کے معنی دشمن یا کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کے ہیں. ومنہ التشمیتُ وھو دعاء للعاطس کانّہ ازالۃ الشماتۃ عنہ بالدعاء لہ یعنی چھینکنے والے کیلئے دعا کرنا، اس میں خاصہ سلب ہے۔

(۱۰)وَفَاۃٌ: موت اس کی جمع وَفِیَاتٌ ہے جیسے وفیات الاعیان. قد مرتحقیقہ۔

☆......☆......☆

وَلَاأُخَصُّ بِحِبَائِیْ، إِلَّاأَحِبَّائِیْ، وَلَاأَسْتَطِبُّ لِدَائِیْ، غَیْرَ أوِدَّائِیْ، وَلَاأُمَلِّكُ خُلَّتِیْ، مَنْ لَایَسُدُّ خَلَّتِیْ، وَلَاأُصْفِیْ نِیَّتِیْ.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور نہیں خاص کرتا ہوں میں اپنی عطاء کو اپنے احباب کے علاوہ (کسی کیلئے) اور نہیں بناتا ہوں معالج اپنے درد کیلئے اپنے دوستوں کے علاوہ اور نہیں مالک بناتا ہوں اپنی خالص دوستی کا اس شخص کو جو دور نہ کر سکے میری محتاجی کو۔اور نہیں صاف رکھتا ہوں اپنی نیت کو نہ میں نیک نیتی کرتا ہوں۔

(۱) اَخُصُّ: صیغہ واحد متکلم از نصر بمعنی خاص ہونا اسکے مصادر خَصًّا و خصُوْصًا و خُصُوْصِیَّۃً ہیں بمعنی خاص ہونا۔

(۲) بِحِبَائِیْ: (بکسر الحاء) حِبَاءٌ، حَبْوَۃٌ مصدر بمعنی بخشش۔بغیر عوض کے دینا۔بِحِبَائِیْ (بکسر الحا) یہ مصدر ہے جسکے معنی عطاء کے ہیں یقال حباۃ حبوا و حبوۃ بکذا ای اعطاہ از نصر حَباً، حَبْوًا بمعنی عطا کرنا ای عطائی۔سرین پر چلنا فی الحدیث: یأتوھا ولو کان حبوا.

(۳) اَحِبَّائِیْ: یہ حَبِیْبٌ کی جمع ہے بمعنی دوست و عاشق و معشوق اور حبیب کی جمع اَحِبَّۃٌ و اَحْبَابٌ بھی آتی ہیں۔

(۴) اَسْتَطِبُّ: اس کا مصدر اِسْتِطَابٌ ہے از استفعال یعنی بہت مبالغہ سے علاج کرنا، اس میں ''س،ت'' مبالغہ کیلئے یا طلب کیلئے ہے بمعنی علاج طلب کرنا، مجرد طَبَّ یَطِبُّ (ن،ض) طَبًّا بمعنی دوا کرنا۔

(۵) لِدَائِیْ: یہ مہموز لام واجوف واوی ہے بمعنی بیماری اس کی جمع اَدْوَاءٌ ہے معنی مرض، بیماری. دَاءَ یَدَاءُ (ف) دَاءً، دَوَاءً، اَدْوَاءً اِدَّاءً و اَدَاوَۃً بمعنی مریض ہونا، بیمار ہونا۔

(۶) اَوِدَّاءُ، اَوِدَّۃٌ. یہ جمع ہے وَدِیْدٌ کی بمعنی محبت یا محبّ کے ہیں، اور سمع سے معنی دوست کہنے کے ہیں۔اس کی جمع اَوِدَّۃٌ بھی آتی ہے، اور وَدِیْدٌ اسم جمع ہے جو محبین کے معنی میں آتا ہے۔

(۷) اُمَلِّکُ: از تفعیل مصدر تَمْلِیْکٌ ہے بمعنی مالک بنانا۔مجرد ضرب سے مالک ہونا، مرتحقیقہ۔

(۸) خُلَّتِیْ: (بضم الخاء) خُلَّۃٌ بمعنی دوستی اس کی جمع خِلَالٌ اور یہ عادت، بیوی محبوبہ، دوست یہ واحد تثنیہ، جمع مذکر و مؤنث سب کیلئے مستعمل ہوتا ہے، اگر خَلَّۃٌ (بفتح الخاء) ہو تو بمعنی حاجت، فقر محتاجی اس کی جمع خَلَالٌ و خَلَلٌ۔اگر خِلَّۃٌ (بکسر الخاء) ہو تو بمعنی تلوار کی میان کے ہیں، اس کی جمع خِلَلٌ و خَلَلٌ آتی ہیں۔کمافی القران: لابیع فیہ و لا خلال.

(۹) لَایَسُدُّ: یہ سَدٌّ مصدر (ن) سے بمعنی بند کرنا، روکنا، اصلاح کرنا۔یقال سدالشیٔ ای منعہ وفی التنزیل: وجعلنا من بین ایدیھم سدّا و من خلفھم سدّا ای عاجزا و مانعا. اور انفعال سے انسداد بمعنی بند ہو جانا۔

(۱۰) اُصَفِّیْ: از تفعیل مصدر تَصْفِیَۃٌ بمعنی صاف کرنا، خالص کرنا، اور افعال سے اصفی لہ بمعنی اخلاص برتنا، یا خالص دوستی کرنا، اصطفی افتعال سے بمعنی منتخب کرنا، چھانٹنا اور استفعال سے بھی یہی معنی آتا ہے۔

(۱۱) نِیَّتِیْ: بمعنی ارادہ، قصد اور دل کا عزم اس کی جمع نِیَّاتٌ یہ ماخوذ نَوَاۃٌ سے بمعنی گٹھلی از ضرب کمافی الحدیث: انما الاعمالُ بالنیاتِ.

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

لِـمَـنْ يَتَمَنّٰى مَنِيَّتِيْ، وَلَا أُخْلِصُ دُعَائِيْ، لِمَنْ لَا يُفْعِمُ وِعَائِيْ، وَلَا أُفْرِغُ ثَنَائِيْ، عَلٰى مَنْ يُفْرِغُ إِنَائِيْ. وَمَنْ حَكَمَ بِأَنْ أَبْذُلَ وَتَخْزُنَ.

ترجمہ:۔ جو تمنا کرے میرے مرنے کی، اور نہیں خالص کرتا ہوں میں اپنی دعا کو اس شخص کیلئے جو میرے برتن کو نہ بھر دے اور نہیں بھرتا ہوں میں اپنی تعریف کو اس شخص پر جو خالی کرتا ہو میرے برتن کو اور کس نے حکم دیا کہ میں خرچ کروں اور تو جمع کرتا رہے۔

(۱) يَتَمَنّٰى: یہ منی سے ماخوذ ہے، بمعنی آرزو کرتا ہے، باب تفعل سے، آرزو کرنا۔

(۲) مَنِيَّتِيْ: یہ "مَنِيَّةٌ" (بفتح الميم) بمعنی موت اس کی جمع مَنَايَا، جیسے خطیۃ جمع خطایا۔ اور "مُنِيَّةٌ" (بضم الميم و تخفيف الياء) بمعنی آرزو اسکی جمع مُنًى ومِنًى، اور "اُمْنِيَةٌ" کی جمع آمَانِيْ بمعنی آرزو کرنا۔

(۳) أُخْلِصُ: یہ اِخْلَاصٌ مصدر سے از افعال بمعنی خالص کر لینا، وچن لینا۔ مر تحقیقہ

(۴) دُعَائِيْ: اس کی جمع اَدْعِيَةٌ ہے بمعنی دعا کرنا، از نصر، مر تحقیقہ۔

(۵) يُفْعِمُ: یہ اِفْعَامٌ مصدر سے از افعال بمعنی بھرنا۔ اور کرم سے بھر جانا اور فتح سے بھر دینا آتا ہے۔

(۶) وِعَـــاءٌ: بمعنی برتن اس کی جمع اَوْعِيَةٌ اور جمع الجمع اَوَاعٍ آتی ہے۔ باب ضرب سے جسکے معنی جمع کرنے اور حفاظت کرنے کے آتے ہیں۔ اسلئے کہ برتن بھی چیزوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۷) لَا أُفْرِغُ: یہ اِفْرَاغٌ مصدر سے بمعنی ڈال دینا، اور افعال سے بہانا۔ کـمـا يقال: أفرغ الماء اى صبه یعنی پانی گرایا۔ مجرد سمع سے فَرَغَ الماءُ بمعنی پانی گرا۔ کمافی القرآن: ربنا افرغ علینا صبرا. فاذا فرغت فانصب.

(۸) ثَنَاءٌ: بمعنی تعریف کرنا۔ اس کی جمع اَثْنِيَةٌ ہے یہاں ثناء کو پانی سے تشبیہ دی ہے جس سے مراد تعریف ہے۔

(۹) يُفَرِّغُ: از تفعیل اس کا مصدر تَفْرِيْغٌ ہے بمعنی پانی کا گرانا، خالی کر دینا۔ اور یہ "فَرَغٌ" سے ماخوذ ہے، از نصر و سمع بمعنی خالی ہونا۔

(۱۰) إِنَاءٌ: برتن اس کی جمع آنِيَةٌ اور جمع الجمع اَوَانٍ آتی ہے۔ وفي القرآن: واصبح فؤادُ اُمِّ مُوْسٰى فَارِغًا.

(۱۱) حَـكَـمَ: یہ صیغہ ماضی از نصر معنی حکم کرنا، اور "مـن حكـم" میں من استفہام انکاری ہے، اور "من" موصولہ بھی ہو سکتا ہے، تو اس وقت اس کا صلہ "فهو سفية" محذوف مانا جائے گا۔

(۱۲) اَبْذُلُ: یہ بذل مصدر سے ہے بمعنی خرچ کرنا، از نصر و ضرب، مر تحقیقہ۔

(۱۳) تَـخْزُنُ: یہ خزنٌ مصدر سے بمعنی جمع کرنا، جوڑنا۔ از نصر اور "خزانہ" وہ جگہ ہے جہاں کوئی چیز جمع کی جائے اس کی جمع خزائن آتی ہے، اور خَـزِنَ سمع سے بمعنی گوشت سڑ جانا، اور خَـزِنَ خَـزِيْنٌ بمعنی سڑا ہوا گوشت۔ نصر سے جمع کرنا۔ اور یہاں نصر سے ہے۔ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وإن من شىء الا عندنا خزائنه.

☆......☆......☆

وَأَلِيْـنَ وَتَـخْشُنَ، وَأَذُوْبَ وَ تَـجْـمُـدَ، وَأَذْكُوَ وَتَخْمُدَ! لَا وَاللّٰهِ، بَلْ نَتَوَازَنُ فِي الْمَقَالِ، وَزْنَ الْمِثْقَالِ،

Maktaba Tul Ishaat.com

وَنَتَحَاذٰی فِی الْفَعَالِ. حَذْوَ النِّعَالِ.

ترجمہ:۔اور میں نرمی کرتا رہوں اور تو سختی کرے اور میں پگھلتا رہوں (تیری محبت میں) اور تو جما رہے، اور میں جلتا رہوں اور تو ٹھنڈا رہے، نہیں خدا کی قسم بلکہ ہم وزن کرینگے باتوں میں مثقال کے وزن کو (یعنی رتی رتی ہم برابری کریں گے)

(۱) أَلِیْنُ: ازضرب اجوف یائی ہے بمعنی نرم ہونا یہ لین سے مشتق ہے جو ''خشونت'' کی ضد ہے لَانَ یَلِیْنُ (ض) لَیْنًا۔نرم ہونا، کقولہ تعالیٰ: فبما رحمة من اللہ لنت لھم.

(۲) تَخْشُنُ: یہ ''خُشُوْنَةٌ'' مصدر سے ہے بمعنی سخت ہونا۔ازکرم مصادر خُشْنَةً و خَشَانَةً، خُشُوْنَةً، مَخْشَنَةً. سخت ہونا، کھردرا ہونا. خَشِنٌ صیغہ صفت ہے اس کی جمع خِشَانٌ آتی ہے۔

(۳) أَذُوْبُ: ازنصر اسکا مصدر ذَوْبٌ و ذَوْبَانٌ ہے جسکے معنی پگھلنے کے ہیں یہ جمود کی ضد ہے۔یُقَالُ ذاب دمعه ذوبا و ذوبانا. جب کہ آنسو پگھلے اور بہے اور افعال سے پگھلانا متعدی ہے۔

(۴) تَجْمُدُ: اسکا مصدر جُمُوْدٌ ہے بمعنی جم جانا۔جو ذَوْبٌ کی ضد ہے ازنصر۔جَمْدًا و جُمُوْدًا. ای قام.

(۵) أَذْکُوْ: ازنصر بمعنی آگ کا بھڑکنا، جلنا۔یقال ذکت النار ای اشتعلت مشتعل ہونا۔مرتحقیقہ

(۶) تَخْمُدُ: یہ خُمُوْدٌ مصدر سے ازنصر بمعنی بجھ جانا۔یقال: خمدت النار خمودا ای اسکن طبعھا ولم یطفا جمدھا. ٹھنڈا ہوجانا۔افعال سے اِخْمَادٌ بمعنی بجھانا. وفی القراٰن: فاذاھم خامدون ای ساکتون.

(۷) نَتَوَازَنُ: ازتفاعل وازمفاعلہ. یقال وازنه وِزَانًا و مُوَازَنَةً بمعنی مقابل ہونا۔وزن میں برابر کرنا یا دو چیزوں کے درمیان وزن معلوم کرنے کیلئے مقابلہ کرنا۔عمل کا بدلہ دینا۔

(۸) اَلْمَقَالَ: یہ مصدر میمی ہے قول سے مشتق ہے بمعنی گفتگو، بات چیت۔ازنصر، مرتحقیقہ

(۹) وزن: بمعنی وزن کرنا، تولنا۔ازضرب ومنه المیزان والموازین. وفی القراٰن: ونضع الموازین القسط.

(۱۰) اَلْمِثْقَالُ: بمعنی بوجھ چاہے کم ہو یا زیادہ، تولنا، یا تول۔لیکن اصطلاح میں مثقال اس وزن کو کہتے ہیں جو درہم کے برابر ہوتا ہے (یعنی ساڑھے چار ماشے ہوتا ہے) جمع مَثَاقِیْلُ اصل میں میزان کو کہتے ہیں، کبھی اس کا اطلاق دینار پر بھی ہوتا ہے، کرم سے ثِقْلًا و ثِقَالَةً بمعنی بوجھل ہونا. ثِقْلٌ، بوجھ جمع اَثْقَالٌ. ثَقِیْلٌ بمعنی وزنی جمع ثِقَالٌ و ثُقَلَاءُ. فی الحدیث لایدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال حبة من خردلٍ من کبرٍ.

(۱۱) نَتَحَاذٰی: اسکا مصدر تَحَاذِیٌ ہے ازتفاعل بمعنی ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔یہ حذاء سے ماخوذ ہے بمعنی جوتے کا تلا۔اور حذاء بمعنی قطع کرنا۔جوتے کو بھی حذاء اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بھی کاٹ کر بنایا جاتا ہے جو پاؤں کے مقابل رہتا ہے۔اسلئے مقابل کے معنی پائے گئے ہیں. نتحاذی بمعنی ہم باہم مقابل رہیں گے کام میں مانند مقابل رہنے جوتوں کے۔

(۱۲) اَلْفَعَالُ: یہ فعل کی جمع ہے بمعنی کام کرنا۔باب فتح یہ (بکسر الفاء) زیادہ مشہور ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۳) حَذْوَ: یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، اسکے معنی برابر اور مقابل کے آتے ہیں۔ یُقال: دَارِیْ حَذاءَ دَارِہٖ یعنی میرا گھر اسکے گھر کے بالمقابل ہے۔

(۱۴) النِّعَال: یہ نعل کی جمع ہے بمعنی جوتا۔ اور اسکی جمع انعُل بھی آتی ہے، از سمع بمعنی جوتا پہننا. کما فی الحدیث: اذاابتلت النعال فالصلوۃفی الرجال. یانعل الارض الصلبة التی لا تنبت شیئًا یعنی ''وہ سخت زمین جہاں کچھ نہیں اگتا ہو''۔

☆......☆......☆

حَتّٰی نَأْمَنَ التَّغَابُنَ، وَنُکْفَی التَّضَاغُنَ؛ وَاِلَّافَلِمَ أُعِلُّكَ وَتُعِلُّنِیْ، وَأُقِلُّكَ وَتَسْتَقِلُّنِیْ، وَأَجْتَرِحُ لَكَ وَتَجْرِحُنِیْ، وَأَسْرَحُ إِلَیْكَ وَتُسَرِّحُنِیْ.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ ہم مامون (محفوظ) ہوجائیں نقصان اٹھانے سے۔ اور آپس کے کینہ سے بچائے جائیں۔ ورنہ پھر کیا وجہ ہے کہ بار بار میں تجھے پلاؤں اور تو مجھے بیمار کر ڈالے اور میں تیرے مرتبہ کو بلند کروں اور تو مجھے حقیر سمجھے اور کماؤں میں تیرے نفع کیلئے اور تو مجھ کو زخمی کردے اور چلوں میں تیری طرف اور تو مجھے چھوڑ دے۔

(۱) نَأْمَنَ: امن سے ماخوذ ہے بمعنی امن سے مطمئن رہنا۔ فی التنزیل: أأمنتم من السماء ومنه الایمان کیونکہ مؤمن بھی اللہ ورسول کی تکذیب سے مطمئن کردیتا ہے۔ اَمِنَ (س) اَمْنًا و اَمَانًا و اَمَنَةً مصدر ہیں بمعنی امن وسکون سے ہونا۔

(۲) اَلتَّغَابُنُ: یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا۔ ایک دوسرے کو گھٹا دینا۔ کسی دوسرے کی چیز چھین لینا. غَبَنَ(ن) یَغْبُنُ غَبْنًا ای خدعه. دھوکہ دینا و نقصان اٹھانے کے معنی ہیں۔ وفی القرآن: ذالك یوم التغابن ، اور سمع سے بھی آتا ہے بھول جانا۔ اور غبن سمع سے نقصان فی العقل ہونا بھی ہے۔

(۳) نُکْفٰی: یہ اِکْفَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی محفوظ رہنا۔ مرتحقیقه

(۴) اَلتَّضَاغُنُ: مصدر تفاعل ہے بمعنی ایک دوسرے کے ساتھ کینہ وحسد رکھنا۔ از تفاعل یہ ''ضغن'' سے ماخوذ ہے یعنی وہ کینہ جو دل میں مخفی ہو مجرد از سمع۔

(۵) وَاِلَّا: یہ مرکب ہے ''ان'' شرطیہ و ''لا'' نافیہ سے یہ صرف ''اِلَّا'' حرف استثناء نہیں ہے۔

(۶) اُعِلُّكَ: یہ علّ سے مشتق ہے بمعنی بار بار پینا، پلانا۔ از نصر یقال علہ با لشراب یہ عَلًّا و عَلَلًا مصدر ہیں۔ یا اِعْلَالٌ بمعنی بار بار پلانا۔

(۷) تُعِلُّنِیْ: یہ افعال سے، عِلَّةٌ سے ماخوذ ہے۔ بیمار کرنا۔ اور عَلَّ (ض) یَعِلُّ سے مشتق ہے بمعنی بیمار ہونا اور افعال سے اِعْلَالٌ مصدر ہے، بمعنی بیمار کرنا۔

(۸) اُقِلُّكَ: افعال سے ہے. یقال اقل الشئی ای رفعه وحمله یعنی بلند مرتبہ کردینا۔ یا پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دینا۔ یہ قُلَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پہاڑ کی چوٹی. کقوله تعالیٰ: حتّٰی اذااقلت سحابا. یا اقلال و قِلَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کم کردینا۔ اگر قُلَّةٌ سے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوتو بمعنی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دینا۔اس سے مراد بلند مرتبہ بنا دینا ہے۔

(۹)تَسْتَقِلُّنِيْ: از استفعال مصدر استقلال ہے، بمعنی برداشت کرنا۔حقیر سمجھنا۔یہاں مراد حقیر سمجھنا ہے۔س، تاء: ظن کیلئے ہے، بمعنی کم سمجھنا یا حقیر سمجھنا۔

(۱۰)اِجْتَرَحَ: یہ اِجْتِرَاحٌ مصدر سے بمعنی کمانا۔یہ جَرْحٌ سے ماخوذ ہے از فتح بمعنی کسب کرنا، کمائی کرنا۔ کقوله تعالیٰ: وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ. اور جرح زخم کے معنی میں بھی آتا ہے، کیونکہ کاسب مال کے حاصل کرنے میں بمنزلہ زخمی کے ہو جاتا ہے، تکلیف کی وجہ سے۔

(۱۱)تَجْرَحُ: یہ جَرْحٌ مصدر سے ہے بمعنی زخمی کرنا۔از فتح اور سمع سے بھی زخمی ہونا۔مرتحقیقه

(۱۲)اَسْرَحُ: یہ سَرَحَ(ف) سَرْحًا و سُرُوْحًا مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی چھوڑنا یا چوپاؤں کا چرنے کیلئے جانا یا انکو جانے کیلئے بھیجنا، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور سمع سے مصدر "سَرْحًا" بمعنی اپنے کام میں نکلنا۔

(۱۳)تُسَرِّحُ: از تفعیل بمعنی چھوڑ دینا، آزاد کر دینا، جانوروں کو چرنے کیلئے چھوڑ دینا۔كما في التنزيل وسرحوهن سراحا جميلا. يقال سَرَّحَ الزوج اى طلقها۔مصدر تَسْرِيْحٌ ہے۔

☆......☆......☆

وَكَيْفَ يُجْتَلَبُ إِنْصَافٌ بِضَيْمٍ، وأَنّٰى تُشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَيْمٍ، وَمَتٰى أَصْحَبَ وُدٌّ بِعَسْفٍ، وَأَيُّ حُرٍّ رَضِيَ بِخُطَّةِ خَسْفٍ! وَلِلّٰهِ اَبُوْكَ حَيْثُ يَقُوْلُ:

ترجمہ:۔اور کس طرح حاصل کیا جاتا ہے انصاف ظلم کے بدلہ میں، اور کب چمک سکتا ہے سورج بادل کیساتھ اور کیسے قائم رہ سکتی دوستی ظلم کیساتھ اور کونسا شریف ہے جو راضی ہو ذلت پر، اور اللہ ہی کے واسطے بھلائی ہے تیرے باپ کیلئے، جیسے کہا۔

(۱)يُجْتَلَبُ: یہ اِجْتِلَابٌ مصدر سے بمعنی حاصل کرنا، از افتعال بمعنی کھینچنا۔یہ "جَلْبٌ" سے ماخوذ ہے۔مجرد(ن، ض) بمعنی کھینچنا۔

(۲)بِضَيْمٍ: بمعنی ظلم مع التذليل و الجمع ضُيُوْمٌ ۔ازضرب، ظلم کرنا، زبردستی کرنا۔ضَامَ يَضِيْمُ(ض) ضَيْمًا بمعنی ظلم کرنا، وزبردستی کرنا. ضَامَه مفاعله. استفعال سے استضامةً بمعنی کم کرنا۔ضیم اور ظلم میں فرق: ضیم: کا استعمال تو صرف مال کے چھن جانے پر ہوتا ہے اور ظلم: عام ہے چاہئے مال ہو یا غیر مال ہو سب پر ظلم کا اطلاق ہوتا ہے۔

(۳)تُشْرِقُ: یہ اشراق مصدر سے از افعال بمعنی طلوع ہونا، روشن ہونا، اسکا مجرد نصر سے ہے مصادر شَرْقًا و شُرُوْقًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا، طلوع ہونا، سورج نکلنا۔اشراق کے دو معنی ہیں (الف) چمکنے و نکلنے کے ہیں (ب) مشرق میں جانے کے ہیں۔

(۴)شَمْسٌ: بمعنی سورج و الجمع شُمُوْسٌ. از نصر و ضرب شَمْسًا، تصغیر شُمَيْسَةٌ اور سمع سے شَمَسًا (بفتح الميم) ہے اور (بفتح الشين) بمعنی سرکش گھوڑے کے بھی ہے اسکی جمع شُمَسٌ ہے۔

(۵)اَنّٰى: یہ تعمیم حال و کیفیت کیلئے آتا ہے، تعمیم مکان کیلئے نہیں آتا ہے، یہاں "اَنّٰى" متی کے معنی میں ہے اور کبھی "اَنّٰى" مِنْ اَيْنَ کے معنی

Maktaba Tul Ishaat.com

میں بھی آتا ہے، جیسے: اَنّٰى لَكِ هٰذَا. (القران): انی ظرف مکان ہے بمعنی اَیْنَ یہ مفعولین کو جزم کرتا ہے جیسے اَنّٰى تَجْلِسْ اَجْلِسْ کبھی ظرف زمان متی کے معنی میں آتا ہے جیسے انی جئتَ کبھی کیف استفہام کے معنی میں آتا ہے انی یکون ذلك.

(۶)غَیْمٌ: بمعنی بادل والجمع غُیُوْمٌ وغِیَامٌ. غَامَ یَغِیْمُ (ض)غَیْمًا بمعنی ابرآلود ہونا، بادل ہونا۔ واحد غَیْمَةٌ ہے۔

(۷)اَصْحَبَ: اسکا مصدر اِصْحَابٌ ازافعال بمعنی مدد کرنا، تابعدار ہونا، اگر اسکا صلہ ''باء'' ہو تو بمعنی ساتھ لینا۔ ورنہ اسکا معنی صَارَ ذَا صحب ہے۔

(۸)وُدٌّ: (بضم الواو وفتحها) بمعنی دوستی، محبت والجمع اَوِدَّة، اَوِدَّاء. مر تحقیقه.

(۹)عَسْفٌ: بمعنی ظلم، موت: ازضرب بمعنی ظلم کرنا عَسْفٌ مصدر ہے ای عدول عن الطریق المستقیم.

(۱۰)اَلْحُرُّ: بمعنی آزاد یا شریف جمع اَحْرَار آتی ہے۔ مر تحقیقه

(۱۱)رَضِیَ: رِضْوَانٌ مصدر سے بمعنی راضی ہونا ازسمع۔ مر تحقیقه

(۱۲)خُطَّةٌ: (بالضم) بمعنی خصلت، کام، امر مشکل۔ یقال: تلك خطة لیست لی. یہ کام میری شان کا نہیں ہے والجمع خُطَطٌ یا خِطَّةٌ (بالکسر) یعنی وہ زمین جس میں تم سے پہلے کوئی نہ آیا ہو یا وہ حصہ جو اپنے لئے خاص کیا ہو والجمع خِطَطٌ: اور خَطَّةٌ (بفتح الخاء) بمعنی خط کھینچنا ازنصر کمافی الحدیث: لایسئلونی خطة یعظمون فیها حرمات الله إلا اعطیتهم ایاها.

(۱۳)خَسَفٌ: مصدر ازضرب بمعنی چاند گرہن، زمین جل کر گر جانا، روشنی کا چلا جانا، زمین کا دھنس جانا۔ خَسْفًا وخُسُوْفًا (ض) ذلیل ہونا، نقصان ہونا. مستعار من خسوف القمر. کقوله تعالیٰ: لولا ان من الله علینا لخسف بنا.

(۱۴)وَلِلّٰهِ اَبُوْكَ: یہ کلمہ تعجب ہے اس کی تقدیر ''للہ ابوك'' ہے، یہ مدح کے وقت استعمال کرتے ہیں ''اَبُوْكَ'' سے مراد اس کا نفس ہے۔ یا یہ تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے جب کوئی شخص بہتر کام کرے۔ ندا کے وقت یَااَبِیْ یا یَااَبَتِ کہتے ہیں، اس کی جمع اباء واَبُوْنَ، آبا یأبو (ن) اِبَاوَةً واُبُوَّةً اُبُوًّا بمعنی باپ ہونا۔

☆......☆......☆

(۱) جَزَیْتُ مَنْ أَعْلَقَ بِیْ وُدَّهُ   جَزَاءَ مَنْ یَبْنِیْ عَلٰی أُسِّهِ
(۲) وَکِلْتُ لِلْخِلِّ کَمَاکَالَ لِیْ   عَلٰی وَفَاءِ الْکَیْلِ أَوْبَخْسِهِ

ترجمہ:۔(۱) بدلہ دیا میں نے اس شخص کو جو تعلق رکھتا ہو میرے ساتھ دوستی کا بدلہ اس شخص کا سا جو بنیاد رکھتا ہے اپنی بنیاد پر (یعنی جو شخص میرے قلب کیساتھ اس کی محبت کو معلق کرے اس کو اصل بنیاد ٹھہراتا ہوں دوستی کیلئے)۔(۲) اور ناپتا ہوں اپنی دوستی کیلئے پیمانہ محبت کو جیسا کہ اس نے ناپا میرے لئے پورا کرنے یا کم کرنے کیساتھ۔

(۱)جَزَیْتُ: صیغہ متکلم ازضرب بمعنی بدلہ دینا کما یُقَالُ: جزی الرجل بکذا وعلی کذا جزاء یعنی اس کو بدلہ دیا اس کا مصدر جَزَاءٌ ہے، کقوله تعالیٰ: یومًا لاتجزی نفس عن نفس شیئًا.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) اَغْلَق: از افعال مصدر اِغلاقٌ ہے بمعنی معلق کر دینا، لٹکانا اور مجرد سمع سے بمعنی معلق ہونا، وسمٹ جانا واز تفعل ایضاً۔

(۳) وُدٌّ: (بضم الواو) بمعنی دوستی ومحبت۔ ''وُدَّہٗ'' مفعول بہ ہے اور ''جز اٰمنٗ'' مفعول مطلق ہے۔

(۴) یَبْنِی: بَنٰی یَبْنِیْ (ض) بناءً . بمعنی بنیاد رکھنا۔ مرتحقیقہ

(۵) اُسّ: (بالحرکات الثلثۃ) یعنی وہ بنیاد جو سب سے نیچے ہو یعنی اصل البناء اسکی جمع اِسَاسٌ ہے، اَساس بنیاد اس کی جمع اُسُسٌ و آسَائِسُ آتی ہے۔ تأسیس تفعیل سے بھی مستعمل ہے۔ اور اساس، بناء بنیہ کے درمیان فرق: ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ بنیۃ تو مطلق نیچے کی عمارت کو کہتے ہیں اور اَساس وہ بنیاد ہے جو زمین میں مدفون ہو۔ لیکن ایک اور جگہ صاحب افاضات خود لکھتے ہیں کہ بناء اور بنیۃ کا اطلاق تو ہر سافل پر عالی کی نسبت سے کیا جاتا ہے اور اساس کا اطلاق اس بنیاد پر ہوتا ہے جو زمین میں مدفون کر دی جائے اور بنیان کا اطلاق اصل اور پوری دیوار پر ہوتا ہے اور بناء کا اطلاق خاص دیوار پر کیا جاتا ہے۔

(۶) کِلْتُ: صیغۂ ماضی متکلم، کَالَ (ض) کَیْلاً، مَکِیْلاً و مَکَالاً بمعنی ناپنا، یا کھانے کا اندازہ کرنا۔ یہ کبھی متعدی الی المفعولین ہوتا ہے، جیسے کِلْتُ زَیْدً االطَّعَامَ۔ کبھی مفعول اول پر لام لے آتے ہیں، جیسے: کِلْتُ لِزَیْدٍ الطَّعَامَ۔ اور اس کا ماضی مجہول کُوْلَ و کِیْلَ (یعنی بالواو وبالیاء دونوں طرح آتا ہے)۔ اور کیل واکتیال دونوں کے معنی ایک ہیں لیکن شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ کیل کہتے ہیں غیر کو ناپ کر کے دینا اور اکتیال کہتے ہیں غیر سے ناپ کر لینا. کما جاء فی القران: واوفوا الکیل والمیزان۔ (افاضات، ۱/۱۳۹)

(۷) خِلٌّ: (بکسر الخاء وضمھا) بمعنی دوست اسکی جمع اَخْلَالٌ و اَخِلَّاءُ آتی ہے اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں، اگر (بفتح الخاء) ہو تو اس کے معنی سرکہ کے ہیں، مرتحقیقہ۔

(۸) وَفَاء: مصدر ہے از ضرب بمعنی پورا کرنا، مرتحقیقہ۔

(۹) اَلْکَیْلُ: وہ چیز ہے جس سے ناپا جائے، از ضرب، اس کے مصادر کَیْلاً و مَکَالاً ہیں۔ کیل اور اکتیال میں فرق: شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں الفاظ میں فرق یہ ہے کہ کیل کہتے ہیں کسی غیر کو ناپ کر دینے کو۔ اور اکتیال کہتے ہیں کسی غیر سے ناپ کر لینے کو۔ (افاضات ص:۱۳۹ ج۱)

(۱۰) بَخْسٍ: ناقص، کم۔ بَخَسَ (ف) بَخْسًا بمعنی کم کرنا، ظلم کرنا، کقولہ تعالیٰ: فلا تبخسوا الناس ای لاتظلموھم. وشروہ بثمن بخسٍ دراھم معدودۃ.

☆......☆......☆

(۳) وَلَمْ أُخَسِّرْهُ وَشَرُّ الْوَرٰى مَنْ يَوْمُهُ أَخْسَرُ مِنْ أَمْسِهِ

(۴) وَكُلُّ مَنْ يَطْلُبُ عِنْدِيْ جَنًى فَمَا لَهُ إِلَّا جَنٰى غَرْسِهِ

ترجمہ:۔ (۳) اور نہیں نقصان پہنچاتا ہوں میں اس کو اور بدترین مخلوقات میں سے ہے وہ شخص جس کا آج، کل سے زیادہ نقصان والا ہو۔ (۴) اور وہ شخص جو طلب کرتا ہے میرے پاس اُس میوے کو جو میرے پاس ہے، پس نہیں ہے اسکے واسطے سوائے اس

Maktaba Tul Ishaat.com

پھل کے جو اس نے لگایا ہے۔

(۱)اُخَسِّرُ: یہ تفعیل سے ہے اس کا مصدر تَخْسِیْرٌ ہے معنی نقصان میں ڈالنا، مجرد ضرب سے ہے خَسْرًا بمعنی ضائع کرنا، نقصان کرانا، خسارہ میں مبتلا ہونا. خَسِرَ (س) خَسَرًا و خَسَارَةً بمعنی نقصان اٹھانا، گمراہ ہونا ضائع ہونا، ہلاک ہونا۔ وفی التنزیل: الذین خسروا انفسهم.

(۲)شَرٌّ: یہ مصدر بھی ہے اور صیغۂ صفت بھی، اور اسم تفضیل بھی تینوں طرح مستعمل ہے، شَرٌّ جو خیر کی ضد ہے اس کی جمع شُرُوْرٌ اور کبھی اَشْرَارٌ آتی ہے، کمافی الحدیث: نعوذبالله من شرور انفسنا. اور "شر الوری" یہاں مبتدا ہے. شَرّ یہ کرم و ضرب دونوں سے شَرًّا و شَرَارَةً بمعنی شریر ہونا، بدی کرنا۔ اور اگر "شَرٌّ"، بمعنی برا شخص ہے تو اس کی جمع شِرَارٌ و اَشِرَّاءُ آتی ہیں، اور اگر "شَرٌّ"، بمعنی برائی ہو تو اس کی جمع شُرُوْرٌ آتی ہے، اور یہاں برا شخص مراد ہے۔

(۳)اَلْوَرٰی: مخلوق یعنی جو ماسوا اللہ موجودات ہیں۔ اور "ابُو الْوَرٰی" یہ زمانے کی کنیت ہے۔

(۴)یَوْمُهٗ: "مَنْ یَوْمُهٗ" یہ خبر ہے اور یوم دن، وقت اس کی جمع ایام اور جمع الجمع اَیَاوِیْم ہے۔ یوم مطلق دن کو کہتے ہیں اور اَلْیَوْمُ، خاص آج کے دن کو کہتے ہیں۔ کمایقال ایام الله یعنی خدا کے دن (خدا کے انعامات یا سزائیں)۔

(۵)اَخْسَرُ: یہ صیغۂ اسم تفضیل ہے، اس کا مصدر خُسْرَانٌ ہے از ضرب بمعنی نقصان اٹھانا یا نقصان میں پڑنا، وفی التنزیل: خسر الدنیا والآخرة، ذٰلك هو الخسران المبین.

(۶)اَمْسِ: یہ مبنی علی الکسر ہے بمعنی گذشتہ دن (گزرا ہوا دن) اور مطلق زمانۂ ماضی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس کی جمع اَمُسٌ و اُمُوسٌ اور آماسٌ ہیں۔ اور "اَمْسٌ"، معرب ہے یعنی گذشتہ دنوں میں سے کوئی دن۔ اور نسبت کے وقت خلاف قیاس اِمْسِیٌّ کہتے ہیں۔ اور لفظ اَمْسِ، تو مبنی ہے مگر اس کی جمع معرب ہے۔

(۷)جَنٰی: (ض) جَنْیاً بمعنی تازہ پھل اُتارنا، یا درخت سے میوہ چننا، خوشہ چینی کرنا یا حاصل کرنا۔ اور جَنٰی (ض) جِنَایَةً بمعنی گناہ کرنا، جرم کرنا۔ تَجَنّٰی تفعل سے بمعنی الزام لگانا۔ اس کی جمع الجنٰی و اَجْناءٌ ہیں اور اَجْنِیَةٌ بھی منقول ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں جنایت کہتے ہیں ہاتھ پاؤں میں نقصان پہنچانا یا وہ چیز جس کے کرنے سے حالت احرام میں دم وغیرہ واجب ہوتا ہے۔ وفی القرآن: تساقط علیك رطباً جنیا.

(۸)غَرْسٌ: (ض) غَرْساً. بمعنی درخت لگانا، اس کی جمع اَغْرَاسٌ و غِرَاسٌ آتی ہیں۔

☆......☆......☆

(۵) لَاأَبْتَغِی الْغَبْنَ، وَلَاأَنْثَنِی بِصَفْقَةِ الْمَغْبُوْنِ فِیْ حِسِّهٖ

(۶) وَلَسْتُ بِالْمُوْجِبِ حَقًّالِمَنْ لَّایُوْجِبُ الْحَقَّ عَلٰی نَفْسِهٖ

ترجمہ:۔ (۵) نہیں طلب کرتا ہوں میں نقصان والی بیع میں سے اس کی سمجھ میں۔ (۶) اور نہیں ہوں میں واجب کرنے والا کسی حق کو اس

Maktaba Tul Ishaat.com

شخص کے واسطے جو نہ واجب کرے میرے حق کو اپنے اوپر۔

(۱) اِبْتِغَاءُ: یہ افتعال کا مصدر ہے، اس کا مجرد ضرب سے بمعنی طلب کرنا، مر تحقیقہ۔

(۲) اَلْغَبْنُ: (بفتحین وبفتح الاول وسکون الثانی) بمعنی مطلق نقصان۔ اور بعض کہتے ہیں کہ غبْنٌ (بسکون الباء) کے معنی نقصان عقل کے آتے ہیں، اور غَبَنٌ (بفتح الباء) دھوکہ، نقصان۔

(۳) لَا اَنْثَنِیْ: یہ اِنْثِنَاءٌ مصدر سے ہے از انفعال بمعنی پھر جانا، رجوع کرنا، مجرد ضرب سے ہے ثَنٰی (ض) ثَنْیًا بمعنی موڑنا، پھیرنا، لپیٹنا۔

(۴) بِصَفْقَةٍ: اس کے اصلی معنی ہے بیع کو لازم کرنا۔ یا ہاتھ پر ہاتھ مارنا، جیسے ایام جاہلیت میں دستور تھا اب معنی ہے بیع کو لازم کرنا، اور صَفَقَ (ن، ض) صَفْقًا بمعنی اس نے تالی بجائی یا ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر اس طرح مارنا جس سے آواز نکلے (تالی بجانا) اور صَفْقٌ کے معنی کھولنا، بند کرنا، من الاضداد بھی ہے۔

(۵) اَلْمَغْبُوْن: یہ غَبْنٌ سے ماخوذ ہے یہاں الف لام عوض مضاف الیہ ہے یعنی وہ شخص جو نقصان اٹھایا گیا، جس کو نقصان پہنچا ہو۔ از نصر۔

(۶) حِسٌّ: بمعنی ادراک کرنا یا پاؤں کی آہٹ محسوس کرنا۔ یہ مضاعف ثلاثی، نصر وضرب سے احساس کرنا، یا قوت مدرکہ کے آتے ہیں، جیسے: فَلَمَّا اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ.

(۷) اَلْمُوْجِبُ: از افعال یہ متعدی ہے اور مجرد سے لازم مستعمل ہے، وَجَبَ يَجِبُ (ض) وُجُوْبًا بمعنی واجب ہونا، ثابت ہونا، لازم ہونا، ضروری ہونا. کمافی الحدیث: الوتر حق. ای واجبٌ.

(۸) حَقًّا: یہ مصدر ہے بمعنی حق اس کی جمع حُقُوق آتی ہے اور یہاں "الحق" میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای حَقِّیْ یا حق الناس ہو تو مطلب زیادہ اچھا ہے۔

☆......☆......☆

(۷) وَرُبَّ مَذَّاقِ الْهَوٰى خَالَنِي أَصْدُقُهُ الْوُدَّ عَلٰى لَبْسِهِ

(۸) وَمَادَرٰى مِنْ جَهْلِهِ أَنَّنِي أَقْضِي غَرِيْمِيَ الدَّيْنَ مِنْ جِنْسِهِ

ترجمہ:۔ (۷) اور بہت سے لوگ ملانے والے ہیں محبت کو (یعنی منافقانہ دوستی رکھنے والے) خیال کرتے ہیں میرے متعلق کہ سچی دوستی کرتا ہوں میں اس سے، اس کی تلبیس اور دھوکہ کے باوجود۔ (۸) اور نہیں جانا اس منافق نے اپنی نادانی کی وجہ سے کہ تحقیق میں ادا کرتا ہوں قرض خواہ کو قرضہ اسی جنس سے (یعنی جس سے اس نے ادا کیا)

(۱) رُبَّ: یہ حرف جار ہے بمعنی بہت۔ اگر اس کا مضاف الیہ مؤنث ہو تو "تاء" کا اضافہ کرتے ہیں، اور یہ یہاں "خالنی" کے ساتھ متعلق ہے۔

(۲) مَذَّاقٌ: (صیغۂ مبالغہ) بمعنی ملانے والا اور غیر خالص دوستی کرنے والا یا دوستی کو دشمنی سے ملانے والا (مذاق الهوىٰ)۔ از نصر

Maktaba Tul Ishaat.com

مُذُوْقًا اور مذیق وہ دودھ ہے جس میں پانی ملا ہوا ہو، لیکن دودھ زیادہ ہو اور مزق (بالزاء) بمعنی توڑنا اور اگر "مطق" (بالظاء المعجمة) ہو تو معنی ہے مکر وفریب دینے کے ہیں۔

(۳) اَلْهَوٰی: بمعنی خواہش، عشق، چاہے خیر ہو یا شر۔ از ضرب مگر یہ غیر محمود پر غلبہ ہو تو استعمال ہوتا ہے یعنی مذمت کے وقت۔

(۴) خَالَنِیْ: بمعنی خیال کیا مجھے، یا گمان کیا۔ خَالَ یَخُوْلُ (ن) خَوْلًا. یقال خال المواشی جبکہ وہ مویشیوں کی نگہبانی کرے اور ضرب سے بمعنی خیال کرنا، اور سمع سے گمان وخیال کرنا۔ صیغۂ واحد متکلم مضارع سے یہ اِخالُ (بکسر الهمزه) خلاف قیاس فصیح ہے۔

(۵) اَصْدَقُ: صیغۂ واحد متکلم از نصر صِدْقًا بمعنی سچ بولنا، مر تحقیقه۔

(٦) الوِدّ: (بالحرکات الثلثة فی الواو) بمعنی محبت ودوستی۔ اس کی جموع اَوْدَادٌ، اَوُدٌّ، اِوِدٌّ، اَوِدَّةٌ، اور اَوِدَّاءُ ہیں۔ باب سمع سے۔

(۷) لَبْسِہٖ: لَبْسٌ از ضرب (بفتح اللام) بمعنی التباس یعنی خلط ملط کرنا، اور مشتبہ ودشواری وعدم وضاحت کے بھی آتے ہیں اور لُبْسٌ (بضم اللام) بمعنی ایک قسم کا کپڑا اور لِبْسٌ (بکسر اللام) بمعنی لباس، جوڑا۔ اور یہاں "لَبْسِہٖ" کی ضمیر مذاق الهوٰی کی طرف راجع ہے یا متکلم کی طرف ای علی لبسی اياه. وفی القران: وللبسنا عليهم مايلبسون.

(۸) مِنْ جَهْلِہٖ: میں "من" سببیہ ہے جو اجل کے معنی میں ہے، اور "جہل" سمع سے بمعنی انجان وجاہل ہونا، جهلاً وجهالةً مصادر ہیں۔

(۹) اَقْضِیْ: قَضٰی یَقْضِیْ (ض) قَضَاءً۔ فیصلہ کرنا، قرض ادا کرنا، مر تحقیقه۔

(۱۰) غَرِیْمٌ: یہ من الاضداد ہے، یعنی دائن ومدیون دونوں کے معنی میں آتا ہے اور اس کی جمع غُرَمَاءُ آتی ہے از سمع۔ یہ کبھی قرض دار اور کبھی قرض خواہ کے معنی میں آتا ہے، یہاں پر بمعنی مقرض کے ہیں۔

(۱۱) اَلدَّیْنُ: بمعنی قرض اس کی جمع دُیون، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے، دَانَ (ض) دَیْناً قرض دینا۔ اور دَین وقرض میں فرق یہ ہے کہ دین میں تو مدت متعین ہوتی ہے اور قرض میں مدت متعین نہیں ہوتی۔

(۱۲) جِنْسِہٖ: اس کی جمع اجناس ہے جو ماہیت عام وانواع متعددہ کو شامل ہو۔ اور مفاعلہ سے مُجَانَسَة کے معنی مشاكلت و اتحاد فی الجنس ہے۔ یعنی ہم جنس ہونا، ہم قوم ہونا، مشابہ ہونا۔ جنّس تفعیل سے بمعنی قومیت کے حقوق عطا کرنا، ملکی بنانا، اور تفاعل سے تجانس بمعنی ایک نوع کا یا ہم شکل ہونا۔

☆......☆......☆

(۹) فَاهْجُرْ مَنِ اسْتَغْبَاكَ هَجْرَ الْقِلٰى وَهَبْهُ كَالْمَلْحُوْدِ فِيْ رَمْسِهٖ

(۱۰) وَالْبَسْ لِمَنْ فِيْ وَصْلِهٖ لُبْسَةٌ لِبَاسَ مَنْ يُرْغَبُ عَنْ اُنْسِهٖ

ترجمہ:۔ (۹) پس چھوڑ تو اس شخص کو جو تجھ کو غبی سمجھتے ہیں مانند چھوڑنے تیرے دشمن کو، اور مان تو اس (منافق) کو مانند اس شخص کے جو دفن کر دیا گیا ہو اپنی قبر میں۔ (۱۰) اور پہنئے اس شخص کی ملاقات کے وقت جس سے ملنے میں شبہ ہو، لباس اس شخص کا کہ جس سے

Maktaba Tul Ishaat.com

اعراض کیا جاتا ہے اس کی محبت سے۔

(۱) فَاهْجُرْ: یہ صیغہ امر معروف ہے، از نصر بمعنی چھوڑنا، ترک کرنا۔ هَجْرًا وهِجْرًا مصدر ہیں بکواس کرنا بھی آتا ہے۔

(۲) اِسْتِغْبَاكُ: اس کا مصدر اِسْتِغْبَاءٌ از استفعال بمعنی غبی سمجھنا۔ اس میں "س، ت" ظن کیلئے ہے یعنی کم فہم سمجھنا، یا اس میں "س ت" معاملہ کیلئے ہے یعنی اسکے ساتھ غبی کا سا معاملہ کیا جائے، مجرد سمع سے غَبِيَ (س) غَبَاءً وغَبَاوَةً بمعنی غبی ہونا، نا سمجھ ہونا، کند ذہن ہونا۔

(۳) اَلْقِلٰى: بہت سخت دشمنی کرنا، غصہ کرنا۔ قَلٰى (ض) قِلاءً وقَلْيًا اور سمع سے قَلِيَ قَلاءً بمعنی غصہ ہونا یا کرنا، کمافی القراٰن: ماودعك ربك وقلٰى.

(۴) وَهَبْهُ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر حاضر یعنی گمان کرتو۔ یا مان لے تو۔ از فتح یا صیغہ امر ہے بمعنی سلّم یا اسلم کے ہیں کیونکہ اس میں ہبہ پایا جاتا ہے۔

(۵) كَالْمَلْحُوْدِ: ای مَدْفُوْن یہ "لَحْدٌ" سے مشتق ہے یعنی وہ شخص جو قبر میں رکھا گیا ہو فتح سے بمعنی دفن کرنا۔ اگر اس کا صلہ لام ہو تو اس کے معنی قبر بنانا۔ لَحْدٌ قبر، اس کی جمع اَلْحَادٌ ولُحُوْدٌ آتی ہیں، کمافی الحدیث: اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔ اور یہاں یہ "ملحود" حال واقع ہوا ہے "وَهَبْهُ" کی ضمیر مفعول سے، اور کالملحود میں "ك" اسمیہ ہے الف بمعنی الذی کے ہیں۔

(۶) رَمْسٌ: بمعنی پرانی قبر یا وہ قبر جو زمین کے برابر ہو چکی ہو، رَمَسَ (ن، ض) رَمْسًا مصدر بمعنی دفن کرنا، چھپا دینا، ڈھکنا۔ اس کی جمع اَرْمَاسٌ ورُمُوْسٌ آتی ہیں، اور اس کے اصلی معنی پوشیدہ کرنے کے ہیں پھر اس کا استعمال پرانی قبر اور نئی میں ہونے لگا۔

(۷) اَللُّبْسُ: بمعنی لباس پہننا۔ از سمع یقالُ لبس الثوب لُبْسًا. جبکہ وہ کپڑا پہنے، یہاں مراد اختیار کرنا یا بچنا ہے۔ اور "لُبْسَةٌ" اگر (بالضم) ہو تو معنی ہے دشواری، شبہ، عدم وضاحت۔ اگر "لِبْسَةٌ" (بکسر اللام) ہے تو بمعنی ہیئت، لباس۔ اور اگر "لَبْسَةٌ" (بفتح اللام) ہے تو معنی ہے دھوکہ دینا، اور یہاں پر۔ لَبسه ولُبسه (بفتح اللام وضمها) دونوں ہو سکتے ہیں۔ اور ضرب سے لَبْسًا بمعنی خلط ملط کرنا، مشتبہ بنانا۔ اور لُبْسَةٌ (بضم اللام) التباس کے معنی میں آتا ہے یعنی ابہام واشتباہ۔ اور لباس کی جمع اَلْبِسَةٌ، لُبُسٌ ولُبْسٌ آتی ہیں۔

(۸) وَصْلَه: یہ وَصَلَ يَصِلُ (ض) وَصْلاً بمعنی متصل ہونا، ملنا، مرتحقیقہ۔

(۹) يُرْغَبُ: صیغہ مضارع مجہول از سمع رَغْبَاءٌ مصدر ہے بمعنی خواہش کرنا، اگر اس کا صلہ "عن" ہو تو اعراض کے معنی کیلئے آتا ہے یہاں یہی مراد ہے، جیسے ومن یرغب عن ملة ابراهيم. اور رَغَبَ فِيْهِ، اِلَيْهِ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، مگر "فيه" میں مبالغہ ہے رَغِبَ اِلَيْهِ بمعنی مشتاق ہونا، مائل ہونا۔ رَغِبَ بِهٖ یعنی ترجیح دینا۔

(۱۰) اُنسِه: (بضم الهمزة) بمعنی محبت کرنا، مانوس ہونا۔ از سمع اور اُنس والا ہونا، کماقیل: وماسمی الانسان الا لأنسه.

☆......☆......☆

(۱۱) وَلَاتَرْجُ الْوُدَّ مِمَّنْ يَرٰى أَنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَى فَلْسِهٖ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّاوَعَيْتُ مَادَارَبَيْنَهُمَا، تُقْتُ اِلٰى أَنْ أَعْرِفَ عَيْنَهُمَا.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔(۱۱)اور مت امید رکھ محبت کی اس شخص سے جو تجھ کو خیال کرتا ہے کہ بے شک تو محتاج ہے اس کے پیسے (دولت) کا۔حارث بن ہمام کا کہنا ہے کہ پس جب میں نے حفظ کیا اُن باتوں کو جو ان دونوں کے درمیان جاری تھی، تو شوق پیدا ہوا مجھے اس بات کی طرف کہ پہچانوں میں ان دونوں کو۔

(۱)تَرَجَّ:یہ رَجَا(ن) رُجُوْءً،رَجَاءً بمعنی امید کرنا، امیدوار ہونا۔اور رجاء کے معنی خوف کے بھی ہیں کقولہ تعالیٰ: مالکم لاترجون لله وقارا۔ای لاتخافون عظمة الله!اور یہ الرّجَاءُ سے مشتق ہے اور یہ لازمی و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے یعنی امید کرنا، امید دلانا، اور اسکی ضد یَأسٌ ہے۔تفعل ترجی مصدر آتا ہے۔

(۲)اَلْوُدُّ:(بضم الواو وفتحها و کسرها) بمعنی دوستی، محبت۔اسکی جمع اَوْدَادٌ، اُوْدٌّ. اَوِدٌّ، اَوِدَّةٌ، اَوِدَاءُ آتی ہیں باب سمع سے محبت کرنا۔

(۳)یَـرٰی:یہ رؤیة مصدر سے بمعنی دیکھنا، یہاں ظن اور اعتقاد کے معنی میں ہے از فتح، یہاں اس کے معنی دیکھنا ہے اور اس سے مراد رؤیتِ قلبیہ ہے۔

(۴)مُحْتَاجٌ:اس کا مصدر اِحْتِیَاجٌ ہے از افتعال بمعنی محتاج ہونا، ماخوذ ہے "حَوْجٌ" سے حَاجَ(ن) حَوْجًا۔فقیر ہونا، حاجتمند ہونا۔ اور اسکی جمع حَاجٌّ و حِوَجٌ و حَاجَاتٌ و حَوَائِجُ آتی ہیں۔

(۵)فَلْسٌ: بمعنی پیسہ، یا وہ چھلکا جو مچھلی کے پیٹ میں یا پیٹ پر ہوتا ہے، اس کی جمع اَفْلُسٌ و فُلُوْسٌ آتی ہیں۔

(۶)وَعَیْتُ:معناه حفظت یعنی میں نے حفاظت کی، یاد کیا۔وَعٰی(ض) وَعْیًا بمعنی نگاہ کرنا اور جمع کرنا۔واعی بمعنی حافظ اس کی جمع وُعَاةٌ مثل قُضَاةٌ آتی ہے۔

(۷)دَارَ:یَدُوْرُ(ن) دُوْرًا بمعنی چکر لگانا، پھرنا، گھومنا۔مرتحقیقہ

(۸)تُقْتُ:بروزن قُلْتُ:تَاقَ یَتُوْقُ(ن) تَوْقًا و تَوَقَانًا بمعنی مشتاق ہونا، آرزومند ہونا، شدت اشتیاق ہونا۔ کمافی الفقه،النكاحُ واجب عندالتوقان یعنی غلبۂ شہوت کے وقت نکاح واجب ہے۔

(۹)اَعْرِفُ:عَرَفَ(ض) عَرْفًا و عِرْفَانًا بمعنی جاننا و پہچاننا، مرتحقیقہ۔

(۱۰)عَیْنُهُمَا:عَیْنٌ بمعنی ذات، شخص اس کی جمع اَعْیُنٌ و عُیُوْنٌ و اَعْیَانٌ آتی ہیں۔اور اس کی جمع الجمع اَعْیُنَاتٌ ہے۔

☆......☆......☆

فَلَمَّا لَاحَ ابْنُ ذُکَاءَ، وَأَلْحَفَ الْجَوَّ الضِّیَاءُ، غَدَوْتُ قَبْلَ اِسْتِقْلَالِ الرُّکَابِ، وَلَا اغْتِدَاءَ الْغُرَابِ.

ترجمہ:۔پس جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور ڈھانپ لیا فضاء کو روشنی نے (یعنی ہر طرف روشنی پھیل گئی) تو چلا میں اونٹنیوں کی تیاری سے قبل، اور نہیں تھی میری روانگی مثل کوے کے (یعنی کوؤں کی بیداری سے قبل اٹھا)

(۱)لَاحَ: صیغۂ ماضی از نصر بمعنی چمکنا، ظاہر ہونا لَوْحًا، مصدر ہے، مرتحقیقہ۔

(۲)اِبْنُ ذُکَاءَ: (بالمدو القصر) صبح صادق، یہ سورج کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔اور ابن ذکاء، صبح کو بھی کہتے ہیں۔اور یہ

Maktaba Tul Ishaat.com

غیر منصرف ہے، لہذا اس پر الف ولام نہیں داخل ہوتا، اور ماخوذ "من ذکت النار تذکو" سے۔
(۳) اَلْحَفَ: صیغۂ ماضی از افعال مصدر اِلْحَاف ہے بمعنی چمٹ جانا، لپیٹنا یا پیچھے پڑ جانا، یہ "لِحَاف" سے ماخوذ ہے جس کے معنی مطلق کپڑے پہننے کے ہیں، مجرد فتح سے ہے اور یہ متعدی بیک مفعول بھی آتا ہے بمعنی لحاف اوڑھنا، متعدی بدو مفعول بھی، جس کے معنی کپڑے پہنانے کے ہیں یا انسان کے اوپر کا لباس، جمع لُحُف۔ اور افتعال وتفعل سے بمعنی لحاف اوڑھنا۔
(۴) اَلْجَوُّ: ھو ما بین السماء والارض یعنی جو آسمان وزمین کے درمیان خلاء ہے، یا درمیانی حصہ، کشادہ میدان۔ اس کی جمع جِوَاءٌ و اَجْوَاءٌ آتی ہیں اور "اَلْجَوّ" یہ مفعول بہ واقع ہوا ہے، "الحف" فعل کا۔
(۵) اَلضِّیَاءُ: بمعنی روشنی، ضَاءَ (ن) ضَوْأً، ضِیَاءً معنی روشن ہونا، اِضَاءَۃً لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور "اَلضِّیَاء" یہ فاعل ہے، اَلْحَفَ فعل کا۔ ضوء اور نور میں فرق یہ ہے کہ ضوء: جو ذاتی روشنی ہو اور زیادہ ہو اور "نور" وہ روشنی جو زیادہ نہ ہو اور دوسرے سے مستفاد ہو، ولھذا یقال: نورُ القمر مُسْتَفَادٌ من نور الشمس.
(۶) غَدَوْتُ: غَدَا یَغْدُوْ (ن) غُدُوًّا صبح کے وقت چلنا، یا صبح کرنا. وفی القران: غدوھا شھرٌ ورواحھا شھرٌ. یقالُ غدوتُ ای بکّرْتُ.
(۷) اِسْتِقْلَالٌ: ای ارتحال مصدر ہے استفعال کا یعنی کوچ کرنا، سفر کرنا۔ مر تحقیقه
(۸) الرِّکَابُ: یعنی زین پوش کا وہ لٹکا ہوا حصہ جس میں سوار اپنا پیر ڈالتا ہے، اس کی جمع رُکُبٌ آتی ہے، اور "الرکابُ" کا اطلاق اونٹ کے سواری پر ہی ہوتا ہے، دوسرے پر نہیں، اس کا واحد من غیر لفظہ "رَاحِلَۃٌ" ہے رَکِبَ سمع سے ہے اور رِکَابٌ یہ راحلۃٌ کی جمع من غیر لفظہ ہے۔
(۹) اِغْتِدَاءٌ: یہ مصدر ہے از افتعال، ماخوذ "غُدُوٌّ" سے ہے بمعنی صبح کو یا صبح کے وقت چلنا۔ از نصر۔
(۱۰) الغُرَابُ: بمعنی کوّا، زاغ۔ اس کی جمع اَغْرُبٌ، غُرُبٌ، غِرْبَانٌ، اَغْرِبَۃٌ آتی ہیں اور جمع الجمع غَرَابِیْن. اور اصل عبارت اس طرح تھی "ای لم یکن اغتدائی مثل اغتداء الغراب، بل فوقه.

☆......☆......☆

وَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِیْ صَوْبَ الصَّوْتِ اللَّیْلِیِّ، وَأَتَوَسَّمُ الْوُجُوْهَ بِالنَّظَرِ الْجَلِیِّ، إِلٰی أَنْ لَمَحْتُ أَبَا زَیْدٍ وَابْنَهٗ یَتَحَادَثَانِ.

ترجمہ: اور میں ڈھونڈنے لگا رات والی آواز کو، اور داغ (نشان) لگاتا تھا (غور سے دیکھتا تھا) چہروں کو گہری نظروں سے یہاں تک کہ میں نے ابوزید سروجی اور اس کے بیٹے کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔
(۱) اَسْتَقْرِیْ: یہ اِسْتِقْرَاءٌ مصدر سے از استفعال بمعنی تلاش کرنا، یا طلب کرنا، یہ "قراۃ" سے ماخوذ ہے جیسے: قَرَی الْبِلَادُ قَرْیاً وقِرْیاً۔ جبکہ شہر کو تلاش کرے، قری (ض) قَرَیً وقِرْیاً. مہمان نوازی کرنا، اور قَرْیاً بمعنی تلاش کرنا۔
(۲) صَوْبٌ: جہت وطرف کمایُقَالُ: فُلَانٌ مستقیم الصوب یعنی سیدھا چلا جا رہا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) الصَّوْتُ: آواز، اس کی جمع اصوات آتی ہے، صَاتَ (ن) صَوْتاً بمعنی پکارنا، بلانا۔ وفی القران: ان انکر الاصوات لصوت الحمیر.

(۴) اللَّیْلِیْ: یہ لَیْلٌ سے ہے بمعنی رات، اسکی جمع لَیَالِیْ ہے اس کی خلاف قیاس جمع لَیَائِلُ بھی آتی ہے یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۵) اَتَوَسَّمُ: تَوَسُّمٌ باب تفعل کا مصدر ہے بمعنی فراست سے معلوم کرنا، اور علامت سے ڈھونڈنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے، وِسْمٌ سے مشتق ہے بمعنی غور سے دیکھنا۔ یا تَوَسُّم یعنی علامت کے ذریعہ ڈھونڈنا۔

(۶) الوُجُوہُ: یہ وجہٌ کی جمع ہے معنی چہرہ اس کی جمع اَوْجُهٌ وَاَجْوُهٌ بھی آتی ہیں۔

(۷) اَلنَّظَرُ: ای النظر الجلی او النظر الظاهر. نَظَرَ (ن) نَظْرًا بمعنی دیکھنا، نگاہ ڈالنا۔ مرتحقیقہ

(۸) اَلْجَلِیُّ: جَلاَ یَجْلُوْ (ن) جُلُوًّا و جَلاءً، روشن ہونا، واضح، صاف ہونا، ظاہر کر دینا، اور صاف کرنا۔

(۹) لَمْحُتُ: یہ لَمْحٌ مصدر سے ہے بمعنی دیکھنا، نگاہ اٹھا کر دیکھنا۔ از فتح، کمافی القران: کلمح البصر او هو اقرب.

(۱۰) یَتَحَادَثَانِ: ای یتکلمان. تَحَادَثَ از تفاعل بمعنی آپس میں باتیں کرنا۔ حَدَثَ (ن) حُدُوْثًا. پیدا ہونا، حادث ہونا، نیا ہونا اور یہاں یہ حال واقع ہو رہا ہے اور "وعلیهما بردان" یہ حال ثانی ہے، یا حال متداخلہ ہے۔ واللہ اعلم

☆......☆......☆

وَعَلَیْهِمَا بُرْدَانِ رَثَّانِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا نَجِیَّا لَیْلَتِیْ، وَصَاحِبَا رِوَایَتِیْ. فَقَصَدْتُهُمَا قَصْدَ کَلِفٍ بِدَمَاثَتِهِمَا، رَاثٍ لِرَثَاثَتِهِمَا.

ترجمہ:۔ اور ان دونوں کے اوپر دو پرانی چادریں تھیں، پس جان لیا میں نے کہ تحقیق یہی دونوں باتیں کرنے والے ہیں میری رات کے اور ساتھی ہیں میری روایت کے پس میں نے ان دونوں کا قصد کیا مانند قصد کرنے اس شخص کے جو عاشق ہوا بوجہ ان کی نرم عادت کے (یعنی ان کے حسن اخلاق کی وجہ سے) اور رحم کھاتے ہوئے ان کے بدحالی پر۔

(۱) بُرْدَانِ: یہ بُرْدٌ کا تثنیہ ہے بمعنی دھاری دار چادر، نیز سیاہ اونی چادر کو بھی کہتے ہیں۔ اور واحد "بُرْدَةٌ" ہے جمع بُرْدٌ ہے، اس کی جمع اَبْرَادٌ، واَبْرُدٌ و بُرُوْدَةٌ آتی ہیں، اور "بُرْدَان" حال ثانی ہے۔ اگر باپ بیٹا دونوں کے پاس دو چادریں تھیں، تو یہاں مناسب نہیں معلوم ہوتا کیونکہ مفلس کیلئے تو ایک چادر بھی دقت سے خالی نہیں، لہذا ایک چادر ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۲) رَثَّانِ: یہ تثنیہ ہے رَثٌّ کا اور "رَثٌّ" صیغہ صفت ہے بمعنی پرانے کپڑے کے ہیں، اس کی جمع رِثَاثٌ آتی ہے، بقول بعض رَثَّان بمعنی شیشہ اور رَثٌّ کا معنی ہے پرانا، بدحال، کمزور، جمع رِثَاثٌ. رَثَّ از ضرب بمعنی پرانا ہونا۔

(۳) نَجِیَّا: یہ تثنیہ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا، نَجِیٌّ مفرد ہے بمعنی سرگوشی کرنا، بھید اور راز کی باتیں، اس کی جمع اَنْجِیَةٌ ہے اور نجی صیغہ صفت ہے بمعنی دوستوں سے آہستہ آہستہ باتیں کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(٤) لَیْلَتَیْ: لَیْلَةٌ رات جمع لَیَالِیْ بعض نے کہا کہ لَیلٌ واحد ہے جمع کے معنی میں مستعمل ہے اس کا واحد لَیْلَةٌ ہے جیسے تمر سے تمرۃٌ ہے۔

(۵) صَاحِبَا: یہ صاحب کا تثنیہ ہے بمعنی ساتھی، ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا، اور اس کے معنی مالک، وزیر، امیر اور گورنر کے بھی آتے ہیں اس کی جمع اَصْحَابٌ و اَصْحُبٌ، صُحْبَةٌ و صُحْبَانٌ و صِحَابَةٌ بھی آتی ہیں اور اَصْحَاب کی جمع اَصَاحِیْب آتی ہے۔

(٦) قَصَدْتُهُمَا: یہ قَصْدٌ مصدر سے بمعنی ارادہ کرنا یا توجہ کرنا، ازضرب اسکا مصدر قَصْدَةٌ بھی آتا ہے، یا بمعنی میانہ روی چلنا، کما فی القران: واقصدفی مشیك.

(۷) كَلِفَ: بمعنی عاشق ہونا اصل میں اس کا موصوف محذوف ہے، ای رَجُلٌ كَلِفٌ اور اسکے دو معنی ہیں (۱) چہرے پر بڑھاپے کی وجہ سے جھائیوں کا پڑ جانا (۲) عاشق و فریفتہ ہونا، یہاں ثانی مراد ہے، سمع كَـلَـفًـا و كَـلْـفَةً مصدر ہیں بمعنی عاشق ہونا۔ اور کلف (بکسر اللام) ہوتو صیغہ صفت ہے، اگر (بفتح اللام) ہوتو بمعنی کالا داغ۔

(۸) بِدَمَاثَتِهِمَا: یہ دِمَاثَةٌ سے مشتق ہے، ازکرم دَمُثَ دَمَاثَةً بمعنی نرم عادت ہونا اور سمع سے دَمِثَ دَمَثًا بمعنی نرم ہونا۔

(۹) رَاثٍ: صیغہ اسم فاعل، ناقص یائی ازضرب رَثْيًا و رَثَاثَةً و مَرْثِيَةً مصدر ہیں بمعنی رحم کرنے والا، مہربانی کرنیوالا، مرثیہ پڑھنے والا۔ اور اگر "رِثٌّ" (بالکسر) ہوتو بمعنی پرانا، اس کی جمع رِثَاثٌ آتی ہے، "رَثٌّ" (بالفتح) سے ماخوذ ہے اور "رَاثٍ" صفت ہے اس کا موصوف محذوف ہے، اور "لِرَثَاثَتِهِمَا" سے متعلق ہے۔

(۱۰) لِرَثَاثَتِهِمَا: یہ "رَثَاثَةٌ و رُثُوثَةٌ" مصدر سے بمعنی بدحالی، بوسیدگی ازضرب، یہاں اس سے مراد بدحالی ہے۔

☆......☆......☆

وَأَبَحْتُهُمَا التَّحَوُّلَ إِلَى رَحْلِي، وَالتَّحَكُّمَ فِيْ كُثْرِيْ وَقُلِّيْ، وَطَفِقْتُ أُسَيِّرُ بَيْنَ السَّيَّارَةِ فَضْلَهُمَا، وَأَهُزُّ الْأَعْوَادَ الْمُثْمِرَةَ لَهُمَا.

ترجمہ: اور مباح کیا میں نے ان دونوں کیلئے منتقل ہونے کو میرے کجاوہ (قافلہ) کی طرف اور مختار بنا دیا میں نے ان دونوں کو اپنے قلیل و کثیر مال میں (تصرف کی اجازت دیدی) اور مشہور کرنے لگا میں قافلہ والوں کے سامنے ان دونوں کی بزرگی کو، اور حرکت دی میں نے پھلدار شاخوں کو (سخیوں کو سخاوت کی ترغیب دی) ان دونوں کیلئے۔

(۱) اَبَحْتُهُمَا: یہ "اِبَاحَةٌ" سے بمعنی مباح کرنا، حلال کرنا، ظاہر کر دینا، افعال سے اس کا مجرد۔ بَاحَ (ن) بَوْحًا و بُؤُوْحًا بمعنی ظاہر کرنا، ظاہر ہونا۔ یہ اجوف واوی ہے۔

(۲) اَلتَّحَوُّلُ: مصدر از تفعل، پھیرنا، ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا، اس کا مجرد۔ حَالَ (ن) حَوْلًا. ای محوّل من حال الی حالٍ.

(۳) رَحْلٌ: کجاوہ، منزل، قیامگاہ، یُقَالُ عَادَ الْمُسَافِرُ الی رحلہ یعنی مسافر اپنے قیامگاہ کی طرف واپس آیا۔ اس کی جمع رِحَالٌ، وَاَرْحُلٌ آتی ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں کجاوہ مع سامان کے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) اَلتَّحَكُّمُ: مصدر از تفعل بمعنی مختار وحاکم بنانا یا بہت زیادہ حکم کرنا، یقال: تحکم فی الامر یعنی بغیر وجہ ظاہر کئے اپنی رائے سے فیصلہ کیا یا حکم جاری کیا اور اپنی خواہش کے مطابق تصرف کیا۔

(۵) کُثْرِیْ: (بضم الکاف و سکون الثاء) بمعنی بہت، کثیر وبہتات۔ یقال الحمد للہ علی القل والکثر اسی طرح قُلّیْ (بضم الکاف) بمعنی قلیل وکمتر۔

(۶) طَفِقْتُ: یہ طفق افعال مقاربہ میں سے ہے۔ یقال: طَفِقَ (س، ض) طَفْقاً وطُفُوْقاً. ای یفعل کذا یعنی جبکہ وہ شروع کرے۔

(۷) اُسَیِّرُ: از تفعیل مصدر تَسْیِیْرٌ ہے بمعنی چلانا، مشہور کرنا۔ اور اُسیر کا مفعول بہ فضلھما ہے۔

(۸) اَلسَّیَّارَۃِ: بمعنی قافلہ یا بہت سیر کرنے والا، اسکی جمع سَیَّارَاتٌ آتی ہے اور یہ مؤنث ہے اَلسَّیَّار کا۔

(۹) فَضْلَھُمَا: فَضْلٌ بمعنی بزرگی، تفعیل سے تفضیل، بمعنی کسی کو دوسروں پر فضیلت دینا۔

(۱۰) اَھُزُّ: صیغۂ مضارع متکلم ھَزَّ (ن) ھَزًّا بمعنی حرکت دینا، ہلانا۔ یہ نصر سے متعدی اور افتعال سے لازمی مستعمل ہے. کقولہ تعالٰی: وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رُطبًا جنیا.

(۱۱) اَعْوَادٌ: یہ عَوْدٌ کی جمع ہے بمعنی لکڑی، ٹہنی، جبکہ کاٹ لیجائے۔ ایک قسم کی خوشبو جس کو سلگایا جاتا ہے۔ اس کی جمع عِیْدَانٌ و اَعْوُدٌ آتی ہیں۔ از نصر لوٹنا، شاخ۔ کیونکہ شاخ بھی ایک دفعہ کاٹنے کے بعد دوبارہ آجاتی ہے۔ اور ''عید'' بھی ہر سال دوبارہ لوٹ کر آتی ہے، یہ بھی عَـوْدٌ سے مشتق ہے۔ عود اور غصن میں فرق یہ ہے کہ عود لکڑی یا درخت کی شاخ کو کہتے ہیں خواہ کٹی ہوئی ہو یا لگی ہوئی ہو۔ اور غُصْنٌ اس شاخ کو کہتے ہیں جو لگی ہوئی ہو۔

(۱۲) اَلْمُثْمِرَۃَ: یہ اِثْمَارٌ مصدر سے از افعال بمعنی پھل دینا، سخی لوگوں کو صاحب کتاب نے ''اعواد مثمرہ'' کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

☆......☆......☆

اِلٰی أَنْ غُمِرَا بِالنُّحْلَانِ، وَاتُّخِذَا مِنَ الْخُلَّانِ. وَكُنَّا بِمُعَرَّسٍ نَتَبَيَّنُ مِنْهُ بُنْيَانَ الْقُرٰی، وَنَتَنَوَّرُ نِيْرَانَ الْقِرٰی.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ ڈھانپ دیئے گئے دونوں بخششوں سے، اور دونوں کو دوستوں میں شمار کر لئے گئے، اور تھے ہم ایسے مقام پر جہاں سے دیکھ رہے تھے گاؤں کے مکانات اور دیکھ رہے تھے مہمانی کی آگ بھڑکتی ہوئی۔

(۱) غُمِرَ: یہ غَمْرٌ مصدر سے بمعنی ڈھانپنا، از باب نصر اور یہاں ''الٰی'' انتہائی غایت کیلئے ہے۔

(۲) بِالنُّحْلَانِ: (بضم النون) بمعنی عطیہ وہبہ۔ اور باب فتح سے نَحْلاً ہبہ کرنا وعطیہ دینا۔ اور ''النِحْلۃُ وَالنَّحلۃُ'' بمعنی عطیہ اور ''عطیہ'' ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو کسی کو بلا عوض دیجائے۔ اسکی جمع نُحَلٌ ہے اور ''نُحْلَان'' یہ مفعول بہ ہے بمعنی دی ہوئی چیز یعنی عطیہ۔ اور نَحْلَۃُ بمعنی ہبہ فتح سے اور اس سے نُحلہ ونِحلہ ہے۔

(۳) اِتُّخِذَا: صیغۂ تثنیہ مجہول از افتعال مصدر اِتِّخَاذٌ ہے مجرد۔ اَخَذَ (ن) یَأْخُذُ. لینا، پکڑنا۔ بقول بعض یہ ''تَخِذَ'' سے ماخوذ ہے ضرب سے، لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ اَخَذَ یَأْخُذُ نُفعل سے ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) اَلْخُلّانِ: یہ جمع ہے خلیل کی بمعنی دوست اور اس کی جمع اَخِلاّءُ بھی آتی ہے۔ وفی القران: اَلاَخِلاّءُ یَوْمَئِذٍبَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ.

(۵) بِمُعَرَّسٍ: صیغہ اسم ظرف از تفعیل مصدر تَعْرِیْسٌ ہے بمعنی اخیر شب میں آرام کیلئے اُترنے کی جگہ۔

(۶) نَتَبَیَّنُ: تَبَیَّنَ از تفعل بمعنی روشن ہونا، ظاہر ہونا۔ یہ "بَیَانٌ" سے مشتق ہے اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۷) بُنْیَانٌ: (بضم الباء) یہ مصدر ہے بمعنی دیوار، مشتق ہے "بِنَاءٌ" سے۔

(۸) اَلْقُرٰی: یہ قَرْیَۃٌ کی جمع ہے بمعنی گاؤں اور اسکے معنی جائے دادولوگوں کی جماعت کے بھی آتے ہیں۔

(۹) نَتَنَوَّرُ: از تفعل یہ "نُوْرٌ" سے ماخوذ ہے یا "نَارٌ" سے مشتق ہے یقال تنور النارمن بعید ای تبصرھا یعنی دور سے آگ دیکھنا پھر بعد میں مطلق دیکھنے کے معنی میں مستعمل ہونے لگا. کمایقال: تنوّر الشجرُ ای صار ذانَوْرٍ یعنی درخت کلی شگوفہ والا ہوگیا ہے۔ مجرد نصر سے روشن ہونا۔

(۱۰) نِیْرَانٌ: یہ نَارٌ کی جمع ہے اور نِیْرَۃٌ بھی جمع آتی ہے بمعنی آگ، یہ کلمہ مؤنث ہے کبھی مذکر کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اسکی تصغیر نُوَیْرَۃٌ آتی ہے اور اَنْوَارٌ، نِیْرَانٌ ونِیْرَۃٌ بھی جمع ہیں۔

(۱۱) اَلْقِرٰی: (بکسر القاف) بمعنی مہمان کا کھانا، یا مہمان داری کرنا از ضرب یا وہ پانی جو حوض میں جمع کیا جائے. قَرٰی(ض) قَرْیًا۔ ضیافت کرنا، اور افتعال سے اِقْتَرَی الضیف، مہمان نوازی کرنا۔

☆......☆......☆

فَلَمَّارَأٰی اَبُوْزَیْدٍامْتِلاَءَ کِیْسِہٖ،وَانْجِلاَءَ بُؤْسِہٖ،قَالَ لِیْ: اِنَّ بَدَنِیْ قَدِاتَّسَخَ، وَدَرَنِیْ قَدْرَسَخَ.

ترجمہ:۔ پس جب کہ دیکھ لیا ابوزید نے اپنی تھیلی کو بھرتے ہوئے اور دور ہوجانے اپنی محتاجی اور فقروفاقہ کو، کہا اس نے مجھ کو تحقیق کہ میرا بدن میلا ہوگیا ہے اور میرا میل جم گیا ہے۔

(۱) اِمْتِلاَءٌ: مصدر افتعال بمعنی بھرنا، اور مجرد. مَلاَ یَمْلاَ فتح ہے بمعنی بھردینا۔ مرتحقیقہ

(۲) کِیْسٌ: تھیلی، بٹوہ۔ اس کی جمع اَکْیَاسٌ و کِیَسَۃٌ از باب ضرب کَیْسًاو کِیَاسَۃٌ مصدر ہیں بمعنی ذہین وفطین ہونا۔

(۳) اِنْجِلاَءٌ: یہ مصدر ہے از انفعال بمعنی ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ اور باب نصر سے بمعنی زنگ کا دور کردینا، روشن کردینا، انکشاف کرنا۔

(۴) بُؤْسٌ وبَاْسٌ: دونوں کے معنی سختی کے ہیں ویسے محتاجی، تنگی اور فقروفاقہ کیلئے بھی ہے جمع اَبْؤاسٌ وَاَبْؤُسٌ ہیں نیز سختی، مصیبت کے معنی میں بھی مستعمل ہے مگر ذُوْبُؤْسٍ مصیبت والا اور بَاْسٌ بمعنی شجاعت والا۔

(۵) بَدَنِیْ: بدن انسان کے جسم کو کہتے ہیں اور جمع اَبْدَانٌ ہے۔ بَدَنَ(ن) بَدْنًاوبُدُوْنًا۔ اور کرم سے بَدَانَۃٌ بمعنی بھاری بدن والا اور زیادہ گوشت والا ہونا۔ اور بدن بمعنی لڑائی کے وقت پہننے کا چھوٹی سی زرہ جمع بُدُوْنٌ ہے۔

(۶) اِتَّسَخَ: یہ اِتِّسَاخٌ مصدر سے از افتعال مشتق وَسَخٌ سے بمعنی میلا ہونا، گندہ ہونا مجرد سمع سے اور "وسخ" وہ میل جو پسینہ کی

Maktaba Tul Ishaat.com

وجہ سے جسم پر جم جائے اور وَسَخٌ کی جمع اَوْسَاخٌ آتی ہے۔

(۷)دَرَنِــــیْ: دَرَنٌ میل کچیل، اس کی جمع اَدْرَنٌ وَ اَدْرَانٌ آتی ہیں اور ''درن'' وہ میل کچیل ہے جو انسان کے جسم میں پیدا ہو۔ اس سے وسخ اور درن کا فرق بھی واضح ہو گیا۔

(۸)رَسَخَ: یہ رَسْخٌ مصدر سے ازنصر رُسُوخًا بمعنی پختہ و مضبوط ہو جانا یا اپنے موضع پر قائم رہنا۔ اور یہ فتح سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالٰی: وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ.

☆......☆......☆

أَفَتَأْذَنُ لِیْ فِیْ قَصْدِقَرْیَةٍلِاَسْتَحِمَّ؛وَاَقْضِیَ هٰذَا الْمُهِمَّ؟ فَقُلْتُ: اِذَاشِئْتَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ، وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ،فَقَالَ: سَتَجِدُ مَطْلَعِیْ عَلَیْكَ.

ترجمہ:۔پس کیا آپ مجھے اجازت دے سکتے ہیں، تاکہ میں گاؤں جاؤں، تاکہ میں غسل کروں۔ اور اس ضروری کام کو پورا کروں، پس میں نے کہا کہ اگر چاہتا ہے تو پس جلدی کر اور جلدی کر (یعنی جلد از جلد جائے) اور فوراً واپس آئے۔ پس ابو زید سروجی نے کہا تو پائے گا مجھے اپنے پاس۔

(۱)اَفَتَأْذَنُ: میں ہمزہ برائے استفہام ہے، تَأْذَنُ یہ اِذْنٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اجازت اسکے مصادر اِذْنًا، اَذَانًا، اَذَانَةً و اِذِّیْنًا ہیں۔ از سمع بمعنی اجازت دینا. فی قولہ تعالٰی: فأذنوا بحربٍ من اللہ ورسولہ.

(۲)قَصْدٌ: مصدر ہے ارادہ کرنا، میانہ روی چلنا۔ اور ''قصد قریة'' میں اضافت المصدر الی المفعول ہے. وفی التنزیل: واقصدفی مشیك.

(۳)لِاَسْتَحِمَّ: یہ اِسْتِحْمَامٌ مصدر سے از استفعال اور مشتق ''حَمِیْمٌ'' سے بمعنی گرم پانی، اور اِسْتِحْمَام کے معنی گرم پانی سے غسل کرنا، پھر عام پانی سے غسل کرنے کیلئے مستعمل ہونے لگا، شیخ الادب فرماتے ہیں کہ ''حَمِیْمٌ'' گرم پانی کو بھی کہتے ہیں، تو یہ مناسب ہے کہ استحمام کے دونوں معنی ہونا چائیں ایک اصلی اور دوسرا عارضی معنی کیلئے ہو، یا یہ ''حَمَّامٌ'' سے مشتق ہو کیونکہ اس میں گرم پانی رہتا ہے۔

(۴)اَلْمُهِمُّ: نہایت ضروری، یہ صیغہ اسم فاعل ہے یعنی مشغول کرنیوالا، یا شدید معاملہ کرنے والا اس کی جمع مُهَامٌ آتی ہے اور یہ ''هَمٌّ'' سے مشتق ہے، بمعنی ضرورت یہاں مراد صلوٰۃِ مکتوبہ ہو سکتی ہے یا اشارہ ہے اس چیز کی طرف جو غسل کو واجب کرے۔

(۵)شِئْتَ: یہ مشِیْئَةٌ سے ماخوذ ہے، شَاءَ(س) یَشَاءُ بمعنی چاہنا اور اسکا مفعول بہ ہمیشہ محذوف ہوتا ہے ''إلاّ اذاکان نادراً. ای اذاشِئْتَ الاستحمام فالسرعةالسرعة ای الزم السرعة.

(۶)اَلسُّرْعَةُ: بمعنی جلدی کرنا، جو بُطُوْءٌ کی ضد ہے اور یہاں ''السرعة'' اور ''الرجعة'' دونوں فعل محذوف کے مفعول مطلق واقع ہیں، اور تقدیری عبارت، یوں ہے ای اطلب الرجعة اواطلب السرعة یا الزم السرعة۔ اور یہ فعل محذوف پر دلالت کرنے کیلئے مکرر لایا گیا ہے، جیسے سیراً سیراً مثل الطریق الطریق ہے، اسکی تقدیر ہے اسرع السرعة وارجع الرجعة اور

Maktaba Tul Ishaat.com

سرعة یہ کرم وسمع دونوں کا مصدر ہے۔ فی القران: وسارعوا الی مغفرة.

(۷) اَلرَّجْعَةَ: یہاں بھی الرَّجْعَةَ دونوں فعل محذوف کے مفعول واقع ہیں ای اطلب الرجعة او الزم الرجعة الرجعة اور یہ فعل محذوف پر دلالت کرنے کیلئے مکرر لایا جاتا ہے اصل میں رَجَعَ (ض) رَجْعًا ورُجُوعًا مَرْجِعًا ومَرْجِعَةً و رُجْعَانًا بمعنی لوٹنا، واپس ہونا، پھیرنا۔ اور "رجع" متعدی مستعمل ہے باقی مصادر لازمی استعمال ہوتے ہیں۔

(۸) سَتَجِدُ: یہ اَلْوِجْدَانُ مصدر سے بمعنی پانا، اس کا مفعول اول "مطلعی" ہے اور مفعول ثانی "اسرعی" ہے۔

(۹) مَطْلَعِیْ: یہ صیغۂ اسم ظرف بھی ہوسکتا ہے اور مصدر میمی بھی، یعنی طلوع ہونا یا ظاہر ہونا، از فتح اور یہ مفعول اول ہے "سَتَجِدُ" کا اور اَسْرَعَ مفعول ثانی ہے "ستجد" کا۔

☆......☆......☆

أَسْرَعَ مِنْ اِرْتِدَادِ طَرْفِكَ إِلَيْكَ. ثُمَّ اسْتَنَّ اسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِي الْمِضْمَارِ، وَقَالَ لِابْنِهِ: بَدَارِ بَدَارِ! وَلَمْ نَخَلْ أَنَّهُ غَرَّ، وَطَلَبَ الْمَفَرَّ.

ترجمہ: ۔ زیادہ جلدی بہ نسبت لوٹنے تیری نگاہ کے تیری طرف۔ پھر کودا مانند تیز گھوڑے کے میدان میں اور اپنے بیٹے سے کہا، جلدی کر جلدی کر، اور نہیں خیال کیا ہم نے اس بات کا تحقیق کہ دھوکہ دیا اس نے اور طلب کیا ہے بھاگنا (یعنی دھوکہ دیکر بھاگ گیا)

(۱) اَسْرَعَ: یہ صیغۂ اسم تفضیل ہے مصدر "سُرْعَةٌ" سے بمعنی جلدی کرنا، اور مفعول ثانی واقع ہوا ہے "سَتَجِدُ" فعل کا۔

(۲) اِرْتِدَادُ: یہ مصدر ہے افتعال کا ماخوذ "رَدٌّ" سے ہے بمعنی لوٹنا۔ رَدَّ (ن) رَدًّا، مَرَدًّا ومَرْدُوْدَةً. لوٹنا، لوٹانا، پھیرنا۔ یہ نصر سے متعدی ہے: وقوله تعالىٰ: فلامَرَدَّلَهُ.

(۳) طَرْفُكَ: طَرْفٌ بمعنی کنارۂ نظر، اگر طَرْفٌ (بفتح الطاء وسکون الراء) ہو تو کنارہ مراد ہے۔ (بسکون الراء) بمعنی آنکھ یا آنکھ کی نگاہ، اور (بفتح الراء) بمعنی کنارہ۔ لیکن شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی ہر دو لغت کے ہر دو معنی آتے ہیں۔

(۴) اِسْتَنَّ: اس کا مصدر اِسْتِنَانٌ ہے افتعال سے بمعنی گھوڑے کا آگے پیچھے دوڑنا، کودنا۔ سَنَّاءٌ مجرد نصر سے بمعنی تیز کرنا، دانتوں کا صاف کرنا، صیقل کرنا۔ اور "استنان الجواد" یہاں اضافۃ المصدر الی الفاعل ہے۔

(۵) اَلْجَوَادُ: بمعنی عمدہ، تیز رفتار گھوڑا، اس کی جمع اَجْوَادٌ، اَجَاوِدُ، اَجْيَادٌ، جِيَادٌ و اَجَادٌ اور جمع الجمع اَجَاوِيْدُ آتی ہیں، جَادَ يَجُوْدُ (ن) جُوْدَةً بمعنی جید ہونا۔ کمافی الحدیث: منهم من عرّ کاجاوید الخیل.

(۶) اَلْمِضْمَارُ: معنی میں اسم ظرف کے ہیں جمع مَضَامِيْرُ بمعنی ورزش گاہ، گھڑ دوڑ کا میدان یا وسیع میدان. ضَمُرَ (ك) ضَمَارَةً وضُمُوْرًا بمعنی قلیل اللحم ہونا، دبلا ہونا اور نصر سے بھی آتا ہے۔ اور "فی المضمار" یہ متعلق ہے "استنان" کے ساتھ، اگر مزمار (بالزاء) ہو تو معنی باجہ کے ہیں، اور یہ "تَضْمِيْرٌ" مصدر سے مشتق ہے بمعنی گھوڑے کو خوب کھلا کر موٹا کرنا، اور ضَامِرَةٌ کی جمع ضَوَامِرُ ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

اور ضَامِرٌ کی جمع ضُمّرٌ ہے۔ وفی التنزیل: وعلی کل ضامرٍ یأتینَ من کل فج عمیق.

(۷) بَدَارِ، بَدَار: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر حاضر "مِنَ الْمُبَادَرَةِ" یعنی جلدی کرنا، اور "بدار" بروزن ثلاثی مجرد قیاسی ہے، اسمائے افعال کیلئے، امام سیبویہ نے کہا کہ یہ ثلاثی مجرد میں کثیر الاستعمال ہے۔ وفی القرآن: لاتأکلوھا اسرافا وبدارا ان یکبروا.

(۸) لَمْ نخلْ: یہ خِیَالٌ مصدر سمع سے بمعنی خیال کرنا، گمان کرنا۔ مر تحقیقہ

(۹) غَرَّ: بمعنی دھوکہ دینا۔ از نصر اس کے مصادر غَرّاً، غِرًّا، غُرُوْرًا۔ اور اغترار افتعال سے دھوکہ کھانا ہے، وفی القرآن: ماغرّك بربك الكريم.

(۱۰) اَلْمَفَرُّ: میں مصدر میمی ہے بمعنی بھاگنے کی جگہ فَرّ (ض) فِرَارًا و فَرًّا. بھاگنا اور "مَفَرٌّ" (بفتح الفاء) خلاف قیاس اسم ظرف ہے ورنہ ضرب سے قیاساً (بکسر الفاء) ہونا چاہئے. فی القرآن: این المفر. وایضا. ففروا الی الله.

☆......☆......☆

فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهُ رِقْبَةَ اَهِلَّةِ الْاَعْيَادِ، وَنَسْتَطْلِعُهُ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ، إِلٰى اَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَكَادَ جُرُفُ النَّهَارِ يَنْهَارُ.

ترجمہ:۔ پس انتظار کیا ہم نے اسکا عید کے چاند کی طرح، اور تلاش کرتے رہے ہم اس کو مانند مقدمۃ الجیش اور گھاس و پانی تلاش کرنے والی جماعت کی طرح، یہاں تک کہ دن بوڑھا ہوگیا اور قریب تھا کہ دن کا کنارہ ڈھے جائے (نیچے گر جائے)۔

(۱) فَلَبِثْنَا: اس کا مصدر لَبثٌ ہے بمعنی ٹھہرنا اور سمع سے ٹھہر جانا اسکے مصادر لَبْثًا، لَبَاثًا و لَبَاثَانًا و لُبْثَانًا، و لَبَاثَةً۔ آتے ہیں. وفی القرآن: کَمْ لَبِثْتَ، قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْبَعْضَ يَوْمٍ.

(۲) نَرْقُبُهُ: رَقَبَ نصر سے انتظار کرنا، حفاظت کرنا، ومنه الرقيب، اس کے مصادر رَقْبًا، رُقُوْبًا، رُقْبَانًا، و رِقْبَةً. آتے ہیں۔ رِقْبَةٌ اگر (بکسر الراء) ہو تو بمعنی انتظار کرنا۔ اور یہاں "نرقب" حال واقع ہوا ہے "لَبِثْنَا" فعل سے: وفی التنزیل: ولم ترقب قولی.

(۳) اَلْاَعْيَادُ: یہ جمع ہے عید کی، بمعنی عید کا دن، خوشی اور جشن کا دن مِيعَادٌ. عَادَ (ن) عَوْدًا. لوٹنا، کیونکہ عید بھی ہر سال لوٹتی رہتی ہے اس لئے اس کو عید کہتے ہیں: "لانه یعود فی کل سنة" اور یہاں "رقبة" مفعول مطلق للنوع ہے ای رقبته مثل رقبة الناس الاعياد. اور عید اصل میں عود تھا، بقاعدۂ میزان واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔ ای ابدال الواو یاءً للتمییز بین جمع العُوْدِ و العيد.

(۴) اَهِلَّةٌ: اس چاند کو کہتے ہیں، جو کیم تاریخ سے تیسری یا ساتویں تاریخ تک کا ہو، اور چھبیسویں وستائیسویں تاریخ کے چاند کو بھی کہتے ہیں "اهلة" کا واحد هِلَالٌ ہے لیکن علی سبیل الندرۃ اس کی جمع الجمع اَهَالِيْلُ آتی ہے۔

(۵) نَسْتَطْلِعُهُ: اس کا مصدر اِسْتِطْلَاعٌ ہے از استفعال یہ مطلع سے ماخوذ ہے از نصر بمعنی شگوفہ یا شگوفہ والا ہونا، یا "طِلْعٌ" (بکسر الطاء) ہے بمعنی چمکنا یا چمکنے والی چیز۔ اگر مجرد طَلْعَةٌ ہے تو اس کے معنی اطلاع پانے کے ہیں۔ اور یہاں اسکے معنی اس کے آنے کی خبر پوچھنے کے ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶) اَلطَّلَائِعُ: یہ طَلِیْعَۃٌ کی جمع ہے بمعنی وہ چھوٹا طائفہ جو باقی لشکر سے آگے بڑھ گیا ہوانتظام کیلئے، اس کو مقدمۃ الجیش بھی کہتے ہیں۔ تاکہ دشمن کے حالات معلوم ہو جائیں اور اسکو ہراول دستہ بھی کہتے ہیں۔ بعض تین چار آدمی کی تحدید کرتے ہیں اور یہ واحد جمع دونوں میں مستعمل ہے۔

(۷) اَلـرُّوَّادُ: یہ رَائِدٌ کی جمع ہے یعنی وہ جماعت جولشکر کیلئے گھاس، پانی طلب کرنے کیلئے گئی ہو یا روانہ کی گئی ہو، اب مطلق آگے بڑھنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ رائد کے اصلی معنی ہیں مطلق طلب کرنا، اور اب استعمال میں خاص ہو گیا ہے یعنی گھاس و پانی کیلئے اور بسا اوقات صرف دو چیزیں ذکر کرتے ہیں مگر مراد تمام (استغراق) ہوتا ہے جیسے: رب المشرقین و المغربین ۔ اور یہاں بھی طلائع اور رُوَّادٌ سے مراد تمام قسم کے لوگ ہیں۔

(۸) هَرِمَ: صیغۂ صفت ہے، هَرِمٌ بمعنی بوڑھا ہونا، کمزور ہونا۔ سمع سے هَرَماً، مَهْرَماً، مَهْرَمَةً مصادر ہیں بمعنی ضعیف و بڈھا ہونا۔ اور هَرِمٌ کی جمع هَرِمُوْنَ و هَرْمٰی ہے اور مؤنث هَرِمَةٌ جمع هَرِمَاتٌ و هَرْمٰی ہے۔

(۹) اَلنَّهَارُ: دن جو لیل کی ضد ہے یعنی صبح سے مغرب تک کا وقت، (نہار شرعی جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے) اور نہار کی جمع اَنْهَارٌ، اَنْهُرٌ، نُهُوْرٌ، و اَنْهُرٌ آتی ہیں۔ نَهَرَ (ن، ض) نَهْراً بمعنی گہرا، منہدم ہو جانا۔ اور اِنْهَارٌ انفعال سے گر پڑنا اور اصل لغت کے اعتبار سے مجرد نصر سے ہے یعنی هَارَ يَهُوْرُ (ن) هُوْرًا منہدم ہونا یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور اِنْهِيَارٌ انفعال سے ہے بمعنی اِنْہدام ہے یعنی منہدم ہو جانا، گر پڑنا کمافی القران: فانهار به في نار جهنم۔

(۱۰) جُرُفٌ: (بضم الجيم والراء او بسكون الراء) بمعنی دریا کا کنارہ جسے پانی نے کاٹ دیا ہو اور گرنے کے قریب ہو (یعنی جو پانی کی وجہ سے ٹوٹتا رہتا ہے) اس کی جمع جُرُوْفٌ، اَجْرَافٌ، اَجْرِفَةٌ ہیں۔ جُرْفٌ نصر سے برباد کرنا۔ یہ تفعیل، افتعال و تفعل سے بھی آتا ہے بمعنی کل شئے یا اسکا بڑا حصہ۔ وفي التنزيل: على شفا جرف هارٍ۔

☆......☆......☆

فَلَمَّا طَالَ اَمَدُ الْاِنْتِظَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِي الْاَطْمَارِ، قُلْتُ لِاَصْحَابِي: قَدْ تَنَاهَيْنَا فِي الْمُهْلَةِ، وَتَمَادَيْنَا فِي الرِّحْلَةِ.

ترجمہ:۔ پس جبکہ طویل ہو گئی انتظار کی مدت، اور ظاہر ہونے لگا سورج اپنی پرانی چادر میں (یعنی غروب ہونے لگا) تو کہا میں نے اپنے دوستوں سے انتہائی وقت دیا ہم نے اس کو، اور دیر کر دی ہم نے کوچ کرنے میں۔

(۱) طَالَ: یہ طُوْلٌ سے مشتق ہے بمعنی لمبا جو قِصَرٌ کی ضد ہے۔ طُوْلٌ، لمبائی جمع اَطْوَالٌ ہے، طَالَ (ن، ك) طُوْلاً، طِوَالَةً لمبا ہونا، بلند ہونا، احسان کرنا و انعام دینا۔ وفي القران: حتى طال عليهم الامَدُ۔

(۲) اَمَدُ: مدت، آخری حد، غایت منتہی۔ اس کی جمع آمَادٌ، اگر امد مطلق استعمال ہو تو کسی کوئی نہایت کیلئے ہوگا مگر وہ متعین نہ ہوگی اور اگر یہ مقید مستعمل ہو تو اس کی تعیین ہوگی۔ اور ابد، اس زمانے کو کہتے ہیں جس کی کوئی انتہا نہ ہو۔ ابد اور امد میں فرق واضح ہو گیا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) لَاحَتْ: یہ لَاحَ یَلُوْحُ (ن) لَوْحًا بمعنی ظاہر ہونا، مر تحقیقہ۔

(۴) اَلشَّمْسُ: سورج، آفتاب، دھوپ والی جگہ، اس کی جمع شُمُوْسٌ آتی ہے، اور اسکی تصغیر شُمَیْسَۃٌ آتی ہے۔

(۵) اَلْاَطْمَارُ: اس کا واحد طِمْرٌ (بکسر الطاء) ہے بمعنی پرانا کپڑا یا پرانی چادر جو اونی نہ ہو، اور یہ کنایہ ہے اِصْفِرَارِ الشَّمْس سے یعنی سورج کے زرد ہونے سے جو غروب آفتاب کے وقت ہوتا ہے، ضرب سے طَمْرًا۔ دفن کرنا، چھپانا، از نصر طُمُوْرًا بمعنی زمین میں گھسنا اور سمع سے بمعنی ورم والا ہونا۔ اور یہ ضرب المثل ہے "اطمار" ترکیب میں شمس سے حال واقع ہوا ہے، طَمَّرَ تفعیل سے دفن کرنا۔

(۶) تَنَاھَیْنَا: یہ تفاعل سے اس کا مصدر "تَنَاهِي" ہے یقال تناهينا الشيئ یعنی ہم انتہا کو پہنچے۔ مر تحقیقہ

(۷) اَلْمُھْلَۃُ: بمعنی تاخیر کرنا، دیر کرنا و آہستگی، فتح سے مَھْلًا و مُھْلَۃً مصدر ہیں یعنی اس نے آہستہ کام کیا جلد بازی نہیں کی۔ اور تَمَھَّلَ تفعل سے معنی ہے نہایت نرمی یا آہستگی سے کرنا۔ کمایقال: مهل الرجلُ فی عمله.

(۸) تَمَادَیْنَا: ای تأخرنا. باب تفاعل سے ہے مَدٰی سے مشتق ہے جو مدت اور غایت کے معنی میں ہے، یہاں تَمَادَیْنَا کے معنی دیر کی ہم نے یا مہلت دی ہم نے۔ اور مدیٰ ضرب سے بمعنی ضائع کرنا۔

(۹) اَلرِّحْلَۃُ: یہ اسم مصدر ہے بمعنی کوچ کرنا، چلے جانا، سفر کرنا. کمایقال غدًا رِحلتنا. کل ہمارا سفر ہے۔ اور رَحَلَ (ف) رَحْلًا بمعنی جانا، کوچ کرنا۔

☆......☆......☆

اِلَی اَنْ أَضَعْنَا الزَّمَانَ، وَبَانَ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ مَانَ، فَتَأَهَّبُوْا لِلظَّعْنِ، وَلَاتَلْوُوْا عَلٰی خَضْرَاءِ الدِّمَنِ.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ ضائع کیا ہم نے زمانہ کو اور ظاہر ہو گیا کہ اس نے جھوٹ بولا تھا، پس تیاری کرو تم چلنے کیلئے اور مت مائل ہو تم کوڑا کرکٹ کے سبزے پر (یعنی اس کے باطن خراب ہونے پر تم غمگین نہ ہو)۔

(۱) اَضَعْنَا: اس کا مصدر "إِضَاعَۃٌ" ہے افعال سے ضائع کرنا۔ اور مجرد ضرب سے ضَیْعًا، ضِیَاعًا، و ضَیْعَۃً بمعنی ضائع و تلف ہونا، بیکار رہنا۔

(۲) بَانَ: صیغہ ماضی بمعنی ظاہر ہوا۔ مصدر بَیَانٌ، تِبْیَانٌ ہیں معنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ اور بَانَ کے معنی جدا ہونے کے بھی آتے ہیں جس کے مصادر بُیُوْنٌ و بَیْنُوْنَۃٌ ہیں اور اسکا مادہ (ب، ی، ن) ہے۔

(۳) مَانَ: ماضی از ضرب مَیْنٌ مصدر ہے بمعنی جھوٹ بولنا۔ اس کی جمع مُیُوْنٌ آتی ہے اور مَانَ نصر سے بمعنی کسی کا خرچ برداشت کرنا. کمایُقالُ: مَانَ الرَّجُلُ مَیْنًا. وفی الحدیث: ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ.

(٤) فَتَأَھَّبُوْا: صیغہ امر اس کا مصدر تَأَھُّبٌ تفعل سے ہے بمعنی سامان تیار کرنا، اور "اُھْبَۃٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی سامان۔ یُقالُ: تأهب للامر۔ جبکہ وہ تیار اور آمادہ ہوا، اور اسی طرح تَاھِیْبٌ ہے اس کا مجرد نہیں آتا ہے۔

(۵) اَلظَّعْنُ: یہ مصدر ہے باب فتح سے بمعنی کوچ کرنا، سفر کرنا۔ قد مر تحقیقہ

(٦) لَاتَلْوُوْا: یہ لَوٰی یَلْوِیْ (ض) لَیًّا، لُوِیًّا بمعنی مائل ہونا، متوجہ ہونا، موڑنا. یقالُ لوی الحَبْلَ یعنی اس نے رسی کو بٹا،

Maktaba Tul Ishaat.com

یا موڑا. لَوٰى رَأسَهٗ، اس نے سر جھکایا۔ اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ وفی القران: لَوّوا رُؤُوسَهُم.

(۷) خَضْرَاءُ: اس کا موصوف محذوف ہے ای علی نبات خضراء. اور خضراء کے معنی زرد کے ہیں اور یہ ''اخضر'' کا مؤنث ہے یقال: خَضِرَ (س) خَضَرًا ای صار اخضر. یعنی سبزہ زار ہوا اور خضر، سبز کو کہتے ہیں، اور خضراء، سبز گھاس کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع خضروات آتی ہے اور ''خُضْرَةٌ'' بمعنی سبز رنگ، سبزی یعنی ساگ پات جمع خُضْرٌ و خُضَرٌ ہیں۔

(۸) اَلدِّمَنُ (بکسر الدال) یہ جمع ہے دِمْنَةٌ کی بمعنی کوڑا کرکٹ (مزبلہ) گوبر یا غلاظت وغیرہ کا ڈھیر اور یہ ''خضراء الدمن'' ضرب المثل ہے، جبکہ کسی شخص کا ظاہر اچھا ہو اور باطن برا و خراب ہو اس وقت بولا جاتا ہے۔ نصر سے زمین پر گوبر وغیرہ ڈالکر اصلاح کرنا۔ اور سمع سے دَمَنًا بمعنی بدبودار ہونا۔

☆......☆......☆

وَنَهَضْتُ لِاَحْدِجَ رَاحِلَتِيْ، وَأَتَحَمَّلَ لِرِحْلَتِيْ، فَوَجَدْتُ أَبَازَيْدٍ قَدْ كَتَبَ، عَلَى الْقَتَبِ حِيْنَ شَمَّرَ لِلْهَرَبِ.

ترجمہ:۔ اور یہ (کہہ کر) کھڑا ہو گیا میں تا کہ اپنی اونٹنی پر کجاوہ کس لوں اور بوجھ (سامان) لادوں، اپنے سفر کرنے کیلئے پس پایا میں نے (دیکھا میں نے) ابوزید سروجی کو کہ لکھ دیا (اشعار) اس نے کجاوہ کی لکڑی پر جس وقت بھاگنے کیلئے تیاری کر رہا تھا (جاتے وقت لکھ کر گیا تھا یہ اشعار)

(۱) نَهَضْتُ: یہ نُهُوْضٌ مصدر سے از فتح نَهْضًا و نُهُوْضًا بمعنی کھڑا ہونا۔ مر تحقیقہ

(۲) اَحْدِجُ: یہ صیغہ واحد متکلم از ضرب بمعنی اونٹ پر کجاوہ یا سامان باندھنا. حَدَجَ (ض) حَدْجًا و حِدَاجًا. کما یقال حدج البعیر و الناقة جبکہ وہ اونٹ پر کجاوہ باندھے، اور اَحْدَجُ: یہ اسم جامد ہے جو ''حَدَجٌ'' سے مشتق ہے بمعنی ہودج (کجاوہ) کے ہیں۔

(۳) رَاحِلَةٌ: بمعنی اونٹ کی سواری اس کی جمع رَوَاحِلُ آتی ہے اور یہ رِحْلَةٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی کوچ کرنا، سفر کرنا۔ از باب فتح ہے۔

(۴) اَتَحَمَّلُ: یہ اتقبل تفعل سے بمعنی بوجھ اٹھانا اپنے سر پر یا دوسرے کے سر پر۔ مر تحقیقہ

(۵) فَوَجَدْتُ: وَجَدَ یَجِدُ (ض) وَجْدًا و وِجْدَانًا بمعنی پانا، دیکھنا۔ از باب ضرب، مر تحقیقہ۔

(۶) اَلْقَتَبُ: کجاوہ کی لکڑی (پالان) اس کی جمع اَقْتَابٌ آتی ہے، اس کے معنی آنت کے بھی آتے ہیں۔ یُقَالُ: قتبه قتبًا ای اطعمه الامعاء. قَتَبَ (ن) قَتْبًا بمعنی اونٹ پر پالان کسنا۔

(۷) حِیْنَ: وقت جمع اَحْيَانٌ وَاَحَايِيْنُ آتی ہیں از ضرب بمعنی وقت کا آنا۔ مر تحقیقہ

(۸) شَمَّرَ: یہ تَشْمِیْرٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی تیز چلنا، تیار ہونا، دامن چڑھانا، کمر باندھنا، مستعد ہونا۔

(۹) لِلْهَرَبِ: هَرَبٌ مصدر ہے از نصر بمعنی بھاگنا۔ هَرَبًا و هُرُوْبًا بمعنی فرار ہونا و بھاگنا۔

(۱۲) يَا مَنْ غَدَا لِيْ سَاعِدًا وَمُسَاعِدًا دُوْنَ الْبَشَرْ

(۱۳) لَا تَحْسَبَنْ أَنِّيْ نَأَيْتُ كَ عَنْ مَلَالٍ أَوْ أَشَرْ

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۴) لٰكِنَّنِى مُذْلَمْ أَزَلْ مِمَّنْ إِذَا طَعِمَ انْتَشَرْ

ترجمہ:۔(۱۲) اے وہ شخص! جو میرے لئے معین ومددگار بنکر لوگوں کے پاس جانے والا ہے۔(۱۳) مت خیال کرتو کہ تحقیق میں دور ہوا تجھ سے کسی رنج یا تکبر کی وجہ سے (۱۴) لیکن میں ہمیشہ ان لوگوں میں سے رہا ہوں، جب وہ کھالیتے ہیں تو وہ منتشر ہو جاتے ہیں (بھاگ جاتے ہیں۔ کھایا، پیا اور چلدیا)

(۱) غَدَا: یہاں صار کے معنی میں ہے، اور ''غدا'' صبح کے وقت جانے کے بھی آتے ہیں، اس وقت یہ فعل ناقص ہے۔

(۲) سَاعِدًا: اسکے اصلی معنی ہے کلائی اور اسکے معنی مددگار کے بھی ہیں، کیونکہ کلائی سے انسان کو قوت حاصل ہوتی ہے، اسکی جمع سواعد آتی ہے۔ ومنه يُقَالُ: طَائِرٌ شَدِيْدُ السَّوَاعِدِ یعنی پرندہ مضبوط بازوں والا ہے۔ اور مُسَاعِدٌ کے معنی بھی مدد کرنے کے ہیں، از مفاعلہ يقالُ: ساعده على الامر جبکہ وہ کسی کی کام پر مدد کرے اور ساعد کے تین معنی ہیں (ا) اسم جامد بمعنی بازو (ب) رئیس (ج) اسم مشتق بمعنی سعادت والا۔

(۳) دُوْنَ: یہ یا تو نزدیکی کے معنی میں ہے، یا غیر کے معنی میں ہے اور ''دُوْنَ'' اس کا تعلق یا تو ''لِی'' کے ساتھ ہے یا ''سَاعِدًا مُسَاعِدًا'' کے ساتھ ہے، لہذا اس کے دو معنی ہونگے۔

(۴) لَاتَحْسَبَنْ: یہ ''حَسَبٌ'' سے ماخوذ ہے لغت فصیحہ میں یہ باب سمع سے آتا ہے، معنی گمان کرنا۔ جبکہ یہ کلام پاک میں (بفتح العين) بھی استعمال ہوا ہے۔

(۵) نَأَيْتُكَ: یہ نَأْیٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی دوری نَأَیَ (ف) نَأْيًا بمعنی دور ہونا، جدا ہونا۔ كقوله تعالىٰ: اَعْرَضَ وَنَاٰى بِجَانِبِهٖ، اَىْ تَكَبَّرَ وَاَعْرَضَ.

(۶) مَلَالٌ: اور مَلَلٌ دونوں کے معنی دل کی تنگی، تکلیف رنج، طبیعت کی اداسی، رنجیدگی کے ہیں۔ اور ''مُلَالٌ'' (بضم الميم) بمعنی مرض یا غم میں لوٹ پوٹ ہونا۔ مَلَّ (ن) مَلًّا، مَلَالًا تکلیف پہنچنا۔ اور سمع سے مَلَلًا، مَلَالًا، وَمَلَالَةً بمعنی رنجیدہ ہونا دل تنگ ہونا اور ''عَنْ ملال'' میں ''عن'' تجاوز کیلئے بھی آتا ہے، اور بدل، تعلیل اور استعلال کیلئے بھی آتا ہے، اور استعانت و تعلیل کیلئے بھی آتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔ وفي الحديث: اكلفوا من العمل ماتطيقون به فان الله لايمل حتى تملوا.

(۷) اَشَرٌ: (بفتحتين) اَشِرَ اسمع سے بمعنی تکبر کرنا، اکڑنا، اترانا۔ اور ضرب سے بمعنی غصہ کی وجہ سے دانت پیسنا اور ''اَشِرٌ'' (بفتح اول و كسر ثانى) بمعنی متکبر، حد سے زیادہ گزرنے والا، شیخی مارنا اس کی جمع اَشِرُوْنَ وَاَشَارَىٰ ہیں اور اگر اَشَرٌ (بفتح الشين) ہو تو یہ مصدر ہے، اگر ''اشُر'' (بضم الشين يا بالكسر) ہو تو یہ صیغہ صفت ہے، صیغہ صفت اَشَر، اشران، اشرونٌ (بضم الشين وكسرها) آتی ہیں کما في الحديث: ذكر الخيل، ورجل اتخذها اشرًا ومرحًا اى بطرًا.

(۸) مُذْ لَمْ اَزَلْ: بمعنی ہمیشہ رہا، افعال ناقصہ سے ناقص یائی ہے اور سمع ونصر سے فعل تام مستعمل ہے اور ''مُذْلَمْ اَزَلْ'' یہ مبتدا واقع ہوا ہے اس کی خبر محذوف ہے اى مخلوق فيه يقول بعض لكنني مذلم ازل محل خبر ہے مذلم ازل اى لم ازل موجودًا. لم ازل فعل

Maktaba Tul Ishaat.com

ناقص ہے اس کیلئے نفی لازم ہے۔

(۹) طَعِمَ: سمع سے طَعْمًا و طُعْمًا۔ کھانا کھانا یا چکھنا، اور فتح سے طَعْمًا بمعنی آسودہ ہو کر کھانا، سیر ہونا، پیٹ بھرنا۔ اور "اذا طَعِمَ" یہ لکِنَّ کی خبر ہے۔ وفی القرآن: فاذا طعمتم.

(۱۰) اِنْتَشَرَ: یہ اِنْتِشَارٌ مصدر سے از افتعال بمعنی پھیل جانا، اور اس کا مجرد نصر و ضرب سے بمعنی پھیلانا نَشْرًا مصدر ہے اور علامہ حریری کا قول "اذا طَعِمَ اِنْتَشَرَ" یہ اس ارشاد خداوندی کی طرف اشارہ ہے: وَاِذَا طَعِمْتُم فَانْتَشِرُوْا.

☆......☆......☆

قَالَ: فَأَقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ، لِيَعْذِرَهُ مَنْ كَانَ عَتَبَ فَأُعْجِبُوْا بِخُرَافَتِهٖ، وَتَعَوَّذُوْا مِنْ آفَتِهٖ. ثُمَّ إِنَّا ظَعَنَّا، وَلَمْ نَدْرِ مَنِ اعْتَاضَ عَنَّا.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے کہا کہ پڑھوایا میں نے جماعت والوں کو اس پالان کی لکڑی کو، تاکہ معذور سمجھیں مجھ کو (ابوزید کو) تو وہ لوگ جو مجھ پر (یا ابوزید پر) ناراض ہو رہے تھے۔ پس سب متعجب ہوئے اس کے مضحکہ خیز کلام پر اور پناہ مانگنے لگے اس کی آفات سے، پھر ہم چل دیے اور نہیں معلوم کس نے بدلہ لیا ہماری طرف سے (ابوزید سے)

(۱) فَاَقْرَأْتُ: یہ "قِرَاْءَۃٌ" سے ماخوذ ہے پڑھنا، مگر یہاں اس کے معنی پڑھانے کے ہیں، اور افعال سے اِقْرَاءٌ پڑھوانا ہے اور فتح سے پڑھنا۔

(۲) جَمَاعَۃٌ: سمیٹنا، اکٹھا کرنا، ملانا۔ اس کی جمع جماعات آتی ہے از باب فتح۔ مر تحقیقہ

(۳) اَلْقَتَبُ: کجاوے کی لکڑی اس کی جمع اَقْتَابٌ آتی ہے اس کی تحقیق گزر گئی۔ یہاں اَلْقَتَبُ مفعول ثانی واقع ہو رہا ہے "اقرأت" کا۔

(٤) لِيَعْذِرَهُ: یہ عَذَرَ (ض) عُذْرًا بمعنی عذر کرنا، یا عذر قبول کرنا۔ اور یہاں "لیعذر" کا فاعل "مَنْ كَانَ الخ" ہے۔

(۵) عَتَبَ: یہ صیغہ ماضی ہے از نصر مصدر عِتَابٌ ہے بمعنی ڈانٹنا، عتاب کرنا، زجر کرنا۔ مر تحقیقہ

(٦) فَاُعْجِبُوْا: یہ إِعْجَابٌ مصدر سے از افعال بمعنی تعجب میں ڈالنا، حیرت میں ڈالنا۔ مجرد عجب سمع سے عَجَبًا تعجب کرنا۔

(۷) بِخُرَافَتِهٖ: اس کی جمع خُرَافَاتٌ آتی ہے بمعنی افسانہ، نمکین باتیں، جھوٹ، باطل بات۔ سمع و کرم دونوں سے ہے خُرَفًا بمعنی بڑھاپے کی وجہ سے عقل کا فاسد ہو جانا، اور نصر سے جھوٹ کہنا، خَرْفًا و خِرَافًا ہیں۔

(۸) تَعَوَّذُوْا: تَعَوُّذٌ مصدر ہے بمعنی پناہ مانگنا، حفاظت کی دعا کرنا، اور اس کا مجرد نصر سے۔ مر تحقیقہ

(۹) آفَتِهٖ: بمعنی دکھ، مصیبت، خراب کرنے والی چیز۔ اس کی جمع آفَاتٌ. يقال افه اَوْفًا. فاسد کیا ہے اس کو۔ از نصر اور ضرب سے ضرر پہنچانا، فاسد کرنا۔

(۱۰) ظَعَنَّا: صیغہ جمع متکلم ماضی یہ "ظَعْنٌ" مصدر سے یا ظُعُوْنٌ سے بمعنی کوچ کرنا، سفر کرنا از فتح۔

(۱۱) وَلَمْ نَدْرِ: یہ دِرَايَۃٌ مصدر سے از ضرب معنی ہے جاننا۔ مر تحقیقہ

(۱۲) اِعْتَاضَ: یہ افتعال کا مصدر ہے اصل میں اِعْتِيَاضٌ تھا بمعنی بدلہ لینا یا عوض میں لینا، اور یہ عَوْضٌ سے ماخوذ ہے عَاضَ (ن)

Maktaba Tul Ishaat.com

عَوْضًا یعنی بدلہ لینا، بدلہ دینا. ومنہ العِوَضُ اس کی جمع اَعْوَاضٌ ہے استفعال سے استعاض بمعنی بدلہ چاہنا۔ عِوَضٌ جو کسی چیز کا قائم مقام ہو جمع اَعْوَاضٌ ہے، اور مفاعلہ سے عَاوَضَ بمعنی بدلہ وعوض دینا۔

تمت المقامة الرابعة

والحمد لله على ذالك

آج بروز اتوار ۱۲، ربیع الاول ۱۴۱۵ھ کو

رات پون ایک بجے مقامۂ چہارم اختتام پذیر ہوا

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ الْكُوْفِيَّةُ

"پانچواں مقامہ جو شہر کوفہ کی طرف منسوب ہے"

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں علامہ حریریؒ شہر کوفہ کے اندر اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کسی رات کو قصہ گوئی میں مشغول تھا، کہ اچانک ایک فقیر دروازہ پر آ کر صدا لگانے لگا اور ان لوگوں سے کھانا اور ٹھکانہ طلب کیا، انہوں نے دروازہ کھولا اور فقیر کو کھانا وغیرہ کھلایا تو دیکھا کہ وہ ابوزید سروجی تھا، تو ان لوگوں نے ابوزید سے مطالبہ کیا کہ ہمیں کوئی اپنا واقعہ سنائے، تو ابوزید سروجی نے ایک عجیب واقعہ سنایا کہ کل رات میں ایک گھر کے پاس جا کر اشعار کہہ کر صدا لگانے لگا تو ایک بچہ نکلا اور اس نے اشعار ہی میں جواب دیا کہ ہمارے پاس خود کھانے کیلئے کچھ نہیں، فقیر کو کیا کھلا سکتے ہیں، ابوزید بچہ کی برجستگی سے بڑا متاثر ہوا، اور اس سے پوچھا کہ بیٹے آپ کا تعارف؟ کہنے لگا، میرا نام زید ہے اور میں "فید" کا رہنے والا ہوں اور یہاں میں مسافر ہوں، میرے باپ نے شادی کی، بیوی جب حاملہ ہوگئی تو وہ غائب ہوگیا، معلوم نہیں کہ اب وہ زندہ ہے کہ مردہ؟ ابوزید نے کہا، میں نے جان لیا کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے کیونکہ یہ حرکت میں نے ہی کی تھی، یہ عجیب واقعہ سننے کے بعد حاضرین نے سروجی سے پوچھا کہ آپ بیٹے سے اب کب ملیں گے؟ کہنے لگا جب کچھ رقم ہاتھ آئے تب ملوں گا، فقر کی حالت میں ملنے سے کیا فائدہ؟ تو حاضرین میں سے ایک نے اپنے ذمہ کچھ رقم لے لی اور اسے دیدی، وہ روانہ ہوا تو حارث بن ہمام بھی ان کے ساتھ جانے لگا تاکہ اس کے بیٹے سے اس کی بھی ملاقات ہوسکے، اور ابوزید نے حارث بن ہمام کی طرف دیکھا تو قہقہہ لگایا اور اشعار میں کہا کہ یہ ساری کہانی من گھڑت ہے، یہ رقم لینے کا ایک حربہ ہے جو میں نے استعمال کیا۔ اس مقامہ میں کل چوبیس (۲۴) اشعار ہیں۔

☆......☆......☆

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: سَمَرْتُ بِالْكُوْفَةِ فِيْ لَيْلَةٍ اَدِيْمُهَا ذُوْلَوْنَيْنِ، وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيْذٍ مِّنْ لُجَيْنٍ، مَعَ رُفْقَةٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَيَانِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ قصہ گوئی کی میں نے کوفہ میں ایک ایسی رات میں کہ جس کی کھال دو رنگی تھی (یعنی کہیں اندھیرا کہیں روشنی تھی) اور اس رات کا چاند چاندی کے تعویذ کی طرح تھا۔ (ناقص دائرہ میں تھا) ایسے دوستوں کیساتھ جنکی پرورش فصاحت وبلاغت کے دودھ سے کی گئی تھی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) اَلْکُوْفَۃُ: یہ ایک شہر کا نام ہے جو عراق میں ہے، اور ''کوفہ'' کے معنی ریت کا ٹیلہ یا سرخ ٹیلہ کو کہتے ہیں، چونکہ یہاں کی زمین میں ریت کے ٹیلے تھے، اسلئے اس کا نام کوفہ پڑ گیا ہے اور اس کے معنی جمع ہونے کے بھی آتے ہیں۔

(۲) سَمَرْتُ: یہ سَمْرٌ مصدر سے مشتق ہے، از نصر بمعنی قصہ گوئی کرنا، گپ شپ کرنا۔ اور سمر کے اصلی معنی ہے رات اور اس کی اندھیری، چاند کا سایہ، اور اسکے معنی چاندنی میں بیٹھ کر بات کرنے کے بھی آتے ہیں، سمع اس کے معنی سُفیدی اور سیاہی کے درمیان رنگ والا ہونا (گندم گوں ہونا) اور کرم سے گندمی ہونا اور ضرب سے معنی ہے دودھ کو پانی میں ملا کر پتلا کرنا، شراب پینے کے معنی بھی آتے ہیں، اور تفعیل سے کیل لگانا۔

(۳) اَدِیْمٌ: کھال، پکا چمڑا، گندم گوں ہونا، اس کی جمع اُدُم، آدِمَۃٌ، آدَامٌ ہیں اور اَدِیْـمُ الـنَّـھَـارِ. دن کی روشنی، سفیدی باب ضرب سے ملا دینا۔ اور ''اَدِیْمُھَاذُوْلَوْنَیْنِ'' سے مراد اس کے کچھ حصے میں روشنی تھی، اَدِمَ (س) اَدْماً، کرم سے اُدْمَۃً بمعنی گندم گوں ہونا (گیہوں کا رنگ ہونا) اور ادیم: پکی کھال اور اس کے بالمقابل کو إِھَابٌ (کچا چمڑا، بے دباغت چمڑے) کہتے ہیں۔

(۴) لَوْنَیْنِ: یہ ''لون'' کا تثنیہ ہے بمعنی رنگ اس کی جمع اَلْوَانٌ اور ''ذولونین'' سے مطلب یہ ہے کہ بعض کے نزدیک وہ اول شب تھی اور اسکی چاندنی متدیر نہ تھی بلکہ کسی پر سیاہی اور کسی پر سفیدی تھی، اور بعض کے نزدیک اول رات تو سفیدی تھی اور آخر رات سیاہی ہے یعنی چاندنی موجود تھی تو رات سفید تھی چاند غروب ہو گیا تو رات تاریک ہو گئی، یا بعض بعض جگہ روشنی تھی اور بعض جگہ درخت وغیرہ کی وجہ سے روشنی نہ تھی۔

(۵) قَمَرُھَا: قَمَرٌ چاند کو کہتے ہیں۔ یعنی شروع تین رات کے بعد آخر ماہ تک قمر کہتے ہیں۔ اور شروع تین تاریخ تک کے چاند کو ''ھلال'' کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَقْمَار ہے، اور ''قَمَرُھَا کَتَعْوِیْذٍمِنْ لُجَیْنٍ'' سے مراد یہ ہے کہ قمر کا دائرہ ناقص تھا جیسا کہ چاندی کے تعویذ کے دائرہ کا حصہ ہوتا ہے۔

(۶) تَعْوِیْذٌ: فال، ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پناہ حاصل کی جائے، مُعَوِّذٌ پناہ دینے والا، کیونکہ اس میں بھی کلام الٰہی لکھا ہوا ہے، یا یہ اسم مفعول کے معنی میں ہے، اس کی جمع تَعَاوِیْذ ہے۔

(۷) لُجَیْن: سونا، چاندی اور یہ تصغیر ہی کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور یہ تحقیر کیلئے نہیں بلکہ تعظیم کیلئے یا پیار کیلئے ہے، جیسے یَا بُنَیَّ وغیرہ لَجَنَ نصر سے بند کرنا۔ وجہ ظاہر ہے کہ چاندی کو بھی صندوق یا بکس میں بند کر کے رکھا جاتا ہے، جیسے دینار کی حفاظت کی جاتی ہے اور سمع سے بمعنی عاشق ہونا، چاندی بھی معشوق ہے۔

(۸) رُفْقَۃٌ: (بحرکات الثلثۃ فی الراء) بمعنی ساتھیوں کی جماعت اس کی جمع رِفَاقٌ، رُفُقٌ و اَرْفَاقٌ آتی ہیں۔ اور رِفْقٌ بمعنی نرمی، رحم، مہربانی، رَفَقَ نصر سے بمعنی فائدہ پہنچانا۔

(۹) غُذُوْا: یہ غِذَاءٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی غذا دینا، پالنا۔ یقالُ غذوتُ الصبیّ باللبن. غِذَاً (ن) غذا دینا، کھانا دینا۔ اس کی جمع اَغْذِیَۃٌ آتی ہے اور ''غُذُوا'' یہ صفت ہے ''رُفقۃٌ'' کی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) **بِلِبَانِ** (بکسر اللام) یہ لَبَنٌ سے مشتق ہے، خاص کر عورتوں کے دودھ کو کہتے ہیں اور "لَبن" عام ہے انسان غیر انسان کے ہر دودھ کو کہتے ہیں، اور "حلیب" اس دودھ کو کہتے ہیں جو ابھی دوہ کر نکالا ہو اور اس کا ذائقہ بھی نہ بدلا ہو۔ اور "حمیم" اس تازہ دودھ کو کہتے ہیں جو حلیب سے بھی خاص ہے، اور "لبان" وہ دودھ ہے جو گائے بکری کے بچے کی ولادت کے بعد ہو اور قابل استعمال نہ ہو۔ اس کی جمع البان ہے اور "لَبان" (بفتح اللام) ہو تو معنی سینے اور وسط الصدر کے ہیں جو مابین الثدیین اور اعلیٰ الصدر کے معنی میں آتا ہے اگر "لُبان" (بضم اللام) ہو تو بمعنی خوشبو والا گوند۔ اور غُذُوْ بلبان اَلْبَیَان سے مراد سب کے سب فصیح و بلیغ تھے گویا فصاحت ان کی ماں ہے، وفی القرآن: **وانهارٌ من لبن لم یتغیر طعمه.**

(۱۱) **اَلْبَیَانُ**: مصدر ہے ضرب سے بمعنی بیان، واضح یا ظاہر کرنا۔ اور اصطلاح میں بیان اس فصیح گفتگو کو کہتے ہیں جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے۔ مر تحقیقه

☆......☆......☆

وَسَحَبُوْا عَلٰی سَحْبَانَ ذَیْلَ النِّسْیَانِ، مَافِیْهِمْ إِلَّامَنْ یُحْفَظُ عَنْهُ وَلَایَتَحَفَّظُ مِنْهُ، وَیَمِیْلُ الرَّفِیْقُ إِلَیْهِ، وَلَایَمِیْلُ عَنْهُ. فَاسْتَهْوَانَا السَّمَرُ.

ترجمہ:۔ اور کھینچا تھا انہوں نے سحبان بن وائل پر بھولنے کا دامن (یعنی انہوں نے سحبان بن وائل جیسے فصیح و بلیغ شاعر کو بھی بھلا دیا تھا) اور نہیں تھا ان میں سے کوئی مگر ہر شخص ایسا تھا (اس قابل تھا) اور یاد کیا جائے اس سے (علم و فضل کے اشعار) اور نہ اس قابل تھے کہ اس سے اجتناب کیا جائے، اور مائل ہوتے تھے دوست ان کی طرف اور ان سے اعراض نہیں کرتے تھے، پس فریفتہ کیا ہے ہم کو قصہ گوئی نے۔

(۱) **سَحَبُوْا**: ماضی از فتح بمعنی زمین پر گھسٹنا، کھینچنا ومنه **السحاب لانه یسحب الماء من طرف الیٰ طرف آخر، قدمر تحقیقه۔**

(۲) **سَحْبَان**: سحبان بن زفر بن ایاس بن عبدالشمس الوائلی ہیں، جو عرب کے مشہور قبیلہ وائل بن ربیعہ سے تعلق رکھتے تھے، ظہور اسلام کے بعد مسلمان ہو گئے تھے، حضرت معاویہؓ کے ساتھ رہے اور انہی کی خلافت میں ۵۴ھ میں ایک سو اسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا، سحبان فن فصاحت و بلاغت میں اور خطابت میں ضرب المثل تھے، ایک مرتبہ عرب کے مختلف قبائل کے خطیب حضرت معاویہؓ کے دربار میں جمع تھے، حضرت سحبان نے انہیں دیکھ کر ایک شعر کہا، پھر تقریر کرنے لگے، اور ظہر سے عصر تک ایسی برجستہ سلیس تقریریں کیں کہ نہ اٹکے، نہ رکے اور نہ ہی کسی لفظ کو مکرر استعمال کیا، حاضرین اس سے حیران ہو گئے، حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ "عرب کے سب سے بڑے خطیب ہیں" کہنے لگے "صرف عرب کے؟ نہیں بلکہ انس و جن اور سب مخلوقات میں سب سے بڑا خطیب ہوں" حضرت معاویہؓ نے فرمایا بے شک آپ ایسے ہی ہیں، انہوں نے سب سے پہلے "اَمَّا بَعْد" کو کہا اور زمانہ جاہلیت میں بعثت بعد الموت پر ایمان لائے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) ذَیْلٌ: دامن و آخر کُلُّ شَیْءٍ۔ اسکی جمع اَذْیَالٌ، اَذْیُلٌ و ذُیُوْلٌ ہیں۔ یُقَالُ: ذال الثوب ذیلاً، ای طوّله ذَالَ (ض) ذَیْلاً دامن کو لمبا کرنا، اور تفعیل سے بھی دامن کو لمبا کرنا۔ ذیّال: لمبے دامن کو کہتے ہیں۔

(۴) اَلنِّسْیَان: یہ مصدر ہے سمع کا بمعنی بھولنا، اسکے مصادر نَسْیًا و نِسْیَانًا و نَسَایَةً ہیں اور ذیل النسیان سے مراد لغوی معنی قدموں کے نشان مٹ جانا۔ مرتحقیقہ۔

(۵) یَحْفَظُ: یہ "حِفْظٌ" مصدر سے بمعنی حفاظت کرنا، یاد کرنا، از سمع حفظ جو نسیان کی ضد ہے اور اسی سے تحفظ ہے بمعنی تھوڑا تھوڑا یاد کرنا اور تفعل سے پرہیز کرنا۔ اور یہاں عبارت میں "إلّا مَنْ یَحْفَظُ" میں "إلّا" کا مستثنیٰ منہ "اَحَدٌ" محذوف ہے اور جب تحفظ کے صلہ میں "من" ہوتا ہے تو اس کے معنی بچنا، ہٹ جانا ہے۔

(۶) یَمِیْلُ: مَیْلاً و مَیَلَاناً (ض) مائل ہونا، رغبت کرنا۔ یعنی اگر مَالَ کا صلہ "إلی" ہو تو بمعنی رغبت کرنا، اگر "مَالَ" کا صلہ "عن" ہو تو معنی ہے اعراض کرنا۔

(۷) فَاسْتَهْوَانَا: یہ استفعال سے اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے اور مادہ "ہوی" ہے ضرب سے بمعنی اوپر سے نیچے گرنا، بلند ہونا اور چڑھنا ہیں. وقیل من هوی از سمع بمعنی عاشق ہونا، اور بعض کے نزدیک "س، ت" تعدیہ کیلئے ہے بمعنی عاشق بنالینا، مست کرلینا۔ اور استفعال سے استهوی کے معنی ہیں حیران بنادینا، مدہوش کرنے اور عاشق بنانے کے معنی بھی آتے ہیں۔ کمافی التنزیل: کالذی استهوته الشیطین ای حملته علی اتباع الهوی.

(۸) سَمَرٌ: یہ مصدر ہے از نصر بمعنی قصہ گوئی، گپ شپ کرنا۔ اور سمع و کرم سے بھی آتا ہے۔ مرتحقیقہ

☆......☆......☆

إِلٰى اَنْ غَرُبَ الْقَمَرُ، وَغَلَبَ السَّهَرُ. فَلَمَّارَوَّقَ اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا التَّهْوِيْمُ، سَمِعْنَامِنَ الْبَابِ نَبْأَةَمُسْتَنْبِحٍ.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ چاند غروب ہوگیا اور بیداری غالب ہوگئی، پس جب رات نے اپنی تاریکی پھیلادی، اور سونے کا وقت بہت تھوڑا باقی رہ گیا۔ سنی ہم نے اس وقت دروازے پر کتے کے بھونکنے جیسی آواز۔

(۱) غَرُبَ: یہ باب نصر، سمع، کرم سے بمعنی غروب ہونا، غائب ہونا، یقال: غرب النجمُ. ستارہ غائب ہوا۔ یہ غروب مصدر ہے۔

(۲) اَلْقَمَرُ: چاند جمع اَقْمَارٌ یہ تین تاریخ سے اخیر ماہ تک کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ مرتحقیقہ

(۳) اَلسَّهَرُ: بیدار ہونا، جاگنا۔ باب سمع سے بمعنی رات کو نہ سونا۔ مرتحقیقہ.

(۴) رَوَّقَ: یہ تَرْوِیْقٌ مصدر سے بمعنی کھینچنا، تان دینا. رُوَاق (بضم الراء و کسرها) سے ماخوذ ہے، بمعنی برآمدہ و سائبان، چھت سے لیکر نیچے تک کا پردہ. یُقَالُ: روق اللیل اذا اظلم منه۔ اور یہ سمع سے بھی ہے نصر سے اس کا معنی ہے تعجب میں ڈالدینا، خوش کرنا، یا دانت لمبا ہونا اور رواق کی جمع رواقات آتی ہے بمعنی تاریک ہوجانا، یہ لازم مستعمل ہے، متعدی نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) اَلْبَهِيْمُ: بمعنی بہت زیادہ سیاہ اس کی جمع بُهُمٌ وبُهْمٌ (بضم الباء وسکون الهاء وبضم الباء والهاء) یعنی بروزن قُفْل وعُنُق ہے۔

(۶) لَمْ يَبْقَ: بَقِيَ (س) بَقَاءً باقی رہنا۔ واز ضرب بَقَى بَقْيًا. ہمیشہ رہنا و ثابت رہنا۔ اور یہ بقاء جو فناء کی ضد ہے لیکن بقول شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ یہ سمع سے آتا ہے، ضرب سے نہیں۔

(۷) اَلتَّهْوِيْمُ: بمعنی اونگھ، یا نوم ضعیف، ہلکی نیند یا وہ نیند جس میں سر ہلتا ہو۔ اور یہ صورت نیند سے پہلے ہوتی ہے اس کا مجرد استعمال نہیں ہوتا، باب تفعیل سے آتا ہے۔

(۸) بَابٌ: دروازہ اس کی جمع اَبْوَابٌ و بِيْبَانٌ آتی ہیں اور "بَوَّابٌ" دربان کو کہتے ہیں نصر سے بمعنی دربانی کرنا۔

(۹) نَبْأَةٌ: آہستہ آواز، پست آواز یا کتے کی آواز۔ نَبَاءٌ (ف) نَبَاءَةً بمعنی آہستہ آہستہ آواز نکالنا یا خبر دینا نَبَاءٌ نَبْوًا بمعنی اُچٹ جانا۔

(۱۰) مُسْتَنْبِحٌ: یہ اِسْتِنْبَاحٌ مصدر استفعال سے اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے یعنی وہ مہمان جو کتے کی طرح آواز نکالے یا راستہ بھول جائے، یہ نَبَاحٌ سے ماخوذ ہے. نَبَاحٌ (ض، ف) نَبْحًا، نُبُوْحًا، نِبَاحًا، نَبِيْحًا بمعنی بھونکنا۔ جمع نَوَابِحُ و نُبُوْحٌ ہیں۔ اہل عرب جب رات کو جنگل بیابان میں راستہ بھول جاتے تو آبادی کا پتہ چلانے کیلئے کتے کی طرح آواز نکالتے جس کو سن کر آبادی کے کتے بھی بھونکنے لگتے تھے، ایسے شخص کو مستنبح کہتے تھے۔

☆......☆......☆

ثُمَّ تَلَتْهَا صَكَّةُ مُسْتَفْتِحٍ، فَقُلْنَا: مَنِ الْمُلِمُّ فِي اللَّيْلِ الْمُدْلَهِمِّ؟ فَقَالَ:

(۱) يَا أَهْلَ ذَا الْمَغْنٰى وُقِيْتُمْ شَرًّا ... وَلَا لَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضُرًّا

ترجمہ:۔ پھر دروازہ کھلوانے کی دستک سنی، پس کہا ہم نے کہ کون شخص ہے جو اندھیری رات میں آنے والا ہے؟ پس انہوں نے جوابًا یہ اشعار پڑھے۔ (۱) "اے اس گھر کے رہنے والو! بچائے جاؤ تم شر سے (خدا تمہیں محفوظ رکھے) اور نہ ملاقات کرو تم جب تک باقی رہو (زندہ ہو) کسی ضرر سے۔"

(۱) تَلَتْهَا: یہ تَلَا يَتْلُوْ (ن) تُلُوًّا بمعنی پیچھے ہونا، تابع ہونا اور تِلَاوَةً بھی مصدر ہے بمعنی پڑھنا۔ اور "تِلْوٌ" (بکسر التاء) بمعنی ہے اونٹنی کا بچہ، جس کا دودھ چھڑا دیا جائے اور وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے چلے اس کی جمع اَتْلَاءٌ ہے اور مؤنث "تِلْوَةٌ" ہے۔

(۲) صَكَّةٌ: بمعنی زور سے مارنا، اگر "صَكٌّ" معرب ہے "چیک" ہو تو اس کے معنی دستاویز و اقرار نامہ کے آتے ہیں، صك (ن) صَكًّا زور سے مارنا، تھپڑ مارنا، طمانچہ مارنا اور سمع سے بھی آتے ہیں بمعنی گھوڑے یا اونٹنی کے چلنے میں گھٹنے اور ایڑیوں کے ٹکرانے کے آتے ہیں. وفي التنزيل: فصكت وجهها.

(۳) مُسْتَفْتِحٌ: یہ صیغہ اسم فاعل مصدر اِسْتِفْتَاحٌ ہے از استفعال بمعنی کھلوانے والا مجرد فتح سے کھولنا۔

(۴) اَلْمُلِمُّ: یہ اِلْمَامٌ مصدر سے از افعال بمعنی اترنے والا، فروکش ہونے والا، تھوڑی دیر ٹھہرنے والا. یقال: لمّ بفلانٍ لمًّا المّبه ای نزل مجرد نصر سے بمعنی زیارت کرنا، فروکش ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵)اَلْـمُـدْلَهِمُّ: یہ اِدْلِهْـمَـامٌ،اِقْشِعْرَارٌ مصدر سے بمعنی سخت ترین سیاہ ہونا،یُـقَـالُ: اِدْلَهَـمَّ اللَّيْلُ یعنی رات سخت تاریک ہوگئی۔اور اسکے بارے میں دو قول ہیں بعض نے کہا کہ اس میں لام زائدہ ہے اور دَهْـمَـةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سخت تاریکی اور بقول بعض یہ دَلْهَمَ سے مشتق ہے بمعنی سیاہ یا سخت سیاہی۔

(۶)اَهْلٌ: بمعنی خاندان، کنبہ، اہل خانہ۔اس کی جمع اَهْـلُـوْنَ، واَهْلَاتٌ و آهَالٍ ہیں۔یـقـال اهـل الـرجـل (بیوی) اہل الامر (حکام) اہل المذہب،متبعین مذہب۔

(۷)ذَاالْـمَغْنٰى: ذا اسم اشارہ ہے،اور "الـمـغـنٰى" بمعنی مکان ومنزل۔اس کی جمع مَغَانٍ ہے اور باب سمع سے مستعمل ہے،یقال: غنى بالمكان اس میں اقامت کی۔اسکے مصادر غَنًى ومَغْنًى ہیں یعنی اقامت کرنا،ٹھہرنا۔

(۸)وُقِيتُمْ: وَقٰى(ض) وَقْيًا،وِقَايَةً،وَاقِيَةً بمعنی بچانا،محفوظ کرنا،نگاہ رکھنا.فی التنزيل: فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

(۹)شَـرًّا: برائی،یہ ہر قسم کی برائی اور خطاء کیلئے اسم جامع ہے۔اس کی جمع شُـرُوْرٌ آتی ہے۔یہ صیغہ تفضیل،صفت اور مصدر بھی ہوسکتا ہے،کثرت استعمال کی وجہ سے (أ) ہمزہ حذف کیا گیا ہے جیسے خیر میں ہے.فی القران: شر اذالك اليوم.

(۱۰)لَقِيتُمْ: لَقِيَ(س) لِقَاءً مصدر ہے معنی ملاقات کرنا۔اسکے مصادر لِقَاءَةً، لِقَايَةً،لُقْيَانًا،لِقْيَانَةً،لَقْيًا ولَقْيَةً ہیں۔

(۱۱)بَقِيتُمْ: بَقِيَ(س) بَقْيًا بمعنی باقی رہنا،اور بقٰى(ض) بَقْيًا بمعنی ثابت وہمیشہ رہنا۔

(۱۲)ضُرًّا: (بـضـم الـضـاد) بدحالی،خراب حالت۔اس کی جمع اَضْرَارٌ ہے،اور "ضَرٌّ" (بـفـتـح الـضـاد) بمعنی نقصان جو نفع کی ضد ہے،اور ضِرٌّ (بکسر الضاد) بمعنی سوکن بنا کر لانا. ضَـرٌّ(ن) ضَـرًّا بمعنی صدمہ ونقصان پہنچانا۔اور اسکے معنی مصیبت کے بھی ہیں۔ وفي التنزيل: اذامس الانسان ضُرٌّ دعانا.

☆......☆......☆

(۲) قَـدْدَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِیْ اِكْفَهَرَّا إِلٰـى ذَرَاكُـمْ شَـعِثًـا مُـغْبَـرًّا

(۳) أَخَـا سِفَـارٍ طَـالَ وَاسْبَطَرَّا حَتّٰى اَنْثَنٰى مُـحْـقَوْقِفًا مُصْفَرًّا

ترجمہ:۔(۲) تحقیق کہ دفع کیا ہے (بھیجا ہے) اس تاریک رات نے تمہارے گھر کی طرف ایسے شخص کو جو پراگندہ وغبار آلود ہے۔(۳) ایسے سفر والا ہے کہ جس کا سفر لمبا اور دراز ہوگیا ہے، یہاں تک کہ لوٹا وہ اس حال میں وہ زرد (چہرہ) وکوزہ پشت ہوکر یعنی اس کا چہرہ زرد ہوگیا اور اس کی کمر ٹیڑھی ہوگئی۔

(۱)اِكْفَهَرَّ: اس کا مصدر اِكْفِهْرَارٌ ہے باب اِقْشِعْرَارٌ سے بمعنی رات کی اندھیری یا رات کا اندھیرا ہوجانا. کـمـا یُقَالُ: اِكْفَهَرَّ اللَّيْلُ (رات بہت زیادہ تاریک ہوگئی) اور بعضوں نے کہا کہ یہ لفظ "کفر" سے ماخوذ ہے بمعنی چھپانا،اسی سے کافر ہے اور مشرک کے بھی اور بعضوں نے کہا کہ یہ "کفھر" سے ماخوذ ہے بمعنی پردہ ڈال دینا۔

(۲)ذَرِیٌّ: (بـفـتـح الـذال) بمعنی گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف یا ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو۔جائے پناہ۔ذری یذرو ا

Maktaba Tul Ishaat.com

(ن) ذَرْوًا، اور ذَرْیٌ (ض) ذَرْیًا بمعنی اُڑا لے جانا، یا پراگندہ کرنا. وَفِی الْقُرْاٰن: وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا یعنی الریاح.

(۳) شَعْثًا: یہ شَعِثَ (س) شَعْثَانٌ بمعنی منتشر ہونا، پراگندہ بال ہونا، یا وہ شخص جس کے بال اُلجھے ہوئے ہوں، یا گرد آلود ہونا۔ اور "شَعِثٌ" کا مؤنث، شَعْثَاءُ ہے، جمع شُعْثٌ ہے یہ صفت کا صیغہ ہے، ویسے سمع سے مستعمل ہے، اور "شَعْثًا" یہاں "دفع" فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے، یا شَعِثًا صفت ہے اور موصوف محذوف ہے ای رَجُلًا شَعِثًا.

(۴) مُغْبَرًّا: بمعنی غبار آلود ہونا، مصدر اِغْبِرَارٌ باب اِفْعِلَال ہے، مجرد غَبَرَ (ن) غُبُوْرًا بمعنی مٹیالے رنگ کا ہونا، یا گرد و غبار چڑھنا۔ غَبِرَ (س) غَبَرًا: بمعنی غبار آلود ہونا۔ وفی القرآن: وجوہ یومئذٍ علیھا غبرۃٌ.

(۵) اَخَا: یہ اَخٌ سے مشتق ہے بمعنی بھائی، اسکی جمع اِخْوَۃٌ، اِخْوَانٌ، اُخُوْنٌ، اِخَاءٌ ہیں، "اَخَاسِفَارٍ" سے مراد سفر کرنیوالا۔ مرتحقیقہ

(۶) سِفَارٌ: (بکسر السین) یہ مصدر ہے بمعنی "المسافرۃُ" یا یہ سفر کی جمع سفار ہے، سَفَرَ (ن) سُفُوْرًا بمعنی سفر کیلئے نکلنا قطع کرنا۔ یا یہ مفاعلہ سے سِفَار و مُسَافَرَۃٌ مصدر ہیں بمعنی مسافر ہونا، حالت سفر میں ہونا۔ یقال: سافرتُ الیٰ بلدٍ. یعنی میں نے ایک شہر کی طرف سفر کیا۔ اور بقول شیخ الادب "اخا سفار" یہ صفت بعد صفت ہے۔ اور اَخ کے معنی بھائی، ملازم، واحد من الناس کے بھی آتے ہیں، اور "سِفَار" کی دو صورتیں ہیں (ا) یہ کہ سفار مصدر ہے اور "طال" اس کی صفت ہے (ب) یہ کہ سفار جمع ہے سفر کی، تو اس وقت طال فعل میں تاویل کرنی پڑے گی، کہ "سفار" یہ مصدر مفاعلہ ہو بمعنی سفر کرنا، اور "طال" فعل از نصر ہو بمعنی دراز ہونا۔

(۷) طَالَ: یہ نصر سے ہے طُوْلٌ مصدر ہے اجوف واوی ہے بمعنی لمبا ہونا۔ اور تفعیل سے تطویل بمعنی لمبا کرنا. کما فی الحدیث: من طوّل شاربہ لم یجد شفاعتی.

(۸) اِسْبَطَرَّ: یہ بروزن اِقْشَعَرَّ ہے مصدر اِسْبِطْرَارٌ و اِسْبِطْرَاءُ ہیں بمعنی دراز ہونا، طویل ہونا پھیلنا، جلدی کرنا۔ اور یہ امتداد و سرعت کیلئے بھی مستعمل ہے۔

(۹) اَنْثَنٰی: اس کا مصدر "اِنْثِنَاءٌ" ہے از انفعال بمعنی پھر جانا، اور مجرد ثَنٰی ضرب سے مستعمل ہے بمعنی موڑنا۔ مرتحقیقہ

(۱۰) مُحْقَوْقِفًا: کوزہ پشت کو کہتے ہیں، اس کا مصدر "اِحْقِيقَافٌ" ہے از اخشیشانٌ بمعنی کوزہ پشت ہونا، کبڑا، یا کج و ٹیڑھا ہونا۔ مجرد حَقَفَ (ن) حُقُوْفًا بمعنی کج ہونا، ٹیڑھا ہونا، اسکی جمع اَحْقَافٌ و حُقُوْفٌ ہیں اور حِقْفٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ریت کا اونچا ٹیلہ جو ٹیڑھا ہونے کے باعث گرنے کے قریب ہو. کما فی قولہ تعالیٰ: اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ۔ اور یہ "حِقْفٌ" سے بھی مشتق اور حقف اس گھاس کو کہا جاتا ہے جو کمان کی طرح ٹیڑھی نکلے اور اس کے بعد گرنے لگے، اور اس کے معنی دراز و پیچیدہ تودہ ریت کے بھی آتے ہیں۔

(۱۱) مُصْفَرٌّ: اس کا مصدر اِصْفِرَارٌ ہے باب احمرار سے بمعنی زرد رنگ ہونا، متغیر اللون ہونا۔ مجرد صَفِرَ سمع سے خالی ہونا، اور ضرب سے سیٹی بجانا۔ مرتحقیقہ

☆......☆......☆

(۴) مِثْلَ هِلَالِ الْاُفْقِ حِيْنَ افْتَرَّا وَقَدْ عَرَا افِنَاءَ كُمْ مُعْتَرًّا

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) وَأَمَّكُمْ دُوْنَ الْاَنَامِ طُرًّا يَبْغِيْ قِرًى مِنكُمْ وَمُسْتَقَرًّا

ترجمہ:۔(۴) پہلی تاریخ کے چاند کی طرح، جبکہ وہ طلوع ہوتا ہے، اور آیا ہے وہ تمہارے گھر میں سائل بنکر۔(۵) اورارادہ کیا ہے اس نے تمہاری طرف کا، نہ کہ تمام مخلوق کا (تمام مخلوق کو چھوڑ کر تمہاری طرف آیا ہے) اور طلب کرتا ہے تم سے مہمان نوازی، اور ٹھہرنے کی جگہ کو۔

(۱) مِثْلُ: یہاں ''مثل'' یا مفعول مطلق محذوف کی صفت ہے، ای إحْقِيْقَافًامِثْلَ إحْقِيْقَافِ هِلَالٍ. مر تحقيقه مرارا.

(۲) هِلَالٌ: یہ ''هَــالَ'' کا مصدر ہے بمعنی نیا چاند یا تیسری تاریخ تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، یا سات راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، بقول بعض مہینے کی ۲۶ و ۲۷ تاریخ کے چاند کو بھی ہلال کہتے ہیں، ان کے علاوہ بقیہ تاریخ کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔اسکی جمع اَهِلَّةٌ ہے، اور ھلال یہ منصوب بنزع الخافض ہے. وفی القران: يسئلونك عن الاهلة.

(۳) أُفُقٌ: (بضمتين) یعنی کنارۂ ارض یا کنارۂ آسمان کو کہتے ہیں، یا اس کے معنی ہواؤں کے چلنے کی جگہ، یا وہ دائرہ جس کی وجہ سے آسمان آدھا آدھا ہوجائے۔اس کی جمع آفاق ہے۔اَفَـقَ (ض) اَفْـقًـا گھومنا، سیاحت کرنا، آفاق میں گم ہونا۔افـاق مبالغہ ہے یعنی بہت سفر کرنے والا. وفی القران: سنريهم آياتنافی الآفاق.

(۴) إفْتَرًا. اس کا مصدر اِفْتِرَارٌ ہے بمعنی ہنسنا، مسکرانا، چمکنا و ظاہر اور طلوع ہونا۔الف اشباع کیلئے ہے اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔

(۵) عَرَا: يَعْرُو (ن) عَرْوًا بمعنی پیش آنا، قصد کرنا، چاہنا۔عرا اصل میں عَرَوَ تھا اور یہ اعتراء افتعال سے بھی آتا ہے۔

(۶) فِنَاءَ كُمْ: فِنَاء بمعنی صحن، میدان اس کی جمع اَفْنِيَةٌ وفُنِيٌّ سمع سے فناء بمعنی فنا ہونا۔جو بقاء کی ضد ہے، کیونکہ گھر یہاں تک ختم ہوتا ہے اور سمع سے ختم ہونا یا ختم ہوجانا ہے۔

(۷) مُـعْـتَـرًّا: وہ فقیر و سائل جو کسی کے پاس بغرض سوال جائے مگر وہ شرافت کی وجہ سے سوال نہ کرے۔بخلاف قانع کے جو اسکو دیا جائے وہ راضی ہوجائے اور بعض نے کہا کہ معتر کے فقیر کے ہیں۔عَـرَّ يَـعُرُّ (ن) عَرًّا بمعنی طالبِ معروف بنکر آنا۔وفـی القران: و اطعموا القانع والمعتر.

(۸) اَمَّكُمْ: اَمَّ يَؤُمُّ (ن) اَمًّا بمعنی ارادہ کرنا، قصد کرنا. قوله تعالىٰ: ولا آمّين البيت الحرام.

(۹) اَنَامٌ: اس میں تین لغات ہیں، آنَامٌ، اَنَامٌ، آنِيْمٌ. بمعنی مخلوق، جمع اِنِيْمٌ ہے اس کا اطلاق صرف اشعار میں ہوتا ہے اور یہاں ''دون الانام'' یہ متعلق ہے، ''اَمَّ'' کے ساتھ تو یہ معنی ہوگا کہ قصد کیا اس نے تمہارا نہ کہ ساری مخلوق کا۔یا یہ متعلق ہوگا ''کُم'' کیساتھ تو معنی ہوگا کہ قصد کیا اس نے تم سب کا نہ کہ اور مخلوق کا۔

(۱۰) طُرًّا: ای جمیعا یعنی سب کے سب طَرَّ (ن) طَرًّا بمعنی گزرنا اور یہ نصب، حال کی وجہ سے ہے، وقال يونس الطرّ الجماعة، اور یہاں فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے ای طَـرَّ طَـرًّا. یا مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے جیسے جـاؤا طُـرًّا. اور بقول شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ طُرًّا مصدر منصوب کے سوا استعمال نہیں ہوتا اور موقع میں حال کے آتا ہے بمعنی جميعًا طرت القوم ای سررت بهم۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱)قِرٰی:(بالکسر) بمعنی مہمانی کا کھانا یا وہ پانی جو حوض میں جمع ہو جائے،اگر "قُرٰی" (بضم القاف)ہو تو یہ جمع ہے قَرْیَۃ کی بمعنی گاؤں۔
(۱۲)مُسْتَقَرٌّ: اس کا مصدر اِسْتِقْرَارٌ ہے از استفعال بمعنی جائے قرار،ٹھہرنے کی جگہ،یا یہ اسم ظرف ہے یا اسم مفعول جو معنی میں ظرف کے ہے۔مجرد ضرب وسمع سے ہے۔قَرّ (ض،س) قَرَاراً،قُرُوْراً بمعنی ساکن رہنا،ٹھہرے رہنا،جمار ہنا.وفی القران:وفی الارض مستقرٌ ومتاعٌ اِلٰی حِیْنٍ.

☆......☆......☆

(٦) فَـدُوْنَـكُـمْ ضَـيْفًا قَنُوْعًا حُرًّا يَـرْضَـى بِـمَا احْلَوْلَى وَمَا أَمَرَّا
وَيَنْثَنِي عَنْكُمْ يَنُثُّ الْبِرَّا

ترجمہ:۔(٦)پس لے لو تم ایسے مہمان کو جو شریف اور قناعت کرنے والا اور راضی ہونے والا ہے وہ ہر اس چیز سے جو میٹھی اور کڑوی ہے،اور واپس ہوگا وہ تم سے اس حال میں کہ پھیلاتا جائے گا تمہاری بھلائی کو۔

(۱)دُوْنَكُمْ: یہ اسمائے افعال میں سے ہے،بمعنی امر حاضر یعنی لازم پکڑ۔یقال: دُوْنَكَ زَيْداً اى خذه. اور "دُوْنَ" بمعنی نیچے یا کم مرتبہ کیلئے بھی آتا ہے جیسے هُوَ دُوْنَهُ. وہ اس سے کم مرتبہ میں ہے،اور آگے کے معنی میں بھی آتا ہے اور دون حقیر،گھٹیا،کم مرتبہ سب معانی کیلئے مستعمل ہے۔

(۲)ضَيْفًا: معنی مہمان یا بلایا ہوا مہمان،یہ لفظاً واحد،جمع اور مذکر و مؤنث سب کیلئے آتا ہے اور اسکی جمع اَضْيَافٌ،ضُيُوْفٌ،ضِيْفَانٌ، ضِيَافٌ،واَضَائِفُ آتی ہیں۔ضَافَ(ض)ضَيْفًا وضِيَافَةً مصدر ہیں بمعنی مہمان نوازی کرنا۔اور "الضيفن" کے معنی طفیلی شخص(بن بلایا مہمان)اور یہاں پر مقتضائے حال کے مطابق "ضِيْفَنٌ" لانا چاہئے تھا مگر "ضيف" لاکر اس بات کی طرف اشارہ کردیا ہے کہ میری مہمانی مثل بلائے ہوئے مہمان کے ہوں۔

(۳)قَنُوْعًا: اس کی جمع قُنُعٌ ہے اور یہ "قَانِعٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی عاجزی سے سوال کرنے والا،اور قَنُوْعٌ(بفتح القاف) اس (قانع) کا مبالغہ ہے اور سمع سے قِنَاعَةٌ مصدر بمعنی قناعت کرنا۔اور قُنُوْعٌ(بضم القاف)بمعنی سامنے سے ہاتھ پھیلا کر سوال کرنا، یہاں پر قناعت مراد ہے۔

(۴)حُرٌّ:(بالضم) آزاد،شریف،عمدہ حصہ۔جمع اَحْرَارٌ وحِرَارٌ آتی ہیں اور "حَرٌّ" (بفتح الحاء) بمعنی گرمی جمع حرور آتی ہے اور یہ حَرَارَةٌ سے ماخوذ ہے یعنی شریف آدمی بُرے کام پر گرم ہو جاتا ہے یا یہ "حَرْوَةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی سینہ کی جلن اور حلق کی جلن اور سر کی جلن جو غصہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہے ایسا ہی شریف آدمی کو بھی سینہ اور سر میں بُرے کام سے جلن پیدا ہوتی ہے۔اور تفعیل سے بمعنی آزاد کرنا،رہا کرانا اور تفعل سے بمعنی آزاد ہونا،خود مختار ہونا۔

(۵)يَرْضٰى: بمعنی راضی ہونا،سمع سے اس کے مصادر رِضْوَانٌ ورُضْوَانٌ،مَرْضَاتٌ ورِضًى ورُضًى آتے ہیں۔رضا جو سخط کی ضد ہے اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے اور لازمی بھی مستعمل ہے،یقال:رضى به وعنه ورضيه. كمافى التنزيل:فان اعطوامنها رضوا.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶)اِحْلَوْلٰی: یہ حُلْوٌ یا حَلَاوَۃٌ (شیرینی) سے ماخوذ ہے بمعنی بہت زیادہ میٹھا ہونا۔ حَلَا یَحْلُوْ (ن) حَلُوَ (ك) وحَلِیَ (س) حَلْوًا و حُلْوَانًا بمعنی میٹھا ہونا، خوش ذائقہ ہونا، پاکیزہ یا لذیذ شیریں ہونا۔

(۷)اَمَرَّ: یہ "اِمْرَارٌ" سے بمعنی کڑوا کر دینا، کڑوا ہونا، سمع سے مَرَارَۃٌ کڑوا ہونا۔ و نصر سے مَرًّا. گزرنا یا یہ "مَا اَمَرَّ" فعل تعجب ہو تو یہ جملہ مستقلہ ہوگا یعنی سائل بنکر آنا میرے لئے کس قدر کڑوا ہے۔

(۸)یَنْثَنِیْ: یہ اِنْثِنَاءٌ مصدر سے از انفعال بمعنی پھرنا ولوٹنا۔ ثناء ہو تو ضرب سے ہے۔ مر تحقیقہ

(۹)یَنِثُّ: نَثًّا مصدر سے از نصر بمعنی پھیلانا، شائع کرنا، پراگندہ ہونا، ضرب سے بھی آتا ہے اور یہاں "ینثُّ البرُّ" یہ جملہ حال واقع ہوا ہے، ینثنی فعل کی ضمیر سے۔

(۱۰)اَلْبِرُّ: (بکسر الباء) بھلائی، نیکی، جزاء۔ طاعت، صلاحیت، سچائی جمع اَبْرَار، از ضرب و سمع سے بِرًّا، بَرَارَۃً، بُرُوْرًا بمعنی سچا ہونا، فرمانبردار ہونا، اور "بَرٌّ" (بفتح الباء) نیک کام، بھلائی، خشک زمین. بُرٌّ: (بضم الباء) گیہوں، اس کا واحد بُرَّۃٌ آتا ہے۔

☆......☆......☆

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا خَلَبَنَا بِعُذُوْبَةِ نُطْقِهٖ، وَعَلِمْنَا مَا وَرَاءَ بَرْقِهٖ، اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ، وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ، وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ: هَيَّأْ هَيَّأْ، وَهَلُمَّ مَا تَهَيَّأَ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا، پس جبکہ عاشق بنایا ہے اس نے ہم کو اپنے شریں کلام سے، اور جان لیا ہے ہم نے اس چیز کو جو اس کی بجلی (فصاحت وبلاغت) کے پیچھے تھی، تو جلدی کی ہم نے اور دروازہ کھولدیا۔ اور ملے ہم اس سے مرحبا کہنے کے ساتھ اور کہا ہم نے خادم سے جلدی کر جلدی کر، اور جو کچھ موجود ہے اس کو حاضر کر۔

(۱)خَلَبْنَا: از نصر بمعنی دھوکہ دینا، فریفتہ ہونا، عاشق کر دینا۔ اور افتعال و تفعیل سے بمعنی نرم گفتاری سے دھوکہ دینا۔ اور سمع سے بیوقوف ہونا، اور نصر و ضرب سے بمعنی خراش لگانا، یا زخمی کرنا۔

(۲)بِعُذُوْبَة: "عُذُوْبَةٌ" مصدر ہے کرم کا، یہاں "ب" استعانت کیلئے ہے اور "عُذُوْبَةٌ" شیرینی کلام کو کہتے ہیں۔ اور جہاں کہیں بھی مادہ "ع، ذ، ب" یہ تینوں حروف پائے جائینگے تو ضرور منع کے معنی میں ہونگے جیسے، عذاب۔ مجرم کو گناہ سے روکنا اور "ماء عذب" شیریں پانی جو پیاس کو روکتا ہے۔

(۳)نُطْقٌ: گویائی اس کا اطلاق خارجی و باطنی دونوں پر ہوتا ہے یعنی نطق داخلی یا باطنی یعنی فہم وادراک کلیات پر بھی ہوتا ہے۔

(۴)وَرَاءَ: سامنے، پیچھے یہ من لفظ اضداد ہے، متقدمین کہتے ہیں کہ "وراء" ساتر کے ہے، چاہئے سامنے سے ہو یا پیچھے سے ہو اور "وراء" سواء کے معنی میں بھی ہے۔ کمافی القران: ومن ابتغی وراء ذلك.

(۵)اِبْتَدَرْنَا: مصدر اِبْتِدَارٌ ہے بمعنی جلدی کرنا، سبقت لے جانا اس کا مجرد نصر سے معنی جلدی کرنا، دوڑنا اور تفعیل سے تَبْدِیْرٌ اور مفاعلہ سے مُبَادَرَۃٌ بھی آتا ہے بمعنی عجلت کرنا، سبقت کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶) تَلَقَّیْنَاہُ: یہ تلقّی مصدر سے بمعنی ملاقات کرنا۔ لَقِیَ سمع سے ہے۔ مر تحقیقہ

(۷) اَلتَّرْحَابُ: یہ مصدر تفعیل ہے بمعنی بہت زیادہ وسیع وکشادہ ہونا یہاں ''ب'' مصاحبت کیلئے ہے۔ تَرْحَاب بمعنی مرحبا کہنا، دعا دینا، کشادگی اور وسعت کی طرف بلانا. رَحِبَ (س) رَحْبًا و مَرْحَبًا بمعنی مرحبا کہنا اور یہ ''رَحْبٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی کشادہ، کرم سے رَحْبًا و رَحَابَۃً. کشادہ ہونا۔

(۸) اَلْغُلَامُ: نوجوان (جس کی موچھیں نکل رہی ہوں) وزر خرید غلام، نوکر، ملازم۔ جمع اَغْلِمَۃٌ، غِلْمَۃٌ و غِلْمَانٌ آتی ہیں. غَلِمَ وَاغْتَلِمَ افتعال و سمع سے بمعنی صاحب شہوت ہونا، اور جن کو ہم غلام کہتے ہیں، اہل عرب ان کو عبد کہتے ہیں. وفی القرآن: انّٰی یکون لی غلام.

(۹) هَيَّا أَهَيَّا: اسم فعل بمعنی امر یعنی عَجِّلْ عَجِّلْ جلدی کر جلدی کر۔ یہ اصل میں هَيِّئْ هَيِّئْ تھا اس میں ہمزہ کو الف سے بدل دیا گیا اب اس کے معنی جلدی کر، جلدی کر (اسرع اسرع) ہو گئے، یا یہ دونوں صیغۂ امر ہے تخفیف کی غرض سے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا گیا ہے، یہاں پر یہ متعدی ہے۔

(۱۰) هَلُمَّ: یہ اسم فعل بمعنی امر یعنی تَعَالْ، اِیْتِ، آؤ، جلدی آؤ یہ اکثر لازم مگر کبھی متعدی آتا ہے جیسے هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُمْ ای احضروا۔ یہ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے هُلُمَّا، هَلُمُّو، هَلُمِّيْ، هَلْمُمْنَ بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۱۱) مَاتَهَيَّأَ بمعنی جو کچھ تیار ہے، اس کا مصدر تَهَيُّءٌ بمعنی کوئی چیز موجود ہونا، تَهَيَّأَ یہ باب تفعل سے ہے۔

☆......☆......☆

فَقَالَ الضَّيْفُ: وَالَّذِيْ أَحَلَّنِيْ ذَرَاكُمْ، لَاتَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ، أَوْ تَضْمَنُوْا لِيْ أَنْ لَّاتَتَّخِذُوْنِيْ كَلًّا وَلَاتَجَشَّمُوْا لِاَجْلِيْ أَكْلًا.

ترجمہ:۔ پس مہمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے اُتارا ہے مجھ کو تمہارے گھر میں نہیں چکھوں گا میں تمہاری مہمانی کو، یہاں تک کہ ضامن ہو جاؤ تم میرے لئے یہ کہ نہ بناؤ گے تم مجھ کو بار خاطر، اور نہ تم میری وجہ سے تکلیف اُٹھاؤ گے کھانے کی۔

(۱) اَلضَّيْفُ: مہمان، جمع اَضْيَافٌ، ضُيُوْفٌ، ضِيْفَانٌ، اضَائِفُ آتی ہیں، اس میں واحد جمع سب لفظاً برابر ہیں۔ ضَافَ (ض) ضَيْفًا. مہمان بننا۔ تفعیل سے تضییف مہمان بنانا۔ ضیافت کرنا، مُضِيْف بمعنی میزبان، مَضِيْف مہمان خانہ۔

(۲) اَحَلَّنِيْ: یہ اِحْلَالٌ مصدر سے بمعنی اُتارنا، حلال کرنا۔ اور حَلَّ ضرب سے حلال ہونا اور حَلَّ (ن) حُلُوْلًا و حَلًّا۔ اترنا، مہمان بننا، اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے یقالُ: احله المکان.

(۳) ذَرَاكُمْ: گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف، جائے پناہ یا ہر وہ جگہ جہاں چھپا جا سکے۔ مر تحقیقہ

(۴) تَلَمَّظْتُ: یہ تقبلتُ کے وزن پر صیغہ واحد متکلم ''لَمْظٌ'' سے مشتق ہے بمعنی زبان کی نوک سے چکھنا یا کھانے پینے کے بعد زبان سے اپنے ہونٹوں کو چاٹنا، یا کھانے کے بعد دانتوں میں الجھی ہوئی چیز کو زبان پر پھرانا۔ اور مجرد نصر سے لَمَظَ بمعنی چکھنا۔ اور تَلَمَّظْتُ یہ

Maktaba Tul Ishaat.com

"والذی احلنی" کا جواب قسم ہے. اور "بِقِرَاكُم" میں باء زائدہ ہے۔
(۵) تَضْمَنُوْا: یہ "ضَمِنٌ" مصدر سے بمعنی ضامن ہونا، کفیل ہونا۔ ضَمَاناً بھی مصدر ہے از سمع اور باب تفعل سے بھی ہوسکتا ہے۔
(۶) تَتَّخِذُوْا: یہ اِتِّخَاذٌ مصدر سے از افتعال بمعنی بنا دینا، کر دینا، اور مجرد یہ نصر سے ہے بمعنی لینا، پکڑنا۔
(۷) کَلًّا: کَلٌّ بمعنی ثقیل اور بوجھ اور باب ضرب سے کَلَالاً، کِلَّةً، کُلُولاً، کَلَالَةً، کُلُوْلَةً بمعنی تھکنا، درماندہ، یتیم، عاجز ہونا، کمزور ہونا۔ اور کَلَالَة: وہ شخص جس کی اولاد اور والدنہ ہو۔ اور کَلّ کا اطلاق واحد، جمع سب پر ہوتا ہے، بقول بعض مذکر و مؤنث کی جمع کُلُوْلٌ آتی ہے. وفی القران: وھو کَلٌّ علی مولاہُ ای ھو الثقیل الذی لاخیر فیه۔
(۸) تَجَشَّمُوْا: یہ تَجَشُّم مصدر از تفعل سے بمعنی تکلیف برداشت کرنا، تکلیف اُٹھانا، اس کا مجرد جَشِمَ سمع سے جَشْمًا و جَشَامَةً مصدر ہیں۔
(۹) لِاَجْلِیْ: ای لِسَبَبِیْ اور یہاں لام سبب کیلئے ہے از نصر اور اَجَّلَ تفعیل سے بمعنی تاخیر کرنا۔ اور اجل (س) اجلًا بمعنی ملتوی ہونا، مؤخر ہونا۔ اَجَلٌ موت جمع آجَال آتی ہے۔
(۱۰) اَکْلًا: (بفتح الهمزه) بمعنی مطلق کھانا، اُکُلٌ او اُکْلَةٌ: (بضم الهمزه) کھانے کی مقدار یعنی لقمہ، نوالہ از نصر، اس کی جمع اُکَلٌ ہے اور "اَکْلٌ" بمعنی ایک بار کھانا اور "اُکُلٌ" بمعنی پھل۔ کمافی القران: اُکُلُهادائمٌ۔

☆......☆......☆

فَرُبَّ اُکْلَةٍ هَاضَتِ الْاٰکِلَ، وَحَرَمَتْهُ مَاٰکِلَ، وَشَرُّ الْاَضْیَافِ مَنْ سَامَ التَّکْلِیْفَ، وَاٰذَی الْمُضِیْفَ.
ترجمہ:۔ پس بہت سے کھانے ایسے ہیں کہ ہیضہ (بیماری) پیدا کر دیتے ہیں کھانے والے کو اور بہت سے کھانوں سے محروم کر دیتے ہیں (بیماری کی وجہ سے) اور بدترین مہمان وہ ہے جو اپنے میزبان کو تکلیف اور رنج دے۔
(۱) فَـرُبَّ: یہ حرف جر ہے، کلام کے تقاضے کے مطابق تکثیر و تقلیل کا فائدہ دیتا ہے اور نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور زائد کے حکم میں ہوتا ہے اور نکرہ کیلئے شرط ہے کہ موصوف ہو اور جب اس کے آخر میں "ما" لاحق ہوتا ہے تو یہ عمل نہیں کرتا اور اس صورت میں فعل اور معرفہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے: رُبَّـما الخلیل مُقبِل. و رُبّما اقبلَ الخلیل اور کبھی اس صورت میں بھی عمل کرتا ہے جیسے: رُبّما ضَرْبَة بِسیفٍ صیقلٌ۔
(۲) هَاضَتْ: یہ هَیْضاً مصدر ضرب سے بمعنی ہیضہ کی بیماری کا ہونا، اور اصلی معنی جوڑنے کے بعد توڑنے کے ہیں۔
(۳) حَرَمَتْهُ: ای منعته. حَرَمَ یَحْرِمُ (ض) حِرْماً، حَرَاماً، حِرْمَاناً، وَحَرِیْماً، حُرْمَةً، حَرِیْمَةً. مصادر ہیں از باب ضرب سمع کرم وغیرہ بمعنی محروم کرنا۔
(۴) شَرٌّ: برائی جمع شُرُوْرٌ ہے یہ ہر قسم کی برائی و خطاء کیلئے اسم جامع ہے اس کی اصل اَشَرُّ صیغہ تفضیل ہے اس میں ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا، جیسے خیر میں ہے اور "شرّ الاضیاف" یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر "من سام الخ" ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) سَامَ: (ن) سَوْماً مصدر بمعنی قصد کرنا، تکلیف دینا، معاملہ کرنا وغیرہ اور یہ اجوف واوی اور یائی دونوں طرح آتا ہے اس کے حروف اصلی (س، و، م) ہیں بمعنی عقد کرنا۔ اور اس کا اکثر استعمال شر کیلئے ہوتا ہے اور باب سمع سے بمعنی تکلیف پانا، اور یہاں قصد کرنا ہی مراد ہے۔ وفی القرآن: یسومونکم سوء العذاب.

(۶) اَلتَّـکْـلِیْفُ: بمعنی مشقت ومحنت اس کی جمع تکالیف مجرد سمع سے اور مزید میں تفعیل سے بمعنی مشقت میں ڈالنا. کـمـا فـی التنزیل: لایکلف الله نفسا الا وسعها.

(۷) اَذٰی: یہ "اِیْذَاءٌ" سے مشتق ہے از افعال بمعنی تکلیف پہنچانا اور سمع سے اَذِیَ اذًی و اذاۃً تکلیف پہنچنا۔

(۸) المُضِیْفُ: (بضم المیم) میزبان اور "مَضِیْفٌ" (بفتح المیم) بمعنی وہ شخص جس کو مہمان نوازی کی عادت ہو۔

☆......☆......☆

خُـصُـوْصًـا أَذًی یَـعْـتَـلِقُ بِالْاَجْسَامِ، وَیُفْضِیْ إِلَی الْاَسْقَامِ. وَمَاقِیْلَ فِی الْمَثَلِ الَّذِیْ سَارَسَائِرُهٗ: "خَیْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهٗ"

ترجمہ:۔ خصوصاً وہ تکلیف جو جسموں سے متعلق ہے، اور بیماریوں میں مبتلا کردے، اور نہیں کہا گیا اس مشہور کہاوت میں "کہ رات کے کھانوں میں بہترین وہ ہے جو شام کی روشنی میں کھالیا جائے"۔

(۱) خُصُوْصًا: یہ مفعول مطلق ہے فعلِ محذوف کا ای خصّ خصوصًا. قدمر تحقیقه.

(۲) یَعْتَلِقُ: یہ اِعْتِلَاقٌ مصدر سے از افتعال بمعنی محبت کرنا، اور متعلق ہوجانا۔ مجرد عَلِقَ (س) یَعْلَقُ عَلْقًا بمعنی چمٹنا، لگنا۔

(۳) اَلْاَجْسَامُ: یہ جسم کی جمع ہے بمعنی بدن، یا ہر وہ چیز جس کا طول، عرض اور عمق ہو اس کی جمع جُسُوْمٌ و اَجْسُمٌ بھی ہیں۔ اور نسبت کیلئے جسمی وجسمانی استعمال کرتے ہیں، جَسُمَ (ك) جَسَامَةً بمعنی عظیم الجسم ہونا، موٹا ہونا۔

(۴) یُفْضِیْ: یہ افضاءٌ مصدر افعال سے بمعنی پہنچادینا، اس کا مجرد نصر سے فَضَا (ن) فُضُوًّا و فَضَاءً بمعنی کشادہ ہونا۔ کمایقال: فضاالمکان اذاوسع. وفی القرآن: وقدافضی بعضکم الی بعضٍ.

(۵) اَلْاَسْقَامُ: یہ سَقْمٌ و سُقْمٌ کی جمع ہے بمعنی مرض، بیماری، دُکھ از سمع مریض ہونا، اور کرم سے سُقْمًا و سَقَمًا و سَقَامَةً بمعنی مریض ہونا یا بیماری کا طول پکڑنا سقیم صفت ہے جمع سِقَامٌ، و سُقَمَاءُ، ومنه قوله تعالی: فقال انی سقیم. افعال سے بمعنی بیماری ڈالنا، یا بیمار کرنا۔

(۶) اَلْمَثَلُ: (محرکه) بمعنی مشابہ، نظیر، صفت، بات یا کہاوت، عبرت، دلیل وغیرہ اس کی جمع مَثَلات آتی ہے۔

(۷) سَارَ: سُوْرًا مصدر نصر سے چڑھنا، یقال: سرت الحائط، دیوار پر چڑھا۔ وفی التنزیل: اذتسوروا المحراب. اور ضرب سے اس کے مصادر سَیْرٌ، مَسِیْرٌ، مَسِیْرَۃٌ، سَیْرُوْرَۃٌ آتے ہیں بمعنی چلنا، سفر کرنا اسی سے اسم فاعل سَائِرٌ ہے۔ اور سار سائرہٗ، یہ کنایہ ہے شہرت اور کثرت انتشار سے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸)العَشَاءُ: (بفتح العین) بمعنی شام کا کھانا، جمع اَعْشِیَۃٌ ہیں اور عَشَا(ن)عَشِیًّا، وعَشْوًا بمعنی رات کا کھانا، اور سمع سے بھی یہی معنی ہے اور عِشَاءٌ (بکسر العین) بمعنی عشاء کا وقت۔ اگر عِشَاء کا صلہ "عن" ہو تو بمعنی اعراض کرنا، اور یہ متعدی بدو مفعول ہوتا ہے نیز سمع سے ضعیف البصر ہو جانا، اندھا ہونا، شام کو کم دیکھنا۔

(۹)سَوَافِرُ: یہ سَافِرَۃٌ کی جمع ہے بمعنی وہ عورت جو سفر کرتے وقت اپنے نقاب کو اُٹھائے رکھے اور جس کا منہ کھلا رہے یا ایسے وقت کھائے جب لقمہ نظر آئے۔ اس کے معنی لقمہ کے ہو گئے ہیں اسلئے کہ اس کا چہرہ کھلا ہوگا تو وہ دیکھ کر کھائے گی اور "سَوَافِرُ" سے مراد اوائل وظواہر ہیں یقالُ: خیر العشاء سوافرہ و خیر الغذاء بواکرہ یہ ضرب المثل ہے یہاں بقیہ کو حذف کر دیا گیا ہے، اور باب نصر سے سُفُوْرًا۔ اور سوافر سے مراد "اوائل اور ظواہر" ہے کیونکہ وہ ظاہر بھی ہوتا ہے۔ از باب ضرب۔

☆......☆......☆

إِلَّا لِيُعَجِّلَ التَّعَشِّي، وَيُجْتَنَبَ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِيْ يُعَشِّيْ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تَقِدَنَارُ الْجُوْعِ، وَتَحُوْلَ دُوْنَ الْهُجُوْعِ.

ترجمہ: مگر یہ اسلئے کہا گیا ہے کہ جلدی کی جائے شام کے کھانے میں، اور پرہیز کیا جائے رات کے کھانے سے جو ضعف بصر پیدا کر دیتا ہے، اے اللہ! مگر اس شخص کو محفوظ رکھ کہ جس کی بھوک کی آگ بھڑک رہی ہو، اور حائل ہو اس کی نیند میں (یہ بھوک اسے سونے سے باز رکھے ہوئے ہو)۔

(۱)لِيُعَجِّلَ: یہ تَعْجِيْلٌ مصدر سے بمعنی جلدی کرنا، سبقت کرنا، برانگیختہ کرنا۔ مجرد سمع سے جلدی کرنا، عاجلہ مفاعلہ سے سبقت کرنا، تفعیل تفعل اور استفعال سے تیز کرنا، دوڑانا۔ اور یہاں "إِلَّا لِيُعَجِّلَ" میں إِلَّا کا تعلق ماقبل کے "ما" نافیہ سے ہے۔

(۲)اَلتَّعَشِّيْ: یہ عَشَاءٌ سے مشتق ہے بمعنی رات کا کھانا یا شام کا کھانا۔ از نصر، قد مر تحقیقہ۔

(۳)يُجْتَنَبُ: یہ اجتنابٌ مصدر افتعال سے بمعنی بچنا، پرہیز کرنا۔ مجرد جَنَبَ (ن) جَنْبًا۔ دور و دفع کرنا۔ اور جَنْبٌ پہلو جمع اَجْنَابٌ و جُنُوبٌ آتی ہیں، اور تفعیل سے تَجْنِيْبٌ کے معنی بھی بچنا و پرہیز کرنا۔ وفی القران: فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ الخ.

(۴)يُعَشِّيْ: یہ تَعْشِيَةٌ مصدر تفعیل سے بمعنی شام کو کھانا کھلانا، اندھا کر دینا۔ یا یہ عَشْوَاءُ سے ماخوذ ہے جس کے معنی اندھا کر دینے ہیں۔ اور یہاں یہی مراد ہے، عَشَا (ن) عَشْوًا اور عَشِيَ (س) عَشَاءً بمعنی دن میں نظر آنا نہ رات میں، یا تو دن میں دیکھتا ہے اور رات کو کچھ نہیں دیکھتا۔

(۵)اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ: یہ امر غریب کیلئے استثناء ہے "إِلَّا يُجْتَنَب" سے اور مستثنیٰ سے پہلے اُس وقت آتا ہے جبکہ مستثنیٰ منہ عجیب چیز ہو یعنی مستثنیٰ منہ نادر و عجیب ہو تو اس صورت میں "اللھمّ إِلَّا أَنْ" آتا ہے۔

(۶)تَقِدُ: (ض) وَقْدًا، وُقُوْدًا وَقِدَةً وَقَدَانًا بمعنی روشن ہونا، چمکنا، بھڑکنا۔ قولہ تعالیٰ: وقودها الناس والحجارة. اور "وَقُوْدٌ" اگر (بفتح الواو) ہو تو بمعنی لکڑی اور ایندھن کے ہیں، اگر (بضم الواو) ہو تو یہ مصدر ہے۔ کما فی الآیۃ اور اسی سے

Maktaba Tul Ishaat.com

استو قد متعدی ہے۔

(۷) نَارٌ: آگ یہ مؤنث کیلئے ہے مگر کبھی مذکر کیلئے بھی مستعمل ہے اس کی تصغیر "نُوَیْرَۃٌ" اور جمع نِیْرَانٌ، نِیَرَۃٌ و اَنْوُرٌ آتی ہیں۔

(۸) اَلْجُوْعُ: بمعنی بھوک۔ جَاعَ (ن) جُوْعًا، جَوْعَۃً، مَجَاعَۃً بمعنی بھوکا ہونا اور جَوْعٌ کی جمع مَجَاوِعُ ہے۔ بھوک کا پہلا درجہ جوع ہے، پھر سغب، پھر غوث، پھر طوی، پھر، خمصمۃ، پھر ضرم، پھر سعار، پھر لینس ہیں. وفی القرآن: واطعمهم من جوع.

(۹) تَحُوْلُ: حَالَ (ن) حَوْلًا، حَوُلًا، حَیْلُوْلَۃً بمعنی حائل وعاجز ہونا، دو کے درمیان آنا. وفی التنزیل: واعلموا ان الله یحول بین المرء وقلبه.

(۱۰) اَلْهُجُوْعُ: یہ هَجَعٌ سے مشتق ہے بمعنی رات کو سونا یا نیند۔ هَجَعَ (ف) هُجُوْعًا بمعنی سونا، بقول بعض خصوصًا رات کو سونا مراد ہے۔ اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے. وفی القرآن: کانوا قلیلًا من اللیل مایهجعون.

☆......☆......☆

قَالَ: فَکَاَنَّهٗ اِطَّلَعَ عَلٰی اِرَادَتِنَا، فَرَمٰی عَنْ قَوْسِ عَقِیْدَتِنَا، لَاجَرَمَ اِنَّا اَنَسْنَاهُ بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ، وَاَثْنَیْنَا عَلٰی خُلُقِهِ السَّبْطِ.

ترجمہ: کہا (حارث بن ہمام نے) پس گویا کہ وہ شخص (ابوزید سروجی) مطلع ہو گیا ہمارے ارادے سے، تو تیر مارا اس نے ہمارے عقیدے کی کمان سے (یعنی اس نے دلی ارادے کی کمان سے تیراندازی کی) مجبوراً ہم نے اس کی شرط کو لازم کر لیا۔ (قبول کر لیا) اور تعریف کی ہم نے اس کی نرمی اخلاق کی۔

(۱) اِطَّلَعَ: یہ اِطِّلَاعٌ مصدر سے از افتعال بمعنی مطلع ہونا، واقف حال ہونا، یعنی ہمارے دل میں جو تھا وہ اسے سمجھ گیا مجرد وقف واقف ہونا ضرب سے. وفی القرآن: فهل انتم مطلعون.

(۲) اِرَادَتُنَا: یہ "اِرَادَۃٌ" مصدر افعال سے بمعنی چاہنا، خواہش کرنا، راغب ہونا۔ مجرد رَادَ یَرُوْدُ (ن) رَوْدًا ہے۔

(۳) فَرَمٰی: رَمٰی (ض) رَمْیًا و رِمَایَۃً پھینکنا، تیر پھینکنا، ارادہ کرنا، اور ضرب سے قصد کرنے کے معنی بھی آتے ہیں۔

(۴) قَوْسٌ: کمان، یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے مگر زیادہ تر مؤنث ہے، مذکر کی تصغیر قُوَیْسٌ اور مؤنث کی تصغیر قُوَیْسَۃٌ آتی ہے، اور اس کی جمع قُسِیٌّ، قِسِیٌّ، اَقْوَاسٌ، اَقْیَاسٌ، اَقْوُسٌ، قِیَاسٌ ہیں۔ قَاسَ (ن) قَوْسًا بمعنی قیاس کرنا، اور سمع سے قَوْسًا ٹیڑھی کمر ہونا، اور قوس تفعیل واستقوس استفعال سے بمعنی اپنی پشت کو ٹیڑھا کر لینا، جھکا لینا۔

(۵) عَقِیْدَۃٌ: یعنی جس پر قلب وضمیر کا بھروسہ ہو، مذہب، جمع عَقَائِدُ. عَقَدَ (ض) عَقْدًا بمعنی گرہ لگانا، معاہدہ کرنا، محکم کرنا۔ اور عقیدہ وخیال ہے جو دل میں بیٹھ جائے اور یہ "عَقْدٌ" سے ماخوذ ہے اس میں "ۃ" اسمیت کیلئے ہے۔ وفی القرآن: ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان.

(۶) لَاجَرَمَ: بمعنی لابد، لامحالہ، ضرور بالضرور۔ جَرَمَ (ض) جَرْمًا و جَرَامًا و جَرِیْمَۃً بمعنی جرم کرنا، قطع کرنا، توڑنا، حاصل کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

یہاں پر یہ "قسم" کے معنی میں ہے، اور جُرْم (بضم الجیم) بمعنی گناہ اسکی جمع جُرُوْمٌ و اَجْرَامٌ ہیں۔ اور (بفتح الجیم) مصدر ہے ضرب کا۔ اور (بکسر الجیم) جِرْمٌ بمعنی جسم، باڈی، حصہ۔ لیکن فلاسفہ کی اصطلاح میں ستارۂ آسمان کو کہتے ہیں اس کی جمع اَجْرَام، جُرُمٌ، وجُرُوْمٌ ہیں۔ وفی القراٰن: لاجرم ان الله يعلم مايسرون ومايعلنون۔

(۷) اٰنَسْنَاہُ: آنس بروزنِ قَاتَل از مفاعلہ مصدر مُؤانَسَةٌ بمعنی مانوس کرنا، آشنا ہونا، معلوم کرنا، اُنس بنالینا، دیکھنا یا اُنس دلانا۔

(۸) اِلْتِزَامٌ: یہ افتعال کا مصدر ہے معنی لازم کرلینا، اس کا مجرد سمع سے لَزِمًا، ولِزَامًا ہیں بمعنی لازم ہونا۔

(۹) اَلشَّرْطُ: کسی چیز کا لازم کرنا۔ اس کی جمع شُرُوْطٌ ہے اور "شَرَطٌ" بمعنی علامت اس کی جمع اَشْرَاطٌ آتی ہے۔ مرتحقیقہ

(۱۰) اَثْنَيْنَا: یہ اِثْنَاءٌ افعال سے جو خیر وشر دونوں میں مستعمل ہوتا ہے اور مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنی روکنے، موڑنے، لپٹنے اور بعض کو بعض پر تہ کردینے کے آتے ہیں۔

(۱۱) خُلُقُهٗ: (بسکون اللام وضمها) بمعنی عادت وطبیعت اس کی جمع اخلاق آتی ہے فی القراٰن: وانك لعلى خلق عظيم۔

(۱۲) اَلسَّبْطُ: اس کی جمع سِبَاطٌ آتی ہے بمعنی نرم وسبیع۔ یا وہ بال جو سیدھے ہوں۔ سَبِطَ (س) سَبْطًا بمعنی بال لٹکا ہوا ہونا۔ سَبُطَ (ك) وسُبُوْطَةً وسَبَاطَةً زیادہ ہونا۔ کمافی الحدیث: لیس بالسبط ولا بالجعد القطط (شمائل ترمذی) سَبْطٌ جو نقیض ہے جَعْدٌ کی یعنی وہ بال جو گھنگریالے نہ ہوں یعنی لمبے سیدھے اور لٹکے ہوئے ہوں۔ اور سِبْطٌ: (بکسر السین) بمعنی پوتا، خاندان جمع اَسْبَاطٌ ہے اور سُبَاطَةٌ، کوڑا دان۔

☆......☆......☆

وَلَمَّا أَحْضَرَ الْغُلَامُ مَارَاجَ، وَأَذْكَى بَيْنَنَا السِّرَاجَ، تَأَمَّلْتُهُ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ زَيْدٍ، فَقُلْتُ لِصَحْبِي: لِيَهْنِئْكُمُ الضَّيْفُ الْوَارِدُ، بَلِ الْمَغْنَمُ الْبَارِدُ!.

ترجمہ:۔ اور جب حاضر کیا غلام نے ماحضر کو اور روشن کیا اس نے ہمارے درمیان چراغ کو، غور سے دیکھا میں نے اس کو، پس اچانک وہ ابوزید سروجی تھا، پس کہا میں نے اپنے دوستوں سے (مبارک ہو تمکو) نووارد مہمان سے بلکہ بے محنت مال غنیمت سے مبارک ہو۔

(۱) مَارَاجَ: رَاجَ (ن) رَوْجًا ورَوَاجًا بمعنی رائج کرنا، مہیا ہونا۔ اور "ماراج" ای ماتیسر یعنی جو کچھ میسر ہو۔

(۲) اَذْكٰى: از افعال مصدر "إِذْكَاءٌ" ہے بمعنی روشن کرنا، بھڑکا دینا۔ مجرد نصر سے ذَكَاءٌ وذُكُوًّا۔ بھڑکا، ذبح کرنا۔ روشن ہونا۔

(۳) اَلسِّرَاجُ: بمعنی چراغ اس کی جمع سُرُجٌ ہے اور "سَرْجٌ" بمعنی زین پوش، جمع سُرُوْجٌ اور سمع سے سَرَجًا بمعنی چہرے کا چمکنا، سَرَجَ نصر سے جھوٹ بولنے کے معنی ہیں یعنی سراج، اس چراغ کو کہتے ہیں جس کی روشنی صاف نہ ہو بلکہ مائل بہ سرخی ہو یا وہ چراغ جس کی روشنی صاف ہو اور زیادہ روشن ہو (مصباح) اور چراغ دان کو "مَسْرَجَةٌ" کہتے ہیں (ڈیوٹ) سَرَّجَ تفعیل وافعال سے بمعنی زین کسنا۔

(۴) تَاَمَّلْتُهٗ: اس کا مصدر تَاَمُّلٌ ہے از تفعل بمعنی غور وفکر سے دیکھنا۔ مرتحقیقہ

(۵) لِصَحْبِي: یہ صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی، دوست، ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا۔ یہاں یہ اصحابی کے معنی میں ہے۔ صحب

Maktaba Tul Ishaat.com

سمع سے ہے۔

(۶) لِیُهْنِنْكُم: یہ بالہمزہ وبغیر ہمزہ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی تم کو مبارک ہو۔ هَنَاءَ (ن) هَنَاءً و هَنْاءً بمعنی کھانا کھلانا۔ وازضرب بمعنی خوشگوار ہونا۔ هَنَاءَ سمع سے بمعنی سیر ہونا، خوش ہونا کرم سے هَنَاءَ ةً بمعنی بغیر مشقت وتکلیف حاصل ہو جانا۔

(۷) اَلضَّيْفُ: مہمان، اس کی جمع ضُيُوْف و اَضْيَاف و ضِيْفَانٌ آتی ہیں۔ مرتحقیقہ

(۸) اَلْوَارِدُ: یہ صیغۂ اسم فاعل یہ وُرُوْدٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی وارد ہونا، اترنا۔ ولمّاورد ماء مدین. (الآیة)

(۹) اَلْمَغْنَمُ: بمعنی مال غنیمت اس کی جمع مَغَانِمُ ہے، از سمع یعنی وہ مال جو بلا مشقت قتل وقتال حاصل ہو یا یہ مصدر میمی ہے اور وہ مال لوٹ کا جو جہاد وغیرہ میں ملے، غنیمت کی جمع غَنَائِمُ ہے۔ وفي القران: اذاانطلقتم الى مغانم

(۱۰) اَلْبَارِدُ: یہ بُرُوْدَةٌ سے مشتق ہے نصر سے بَرْدًا، کرم سے بُرُوْدًا بمعنی ٹھنڈا ہونا۔ اور "المغنم البارد" سے مراد وہ مال ہے جو بلا مشقت ومحنت اور بغیر ہاتھ پیر ہلائے حاصل ہو گیا ہو۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور یہ نصر سے متعدی ہے بَرْدًا بمعنی ٹھنڈا کرنا۔

☆......☆......☆

فَإِنْ يَكُنْ أَفَلَ قَمَرُ الشِّعْرٰى، فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ الشِّعْرِ، اَوِاسْتَسَرَّ بَدْرُ النَّثْرَةِ، فَقَدْتَبَلَّجَ بَدْرُ النَّثْرِ. فَسَرَتْ حُمَيَّا الْمُسَرَّةِ فِيْهِمْ.

ترجمہ: پس اگر شعری کا چاند غروب ہو گیا ہے (تو کوئی حرج نہیں) تحقیق کہ طلوع ہو گیا ہے، شعر کا چاند اور اگر نثرہ کا ماہ کامل چھپ گیا ہے (تو کوئی بات نہیں) کیونکہ ظاہر ہو گیا ہے اب نثر کامل (یعنی نثر کا چاند نکل آیا ہے) پس ظاہر ہو گئے دوستی کے اثار، ان کے چہروں پر۔

(۱) اَفَلَ: بمعنی غائب ہونا، غروب ہونا اَفَلَ (ن، ض، س) اَفْلاً و اُفُوْلاً بمعنی چمکتی ہوئی چیز کا غائب ہونا۔ صفت آفِلٌ ہے جمع اُفَلٌ، اُفُوْلٌ ہیں اور اَفِلَ (س) اَفَلاً بمعنی خوش ہونا اور دودھ کا ختم ہونا۔ وفي القران: فلماافل قال لاأحب الآفلين.

(۲) الشِّعْرٰى: ایک مشہور ستارہ ہے یا وہ ستارے جو چاند کے ساتھ ہوتے ہیں، یا وہ ستارہ جو "جوزاء" میں موسم گرما کے وقت طلوع ہوتا ہے، یہاں "قَمَرُ الشِّعْرٰى" سے مراد ابوزید سروجی ہے۔ بسا اوقات جزاء کو حذف کر کے علت جزاء کو اس کے قائم مقام کر دیتے ہیں۔ وفي التنزيل: وانه هورب الشِّعْرٰى.

(۳) طَلَعَ: (ن) طُلُوْعاً، نکلنا، طلوع ہونا اور یہ فتح وسمع سے بھی لکھا ہے اور "فَقَدْ طَلَعَ" یہ علت ہے جزاء محذوف کی، ای لاباس به.

(۴) اَلشِّعْرُ: منظوم کلام کو کہتے ہیں اس کی جمع اشعار ہے اور "قمرُ الشعر" سے مراد ابوزید سروجی ہے اور یہ "شَعْرٌ" (بال) سے ماخوذ ہے کیونکہ شعر میں بھی بال کی طرح باریک باتیں ہوتی ہیں۔

(۵) اِسْتَسَرَّ: یہ اِسْتِسْرَارٌ مصدر ہے از استفعال بمعنی چھپنا، یا زیادہ چھپ جانا اور یہ "ستر" سے ماخوذ ہے بمعنی پوشیدہ، اور اس میں "س ت" مبالغہ کیلئے ہے یعنی بہت زیادہ چھپ جانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶) اَلنَّثْرَۃُ: بقول بعض یہ چاند کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔"بدر اور نثر" یہ دو پاس پاس ستارے ہیں، جو چاند کے برج اسد کی منزل میں ہوتے ہیں۔اور یہاں "بدر النثرۃ" سے مراد ہے وہ دو ستارے ہیں جو چاند کے برج اسد میں ہوتے ہیں. النثرۃُ: کوکبٌ فی السماء کانّہ لطخُ سحابِ حَیال کوکبین تسمیہ العرب نثرۃ الاسد۔(اقرب الموارد)

(۷) تبَلّجَ: اس کا مجرد بَلَجَ(ن) بُلُوجًا بمعنی روشن ہونا،ظاہر ہونا۔ جیسے بَلَجَ الصُّبحُ اور سمع سے بَلَجًا انشراح ہونا ای بلج صدرُہ اور تفعل سے بمعنی بہت زیادہ ظاہر ہونا۔اور "بلج" اس شخص کو کہتے ہیں جس کی بھنویں کشادہ اور متفرق ہوں۔

(۸) اَلنَّثْرُ: وہ کلام جو منظوم نہ ہو باب نصر سے بکھیر دینا اور ضرب سے بمعنی متفرق کرنا یا نثر عبارت کو کلام میں لانا۔جو خلاف نظم و شعر ہو. فی القران: واذا الکواکبُ انتثرت. وفی الحدیث: من توضأ فلینثر.

(۹) فَسَرَتْ: صیغہ ماضی از ضرب سیر کرنا، سفر کرنا، سَیْرٌ، مَسِیْرٌ، مَسِیْرَۃٌ مصدر ہیں اور "سریٰ" کے معنی رات کے وقت چلنا، سرایت کے معنی اثر کرنا۔

(۱۰) حُمَیَّا: یہ "حُمَیَّا الْمسرّۃ" اضافت مشبہ بہ الی المشبہ ہے، یعنی ہر شئے کا اول۔اور "حُمَیّا" کے معنی شراب یا شراب کی تیزی اور شدت غضب کے آتے ہیں اور باب سمع سے معنی ہے آگ کا تیز ہونا، گرم ہونا. کما فی القران: نارٌ حامیۃٌ. بقول صاحب الصحاح الجوہری کہ جو پانی شراب کے اندر ڈالا جائے اس سے جو تیزی پیدا ہوا س کو "حُمَیَّا" کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

وَطَارَتِ السِّنَۃُ عَنْ مَآقِیْھِمْ، وَرَفَضُوا الدَّعَۃَ الَّتِیْ کَانُوْا نَوَوْھَا، وَثَابُوْا اِلٰی نَشْرِ الْفُکَاھَۃِ بَعْدَ مَا طَوَوْھَا.

ترجمہ:۔اور اُڑ گئی نیند ان کی آنکھوں سے اور ترک کر دیا انہوں نے اس آرام کو جس کی وہ نیت کر چکے تھے۔اور لوٹے وہ طرف پھیلانے علمی لطیفوں کے، بعد اس کے کہ ان کو لپیٹ چکے تھے۔(اور اس خوش طبعی و مذاق کی طرف لوٹے جس کو ان لوگوں نے بند کر دیا تھا)

(۱) طَارَتْ: یہ طَیْرٌ و طَیَرَانٌ مصدر سے۔از ضرب اُڑنا چڑیا کا۔اور طائر کی جمع طُیُوْرٌ و اَطْیَارٌ ہیں اس کا مادہ (ط،ی،ر) ہے۔وفی القران: ولا طائر یطیر بجناحیہ.

(۲) اَلسِّنَۃُ: بمعنی غنودگی، اُونگھ۔ای النُّعَاسُ من غیر نوم. وَسِنَ(س) وَسَنًا وسِنَۃً بمعنی جاگنا، اُونگھنا یہ من الاضداد ہے، مادہ (و،س،ن) ہے معتل واوی ہے اور "سَنَۃٌ" بمعنی سال بقول بعض یہ ناقص واوی ہے جمع سَنَوَاتٌ ہے و عند بعض سَنَۃٌ صحیح ہے اس کی جمع سَنَہَاتٌ ہے اور نیند کے ابتدائی درجہ کو نعاس کہتے ہیں۔اسی حالت میں انسان سونیکی ضرورت محسوس کرتا ہے پھر "وسن" ہے جبکہ اونگھنے سے گرانی پیدا ہو جائے، پھر ترنیق ہے جبکہ نیند کا نشہ آنکھوں میں گھل مل جائے، پھر "کری" اور "غمض" ہے جبکہ انسان جاگنے اور سونے کی درمیانی حالت میں ہو پھر "تغفیق" کہ اس طرح سونا کہ لوگوں کی باتیں سنائی دیں، پھر "اغفاء" ہے یعنی ہلکی نیند، پھر "تھویم"، پھر غرار، پھر تھجاع، تھوڑی نیند پھر رُقاد لمبی نیند، پھر ھجود، پھر ھجوع، ھبوع یعنی گہری نیند سو جانا پھر تسبیخ، شدید قسم کی نیند۔(کذافی فقہ اللغۃ)

(۳) مَاٰقِیْھِمْ: اصل میں "ماق" ہے یا اس (ماق) میں الحاقیہ ہے "مَاقٌ، مُؤْقٌ، مُوْقٌ، مَاقِ بمعنی گوشۂ چشم جو ناک کی طرف ہے

Maktaba Tul Ishaat.com

(یعنی آنکھ کا کویا) باب سمع سے بمعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا۔

(۴) رَفَضُوْا: یہ "رَفْض، وَرَفَض" مصدر سے نصر و ضرب سے بمعنی چھوڑنا و ترک کرنا، پھینکنا" ومنہ الرافضی" کیونکہ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی تعظیم چھوڑ دی اس کی جمع رَوَافِض، رَافِضُوْن، رَفَضَۃٌ و رُفَّاضٌ ہیں۔

(۵) الدَّعَۃُ: (بفتح الدال) مصدر بمعنی چھوڑنا۔ اور دَعَۃٌ، وَدَاعَۃٌ، کرم سے مطمئن ہونا" وَدَعٌ "فتح سے چھوڑنا و امانت رکھنا اس فعل کا مصدر اور ماضی کا استعمال قلیل ہے۔

(۶) نَوَوْھَا: اس کا مصدر "نِیَّۃٌ" ہے معنی قصد کرنا، نیت کرنا، ازضرب کما یقالُ: نوی القوم منزلاً بکذا۔ جبکہ قوم کسی مکان کی طرف ارادہ کرے۔ مرتحقیقہ

(۷) ثَابُوْا: اس کا مصدر "ثَوْبٌ" ہے۔ ثَابَ (ن) ثَوْبًا، ثُؤُبًا، رجوع ہونا، جمع ہونا۔ یہ اجوف واوی ہے اور جہاں بھی یہ مادہ ہوگا وہاں لوٹنے کے معنی ضرور ہونگے۔ وفی التنزیل: اذجعلنا البیت مثابۃً للناس و امنا.

(۸) نَشْرٌ: کھولنا، زندہ کرنا، پراگندہ کرنا، پھیلنے کے ہیں از باب نصر جو طیٌّ کی ضد ہے اور اس سے "اِنْتِشَارٌ" لازمی مستعمل ہے. وفی القران: واذا الصحف نشرت.

(۹) الفُکَاھَۃُ: (بضم الفاء) بمعنی خوش طبعی، "فَکَاھَۃٌ" (بفتح الفاء) بمعنی جس کے ذریعہ منہ کا مزہ بدلا جائے۔ اگر مفاعلہ سے ہو تو اس کے معنی مذاق کرنے کے آتے ہیں اور یہاں اس کو ایسے علم سے تشبیہ دی ہے جس سے دل خوش ہو۔

(۱۰) طَوَوْھَا: اس کا مصدر طَیٌّ ہے بمعنی لپیٹنا ازضرب جو نَشْرٌ کی ضد ہے، کقولہ تعالیٰ: یوم نطوی السماء کطیّ السجل للکتب.

☆......☆......☆

وَاَبُوْزَیْدٍ مُکِبٌّ عَلٰی اَعْمَالِ یَدَیْہِ، حَتّٰی إِذَا اسْتَرْفَعَ مَالَدَیْہِ، قُلْتُ لَہٗ: اَطْرِفْنَا بِغَرِیْبَۃٍ مِنْ غَرَائِبِ أَسْمَارِكَ، أَوْ عَجِیْبَۃٍ مِنْ عَجَائِبِ أَسْفَارِكَ.

ترجمہ:۔ اور ابوزید متوجہ ہونے والا تھا، اپنے دونوں ہاتھوں کے کاموں پر (دونوں ہاتھوں سے کھانے میں مصروف تھا) یہاں تک جب اس نے (ابوزید نے) کھانا اُٹھانے کی درخواست کی (جو چیز سامنے تھی) تو کہا میں نے بیان کیجئے اب اپنے نادر افسانوں اور عجائبات سفر میں سے۔

(۱) مُکِبٌّ: اس کا مصدر "اِکْبَابٌ" ہے بمعنی جھک جانا، والٹا ہونا، اوندھا ہو جانا اور متوجہ ہونا یا اندھا ہو جانا بھی آتا ہے، یہ باب افعال سے لازمی استعمال ہوتا ہے اور یہاں پر لازمی ہے یعنی اوندھا ہو جانا۔ اور مجرد نصر سے متعدی ہے بمعنی اوندھا کر دینا یا اوندھے منہ گرانا۔

(۲) إِعْمَال: (بکسر الھمزہ و فتحھا) اعمال افعال کا مصدر ہے بمعنی کام کا ارادہ کرنا، یا کام میں لانا۔ یا اَعمال یہ جمع ہے عمل کی بمعنی کام، مجرد سمع سے معنی ہے کام کرنا۔ مرتحقیقہ

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳)يَدَيْهِ: یہ تثنیہ ہے ''يد'' کا بمعنی ہاتھ یہاں نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ تحقیق گزر چکی ہے۔

(۴)إسْتَرْفَعَ: یہ اِسْتِرْفَاعٌ مصدر سے از استفعال، اس میں ''س،ت'' طلب کیلئے ہے بمعنی اُٹھانے کی درخواست کرنا۔ رفعٌ سے ماخوذ ہے مجرد فتح سے مصدر رَفْعٌ ہے بمعنی اُٹھانا۔ کمافی القران: خَافِضةٌ رافِعَةٌ.

(۵)أطْرِفْنَا: یہ إطْرَافٌ مصدر سے، از افعال بمعنی عمدہ ونئی بات کہنا، یا عجیب چیز بیان کرنا۔ یا نادر افسانہ اور یہ ''طُرْفَةٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی وہ پھول جس سے کپڑا منقش کیا جاتا ہے، طَرَفَ (ض) طَرْفًا بمعنی عجیب غریب باتیں سنانا، بیان کرنا۔ طَرَّفَهُ تفعیل سے کنارہ پُر کرنا، اَطْرَفَ افعال سے انوکھی بات کہنا، تَطَرَّفَ تفعل سے بمعنی حد سے زیادہ پڑھنا، انتہا پسندی، طَرَفٌ، کنارہ، آنکھ جمع اَطْرَافٌ. طَرَفٌ فریق پارٹی، عضو. طُرْفَةٌ، بمعنی چٹکلا، جمع طُرَفٌ اور طَرِيْفَةٌ تحفہ، ہدیہ، انوکھی بات جمع طَرَائِفُ آتی ہے۔

(۶)بغريبةٍ: اس کی جمع غَرَائِبُ یہ مؤنث ہے غَرِيْبٌ کا، کرم سے غَرَابَةٌ مصدر بمعنی غریب ہونا، مخفی ہونا، پوشیدہ ہونا اور غیر مانوس ہونا۔ یہاں اس کی صفت محذوف ہے ای بِوَاقِعَةٍ غَرِيْبَةٍ.

(۷)اَسْمَار: یہ جمع ہے سَمَرٌ کی بمعنی رات کو قصہ کہانی سنانا۔ پہیلی، افسانہ شب باب نصر سے ہے۔

(۸)عَجِيْبَةٌ: یہ مؤنث ہے عجیب کا، اس کی جمع عجائب ہے باب سمع سے عَجِيْبَہ وہ چیز ہے جس پر تعجب کیا جائے۔ مرتحقیقہ

(۹)اَسْفَارِكَ: یہ جمع ہے سفر کی، جو حضر کی ضد ہے، بمعنی مسافت کو طے کرنا، سفر کرنا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ: لَقَدْبَلَوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَالَمْ يَرَهُ الرَّاؤُوْنَ، وَلَارَوَاهُ الرَّاوُوْنَ، وَاِنَّ مِنْ اَعْجَبِهَامَاعَايَنْتُهُ اللَّيْلَةَ قُبَيْلَ اِنْتِيَابِكُمْ، وَمَصِيْرِىْ إِلَى بَابِكُمْ، فَاسْتَخْبَرْنَاهُ عَنْ طُرْفَةِ مَرْآهُ.

ترجمہ:۔ پس کہا ابوزید نے بے شک کہ آزمایا میں نے ایسے عجائبات میں سے جو نہ کسی دیکھنے والے نے دیکھے ہوں گے اور نہ کسی بیان کرنے والے نے بیان کئے ہوں گے اور ان عجائبات میں سے عجیب ترین وہ واقعہ ہے جس کو دیکھا میں نے آج رات تمہارے پاس آنے سے کچھ پہلے، (تمہارے پاس آنے سے قبل اور میرے رجوع کرنے تمہارے دروازے کی طرف) پس دریافت کیا ہم نے نادر واقعہ کے دیکھنے کے متعلق۔

(۱)بَلَوْتُ: یہ بَلْوٌ و بَلَاءٌ مصدر سے بمعنی آزمانا، نصر سے یہ اجوف واوی ہے اور ''لقد'' میں لام قسم کیلئے ہے اور ''بَلَاءٌ'' کے اصلی معنی ہیں مصیبت، کیونکہ مصیبت سے ہی آزمائش ہوتی ہے، لہٰذا ابلاء بمعنی آزمائش کرنے کے استعمال کرتے ہیں۔

(۲)اَلْعَجَائِبُ: یہ عَجِيْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے، سمع سے اور ''مِنَ الْعَجَائِبِ'' میں ''مِنْ'' تبعضیہ ہے ہے اور ''منه اعجب'' یعنی سب سے زیادہ تعجب خیز۔

(۳)لَمْ يَرَهُ: یہ ''رُؤْيَةٌ، رَأْيًا، رَائَةٌ، رِيْئَانًا مصدر سے از فتح بمعنی بصارت یا بصیرت سے دیکھنا۔ ومنه الراون ای المبصرون والناظرون. اور ''الراوؤن'' دوطرح مستعمل ہے اول ''راوون'' لفیف ہے جس کا مصدر ''روایة'' ہے اور دوسرا مہموز العین و

ناقص یائی ہے جس کا مصدر ''رُؤیۃ'' ہے۔

(۴) رُوَاۃ: یہ رَوَایَۃ مصدر سے ہے بمعنی روایت کرنا، نقل کرنا و بیان کرنا۔ اور ''رُوَاۃ'' کا مطلب ہے ای المبصرون و الناظرون.

(۵) عَایَنْتُہٗ: اس کا مصدر ''مُعَایَنَۃ'' ہے از مفاعلہ بمعنی آنکھ سے مشاہدہ کرنا، یُقَالُ: عَایَنَہٗ عِیَاناً و مُعَایَنَۃً یعنی اذا راٰہ بعینہ.

(۶) اِنْتِیَابِکُمْ: یہ افتعال سے اِنْتِیَابٌ مصدر ہے بمعنی نوبت بنوبت آنا، یا باری باری آنا، از نصر بمعنی سامنے آنا، پہنچنا۔ نَابَ (ن) نَوْباً ونَوْبَۃً۔ قال الراغب: النَّوْبُ رجوعُ الشیء مرّۃً بعد اُخرٰی. الانابۃُ الی اللہ الرجوع الیہ بالتوبۃ والاخلاص. وفی الحدیث الجمعۃ: کان الناس ینتابون الجمعۃ من منازلھم ومن العوالی.

(۷) مَصِیْرِیْ: صَیْراً، مَصِیْراً، وَصَیْرُوْرَۃً مصدر ہیں، خلاف قیاس ہے، مگر نادر ہے اور قیاس کے موافق معاش کے وزن پر مَصَارٌ ہونا چاہئے، ضرب سے بمعنی لوٹنا، پھرنا، اگر اسکے بعد صلہ ''اِلٰی'' ہو تو فعل تامہ ہوتا ہے۔ کمافی التنزیل: والی اللہ المصیر.

(۸) اِسْتَخْبَرْنَا: یہ اِسْتِخْبَارٌ مصدر سے بمعنی خبر طلب کرنا، از استفعال اور فتح وکرم سے خُبْراً و خُبْرَۃً و مَخْبَرَۃً بمعنی تجربہ سے معلوم کرنا اور حقیقت کو جان لینا۔ اور نصر سے جاننا۔ ومنہ الخبیر.

(۹) طُرْفَۃٌ: (بضم الطاء) بمعنی عجیب وغریب باتیں۔ انوکھی کہانی۔ اس کی جمع طُرَفٌ وطُرُفَاتٌ آتی ہیں، مر تحقیقہ۔

(۱۰) مَرْاٰہُ: بمعنی دیکھنا، یہ مصدر میمی ہے یا اسم ظرف مکان ہے، مصدر ''رُؤیۃ'' ہے از فتح دیکھنا، مر تحقیقہ۔

☆......☆......☆

فِیْ مَسْرَحِ مَسْرَاہُ، فَقَالَ:

اِنَّ مَرَامِی الْغُرْبَۃِ، لَفَظَتْنِیْ اِلٰی ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ، وَاَنَاذُوْ مَجَاعَۃٍ وَّبُؤْسٰی، وَجِرَابٍ کَفُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰی.

ترجمہ:۔ رات ہی رات چلنے میں (یعنی رات ہی رات چلنے میں کیا نادر واقعہ پیش آیا؟) پس اس نے (ابوزیدنے) کہا تحقیق کہ مسافرت کے تیروں (گردش سفر) نے پھینکا مجھے اس سرزمین کی طرف، اس حال میں کہ میں زیادہ بھوک والا اور حاجتمند تھا، اور ایسا توشہ دان والا تھا، جو موسیٰؑ کی والدہ کے دل کی طرح تھا (خالی، بے قرار) توشہ وغیرہ سے۔

(۱) مَسْرَحْ: یہ اسم ظرف ہے بمعنی چراگاہ، اس کی جمع مَسَارِحْ ہے اور یہ ''سَرْحٌ'' سے مشتق ہے بمعنی چرنے کیلئے جانور کو چھوڑ دینا، سَرَحَ (ف،س) سَرْحاً، سُرُوْحاً بمعنی چرنا، چراگاہ میں چرنے کیلئے چھوڑ دینا۔

(۲) مَسْرَاہُ: یہ مصدر میمی ہے بمعنی رات کو چلنا، سفر کرنا، اور یہ ''مَسِیْرٌ'' سے ماخوذ ہے سَارَ یَسِیْرُ (ض) سَیْراً. سیر کرنا، سفر کرنا۔

(۳) مَرَامِی: یہ جمع ہے مَرْمیٰ کی بمعنی تیر کا ہدف، تیر کا نشانہ، یا تیر پھینکنے کی جگہ، تارگٹ۔ اور یہ ''رَمْیٌ'' سے مشتق ہے، یا یہ ''مِرْمَاۃٌ'' سے مشتق ہے بمعنی تیر پھینکنے کا آلہ، کمان یا منجنیق۔

(۴) الْغُرْبَۃُ: یہ مصدر ہے، غریب، مسافر، اجنبی، وطن سے دور ہونا، پردیسی، نامانوس، غیر ملکی عجیب غریب، نادر۔ اس کی جمع غرائب اور غارِبٌ بمعنی کندھا جمع غَوَارِبُ. غَرُبَ (ک) غَرَابَۃً بمعنی نامانوس ہونا، نصر سے غُرُوْباً غروب ہونا، چھپنا اور غَرَّبَ تفعیل سے

Maktaba Tul Ishaat.com

جلاوطن کرنا، یا مغرب کی طرف جانا۔ اَغْرَبَ افعال سے مبالغہ کرنا، اور اِغْتِرَاب افتعال سے پردیسی ہونا، بے وطن ہونا۔

(۵) لَفَظَتْنِیْ: یہ لَفْظٌ سے مشتق ہے بمعنی پھینکنا، یا ڈالنا۔ از ضرب وسمع۔ مرتحقیقہ

(۶) التُرْبَةُ: (بضم التاء) بمعنی مٹی اس کی جمع اَتْرَابٌ، اَتْرِبَةٌ، تِرْبَانٌ ہیں باب سمع سے غبار آلود ہونا، مٹی کا زیادہ ہونا، فقیر محتاج ہونا، ذلیل ہونا۔ اور "تُرْبَةٌ" کے معنی مٹی اور قبرستان کے بھی آتے ہیں اس کی جمع تُرَبٌ آتی ہے۔ یلیتنی کنت ترابا. الآیة.

(۷) مَجَاعَةٌ: یہ جُوْعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بھوک اور سمع سے بھوکا ہونا، ذُوْمَجَاعَةٍ ای شِدَّةُ جُوْعٍ، اس کی جمع مَجَادِعُ ہے یا یہ مَجَاعَةٌ مصدر میمی ہے اور اجوف واوی ہے۔

(۸) بُؤْسٰی: بمعنی بہت زیادہ محتاج ہونا یا سخت ہونا یا غریب ہونا جو نعمت کی ضد ہے از سمع بُؤْسٰی جو نُعْمٰی کی ضد ہے۔

(۹) جِرَابٌ: بمعنی توشہ دان، یا چمڑے کا برتن اس کی جمع اَجْرِبَةٌ، جُرُبٌ وجُرْبٌ آتی ہیں۔

(۱۰) كَفُؤَادِ: دل اس کی جمع اَفْئِدَةٌ ہے بسا اوقات فُؤَادٌ کا اطلاق عقل پر بھی ہوتا ہے۔ کمافی التنزیل: فاجعل افئدةً من الناس تھوی. اور "كَفُؤَادِ" میں کاف اسمیہ ہے اور فُؤَادٌ کے معنی بقول بعض قلب ہے بقول بعض وسط قلب یا بمعنی غشاء القلب ہے جو اشارہ ہے "کفؤادام موسیٰ فارغًا" کی طرف اور "جِرَابٌ کفوادِ اُمِّ مُوْسٰی" کا مطلب یہ ہے کہ میرا توشہ دان ایسا خالی تھا جیسے حضرت موسیٰؑ کی والدہ کا قلب، صبر سے خالی تھا، اور یہ اشارہ ہے ارشاد خداوندی کی طرف: واصبح فوادام موسیٰ فارغا.

(۱۱) اُمِّ موسیٰ: اُمٌّ، ماں یا کسی چیز کی اصل اس کی جمع اُمَّھَاتٌ واُمَّاتٌ ہیں بقول بعض اُمَّھَاتٌ کا استعمال انسان کیلئے ہے اور اُمَّاتٌ کا استعمال جانوروں کیلئے۔ اور "موسیٰ" یہ حضرت موسیٰؑ کا نام یا علَم ہے اس کے معنی چھری یا اُسترے کے بھی آتے ہیں اس کی جمع مَوَاسٍ ومُوْسِیَاتٍ ہیں۔

☆......☆......☆

فَنَهَضْتُ حِيْنَ سَجَا الدُّجٰى، عَلٰى مَابِيْ مِنَ الْوَجٰى، لِاَرْتَادَ مُضِيْفًا، أَوْ اَقْتَادَ رَغِيْفًا، فَسَاقَنِيْ حَادِي السَّغَبِ، وَالْقَضَاءُ الْمُكَنّٰى أَبَا الْعَجَبِ.

ترجمہ: ۔پس اٹھا میں اس وقت جبکہ خوب اندھیرا ہوگیا (رات خوب تاریک ہوگئی) ساتھ اس چیز کے جو میرے ساتھ تھی (یعنی اپنے فرسودگی پاؤں کے ساتھ) تاکہ میں تلاش کروں کسی میزبان کو یا کہیں سے حاصل کروں روٹی کو پس لے گیا مجھ کو بھوک کا حدی خواں، اور وہ تقدیر جس کی کنیت ابوالعجب رکھی گئی ہے۔

(۱) فَنَهَضْتُ: اس کا مصدر "نُهُوْضٌ" ہے باب فتح بمعنی کھڑا ہونا، اُٹھنا۔ اور اسکے مصدر نَهْضًا، ونُهُوْضًا ہیں۔ مرتحقیقہ

(۲) سَجَا: یہ ناقص یائی اور واوی دونوں مستعمل ہے باب نصر سے واوی ہے۔ سَجَا (ن) سَجْوًا و سُجُوًّا بمعنی رات کا اندھیرا زیادہ ہونا، اور آواز کا بند ہونا، اسلئے کہ سَجَا، سَكَنَ کے معنی میں ہوا کقولہ تعالیٰ: واللیل اذاسجی.

(۳) الدُّجٰی: بمعنی اندھیری، تاریکی رات یا تاریک شب یہ "دُجَةٌ" یا "دُجِيَةٌ" کی جمع ہے دَجٰی (ن) دَجْوًا و دُجُوًّا ای سوادُاللیل

Maktaba Tul Ishaat.com

مع غیم وان لاتری نجماولاقمرًا. کمایقال: دجی اللیل یعنی رات اندھیری ہوگئی۔

(۴) اَلْوَجِی: ننگے پاؤں ہونایاپاؤں کا گھسنا از سمع وَجِیَ یقالُ: وجی الماشی توجی.

(۵) لِلْاِرْتِیَادُ: یہ اِرْتِیادُ مصدر سے از افتعال بمعنی طلب کرنا، وتلاش کرنا۔ مجرد نصر سے رَادَ یَرُوْدُ (ن) رَوْدًا. وجاء فی الحدیث: اِذَااَرَادَاحدکم ان یبول فلیرتدلبولہ الخ.

(۶) مُضِیفًا: یہ صیغہ اسم فاعل از افعال بمعنی ضیافت کرنا، میزبانی کرنا، یہ "ضِیَافَۃ" سے مشتق ہے۔

(۷) اِقْتِیَادُ: او "اِقْتَاد" از افتعال بمعنی کھینچنا، یہاں مراد حاصل کرنا۔ کمایقالُ: اقتاد الدابۃفاقتادت. یعنی اس نے جانور کو کھینچا پس وہ کھنچ گیا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے مجرد اسی معنی میں نصر سے ہے مصدر "قَوْدًایاقِیَادَۃً" ہیں بمعنی قائد ہونا، یا سردار ہونا، اور نصر سے قوَدًا بمعنی قصاص لینا، اور سمع سے قَوَدًا بمعنی گردن وپیٹھ کا لمبا ہونا۔

(۸) رَغِیفًا: چپاتی، پتلی روٹی، نان روٹی، گندھے ہوئے آٹے کا پیڑا، اس کی جمع اَرْغِفَۃٌ ورُغُفٌ ورُغْفَانٌ آتی ہیں، رَغَفَ (ف) رَغْفًا بمعنی روٹی پکانا۔ اور خَبْزٌ (بفتح الخاء) مصدر فتح معنی روٹی پکانا، اور (بضم الخاء) خُبْزٌ بمعنی موٹی یا پتلی روٹی، اور خِبْزٌ (بکسر الخاء) سوکھی روٹی کو کہتے ہیں۔

(۹) فَسَاقَنِیْ: سَاقَ (ن) سَوْقًا، سِیَاقًا، سِیَاقَۃً، مَسَاقًا، اِسْتَاقًا، واِسْتِیَاقًا مصدر ہیں بمعنی ہانکنا یا جانوروں کو پیچھے سے ہانکنا۔ از نصر بمعنی پیچھے سے چلانا۔

(۱۰) حَادِیْ: یہ "حُدُوٌّ" سے مشتق ہے بمعنی حُدی پڑھنے والا، اسم فاعل ہے۔ حَدَا یَحْدُوْ (ن) حَدْوًا، حَدَاءً، وَحُدَاءً بمعنی حدی پڑھنا، گا گا کر اونٹ کو ہانکنا۔ اصل میں دستور یہ ہے کہ اونٹ چلانے والا کچھ اشعار وغیرہ پڑھتا ہے، اسے (حدی خواں) ساربان کہتے ہیں. وقال الجوھری الحدو سوق الابل والغناء لھا یعنی عربوں کا دستور تھا کہ اونٹ چلانے والا کچھ اشعار وغیرہ پڑھتے تھے، اس کو حدی کہتے ہیں۔

(۱۱) اَلسَّغَبُ: یہ اسم مصدر ومصدر دونوں طرح مستعمل ہے (سخت بھوک، شدۃ الجوع) اس کا مؤنث سَبْغٰی ہے جمع سِغَابٌ آتی ہے اور "حَادِیَ السغب" میں مشبہ بہ کی اضافت مشبہ کی طرف ہے۔ سَغَبَ (ن، س) سَغْبًا، سُغُوْبًا، سَغَبًا، سَغَابَۃً، مَسْغَبَۃً بمعنی بھوکا ہونا۔ قال اللہ تعالیٰ: فی یوم ذی مسغبۃٍ (سخت بھوک)

(۱۲) اَلْقَضَاءُ: حکم خداوندی، جب مطلق بولا جائے تو تقدیر یا حکم خداوندی مراد ہوتی ہے اس کی جمع "اَقْضِیَۃٌ" ہے۔ از ضرب

(۱۳) اَلْمُکَنّٰی: کَنّٰی یکنّی تکنیۃً تفعیل سے بمعنی کنیت رکھنا، اور مجرد ضرب سے کَنٰی کِنَایَۃً بمعنی کنایہ کرنا، اشارہ کرنا۔

(۱۴) اَبَاالْعَجَبِ: یعنی تعجب کا باپ، یہاں اس سے مراد "تقدیر خداوندی" ہے. کماشرح الشراحون.

☆......☆......☆

اِلٰی اَنْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابِ دَارٍ، فَقُلْتُ عَلٰی بِدَارٍ: شعر

(۷) حُیِّیْتُمْ یَااَھْلَ ھٰذَاالْمَنْزِلِ وَعِشْتُمْ فِیْ خَفْضِ عَیْشٍ خَضِلِ

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸) مَاعِنْدَكُمْ لِابْنِ سَبِيْلٍ مُرْمِلٍ. نِضْوِسُرًى خَابِطِ لَيْلٍ أَلْيَلِ

ترجمہ:۔ یہاں تک ٹھہر گیا میں ایک گھر کے دروازہ پر، پس میں نے فی البدیہہ یہ اشعار کہے:

(۷) حیاک اللہ کہے جاؤ! تم (زندہ رہو تم اے گھر والو!) اور زندگی گزارو تم عیش وعشرت میں (تم فراخی اور تر وتازگی میں زندگی گزارو)۔(۸) کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ایسے مسافر کیلئے جو محتاج محض ہے (جس کا توشہ بالکل خالی ہوگیا ہے۔ جو دبلا ہوگیا ہے رات کو زیادہ سفر کرنے کی وجہ سے اور رات کی تاریکی میں ہاتھ پیر مارنے والا ہے)۔

(۱) وَقَفْتُ: صیغۂ واحد متکلم ماضی وَقَفَ (ض) وَقْفًا وُقُوفًا کھڑا ہونا، ٹھہرنا، یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ مرتحقیقہ

(۲) دَارٌ: مکان، گھر، اس کی جمع دِیَارٌ، دُوْرٌ، اَدْوُرٌ، باب نصر سے دُوْرًا چکر لگانا، گھومنا، اور یہاں "علی بدار" حال ہے۔

(۳) بِدَارِ: (بکسر الباء) بمعنی جلدی کرنا، یہ اسم فعل بھی ہے بمعنی امر یعنی جلدی کر، یا بَادَرَ مُبَادَرَةً مفاعلہ سے بمعنی اسرع الیہ اور مجرد نصر سے ہے۔

(۴) حُيِّيتُم: اس کا مصدر تَحِيَّةٌ ہے از تفعیل بمعنی سلام کرنا، یا "سلامٌ علیکم" کہنا یا "حیاکم اللہ" کہنا (اللہ تمہیں زندہ رکھے) کمافی القرآن: واذا حییتم بتحیۃٍ الخ۔

(۵) اَلْمَنْزِلُ: اترنے کی جگہ چاہے وہ تعمیر ہو یا نہ ہو صیغۂ اسم ظرف مکان ہے اس کی جمع منازل ہے باب ضرب سے اترنا۔

(۶) عِشْتُمْ: اس کے مصادر عَيْشٌ، وعَيْشَةٌ ہیں بمعنی زندہ رہنا، اور مَعَاشًا و مَعِيْشَةً (ض) بمعنی صاحب حیات ہونا، زندہ رہنا۔

(۷) خَفْضٌ: اس کے اصلی معنی ہے نرمی وفراخی حالی کے ہیں، اور اب اس کے معنی سہولت وعیش کے ہوگئے اور ضرب سے نرم ہونا اور کرم سے فراخی زندگی یا آرام سے رہنا "خَفْضُ الْعَيْشِ" سے مراد فراخی زندگی، عمدہ زندگی یا مبارک زندگی کے ہیں۔ اور "خفض الکلمۃ" ای کسر آخرھا۔

(۸) خَضِلٌ: (بکسر الضاد) بمعنی تر وتازہ، پاکیزہ ہونا۔ از سمع خَضَلًا بمعنی تر ہونا، بھیگا ہوا ہونا، جو نہ زیادہ نہ کم ہو۔

(۹) عِنْدَ: دو ہیں ایک "عِنْدَ" مکانیہ ہے، دوسرا اعتقادیہ ہے، اور یہاں "مکانیہ" مراد ہے۔

(۱۰) اِبْنُ سَبِيْلٍ: مسافر اور زیادہ سفر کرنے والا اور محض "سبیل" کے معنی راستہ کے یا واضح راستہ کے ہیں اس کی جمع سُبُلٌ وسُبْلٌ واسْبُلٌ واُسْبِلَةٌ وسُبُوْلٌ ہیں، اور ابن کے معنی ملازم کے یا مسافر پردیسی کے بھی ہیں. فی التنزیل: والغارمین فی سبیل اللہ.

(۱۱) مُرْمِلٌ: اس کا مصدر اِرْمَالٌ ہے از افعال یعنی وہ شخص جس کا توشہ ختم ہوگیا۔ یقال: ارمل القومُ یعنی ان کا توشہ ختم ہوگیا، یا قوم فقیر یا محتاج ہوگئی، رَمَلَ (ن) رَمْلًا بمعنی رمل یعنی ریت ملانا. کما یُقَالُ: رَمَلَ الطعامَ یعنی کھانے میں ریت ملائی۔

(۱۲) نِضْوٌ: بمعنی وہ لاغر حیوان جو رات کے وقت چلنے سے بہت دبلا ہوجائے، اس کی جمع اَنْضَاءٌ اور نِضَا (ن) نَضْوًا بمعنی قطع کرنا۔

(۱۳) سُرًى: یہ بروزن "هُدًى" مصدر ہے بمعنی رات کا سفر، اور عرب کا قول ہے عند الصباح یحمد القوم السُّرى۔ یہ مثال ایسے وقت بولتے ہیں کہ تکلیف برداشت کرنے میں آرام کی امید ہو اور "ابن السُّری" یعنی رات کا مسافر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۴) خَابِطٌ: صیغہ اسم فاعل معنی ہاتھ پیر مارنے والا۔ اور پتے جھاڑنے والا، اور "خَابِطُ لَیْلٍ" سے مراد هُوَ الَّذِیْ یَسِیْرُ فِی اللَّیْلِ عَلٰی غَیْرِ هُدًی، یعنی چلنے کا ایک طریقہ۔

(۱۵) اَلْیَلُ: یہ صیغہ اسم تفضیل ہے اور لَیْلٌ سے مشتق ہے اور لَیْلٌ وَ اَلْیَلٌ سے مراد سخت سیاہ رات (لگاتار رات کو سفر کرنا۔ اور اَلْیَلُ بمعنی سخت کالی لمبی رات جیسے: لَیْلٌ لَائِلٌ، لیلٌ اَلْیَلُ. یہ تاکید کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جیسے عَرَبِ الْعَرْبَاءِ یعنی خالص عرب۔

☆......☆......☆

(۹) جَوَی الْحَشٰی عَلَی الطَّوٰی مُشْتَمِلٍ مَـاذَاقَ مُـذْیَـوْمَـیْـنِ طَعْمَ مَاکَلٍ

(۱۰) وَلَالَـهٗ فِـیْ اَرْضِـکُـمْ مِـنْ مَـوْئِـلٍ وَقَـدْدَجَـاجُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ

ترجمہ:۔(۹) جل رہا ہے اس کا باطن اور شامل ہونے والا ہے بھوک پر کہ نہیں چکھا ہے اس نے دو دن سے کسی کھانے کی چیز کو۔

(۱۰) اور نہیں ہے اس کیلئے تمہاری زمین میں کوئی ٹھکانہ، اور اس حال میں کہ تحقیق کہ سیاہ ہو گیا تاریکی کا ٹکڑا، لٹکانے والی رات کا۔

(۱) جَوِیٌ (بکسر الواو) یہ صفت ہے اس کے معنی ہیں درد والا، یہ جَوٰی سے ماخوذ ہے جو مصدر ہے بمعنی بہت زیادہ غمگین رہنا یا عشق میں فراق کی وجہ سے رنجیدہ رہنا۔ باب سمع سے الجوی وهو شدة الوجد من الحزن.

(۲) اَلْحَشٰی: حَشَاءٌ بمعنی انتڑیاں، جوف، اندرونی حصہ اس کی جمع اَحْشَاءُ ہے۔ یا حَشٰی سے مراد دو چیز کے درمیان زائد چیز اس کی جمع اَحْشَاءُ ہے اور حَشَا (ن، س) حَشْوًا بمعنی بھرنا، اور سمع سے بمعنی لپیٹنا، اس سے مجازاً بھوک مراد ہے۔

(۳) اَلطَّوٰی: بھوک (سمع) سے مرتحقیقہ اور یہاں "عَلَی الطَّوٰی" یہ مشتملٌ سے متعلق ہے اگر "علی الطوی" میں "علی" بمعنی مع کے ہو تو یہ مشتمل سے حال ہے۔

(۴) مُشْتَمِلٌ: یہ صیغہ اسم فاعل ہے مصدر اِشْتِمَالٌ ہے، از افتعال مجرد شَمَلَ (ن، س) سے بمعنی شملہ سے ڈھانپ لینا۔ یقال: اشتمل فی الحاجة، جبکہ وہ آمادہ ہو یا ارادہ کرے۔

(۵) مَاذَاقَ: یہ اجوف واوی ہے، ذَاقَ (ن) ذَوْقًا، ذُوَاقًا، مَذَاقًا بمعنی چکھنا۔ کمافی القران: فذاقت وبال امرها الخ.

(۶) طَعْمٌ: (بفتح الطاء) بمعنی لذت، مزہ اس کی جمع طُعُوْمٌ ہے اور سمع سے طَعْمًا بمعنی مزہ چکھنا۔ مرتحقیقہ

(۷) مُذْ اور مِنْ میں فرق یہ ہے کہ مُذ ابتداء زمان کیلئے ہے، اور "مِن" ابتداء مکان کیلئے ہے۔

(۸) مَاکَلٌ: بمعنی ماکول (مفعول) کے ہیں بمعنی خوراک اور اس کی جمع ماکل ہے، از نصر۔

(۹) مَوْئِلٌ: یہ اسم ظرف ہے اس کی جمع مَوَائِلُ آتی ہے، وَئَلَ (ض) وَئْلًا بمعنی ٹھکانہ لینا، اور "مَوْئِلٌ" جائے پناہ، ٹھکانہ۔ اگر اس کا صلہ "مِن" ہو تو بمعنی طلب کرنا، اور اگر صلہ "اِلٰی" ہو تو بمعنی جگہ پکڑنا۔

(۱۰) دَجَا: (ن) دَجْوًا بمعنی تاریک رات ہونا، جیسے: دَجَی اللَّیْلُ رات تاریک ہو گئی۔

(۱۱) جُنْحٌ: (بضم الجیم) بمعنی پارۂ شب، رات کا حصہ اور جِنْحٌ (بکسر الجیم) بمعنی جانب، طرف، کنارہ، حصہ، اور جَنَاحٌ، بازو

Maktaba Tul Ishaat.com

عمارت کا حصہ اس کی جمع اَجْنِحَۃٌ ہے اور جُنَاحٌ بمعنی جرم، گناہ جَنَحَ (ن، ف، ض) جَنْحًا، جُنُوحًا ہیں اور اگر اس کا صلہ "إلی" ہو تو بمعنی مائل ہونا، اگر بغیر صلہ ہو تو بمعنی گنہگار رہونا۔

(۱۲) اَلظَّلَامُ: و ظَلْمَاءُ (بفتح الظاء) بمعنی ظلمت واوّل لیل، نور کا جاتا رہنا۔ باب سمع سے بمعنی تاریک ہونا، اندھیرا ہونا۔

(۱۳) اَلْمُسْبِلُ: اس کا مصدر اِسْبَالٌ ہے، از افعال بمعنی لٹکانے والا اور تفعیل سے سَبَّلَ الْمَالَ یعنی مال کو راہ خدا میں خیرات کرنا، سَبَّلَ الشَّيْءَ عام ومباح کرنا۔

(۱۱) وَهُوَ مِنَ الْحَيْرَةِ فِي تَمَلْمُلِ فَهَلْ بِهٰذَا الرَّبْعِ عَذْبُ الْمُنْهَلِ

(۱۲) يَقُولُ لِي أَلْقِ عَصَاكَ وَادْخُلِ وَابْشِرْ بِبِشْرٍ وَقِرًى مُعَجَّلِ!

ترجمہ:۔ (۱۱) اور وہ شدت بے قراری میں ہے بوجہ شدت غم کے، پس کیا اس گھر میں کوئی شیریں چشمہ (مردسخی) ہے؟ (۱۲) وہ کہہ رہا تھا مجھ سے کہ ڈال دو تم اپنی چھڑی کو (ٹھہر جاؤ) اور داخل ہو جاؤ (مکان میں) اور خوش ہو جاؤ تو ساتھ خندہ پیشانی اور فوری مہمان نوازی کے ساتھ۔

(۱) اَلْحَيْرَةُ: مصدر سمع سے بمعنی حیرت یا متحیر ہونا۔

(۲) تَمَلْمُلُ: یہ باب تفعلل کا مصدر ہے بمعنی اضطراب و بے قراری ہے یہ "مَلَّةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی چنگاری یا یہ مَلَالٌ سے نکلا ہے بمعنی اضطراب وگھبراہٹ۔ یا مَلٌّ سے ہے بمعنی اُلٹ پُلٹ کرنا، یا مَلَالٌ سے بمعنی رنج وغم کی وجہ سے بستر پر کروٹیں بدلنا، تکلیف کی وجہ سے کسی پہلو قرار نہ پکڑنا۔ مَلَّ (ف) مَلَالًا بمعنی اُکتانا، بے چین ہونا۔

(۳) اَلرَّبْعُ: (بفتح الراء) گھر یا گھر کے ارد گرد، اترنے کی جگہ یا وہ گھر جس کو موسم ربیع (بہار) کیلئے بناتے ہیں (بکسر الراء) ای حبس الابل عن الماء ثلاثة ایام وورودها فی الرابع، حمی الربع هی التی تنوب کل یوم۔ اور اس کی جمع اَرْبَاعٌ، رِبَاعٌ، رُبُوْعٌ، اَرْبُعٌ۔ از فتح اور مَرْبَعٌ کی جمع مَرَابِعُ ہے۔

(٤) عَذْبٌ: شیریں، میٹھا پانی، خوشگوار کھانا اور "عُذُوبَةٌ" شیرینی، عذاب، سزا، تکلیف اور عَذَّبَ تفعیل سے بمعنی میٹھا کرنا، عذاب دینا، تکلیف پہنچانا۔ اور تفعل سے سزا پانا، تکلیف میں مبتلا ہونا۔

(۵) اَلْمَنْهَلُ: صیغہ اسم ظرف بمعنی گھاٹ، سیرابی کی جگہ، چشمہ، راستہ پر پانی پینے کی جگہ اس کی جمع مَنَاهِلُ سمع سے پہلی مرتبہ پینا، اور "عذب المنهل" میں صفت کی موصوف کی طرف اضافت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اضداد میں سے ہے یعنی پیاسا ہونا اور سیراب ہونا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ "الشرب اوّل مرة" ہے۔

(٦) اَلْقِ: یہ إِلْقَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی ڈال دینا، یا ڈالنا، مجرد سمع سے ملاقات کرنا۔ اور "اَلْقِ عَصَاكَ" سے مراد کنایہ ہے مہمان بننے سے کیونکہ جب انسان اپنی منزل ومقصود پر پہنچتا ہے تو اپنے سامان اور لاٹھی وغیرہ سب رکھ دیتا ہے۔

(۷) عَصًا: بمعنی لاٹھی، ڈنڈا۔ اس کی جمع عُصِيٌّ، عِصِيٌّ، اَعْصَاءٌ، اَعْصٍ ہیں، عَصَا (ن) عَصْوًا بمعنی ڈنڈے سے مارنا۔ کما

Maktaba Tul Ishaat.com

یقالُ: عَصَا الرجُلَ: ڈنڈے سے مارا۔ اور یہاں "اَلْقِ عَصَاكَ" سے مراد یہ ہے کہ ٹھہر جائیے، اقامت کیجئے۔

(۸) اِبْشِرْ: صیغہ امر از افعال (ف، ب، ض) بمعنی خوش ہو جانا، خندہ پیشانی ہونا۔

(۹) بِشْرٍ: (بکسر الباء) چہرہ، خندا پیشانی، کشادہ روئی، چہرے کی رونق۔

(۱۰) قِرًى: (بکسر القاف) بمعنی مہمانی کا کھانا، مہمان نوازی۔ اور وہ پانی جو حوض میں جمع کیا جائے۔ اور (بضم القاف) قُرًى: یہ قَرْيَةٌ کی جمع ہے بمعنی گاؤں۔ مر تحقیقہ

(۱۱) مُعَجَّلٌ: یہ تَعْجِيْلٌ مصدر سے از تفعیل اور "قری معجل" سے مراد وہ کھانا، ہے جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے، یا وہ کھانا جو کچھ تیار ہے۔ مجرد سمع سے جلدی کرنا۔

☆......☆......☆

قَالَ: فَبَرَزَ إِلَيَّ جَوْذَرٌ، عَلَيْهِ شَوْذَرٌ، وَقَالَ:

(۱۳) وَحُرْمَةِ الشَّيْخِ الَّذِيْ سَنَّ الْقِرٰى وَأَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِيْ أُمِّ الْقُرٰى

(۱٤) مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ إِذَا عَرٰى سِوَى الْحَدِيْثِ وَالْمُنَاخِ فِي الذَّرٰى

ترجمہ:۔ ابوزید نے کہا کہ پس ظاہر ہوا میری طرف ایک حسین لڑکا جو نیل گائے کے بچہ سے مشابہ تھا، اور اس پر چھوٹی چادر تھی (چادر اُڑا ہوا تھا) اور کہنے لگا۔ (یعنی یہ اشعار کہا)۔

(۱۳) اور قسم ہے اس شیخ کی عزت کی (مراد ابراہیمؑ ہیں) جنہوں نے مہمانی کے طریقے کو رائج کیا، اور بنیاد رکھی، بیت اللہ شریف میں۔

(۱۴) نہیں ہے ہمارے پاس رات کو آنے والے مہمان کیلئے، سوائے باتیں کرنے اور ٹھہرنے کی جگہ کے، (یعنی ان کے علاوہ کچھ نہیں)

(۱) جَوْذَرٌ: اس میں تین لغات ہیں، (ا) بفتح الجیم والذال وضمھا ایضًا (ب) بضم الجیم وسکون الواؤ (ج) وضم الجیم وسکون الھمزہ بمعنی نیل گائے کا بچہ اس کی جمع جَوَاذِرُ وجَاذَرٌ ہیں، بعض اہل لغت نے ہرن کے بچہ کو کہا ہے، لیکن یہاں مراد خوبصورت غلام یا لڑکا ہے یعنی خدمت گار۔

(۲) شَوْذَرٌ: اس کی جمع شَوَاذِرُ ہے بمعنی چادر بعض نے کہا کہ یہ معرب ہے چادر سے یا چھوٹی چادر کو کہتے ہیں۔ لیکن چادر کا معرب ہونا صحیح نہیں ہے، یا وہ کپڑا جو بغیر آستین اور گریبان کے استعمال کیا جائے (بے آستین قمیص) شیخ الادبؒ فرماتے ہیں کہ اس کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ چادر کہ جس کو پھاڑ کر عورت گردن میں ڈالتی ہے اور اس میں آستین و گریبان نہ ہو۔

(۳) حُرْمَةٌ: (بسکون الراء وضمھا وفتحھا) بمعنی ذمہ، ہیبت، ہر وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہے یا وہ چیز جس کے اندر کوتاہی حرام ہو یا اس کے معنی محترم اور وہ حصہ جو قابل حفاظت ہو اور "وحُرْمَةٌ" میں واؤ قسمیہ ہے، بمعنی حرم، محروم اور عزت کے معنی میں استعمال ہے یہاں عزت مراد ہے۔ اور حُرْمَةٌ کے معنی محروم کرنا، اور عزت کے بھی ہیں یا وہ چیز جس کی پردہ دری حرام ہو اس کی جمع

Maktaba Tul Ishaat.com

حُرُم و حُرُمَاتٌ آتی ہیں۔

(۴) اَلشَّیْخ: بمعنی بوڑھا آدمی جمع شُیُوْخ و اَشْیَاخ، شِیْخَةٌ، شَیْخَانٌ، مَشْیَخَةٌ اور جمع الجمع اَشَائِیْخ و مَشَائِخ ہیں اور یہاں شیخ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، اور "شیخ" کا اطلاق، استاد، عالم، سردار قوم، اور ہر اس شخص پر بھی ہوتا ہے جو لوگوں کے نزدیک علم و فضیلت مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے اور "شیخ النار" سے کنایہ ہوتا ہے "ابلیس" سے۔

(۵) سَنَّ: سُنَّةً نصر سے بمعنی طریقہ جاری کرنا، اور تفعیل سے سَنَّنَ بمعنی دانت کا نکل آنا، اور "سِنٌّ"، بمعنی دانت جمع اَسْنَانٌ ہے اور سِنٌّ کے اصلی معنی ہے بہانا۔ مرتحقیقہ

(۶) اَسَّسَ: تَأسِیْسٌ مصدر تفعیل سے بنیاد رکھنا یہ "اَسَاسٌ" سے ماخوذ ہے۔ مرتحقیقہ

(۷) اَلْمَحْجُوْج: یہ حَجٌّ سے مشتق ہے (بیت اللہ) یا قصد کرنا، چونکہ حج میں بھی مقامات مخصوصہ کی زیارت کرنا مقصود ہوتا ہے یہاں خانۂ کعبہ مراد ہے، اور "اُمّ الْقُرٰی" سے مکہ مکرمہ ہے، اور اس کو "اُمّ الْقُرٰی" اسلئے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے یہی گھر بنایا گیا تھا۔ اور حج نصر سے مفعول مَحْجُوْجٌ ہے، یعنی خانہ کعبہ اور بیت الحرام کو کہتے ہیں۔

(۸) اُمُّ الْقُرٰی: سے مراد مکہ مکرمہ، جیسے ام القرآن سے سورۂ فاتحہ مراد ہے اور "اُمّ الْکِتَاب" سے لوح محفوظ مراد ہے، اور قُرٰی کی جمع موافق قیاس قریاتٌ آنی چاہئے۔

(۹) لِطَارِقٍ: طارق کے اصلی معنی رات کو چلنے والے کے ہیں، لیکن اب خاص رات میں آنے والے کے ہیں اس کی جمع طُرَّاق و اَطْرَاقٌ ہیں۔ اور طارق صبح کے ستارے کو بھی کہتے ہیں اسلئے کہ وہ رات میں ظاہر ہوتا ہے، کما قیل: وعبّر عن النجم بالطارق لاختصاص ظهوره بالليل. كمافي القران: والسماء والطارق.

(۱۰) عَرَا: یَعْرُوْ (ن) عَرْوًا بمعنی پیش آنا، اترنا، بیٹھنا، اور سمع سے بمعنی ننگے پاؤں ہونا یا صرف ننگے ہونا۔

(۱۱) سِوٰی: برابر، غیر، مانند سواء کے یہ حروف استثناء میں سے ہے جیسے: جَاءَ واسوی زَیْدٍ.

(۱۲) اَلْمُنَاخ: (بضم الميم) صیغۂ اسم مفعول اسم ظرف یا مصدر میمی ہے یعنی اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ، اقامت گاہ، گھر کے باہر کا حصہ۔ ای هى مواضع بروكِ الابلِ.

(۱۳) اَلذَّرٰی: (بفتح الذال) بمعنی گھر کے سامنے کا صحن اور اسکے اطراف، جائے پناہ یا وہ جگہ جہاں چھپا جاسکے اور اسکے معنی گرتے ہوئے آنسو کے بھی ہے۔

☆......☆......☆

(۱۵) وَكَيْفَ يَقْرِىْ مَنْ نَفَى عَنْهُ الْكَرٰى   طَوًى بَرٰى أَعْظُمَهُ لَمَّا انْبَرٰى

فَمَاتَرٰى فِيْمَاذَكَرْتُ مَاتَرٰى.

ترجمہ:۔ (۱۵) اور وہ کیسے مہمانی کرسکتا ہے کہ جس کی بھوک نے نیند دور کردیا ہے، کاٹ ڈالا ہو بھوک نے اس کی ہڈیوں کو جبکہ وہ پیش

Maktaba Tul Ishaat.com

آئی ہو وہ بھوک، (یا بھوک لگی ہو) پس کیا دیکھتا ہے تو اس چیز میں جو ذکر کیا میں نے (یعنی اس میں تیری کیا رائے ہے؟)

(۱) نَفَی: یہ "نَفْیٌ" مصدر سے معنی انکار کرنا، دفع کرنا باب ضرب سے دور کرنا، جدا کرنا، زائل کرنا بھی آتے ہیں اور "مَنْ نَفَی" یہ فاعل ہے "یقری" فعل کا۔

(۲) اَلْکَرٰی: (مقصورًا) بمعنی نیند، اونگھ۔ کَرِیَ (س) کَرًی بمعنی اونگھنا۔ اور لفظ "کری" یہ مفعول ہے "نفی" فعل کا۔

(۳) طَوًی: (بفتح الطاء) اس میں تنوین تعظیم کیلئے ہے اور طَوِیَ (س) طَوًی بھوکا ہونا۔ اور طَوًی فاعل ہے برا فعل کا، یا بری صفت ہے طوی کی بمعنی کاٹ دینا۔

(۴) بَرٰی: یہ فعل ماضی ہے از بَرٰی یَبْرِیْ (ض) بَرْیًا بمعنی تراشنا، یا چھپل کو صاف کرنا اور اس کا فاعل طوی ہے۔ ومنہ برہ یعنی وہ حلقہ جس کو اونٹ کی ناک میں ڈالتے ہیں۔

(۵) اَعْظُمَہٗ: یہ عَظْمٌ کی جمع ہے بمعنی ہڈی اس کی جمع عِظَامٌ و اَعْظُمٌ و عِظَامَۃٌ بھی آتی ہیں، اور عظم کرم سے بمعنی بڑا ہونا (ضد الصغیر) اور نصر سے عَظْمًا ہے یُقَالُ عَظَمَ الرَّجُلَ ہڈی پر مارا یا ہڈی کھلائی. وفی التنزیل: فکسونا العظام لحمًا.

(۶) اِنْبَرٰی: از انفعال بمعنی چھل جانا. بَرٰی (ض) بَرْیًا، تراشنا، چھیلنا، پیش آنا۔ یقال: بری السھم و القلم اس نے تیر اور قلم چھیلا، فَانْبَرٰی پس وہ چھل گیا۔

☆......☆......☆

فَقُلْتُ: مَاأَصْنَعُ بِمَنْزِلٍ قَفْرٍ، وَمُنْزِلٍ حِلْفِ فَقْرٍ! وَلٰکِنْ یَافَتٰی، مَا اسْمُکَ، فَقَدْ فَتَنَنِیْ فَہْمُکَ؟ فَقَالَ: اِسْمِیْ زَیْدٌ، وَمَنْشَئِیْ فَیْدٌ.

ترجمہ:۔ پس میں نے کہا کیا کرونگا کہ خالی گھر میں اور حاجتمند میزبان کے ساتھ، اور لیکن اے جوان! تیرا کیا نام ہے؟ تحقیق کہ فتنہ میں ڈالدیا ہے مجھ کو تیری سمجھ نے (فریفتہ کرلیا) پس اس نے کہا کہ میرا نام زید ہے، اور میرا مولد (جائے پیدائش) فید شہر ہے۔

(۱) مُنْزِل: (بضم المیم) افعال سے بمعنی مہمان، جائے نزول کو کہتے ہیں۔ اس کے معنی مکان و چشمہ کے بھی ہیں، مجرد ضرب سے نازل ہونا، اترنا۔

(۲) قَفْرٍ: بمعنی چٹیل میدان، خیالی میدان یا وہ زمین جو گھاس پانی ہو اور آدمی سے خالی ہو، یہاں مراد خالی عن الاسباب ہونا۔ اس کی جمع قِفَارٌ، قُفُورٌ ہیں اور قَفْرَۃٌ کی جمع قَفَرَاتٌ آتی ہے۔ یُقَالُ: اَرْضٌ قَفْرٌ یعنی بے آب و گیا، چٹیل میدان از باب سمع کم ہونا واز نصر بمعنی خالی ہونا۔

(۳) مُنْزِلٌ: (مضیف) افعال سے انزال مصدر ہے اور "مُنْزِلًا" بمعنی مہمان اتارنا۔ یُقَالُ: انزل الضیف۔ یعنی مہمان کو اُتارا۔

(۴) حِلْفٌ: (بکسر الحاء) مصدر ہے بمعنی عہد و پیمان، دوستی اور وہ دوست جس نے بے وفائی نہ کرنے کی قسم کھائی ہو۔ اس کی جمع اَحْلَافٌ آتی ہے ضرب سے بمعنی قسم کھانا، اور حِلْفٌ وَحَلِیْفٌ میں فرق: دونوں صیغہ صفت ہیں، اور حلیف وہ شخص ہے جس سے چند

Maktaba Tul Ishaat.com

دن کا عہد ہوا ہو۔ حلف کی تعریف گزری ہے. في القران: يحلفون بالله انهم لمنكم.

(۵) فَقْرٌ: مفلسی محتاجی، غم اس کی جمع فُقُوْرٌ و مَفَاقِرُ آتی ہیں از کرم فقیر ہونا محتاج ہونا۔ وفي القران: ياايها الناس انتم الفقراء.

(۶) فَتًى: نوجوان، فَتِيَ (س) فَتًى جوان ہونا، طاقتور ہونا۔ اس کی جمع فِتْيَانٌ، فِتْيَةٌ، فَتْوَةٌ، فُتُوَّةٌ، فُتُوٌّ، فُتِيٌّ، فِتِيٌّ ہیں۔

(۷) فَتَنَنِيْ: فَتَنَ يَفْتِنُ (ض) فَتْنًا، فُتُوْنًا بمعنی فتنہ میں ڈالنا، پسند آنا، متحیر کر دینا، تعجب میں ڈالنا، مائل کرنا، عاشق بنانا اور یہاں یہی مراد ہے۔ اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۸) فَهْمُكَ: یہ فَهْمٌ مصدر سے از سمع بمعنی سمجھنا اور اس کے مصادر فَهْمًا، فَهَامَةٌ و فَهَامِيَةٌ بھی ہیں اور یہاں "فهمك" فاعل ہے فتننی فعل کا۔

(۹) مَنْشِئُ: بمعنی پیدا ہونے کی جگہ، مولد، یہ صیغہ اسم ظرف ہے از ضرب و فتح۔ مر تحقیقه

(۱۰) فَيْدٌ: یہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک جگہ کا نام ہے یا دجلہ و بغداد کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ اور اس کے معنی چٹیل میدان کے بھی ہیں جس میں سرسبز ٹکڑا ہو اور اس میں جو جانور چرتے ہیں ان کو "فید" کہتے ہیں یا سب سے پہلے یہاں فید بن حام آ کر رہا تھا، بعد میں اسی کے نام سے یہ شہر مشہور ہوا اس میں ایک پہاڑ بھی ہے کہ جس پر قبیلہ بنی طی کے لوگ رہا کرتے تھے۔

☆......☆......☆

وَوَرَدْتُ هٰذِهِ الْمَدَرَةَ أَمْسِ، مَعَ أَخْوَالِيْ مِنْ بَنِيْ عَبْسٍ. فَقُلْتُ لَهٗ: زِدْنِيْ إِيْضَاحًا، زَادَكَ اللّٰهُ صَلَاحًا، عِشْتَ وَنُعِشْتَ.

ترجمہ:۔ اور آیا ہوں میں اس سرزمین میں (شہر میں) گزشتہ کل اپنے ماموؤں کے ساتھ جن کا تعلق بنی عبس سے ہے، اور تم زندہ رہو اور تمہارا مرتبہ بلند ہو۔

(۱) وَرَدْتُ: (صیغہ واحد متکلم ماضی) وَرَدَ (ض) وَرْدًا، وُرُوْدًا بمعنی آنا، وارد ہونا، اترنا، از ضرب، یہ وُرُوْدٌ سے مشتق ہے بمعنی شہر میں آنا۔ مر تحقیقه

(۲) اَلْمَدَرَةُ: (بالتحريك) بمعنی کلوخ، گھر، مٹی کا ایک ڈھیلا، ڈھیلے کا ٹکڑا۔ یا مَدَرَہ سے مراد وہ گاؤں جو گارے وغیرہ سے بنایا (بسایا) گیا ہو یعنی شہر، یہاں شہر ہی مراد ہے۔ اس کی جمع مُدَرٌ ہے۔ مَدَرَ (ن) مَدْرًا. مٹی لگانا یا وہ مٹی کہ جس میں پانی ہو لیکن سخت ہو نیز گاؤں اور دیہات کے بھی معنی میں آتا ہے کیونکہ وہ بھی مٹی ہی سے بنائے جاتے ہیں۔

(۳) اَمْسِ: یہ اسمائے ظروف میں سے ظرف زمان ہے اور مبنی علی الکسر ہے، مگر یہ نکرہ اور معرفہ کیا جاتا ہے یعنی دونوں طرح مستعمل ہے کما تقول في النكرة اعجبني امس و امسٌ آخر.

(۴) اَخْوَالٌ: یہ جمع خَالٌ کی بمعنی ماموں، ماں کا بھائی اس کی جمع اَخْوِلَةٌ، خُوُوْلٌ، خُوَّلٌ، خُوْلَةٌ بھی آتی ہیں. خَالَ (ن) خَوْلًا و خِيَالًا بمعنی تدبیر کرنا۔ اور خال کے معنی تل کے بھی آتے ہیں، اب اس کا اطلاق ان رشتہ داروں پر ہوتا ہے جو ماں کی طرف سے ہوں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵)بَنِيْ عَبَسٍ: یہ ایک مشہور قبیلہ ہے "عَبْسٌ" (بسکون الباء وغیرالسکون الباء) یہ دونوں طرح مستعمل ہے اور یہاں یہ "من بنی عبس" اخوالی کی صفت ہے۔

(۶)زِدْنِيْ: یہ زَادَ(ض) زَیْدًا، زِیَادَةً، مَزِیْدًا، زَیْدَانًا، زَیْدًا مصادر ہیں بمعنی بڑھنا، زیادہ ہونا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہے لیکن یہاں متعدی ہے اور متعدی بیک مفعول وبدو مفعول دونوں طرح مستعمل ہے، ایک زیادت ہے جو نقصان کے خلاف ہے یُقالُ: زادالشیء وزادهُ جبکہ وہ زیادہ ہو۔ استفعال سے بمعنی زیادتی طلب کرنا۔

(۷)اِیْضَاحًا: مصدر باب افعال اَوْضَحَ سے بمعنی نسب اور اپنی حالت کا ظاہر کرنا، مجرد ضرب سے وَضْحًا وُضُوْحًا بمعنی ظاہر ہونا، منکشف ہونا۔ ومنه وَاضِح وَضّاحٌ.

(۸)صَلَاحًا: جو فساد کی ضد ہے بمعنی نیکی صَلَحَ (ن،ف،ك) صُلُوْحًا،صَلَاحًا،وصَلَاحِیَةً. فساد کو زائل کرنا، اصلاح کرنا، اور امام مبرد کے نزدیک ایک مفعول ہوتا ہے جیسے زادالله صلاحًا۔ اور امام اخفش کے نزدیک اس کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

(۹)عِشْتَ: یہ "عَیْشٌ" مصدر سے مشتق ہے ضرب سے آرام سے زندگی بسر کرنا، زندہ رہنا۔ مرتحقیقه

(۱۰)نُعِشْتَ: یہ "نَعْشٌ" مصدر سے مشتق ہے بمعنی اُٹھایا جانا، آواز کو بلند کیا جانا، یا ہلاکت سے بچانا. ومنه النعشُ یعنی المیتُ لانه یرفع علی السریر اور نعش کے معنی تخت رواں، جس پر سلاطین کو بحالت مرض اٹھایا جاتا ہے، یا وہ تخت جس پر مردہ اٹھایا جاتا ہے۔ یعنی نعش کے معنی میت یا تخت ہے۔ کمافی حدیث عمرؓ: انعش نعشك الله یعنی ارتفع رفعك الله .

☆......☆......☆

فَقَالَ: أَخْبَرَتْنِيْ أُمِّيْ بَرَّةٌ، وَهِيَ كَاسْمِهَا بَرَّةٌ؛ أَنَّهَا نَكَحَتْ عَامَ الْغَارَةِ بِمَاوَانَ، رَجُلًا مِنْ سَرَاةِ سَرُوْجٍ أَوْ غَسَّانَ، فَلَمَّا آنَسَ مِنْهَا الْاِثْقَالَ.

ترجمہ: ۔پس کہا اس نے کہ خبر دی مجھ کو میری ماں نے جن کا نام برہ ہے اور وہ اپنے نام کی طرح نیکوکار ہیں، بے شک نکاح کر لیا انہوں نے لوٹ مار (لڑائی) کے سال شہر ماوان میں ایک شخص سے جو سروج اور غسان کے سرداروں میں سے تھا، پس جبکہ دیکھا اس نے ان میں (میری والدہ میں) حمل کو۔

(۱)بَرَّةٌ: بمعنی نیک کام کرنے والی، اور بَرٌّ (بَرَّةٌ وبارَّةٌ) یہ صیغۂ صفت ہے۔ اور برٌّ وبَارٌّ دونوں کے معنی ایک ہے یعنی نیک نیکوکار، بھلائی کرنیوالا اور اور اَعلام انسان میں سے ہے۔ بَرَّةٌ(بفتح الباء) یہ عَلَمْ ہے اور یہ "اُمّی" کا بدل واقع ہوا ہے، از سمع وضرب۔

(۲)نَكَحَتْ: یہ نَکَحَ مصدر سے از فتح نِکَاحًا بمعنی نکاح کرنا، شادی کرنا، (ای عقد نکاح) اور نکاح کے اصلی معنی ہے وطی کرنا صحبت کرنا۔ اور اب اس کا معنی ہو گیا ہے مرد کا عورت سے شادی کرنا۔ اور یہاں "رَجُلًا" مفعول بہ ہے نکحت فعل کیلئے۔

(۳)عَامٌ: بمعنی سال اس کی جمع اَعْوَام ہے اور "عام" خود بھی جمع ہے عامّةٌ کی، یقالُ عام فی الماء عَوْمًا(ن) ای سبح بمعنی تیرنا۔ وفی القرآن: الاخمسین عامًا ۔سنۃ اور عام میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ سَنَةٌ تو پورے سال کو کہا جاتا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے کہیں سے بھی اس کو شروع کر دیا جائے اور عامٌ کہتے ہیں ایسے سال کو جس میں گرمی اور جاڑے پوری ہو جائیں۔

(۴) اَلْغَارَۃُ: (اسم الغارۃ وقعۃ قدیمۃ للعرب) یہ مصدر ہے بمعنی لوٹ مار، غارت گری۔ اس کی جمع غارات آتی ہے، نیز تیز رفتار غارت ڈالنے والے گھوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

(۵) بِمَاوَانَ: یہ مکہ شریف کے راستہ میں بالائی نجد کے ایک شہر کا نام ہے۔ یہاں پر ''باء'' بمعنی ''فی'' ہے۔

(۶) رَجُلًا: مرد، پیدل چلنے والا، جمع رِجَالٌ، رَجلَۃٌ، اراجلُ ورَجلاتٌ آتی ہیں۔ مرتحقیقہ

(۷) سَرَاۃٌ: یہ واحد ہے اس کی جمع سَرِیٌّ ہے خلاف قیاس بمعنی شریف، سخی۔ اور اس کے معنی ہر چیز کے اعلیٰ، عمدہ اچھے کے ہیں۔ باب نصر، سمع وکرم سے بمعنی صاحب مروت اور سخی اور سردار ہونا۔ کما فی حدیث امّ زرع، فنکحت بعدہٗ سریًّا اوشریفًا. نیز اس کی جمع سُرِیٌّ، سُرَاۃٌ، اَسْرِیَاءُ وسُرَوَاءُ بھی آتی ہیں۔ اس کا مؤنث سَرِیَّۃٌ ہے جمع سَرَایَا ہے۔

(۸) سَرُوْجُ: (بفتح السین) یہ ایک شہر کا نام ہے، جیسے: ابوزید سروجی۔ مرتحقیقہ

(۹) غَسَّانُ: یہ یمن میں ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔

(۱۰) اَنِسَ: یہ ''اِیْنَاسٌ'' مصدر افعال سے بمعنی جاننا، دیکھنا، دل بہلانا، تسلی دینا، محبت کرنا۔ مجرد سمع وکرم سے اُنسًا بمعنی مانوس ہونا۔ وآنسۃ بمعنی نوجوان خاتون جمع آنِسَاتٌ ہے۔ وفی القرآن: انس من جانب الطور نارًا. (یعنی موسیٰ نے جانب طور سے آگ کو دیکھا)۔

(۱۱) اَثْقَالُ: یہ جمع ہے ثِقْلٌ کی بمعنی بوجھ، بھاری ہونا۔ بوجھل از کرم ثِقلًا وثقالۃً بمعنی گرانی وبوجھل ہونا، بھاری پن ہونا، حاملہ ہونا۔ یُقالُ: اثقلت المرأۃُ ای ثقُل حملها فی بطنها یعنی عورت کی ولادت کا وقت قریب ہوا۔

☆......☆......☆

وَكَانَ بَاقِعَةً فِيمَا يُقَالُ: ظَعَنَ عَنْهَا سِرًّا، وَهَلُمَّ جَرًّا، فَمَا يُعْرَفُ أَحَيٌّ هُوَ فَيُتَوَقَّعُ، أَمْ أُودِعَ اللَّحْدَ الْبَلْقَعَ.

ترجمہ:۔ اور وہ بڑا چالاک شخص تھا، جیسا کہ کہا جاتا ہے (مشہور ہے) تو چلا گیا وہ اس سے چپکے سے (میری ماں سے الگ ہو گیا) اور اب تک غائب ہے۔ پس نہیں معلوم کہ آیا وہ زندہ ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے (امید کیجائے) یا امانت رکھدیا گیا ہے خالی قبر میں۔

(۱) بَاقِعَۃٌ: یہ اَبْقَعُ کا مؤنث ہے سمع سے بمعنی مختلف اللون ہونا یا ہوشیار و چالاک مرد کو بھی کہتے ہیں، جس کو کوئی فریب نہ دے سکے اس کی جمع بَوَاقِعُ وبُقْعَانٌ ہیں۔ اور ''بَاقِعَۃٌ'' میں تاء، مؤنث کیلئے نہیں بلکہ تاء مبالغہ کی ہے، اصل میں ''باقعۃ'' ایک چالاک پرندہ کو کہتے ہیں، جو پانی پیتے وقت دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ اور ''اَبْقَعُ'' اس کوّے کو کہتے ہیں، جو سیاہ وسفید ہو تیز ہوشیار جانور بھی کہتے ہیں، پھر ہوشیار و چالاک شخص کیلئے استعمال ہونے لگا یا اس پرندے کو کہتے ہیں جو نہایت چالاک ہو۔

(۲) ظَعَنَ: (ف) ظَعْنًا وظُعُوْنًا بمعنی کوچ کرنا، چلے جانا، سفر کرنا۔ مرتحقیقہ

(۳) سِرًّا: (بکسر السین) جمع اَسْرَار بمعنی بھید، راز۔ پوشیدہ باتیں۔ مرتحقیقہ

(۴) هَلُمَّ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر ای تعالَ واقبِلْ اور اس میں ''ھا'' تنبیہ کیلئے ہے یہ اصل میں ''لُمّ'' من قولهم لَمَّ اللهُ

Maktaba Tul Ishaat.com

شعثہ، ای جمعہ کانّہ ارادلُمّ نفسك الینا ای اقرب. اور سیبویہ نے کہا کہ یہ غیر منصرف ہے بعض نے کہا کہ یہ منصرف ہے اور بنوتمیم اور اہل نجد اس کو یوں استعمال کرتے ہیں: هَلُمَّ، هَلُمّا، هَلُمُّوا، هَلُمِّی، هَلُمّا، هَلْمُمْنَ، هَلُمَّنْ۔ وفی القران: هَلُمَّ شُهَدَاءَ کم.

(۵) جرًّا: یہ مصدر ہے نصر کا، بمعنی کھینچنا، جاری کرنا، اور "جرّ الکلمة" یعنی کلمہ کو کسرہ دینا۔ یہاں یہ حال واقع ہے۔

(۶) حَیٌّ: بمعنی زندہ اس کا مؤنث حَیَّةٌ ہے اور نسبت کے وقت حَیَوِیٌّ ہے، یقالُ: ارض حیة یعنی سرسبز زمین، اور "حَیٌّ" کے معنی محلہ کے بھی ہیں۔ اور عرب کے قبیلوں میں سے ایک چھوٹا قبیلہ ہے۔ اس کی جمع احیاء ہے۔

(۷) فَیَتَوَقَّعُ: اس کا مصدر تَوَقُّعٌ ہے از تفعل بمعنی امید کرنا۔ اس میں بہتر یہ ہے کہ اسے منصوب پڑھا جائے کیونکہ جمہور کے نزدیک جواب نفی میں یہی قانون ہے۔

(۸) اُودِعُ: اس کا مصدر اِیْدَاعٌ ہے افعال سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے بمعنی ودیعت و امانت رکھنا۔ وَدَعَ (ف) وَدْعًا۔ الوداع کرنا، چھوڑنا۔ مرتحقیقہ

(۹) اللّحْدُ: (بالفتح و الضم) بمعنی بغلی قبر، یعنی وہ قبر جو بجانب قبلہ شق ہو، اس کی جمع اَلْحَادٌ و لُحُوْدٌ آتی ہیں، وفی الحدیث: اللحدلنا و الشقّ لغیرنا.

(۱۰) اَلْبَلْقَعُ: معنی خالی قبر یا خالی زمین اس کی جمع بَلَاقِعُ ہے اور "بَلْقَع" اصل میں چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ زمین جس میں گھاس وغیرہ نہ ہو یعنی خالی ہو۔

☆......☆......☆

قَالَ اَبُوْزَیْدٍ: فَعَلِمْتُ بِصِحَّةِ الْعَلَامَاتِ اَنَّهُ وَلَدِیْ، وَصَدَفَنِیْ عَنِ التَّعَرُّفِ اِلَیْهِ صَفْرُیَدِیْ، فَفَصَلْتُ عَنْهُ بِکَبِدٍ مَرْضُوْضَةٍ.

ترجمہ: کہا ابوزید نے پس جان لیا میں نے بسبب صحیح علامتوں کے بے شک کہ وہ میرا بچہ ہے اور باز رکھا مجھے اپنے تعارف کرانے سے، میری تنگی و محتاجی نے، پس جدا ہوا میں اس لڑکے سے اس حال میں کہ میرا جگر پارہ پارہ ہو رہا تھا۔

(۱) فَعَلِمْتُ: یہ عِلْمٌ مصدر سے بمعنی جاننا، سمع سے اور اسی سے علامات ہے جو جمع ہے عَلَامَةٌ کی بمعنی نشانی و راستہ اور اس کی جمع عَلَام بھی ہے اور سمع سے عَلَمًا مصدر ہو تو معنی ہے اوپر کے ہونٹ کا پھٹا ہونا، اگر "عِلْمًا" مصدر ہو تو بمعنی جاننا اور نصر و ضرب سے عَلْمًا بمعنی علامت لگانا، ضرب سے شفۃ علیا کا پھٹا ہوا ہونا۔

(۲) وَلَدِیْ: بمعنی المولود (بچہ) یہ مذکر و مؤنث واحد و جمع سب کیلئے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع وِلْدَانٌ، اَوْلَادٌ ہیں ضرب سے وَلَدًا بمعنی جننا، کبھی کبھی جمع بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۳) صَدَفَنِیْ: یہ صَدْفٌ مصدر سے بمعنی پھیرنا، روکنا و باز رکھنا۔ از نصر و ضرب اس کے مصدر صَدْفًا و صُدُوْفًا ہیں، اگر اس کا صلہ

Maktaba Tul Ishaat.com

"عن" ہوتو معنی ہے اعراض کرنا، روکنا، منع کرنا. وفی القران: وسنجزی الذین یصدفون عن آیٰتِنَا.

(۴) اَلتَّعَرُّفُ: مصدر ہے تفعل کا بمعنی پہچانا، یقال تعرف الضالۃَ اس نے گمشدہ کوتلاش کرلیا۔ وتعرف بفلان یعنی وہ آشنا ہوا۔ وتعرف الیہ جبکہ اس نے واقف کرایا۔ مرتحقیقہ

(۵) صِفْرٌ: (بفتح الصادو کسرھاو ضمھا) بمعنی خالی، جمع اَصْفَارٌ، یُقَالُ بَیْتٌ صِفْرٌمن المتاع یعنی گھر سامان سے خالی ہے، اور صفر الید سے مراد خالی ہاتھ ہے اسکے مصدر صَفْرًا و صُفُورًا (س) سے خالی ہونا اور ضرب سے صَفْرًا بمعنی سیٹی بجانا۔ اور صَفْرٌ فاعل ہے صدف فعل کا۔

(۶) یَدٌ: ہاتھ، ہتھیلی تثنیہ یَدَانِ جمع اَیْدِیْ، یُدِیٌّ جمع الجمع اَیَادِیْ اور "ایادی" کا استعمال اکثر نعمت کیلئے ہوتا ہے اور "الایدی" کی جمع "الایدِیْن" بھی آتی ہے اور اس کالام کلمہ محذوف ہے.

(۷) فَصَلْتُ: یہ فَصْلٌ مصدر ہے ضرب سے بمعنی جدا کرنا، جدا ہونا، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۸) بِکَبِدٍ: (بفتح الکاف و کسرھا، اوبفتح الکاف و کسرالباء) بمعنی جگر، کلیجہ۔ جمع اَکْبَادٌ و کُبُوْدٌ (ن ض) سے بمعنی جگر پر مارنا، اور سمع سے مرض جگر میں مبتلا ہونا۔ اور الکَبِدُ. (یعنی بفتح الاول و کسرالثانی) معنی جگر، دل، کلیجہ وغیرہ، اور یہاں "بکبد" حال ہے فَصَلْتُ کی ضمیر سے۔

(۹) مَرْضُوْضَۃٌ: بمعنی ٹکڑے ٹکڑے ہونا، ای مَدْقُوْقَۃٌ. رَضّ (ن) رَضًّا بمعنی پارہ پارہ ہونا، یا کردینا، کوٹنا، توڑنا۔ ومنہ فی الحدیث: اِنّ یَھُوْدِیًّا رضّ رأس جاریۃٍ.

☆......☆......☆

وَدُمُوْعٍ مَفْضُوْضَۃٍ. فَھَلْ سَمِعْتُمْ یَااُوْلِی الْاَلْبَابِ، بِأَعْجَبَ مِنْ ھٰذَاالْعُجَابِ! فَقُلْنَا: لَاوَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ، فَقَالَ: أَثْبِتُوْھَافِیْ عَجَائِبِ الْاِتِّفَاقِ، وَخَلِّدُوْھَابُطُوْنَ الْاَوْرَاقِ.

ترجمہ:۔ اور میرے آنسو بہہ رہے تھے، پس کیا سنا ہے تم نے اے عقلمندو! اس سے زیادہ عجیب کوئی واقعہ!، پس ہم نے کہا نہیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے پاس کتاب (لوح محفوظ) کا علم پس کہا ابوزید نے لکھوتم اس قصہ کو عجائب الاتفاق میں اور ہمیشہ رکھوتم اس واقعہ کو بطون اوراق میں (کاغذوغیرہ میں)۔

(۱) دُمُوْعٌ: یہ دَمْعٌ کی جمع ہے بمعنی آنسو، دَمِعَ (س) دَمَعًا آنسو بہانا، اور فتح سے دَمْعًا بمعنی آنسو آنا، اور دَمْعَۃٌ، ایک قطرۂ آنسو "مَدمعٌ" آنسو بہنے کی جگہ مجازاً آنکھ جمع مَدَامِعُ ہے۔

(۲) مَفْضُوْضَۃٌ: (ای مصبوبۃٌ) یہ فَضٌّ سے ماخوذ ہے، فَضّ (ن) فَضًّا بمعنی آنسو بہانا، توڑنا۔ اور یہاں "فض الدموع" سے مراد آنسو بہانا ہے۔ اوراس کے معنی متفرق کرنا، تقسیم کرنے کے بھی آتے ہیں۔ کمافی التنزیل: لاانفضوامن حولک ای تفرقوا.

(۳) اُوْلِیْ: اُولو، یہ ذوکی جمع من غیرلفظہ، اس کا واحد ذات ہے اس کی جمع اُولات آتی ہے۔ یُقَالُ: جاء نی اولوالعلم واولات

Maktaba Tul Ishaat.com

الفضل.فی القران:اولوا بأسٍ شدیدٍ.

(۴)اَلْبَابُ: یہ جمع ہے لُبٌّ کی بمعنی خالص عقل اور ہر چیز کا خالص، عمدہ، تیز عقل۔لَبَّ(ن) لَبًّا کالنا، قیام کرنا، ضرب وسمع سے لَبًا ولَبَابَۃً بمعنی صاحب عقل ہونا، وتیز عقل ہونا، اور کرم سے بھی آتا ہے مگر یہ صورت نادر ہے اور ''لَبِیْبٌ'' صفت ہے یعنی عقلمند، دانشمند جمع اَلِبَّـاءُ ہے۔اور ''لَـبٌّ'' اصل میں ہڈی کے گودے کو کہتے ہیں کیونکہ زندگی کا مدار بھی اسی پر ہے اس کے بعد عقل کو بھی کہنے لگے، کمافی التنزیل:ومایذکر اِلّآاولوا الالباب.

(۵)اَلْعُجَابُ: یعنی ہر وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے، یاحد سے زیادہ تعجب کیا جائے، اَعْجَبُ سب سے زیادہ تعجب خیز، صیغہ اسم تفضیل ہے سمع سے عجب کی جمع عجائب یہ عَجِیْبَۃٌ کی جمع بھی ہے اور عجائب وعجیب دونوں ایک ہی ہیں۔اور ''باعجب'' یہ صفت ہے اس کا موصوف محذوف ہے ای بخبر اعجب اس میں ''ب'' زائدہ ہے۔

(۶)عِـلْـمُ الْكِتَابِ: (هو القرآن المجيد واللوح المحفوظ) سے مراد یا قرآن مجید یا لوح محفوظ ہے اور ''ومن عنده علم الكتاب '' میں واؤ قسمیہ ہے۔

(۷)اُثْبُتُـوْهَـا: ای اكتبـوهـا، ثَبَتَ(ن) ثَبَاتًا وثُبُوْتًا بمعنی لکھنا، ثابت کرنا، مستحق کرنا وغیرہ ہے اور یہاں ''ها'' ضمیر ماقبل واقعہ کی طرف راجع ہے۔

(۸)اَلْاِتِّفَاق: یہ مصدر ہے افتعال کا مجرد حسب سے وَفْقًا بمعنی موافقت کرنا، موافق ہونا اور ''واقعة العجائب في الاتفاق'' ایک کتاب کا نام ہے جس میں عجائبات لکھے جاتے ہیں، یہاں لفظی معنی مراد ہے۔

(۹)خَلِّدُوْهَا: یہ تَخْلِیْدٌ مصدر تفعیل سے بمعنی ہمیشہ کیلئے رکھنا، اس کا مجرد نصر سے ہے ای خَلَدَ(ن) خُلُوْدًا و خُلْدًا. باقی رہنا اور یہ کنایہ ہے تحریر کرنے وحفظ کرنے سے بمعنی ہمیشہ رہنا اور اخلادٌ متعدی ہے کمافی التنزیل:ایحسب انّ ماله اخلده.

(۱۰)بُطُوْنٌ: یہ بَطْنٌ کی جمع ہے بمعنی پیٹ اور ہر خالی چیز کو بھی کہتے ہیں باب سمع وکرم سے، پوشیدہ ہونا اس کی جمع اَبْطُنٌ وبِطَانٌ بھی ہیں. بَطِنَ سمع سے عظیم البطن ہونا۔

(۱۱)اَلْاَوْرَاق: یہ ورق کی جمع ہے بمعنی پتے جیسے ورق الشجر ازضرب وَرَقًا پتے نکلنا یا پتے چننا، جھاڑنا، توڑنا اس کا واحد وَرَقَةٌ ہے۔

☆......☆......☆

فَمَاسُيِّرَ مِثْلُهَا فِي الْاٰفَاقِ. فَأَحْضَرْنَا الدَّوَاةَ وَأَسَاوِدَهَا، وَرَقَشْنَا الْحِكَايَةَ عَلٰى مَاسَرَدَهَا. ثُمَّ اسْتَبْطَنَّاهُ عَنْ مُرْتَاهُ.

ترجمہ:۔پس نہیں مشہور ہوا ایسا واقعہ جہاں بھر میں، پس ہم دوات اور قلم لائے اور لکھا ہم نے اس قصہ کو جس طرح اس نے بیان کیا تھا، پھر ہم نے اس کا اندرونی حال معلوم کیا، اس کی رائے سے (اس کے لڑکے سے ملنے کے بارے میں رائے طلب کی)

(۱)سُيِّرَ: ماضی مجہول از تفعیل مصدر تَسْيِيْرٌ ہے بمعنی مشہور کرنا، اور ضرب سے سَيْرٌ سفر کرنا، سیر کرنا اور یہ سَـارَ يَسِيْرُ(ض) سَيْرًا کا

Maktaba Tul Ishaat.com

متعدی ہے کما قال شیخ الادبؒ یعنی تفعیل سے متعدی اور ضرب سے لازمی ہے۔

(۲) مِثْلُهَا: مثل نظیر، شبہ، مشابہ جمع اَمْثَال یہ مذکر مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع کیلئے آتا ہے۔

(۳) اٰفاق: یہ جمع ہے اُفُق کی بمعنی دنیا، کنارہ آسمان، اطراف، ہواؤں کے چلنے کی جگہ اور اُفُق کے اندر دو لغات ہیں (ا) بضم الفاء (ب) بسکون الفاء۔ مر تحقیقہ

(۴) فَاَحْضَرْنَا: یہ إِحْضَارٌ مصدر سے از افعال بمعنی حاضر کرنا، اور مجرد نصر سے حُضُوْرًا و حَضَارَةً بمعنی حاضر ہونا۔

(۵) اَلدَّوَاةُ: اس کی جمع دَوَيَاتٌ، دُوِيٌّ، دِوِيٌّ و دَوَيَاتٌ ہیں بمعنی دوات، ای ھی مایکتب منه یعنی وہ برتن جس میں لکھنے کیلئے سیاہی رکھی جاتی ہے اور اس کی اصل مُدَاوَاةٌ ہے جو بمعنی علاج معلوم ہوتی ہے اور مناسبت ظاہر ہے کہ دوات میں جو سیاہ چیز موجود ہے وہ مشابہ مرض ہے۔ اور دَوٰى يَدْوِىْ (ض) سے سرایت کرنا، اور سمع سے بیمار ہونا۔ دَوَايَةٌ مصدر ہے۔

(۶) اساوِدُها: یہ اَسْوِدَةٌ کی جمع ہے بمعنی سیاہ سانپ اور اَسْوِدَةٌ جمع ہے سَوَادٌ کی بمعنی سیاہ سانپ، لیکن یہاں مراد قلم ہے کیونکہ قلم بھی لکھنے کی وجہ سے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ "سَوَادُ العسکر" سے ہے یعنی وہ آلات حرب جو لشکروں کے پاس ہوتے ہیں باب سمع سے سَوَدًا مصدر بمعنی کالا ہونا، سیاہ ہونا یا یہ "اَسَاوِدُ" جمع ہے اَسْوَدُ کی بمعنی سیاہ سانپ یہاں پر مراد قلم ہے جو مثل سانپ کے سیاہ ہوتا ہے۔

(۷) رَقَشْنَا: یہ رَقْشًا مصدر سے بمعنی نقش کرنا، لکھنا، زینت دینا، نقطہ لگانا، صاحب اساس الحکمات کے نزدیک اس کے اصلی معنی ہے نقش کرنا۔

(۸) اَلْحِكَايَةُ: مصدر ہے از ضرب کسی سے بات نقل کرنا، وحکی الخبر جب کہ وہ بیان کرے۔ مر تحقیقہ

(۹) سَرْدَهَا: (ای تابع ذکرها) یہ سَرْدًا مصدر سے از ضرب بمعنی پے در پے تکلم کرنا، اور نصر سے متابعت کرنا، جلدی کرنا۔ یہاں مراد تکلم ہے۔ کمافی الحدیث فی کلامه ﷺ: لم یکن یسرد الحدیث سردًا۔

(۱۰) اِسْتَبْطَنَّاهُ: یہ استفعال سے مصدر اِسْتِبْطَانٌ ہے ای سألناه و طلبناهُ منه معرفة باطنه. اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے گویا ہم نے اس سے پیٹ کی بات پوچھی، یہ بطن سے ماخوذ ہے بمعنی باطن کا حال معلوم کرنا، مشورہ لینا۔ ای طلب مافی بطنه.

(۱۱) مُرْتَاهُ: ای رایهٗ و غرضه یعنی غور و تدبر کیا۔ اس کا مادہ "رأی" ہے بمعنی رائے، غرض، مدعا، یہ اصل میں "مُرْتَای" تھا ہمزہ بقاعدہ حذف کر دیا اور یاء کو تخفیفاً حذف کر دیا ہے مصدر میمی ہے افتعال سے اور اس میں "ہٗ" ضمیر ابو زید کی طرف راجع ہے۔

☆......☆......☆

فِيْ اِسْتِضْمَامِ فَتَاهُ، فَقَالَ: اِذَا ثَقُلَ رُدْنِيْ، خَفَّ عَلَيَّ أَنْ أَكْفُلَ اِبْنِيْ؛ فَقُلْنَا: اِنْ كَانَ يَكْفِيْكَ نِصَابٌ مِنَ الْمَالِ، اَلْفَيْنَاهُ لَكَ فِي الْحَالِ.

ترجمہ:۔ اس لڑکے سے ملنے کے بارے میں، پس جبکہ میری آستین بھاری ہو جائیگی (مالدار ہو جاؤنگا) آسان ہو جائے گی مجھ پر

Maktaba Tul Ishaat.com

میرے لڑکے کی کفالت، تو کہا ہم نے اگر کافی ہو تجھ کو بقدر نصاب مال، جمع کر دیتے ہیں ہم اس کو فی الحال (یعنی ابھی)۔

(۱) اِستِضمامٌ: یہ استفعال کا مصدر ہے ماخوذ "ضمٌّ" سے ہے بمعنی ضم کرنا، جمع کرنا، طلب کرنا ضمّ (ن) ضمًّا جمع کرنا، ملانا۔ اس میں "س، ت" مبالغہ کیلئے ہے یا طلب کیلئے یعنی ضم کو طلب کرنا۔

(۲) فتاہٗ: فتیٰ، نوجوان، غلام، سخی، اس کا تثنیہ فَتَوانِ ہے جمع فِتیۃٌ و فِتیانٌ، فَتاۃٌ بمعنی نوجوان لڑکی جمع فَتَیاتٌ آتی ہے سمع جوان ہونا، طاقتور ہونا۔

(۳) ثَقُلَ: کرم سے بمعنی ثقیل ہونا، بھاری و بوجھل ہونا، اور یہاں "ثقل رُدنہ" سے مراد مال کی کثرت ہے یعنی مالدار ہونا۔ مرتحقیقہ

(۴) رُدنِی: رُدنٌ، آستین کا اگلہ حصہ یا آستین کا کشادہ حصہ، یا پوری آستین جمع اَرادنٌ، اَردانٌ و اَردِیَۃٌ ہیں یہاں مجازاً کل آستین مراد ہے کیونکہ اہل عرب آستین میں دراہم و دنانیر رکھا کرتے تھے، اسلئے "ثَقُلَ رُدنِی" فرمایا۔ اور "کُمٌّ" کا معنی پوری آستین ہے مگر مجازاً اگلہ حصہ مراد لیتے ہیں۔ رَدَنَ (ض) رَدنًا آستین لگانا۔ الرُّدنُ: قیل ھو مقدم الکم و قیل اسفل الکم وقیل ھو الکم کلہ. لیکن اس کے مشہور معنی آستین کے اندر جیب کے ہیں کیونکہ اہل عرب اس میں دراہم دنانیر رکھتے تھے۔

(۵) خفَّ: (ض) خَفًّا، خِفّۃً، خَفّۃً مصادر ہیں بمعنی خفیف ہونا، ہلکا ہونا۔ (ضدّ الثقل) خفیف کی جمع خِفافٌ ہے۔ کمافی التنزیل: اِنفِرُوا خِفافًا وَّثِقالًا اور یہاں خفّ جواب ہے "اذا" کا۔

(٦) اَکفُلُ: مضارع واحد متکلم، کَفَلَ (ن،ض،س،ک) کَفلًا و کُفُولًا و کِفالَۃً بمعنی ضامن ہونا، کفیل ذمہ دار ہونا، یا اپنی ذمہ داری میں لینا، تفویض کرنا. فی التنزیل: و کفلھا زکریا.

(۷) نِصابٌ: بروزن فِعالٌ بمعنی مفعول یعنی مقرر کیا ہوا، نیز اس جانور کو بھی کہتے ہیں جس کو سامنے کھڑا کر کے نشانہ بازی کی جائے اسی سے تشبیہ دیکر ہر اُس چیز کو کہنے لگے جو کسی کام کیلئے مقرر کی گئی ہو۔ اور شریعت میں نصاب مال کی وہ مقدار ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو، جیسے دوسو درہم، یا بیس مثقال سونا یا پانچ اونٹ ہوں اس کی جمع نُصُبٌ ہے۔

(۸) اَلمالُ: مال و دولت جمع اَموالٌ یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے اور اہل بادیہ کے نزدیک اس کا اطلاق چوپایوں پر ہوتا ہے جیسے اونٹ، بکری وغیرہ مَلَّ (ف) مَلالًا اُکتانا، بے چین ہونا۔ اور نصر و ضرب سے مَیلًا بمعنی مائل ہونا۔ وفی القرآن: المال و البنون زینۃ الحیوۃ الدنیا.

(۹) اَلفناہٗ: مصدر تالیف ہے تفعیل سے جمع کرنا، تالیف کرنا، مجرد سمع سے الفت کرنا، محبت کرنا، اور افعال سے بھی آتا ہے مصدر ایلاف ہے بمعنی محبت کرنا، الفت کرنا۔ کمافی القرآن: لایلف قریش.

(۱۰) اَلحالُ: اس کی جمع اَحوالٌ و اَحوِلَۃٌ ہے۔ حالَ (ن) حَولًا حُؤُولًا یعنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا، اور حال خود بھی جمع ہے حالَۃٌ کی اور یہ مشتق حَولٌ سے ہے۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

فَقَالَ: وَكَيْفَ لَايُقْنِعُنِي نِصَابٌ، وَهَلْ يَحْتَقِرُ قَدْرَهُ إِلَّا مُصَابٌ.

قَالَ الرَّاوِي: فَالْتَزَمَ كُلٌّ مِّنَّا قِسْطًا، وَكَتَبَ لَهُ بِهِ قِطًّا، فَشَكَرَ عِنْدَ ذَالِكَ الصُّنْعِ.

ترجمہ:۔ پس کہا ابوزید نے اور کیونکر نہ قانع بنائے گا مجھ کو ایک نصاب، اور کوئی حقیر نہیں سمجھتا اسی قدر مال کو سوائے پاگل کے۔ راوی نے کہا کہ لازم کرلیا اپنے اوپر ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک حصہ اور لکھ دیا اس کیلئے (ابوزید کیلئے) اس کے بدلہ (مال کے بدلہ) ایک دستاویز، پس شکریہ ادا کیا اس نے اس وقت اس کارروائی کا۔

(۱) وَكَيْفَ: اس میں واؤ زائدہ ہے، کیونکہ کلام عرب میں قول و مقولہ کے درمیان بسا اوقات واؤ زائدہ ہوتا ہے، ایسا ہی بعض اور جگہ بھی زائدہ ہوتا ہے جیسے: وسيق الذين كفروا الى جهنم زُمرا حتى اذا جاؤ وها وفتحت ابوابها میں واؤ زائدہ ہے۔ اور كَيْفَ اسم مبہم ہے، استفہام تعجب کیلئے مستعمل ہے۔

(۲) لَايُقْنِعُنِي: یہ إِقْنَاعٌ مصدر سے از افعال بمعنی قانع بنانا. قَنِعَ (ف) قَنْعًا. صبر کرنا، قانع ہونا۔

(۳) يَحْتَقِرُ: یہ اِحْتِقَارٌ مصدر سے بمعنی حقیر سمجھنا، ذلیل کرنا، یا حقیر کرنا. حَقَرَ (ض) حَقْرًا و حَقْرِيَةً. حقیر سمجھنا۔ سمع سے حَقَرًا، کرم سے حَقَارَةً بمعنی ذلیل ہونا۔

(۴) مُصَابٌ: بمعنی مجنون یا وہ شخص جس کے اندر کچھ جنون ہو اور اس کے معنی مصیبت زدہ بھی ہے، مجرد ضرب سے بمعنی حملہ کرنا، تیر مارنا، مصیبت زدہ ہونا۔ اور یہ "أُصِيْبَ بعقله" سے ماخوذ ہے یعنی اس کی عقل پر مصیبت نازل ہوئی، اسی وجہ سے مجنون و پاگل کو بھی مُصاب کہتے ہیں، اور ضرب سے بمعنی پہنچنا، یا درستگی میں پہنچنا ہے اور کبھی اصاب، قتل کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور یہاں "إِلَّا مُصاب" مستثنیٰ مفرغ ہے۔

(۵) فَالْتَزَمَ: اس کا مصدر اِلْتِزَامٌ ہے افتعال سے بمعنی اپنے اوپر کوئی چیز لازم کرلینا، اس کا مجرد سمع سے ہے، لَزِمَ (س) لَزْمًا، لِزَامًا، لُزُوْمًا، ملازمةً مصدر ہیں بمعنی لازم ہونا۔ اور یہاں "كُلٌّ مِنَّا" میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے ای كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا ہے۔ فی التنزیل: فسوف يكون لزاماً. ای عذاباً لِزَاماً.

(۶) قِسْطٌ: (بکسر القاف) جمع أَقْسَاطٌ ہے بمعنی حصہ، مقدار، عدل، ترازو، یا انعامی چیک و فیصلہ کے کاغذ کو کہتے ہیں۔ یا حصہ معین کی تحریر قرضہ کی ادائیگی، یا وہ دَین جو ماہواری قرضہ کی شکل میں دیا جائے جس کا اس نے وعدہ کرلیا ہو. وفی القرآن: ليجزی الذين آمنوا وعملوا الصَّالحاتِ بِالْقِسْطِ.

(۷) قِطٌّ: (بکسر القاف) بمعنی انعامی چیک، ضمانت نامہ، كتاب المحاسبه، قُبالَه یا وہ دستاویز ہے جو روسا انعام کیلئے لکھ دیتے ہیں، اس کی جمع قُطُوْطٌ ہے اور "به قِطًّا" میں ضمیر قِطٌّ کی طرف راجع ہے اور قِطٌّ بمعنی بلی جمع قِطَاطٌ مذکر کیلئے قِطَطٌ اور مونث کیلئے قِطَّةٌ ہے۔

(۸) فَشَكَرَ: (ن) شُكْرًا، شُكُوْرًا، شُكْرَانًا مصدر ہیں بمعنی شکریہ ادا کرنا، جو ضد الکفر ہے یعنی احسان کے بدلے میں تعریف کرنا، شکریہ ادا کرنا، قال تعالیٰ: لئن شكرتم لأزيدنكم.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹) الصُّنعُ: بمعنی احسان، صَنعَ (ف) صُنعًا، وَ صُنعًا مصدر ہیں اور یہاں "الصُّنعُ" یا تو مفعول ہے شکر فعل کا یا مجرور ہے، تو اس وقت یہ مشارالیہ ہے۔

☆......☆......☆

وَاستَنفَدَ فِي الثَّنَاءِ الْوُسْعَ، حَتّٰى اَنَّنَا استَطَلْنَا الْقَوْلَ، وَاستَقلَلْنَا الطَّوْلَ. ثُمَّ إِنَّهُ نَشَرَ مِنْ وَشْيِ السَّمَرِ، مَا أَزْرٰى بِالْحِبَرِ.

ترجمہ:۔ اور بہت خرچ کیا اس نے ہماری تعریف میں (حتی الوسع) یہانتک کہ طویل سمجھا ہم نے اس کے قول (تعریف) کو اور بہت کم سمجھا ہم نے اپنی بخشش و احسان کو، پھر جبکہ وہ رنگ برنگ کے مختلف قصے سنانے لگا، جس نے حقیر کر دیا تھا یمنی چادروں کو۔

۱) اِستَنفَدَ: یہ اِستِنفَادٌ مصدر سے از استفعال بمعنی اپنی طاقت کو خرچ کرنا، تمام طاقت صرف کر دینا۔ اس میں "س ت" مبالغہ کیلئے ہے، یعنی بہت زیادہ ختم کر دینا۔ مجرد سمع سے نَفِدَ (س) نَفَدًا و نِفَادًا بمعنی ختم ہونا، منقطع ہونا یا فنا ہونا۔

(۲) اَلْوُسْعُ: (بالحرکات الثلثة بالواو) معنی طاقت. وَسِعَ (س، ح) وُسْعًا، وِسْعًا، وَسِعَةً مصدر ہیں بمعنی گھیر لینا، اور کرم سے سَعَةً کشادہ ہونا، وسیع ہونا. کمافی القران: وسع کل شیء علمًا.

۳) اِستَطَلْنَا: یہ اِستِطَالَةٌ مصدر سے بمعنی طویل سمجھنا یہ طَوِيْلٌ سے مشتق ہے بمعنی طویل ہونا، اس میں "س، ت" ظن کیلئے ہے۔

۴) اِستَقلَلْنَا: یہ اِستِقلَالٌ مصدر سے بمعنی قلیل سمجھنا، اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے، قَلَّ (ض) قِلًّا، قُلًّا و قِلَّةً بمعنی کم ہونا۔ اور یہاں بھی "س، ت" ظن کیلئے ہے۔

(۵) الطَّوْلُ: (بفتح الطاء) بمعنی احسان، زیادہ دینا، بزرگی عطاء کرنا، قدرت غنا اور فضل کے بھی آتے ہیں۔ مجرد طَالَ (ن) طَوْلًا دراز ہونا، بلند کرنا۔ یہاں "الطول" میں الف ولام عوض مضاف الیہ ہے۔

(۶) وَشْيٌ: بمعنی منقوش، منقش کرنا، اور رنگ برنگے کپڑے، اس کی جمع وِشَاءٌ ہے اور اس کے معنی جھوٹ بولنا، چغلی کھانا وغیرہ اور یہاں "وشی السمر" بیان مقدم کیا گیا ہے اور یہ مفعول بھی آتا ہے یہاں ایسا ہی ہے۔ ای اضافة الصفة الی الموصوف ای سمر الموشی. وَشٰی (ض) وَشْيًا و شِيَةً بمعنی جھوٹ بولنا، چغلی کھانا یا عمدہ قسم کے رنگوں سے رنگنا۔

۷) السَّمَرُ: قصہ، کہانی، رات کو باتیں سنانے والا اس کی جمع اَسْمَار ہے اس کے معنی رات کی تاریکی اور رات کو باتیں کرنے والوں کی مجلس کے بھی آتے ہیں۔

۸) أَزْرٰى: یہ ازْرَاء مصدر سے از افعال بمعنی عیب لگانا، عتاب کرنا اور ضرب سے بھی آتا ہے۔ زَرْيًا اور "ما ازرٰی" یہ مفعول ہے، نشر فعل کا۔ کماقال الامام الشافعیؒ: لو لا الشعر بالعلماء یزری = لکنت الیوم اشعر من لبید

۹) اَلْحِبَرُ: (بکسر الحاء) یہ حُبْرَةٌ یا حِبَرَةٌ کی جمع ہے اس کی جمع حِبَرٌ و حَبَرَاتٌ بھی آتی ہیں بمعنی ایک قسم کی پھول دار چادر، یمنی چادر۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

إِلٰى أَنْ أَظَلَّ التَّنْوِيْرُ، وَجَشَرَ الصُّبْحُ الْمُنِيْرُ، فَقَضَّيْنَاهَا لَيْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا، إِلٰى أَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ سایہ ڈالا روشنی نے اور صبح کا اجالا ظاہر ہونے لگا، پس گزارا ہم نے اس رات کو کہ غائب تھے جس کے مکروہات (جھوٹ وغیرہ سے پاک تھی) یہاں تک کہ سفید ہو گئے اس کے بال۔

(۱) أَظَلَّ: یہ إِظْلَالٌ مصدر سے بمعنی سایہ دار ہونا، سایہ ڈالنا، قریب ہونا۔ مجرد سمع سے ہے، یہ ظِلٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی سایہ۔ فی القرآن: وظللنا علیکم الغمام. مر تحقیقه.

(۲) اَلتَّنْوِيْرُ: تفعیل مصدر سے بمعنی منور کرنا، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے یہ "نُوْرٌ" سے مشتق ہے بمعنی روشنی مجرد نصر سے، وفی الحدیث: إِنَّهُ نَوَّرَ بالفجر اور "اِنَار" بھی لازمی ومتعدی ہے۔ فی التنزیل: اللہ نور السموات والارض.

(۳) جَشَرٌ: جَشَرَ (ن) جَشْرًا وجُشُوْرًا بمعنی ظاہر ہونا، پھٹ جانا۔ کمایقالُ: جَشَرَ الصُّبْحُ صبح ظاہر یا طلوع ہوئی، اور سمع سے اس کا معنی ہے کھانسی ہو جانا۔

(۴) اَلْمُنِيْرُ: اس کا مصدر اِنَارَةٌ ہے افعال سے، روشن کرنیوالا، یا روشن ہونے والا۔ اور اصل عبارت یوں ہے: مَازَالَ سائرالٰی ان اظلّ التنویرُ: یہ بھی "نُوْرٌ" سے مشتق ہے یعنی روشنی، بقول بعض "نور" اس کیفیت کا نام ہے جس کو قوت باصرہ اولاً ادراک کرتی ہے، اور اسی کے واسطے سے مبصرات کا ادراک کرتی ہے۔

(۵) لَيْلَةً: معنی رات اور لَيْلٌ تو "نَهَارٌ" کے مقابل ہے اور "لَيْلَةٌ" یہ يَوْمٌ کے مدمقابل ہے، اور لَيْلٌ واحد ہے مگر یہ معنی میں جمع کے ہے، اور لَيْلٌ کا واحد "لیلةٌ" ہے جیسے تَمْرٌ سے تَمْرَةٌ ہے، اور "لیل" یہ مذکر ومؤنث دونوں میں مستعمل ہے، اور لَيْلٌ کی جمع لَيَالِيْ ہے اور اس میں یاء کی زیادتی خلاف قیاس ہے اس کی جمع لَيَائِلُ بھی کہی گئی ہے۔

(۶) فَقَضَّيْنَا: (ای اتممنٰها) یہ تَقْضِيَةٌ مصدر سے اس تفعیل بمعنی پورا کرنا، اس میں ضمیر مبہم ہے اس کا مرجع نہیں ہے اور "لیلةً" اس مبہم کا بیان ہے۔

(۷) غَابَتْ: یہ غَابَ (ض) غَيْبًا، غَيْبَةً، غِيَابًا، غُيُوْبًا، مَغِيْبًا مصادر ہیں بمعنی غائب ہونا، مخفی ہونا، جدا ہونا، دور ہونا۔ نیز غِيْبَةٌ بمعنی غیبت کرنا۔ قد مر تحقیقه

(۸) شَوَائِبُ: یہ شَائِبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سفید ہونا، بوڑھا ہونا۔ شَابَ (ض) شَيْبًا بمعنی بوڑھا ہونا اور نصر سے شَوْبًا، آمیزش کرنا، اور "شَوَائِبُ" یہ جمع ہے شَائِبَةٌ کی یعنی وہ چیز جو خالص نہ ہو اور اس میں کوئی چیز مل جاتی ہے، تو اس کو شَوَائِبُ وشَيْبٌ کہتے ہیں اور اس کے معنی رنج وحوادث کے بھی آتے ہیں۔

(۹) ذَوَائِبُهَا: (ای ضفائرها، وهی مقدم شعر الرأس) یہ ذَوَابَةٌ کی جمع ہے بمعنی پیشانی کے بال۔ سر کے اگلے حصہ کے بال (گیسو) اور تلوار کا علاقہ منہ۔ مراد ظہور صبح ہے۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

وَكَمُلَ سُعُوْدُهَا، إِلٰى أَنِ انْفَطَرَ عُوْدُهَا. وَلَمَّا ذَرَّ قَرْنُ الْغَزَالَةِ، وَطَمَرَ طُمُوْرَ الْغَزَالَةِ.

ترجمہ:۔اور کامل ہوگئی نیک بختی اس کی، یہاں تک کہ پھٹنے لگی صبح کی لکڑی (صبح ہونے لگی) یاستون شب مراد ہے) پس جبکہ آفتاب کا کنارہ طلوع ہوا، اور ہرنیوں کی طرح چھلانگ لگا کر کہنے لگا۔(یا کوداوہ مانند کودنے ہرنی کے)۔

(۱) كَمُلَ: بمعنی کامل ہونا، تمام ہونا، پورا ہونا۔ كَمُلَ (ك،ن،س) كَمَالًا وكُمُوْلًا مصدر ہیں اور یہاں "کمل" عطف ہے "غابة" پر اور صفت ہے "ليلة" کی. وفي القران: اليوم اكملت لكم دينكم. قدمر.

(۲) سُعُوْد: مصدر ہے فتح سے بمعنی نیک بخت یا بابرکت ہونا۔اور یہ "نحس" کی ضد ہے۔

(۳) اِنْفَطَرَ: یہ اِنْفِطَار مصدر سے از انفعال بمعنی پھٹ جانا، شق ہوجانا. فَطَرَ (ض،ن) فَطْرًا پھاڑنا، چیرنا۔اختراع کیا، گھڑا، شروع کیا اور "انفطار عود" کے معنی ہے درخت کی شاخ سے شاخ کا نکلنا لیکن یہاں پر بیاض صبح مراد ہے. في القران: اذا السماء انفطرت.

(۴) عُوْد: لکڑی جمع اَعْوَاد، عِيْدَان، واَعْوُدٌ ہیں اور بعض نسخوں میں یہاں "عُمُوْد" ہے جو جمع ہے عمد کی بمعنی ستون اور عود کے معنی کٹی ہوئی ٹہنی کے بھی آتے ہیں، اور ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے، اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کے بھی آتے ہیں یہاں پر صبح کی سفیدی وروشنی مراد ہے۔ عوْد اور غصن کا فرق گزر چکا ہے۔

(۵) ذَرَّ: یہ نصر سے ذَرًّا، ذُرُوْرًا مصدر ہیں بمعنی طلوع ہونا، چمکنا۔ مرتحقيقه

(۶) قَرْن: زمانہ، کنارہ جمع قُرُوْنٌ وقِرَانٌ ہیں اور "قَرْنٌ" کنارہ یا سینگ کو بھی کہتے ہیں، اور قرن الشمس سے مراد سورج کا وہ حصہ جو سب سے پہلے ظاہر ہو، آفتاب کی پہلی شعاع کو بھی کہتے ہیں اور "قرن" سوسال کا وقفہ، ایک زمانہ کے لوگ اور ایک گروہ کے بعد ایک گروہ۔اور افتعال سے اقتران بمعنی ملنا۔ قَرْنًا (ن) ملانا۔

(۷) غَزَالَة: یہ غَزَال کا مؤنث ہے، طلوع کے وقت سورج کے ناموں میں سے ایک نام ہے، لہٰذا غربت الغزالة کہنا جائز نہیں، اور "غزالة" ہرنی کو بھی کہتے ہیں۔اور "قرن الغزالة" سے مراد چڑھتا ہوا سورج، اوّلُ مایبدو من الشمس. غَزَلَ (ض) غَزْلًا کاتنا، غَزِلَ (س) غَزَلًا عورتوں سے بات چیت کرنا۔

(۸) طَمَرَ: کودنا، چھلانگ لگانا، دفن کرنا، چھپانا، نصر وتفعیل سے بمعنی دفن کرنا۔ طَمَرَ (ض) طُمُوْرًا، طَمْرًا، طِمَارًا وطَمَرَانًا مصدر ہیں بمعنی کودنا، خواہ نیچے اوپر ہو یا اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔اور "طِمْرٌ" پرانا کپڑا، جمع اَطْمَارٌ وطُوْمَارٌ ہیں یا کاغذ و کپڑے وغیرہ کا رول۔

(۹) اَلْغَزَالَةُ: ہرن کے بچے کو کہتے ہیں یا ہرن کو۔ واعلم ان اول مایولد الظبی فهو طلٌّ، ثم خشفٌ، ورشاءٌ، ثم غزالٌ وشادنٌ، ثم شصرٌ، ثم جذعٌ، ثم ثنيٌّ الى ان يموت۔(والتفصيل فى افاضات، ص:۱۷۵)

☆......☆......☆

وَقَالَ: اِنْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصِّلَاتِ، وَلِنَسْتَنِضَّ الْاِحَالَاتِ، فَقَدْ اِسْتَطَارَتْ صُدُوْعُ كَبِدِيْ، مِنَ الْحَنِيْنِ إِلٰى وَلَدِيْ.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور کہا کہ اُٹھ تو ہمارے ساتھ تاکہ قبضہ میں لیں ہم بخششوں کو اور نقد کریں ہم حوالہ جات کو (وعدہ شدہ رقموں کو نقد لے لیں) اسلئے کہ تحقیق کہ اُڑ گئے ہیں میرے کلیجے کے ٹکڑے، شوق ملاقات سے اپنے بچے کی طرف (میرا دل بچے کے شوق ملاقات میں پراگندہ ہوگیا)۔

(۱) إِنْهَضْ: اس کا مصدر "نُهُوْضٌ" ہے از فتح بمعنی کھڑا ہونا، اُٹھنا۔ قدمر

(۲) لِنَقْبِضَ: یہ "قَبْضٌ" مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کو ہاتھ سے قبضہ کرنا، یا ہاتھ سے پکڑنا۔ از ضرب، قدمر

(۳) اَلصِّلَاتُ: یہ "صِلَةٌ" کی جمع ہے بمعنی عطیہ واحسان اور انعام کے ہیں، ای ما یوصل به الانسان.

(۴) لِنَسْتَنِضَّ: یہ اِسْتِنْضَاضٌ مصدر سے بمعنی تھوڑا تھوڑا کر کے وصول کرنا، یہ "نَضٌّ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی درہم و دینار کے ہیں، نَضَّ (ض) نَضْضًا بمعنی نقد کرنا یا نقد حاصل کرنا، نقد ہونا، نقد کر لینا۔

(۵) اَلْاِحَالَاتُ: یہ "إِحَالَةٌ" کی جمع ہے بمعنی حوالہ کرنا، یا وہ دین یا قرض جو کسی دوسرے پر ڈال دیا جائے، اب مطلق دین کو کہنے لگے۔ اور یہاں "اِحَالَاتٌ" مفعول کے معنی میں ہے یعنی حوالہ کیا گیا۔

(۶) اِسْتِطَارَتْ: یہ اِسْتِطَارَةٌ مصدر سے بمعنی اڑ جانا، منتشر ہو جانا، متفرق ہو جانا۔ اس میں "س، ت" مبالغہ کیلئے ہے، یہ "طَيْرٌ" سے مشتق ہے، طَارَ (ض) طَيْرًا، طَيْرَانًا. اُڑنا۔ اور یہاں "فقد استطارت" میں فاء تعلیلیہ ہے۔

(۷) صُدُوْعٌ: یہ "صَدْعٌ" کی جمع ہے بمعنی شگاف، ٹکڑا، اور (بکسر الصاد) معنی ہے آدمیوں کی جماعت۔ قدمر

(۸) كَبِدٌ: اس میں تین لغات ہیں، (بکسر الباء وفتحها وضمها) بمعنی جگر، کلیجہ، یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے، جمع اَكْبَادٌ، كُبُوْدٌ ہیں اور "كَبِدٌ" کے معنی اندرون، پہلو، اور وسط شئے اور معظم شئے کے بھی آتے ہیں۔

(۹) اَلْحَنِيْنُ: ای حنینی شدّة اشتیاق یعنی شوق سے رونا، حَنَّ (ض) حَنِيْنًا و حَنَانًا بمعنی شوق ملاقات۔ یا "حَنِيْن" کے معنی ہے آواز کا نکالنا، بالخصوص وجد و طرب یا غم واندوہ میں۔

(۱۰) وَلَدٌ: (محرکة) لڑکا، یہ مذکر و مؤنث واحد جمع تثنیہ سب کیلئے مستعمل ہے، یہ لفظاً مذکر ہے، کبھی اس کی جمع اولاد آتی ہے، اور "وُلْدٌ" (بضم الواو) اور "وِلْدٌ" (بکسر الواو) جمع وِلْدَان، اولاد آتی ہیں۔

☆......☆......☆

فَوَصَلْتُ جَنَاحَهٗ، حَتّٰى سَنَّيْتُ نَجَاحَهٗ، فَحِيْنَ أَحْرَزَ الْعَيْنَ فِيْ صُرَّتِهٖ ، بَرَقَتْ أَسَارِيْرُ مَسَرَّتِهٖ.

ترجمہ:۔پس ملایا میں نے اس کے بازو کو (اس کی مدد کی) یہاں تک آسان کر دیا میں نے اس کی کامیابی کو (اس کی حاجت پوری کر دی) پس جس وقت جمع کر لیا اس نے سونے کو اپنی تھیلی میں (مال کو جھولی میں بھر لیا) تو چمکنے لگے خوشی کے آثار اس کے چہرے پر۔

(۱) وَصَلْتُ: یہ "صِلَةٌ" سے ماخوذ ہے، وَصَلَ (ض) وَصْلًا، صِلَةً مصدر ہیں بمعنی ملنا، ملانا، مدد کرنا، صلہ رحمی کرنا۔ قدمر

(۲) جَنَاحَهٗ: (بفتح الجیم) بمعنی پرندہ کے بازو، پر کے ہیں، اور انسان کے جناح، ہاتھ، بغل، بازو اور پہلو وغیرہ ہیں، جمع اَجْنِحَةٌ وَاَجْنُحٌ ہیں اور جُنَاحٌ (بضم الجیم) بمعنی گناہ، جرم۔ کما فی القرآن: لاجُناح علیکم. جَنَحَ (ف) جَنْحًا و جُنُوْحًا بمعنی مائل

Maktaba Tul Ishaat.com

ہونا۔ اور ''جُنُوحٌ'' اس اونٹ کو کہتے ہیں جو ادھر اُدھر گرتا ہے۔ کماواحفض لهما جناح الذلّ من الرحمة.

(۳) سَنَّيتُ: یہ تَسْنِيَةٌ مصدر از تفعیل، بلند کرنا، روشن کرنا، قیمتی کر دینا، روشن کرنا، سہل کر دینا، یہاں پر یہی مراد ہے۔ سَنٰی (ض) سَنْیًا، کھولنا، آسان بنانا اور سمع سے سَنَاءً بلند ہونا، کرم سے بھی آتا ہے اور استفعال سے بمعنی بڑا سمجھنا، زیادہ سمجھنا، بلند مرتبہ ہونا۔ فی القرآن: یکاد سنا برقه.

(۴) نَجَاحَةُ: (بفتح النون) بمعنی کامیابی، فتح سے نَجْحًا، نُجْحًا و نَجَاحًا. کامیاب ہونا۔

(۵) اَحْرَزَ: یہ اِحْرَازٌ مصدر از افعال بمعنی جمع کرنا، اکٹھا کرنا، گھیر لینا، محفوظ کرنا، ذخیرہ کرنا مجرد نصر سے حَرْزٌ حفاظت کرنا۔ اور سمع سے پرہیزگار ہونا، اور کرم سے مضبوط ہونا۔

(۶) اَلْعَین: یہ مشترک الفاظ میں سے ہے اس کے معنی یہاں سونے کے ہیں اس کی جمع اَعْیُنٌ وَعُیُونٌ آتی ہیں۔

(۷) صُرَّتُهُ: (بضم الصاد) بمعنی تھیلی، بٹوے کے ہیں جمع صُرَرٌ ہے صَرَّ (ن) صَرًّا بمعنی رکھنا یا تھیلی میں رکھنا، اور ''صَرَّةٌ'' (بفتح الصاد) بمعنی شور و شرابہ، چیخ و پکار، لڑائی یا گرمی کی تیزی، ترش روئی، جماعت اور تعویذ کی مہر، اور ''صِرَّةٌ'' (بکسر الصاد) بمعنی سردی، سخت ٹھنڈی۔ تیز آواز والی ہوا۔

(۸) بَرَقَتْ: بَرَقَ (ن) بَرْقًا، بُرُوْقًا و بَرَقَانًا مصادر ہیں بمعنی چمکنا، روشن ہونا اور نصر و سمع سے بمعنی متحیر ہونا۔

(۹) اَسَارِیْر: اس کا واحد اَسِرَّةٌ ہے بمعنی پیشانی کے خطوط، لکیریں۔ یا یہ اسرار کی جمع ہے اور جمع الجمع اَسَارِیْرُ ہے۔ یہ ''سَرَ'' یا ''سُرَّ'' سے ماخوذ ہے بمعنی ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط اور اَسَارِیْر کے معنی چہرے کی خوبیوں کے بھی آتے ہیں۔

(۱۰) مَسَرَّة: بمعنی خوشی، اور سُرور سے مشتق ہے اور نصر سے آتا ہے متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور سمع سے بھی بمعنی ناف میں درد ہونا۔

☆......☆......☆

وَقَالَ لِیْ: جُزِیتَ خَیْرًا عَنْ خُطَا قَدَمَیْكَ، وَاللّٰهُ خَلِیْفَتِیْ عَلَیْكَ! فَقُلْتُ: أُرِیْدُ أَنْ أَتْبَعَكَ لِأُشَاهِدَ وَلَدَكَ النَّجِیْبَ، وَأُنَافِقَهُ لِکَیْ یُجِیْبَ.

ترجمہ: اور کہا مجھ سے کہ جزائے خیر دیجائے تجھے، (جزاک اللہ) تیرے دونوں قدموں کے چلنے کے بدلے میں اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہو تجھ پر (خدا حافظ ہو) پس کہا میں نے کہ ارادہ کرتا ہوں اس بات کا یہ کہ میں آپ کے ساتھ چلوں تا کہ دیکھوں میں آپ کے برگزیدہ بچے کو، اور باتیں کروں میں اس سے تا کہ وہ جواب دے۔

(۱) جُزِیْتَ: یہ جَزَاءٌ مصدر سے از ضرب بمعنی بدلہ دینا، اگر مجہول کا صیغہ ہے تو معنی ہے بدلہ دیا جائے تجھے۔ قدمر تحقیقہ

(۲) خَیْرًا: بمعنی نیکی، بھلائی یہ شر کی ضد ہے اسکی جمع خُیُورٌ آتی ہے اس کا معنی مال کا بھی آتا ہے تو اس کی جمع اَخْیَار و خِیَار آتی ہے، اور اس کے معنی بہت نیکی والے کے بھی ہیں، تو خَیْرٌ اسم تفضیل ہوگا جو اَخْیَر کا مخفف ہے اس کی مؤنث خَیْرَةٌ ہے۔

(۳) خُطَا: (بضم الخاء) بمعنی قدم اور اس کی جمع قلت خُطُوَاتٌ ہے اور جمع کثرت خُطَطٌ آتی ہے۔ اور ''خطط'' بمعنی چلنے

Maktaba Tul Ishaat.com

وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ۔اور خطاء کا اسم مرۃ خَطْوَۃٌ ہے اور خَطَا (ن، ف) خَطْوًا و خُطْوَۃً مصدر ہیں۔اور خُطَی اس کا واحد خُطْوَۃٌ ہے بمعنی وہ فاصلہ جو ما بین القدمین ہوتا ہے۔

(۴) خَلِیْفَتِیْ: بمعنی خلیفہ، قائم مقام، جانشین، اور بڑا بادشاہ کہ اس سے اوپر کوئی بادشاہ نہ ہو، یا وہ امام جس پر کوئی بالا دست امام نہ ہو۔اس کی جمع خُلَفَاءُ و خَلَائِفُ ہیں یہ مذکر ہے اس میں تاء تانیث کی نہیں بلکہ وصفیت سے اسمیت کی طرف نقل کی گئی ہے۔یُقَالُ: ھذا خلیفۃٌ اور کبھی ھذہ خلیفۃ بھی استعمال کرتے ہیں۔خَلَفَ (ن) خَلْفًا بمعنی خلیفہ یا قائم مقام ہونا۔وفی القران: انی جاعل فی الارض خلیفۃً.

(۵) لُأُشَاهِدُكَ: یہ مُشَاھَدَۃٌ مصدر سے از مفاعلہ بمعنی معائنہ کرنا، دیکھنا، مجرد سمع سے حاضر ہونا۔شَھْدًا و شُھُودًا مصدر ہیں اور کرم سے شَھَادَۃً گواہی دینا۔شاہد بمعنی گواہ اس کی جمع شواہد آتی ہے۔وفی القران: یوم تشھد علیھم السنتھم الخ.

(۶) وَلَدٌ: بچہ جمع اولاد ہے یہ مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے۔لفظاً مذکر ہے اس کی جمع اَوْلَادٌ، وِلْدَۃٌ، اُلْدَۃٌ، وُلْدٌ آتی ہیں، وَلَدَ (ض) وَلْدًا جننا۔

(۷) اَلنَّجِیْبُ: بمعنی شریف، اور شریف خاندان، جمع اَنْجَابٌ، نُجُبٌ، نُجَبَاءُ ہیں نَجُبَ (ك) نَجَابَۃً بمعنی شریف ہونا یا اَلنَّجِیْبُ بمعنی نفیس اور بزرگ مؤنث نَجِیْبَۃٌ ہے صفت نَجِیْب جمع نَجَائِبُ ہے۔یا وہ آدمی جو اقوال وافعال میں محمود ہو۔

(۸) اُنَافِثُہٗ: یہ مُنَافَثَۃٌ مصدر مفاعلہ سے بمعنی باتیں کرنا اور مخاطب ہونا۔نَفَثَ (ن، ض) نَفْثًا بمعنی پھینکنا تھوکنا، پوشیدہ طریقہ سے گفتگو کرنا۔خطاب کرنا۔

(۹) یُجِیْبُ: یہ اِجَابَۃٌ مصدر سے بمعنی جواب دینا۔کما یقالُ: اجاب عن سُؤَالِہٖ. جَابَ (ن) جَوْبًا قطع کرنا، طے کرنا. ومنہ لجوب البلاد مع المتربۃ. اور اسی سے اجابت ہے بمعنی لبیک کہنا۔

☆......☆......☆

فَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةَ الْخَادِعِ إِلَى الْمَخْدُوعِ، وَضَحِكَ حَتّٰى تَغَرْغَرَتْ مُقْلَتَاهُ بِالدُّمُوعِ، ثُمَّ أَنْشَدَ:

ترجمہ:۔پس دیکھا اس نے میری طرف مانند دیکھنے دھوکہ دینے والے کے اس شخص کی طرف جس کو دھوکہ دیا گیا ہو، پھر وہ ہنس پڑا۔یہاں تک کہ ڈبڈبا گئیں اُس کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے اس کے بعد یہ اشعار پڑھے:

(۱) نَظَرَ: (ن) بمعنی دیکھنا۔نَظَرًا و مَنْظَرًا و مَنْظَرَۃً مصادر ہیں، اور اِنْتِظَار افتعال سے بمعنی غور سے دیکھنا، اور سمع سے بھی آتا ہے ای نظرۃ کنظرۃ الخادع اور تنظر تفعل سے بمعنی وقف کرنا، غور کرنا۔اور "نَظْرَۃٌ" یہ نظر کا اسم مرّۃ ہے بمعنی ایک بار دیکھنا، ایک نگاہ ڈالنا۔

(۲) اَلْخَادِعُ: صیغہ اسم فاعل بمعنی دھوکہ دینے والا "خَدْعٌ" سے ماخوذ ہے، خَدَعَ (ف) سے دھوکہ دینا، چھپانا۔اور "اَلْمَخْدُوْعُ، خَدِیْعٌ، خِدَاعٌ" اور خَدَّاعٌ، سب کے معنی ایک ہیں۔یہ صفت کے صیغے ہیں اور اس کے اصلی معنی ہے بغیر اطلاع دشمن کو تکلیف پہنچانا۔

(۳) تَغَرْغَرَتْ: یہ غَرْغَرَۃٌ سے ماخوذ ہے از باب بعثر بمعنی غرغرہ کرنا، ڈبڈبانا، پانی کو حلق میں ڈال کر لوٹانا۔ہانڈی کا جوش کے وقت

Maktaba Tul Ishaat.com

آواز دینا۔ یقالُ: غرغرت القدرُ.

(۴) مُقْلَتَاہُ: یہ مُقْلَۃٌ کا تثنیہ ہے بمعنی آنکھ یا آنکھ کی سیاہ پتلی، یا آنکھ کی سفیدی اور سیاہی۔ مجرد نصر سے بمعنی دیکھنا، نظر کرنا۔

(۵) الدُّمُوْعُ: یہ "دَمْعٌ" کی جمع ہے بمعنی آنسو، اس کی جمع اَدْمُعٌ بھی ہے۔ کمایُقالُ: دمعت العین بمعنی آنسو بہانا۔

(۶) اَنْشَدَ: بمعنی اشعار پڑھنا۔ افعال سے اِنْشَادٌ مصدر ہے، اسی سے اُنْشُوْدَۃٌ ہے جس کی جمع اَنَاشِیْدُ آتی ہے۔ مرتحقیقہ

☆......☆......☆

(۱۶) یَـامَنْ تَـظَنَّـى السَّـرَابَ مَـاءً لَـمَّـا رَوَیْـتُ الَّـذِیْ رَوَیْـتُ

(۱۷) مَـاخِـلْـتُ أَنْ یَّـسْتَسِـرَّمَکْرِیْ وَأَنْ یُّـخِـیْـلَ الَّـذِیْ عَـنَـیْـتُ

ترجمہ:۔(۱۶) اے وہ شخص (بیوقوف) کہ جس نے گمان کیا ہے، ریت کو پانی، جبکہ روایت کیا میں نے اس کو (یعنی جو میری روایت کی ریت کو پانی سمجھ بیٹھا، جب میں نے یہ قصہ بیان کیا)۔(۱۷) نہیں خیال کیا میں نے کہ پوشیدہ رہے گا میرا مکر، اور مشتبہ ہو جائیگا میرا مقصد (جس کا میں نے ارادہ کیا ہے وہ لوگوں سے چھپا رہ جائے گا) بلکہ یہ واقعہ جھوٹ و مزاح ہے جو ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا۔

(۱) تَـظَنَّـى: (یہ اصل میں تَـظَنَّنَ بروزن تَفَعَّلَ تھا، نون ثانی خلاف قیاس "کیونکہ مضاعف میں اکثر یہ عمل کیا جاتا ہے" یاء سے بدل دیا گیا ہے) یہ ظَنٌّ سے مشتق ہے از نصر بمعنی گمان کرنا، خیال کرنا۔ کمافی القرآن: ان بعض الظن اثم.

(۲) السَّرَابُ: (بفتح السین) بمعنی بالو، ریت، جو گرمیوں کی دوپہر میں یا کبھی کبھی چاندنی رات میں بہتا ہوا پانی جیسی معلوم ہوتی ہے، سخت گرمی میں جو چیز ہلتی ہو اور چمکدار ہو جس پر پانی کا وہم ہو۔ سَـرَبَ (ن) سَـرْبًـا، سُـرُوْبًـا اور سمع سے سَـرَبًـا بمعنی بہنا اور "سَرْبٌ" نیل گائے جمع اَسْرَابٌ ہے اور "سِرْبٌ" جماعت، قطار، بڑی تعداد جمع اسراب، و سُرْبَۃٌ. اور "مَسْرَبٌ" بمعنی پانی کی نالی، اور اُسْرُبٌ بمعنی رانگ، سیسہ، اور یہاں "سرب" مفعول اول ہے۔ کماقال الشاعر: وکل سراب دونہ کسرابِ.

(۳) مَاءً: پانی اصل میں مَوَہٌ تھا اس کی جمع مِیَاہٌ و اَمْوَاہٌ آتی ہے۔ مَاہَ (ن) مَوْهًا و مُوُوْهًا. پانی پلانا، اور فتح سے بھی آتا ہے، اس کی تصغیر "مُوَیْہٌ" ہے اور مَوَّہَ تفعیل سے بمعنی ملمع کرنا، پالش کرنا۔

(۴) رَوَیْتُ: یہ رِوَایَۃٌ مصدر سے از ضرب یقال روی الحدیث نقل کرنا، روایت بیان کرنا۔ اس کی جمع رُوَاۃٌ، رَاوُوْنَ آتی ہیں اور صیغہ صفت "رَاوٍ" ہے روی سمع سے سیراب ہونا۔

(۵) خِلْتُ: گمان کرنا، خَـالَ (س) خِیَـالًا، خَیْلًا، خَـالًا، خِیْـلَۃً، خَیْلَانًا، خَیْلُولَۃً، مَخَالَۃً، مَخْلَۃً مصادر ہیں اس کا مضارع واحد متکلم کا صیغہ إخَالُ و اَخَالُ آتا ہے مگر بکسر الہمزہ زیادہ فصیح ہے، یہ افعال قلوب میں سے ہے۔

(۶) یَسْتَسِـرُّ: اس کا مصدر "اِسْتِسْرَارٌ" ہے، از استفعال اس میں "س، ت" مبالغہ کیلئے ہے اور یہ "سِرٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی بہت زیادہ چھپنا، اور "سِرٌّ" راز، پوشیدہ، بھید کے ہیں جمع اَسْرَارٌ ہے۔ مرتحقیقہ

(۷) مَکْرِیْ: مکر معنی دھوکہ، فریب، یا دھوکا فریب کی سزا، خفیہ تدبیر کرنا، اور "مَکْرٌ" مصدر نصر ہے بمعنی خفیہ تدبیر کرنا، مراد دھوکہ دہی ہے اور

Maktaba Tul Ishaat.com

یہاں ''مکری'' فاعل ہے ''یستسر'' فعل کا۔ وفی القران: ومکروا ومکر الله والله خیر الماکرین.

مکر اور حیلہ کا فرق: ''حیلہ'' وہ ہے کہ جس میں غیر کو ضرر پہنچانا مقصود نہ ہو اور ''مکر'' کہتے ہیں جس سے کسی کو ضرر پہنچائے خواہ اس سے پہلے معاہدہ ہو چکا ہو یا نہ ہو۔

(۸) یُخِیلُ: اس کا مصدر ''إخَالَة'' ہے از افعال بمعنی مشتبہ ہونا اور اَخَالَ بمعنی بارش ہونا، اگر اس کا صلہ ''علیٰ'' ہو تو معنی مشتبہ ہونا ہے اور یہاں اصل میں ''ان یخیلُ علیٰ'' تھا۔

(۹) عَنَیْتُ: (ض) عَنْیًا، عِنَایَةً بمعنی قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ اور باب سمع سے عَنَاءً مصدر بمعنی اُٹھانا۔

☆......☆......☆

(۱۸) وَاللّٰهِ مَا بَرَّةٌ بِعِرْسِیْ وَلَا لِی ابْنٌ بِهِ اِکْتَنَیْتُ
(۱۹) وَاِنَّمَا لِیْ فُنُوْنُ سِحْرٍ اَبْدَعْتُ فِیْهَا وَمَا اقْتَدَیْتُ
(۲۰) لَمْ یَحْکِهَا الْاَصْمَعِیُّ فِیْمَا حَکٰی، وَلَا حَاکَهَا الْکُمَیْتُ

ترجمہ:۔ (۱۸) خدا کی قسم نہ برّہ میری بیوی ہے اور نہ میرے لئے کوئی ایسا بیٹا ہے، جس کے ساتھ میں نے کنیت رکھی (جس کی میری کنیت ہے)۔ (۱۹) اور بے شک میرے لئے طرح طرح کے جادو ہیں، ایجاد کیا میں نے ان کو اور نہیں تقلید کی میں نے کسی کی اس میں۔ (۲۰) نہیں بیان کیا ہے اس کو اصمعیؒ نے اور نہ کمیت شاعر نے اس کو بُنا ہے۔

(۱) بَرَّةٌ: یہ نام ہے عورت کا، یہ غیر منصرف ہے۔ قدمر تحقیقہ

(۲) بِعِرْسِیْ: (بکسر العین) یہ دولہا، دولہن، بیوی خاوند۔ دونوں کو کہتے ہیں جمع اَعْرَاس ہے۔ عَرَسَ (ن) عَرْسًا بمعنی مسرت میں رہنا، خوش ہونا۔ یُقَالُ: عرس الرجلُ. ہجوم نعمت کے وقت حیران ہونا۔ عَرِسَ به (س) لازم پکڑنا۔

(۳) اِکْتَنَیْتُ: یہ اِکْتِنَاءٌ مصدر از افتعال بمعنی کنیت رکھنا، یا کنیت ہونا، مجرد ضرب سے کِنَایَةً بمعنی کنایہ کرنا، اشارہ کرنا، غیر مدلول کا ارادہ کرنا. تَکَنّی تفعل سے کنیت بیان کرنا۔ اور یہاں ''به اکتنیتُ'' میں ''بہ'' متعلق مقدم ہے۔

(۴) فُنُوْنٌ: یہ فَنٌّ کی جمع علم وفن بمعنی قسم علم، نوع حال اور ''فنٌّ'' شاخ جمع اَفْنَان اور جمع الجمع اَفَانِیْن آتی ہے. فَنّ (ن) فَنًّا بمعنی زینت دینا، دھوکا دینا، نقصان پہنچانا۔

(۵) سِحْرٌ: (بکسر السین) جادو، جمع اَسْحَار و سُحُوْرٌ. سَحَرَ (ف) سَحْرًا بمعنی جادو کرنا، دھوکہ دینا، مسلوب العقل کرنا، سونے سے ملمع سازی کرنا۔ وفی الحدیث: إنّ من البیان لسحراً. اور سحر، ہر اس حیلہ وفساد کو کہتے ہیں جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو۔

(۶) اَبْدَعْتُ: یہ اِبْدَاعٌ افعال سے بمعنی بغیر نمونہ کے ایجاد کرنا، اور مجرد۔ بَدَعَ (ف) بَدْعًا بمعنی عمدہ ہونا، اور یہاں ابدعتُ یہ صفت ہے ''فنون'' کی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) إِقْتَدَيْتُ: یہ إِقْتِدَاءٌ مصدر سے از افتعال بمعنی پیروی کرنا، دوسرے کے مانند کام کرنا۔ مجرد قَدْوٌ قَدْوًا و قُدْوَةً بمعنی قریب ہونا اور یہ واوی اور یائی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

(۸) لَمْ يَحْكِهَا: یہ حِكَايَةٌ مصدر سے بمعنی بیان کرنا، حکایت کرنا نقل کرنا۔ از باب ضرب۔

(۹) الْاَصْمَعِيْ: یہ ایک متبحر، نہایت زیرک، وبڑے ذہین وعقلمند عالم تھے، جن کا نام ابوسعید عبدالمالک بن قریب بن علی بن عاصم بن عبد الملک بن اصمع ہیں اپنے جدامجد کی طرف منسوب کر کے "اصمعی" کہلاتے ہیں، ان کو اشعار عرب بہت زیادہ تعداد میں مع اسماء شعراء یاد تھے، ان کی عادت تھی کہ عربی اصطلاحات اور خالص زبان کی تلاش میں جنگلوں میں مارے مارے پھرتے تھے، اور اہل بادیہ سے لطف زبان حاصل کیا کرتے تھے۔ خلیفہ ہارون الرشید کے خاص مقرب درگاہ ومصاحب تھے، ان کے متعلق مشہور ہے کہ چالیس ہزار نوادر قطعات ان کو یاد تھے۔ اور اصمع بمعنی لاغر، چونکہ یہ بھی لاغر تھا اس لئے ان کا نام اصمع رکھا گیا اور اصمع کے معنی سیف قاطع بھی ہے۔ یا بقول بعض یہ اصمع سے مشتق ہے بمعنی زیادہ ذکی وپختہ رائے اور اس میں یاء مبالغہ کی ہے نہ کہ یاء نسبت کی یہ امام مسلم کے استاد لغت میں سے ہیں۔

(۱۰) حَاكَهَا: یہ حَوْكًا، حِيَاكًا، حِيَاكَةً مصدر ہیں بمعنی کپڑا بننا، تاثیر کرنا۔ ومنه الحائِكُ بمعنی کپڑا بننے والا، اس کی جمع حاكة وحوكة ہیں۔

(۱۱) الْكُمَيْتُ: یہ بصورت تصغیر ان کا نام كُمَيت بن زيد الاسدى ہے، یہ بہت نازک خیال اور کثیر الاشعار شاعر گزرا ہے ان کے باپ حضرت زید، حضور ﷺ کے مداح تھے۔ اس کی نظمیں بہت طویل ہوتی تھیں اور قصائد بھی اچھے ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

(۲۱) تَخِذْتُهَا وُصْلَةً إِلَى مَا ... تَجْنِيهِ كَفِّي مَتَى اشْتَهَيْتُ

(۲۲) وَلَوْ تَعَافَيْتُهَا لَحَالَتْ ... حَالِي وَلَمْ أَحْوِ مَا حَوَيْتُ

ترجمہ:۔ (۲۱) بنایا میں نے ان کو (فنون سحر کو) وسیلہ، ہر اس چیز کی طرف، کہ پھل توڑ لیتا ہے میرا ہاتھ جب چاہتا ہوں، (جس چیز کو چاہتا ہوں حاصل کر لیتا ہوں)۔ (۲۲) اور اگر چھوڑ دیتا (ان حیلوں کو) تو البتہ بدل جاتا میرا حال اور نہیں جمع کر سکتا میں اس مال کو جو میں نے جمع کر لیا ہے۔

(۱) تَخِذْتُ: اس کا مادہ "تخذ" ہے بمعنی پکڑنا، لینا۔ ایک لغت اخذ بھی ہے۔ باب سمع سے، اگر اخذ باب نصر سے ہو تو اس کا معنی ہے لینا، پکڑنا۔

(۲) وُصْلَةٌ: (بضم الواو) مصدر ہے اس کی جمع وُصَلٌ ہے بمعنی تعلق اور دو چیزوں کو ملانے والی چیز، ہم سفر جماعت، دور کی زمین، الوُصلةُ: اى مايتوسل به الى الشىء اى وسيلة۔

(۳) تَجْنِيهِ: یہ جَنْيٌ مصدر سے از ضرب جنيًا: بمعنی پھل یا میوہ توڑنا۔ اگر مصدر جِنَايَةٌ ہے تو بمعنی جنایت کرنا، یہاں مراد "پھل چننے" کے ہیں۔ اور افتعال سے اِجْتِنَاءٌ بمعنی کسب کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) کَفِّیْ: یہ کَفٌّ سے، ہاتھ، پنجہ یا ہتھیلی مع انگلی اس کی جمع اَکُفٌّ، کُفُوْف وَاَکْفَاف آتی ہیں۔ یہ لفظ مؤنث ہے۔ کَفّ (ن) کَفًّا بمعنی روکنا، چونکہ انسان ہاتھ سے روکتا ہے اسلئے اس کو ''کف'' کہا جاتا ہے۔

(۵) اِشْتَهَیْتُ: اس کا مصدر اِشْتِهَاءٌ ہے از افتعال بمعنی خواہش کرنا۔ اس کا مجرد۔ شَهْوَةٌ خواہش، رغبت، جذبہ۔ شَهِیَ (س) شَهْوَةً خواہش کرنا، راغب کرنا۔

(۶) تعافیتُهَا: یہ ''عفت الشیء اذا کرهته'' سے مشتق ہے اس کا مصدر عِیَافَةٌ ہے۔ مجرد عَفَایَعْفُوْ (ن) عُفُوًّا بمعنی معاف کرنا، درگذر کرنا، مٹا دینا۔ اور یہ ''عفة'' سے ماخوذ ہے شیخ الادب فرماتے ہیں کہ یہاں صاحب سریشیؒ نے اس کی تحقیق میں غلطی ہے، اور تعافیت کا معنی ''کرهت'' لکھا ہے لیکن مجھے لغت میں یہ نہیں ملا اور آپ نے فرمایا کہ یہ ''عفت'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی کرهت ہے مگر یہ اجوف یائی ہے اور تعافیت ناقص ہے۔ بلکہ یہ مستقل فعل ہے بمعنی چھوڑ دینا اور انکار کرنا۔

(۷) لَحَالَتُ: (ن) حَوْلاً بمعنی ایک حال سے دوسری حالت کی طرف بدلنا، پلٹ جانا، حائل ہو جانا، متغیر ہو جانا۔ اور حَالٌ بمعنی کیفیت وہیئت۔ یہ مذکر ومؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے اور اس کے معنی گرم راکھ وکالی مٹی کے بھی آتے ہیں۔

(۸) اَحْوِیْ: حَوٰی یَحْوِیْ (ض) حَیًّا وحَوَایَةً بمعنی جمع کرنا، حاصل کرنا، یا مالک ہونا۔ ومنه حویت اور ''لم احوی'' یہ عطف ہے ''لحالت'' پر۔

☆......☆......☆

(۲۳) فَمَهِّدِالْعُذْرَأَوْفَسَامِحْ إِنْ كُنْتُ أَجْرَمْتُ أَوْجَنَيْتُ

(۲۴) ثُمَّ إِنَّهُ وَدَّعَنِي وَمَضَى وَاَوْدَعَ قَلْبِي جَمْرَ الْغَضَا

ترجمہ:۔ (۲۳) پس میرا عذر قبول کیجئے یا چشم پوشی کریں (معاف کیجئے) اگر میں نے کوئی جرم کیا یا کوئی قصور کیا ہو (اگرچہ میں خطا کار وگنہگار کیوں نہ ہوں)۔ (۲۴) پھر تحقیق کہ رخصت کیا اس نے مجھے اور چلا گیا اور امانت چھوڑ گیا ہے، میرے دل میں غضا درخت کی چنگاری۔

(۱) فَمَهِّدْ: یہ تَمْهِیْدٌ مصدر تفعیل سے بمعنی کسی کو عذر کرنے کا طریقہ سکھانا یا عذر قبول کرنا۔ یہاں یہی مراد ہے اور یہ مَهْدٌ سے ماخوذ ہے، مجرد فتح سے بمعنی بچھونا مَهَدَ (ف) مَهْدًا بمعنی ہموار کرنا، برابر کرنا، راستہ ہموار کرنا، تمہید کرنا۔ مهدالفراش بستر بچھانا۔

(۲) اَلْعُذْرُ: بمعنی وہ حجت جس کی بناء پر عذر کیا جائے، اس کی جمع اَعْذَار اس کے معنی غلبہ اور کامیابی کے بھی آتے ہیں۔ اسی سے جنگ کے موقع پر کہا جاتا ہے ''لمن العُذر'' یعنی کس کیلئے غلبہ ہے۔

(۳) فَسَامِحْ: صیغہ امر از مفاعلہ مصدر مُسَامَحَةٌ بمعنی چشم پوشی کرنا، معاف کر دینا، نرمی کا برتاؤ کرنا۔

(۴) اَجْرَمْتُ: یہ اِجْرَامٌ مصدر از افعال بمعنی جرم کرنا، خطا کرنا، یہ ''جُرْمٌ'' سے ماخوذ ہے اس کی جمع جُرُوْمٌ واَجْرَامٌ آتی ہیں، اور کبھی یہ قسم کے معنی میں آتا ہے، جیسے لاجرم لافعلن کذا یعنی بخدا میں ایسا کروں گا اور جرم وجنایت میں تھوڑا سا فرق ہے جرم وہ

Maktaba Tul Ishaat.com

گناہ ہے جو اپنے نفس سے تعلق رکھے (یعنی اپنا نقصان ہو) اور جنایت وہ گناہ ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے۔

(۵) جَنَيْتُ: یہ جِنَايَةٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی گناہ کا مرتکب ہونا۔ جس میں دوسرے کا نقصان بھی ہو اور جَنَايَةٌ کی جمع جنایات آتی ہے۔ قدمر تحقیقہ

(۶) وَدَّعَنِیْ: یہ تَوْدِيعٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی رخصت کرنا، کسی کو چھوڑ دینا، مجرد فتح سے وَدَعَ بمعنی چھوڑنا۔

(۷) مَضٰى يَمْضِيْ (ض) مَضٰى يَمْضُوْ (ن) مُضُوًّا ومُضِيًّا بمعنی جانا، خالی ہونا۔

(۸) اَوْدَعَ: از افعال مصدر اِيْدَاعٌ بمعنی ودیعت رکھنا، کسی کے پاس امانت رکھنا اور رکھوانا اور چھوڑ دینا اصل عبارت اس طرح ہے "اودع قلبی غمًّا مثل جمر الغضا"۔

(۹) جَمْرٌ: بمعنی چنگاری، انگارہ، یہ "جَمْرَةٌ" کی جمع ہے، جیسے تَمْرٌ جمع ہے تَمْرَةٌ کی اس کی جمع جَمَرَاتٌ آتی ہے۔ از نصر وضرب جَمْرًا بمعنی انگارہ دینا۔

(۱۰) اَلْغَضَا: یہ غَضَاةٌ کی جمع ہے یعنی جھاؤ کا درخت، یا یہ ایک درخت ہے جس میں آگ دیر تک جلتی رہتی ہے، جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے اور اس کی چنگاری دیر تک نہیں بجھتی۔ بقول بعض یہ ایک ہرے درخت کا نام ہے جس میں آگ ہوتی ہے اور یہ ایک وادی کا بھی نام ہے۔ یا بقول بعض یہ "اثل" یعنی جھاؤ (جس کو فارسی میں گز کہتے ہیں) کی قسم کا ایک درخت ہے۔

تمت المقامة الخامسة

بعون الله تعالٰى وتوفيقه

يوم الاثنين من حادى عشرونصف ساعةً ليلا.

و ۲۷ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ الموافق: ۵/۹/۱۹۹۴ئ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ الْمَرَاغِيَّةُ (وَتُسَمّٰى بِالْخَيْفَاءِ)

(چھٹا مقامہ مراغیہ ہے، اس کا نام ''خیفاء'' بھی ہے)

اس مقامہ کا خلاصہ

چھٹے مقامے کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ حریریؒ نے ایک خاص ادبی صنعت کا خط لکھا ہے۔ اس خط میں کمال یہ ہے کہ اس خط کا ہر پہلا کلمہ ایسے حروف پر مشتمل ہے جن میں نقطے نہیں ہیں اور دوسرے کلمہ کے تمام حروف نقطے والے ہیں، اور یہی خط اس مقامے کا ادبی معیار وخلاصہ ہے۔ واقعہ کی ترتیب اس طرح ہے کہ حارث بن ہمام ایک ادبی مجلس میں بیٹھے تھے، وہاں ذکر چل رہا تھا کہ موجودہ دور میں جتنے بھی ادیب ہیں وہ پرانے ادیبوں کے تابع، خوشہ چین اور مقلد ہیں، وہ اپنی طرف سے کوئی انوکھی اور نئی ادبی صنف ایجاد نہیں کرسکتے مجلس کے ایک کونہ میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا، اس نے کہا کہ تمہاری اس بات سے مجھے اتفاق نہیں، کیونکہ اس دور میں بھی ایسا ادیب موجود ہے جو کلام کی تمام اصناف پر قادر ہے، لوگوں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگا ''میں ہوں'' تو امتحان کے طور پر اس سے کہا گیا کہ اگر آپ اپنے دعوی میں سچے ہیں تو ایسا خط لکھیں جس میں ایک کلمے کے تمام حروف غیر منقوط اور دوسرے کے تمام حروف منقوط ہوں، تو انہوں نے کچھ دیر سوچا اور سامعین سے کہا کہ قلم و دوات اٹھاؤ اور لکھو، چنانچہ پورا خط اس طرح لکھوا دیا کہ پہلا کلمہ غیر منقوط اور دوسرا کلمہ منقوط تھا۔ اور یہ حیرت انگیز خط لکھ کر لوگوں نے اس سے اپنا تعارف پوچھا تو انہوں نے اشعار میں اپنا تعارف پیش کیا کہ میں ابوزید سروجی ہوں، حاکم کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے ابوزید سروجی کو مجلس ادبی کا نگران بنانا چاہا، لیکن انہوں نے اس سے معذرت کرلی اور اشعار میں کہا کہ شہر شہر گھومنا مجھے پسند ہے، کیونکہ حکام کے مزاج کا کچھ پتہ نہیں چلتا، کیونکہ وہ پل میں تابع فرمان تو پل میں نالاں ہوجاتے ہیں۔ اور اس مقامہ میں کل انیس (۱۹) اشعار ہیں۔

☆......☆......☆

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظَرِ بِالْمَرَاغَةِ، وَقَدْجَرٰى بِهِ ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ؛ فَأَجْمَعَ مَنْ حَضَرَمِنْ فُرْسَانِ الْيَرَاعَةِ.

ترجمہ:۔ حارث ابن ہمام نے بیان کیا ہے کہ میں حاضر ہوا (ایک مرتبہ) مجلس مناظرہ میں جو شہر مراغہ میں واقع ہے، اور بیشک جاری

Maktaba Tul Ishaat.com

تھا اس میں بلاغت کا ذکر (یعنی علم بلاغت کی بحث ہو رہی تھی) پس اتفاق کر لیا ان لوگوں نے جو حاضر تھے قلموں کے شہسواروں میں سے۔ (اہل قلم واہل کمال نے اتفاق کر لیا)

(۱) اَلْـمَـرَاغَةُ: بروزن سَـحَابَةُ یہ شہر مراغہ کی طرف منسوب ہے، جو آذر بائجان کے ایک شہر کا نام ہے یا آذر بائجان کے قریب واقع ہے، اور "بِالْمَرَاغَة" میں "با" بمعنی "فی" ہے، جو دیوان کی صفت ہے۔

(۲) اَلْخِيْفَاء: یہ ماخوذ ہے مِنَ الْخِيَفِ (بالتحریك) یعنی ایک آنکھ سفید اور دوسری کا سیاہ ہونا۔ اس مقامہ کو "خِيْفَاء" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس مقامہ میں ایک لفظ نقطہ والا اور دوسرا غیر منقوط ہے۔

(۳) حَضَرْتُ: از نَصَرَ، حُضُوْراً. حاضر ہونا، جانا، مر تحقیقہ مراراً۔

(٤) دِيْوَان: اس کی جمع دَوَاوِيْـن، دَيَـاوِيْن آتی ہیں، ابن اثیرؒ نے لکھا ہے کہ دیوان اس رجسٹر کو کہا جاتا ہے کہ جس میں لشکر اور اہل بخشش کے نام لکھے جاتے ہوں یا وہ کتاب جس میں شعر کے قصیدے جمع کئے جائیں، دفتر کچہری یعنی جہاں مقدمات کا فیصلہ ہوتا ہے یا امور سلطنت میں غور کیا جاتا ہے (پارلیمینٹ ہاؤس) یا وہ دفتر جہاں فوجیوں کے نام درج ہوں اسکے معنی عدالت اور کونسل کے بھی آتے ہیں، اگر دیوان سے مراد "دیاعا" کی تحقیق ہو (جیسے یہاں ہے) تو عدالت مراد ہے ورنہ اس سے مناظرہ مراد ہے۔

(۵) اَلنَّظَرُ: بمعنی دیکھنے کے ہیں۔ "دیوان النظر" ای موضع اجتماع الناس فیه للنظر فی امور الملك والتدبیر. یہاں "دیوان النظر" سے مراد مجلس مناظرہ ہے۔ اور نظر کبھی "تَـحَيُّر" کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قَـال تـعـالیٰ: فاخذتکم الصـاعقة وانتم تنظرون ای مشاهدون بالتحیر اور کبھی اس کے معنی انتظار کے بھی آتے ہیں۔ اور نظر "سمع" اور "کرم" سے بھی آتا ہے بمعنی غور سے دیکھنے کے۔

(٦) جَرىٰ: يَجْرِیْ (ض) جَرْيًا و جِرْيَاناً بمعنی جاری ہونا، چلنا۔ قدمر تحقیقه.

(۷) اَلْبَلَاغَةُ: یہ مصدر ہے "کرم" کا بمعنی بلیغ ہونا اور یہاں اس سے مراد "فصاحت و بلاغت کا کلام" ہے۔

(۸) فَاَجْمَعَ: یہ اجماع مصدر سے ماخوذ ہے از افعال بمعنی اتفاق کرنا اور پختہ ارادہ کرنا، جمع کرنے کے معنی میں نہیں آتا۔

(۹) فُرْسَان: یہ فارس کی جمع ہے جیسے "رُكْبَان" راکب کی جمع ہے بمعنی شہسوار، خلاف قیاس اس کی جمع "فَوَارِسُ" بھی آتی ہے، از "کرم" "فراسة و فُرُوْسَةً" بمعنی فن شہسواری میں ہوشیار ہونا، ماہر ہونا۔

(۱۰) اَلْيَرَاعَةُ: بمعنی ناتراشیدہ قلم (نرکل) یعنی وہ قلم جو کاٹ کر بنایا گیا ہو یہ جمع يَـرَاعٌ کی اور اس کے معنی چرواہے کی بانسری، قلم، بیوقوف، بزدل، جھاڑی، شتر مرغ کے بھی آتے ہیں "فرسان الیراعة" سے مراد "قلم کے شہسوار ہیں" یعنی اہل قلم و با کمال اشخاص ہیں۔

☆......☆......☆

وَاَرْبَـابِ الْـبَـرَاعَةِ، عَـلَـى اَنَّـهُ لَـمْ يَبْـقَ مَـنْ يُـنَقِّحُ الْاِنْشَاءَ، وَيَتَصَرَّفُ فِيْهِ كَيْفَ شَاءَ، وَلَا خَلَفَ، بَعْدَ السَّلَفِ، مَنْ يَبْتَدِعُ طَرِيْقَةً غَرَّاءَ.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور اہل کمال لوگوں نے اس بات پر کہ نہیں باقی ہے ایسا شخص جو عمدگی پیدا کرے انشاء میں (یعنی صاف تصنیف کر سکے) اور تصرف کرے اس میں جیسا چاہے (حسب منشاء کانٹ چھانٹ کر سکے) اور نہ کوئی خلف پیدا ہوا ہے سلف کے بعد (یعنی نہ اگلے لوگوں کا کوئی جانشین پیدا ہوا ہے) جو ایجاد کر سکے کوئی عمدہ طریقہ۔

(۱) اَرْبَابٌ: یہ رَبٌّ کی جمع ہے بمعنی پالنے والا، یہ صفت مشبہ بھی ہے اور مصدر بھی ہے بمعنی مالک، صاحب رَبًّا (ن) بمعنی تربیت کرنا، یہاں اس سے مراد "مالک" ہے اور جہاں رب مطلق بغیر اضافت کے مستعمل ہوتا ہے تو اس سے ذات خداوندی مراد ہوتی ہے اور جب اضافت کے ساتھ ہو تو اس سے مراد غیر خدا ہوتا ہے، جیسے: رب الدار، رب الفرس ورب الابل وغیرہ۔ وفی القراٰن: ارباب متفرقون خیرام اللہ الواحدالقھار.

(۲) اَلْبَرَاعَةُ: بمعنی فضیلت اور بزرگی کے ہے اور نصر سے بمعنی بڑھ جانا، فائق ہو جانا اور کرم سے بھی آتا ہے بَرَاعَةً و بُرُوْعاً بمعنی صاحب کمال ہو جانا اور "براعت" سے مراد بلاغت لیتے ہیں، کیونکہ اگر بری چیز کو بھی بلاغت کے ساتھ بیان کیا جائے تو بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ بَرَعَ(ن)، بَرِعَ(س)، بَرُعَ (ك) بَرَاعَةً و بُرُوْعاً بمعنی صاحب کمال ہونا و ماہر ہونا۔

(۳) لَمْ يَبْقَ: بَقِيَ يَبْقَىٰ(س) بَقَاءً بمعنی باقی رہنا۔ کمافی القراٰن: وَمَاعِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى.

(٤) يُنَقِّحُ: تَنْقِيْحٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی درست کرنا، ہڈی سے گودا نکالنا اور عیوب سے پاک کرنا، مجرد فتح سے بمعنی چھانٹنا، یہاں مراد پاکیزہ کرنے کے ہیں۔ تنقیح کہتے ہیں کھجور کے پتے کاٹ ڈالنا اور بقدر ضرورت کاٹنے کو "تھذیب" اور ضرورت سے زیادہ کاٹنے کو "تَشْذِيْب" کہتے ہیں۔

(٥) اَلْاِنْشَاءَ: بمعنی تصنیف کرنا، کتابت کرنا، رسائل کی تالیف کرنا، مضمون بنانا، یہ افعال کا مصدر ہے اس سے "علم الانشاء" مراد ہے۔ یقال انشاء الشیء جبکہ وہ نئی چیز پیدا کرے۔

(٦) يَتَصَرَّفُ: از تفعل، یقال تصرف فی الامر کسی معاملہ میں تصرف کرنا۔ مرتحقیقہ

(۷) شَاءَ: يَشَاءُ هٗ(ف) شَيْئًا، مَشِيْئَةً و مَشَائَةً و مَشَايَةً بمعنی چاہنا۔ اور صفت فاعلی کیلئے "شاءٍ" آتا ہے اور صفت مفعولی کے لئے "مَشِيْئٌ" آتا ہے، یقال شاء الله شیئا یعنی اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا اور تعجب کے وقت ماشاء اللہ کہا جاتا ہے۔

(۸) خَلَفٌ: (محرکۃ) بمعنی ولد یا ولد صالح۔ وفی القراٰن: فخلف من بعدھم خلف. مصدر از نصر بمعنی پیچھے رہنا، بعد میں آنا، پیچھے آنا۔ خَلْفٌ و خَلَافَةٌ بمعنی پیچھے آنے والا اور بقول بعض (بسکون اللام) وہ جو سابقین کے طریقہ پر چلے اور (بفتح اللام) وہ جو سابقین کے طریقہ پر نہ چلے اور بعض نے برعکس کہا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی جگہ پر مستعمل ہیں اور "وَلَا خَلَفٌ" یہ عطف ہے "لَمْ يَبْقَ" پر۔

(۹) سَلَفٌ: بمعنی گزرے ہوئے لوگ، اس کی جمع اَسْلَافٌ و سُلُوْفٌ ہے۔ کمافی القراٰن: فله ماسلف. سَلَفَ(ن) سَلْفاً و سُلُوْفاً بمعنی گزرنا، سابق ہونا، گزرے ہوئے لوگ جو ذوی القربیٰ یا آباء واجداد میں سے ہو اور اس کے معنی قرض اور ہر عمل

Maktaba Tul Ishaat.com

صالح کے بھی آتے ہیں اور سَلَفٌ (بفتح السین) مصدر بمعنی توشہ دان والجمع سُلُوْفٌ و اَسْلُفٌ اور سِلْفٌ (بکسر السین) بمعنی ہم زلف، ساڑھو جمع اسلاف اور "سُلَافٌ" (بضم السین) بمعنی عمدہ شراب۔

(۱۰) یَبْتَدِعُ: اس کا مصدر اِبْتِدَاعٌ ہے از افتعال بمعنی ایجاد کرنا اور "من یبتدع" یہ "خلف" کا فاعل ہے۔

(۱۱) طَرِیْقَةٌ: بمعنی عادت، مذہب، حالت، مستطیل کپڑا، بنا ہوا لمبا کپڑا، کھجور کا لمبا درخت، خیمے کا ستون، سائبان اور قوم کا شریف اور افضل، یہ واحد جمع دونوں میں مستعمل ہے۔ والجمع طَرَائِق. یقال هو طریقة قومه، وهم طریقة قومهم وهم طرائق قومهم.

(۱۲) غَرَّاءُ: یہ غُرَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پیشانی پر سفیدی کا ہونا، وہ گھوڑے جن کی پیشانی پر سفیدی کی نشانی ہو، یقال کف اغر من الخیل کہتے ہیں یا غَرَّاءُ یہ اَغَرُّ کا مؤنث ہے بمعنی خوبصورت و ہر چیز کا سفید و سردار اور شریف اور اَغَرُّ کی جمع غُرٌّ و غُرَّانٌ آتی ہیں۔

☆......☆......☆

اَوْيَفْتَرِعُ رِسَالَةً عَذْرَاءَ، وَاَنَّ الْمُفْلِقَ مِنْ كُتَّابِ هٰذَا الْاَوَانِ، اَلْمُتَمَكِّنَ مِنْ اَزِمَّةِ الْبَيَانِ، كَالْعِيَالِ عَلَى الْاَوَائِلِ.

ترجمہ:۔ یا کوئی نیا رسالہ نکال سکے (یا لکھے کوئی رسالہ جو کنواری لڑکی کے مشابہ ہو) اور تحقیق کہ وہ لوگ جو کہ ماہر ہیں کاتبوں میں سے اس زمانے کے، جو ماہر قادر ہیں فصاحت کی لگاموں کے (جن کے قبضہ میں فصاحت کی لگام ہے) مانند محتاج ہیں وہ پہلے لوگوں کے۔

(۱) یَفْتَرِعُ: افتراعٌ مصدر سے مشتق ہے از افتعال۔ یقال افترع البکر یعنی بکارت کا زائل کرنا، یا پھاڑ دینا، مجرد "فتح" سے ہے بمعنی چھڑنا، اترنا، اور بلند ہونا مصدر فَرْعاً و فُرُوْعاً یہاں پر اس سے مراد "ایجاد کرنا" ہے۔ اور مراد "ایک ایسا رسالہ لکھنا ہے جس کی طرف کسی نے سبقت نہیں کی ہو" یا یہاں نیا رسالہ کو "باکرہ عورت" سے تشبیہ دی ہے۔

(۲) رِسَالَةٌ: بمعنی صحیفہ، پیغام، پیغامبری، خط اور جمع رَسَائِل و رِسَالَاتٌ ہیں اور "افترع رسالة" سے مراد ایسا رسالہ لکھنا جس کی طرف کسی نے سبقت نہیں کیا ہو، اور یہاں نئے رسالہ کو "باکرہ عورت" سے تشبیہ دی ہے۔

(۳) عَذْرَاءُ: بمعنی کنواری لڑکی (بن بیاہی لڑکی) والجمع عَذَارِیٰ و عَذَارِی اور عَذْرَاتٌ آتی ہیں۔

(۴) اَلْمُفْلِقُ: ماہر ہونا یہ اِفْلَاقٌ مصدر سے ہے، از افعال بمعنی پھاڑنا، ماہر ہونا، عجیب کام کرنا۔ فَلَقَ (ض) فَلْقاً بمعنی چیرنا، پھاڑنا، فَلْقٌ بمعنی ٹکڑا اور اس کی جمع اَفْلَاقٌ ہے یہاں مراد ہے "حاذق، عجیب کام کرنے والا"۔ یقال شاعر مُفْلِقٌ یعنی نئی بات پیدا کرنے والا ہے، عجیب بات کہنے والا اور فَلَقَ اللّٰهُ الصُّبْحَ. پھاڑنا، عجیب کام کرنا۔

(۵) کُتَّابٌ: یہ جمع ہے کاتب کی اور کاتب کی جمع کَاتِبُوْنَ اور کَتَبَةٌ بھی آتی ہے بمعنی لکھنے والا عالم محرر۔ پیش کار اور کاتب اس کو بھی کہتے ہیں جو ادبیت میں ماہر ہو، اور کاتب خاص جو شاعر کے مقابلہ میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور کاتب کے ایک معنی یہ ہے کہ جو نثر میں ماہر ہو۔

(۶) اَوَانٌ: یہ جمع ہے "اٰنٌ" کی بمعنی وقت لحہ، زمان، لحظہ۔ اسکی جمع اٰوِنَةٌ، اَوَانَاةٌ بھی ہے۔ اٰنَ یَئِیْنُ (ض) اِئْناً بمعنی وقت کا آنا یا وقت کا ہونا۔

(۷) اَلْمُتَمَکِّنُ: از تفعل تَمَکُّنٌ مصدر ہے بمعنی قادر ہونے کے ہیں۔ اسکا صلہ جب "علیٰ" آتا ہے تو بمعنی قادر ہونے، قدرت رکھنے

Maktaba Tul Ishaat.com

کے استعمال ہوتا ہے، اور یہاں اس کے معنی قادر ہونے کے ہیں۔
(۸) اَزِمَّةٌ: یہ جمع ہے زِمَـامٌ کی بمعنی لگام نکیل، باگ اور مہار بھی ہے۔ از نصر بمعنی لگام لگانا۔ یہاں پر مراد "وہ ہے جس سے کوئی چیز باندھی جائے"۔
(۹) اَلْبَیَانُ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی فصیح گفتگو کرنا، جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے. بَیَانًا و تِبْیَانًا مصادر ہیں۔
(۱۰) اَلْعِیَالُ: یہ عَیِّلٌ (بتشدید الیاء) کی جمع ہے بمعنی فقیر محتاج کے ہیں، یہاں اس سے مراد متاخرین کا متقدمین کے محتاج ہونا ہے اور "کالعیال" یہ خبر اِنَّ ہے اور اس کی جمع عیائِل، عَالَةٌ اور عِیَالٌ بھی آتی ہیں۔
(۱۱) اَلْاَوَائِلُ: یہ اول کی جمع ہے اور اس کی جمع اَوَالٌ، اَوَّلُوْنَ بھی آتی ہیں بمعنی پہلا، اور مؤنث اولیٰ آتا ہے اس کی جمع اُوَلٌ اور اُوْلَیَاتٌ آتی ہیں، اوّل جب صفت واقع ہوتا ہے تو یہ غیر منصرف ہوتا ہے جیسے: لقیتہ عاماً اوّلَ اور اس کے علاوہ اور صورتوں میں منصرف ہوتا ہے۔ ما رأیتُ له اوّلًا ولا آخِرًا.

☆......☆......☆

وَلَوْ مَلَكَ فَصَاحَةَ سَحْبَانَ بْنِ وَائِلٍ، وَكَانَ بِالْمَجْلِسِ كَهْلٌ جَالِسٌ فِي الْحَاشِيَةِ، عِنْدَ مَوَاقِفِ الْحَاشِيَةِ، فَكَانَ كُلَّمَا شَطَّ الْقَوْمُ فِيْ شَوْطِهِمْ.

ترجمہ: اگرچہ وہ مالک کیوں نہ ہو سحبان بن وائل کی فصاحت کے، اور تھا مجلس میں ایک ادھیڑ عمر کا بڈھا جو بیٹھا ہوا تھا کنارے پر خدام کے بیٹھنے کی جگہ کے پاس، پس اس کی حالت یہ تھی کہ جب لوگ اپنے چکر میں دور ہوتے تھے (لوگ میدان کلام میں گردش کرتے تھے، حد سے آگے بڑھ جاتے تھے)
(۱) مَلَكَ: مالک ہونا از ضرب، تَمْلِیْكٌ تفعیل سے مالک بنانا و بننا، دینا، مر تحقیقہ۔
(۲) فَصَاحَةٌ: بمعنی کلام کا سلیس ہونا، جید اللغۃ ہونا، تعقید سے خالی ہونا۔ اس کی جمع فُصَحَاءُ، فِصَاحٌ آتی ہیں اور فصیح صیغہ صفت ہے، فَصَحَ (ف) فَصْحًا و فَصَاحَةً مصادر ہیں بمعنی جید اللغۃ ہونا اور نہایت طمطراق و روانی سے گفتگو کرنا. فَصَاحَةً (ك) فصیح ہونا، اور یہ لفظ فصاحت کرم سے متکلم، کلام اور کلمہ تینوں کی صفت واقع ہوتی ہے، جیسے رجل فصیح و کلام فصیح و کلمة فصیحة کرم سے خوش بیان اور فصیح ہونا۔
(۳) سَحْبَانُ بْنُ وَائِلٍ: یہ مشہور فصیح و بلیغ شاعر عرب میں گزرے تھے اور یہ قبیلہ بنو باہلہ سے تعلق رکھتے تھے، حضرت معاویہؓ نے ان کو عرب کے سب سے بڑے فصیح و بلیغ شاعر ہونے کی شہادت دی تھی۔
(٤) بِالْمَجْلِسِ: یہاں باء بمعنی "فی" ہے ای فی المجلس و الجمع مَجَالِسُ از ضرب۔ مر تحقیقہ
(۵) كَهْلٌ: میانہ سال، ادھیڑ عمر، جو نہ جوان ہو اور نہ بوڑھا۔ یہ تقریباً تیس (۳۰) سے چالیس (۴۰) تک کی مدت ہوتی ہے، بعض نے کہا کہ یہ تیس (۳۰) سے پچاس (۵۰) تک کی مدت ہوتی ہے۔ اس کی جمع کھول، کھلانا، کھلون آتی ہیں، فتح سے مصدر

Maktaba Tul Ishaat.com

كَهُلَا و كُهُوْلًا (ك) و كُهُوْلَةً بمعنی ادھیڑ عمر کا ہونا۔ والجمع كهال، كهلا اور كهلون ہیں از فتح و کرم۔ وفي القرآن: ويكلم الناس في المهد و كهلا. جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے "جنین"، جب پیدا ہو جائے تو "منفوس" اور اس کی ماں کو "نُفَسَاء" اور بچے کو "طفل" اور "رضیع" کہتے ہیں اور جب ذرا بڑا ہو جائے اور کچھ کھانے لگے تو جفر (حفعر) مؤنث جفرة ہے اور جب دودھ چھڑا دیا جائے تو "فطیم" اور جب کچھ طاقت آ جائے اور چلنے لگے تو "جَزّدَر" جب اس سے بھی بڑا ہو جائے تو "یافع" جب قریب البلوغ ہو تو "مُراهق" جب بالغ ہو جائے تو محتلم (حالم) جب چہرہ پر سبزا گنے لگے تو "طار" ہے. جب نکاح کی عمر سے تجاوز کر جائے، اور نکاح تک تو "عانس" ہے، پس جب اس سے بڑھ جائے چالیس سال کی عمر کو تو "کھل" ہے اور جب بالوں میں سفیدی آنے لگے تو "اشیب و اشمط" ہے، پھر "شیخ" ہے پھر "مسن" ہے، پھر "دالف" ہے یا تو (دانف) ہے، جب چھوٹے چھوٹے قدم چلنے لگے تو "هرف" ہے، پھر "حذف" ہے جب عقل بھی جاتی رہے۔ (کمافی افاضات و کنوز اعزازیہ)

(٦) اَلْحَاشِيَةُ: طرف، جانب، مجلس کے کنارہ کو کہتے ہیں والجمع حَوَاشِيْ، الحاشية بمعنی کنارہ، کونہ، اہل خانہ اور خاص لوگ، نوکر، خدمت گار والجمع حَوَاشٍ. حَشَا يَحْشُوْ (ن) حَشْوًا بمعنی بھرا ہونا، یا بھر جانا پُر ہونا اور اس میں دوسرے حاشیہ سے مراد بمعنی خادم مجازاً ہے۔

(٧) مَوَاقِفُ: یہ موقف کی جمع ہے بمعنی ٹھہرنے کی جگہ، از ضرب بمعنی ٹھہرنا و چپ چاپ کھڑا رہنا، اس کے اور معنی بھی آتے ہیں۔

(٨) شَطَّ: ای بَعُدَ. شطًّا و شُطُوْطًا (ن، ض) بمعنی دور ہونا، ظلم کرنا یا دور ہونا، حق سے تجاوز کرنا۔ کمافی حدیث ابن مسعود: لها مهر نساء ها لا وكس و لا شطط اى لا زيادة و لا نقصان. یہاں اس کے معنی تجاوز ہونے اور حد سے بڑھنے کے ہیں وفي القران: ولا تشطط.

(٩) اَلْقَوْمُ: لوگوں کی جماعت، والجمع اَقْوَامٌ و اَقَائِمُ، و اَقَاوِيْمُ و اَقَاوِمُ بھی آتی ہیں۔ اور "القوم" میں الف لام عہد کا ہے۔ ای من حضر.

(١٠) شَوْطَهُمْ: تیزی کے ساتھ چلنا، انتہاء، غایت، چکر، ایک مرتبہ دوڑنا، اسکی جمع اَشْوَاطٌ بمعنی بھڑکنا و مشتعل ہونا۔ وفي الحديث: طاف بالبيت سبعة اشواط. شَاطَ يَشُوْطُ (ن) شَوْطًا بمعنی بھڑکنا، مشتعل ہونا۔

☆......☆......☆

وَنَثْرُ الْعَجْوَةَ وَالنَّجْوَةَ مِنْ نَوْطِهِمْ، يُنْبِيْءُ تَخَازُرُ طَرْفِهِ، وَتَشَامُخُ اَنْفِهِ، اَنَّهُ مُخْرَنْبِقٌ لِيَنْبَاعَ.

ترجمہ:۔ اور بکھیر چکے اپنی عمدہ کھجواروں کو (اچھی باتوں کو) اور بری چھواروں کو (ردی باتوں) کو اپنے توشہ دانوں سے (اپنے منہ سے) خبر دیتا تھا اس کا (بوڑھے کا) گوشۂ چشم سے دیکھنا اور اس کی ناک چڑھانا (اس بات کی) کہ تحقیق وہ سر جھکانے والا ہے تا کہ حملہ کرے (کہ وہ بحث و مباحثہ کے لئے تیار ہے)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) نَشَرُوْا: اس کا مصدر نَشْرٌ ہے از نصر وضرب بمعنی بکھیرنا یا نثر میں گفتگو کرنا، نِثَار: وہ روپئے ہیں جو کسی کے سامنے اٹھانے کیلئے پھینک دئے جائے، اور ضرب سے اس کے معنی چھینکنے کے بھی آتے ہیں۔ یقال نثرت الدابة چوپایہ نے چھینکا اور ''نثروا العجوة والنجوة'' سے مراد ''عمدہ کلام اور ردی کلام کرنا ہے'' یا ''مذاق سے کلام کرنا'' ہے۔

(۲) اَلْعَجْوَةَ: عمدہ قسم کی کھجور کو کہتے ہیں، صاحب جوہری کی رائے ہے کہ عمدہ کھجوروں کی ایک قسم کا نام ہے، جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ رسول ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے اس کا پودا، درخت لگایا تھا، بقول بعض یہ درخت نہ مدینہ میں ہے اور نہ مکہ میں ہے اس کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ یہ عربی لفظ ہے یا نہیں، بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ عربی لفظ نہیں ہے بلکہ بصری ہے اور بقول بعض یہ عربی لفظ ہے۔

(۳) اَلنَّجْوَةَ: ردی قسم کے کھجور کو کہتے ہیں، اسی طرح ابن جھورؒ نے بیان کیا ہے کہ غالباً یہ لغت بصریہ ہے اسی وجہ سے یہ مشہور کتب لغت میں نہیں ہے، بعض نے کہا ہے یہ مطلق ردی چھوارہ ہے۔ (والتفصیل فی کنوز اعزازیہ)

(۴) نَوْطٌ: ٹوکری، توشہ دان یا اس قسم کا کوئی اور برتن ہو جس میں خرما وغیرہ ہو جو کجاوہ میں با آسانی لٹکایا جا سکے۔ والجمع اَنْوَاطٌ، نِیَاطٌ. نَاطَ یَنُوْطُ (ن) نَوْطاً، نِیَاطاً مصدر ہیں بمعنی لٹکانا کیونکہ چھواروں کی تھیلی (ٹوکری) بھی کجاوے میں لٹکائی جاتی ہے۔

(۵) یُنْبِئُ: یہ اِنْبَاءٌ مصدر ہے، ماخوذ نَبَاءٌ سے ہے از افعال بمعنی خبر دینا، عظیم الشان خبر، خبر سنانا۔ نَبَاءَ یَنْبِیءُ (ف) نَباءً، نُبُوْئاً مصدر ہیں بمعنی بلند ہونا اور مہتم بالشان خبر کو کہتے ہیں جو ذو فائدہ ہو جس کے ساتھ علم یا غلبہ ظن حاصل ہو جب یہ فوائد پائے جائے تو نباء کہتے ہیں ورنہ نہیں۔ وفی القراٰن: قل ھو نبأعظیم انتم عنه معرضون.

(۶) تَخَاذُرٌ: اس کے معنی ہے کسی کو گھور کر دیکھنا، یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی نگاہ تیز کر کے پلکوں کو سمیٹنا (گھورنا) خَزَرَ (ن) خَزْراً بمعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا و از سمع خَزَراً. یقال خزر عینه بمعنی اس کی آنکھ تنگ ہوگئی (گھورنا) والجمع خُزَرَاءُ۔

(۷) طَرْفٌ: بمعنی آنکھ یا کسی چیز کا کنارہ ہر شئے کا انتہاء۔ طَرَفَ (ض) طَرْفًا بمعنی دیکھنا۔ یقال طرف فلان اور طرف بمعنی کسی چیز کا کنارہ ہر چیز کی انتہاء والجمع اَطْرَافٌ اور ''عینٌ'' جس کی آنکھ بڑی ہو۔ وفی القراٰن: لایرتدالیھم طرفھم.

(۸) تَشَامُخٌ: تفاعل کا مصدر ہے بمعنی تکبر سے ناک چڑھانا یا ناک کو بلند کرنا اپنے کو بڑا سمجھ کر، یہ ''شَمْخٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی غرور، تکبر مجرد فتح سے ہے شَمْخاً وشُمُوْخاً مصدر ہیں تکبر کرنا۔ وفی الحدیث: فشمخ بانفه.

(۹) اَنْفٌ: بمعنی ناک، پہاڑ کا نکلا ہوا کونہ، اور ہر چیز کی ابتداء اس کی جمع اُنُوْفٌ، آنَافٌ و آنف. انف فلان از سمع بمعنی ناگوار سمجھنا۔

(۱۰) مُخْرَنبِقٌ: یعنی وہ شخص جو سر جھکائے کسی دشوار کام کو سوچ رہا ہو۔ اس کا مصدر اِخْرِنْبَاقٌ (ابر نشاق) یعنی بغیر کسی رکاوٹ کے زمین پر بیٹھنا۔ یا سر جھکانا اور زمین سے چمٹنا از اِفْعِنْلَالٌ اس کے معنی سر جھکانے اور زمین سے چمٹنے کے ہیں۔

(۱۱) لِیُنْبَاعَ: یہ افعال سے، بَوْعٌ سے مشتق ہے، باع کے معنی ہے مسافت (بین المنکبین) یا ممتد ہونا۔ بَاعَ یَبُوْعُ (ن) بَوْعاً بمعنی باع پھیلانا، بچھانا (ن) بَوْعاً بمعنی بخشش کیلئے ہاتھ کھولنا۔ جمع اَبْوَاعٌ، بَاعَاتٌ وبِیْعَانٌ۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

وَمُجْرَنْمِزٌ سَيَمُدُّ الْبَاعَ، وَنَابِضٌ يَبْرِيْ النِّبَالَ، وَرَابِضٌ يَبْغِي النِّضَالَ، فَلَمَّا نُثِلَتِ الْكَنَائِنُ.

ترجمہ:۔ اور سمٹ کر بیٹھنے والا ہے کہ عنقریب دراز کریگا دونوں ہاتھوں کو اور کمان چڑھانے والا ہے، درست کر رہا ہے تیروں کو (بحث کرنے کے لئے گویا تاک میں ہے) اور گھٹنے ٹیکے ہوئے تیراندازی کی فکر میں ہے، (بات کرنے بحث ومباحثہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے، پس جبکہ خالی ہوگئے تمام ترکش (یعنی کلام کے ظروف)۔

(۱) مُجْرَنْمِزٌ: بروزن مُجْلَوِّذٌ صیغہ اسم فاعل بمعنی کودنے کیلئے ہاتھ پیر کا سمیٹنے والا، بعض نے مُقْشَعِرٌّ کے وزن پر بتایا ہے۔ اسکا مصدر اِجْرِمّازٌ ہے از باب اجلواذ بمعنی سکڑنا، بعض حصہ کو بعض حصہ سے ملانا، برگشتہ ہونا، پکڑ کر بیٹھنا، دامن سمیٹ کر بیٹھنا۔

(۲) سَيَمُدُّ: اس کا مصدر ہے مَدٌّ بمعنی کھینچنا، پھیلانا، دراز کرنا اور بڑھانا۔ یمد (ن) یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) اَلْبَاعُ: بمعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مقدار والجمع اَبْوَاعٌ، بَاعَاتٌ، بِيْعَانٌ، اور ''سیمد الباع'' یہ کنایہ ہے کودنے اور حملہ کرنے سے۔

(٤) نَابِضٌ: اس کا اصل معنی ہے حرکت دینا، صیغہ اسم فاعل اس کا مصدر نَبْضٌ بمعنی کمان کو اس طرح کھینچنا کہ اس سے آواز نکلے یا کمان کا چلہ کھینچنا، نَبَضَ (ض) نَبْضًا و نَبَضَانًا مصدر حرکت کرنا۔ نابض جو شخص تیر کو پھینکنے کیلئے کھینچے والجمع نَبْضَةٌ، نَبَّاضٌ وَنَابِضُوْنَ ہیں اور یہاں ''نابض'' سے مراد تیر مارنے والا ہے۔

(۵) يَبْرِيْ: ازضرب بَرْيًا بمعنی چھیلنا، صاف کرنا یقال بری السهم و القلم یعنی قلم بناتے وقت جو ریزہ گرتا ہے۔

(٦) اَلنِّبَالَ: نَبْلٌ کی جمع ہے اور نَبْلٌ اس کا واحد نَبْلَةٌ ہے بمعنی تیر اس کی جمع اَنْبَالٌ و نَبْلَانٌ بھی آتی ہیں بمعنی تیر از نصر نَبْلًا مصدر ہے بمعنی تیر مارنا، تیر چلانا۔

(۷) رَابِضٌ: صیغہ اسم فاعل ہے ازضرب رَبْضًا و رُبُوْضًا و رَبْضَةً مصادر ہیں بمعنی گھٹنے ٹیک کر بیٹھنا۔

(۸) يَبْغِيْ: ازضرب بُغْيَةً و بُغَايَةً مصدر ہیں بمعنی طلب کرنا، مر تحقیقہ۔

(۹) اَلنِّضَالَ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی تیر پھینکنا، نَاضَلَةً، مُنَاضَلَةً و نِضَالًا بمعنی آپس میں تیر پھینکنا، مجرد نصر سے نَضْلًا مصدر ہے بمعنی تیراندازی میں سبقت لیجانا اور غلبہ حاصل کرنا۔

(۱۰) نُثِلَتْ: ازضرب ونصر مصدر نَثْلًا ہے بمعنی جھاڑ دینا، نکال دینا اور خالی ہونا، یہاں لوگوں کے اذہان کو کنائن سے تشبیہ دی ہے ''کن'' بمعنی ترکش اور اس کی جمع کنانات آتی ہے۔

(۱۱) اَلْكَنَائِنُ: یہ كِنَانَةٌ کی جمع ہے بمعنی تیردان، ترکش خواہ لکڑی کا ہو یا چمڑے کا۔ كَنَّ يَكُنُّ (ن) كَنًّا و كُنُوْنًا چھپانا، پوشیدہ کرنا اور كِنٌّ (بحر الکاف) بمعنی کوٹھری، حجرہ، کمرہ اور گھر جمع اَكْنَانٌ و اَكِنَّةٌ ہیں یعنی وہ چیز جس میں کسی چیز کی حفاظت کی جائے، اور اسکو ڈھک کر رکھا جائے۔ وفی القرآن: وجعل لكم من الجبال اكناناً.

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

وَفَاءَتِ السَّكَائِنُ، وَرَكَدَتِ الزَّعَازِعُ، وَكَفَّ الْمُنَازِعُ، وَسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ، وَسَكَتَ الْمَزْجُوْرُ وَالزَّاجِرُ.

ترجمہ:۔اور واپس ہوئے ان لوگوں کے سکون (سناٹا چھا گیا مجلس میں) اور تیز ہوائیں رک گئیں اور رک گئے جھگڑا کرنے والے (جھگڑے) سے اور رک گئی غصہ کی آوازیں (شور وغوغا بند ہو گیا) اور چپ ہو گئے غالب و مغلوب (جس کو ڈانٹا گیا اور ڈانٹنے والا)۔

(۱) فَاءَتِ: ای رَجَعَتْ فَاءَ يَفِيْءُ (ض) فَيْئًا بمعنی لوٹنا، واپس ہونا، اور فاء ت یہ مہموز اللام ہے اور اجوف واوی ہے بمعنی لوٹنا، اور اگر اجوف یائی ہے تو اس کے معنی سایہ کے ہٹ جانے کے آتے ہیں و منه الفیء بمعنی سایہ کیونکہ وہ بھی لوٹتا ہے۔ و منه الفيئة بمعنی وہ جماعت جو ایک دوسرے کی مدد کرے، قوت حاصل کرنے کی غرض سے ایک دوسرے کی طرف رجوع کرے و فی القرآن: کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله.

(۲) اَلسَّكَائِنُ: یہ سَكِيْنَةٌ کی جمع ہے بمعنی سکون، وقار و ہیبت بھی ہے عزت و اطمینان۔ سکنا و سکونا (ن) مصدر ہیں بمعنی ٹھہرنا و آرام کرنا اور سُكَّان بھی سَكِيْنَةٌ کی جمع ہے۔ قال تعالیٰ: فانزل السكينة عليهم.

(۳) رَكَدَتْ: اس کا مصدر ''رُكُوْدٌ'' ہے اس کے اصلی معنی آفتاب اور کشتی کے ٹھرنے کے ہے اب اس کا معنی مطلق ٹھہرنا از نصر و منه الماءُ الراكدُ بمعنی ٹھہرا ہوا پانی۔

(۴) اَلزَّعَازِعُ: یہ زَعْزَعَةٌ کی جمع ہے از باب بعثر بمعنی حرکت دینا اور منع کرنا اسکے اصلی معنی ہے وہ تیز و تند ہوا جو چیزوں کو ہلا ڈالے یعنی آندھی، یہاں مقصود یہ ہے کہ اہل مجلس نے کلام ختم کر دیا اور خاموش ہو گئے یا خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ زعزعة وہ ہوا جو تیز چلے۔

(۵) كَفٌّ: مصدر ہے از نصر بمعنی روکنا اور اسکے معنی روک دینا، واپس آنا، روکنا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوا ہے۔ کف بمعنی ہتھیلی و الجمع اَكُفٌّ، اَكْفَاف، كُفَّ یہ معروف و مجہول دونوں طرح ہو سکتا ہے۔

(۶) اَلْمُنَازِعُ: صیغہ اسم فاعل از مفاعلہ اس کا مصدر نِزَاعٌ ہے بمعنی جھگڑا کرنے والا مجرد نَزَعَ نَزْعًا (ض) سے بمعنی پھینکنا۔ اور امتنع المنازع و منع منازعة بمعنی منازعہ و مجادلہ کرنا اگر مجرد میں مصدر نزاعا و نُزُوْعًا (ض) ہو تو بمعنی مشتاق ہونا۔

(۷) سَكَنَتْ: از نصر سکون۔ سَكَنٌ مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا و ساکن ہو جانا، وقد مر تحقیقہ۔

(۸) اَلزَّمَاجِرُ: ای اصوات شديدة از باب بعثر، زَمْجَرَةٌ مصدر ہے بمعنی سخت آواز دینا، جمع ہے زَمْجَرَة کی بمعنی بہت زیادہ چیخنا، چلانا، سخت آواز اور غصہ اس کی جمع زَمَاجِيْر بھی آتی ہے اور یہ اصل میں زَجْرٌ سے مشتق ہے اور اس میں میم لاحق کر دی گئی ہے۔

(۹) سَكَتَ: اس کے مصادر سَكْتًا و سُكُوْتًا و سُكَاتَةً و سَاكُوْتَةً (ن) ہیں بمعنی خاموش ہونا، چھپ ہو جانا۔

(۱۰) اَلْمَزْجُوْر: مفعول۔ زَجَرَ (ن) زَجْرًا مصدر ہے، روکنا، منع کرنا، ڈانٹنا۔ یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہے. المزجور بمعنی المغلوب. الزاجر بمعنی غالب۔ وفی القرآن: فانما هي زجرة واحدة. اور الزاجر اسم فاعل ہے بمعنی غالب بمعنی ڈانٹنے والا۔ اور نصر سے بمعنی غالب آنا اور مزجور اسم مفعول ہے بمعنی مغلوب۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

اَقْبَلَ عَلَی الْجَمَاعَةِ، وَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا، وَجُزْتُمْ عَنِ الْقَصْدِ جِدًّا، وَعَظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتَ، وَاَفْتَتُّمْ فِي الْمِيْلِ اِلٰی مَنْ فَاتَ.

ترجمہ:۔ تو متوجہ ہوا وہ (بوڑھا) لوگوں کی طرف اور کہا بیشک تم لوگ لائے ہو عجیب بات (خدا کی قسم تم لوگوں نے نا معقول بات درمیان میں کہی) اور تجاوز کیا تم نے میانہ روی سے (تم راہ راست سے بہت دور ہو گئے ہو) اور تم نے بہت بڑا خیال کیا ہے بوسیدہ ہڈیوں کو، اور تجاوز کیا تم نے مائل ہونے میں ان لوگوں کی طرف جو فوت ہو گئے (فوت شدہ لوگوں کی محبت میں تم لوگوں نے غیر ضروری کلام کیا)۔

(۱) اَقْبَلَ: یہ اقبال مصدر سے ہے از افعال بمعنی متوجہ ہونا، سامنے آنا، رخ کرنا۔ اور اقبل علی الجماعة یہ "لَمَّا" کا جواب ہے۔

(۲) اَلْجَمَاعَةُ: اس کی جمع جماعات ہے، از فتح بمعنی لوگوں کی گروہ، جماعت، اکٹھا ہونا، جمع ہونا اور اجتماع یا مبالغہ ہے جامع کے یا مجموعہ کے معنی میں ہے یا جمع اسم ظرف بمعنی مجتمع، غرضیکہ سب الفاظ میں اجتماع موجود ہے۔

(۳) جِئْتُمْ: جَاءَ يَجِيْءُ (ض) جِيْئًا، جِيْئَةً، مَجِيْئًا و مَجِيْئَةً مصادر ہیں بمعنی آنا۔ جاء بہ بمعنی لانا، مؤنث جائیة ہے اور مجیئة اور اِتْیان میں تھوڑا سا فرق ہے۔ والاتیان المجئی بسھولة فالمجئی اعم. لقد جئتم شیئا الخ یہ جواب قسم ہے عبارت محذوف کا ای جاء جیئة مجیئاً.

(۴) شَيْئًا: بمعنی چیز، والجمع اشیاء۔ سمع سے۔ مر تحقیقه.

(۵) اِدًّا: سخت و دشوار کلام، مصیبت، امر منکر، وہ امر جو گھبرا ڈالے۔ قَالَ تَعَالٰی: لقدجئتم شَيْئًا اِدًّا. ای امرا منکرا والجمع اِدَادٌ، اِدَدٌ، اَدًّا مصدر ہے (ن، ض) بمعنی مصیبت میں ڈالنا، بوجھل کر دینا۔ اِدٌّ یہ صیغہ صفت ہے بمعنی شئے منکر۔

(۶) جُزْتُمْ: اس کا مصدر جَوْزٌ ہے بمعنی گزر جانا، تجاوز کرنا، آگے بڑھنا۔ از نصر اس کا صلہ ن و علی آتا ہے، تو اس کے معنی تجاوز کرنے کے آتے ہیں اور کبھی یہ جواز سے ماخوذ ہوتا ہے، جسکے معنی جائز ہونے کے ہیں، اور یہاں جَوْزٌ سے ہیں جسکے معنی وسط کے ہیں۔

(۷) اَلْقَصْدُ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی ارادہ کرنا یا اوسط درجہ کی چال چلنا، یہاں یہی مراد ہے۔

(۸) جِدًّا: (بکسر الجیم) بمعنی کوشش، سنجیدگی، اچھی طرح ثابت شدہ، واقعی بات جو ہزل کی ضد ہے اور جَدٌّ (بالفتح) بمعنی دادا، نانا والجمع اَجْدَادٌ، جُدُوْدٌ، جَدُوْدَةٌ. جُدٌّ (بضم الجیم) بمعنی حصہ۔ جَدًّا (ض) بمعنی بڑے مرتبے والا ہونا، اور "جدا" یہ صیغہ صفت مفعول مطلق ہے ای جَوَازًا جِدًّا. جَدَّ جَدًّا (ض) جِدَّةً بمعنی نیا ہونا، تازہ ہونا جَدَّ (ض) جَدًّا بمعنی کاٹنا۔ جَدَّ (ن) جِدًّا بمعنی کوشش کرنا، محنت کرنا۔

(۹) عَظَّمْتُمْ: یہ تعظیم مصدر ہے از تفعیل بمعنی بڑا سمجھنا، تعظیم کرنا، توقیر کرنا اور عَظُمَ (ك) عظَامَةً بمعنی بڑا ہونا۔ وفی التنزیل: فکسونا العظام لحمًا.

(۱۰) اَلْعِظَام: یہ اَعْظَمٌ کی جمع ہے، اور یہ عَظْمٌ کی جمع ہے بمعنی ہڈی اصل میں ہر بڑی چیز کو کہتے ہیں اور اس کی جمع اَعْظَمٌ و عِظَامَةٌ

Maktaba Tul Ishaat.com

بھی آتی ہے از کرم بمعنی بڑا ہونا اور نصر سے بمعنی ہڈی کھلانا۔

(۱۱) اَلرُّفَاتِ: بمعنی بوسیدہ ہڈی، یا ہر وہ چیز جو شکستہ اور بوسیدہ ہو۔ رَفَتَ (ض، ن) رَفْتًا بمعنی کہنہ ہونا یا شکستہ ہونا اور یہ لازمی ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے وَرُفَاتٌ بمعنی بوسیدہ ہڈی۔ رَفَةٌ ای کَسْوَةٌ اور یہ مادہ جہاں بھی ہو، کسر کے معنی ہونگے۔ وفی القران: أئذا كنا عظاما ورفاتا۔

(۱۲) اِفْتَتُّمْ: یہ فوت سے ماخوذ ہے، از افتعال بمعنی فوت کرنا، تجاوز کرنا۔ اِفْتِيَاتٌ مصدر ہے مجرد۔ فَاتَ يَفُوْتُ (ن) فَوْتًا وفَوَاتًا فوت کردینا۔ قَالَ تَعَالىٰ: وان فاتكم شيء من ازواجكم الى الكفار۔ اور یہاں تجاوز کرنا مراد ہے۔

(۱۳) اَلْمَيْلُ: مائل ہونا، مصدر ہے از ضرب مائل ہونا، لوٹنا، رغبت کرنا (مال اليه) مَيْلًا، تَمِيْلًا، مَيَلَانًا، مَيْلُوْلَةً، مُمِيْلًا بمعنی لوٹنا۔

☆......☆......☆

وَغَمِصْتُمْ جِيْلَكُمْ الَّذِيْنَ فِيْهِمْ لَكُمُ اللِّدَاتُ، وَمَعَهُمْ اِنْعَقَدَتِ الْمَوَدَّاتُ، اَنَسِيْتُمْ يَاجَهَابِذَةَ النَّقْدِ، وَمَوَابِذَةَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ.

ترجمہ:۔ اور حقیر سمجھا ہے تم نے اپنی جماعت کو جن میں کچھ تمہارے ہم عصر ہیں اور ان کے ساتھ تمہاری دوستی قائم ہو چکی ہے اے پرکھنے والے! ماہرین (ماہرین کو پرکھنے والوں) اور اے صاحبان حل وعقد کیا تم بھول گئے (اے کھولنے باندھنے کے حاکموں) کیا بھول گئے ان چیزوں کو۔

(۱) غَمَصْتُمْ: یہ غَمْصٌ مصدر سے (از ضرب وسمع) بمعنی حقیر سمجھنا، حقارت کرنا، ڈبودینا، ناشکری کرنا۔

(۲) جِيْلَكُمْ: جِيْلٌ واحد ہے اس کی جمع اَجْيَالٌ وجِيْلَانٌ آتی ہیں بمعنی لوگوں کا گروہ، صدی، ہم زمانہ، اہل زمانہ، ایک زمانے کے لوگ، اور ''الذين'' صفت ہے جیل کی اور اس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے۔ ای لداتكم یہ جمع لدة کی ہے ای الذي ولد معك من غير بطن واحد۔

(۳) اَللِّدَات: یہ صفات کے وزن پر ہے یہ لِدَةٌ کی جمع ہے اس کی جمع لِدُوْن بھی آتی ہے بمعنی ہم زاد جن کی ایک ساتھ پیدائش ہوئی ہو، ہم عصر وہم عمر، ایک ساتھ پرورش یافتہ یہ اصل میں وَلَدٌ تھا اس کا تثنیہ لِدَانِ اور تصغیر وُلَيْدُوْنَ، وُلَيْدَاتٌ ہیں. وَلَدَيَلِدُ (ض) لِدَةً وَلَادَةً، وِلَادًا ومَوْلِدًا بمعنی بچہ جننا، وضع حمل ہونا۔

(۴) اِنْعَقَدَتْ: انعقاد مصدر سے ہے از انفعال بمعنی منعقد ہونا، گرہ لگنا۔ مجرد نَقْدًا (ن) بمعنی پرکھنا، نقد ادا کرنا، تنقید کرنا۔ اگر عَقَدَ (ض) يَعْقِدُ سے ہو تو بمعنی باندھنا۔

(۵) اَلْمَوَدَّاتُ: یہ مَوَدَّةٌ کی جمع ہے بمعنی دوستی اور کسی چیز کی پرزور خواہش کرنا، محبت کرنا۔ از سمع اور ''المودات'' میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای موداتكم (س) بمعنی محبت کرنا۔

(۶) اُنْسِيْتُمْ: یہ اِنْسَاءٌ مصدر سے، از افعال بمعنی بھلادینا۔ اور اگر سمع سے ہو تو اس میں ہمزہ استفہام کا ہوگا، اور یہ جملہ انشائیہ ہوگا،

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اگر ہمزہ استفہامیہ نہ مانا جائے تو جملہ خبریہ ہوگا بہر حال انشائیہ کی صورت میں ہمزہ ضرور ہوگا چاہے افعال سے ہو یا سمع سے، مجرد سمع سے ہے بمعنی بھول جانا۔

(۷) جَهَابِذَةٌ: یہ جمع ہے جَهْبَذٌ کی بمعنی ماہر، عقلمند، حاذق کھرے، کھوٹے کو پرکھنے والا اس کی جمع جَهَابِذَاتٌ بھی آتی ہے۔

(۸) اَلنَّقْدُ: یہ مصدر ہے بمعنی پرکھنا از نصر نَقْدًا و تَنْقَادًا بمعنی کھرے کھوٹے کی پہچان کرنا، پرکھنا۔ یہاں نقد بمعنی منقود ہے اور اس کی جمع نُقُوْدٌ ہے۔

(۹) مَوَابِذَةٌ: بمعنی کثیر الجاہ جمع موبذ کی ہے (بفتح المیم و کسر الباء) بمعنی حاکم اور (بفتح الباء) فارسی کا لفظ ہے اس کے اصلی معنی مجوسی حاکم کے ہیں اب حاکم یہود، فقیہ فارس کو کہتے ہیں یہ عجمی لفظ ہے اور صاحب قاموس نے اس لفظ کو (و، ب، ذ) کی فصل میں بیان کیا ہے اور صاحب اقرب الموارد نے ان پر یہ اعتراض کیا ہے کہ صاحب قاموس کو (م، و، ب، ذ) کی فصل میں اس کو بیان کرنا چاہیے تھا۔

(۱۰) اَلْحَلُّ: حُلُوْلٌ سے مشتق ہے بمعنی کھولنا از نصر، مر تحقیقہ۔

(۱۱) اَلْعَقْدُ: یہ مصدر ہے بمعنی باندھنا از ضرب، مر تحقیقہ۔

☆......☆......☆

مَا اَبْرَزَتْهُ طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ، وَبَرَّزَ فِيْهِ الْجَذَعُ عَلَى الْقَارِحِ، مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمُهَذَّبَةِ، وَالْاِسْتِعَارَاتِ الْمُسْتَعْذَبَةِ.

ترجمہ:۔ جن کو ظاہر کیا ہے طبائع جدیدہ نے (نئی نئی باتوں کو ایجاد کرنے والی طبعیتوں نے) اور غالب آ گیا ہے اس میں دو سالہ بچے، پانچ سالہ بچے پر (جس میں جوان بوڑھے پر غالب رہا) یعنی وہ مہذب عبارتیں ہیں اور ان استعارات میں (تشبیہ) جو شیریں سمجھی گئی ہے۔

(۱) اَبْـرَزَتْهُ: مفاعلہ سے مُبَارَزَةٌ بمعنی مقابلہ کرنا، تَبَرُّزٌ تفعل سے بمعنی پاخانہ کرنا۔ ابراز مصدر از افعال بمعنی نکالنا، ظاہر کرنا، پیش کرنا، ایجاد کرنا، پیدا کرنا مجرد کرم سے بَرَزًا و بَرَازَةً بمعنی فضل یا شجاعت میں اپنے ہم عمروں سے فوقیت لے جانا، بڑھ جانا۔ بَرَزَ (ن) بُرُوْزًا و بَرْزًا بمعنی ظاہر ہونا، مشہور ہونا، نمایاں ہونا، ابھرنا اور "مـا ابـرزتـه" یہ مفعول ثانی ہے "انسیتم" کا اگر یہ باب افعال سے ہو، اور اگر یہ سمع سے ہے تو مفعول بہ ہے۔

(۲) طَوَارِفُ: یہ طَارِفَةٌ کی جمع ہے بمعنی طبائع جدیدہ، نئی طبیعتیں، طَرِيْفٌ از کرم بمعنی جدید ہونا، عمدہ ہونا۔ اور یہاں اس سے مراد نئی چیز ہے، اور طَوَارِفُ القرئح ای طبائع جدیدۃ اور طوارف القرائح میں اضافۃ الصفت الی الموصوف ہے ای القرائح الطوارف۔

(۳) اَلْقَرَائِحُ: یہ قَرِيْحَةٌ کی جمع ہے بمعنی طبیعت اور "قَرْحٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی زخمی کرنا، کیونکہ طبعیت ہی میں زخم ہوتا ہے، از فتح وسمع اور یہاں اضافت صفت الی الموصوف ہے، اور اس کے معنی ہر چیز کے اول، اور کنویں کے پہلے پانی کے بھی آتے ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) بَرَّزَ: یہ تَبرِیزٌ مصدر سے ہے از تفعیل بمعنی غالب آنا، میدان میں سبقت لے جانا، مجرد کرم سے ہے بَرَازَۃً بمعنی فوقیت و سبقت لے جانا، غالب کر دینا۔

(۵) اَلْجَذَعُ: چھوٹی عمر کا چوپایہ، نوجوان جانور، گھوڑے کا نوعمر بچہ جو دوسرے سال میں لگ جائے، یا نوجوان، والجمع جِذَاعٌ، جُذْعَانٌ۔ جَذَعَ (ف) جَذْعًا۔ یقال جذعة الدابة جانور کو بغیر چارہ کے بند کرنا، جذع گھوڑے کا نوعمر بچہ جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو اور "قارح" پانچویں سال والا بچہ کو کہتے ہیں اور رِبَاع جو چوتھے سال میں لگ جائے، پھر آخر عمر تک کے گھوڑے کو مذك کہتے ہیں۔

(۶) اَلْقَارِحُ: وہ سم دار یا کھر دار جانور جس کے مسوڑھے پھٹ کر دانت نکل آئے ہو مثل شتر و درندہ والجمع قَوَارِحُ و مَقَارِيْحُ قَرَحَ از فتح و سمع بمعنی مسوڑھوں سے دانت نکلنا، مؤنث قَارِحَةٌ جمع قارحات، واضح ہو، کہ گھوڑے کا بچہ جب پیدا ہو تو اس کو "مهره" کہتے ہیں پھر "فلو" کہتے ہیں پھر جب سال پورا ہو تو "حولی" اور دوسرے سال میں لگ جائے تو "جزع" تیسرے میں لگ جائے تو "ثنی" کہتے ہیں چوتھے سال میں لگ جائے تو "رِباع" پانچویں سال میں ہو تو "قَارِح"، پھر اخیر عمر تک "مذك" کہتے ہیں۔

(۷) اَلْعِبَارَاتُ: یہ عِبَارَۃٌ کی جمع ہے بمعنی الفاظ جو معنی پر دلالت کرے، بیان۔ عَبَرَ (ن) عَبْرًا، عُبُوْرًا و عِبَارَۃً مصادر بیانات، یقال عَبَّرَ الرویاء خواب کی تعبیر یا تفسیر بیان کی۔ "عبارت" یہ عبر کا اسم ہے یعنی معنی پر دلالت کرنے والے الفاظ۔

(۸) اَلْمُهَذَّبُ: تَهْذِيْبٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی وہ بات جو زوائد سے خالی ہو۔ هَذَبَ (ض) هَذْبًا بمعنی صاف کرنا، قطع کرنا اور المهذب بمعنی مزین، پاکیزہ، نفیس وغیرہ۔

(۹) اَلْاِسْتِعَارَاتُ: یہ استعارۃ کی جمع ہے بمعنی کسی چیز کو عاریت لے لینا، اور یہ "عَارٌ" سے مشتق ہے جس کے معنی شرم کے ہیں اصطلاح میں استعارہ کہتے ہیں اس عبارت کو جس میں ایک چیز بول کر دوسری مراد لیجائے، اور دونوں کے درمیان قرینہ مانعہ اور علاقہ تشبیہ موجود ہو۔

(۱۰) اَلْمُسْتَعْذَبَةُ: بمعنی شیریں سمجھا گیا یہ "عَذْبٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی میٹھا، عمدہ۔ کقولہ تعالیٰ: هذا عذب فرات۔ المستعذبة از استفعال بمعنی شیریں سمجھا گیا از سمع و کرم اس کے اصلی معنی ہے روکنا، دفع کرنا۔ کما مر تحقیقہ

☆......☆......☆

وَالرَّسَائِلِ الْمُوَشَّحَةِ، وَالْاَسَاجِيْعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ، وَهَلْ لِلْقُدَمَاءِ اِذَا اَنْعَمَ النَّظَرَ، مَنْ حَضَرَ غَيْرُ الْمَعَانِي الْمَطْرُوْقَةِ الْمَوَارِدِ.

ترجمہ:۔ اور ایسے رسائل جو کہ مزین ہیں (مضامین سے) اور ایسی مقفی عبارتیں جو نمکین سمجھی گئی (قافیہ بند، نمکین کلام)، اور نہیں ہے متقدمین کے لئے (کوئی فضیلت) جبکہ اچھی طرح نظر کرے وہ آدمی جو حاضر ہے (حاضرین اگر اچھی طرح دیکھیں کہ متقدمین کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے) سوائے ان مضامین کے کہ جن کے چشمے (کثرت آمد و رفت سے) گدلے ہو چکے ہیں (یعنی نیا مضمون نہیں ہے بلکہ پرانا ہے)۔

(۱) اَلرَّسَائِلُ: یہ رسالۃ کی جمع ہے بمعنی پیغام، پیغمبری، خط اور اس کی جمع رِسَالَاتٌ بھی آتی ہے۔ رَسِلَ (س) رَسَلًا بمعنی لٹکنا، راسل

Maktaba Tul Ishaat.com

وتراسل مفاعلہ وتفاعل سے بمعنی خط وکتابت کرنا، ارسال بمعنی بھیجنا، ترسل تفعل سے بمعنی آہستگی سے کام کرنا، نرمی برتنا، استرل از استفعال بمعنی جاری رکھنا۔

(۲) اَلْمُوَشَّحَة: تَوْشِيْحٌ مصدر ہے از تفعیل اور یہ "موشح" کا مؤنث ہے یعنی وہ اشعار جو کہ ایک خاص وزن اور قافیہ پر نظم کئے جاتے ہیں مگر اس میں ایک ہی قافیہ کی پابندی نہیں ہوتی، اور یہ اندلسی شعراء کا ایجاد ہے، اور جب وشَـاحٌ کی نسبت عورت کی طرف ہو تو اس سے مراد ہار ہوتا ہے، اور جب اس کی نسبت مرد کی طرف ہو تو اس سے مراد تلوار کا غلاف ہوتا ہے، مجرد وِشَـاحٌ سے ماخوذ ہے یعنی جس چیز سے زینت حاصل کی جاتی ہے۔

(۳) اَسَاجِيْعُ: اَسْجَاع کی جمع ہے، اور یہ سَجَعٌ کی جمع بھی ہے، بمعنی مقفی کلام از فتح مقفی کلام کرنا۔ بقول بعض یہ جمع اُشْجُوْعَةٌ کی ہے، اور سجع قافیہ بند کلام کے ایک حصہ کو کہتے ہیں، اور شَجْعٌ کبوتر کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔

(۴) اَلْمُسْتَمْلَحَة: اِسْتِمْلَاحٌ مصدر ہے از استفعال بمعنی نمکین سمجھنا، اور یہ مِلْحٌ (بکسر المیم) سے ماخوذ ہے بمعنی نمک المستملحة صیغہ اسم مفعول واحد مؤنث بمعنی نمکین سمجھا گیا، ملح سے ماخوذ ہے۔

(۵) هَلْ لِلْقُدَمَاءِ: هل استفہام انکاری ہے یا نافیہ ہے، قدماء یہ قدیم کی جمع ہے بمعنی پرانا قَدُمَ (ك) قدماو قدامة بمعنی پرانا ہونا، قدیم ہونا۔ قدم سمع سے بمعنی آنا۔ قـدم تقديما از تفعیل بمعنی آگے کرنا، پیش کرنا، ذکر کرنا، ترقی دینا، آگے بڑھنا، جاری رہنا، کامیاب ہونا، استقدم استفعال سے بمعنی طلب کرنا، حاضر کرنا۔ <u>ہل اور ہمزۂ استفہام میں فرق</u>: ہَل: خاص ہے ایجاب کے ساتھ بخلاف ہمزہ کے اور ہل اسم پر نہیں آ سکتا، بخلاف ہمزہ کے اور "هَلْ زَيْدٌقَائِمٌ" کہنا غلط ہوگا اور "اَزَيْدٌقَائِمٌ" کہنا صحیح ہے۔

(۶) اَنْعَمَ: اِنْعَام مصدر ہے از افعال بمعنی غور سے دیکھنا، خوب اچھی طرح دیکھنا، اِنْعَام میں کیفیت کا اعتبار ہے اور اِمْعَان میں کمیت کا اعتبار ہے، اور اسکے (انعم النظر) کے معنی خوب دیر تک سوچنے کے ہے۔

(۷) اَلنَّظَر: مصدر ہے از نصر وسمع بمعنی نگاہ، دانائی، نَظْرًا، مَنْظَرًا و مَنْظَرَةً، نَظَرَانًا مصادر ہیں تفعل سے بمعنی غور کرنا، توقف کرنا۔

(۸) حَضَرَ: حَضْرًا، حُضُوْرًا، حَضَارَةً (ن) بمعنی موجود ہونا، اور سمع سے بمعنی حاضر ہونا، اور "من حضر" فاعل ہے "انعم" کا۔

(۹) اَلْمَعَانِيْ: جمع ہے معنی کی اور غیر المعانی کا تعلق هل کے ساتھ ہے۔ عَنٰى يَعْنِىْ (ض) عَنْيًا، عِنَايَةً بمعنی ارادہ وقصد کرنا. عَنِيَ (س) عَنَاءً بمعنی تھکنا، تکلیف اٹھانا، عَانٰى مُعَانَاةً بمعنی تکلیف اٹھانا، تَعَنّٰى بمعنی تھکنا، تکلیف جھیلنا۔

(۱۰) اَلْمَطْرُوْقَة: یہ صیغہ اسم مفعول ہے، طَرْقٌ مصدر سے۔ یـقـال طرق الماء ای اذاشرب الماء الكدر (جبکہ وہ گدلا اور پلید پانی پیئے، اور نصر سے بمعنی کھٹکھٹانا اور رات کو آنا، اور پانی کو گدلا کرنا، طَرْقًا و طُرُوْقًا (س) مصدر ہیں بمعنی گندا کرنا، گدلا کرنا، پانی خراب کرنا، (پلید کرنا) طَرَقَ (ن) طَرْقًا بمعنی کوٹنا، اور "مطروقة المراد" سے مراد پرانے معانی استعارہ مصرحہ مراد ہے۔

(۱۱) اَلْمَوَارِدُ: مَوْرَدٌ کی جمع ہے بمعنی گھاٹ (پانی کی طرف اترنے کا راستہ) از ضرب، مرتحقیقہ

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

اَلْـمَعْقُوْلَةِ الشَّوَارِدِ، اَلْمَأْثُوْرَةِ عَنهُمْ لِتَقَادُمِ الْمَوَالِدِ، لَا لِتَقَدُّمِ الصَّادِرِ عَلَى الْوَارِدِ! وَاِنِّی لَأَعْرِفُ الْاٰنَ مَنْ اِذَا اَنْشَاءَ، وَشَّی.

ترجمہ:۔ جو کہ باندھے گئے ہیں بدکنے والے جانور سے (نو مولود معانی سے) یا غیر مانوس لغات سے، جو کہ منقول ہیں ان سے بوجہ زمانے ولادت کے متقدم ہونے (ان کے تقدم زمانی کی وجہ سے) نہ کہ اس وجہ سے کہ واپس ہونے والا آنے والے پر فضیلت اور فوقیت رکھتا ہے، اور تحقیق کہ میں ایک ایسے شخص کو پہچانتا ہوں (اسوقت) جبکہ وہ تصنیف کرے تو خوب مزین کرے۔

(۱) اَلْمَعْقُوْلَةَ: المحبوسة. ای مشدودة صیغہ اسم مفعول مؤنث ہے بمعنی باندھی ہوئی۔ عِقَالٌ سے ماخوذ ہے، عقال اس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ کے پیر باندھے جاتے ہیں از ضرب باندھنا، روکنا۔ اس کی جمع عُـقُلٌ و عُقْلٌ بروزن قفل ہے۔ اور عِـقَال، دیت کو بھی کہتے ہیں اور ''معقولة الشوارد'' سے مراد ''نوادر معانی'' ہے اور نوادر معانی کو بھاگنے والے اونٹوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(۲) اَلشَّوَارِدُ: شَارِدَةٌ کی جمع ہے بمعنی نفر کرنے والے، بھاگنے والے۔ شَـرَدَ (ن) شَـرْدًا و شُرُوْدًا بمعنی بھاگنا، چلا جانا۔ صفت شَارِدٌ ہے جمع شَرَدٌ و شُرُوْدٌ ہیں، شاردۃ مؤنث جمع شَوَارِدُ و شُرَدٌ. اور ''شوارد اللغة'' بمعنی نادر و غریب اللغۃ ہونا۔

(۳) اَلْمَاْثُوْرَةُ: ای المنقولة نقل کیا ہوا. یقال اثر الحدیث ای نقله. اَثَرَ(ن، ض) اَثْرًا و اَثَارَةً۔

(۴) تَقَادُم: بمعنی لوٹنا و سابق ہونا، اور سمع سے ''علی، من'' صلات کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور سمع سے بمعنی لوٹنا، خوش ہونا، تفاعل کا مصدر ہے اور اس کا معنی ہے زمانہ کی وجہ سے پرانا ہونے کے ہے۔ تقادم بمعنی پرانا۔

(۵) اَلْـمَوَالِدُ: یہ اسم ظرف مَوْلَدٌ کی جمع ہے بمعنی پیدائش کی جگہ یا وقت از ضرب بمعنی پیدا ہونا۔ مولد کی جمع ہے اس میں مصدر میمی ہے یا ظرف ہے بمعنی زمانہ ولادت۔

(۶) تَـقَدُّم: تفعل کا مصدر ہے بمعنی آگے بڑھنا، یا پیش قدمی کرنا۔ قَـدُمَ(ك) قَدَمًا و قَدَامَةً پرانا ہونا، اور لا لتقدم کے معنی یہ ہے کہ اس لئے نہیں کہ وہ متاخرین پر فضیلت رکھتے ہیں۔

(۷) اَلصَّادِرُ: صیغہ اسم فاعل، صدر (ن، ض) صَدْرًا و صُدُوْرًا مصدر ہیں بمعنی لوٹنے والا۔ اور صادر کے اصلی معنی ہے وہ جانور جو پانی پی کر لوٹ آئے تو نصر سے صُدُوْرًا بمعنی جانا، پیدا ہونا، پیش ہونا۔ وقال تعالٰی: یومئذ یصدر الناس اشتاتا، مراد متقدمین ہیں۔

(۸) اَلْـوَارِدُ: اسم فاعل اس کا مصدر وُرُوْدٌ ہے بمعنی وہ جگہ جہاں جانور پانی پیتے ہیں، از ضرب گھاٹ پر پانی پینے کیلئے جانا، اس سے مراد متاخرین ہیں۔ وَقَالَ تَعَالٰی: فاوردهم النار وبئس الورد المورود.

(۹) اَعْرِفُ: اس کا مصدر عِرْفَانٌ و عُرْفٌ ہیں از ضرب، مر تحقیقہ۔

(۱۰) اَنْشَاَ: اِنْشَـاءٌ مصدر ہے از افعال بمعنی ابتداء، انشاء پردازی اور قافیہ کی ضرورت سے اس میں خلاف قیاس ہمزہ کو الف سے بدل دیا، بمعنی ابتداء، کتب اور اس کے معنی انشاء پردازی کے بھی آتے ہیں۔ انشاء مهموز اللام ہے، ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدلا ہے۔

(۱۱) وَشّی: تَوْشِیَةٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی کپڑے کا منقش کرنا۔ وَشَـیَ (ض) وَشْیًا، وشْیَةً بمعنی مزین کرنا، اور چغل خوری کرنا

Maktaba Tul Ishaat.com

اوراس سے مراد مضامین مختلفہ ہیں اور ''وشی'' کا مفعول نسیا منسیا محذوف ہے۔

☆......☆......☆

وَاِذَاعَبَّرَ، حَبَّرَ، وَاِنْ اَسْهَبَ، اَذْهَبَ، وَاِذَااَوْجَزَ، اَعْجَزَ، وَاِنْ بَدَهَ، شَدَهَ، وَمَتٰى اِخْتَرَعَ، خَرَعَ، فَقَالَ لَهٗ نَاظُوْرَةُ الدِّيْوَانِ.

ترجمہ:۔اور جب وہ کلام کرتا ہے تو عمدہ کرتا ہے، اور اگر کلام کو طویل کرے تو سنہری کردے (سامعین کے عقلوں کو لے جائے) اور جبکہ وہ مختصر کرتا ہے تو لوگوں کو عاجز کردے، اور اگر فی البدیہ کہے تو لوگوں کو متحیر کردے، اور جب کوئی نئی بات نکلتی ہے تو حاسدین کے دل کو پھاڑ دیتی ہے، پس کہا ان سے دفتر کے حاکم نے (صدر مجلس نے)۔

(۱) عَبَّرَ: از تفعیل اس کا مصدر تَعْبِيْرٌ بمعنی مافی الضمیر کا اظہار کرنا۔ یقال عبر عمافی نفسه. عَبْرًا (ن) مصدر بمعنی گزرنا۔

(۲) حَبَّرَ: از تفعیل اس کا مصدر تَحْبِيْرٌ ہے بمعنی مزین کرنا، عمدہ بنانا، اچھا کرنا۔ مجرد اس کا حَبْرًا (ن) سے بمعنی مزین کرنا، اچھا ہونا۔ اور سمع سے حَبَرًا و حُبُوْرًا بمعنی خوش ہونا، حَبَرَةٌ بمعنی منقش چادر جمع حِبَرٌ ہے، افعال سے خوش کرنا، حَبْرٌ بمعنی پوپ جمع اَحْبَار۔

(۳) اَسْهَبَ: اِسْهَابٌ مصدر ہے از افعال بمعنی بات کو لمبی کرنا یا طویل کلام کرنا، مجرد فتح سے سَهْبًا بمعنی پکڑنا، اختیار کرنا اور سهب ایک قسم کی گھاس ہے جو لمبی لمبی ہوتی ہے۔

(۴) اَذْهَبَ: یہ ''اذهب العقول'' سے مشتق ہے جسکے معنی یہ ہوئے کہ وہ عقلوں کو لیجائے۔ یہ افعال سے اذهاب مصدر ہے، ''ذَهَبٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی سونا، اور اِذْهَابٌ کے معنی ہے سنہری کردینا یعنی سونے کا ملمع کرنا، اور مجرد سمع سے ذَهَبًا اور فتح سے ذَهَابًا، ذُهُوْبًا، مَذْهَبًا بمعنی گزرنا، مرنا۔ یہاں اَذْهَابَ بمعنی لیجانا، تو مفعول محذوف ہوگا ای ذهب العقل یہاں دونوں ہو سکتے ہیں۔

(۵) اَوْجَزَ: اس کا مصدر اِيْجَازٌ ہے از افعال بمعنی مختصر کرنا۔ اور وَجَزَ (ض) وَجْزًا کے بھی یہی معنی آتے ہیں اور کرم سے وَجْزًا وُجُوْزًا و جَازَةً بمعنی مختصر ہونا۔ یعنی بطور ایجاز کے کلام کرنا۔

(۶) اَعْجَزَ: اِعْجَازٌ مصدر ہے از افعال بمعنی کسی کو اپنے جیسے مضمون بیان کرنے سے عاجز کرنا مجرد عَجْزًا و عُجُوْزًا (س، ض) بمعنی عجز ہونا، قدرت نہ ہونا صفت عاجز ہے جمع عَوَاجِزُ ہے۔ وفی القران: اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب. یعنی اتنا مختصر کلام کرتے ہیں کہ ان جیسا کلام یا مقال لانے سے عاجز رہ جاتے ہیں۔

(۷) بَدَهَ: فتح سے بَدْهًا مصدر بمعنی اچانک جا پہنچنا، یا فی البدیہ کلام کہنا، کوچ کرنا۔ صفت بَادِهٌ. والجمع بَوَادِه ہے۔

(۸) شَدَهَ: شَدْهًا مصدر فتح سے بمعنی متحیر ہونا، وحشت میں ڈالنا۔ ضرب سے شَدْهًا بمعنی حیران کرنا، حیرت میں ڈالنا۔

(۹) اِخْتَرَعَ: اِخْتِرَاعًا مصدر ہے از افتعال بمعنی بغیر نمونہ کے پیدا کرنا، یا بغیر کسی مثال کے پیدا کرنا، ایجاد نو کرنا، کرم سے خَرُوعٌ خَرْعًا بمعنی کمزور ہونا، ٹوٹنا، پھٹنا، سست ہو جانا۔ خَرَاعَةٌ بمعنی ڈھیلے جسم کا ہونا۔

(۱۰) خَرَعَ: از فتح خَرْعًا مصدر ہے بمعنی پھاڑنا، چیرنا۔ اور سمع سے بھی آتا ہے۔ مرتحقیقه

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱) نَاظُوْرَۃٌ: بمعنی وہ سردار یا بزرگ جو منظورِ نظر ہو، اس کا اطلاق واحد، جمع، مذکر، مؤنث سب پر ہوتا ہے اور یہ "ناطورۃ" (بالطاء) بھی استعمال ہوا ہے بمعنی انگور اور کھجور کے درختوں کی حفاظت کرنے والا، اس کی جمع نَوَاطِیْرُ ہے اور نَاظُوْرَۃ کی جمع نَوَاظِیْرُ ہے۔

(۱۲) اَلدِّیْوَان: بمعنی مجموعہ کتب، اشعار و قصائد کا مجموعہ اور وہ رجسٹر جس میں وظیفہ خوروں یا فوجیوں کے نام درج ہوتے ہیں، جمع دَوَاوِیْنُ و دَیَاوِیْنُ ہیں اور اسکے معنی عدالت اور کونسل کے بھی آتے ہیں اور یہاں پر یہی مراد ہے۔

☆......☆......☆

وَعَیْنُ اُولٰئِكَ الْاَعْیَانِ: مَنْ قَارِعُ هٰذِهِ الصَّفَاةِ، وَقَرِیْعُ هٰذِهِ الصِّفَاتِ؟ فَقَالَ: اِنَّهُ قِرْنُ مَجَالِكَ، وَقَرِیْنُ جِدَالِكَ، وَاِذَاشِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ نَجِیْبًا.

ترجمہ:۔ اور بڑے لوگوں کے سردار نے پوچھا کون ہے اس سفید پتھر کو توڑنے والا، (بڑی باتیں بتانے والا) اور کون سردار ہے ان صفتوں کا (ان خوبیوں سے متصف کون ہے) پس اس بوڑھے نے کہا کہ تحقیق ایسا شخص تیری جولانگاہ کے سامنے ہے اور تیری لڑائی کا ہم نشین ہے۔ اور اگر تم یہ بات چاہو، تو تم ایک بہترین گھوڑے کو قابو کرو۔

(۱) عَیْنٌ: بمعنی آنکھ، سردار، شریف قوم، کمانڈر اور فوج کا ہراول دستہ بھی آتے ہیں والجمع اَعْیُنٌ، عُیُوْنٌ و اَعْیَانٌ و جمع الجمع اَعْیُنَاتٌ اور اس کی تصغیر عُیَیْنَۃٌ آتی ہے اور عین کے معنی آنکھ یا آنکھ کے ڈھیلے کے بھی آتے ہیں اور یہاں سردار ہی مراد ہے۔

(۲) قَارِعٌ: اسم فاعل بمعنی توڑنے والا، کھٹکھٹانے والا۔ از فتح، اور اسکے معنی مارنے والا بھی ہے یعنی ضارب کسی چیز کو کسی چیز پر مارنے والا و قال تعالٰی: القارعۃ ما القارعۃ.

(۳) اَلصَّفَاۃُ: یہ ناقص واوی ہے اور قرآن میں جو "صفوان" آیا ہے اس کے بھی یہی معنی ہیں یعنی بڑا و چکنا سفید سخت پتھر والجمع صَفَوَاتٌ و صِفِیٌّ، صُفِیٌّ آتی ہیں بمعنی صاف سخت بڑا پتھر یہاں مراد "امرِ عظیم" ہے یا کلام دشوار سے استعارہ ہے یا اچھے استعارات مراد ہیں اور صَفَاۃٌ یہ صفا کی جمع اور اس کی جمع صَفَوَاتٌ بھی آتی ہے اور جمع الجمع اَصْفَاءٌ.

(۴) قَرِیْعٌ: بمعنی سردار و رئیس قوم جو تلوار سے مقابلہ کرے اور اس کے معنی قرعہ اندازی کرنے والا اور غالب اور مغلوب بھی ہیں اضداد میں سے، قرعہ ڈالنے والا و الجمع قَرْعٰی. یقال ھو قریع الکتیبۃ یعنی وہ فوج کا سردار کمانڈر ہے اور یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۵) قِرْنٌ: قَرَنَ (ن، ض، ف) قَرْنًا بمعنی ملانا، اقتران بمعنی ملنا۔ قَارَنَ مفاعلہ سے بمعنی ساتھ رہنا، قَرْنٌ (بفتح القاف) بمعنی سینگ، صدی، سال و زمانہ اور نسل جمع قُرُوْنٌ. قُرْنَۃٌ بمعنی پیشانی اور "قرن مجالك" سے مراد جو تمہارے مقارن ہے یعنی ساتھی ہے، قِرْنٌ (بالکسر) بمعنی ہم عمر، ہم نشین، جمع اَقْرَانٌ اور یہ "قَرْنٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی ملانا۔ قَرِیْنٌ بمعنی ساتھی، رفیق جمع قُرَنَاءُ.

قال تعالٰی: فھو لہ قرین. وقیضنا لہ قرناء.

(۶) مَجَالٌ: یہ اسم ظرف ہے بمعنی جولان گاہ یعنی وہ جگہ جہاں گھڑسواری سکھائی جاتی ہے، یہاں اس سے مراد ای من کبول معك فی الحرب. جَالَ (ن) یَجُوْلُ جَوْلًا پھرنا، گھومنا و گشت لگانا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) جِدَالِكَ: یہ جِدَالٌ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی لڑائی، جھگڑا، یا دشمنی کرنا۔ یہاں اس سے مراد مناظرہ کرنا ہے، مجرد سمع سے بمعنی سخت لڑنا۔ جَدِلَ (س) جَدَلاً سخت جھگڑا کرنا۔ جَدَلاً (ن، ض) بمعنی زمین پر پچھاڑنا، پھینکنا۔ تَجَدَّلَ تفعل سے بمعنی جا پڑنا، گر جانا، قال تعالیٰ: فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج.

(۸) شِئْتَ: ای واذا شئت ذاك ای تصدیق ذالك واردت ان تعلم حقیقة هذه الدعو ةفرُض الخ.

(۹) فُرُضْ: صیغہ امر ہے از نصر اجوف واوی بمعنی گھوڑے کو ورزش کیلئے دوڑانا۔ مصادر رَوْضًا، رِیَاضَةً و رِیَاضًا ہیں، اس میں فاء الگ ہے اور رَاضَ (ن) یَرُوْضُ رِیَاضَةً بمعنی رَابِض یعنی ورزش کرنے والا۔

(۱۰) نَجِیْبًا: بمعنی شریف، مراد ''عمدہ گھوڑا'' ہے۔ والجمع اَنْجَابٌ، نُجَبَاءُ، نُجُبٌ از کرم اور یہاں مراد ''فرس کریم'' کے ہیں۔

☆......☆......☆

وَادْعُ مُجِیْبًا، لِتَرَی عَجِیْبًا، فَقَالَ لَهُ: یَاهٰذَا، اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا لَا یَسْتَنْسِرُ، وَالتَّمْیِیْزُ عِنْدَنَا بَیْنَ الْفِضَّةِ وَالْقِضَّةِ مُتَیَسِّرٌ.

ترجمہ:۔ اور بلالو جواب دینے والے کو، تاکہ دیکھو تم عجائبات کو، پس کہا صدر مجلس نے اس شخص (بوڑھے) سے: اے شخص! بے شک چھوٹا پرندہ ہمارے زمین پر گدھ نہیں بن سکتا (ہر کس و ناکس معزز و محترم نہیں ہوتا) اور تمیز کرنا ہمارے نزدیک چاندی اور کنکری کے درمیان آسان ہے۔

(۱) وَادْعُ: یہ دَعْوَةٌ مصدر سے بمعنی بلانا، پکارنا۔ از نصر و فتح، مر تحقیقہ۔

(۲) مُجِیْبًا: صیغہ اسم فاعل از افعال اِیْجَابٌ مصدر ہے بمعنی جواب دینے والا یا لبیک کہنے والا۔ اور اس کے معنی اصطلاح اور محاورہ جاننے والا بھی ہے مگر یہاں یہی معنی مراد لئے جاسکتے ہیں۔ افعال سے جب کوئی مصیبت میں پکارے تو اس کا جواب دینے والا مجیب کہلاتا ہے۔

(۳) لِتَرٰی: رُؤْیَةٌ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ از باب فتح، مر تحقیقہ۔

(۴) عَجِیْبًا: بمعنی جس پر تعجب کیا جائے، مبالغہ کیلئے عُجَبٌ و عُجَابٌ، عَجَبٌ و عَجِیْبٌ کہا جاتا ہے، مجرد سمع سے بمعنی تعجب کرنا۔

(۵) اَلْبُغَاثُ: یہ ایک پرندہ کا نام ہے جو مردار کھاتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ گدھ ہے اور بقول بعض یہ ایک سبزی مائل سفید رنگ کا پرندہ ہوتا ہے جو کہ گدھ سے چھوٹا ہے، یہ ایک آبی پرندہ ہے جس کی گردن لمبی ہوتی ہے، خاکستری رنگ ہوتا ہے اور گدھ سے چھوٹا ہوتا ہے، بعض نے کہا کہ اس کو بھی گدھ کہتے ہیں اور یہ مردار کھاتا ہے اور اس کی جمع بِغْثَانٌ آتی ہے، بقول بعض بغاث ایک چڑیا ہے جو گدھ سے چھوٹی ہوتی ہے، آہستہ آہستہ اُڑتی ہے اور مولے کی طرح وہ آہستہ چلتی ہے یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۶) لَایَسْتَنْسِرُ: یہ نَسْرٌ سے ماخوذ ہے (بفتح النون) صحیح ہے بمعنی گدھ، کرگس۔ والجمع نُسُوْرٌ، اَنْسُرٌ، نِسَارٌ. یقال استنسر الطائر پرندہ قوت میں گدھ جیسا ہو گیا۔ از استفعال استنسارٌ ہے، نَسْرٌ بمعنی گدھ اِسْتَنْسَرَ الْبُغَاثُ یعنی گدھ کے مانند ہو گیا۔

(۷) اَلتَّمْیِیْزُ: از تفعیل بمعنی تمیز کرنا، جدا کر دینا، مجرد۔ مَیْزًا (ض) مصدر ہے بمعنی جدا و فرق کرنا۔ وفی القرآن: لیمیز الله.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸) اَلْفِضَّۃُ: بمعنی چاندی۔ اور فضَّ (ن) فضًّا بمعنی ٹکڑا ہونا یا توڑنا۔ یقال فض الشیء. توڑا۔
(۹) اَلْـقَـضَّۃُ: بمعنی سنگریزہ، اس کی جمع قِـضَـاضٌ ہے بمعنی تہ بتہ پتھر، چھوٹا ٹیلہ وکنکری والی زمین ازسمع یـقـال: ارض قـضّة. اور یہ "قَضٌّ" کا اسم مرہ اور قِضَاضٌ کا واحد ہے۔ قَـضَّ (ن) قَضًّا بمعنی سوراخ کرنا، منہدم کرنا، اُکھاڑنا. وقـال تـعـالیٰ: یریدان ینقض فأقامه.
(۱۰) مُتَیَسِّرٌ: بروزن متـقبل ازتفعل یہ "یُسْرٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی آسان، مجرد یَسَـرَ (ض) یُسْـرًا بمعنی نرم ہونا و مطیع ہونا۔ یَسُـرَ یَوْسُرُ (ك) یُسْرًا بمعنی کم ہونا۔ یَسِرَ (س) یَسَرًا بمعنی آسان ہونا۔ قال تعالیٰ: یریدالله بکم الیسر ولا یریدبکم العسر.

☆......☆......☆

وَقَلَّ مَنْ اِسْتَهْدَفَ لِلنِّضَالِ، فَخَلَصَ مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ، اَوْاِسْتَثَارَ نَقْعَ الْاِمْتِحَانِ، فَلَمْ یُقْذَ بِالْاِمْتِهَانِ.

ترجمہ:۔ اور ایسے بہت کم لوگ ہونگے جو تیراندازی کیلئے نشانہ بنے ہوں، پس چھٹکارا پالیا ہو سخت بیماری سے، یا تو اس نے امتحان کا غبار اڑایا ہو پھر نہیں ڈالا گیا ہو ذلت ورسوائی کا کوڑا کرکٹ اس کی آنکھ میں۔

(۱) قَلَّ: ازضرب قِلَّۃً بمعنی کم ہونا اور اس کے معنی عدم بمعنی معدوم ہونے کے بھی ہیں اور "قَلَّ" کا فاعل "من استھدف" ہے۔
(۲) اِسْتَهْدَفَ: یہ هَدَفٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی نشانہ بننے کے ہیں۔ ومـنـه "مَنْ صَنَّفَ فَقَدْاسْتَهْدَفَ" یعنی جس نے کوئی کتاب تصنیف کی وہ نشانہ بنا۔
(۳) لِـلـنِّـضَـالِ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی آپس میں تیراندازی کرنا اور ایک دوسرے پر فخر کرنا، ای عـنـد الـنـضال اور یہ مجرد میں نصر سے آتا ہے مغالبہ کیلئے یعنی تیراندازی میں غالب آنے کیلئے۔
(۴) خَلَصَ: خُلُوْصًا و خَلَاصًا. ازنصر بمعنی نجات پانا، وسلامت ہونا، وخلاصی پانا۔ مر تحقیقہ۔
(۵) اَلدَّاءُ: بمعنی بیماری والجمع اَدْوَاءُ. دَوِیَ (س) دَوًی بمعنی بیمار ہونا اور دَوَاۃٌ بمعنی دوات والجمع دُوِیٌّ۔
(۶) اَلْعُضَالُ: بمعنی سخت بیماری، عاجز کردینے والی بیماری، عَضَلَ (ن) عَضْلًا بمعنی سخت ہونا، بند ہوجانا۔ یقال داء عضال. مرض نے جڑ پکڑلی ہے اور اس کے معنی روکنا و بازرکھنا بھی آتے ہیں۔ وقال تعالیٰ: فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن.
(۷) اِسْتِثَارًا: واِثَارَۃً دونوں کے معنی زمین سے غبار اُڑانے کے ہیں، مجرد نصر سے۔ ثَـارَ ثَوْرًا، ثَوْرَانًا. بھڑکنا، بلند ہونا، حرکت دینا یہ استفعال سے ہے اور نصر سے اجوف واوی اور لازمی ہے۔
(۸) نَقْعٌ: بمعنی غبار والجمع نِقَاعٌ ونُقُوْعٌ. نَقَعًا (ف) بمعنی غبار اُڑانا۔ اگر نقع کی جمع اَنْقُعٌ ہے تو بمعنی ٹھہرا ہوا۔ اور رکا ہوا پانی۔
(۹) اِمْتِحَانٌ: مصدر از افتعال بمعنی آزمائش کرنا، امتحان لینا۔ مجرد مَـحَـنَ (ف) مَحْنًا بمعنی مشقت اٹھانا، مصیبت میں ڈالنا، آزمانا مِحْنَۃٌ بمعنی آزمائش وسختی۔
(۱۰) یُقْذَ: یہ قَذِیٌّ سے ماخوذ ہے ازسمع بمعنی آنکھ میں تنکا پڑنا۔ قَـذِیَ یَـقْـذیٰ (س) قَـذْیًا وقَذَیَانًا بمعنی کوڑا کرکٹ کا پڑنا، یا خس

Maktaba Tul Ishaat.com

وخاشاک کا پڑنا۔ فلم یقذانی لم یجعل فی عینه القذی.

(۱۱) اِمتِهَان: یہ بھی افتعال کا مصدر ہے "اِهَانَةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی ذلت، ذلیل سمجھنا۔ مجرد نصر و فتح سے ہے مصدر مَهْنًا و مِهْنَةً اور کرم سے مَهَانَةً بمعنی حقیر و ناتواں ہونا۔

☆......☆......☆

فَلَا تُعَرِّضْ عِرْضَكَ لِلْمَفَاضِحِ، وَلَاتُعْرِضْ عَنْ نَصَاحَةِ النَّاصِحِ. فَقَالَ: كُلُّ امْرِىءٍ اَعْرَفُ بِوَسْمِ قِدْحِهِ.

ترجمہ:۔ پس مت پیش کرو تم اپنی عزت کو رسوائی کیلئے، اور روگردانی نہ کرو تم نصیحت کرنیوالے کی نصیحت سے پس کہا اس بوڑھے نے: ہر شخص زیادہ پہچاننے والا ہے اپنے تیر کے نشانے کو (ذہن)۔

(۱) فَلَا تُعَرِّضْ: تَعرِيْضٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی پیش کرنا۔ مجرد ضرب سے بمعنی پیش کرنا و ظاہر ہونا۔ عَرَّضَ (ض) تَعْرِيْضًا تفعیل سے بمعنی چوڑا بنانا بھی آتا ہے عَارَضَه مُعَارَضَةً مفاعلہ سے مقابلہ کرنا، افعال سے اعراض کرنا۔

(۲) عِرْضٌ: بمعنی آبرو، اچھی عادت، باعث فخر و عزت، والجمع اِعْرَاضٌ (بکسر الهمزه) اور عَرْضٌ (بالفتح) پیش کش، پھیلاؤ، چوڑائی، التجاء و گزارش، سامان۔ والجمع اَعْرَاضٌ وعُرُوْضٌ. عُرْضٌ (بالضم) بمعنی جانب، کنارہ، دامن کوہ، عَرَضَ (ض) عَرْضًا بمعنی ظاہر کرنا، پھیلانا، درخواست کرنا، عَرُضَ عَرَاضَةً کرم سے بمعنی چوڑا ہونا۔

(۳) اَلْمَفَاضِحُ:۔ یہ مِفْضَحٌ کی جمع ہے اور مصدر میمی ہے بمعنی رسوائی، فضیحت۔ فَضْحًا (ف) بمعنی رسوا کرنا یعنی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے رسوائی ہو۔

(۴) لَاتُعْرِضْ: اِعْرَاضٌ مصدر ہے از افعال بمعنی روگردانی کرنا، یہ تفعیل، مفاعلہ، ضرب و کرم اور افتعال سب سے آتا ہے۔

(۵) نَصَاحَةٌ: مصدر ہے از فتح بمعنی نصیحت و خیر خواہی کرنا۔ ومنه الناصح صیغہ اسم فاعل۔ نَصْحًا و نُصْحًا و نَصَاحَةً و نَصَاحِيَةً مصادر ہیں بمعنی نصیحت کرنا اور ناصح کی جمع نُصَّاحٌ و نُصَّحٌ آتی ہیں۔

(۶) اِمْرِئٍ: بمعنی مرد، ہمزہ وصل کے ساتھ اور "راء" کی جر کت حرف اخیر کی حرکت کے موافق کر دیتے ہیں جیسے جاء امرُأ و رَأَيْتُ امرءً او مَرَرْتُ بِامْرِءٍ. اور ہر حال میں "راء" پر ضمہ اور فتحہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور جب تصغیر بنائینگے تو ہمزہ وصل ساقط ہو جائیگا جیسے: مُرَيْءٌ و مُرَيْئَةٌ اور "اِمْرءٌ" میں الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا۔ اور اس کا مؤنث "امرأة" آتا ہے جس کی جمع نِسَاءٌ و نِسْوَةٌ. من غیر لفظه آتی ہے، اور "کل امرء" مبتدا ہے اور بعد والا "اعرف" خبر ہے۔ اور امرء کی جمع رجال من غیر لفظہ ہے کبھی کبھی شاذ و نادر طریقہ پر اس کی جمع اِمْرُؤُوْنَ بھی مستعمل ہے۔

(۷) اَعْرَفُ: صیغہ اسم تفضیل بمعنی پہچاننا۔ عَرْفًا، عِرْفَانًا، مَعْرِفَةً و عَرْفَةً (ض) مصادر ہیں اور یہ اسم تفضیل خبر ہے۔ "کل امرء" مبتدا کی اور اس کا مفضل علیہ محذوف ہے ای من غیرہ ای کل امرء اعرف بحال نفسه من غیرہ.

(۸) بِوَسْمِ: مصدر ہے بمعنی علامت و نشانی۔ والجمع وُسُوْمٌ۔ وَسَمَ (ض) وَسْمًا و سِمَةً مصادر ہیں بمعنی علامت لگانا، داغ لگانا اور

Maktaba Tul Ishaat.com

بوسم یہ متعلق ہے اعرف کے ساتھ، اور "وسم قداح" سے مراد اپنے نفس کی حالت ہے ای اناعلم ان اکون غالبافی البحث.

(۹) قِدْحٌ: (بکسر القاف) بمعنی تیر کی لکڑی جو سیدھی کی گئی ہو یا بمعنی قمار بازی کا تیر۔ قَدْحًا (ف) بمعنی مذمت کرنا۔ قَدْحٌ (بفتح القاف) پیالی کو کہتے ہیں خواہ پیالی چھوٹی ہو یا بڑی اور خالی پیالی کو قَدْح بھی کہتے ہیں اور اگر پیالی (برتن) میں کچھ ہو تو اس کو "کَاسٌ" کہتے ہیں اور (بسکون الدال) قَدْحٌ مصدر ہے بمعنی دانت یا لکڑی کا کیڑا۔ والقدح (بکسر القاف) بمعنی بغیر پر اور دھار کا تیر اور جوئے کا تیر۔ والجمع اَقْدَاحٌ، قِدَاحٌ، اَقْدُحٌ، قَدْحَانٌ وجمع الجمع اَقَادِيْحُ.

☆......☆......☆

وَسَيَتَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ، فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِيْمَا يُسْبَرُ بِهِ قَلِيْبُهُ، وَيُعْمَدُ فِيْهِ تَقْلِيْبُهُ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: ذَرُوْهُ فِيْ حِصَّتِيْ.

ترجمہ:۔ اور عنقریب کھل جائے گی رات اپنی صبح سے، (رات دن آفتاب سے کھل جائے گی یا معاملہ واضح ہو جائے گا) پس لوگ آپس میں مشورہ کرنے لگے، کہ کس چیز سے ناپا جائے اس کا پرانا کنواں (اس کی علم کی گہرائی معلوم کی جائے) اور قصد کیا جائے گا اس کے الٹنے پلٹنے کا (شرمندہ کرنے کا) پس ان میں سے ایک نے کہا چھوڑ دو تم اس کو میرے حصے میں۔

(۱) سَيَتَفَرَّى: تَفَرِّيٌّ از تفعل بمعنی پھاڑنا، کھل جانا، پھٹ جانا۔ اور تَفْرِيَةٌ مصدر تفعیل سے بمعنی ٹکڑے ہونا اور کاٹنا و پھاڑنا۔ فَرِیٰ (ض) يَفْرِيْ فَرْيًا. جھوٹ گھڑنا یا کسی پر جھوٹا الزام لگانا اور اس کے معنی زمین پر چلنے اور بجلی چمکنے اور توشہ دینے کے بھی آتے ہیں اور "سیتفری اللیل عن صبحه" کسی چیز کے واضح ہونے کیلئے ضرب المثل ہے۔

(۲) صُبْحِهِ: صبح کے معنی دن کے ابتدائی حصہ کے آتے ہیں۔ والجمع اَصْبَاحٌ، صُبُوْحٌ. صَبَحَ (ف) صَبْحًا بمعنی صبح کو آنا، یہ مساء کی ضد ہے صَبُحَ (ك) صَبَاحَةً بمعنی روشن ہونا۔ صبَّح تفعیل سے صبح کو آنا۔

(۳) فَتَنَاجَتْ: اس کے مصدر تَنَاجِيٌّ و مُنَاجَاةٌ ہیں بمعنی سرگوشی کرنا، مشورہ کرنا۔ وفی القران: یآیھاالذین آمنوا اذاتناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان.

(۴) اَلْجَمَاعَةُ: بمعنی آدمیوں کا گروہ۔ والجمع جَمَاعَاتٌ، از باب فتح۔

(۵) يُسْبَرُ: ای یمتحن. سَبْرٌ مصدر ہے از نصر و ضرب بمعنی آزمائش کرنا، امتحان لینا، ناپنا. سَبَرَ (ن) سَبْرًا بمعنی آزمانا، جانچنا اور اَسْبَرَ و اِسْتَسْبَرَ افعال و استفعال سے بمعنی گہرائی معلوم کرنا، تجربہ کرنا، آزمائش کرنا۔

(۶) قَلِيْبٌ: پرانا کنواں جس کا کھودنے والا معلوم نہ ہو، یہاں مراد اس کے علم و فضل کی گہرائی و زیادتی ہے۔ والجمع قُلْبٌ و قُلُبٌ و اَقْلِبَةٌ۔ اور "قلیب" یہ مذکر اور کبھی مؤنث استعمال کیا جاتا ہے۔

(۷) يُعْمَدُ: عَمْدٌ مصدر ہے ضرب سے بمعنی قصد و ارادہ کرنا۔ وفی القران: ومن قتل مؤمنا متعمدا.

(۸) تَقْلِيْبُهُ: تَقْلِيْبٌ مصدر ہے تفعیل سے بمعنی لوٹنا پوٹنا یا پلٹانا، یہاں مراد "شرمندگی" ہے یعنی اوپر کا نیچے کرنا اور اندر کا باہر کر دینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وفی القرآن: فاصبح یقلب کفیہ.

(۹) ذَرُوْهُ: ای اتـرکوہ صیغۂ امر ہے اس کا اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا، بلکہ اس کا اسم فاعل "تَـارِكٌ" آتا ہے بمعنی جان بوجھ کر چھوڑ دینا، ازفتح، یہ معتل واوی ہے۔

(۱۰) حِصَّةٌ: اس کی جمع حِصَصٌ ہے بمعنی نصیب اور حصہ، از باب نصر، مرتحقیقہ۔

☆......☆......☆

لِاَرْمِیَهُ بِحَجَرِ قِصَّتِیْ، فَاِنَّهَا عُضْلَةُ الْعُقَدِ، وَمَحَكُّ الْمُنْتَقِدِ. فَقَلَّدُوْهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ الزَّعَامَةَ، تَقْلِیْدَ الْخَوَارِجِ اَبَانَعَامَةَ.

ترجمہ: تاکہ ماروں میں اسکو اپنے قصہ کے پتھر سے (اپنی گفتگو کے پتھر سے میں اس کو امتحان کی تکلیف دوں) اسلئے کہ وہ ایسی گرہ ہے جس کا کھلنا مشکل ہے (وہ سخت گرہ عقدہ لانیحل ہے) اور پرکھنے کی کسوٹی ہے، پس تقلید کی لوگوں نے (حاضرین نے) اس معاملہ میں (امتحان لینے میں سردار بنایا) مانند تقلید کرنے میں (سردار بنانا) خوارج کا ابونعامہ کی۔

(۱) لِاَرْمِیَهُ: یہ "رَمْیٌ" مصدر (ض) سے ہے، لام کی فعل پر داخل ہے بمعنی پھینکنا، تیر چلانا۔

(۲) بِحَجَرٍ: بمعنی پتھر والجمع اَحْجَارٌ وحِجَارٌ، حِجَارَةٌ واَحْجُرٌ۔ حَجَرَ (ن) حَجْرًا بمعنی روکنا۔ تَحَجَّرَ واسْتَحْجَرَ بمعنی پتھر کے مانند ہوگیا۔

(۳) قِصَّةٌ: بمعنی قصہ وحکایت، کہانی وخبر وامر حادث۔ والجمع قِصَصٌ واَقَاصِیْصُ: قَصَصًا (ن) بمعنی قصہ بیان کرنا، اگر قَصًّا مصدر ہوتو بمعنی کاٹنا اور قَصَّ (ن) قَصًّا بمعنی کاٹنا۔ ومنہ مِقَصٌّ بمعنی قینچی اس کی جمع مَقَاصٌ. فَقَالَ تَعَالٰی: نحن نقص علیك احسن القصص.

(۴) عُضْلَةٌ: بمعنی سخت یا وہ مصیبت جس سے نجات دشوار ہو اور جمع عُضَلٌ وعُضَلٌ ہیں، عَضَلَ (ن) عَضْلًا بمعنی روکنا، منع کرنا، تنگی کرنا اور "عضلة العقد" یہ اضافت بیانیہ ہے یعنی وہ گرہ جو کھولی نہ جاسکے۔

(۵) اَلْعُقَدُ: یہ عُقْدَةٌ کی جمع ہے بمعنی گرہ یا وہ گرہ جو کھولی نہ جاسکے اسکے معنی شہر کی حکومت، حاکموں کی بیعت یہاں اول معنی مراد ہے۔

(۶) مَحَكٌّ: یہ حَكٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی رگڑنا، گھسنا۔ حَكًّا (ن) مصدر ہے اور مِحَكٌّ بمعنی کسوٹی یعنی وہ پتھر جس پر سونا چاندی وغیرہ کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔

(۷) اَلْمُنْتَقِدُ: اِنْتِقَادٌ مصدر ہے از افتعال یہاں یہ مصدر میمی ہے بمعنی پرکھ لینا یا وہ مال جو پرکھا جاتا ہے نقد وصول کرنا یہاں پر مصدر ہے۔

(۸) قَلَّدُوْهُ: تقلید مصدر ہے از تفعیل بمعنی ہار ڈالنا یا اتباع کرنا یہاں مراد "حاکم بنانا" ہے اور مجرد قَلْدًا (ض) بمعنی رسی بٹنا، قلادہ ڈالنا۔ ومنہ تقلید بمعنی اتباع کرنا، تقلید کے اصلی معنی ہے ہار پہنانا، سپرد کرنا، اتباع کرنا یہاں اس سے مراد "حاکم بنانا" ہے۔

(۹) اَلْاَمْرُ: بمعنی کام، شان، حکم، فرمان۔ والجمع اُمُوْرٌ. از نصر، مرتحقیقہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) اَلزَّعَامَةُ: یہ مصدر ہے از فتح ونصر بمعنی امیری وسرداری، ریاست، شرف، بہترین مال، زیادہ مال واز نصر بمعنی امیر وحاکم بنانا، کفیل وضامن ہونا۔ زَعَمَ (ن،ف) زَعْمًا بمعنی بے حقیقت دعوی کرنا۔ زَعِیْم بمعنی لیڈر جمع زُعَمَاءُ. زَعَامَةٌ بمعنی لیڈری ولیڈرشپ اور یہ "قلد" کا مفعول ثانی ہے اور زَعَمَ (ن،ف) زَعَامَةً بمعنی لیڈر بننا وسردار بننا. قَالَ تَعَالٰی: وانا به زعیم.

(۱۱) اَلْخَوَارِجُ: تَقْلِیْدُ الْخَوَارِجِ میں اضافت المصدر الی الفاعل ہے، یہ خارجی کی جمع ہے بمعنی بادشاہ کا باغی اور جماعت کا مخالف اور مذہب خوارج کا معتقد، یہاں خوارج سے مراد حضرت علیؓ کے باغی ہیں اور "تقلید الخوارج ابونعامہ" کا اصل واقعہ یوں ہے کہ امیر خوارج زبیر بن علی کے قتل کے بعد خوارج نے عبید بن ہلال یشکری کو اپنا امیر بنانا چاہا تو اس نے کہا کہ میں تم لوگوں کو ہر حیثیت سے اپنے سے بہتر شخص بتلائے دیتا ہوں چنانچہ اس نے کہا کہ ابو نعامه قطری بن فجاءة مازنی ہر اعتبار سے مجھ سے بہتر ہے چنانچہ سب نے اس سے بیعت کرلی، حضرت علی کے باغیوں نے "ابونعامہ قطری بن فجاءۃ" کو اپنا امیر بنایا تھا یہ بہادر، سمجھدار تھا حضرت مصعب بن زبیر کے زمانہ میں تھا۔

(۱۲) اَبَانُعَامَةَ: اس کریم یا شجاع کو کہتے ہیں جس کا باپ کریم یا شجاع ہو پھر اس گھوڑے کو کہنے لگے جو تیز رو ہو اور اس کا باپ وغیرہ تیز رو نہ ہو اب فرقہ خارجیہ کو کہا جانے لگا کیونکہ ان کا سردار ابونعامہ تھا خارجیوں نے بیس (۲۰) سال تک اس کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا "ابانعامه" یہ ترکیب میں تقلید کا مفعول ہے۔ ابو نعامه قطری جو منسوب ہے قطر کی طرف۔

☆......☆......☆

فَاَقْبَلَ عَلَى الْكَهْلِ، وَقَالَ: اِعْلَمْ اَنِّیْ اُوَالِیْ، هٰذَا الْوَالِیْ، وَاُرَقِّعُ حَالِیْ، بِالْبَيَانِ الْحَالِیْ. وَكُنْتُ اَسْتَعِيْنُ عَلٰى تَقْوِيْمِ اَوَدِیْ، فِیْ بَلَدِیْ.

ترجمہ:۔ پس وہ شخص متوجہ ہوا بوڑھے کی طرف اور کہا جان لو تحقیق کہ میں دوستی رکھتا ہوں اور اصلاح کرتا ہوں میں اپنی حالت کا شیریں بیان کے ساتھ (میں ہمیشہ اپنی حالت کی شیریں فصاحت وبیان کے ساتھ اصلاح کرتا ہوں) اور مدد حاصل کرتا تھا میں اوپر سیدھا کرنے کیلئے اپنی کجی کو اپنے شہر میں (اہل وعیال کم ہونے کے باوجود میں شہر میں اپنے مال ونفع کی مدد چاہتا تھا)۔

(۱) اَقْبَلَ: یہ اِقْبَالٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی متوجہ ہونا مجرد سمع سے ہے بمعنی قبول کرنا، مرتحقیقہ۔

(۲) اَلْكَهْلُ: بمعنی ادھیڑ عمر کا آدمی یا تیس (۳۰) سے پچاس (۵۰) سال کی عمر والا آدمی، والجمع كُهُوْلٌ، كَهْلَانٌ و كُهَلٌ، كِهَالٌ اور "شاب" کہتے ہیں بلوغ سے تیس (۳۰) سال تک کے جوان کو اور "حدث" اس نوجوان لڑکے کو کہتے ہیں جس کی عمر سولہ (۱۶) سال تک کی ہو، اور شیخ جس کی عمر چالیس (۴۰) سال سے زائد ہو۔ اس سے شیخ اور کہل کا فرق بھی واضح ہوگیا۔

(۳) اِعْلَمْ: صیغہ امر سمع سے اَلْعِلْمُ مصدر ہے بمعنی جاننا، مرتحقیقہ۔

(۴) اُوَالِیْ: یہ موالات سے ماخوذ ہے ای اتخذت ولیا صدیقا از مفاعلہ بمعنی دوستی کرنا وِلَاءٌ بمعنی مصدر ہے اور یہ صیغہ مضارع واحد متکلم ہے، از مفاعلہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) اَلْوَالِی: بمعنی حاکم شہر والجمع وُلَاۃٌ. وَلِیَ، حسب سے اور وِلَایَۃٌ مصدر بمعنی نزدیک ہونا، باعتبار کان کے یا تعلق کے موالات بمعنی قریب ہونا، باعتبار تعلق کے۔

(۶) اُرَقِّحُ: تَرْقِیْحٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی اصلاح کرنا، کسب کرنا، مال کو بڑھانا، کوشش کرنا۔ رَقَحَ (ف) رَقَاحَۃٌ بمعنی تجارت کرنا سوداگری کرنا یہاں مراد ہے اصلاح کرنا اور ''رقاحی'' سوداگری کو کہتے ہیں۔

(۷) حَالِیْ: بمعنی حالت والجمع اَحْوَالٌ واَحْوِلَۃٌ. اگر یہ حَلَا (ن) ہو اور حَلُوَ (ك) حَلَاوَۃً تو معنی ہے شیریں ہونا اور سمع سے حَلِیَ حَلَاوَۃً وحلوانًا بمعنی پسند آنا اور سمع یائی سے حُلِیًّا بمعنی زیور سے آراستہ ہونا اور مزین ہونے اور زیور پہننے کے بھی آتے ہیں اور حِلْیَۃٌ یائی ضرب سے حِلْیًا بمعنی مزین کرنا۔ اگر واوی ہے حَلَاوَۃً مصدر تو یہ نصر سے ہے بمعنی شیریں ہونا۔ یہاں سب صورتیں مراد ہو سکتی ہیں۔ اور ''حالی'' یہ مرکب اضافی ہے۔

(۸) اَلْبَیَان: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی ظاہر کرنا، بیان کرنا، وقد مر تحقیقہ۔

(۹) اَسْتَعِیْنُ: صیغہ واحد متکلم مضارع ہے از استفعال مصدر اِسْتِعَانَۃٌ و اِسْتِعَانٌ ہیں بمعنی مدد طلب کرنا اور یہ ''عون'' سے ماخوذ ہے۔

(۱۰) تَقْوِیْم: مصدر تفعیل ہے بمعنی سیدھا کرنا یہ ''قیام'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی تعدیل کے ہیں اور تثقیف کے معنی بھی سیدھا کرنے کے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ تثقیف آلہ کے ذریعہ سیدھا کرنا، بخلاف تقویم کے چاہے ہاتھ سے ہو یا آلہ سے سیدھا کرے مجرد نصر سے ہے۔ اس سے تثقیف اور تقویم میں فرق واضح ہو گیا۔

(۱۱) اَوْدِیْ: بمعنی مشقت، کجی۔ اَوِدَ (س) یَاوَدُ اَوَدًا بمعنی ٹیڑھا ہونا، کج رو ہونا اور یہ واوی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے، واوی سمع سے بمعنی ٹھہرانا، ہنکا دینا۔ اور یائی ضرب سے بمعنی طاقت۔ یقال ادوالشیء اَدْوًا. ای اعوج اور نصر سے کج ہونا۔ اَوْدًا. ٹھکانہ دینا۔ یہاں ''کج ہونا ہی'' مراد ہے۔

(۱۲) بَلَدِیْ: بمعنی شہر والجمع بِلَادٌ وبُلْدَان اور بَلْدَۃٌ کے معنی بھی شہر کے ہیں بَلَدَ (ن) بُلُوْدًا بمعنی اقامت کرنا، دیس بنانا، وطن بنانا اور بلد کے معنی لغت عرب میں بمعنی شہر نہیں ہے بلکہ قرینہ عام ہے چاہے شہر ہو یا گاؤں، قال تعالیٰ: لااقسم بھذا البلد.

☆......☆......☆

بِسَعَةِ ذَاتِ يَدِيْ، مَعَ قِلَّةِ عَدَدِيْ. فَلَمَّا ثَقُلَ حَاذِيْ، وَنَفِدَ رَذَاذِيْ، اَمَّمْتُهُ مِنْ اَرْجَائِيْ، بِرَجَائِيْ، وَدَعَوْتُهُ لِإِعَادَةِ رُوَائِيْ، وَارْوَائِيْ.

ترجمہ:۔ باوجود (اہل وعیال کی) تعداد کم ہونے کے، پس جبکہ بھاری ہو گئی ہے میری پیٹھ (زیادہ خرچ سے یا کثیر اولاد سے) اور ختم ہو گئی میری تھوڑی بارش (قلیل مال) تو ارادہ کیا میں نے اپنے وطن کے کناروں سے اس حاکم کا اپنی امید کے ساتھ اور پکارا میں نے اس والی کو میری خوشحالی اور سیرابی کو لوٹانے کے واسطے۔

(۱) بِسَعَةِ: بمعنی وسیع ہونا، گھیر لینا، طاقت رکھنا، از سمع مصدر سَعَۃً، وَسْعًا اور ''بسعة ذات یدی'' سے مراد کثرت مال ہے اور مال کو

Maktaba Tul Ishaat.com

''ذات یــد'' اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ مال ہاتھ سے ہی کمایا جاتا ہے اور خرچ بھی کیا جاتا ہے اور مال کا ہر قسم کا تصرف بھی ہاتھ سے کیا جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ لفظ ''ذات'' زائد ہو اور ''ید'' سے مراد قدرت وطاقت ہو کقوله تعالیٰ: لینفق ذو سعة من سعته.

(۲) قِلَّةٌ: یہ مصدر۔ ہے از ضرب بمعنی قلیل ہونا، کم ہونا۔ ''قلة عددی'' ای مع قلة عیالی و اهلی.

(۳) عَدَدِیْ: اس کی جمع اعداد آتی ہے بمعنی گنتی، عدد وشمار یہاں اس سے مراد اہل وعیال وقرابت دار ہیں۔ عد (ن) یعد بمعنی گننا وشمار کرنا۔

(۴) ثَقُلَ: از کرم بمعنی بھاری ہونا، ثِقْلًا وثِقَالَةً مصدر ہیں۔ ''ثِقْلٌ'' بمعنی بوجھ، جمع اَثْقَال، مر تحقیقه.

(۵) حَــاذِیْ: ای ظهری اس کی جمع آحاذ ہے بمعنی پیٹھ اور جانوروں کی دم کے دونوں کناروں کو بھی کہتے ہیں حَاذَ (ن) یَحُوْذُ حَوْذًا بمعنی ہنکانا وغالب ہونا، مراد ''کثرت عیال'' ہیں اس کے حروف اصلی (ح، و، ذ) ہے اور یقال فلان خفیف الحاذ ایقلیل المال. قَالَ تَعَالیٰ: استحوذ علیهم الشیطن.

(۶) نَفِدَ: (س) نفادًا مصدر ہے بمعنی ختم ہونا۔ کمافی التنزیل: ماعندکم ینفدو ماعندالله باقٍ. مر تحقیقه.

(۷) رَذَاذِیْ: اس کے اصلی معنی قلیل بارش کے ہے یہاں اس (رَذَاذ) سے مراد ''قلیل مال'' ہے۔ یـقـال: رذت السماء رذاذا ای امطرت مطرا خفیفا. کم بارش برسنا۔ رَذَّ یَرُذُّ (ن) رَذَاذًا بمعنی کم بارش ہونا۔

(۸) اَمَّمْتُهٗ: تَأْمِیْمٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی قصد کرنا۔ مجرد اَمَّ یَؤُمُّ (ن) اَمًّا و اِمَامًا بمعنی قصد کرنا، امامت کرنا، امام بننا، رہنما بننا اور اس میں ضمیر مفعول (ہٗ) ''والی'' کی طرف راجع ہے اور ''امممته'' یہ ''فلماثقل'' کا جواب ہے۔

(۹) اَرْجَاء: یہ جمع ہے رَجَاءٌ کی بمعنی کنارہ، گوشہ۔ وقـال تعالیٰ: والملك علی ارجائها. رَجَا (ن) رَجَاءً بمعنی امید کرنا، امید رکھنا، تَرَجِّی تفعل سے ارتجی افتعال سے بمعنی توقع رکھنا، امید قائم کرنا، ڈرنا۔ رَجَاءٌ، رَجَاةٌ، مَرْجَاتٌ بمعنی امید۔

(۱۰) دَعْوَتُهٗ: دَعْوَةٌ مصدر ہے از نصر دُعَاءٌ بھی مصدر ہے بمعنی پکارنا، دعا کرنا، مرتحقیقه۔

(۱۱) اِعَادَةٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی لوٹانا، دہرانا۔ مجرد عَادَ (ن) یَعُوْدُ عَوْدًا بمعنی لوٹنا، نصر سے لازمی ہے، مرتحقیقه۔

(۱۲) رُوَائِیْ: (بضم الراء) بمعنی حسن منظر واچھی حالت، تازگی، خوشنمائی، چہرہ کی رونق۔ رَوَاءٌ (بفتح الراء) میٹھا پانی، خوشگوار پانی اور سیراب کرنے والا بہت پانی اور رِوَاءٌ (بکسر الراء) بمعنی جانور پر بوجھ باندھنے کی رسی، ڈول باندھنا کی رسی (بکسر الراء) کی جمع اَرْوِیَةٌ آتی ہے۔ رَوِیَ یَرْوٰی (س) رِیًّا و رَوًی بمعنی سیراب ہونا۔ ومنه رَیَّانٌ جمع رُوَاءٌ ہے۔

(۱۳) اِرْوَائِیْ: افعال سے بمعنی سیراب کرنا، مجرد سمع سے رَوِیَ یَرْوٰی رَیًّا بمعنی سیراب ہونا یہاں اس سے مراد اپنی حالت کی خوبی ہے۔

☆......☆......☆

فَهَشَّ لِلْوِفَادَةِ وَارْتَاحَ، وَغَدَا بِالْاِفَادَةِ وَرَاحَ. فَلَمَّا اسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ الْمَرَاحِ، اِلَی الْمُرَاحِ، عَلٰی کَاهِلِ الْمِرَاحِ.

ترجمہ:۔ پس میرے آنے کی وجہ سے (والی) بہت خوش ہوئے اور صبح شام یعنی ہر وقت مجھ کو فائدہ پہنچاتے رہے (اور صبح کی اس نے ساتھ فائدہ دینے کے اور شام کی اس نے) پس جبکہ اجازت مانگی میں نے شام کو اس سے روانہ ہونے وطن کی طرف خوشی کے

Maktaba Tul Ishaat.com

کاندھوں پر (یعنی جب میں فرحت وانبساط کے کندھے پر سوار ہو کر وطن جانے کی اجازت چاہی)۔

(۱) هَشَّ: ازضرب بمعنی خوش ہونا بھلائی پر، نشاط میں ہونا، ہنسنا، ازسمع هَشَاشَةً وهَشَاشًا بمعنی مسکرانا۔ اور ضرب سے بھی آتا ہے۔

(۲) لِلْوِفَادَةِ: ''وِفَادَه'' امیروں کے پاس سوال کرنے کیلئے جانا، اس کو پیشہ بنالینا جانے والے کو ''وافد'' کہتے ہیں۔ وَفَدَيَفِدُ (ض) وَفْدًا، وُفُوْدًا، وِفَادَةً، اِفَادَةً مصادر ہیں بمعنی آنا، قاصد بن کر آنا، اس کی جمع وَفْدٌ، وُفُوْدٌ، اَوْفَادٌ اور حقیقت میں وفد اس جماعت کو کہتے ہیں جو بادشاہ یا امیر کے پاس جائے۔ بقول بعض یہ واوی ہے یا یائی ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ دونوں طرح آتا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ نہ واوی ہے نہ یائی۔ یہاں پر وفد سے مراد ''قدوم'' ہے اور ''للوفادة'' میں لام سبب کیلئے ہے. قال تعالىٰ: يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا.

(۳) رَاحَ: رَوْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی خوش ہونا۔ رَوَاحًا، رَاحًا و رَاحَةً (ن، س) مصادر ہیں دوسرا ''رَاحَ، رَوَاحًا (ن)'' سے ماخوذ ہے بمعنی شام کو جانا، واپس آنا، اور سمع سے رَوَاحًا، رَاحًا، رَاحَةً، رِيَاحَةً بمعنی خوش ہونا، متوجہ ہونا۔

(۴) غَدَا: یہ غَدْوَةٌ سے مشتق ہے بمعنی صبح کو آنا۔ غَدَا (ن) يَغْدُوْ غُدُوًّا، غَدْوَةً بمعنی صبح کو آنا اور قرآن مجید میں غُدُوٌّ کے بالمقابل ''آصال'' آتا ہے اور غَدَاةٌ کے بالمقابل ''عَشِيَّةٌ'' آتا ہے۔ وفي القرآن: بالغدو والآصال. وايضا. غدوها شهر ورواحها شهر.

(۵) اِفَادَةٌ: مصدر ہے اَفَادَ يُفِيْدُ اِفَادَةً ازافعال بمعنی حاصل کرنا، کمانا۔ فَادَ (ن) يَفُوْدُ فَوْدًا، فَائِدَةً بمعنی فائدہ پہنچانا، ثابت ہونا وَفَدَ (ض) وَفْدًا وُفُوْدًا وِفَادَةً، اِفَادَةً بمعنی قاصد و ایلچی بن کر آنا۔ اور وَفْدٌ، وُفُوْدٌ، وُفَادٌ، اَوْفَادٌ جمع ہیں وافد کی بمعنی وہ قوم جو مجتمع ہو کر شہروں کا گشت کرے اور وہ لوگ جو حاکم کے پاس جائیں۔ وقال تعالىٰ: يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا.

(۶) اِسْتَأْذَنْتُهُ: اِسْتِيْذَانٌ مصدر ہے از استفعال بمعنی اجازت طلب کرنا اور یہ ''اِذْنٌ'' سے ماخوذ ہے مجرد سمع سے اور اس میں (س، ت) طلب کیلئے ہیں اور ''اُذُنٌ'' بمعنی کان ہے اس مناسبت سے اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر ایک کی بات کو سنے۔ وفي القرآن: فأذنوا بحرب من الله ورسوله.

(۷) اَلْمَرَاحُ: اجوف واوی ہے ''رَوَاحٌ'' سے مشتق ہے بمعنی شام کو آنا اور مصدر میمی ہے از نصر بمعنی شام کو جانا (بفتح الميم) جو غُدُوٌّ کی ضد ہے بمعنی شام یا زوال سے رات تک چلنا یہ افعال تامہ ہے۔ كمافي القرآن: غدوها شهر ورواحها شهر.

(۸) اَلْمُرَاحُ: (بضم الميم) صیغہ اسم مفعول از افعال بمعنی اسم ظرف یعنی شام کو لوٹنے کی جگہ یا شام کو آرام کرنے کی جگہ، راحت دینے کی جگہ، مراد ''وطن'' ہے اصل میں معنی اونٹ، گائے، بیل، بھیڑ، بکری کے ٹھکانہ کو کہتے ہیں۔

(۹) كَاهِلُ: اسم جمع كَوَاهِلُ ہے بمعنی پیٹھ کا بالائی حصہ (کندھا) مونڈھا۔ اور ''على كاهل المراح'' یہ اجوف نہیں ہے بلکہ صحیح ہے (وهو اعلى الظهر ممايلي العنق) اور ''مابين كفين'' کو کہتے ہیں یہاں مراد ''کندھا'' ہے۔

(۱۰) اَلْمِرَاحُ: (بكسر الميم) یہ ''مَرَحٌ'' سے ماخوذ ہے یعنی بہت زیادہ خوش ہونا مَرِحَ (س) بمعنی شِدَّةُ الْفَرَحِ، زیادہ خوش ہونا اور اس

Maktaba Tul Ishaat.com

کے حروف اصلی (م، ر، ح) ہیں اور اس سے صیغۂ صفت "مَرِحٌ ومَارِحٌ" ہے اور اس کے معنی اترنے اور ناز سے چلنے کے بھی آتے ہیں۔ کمافی القرآن: ولاتمش فی الارض مرحا. اور یہ حال ہے استأزنته سے۔

☆......☆......☆

قَالَ: قَدْ اَزْمَعْتُ اَلَّا اُزَوِّدُكَ بَتَاتًا، وَلَا اَجْمَعُ لَكَ شَتَاتًا؛ اَوْتُنْشِيءَ لِيْ اَمَامَ اِرْتِحَالِكَ، رِسَالَةً تُوْدِعُهَاشَرْحَ حَالِكَ.

ترجمہ:۔کہا اس نے تحقیق کہ میں پختہ ارادہ کرچکا ہوں کہ نہ توشہ دونگا میں تجھ کو اور نہ جمع کرونگا میں تیرے لئے مختلف طریقوں سے (مال کو) یہاں تک کہ تو لکھے میرے لئے تیرے کوچ کرنے سے پہلے ایک رسالہ (تم جانے سے پہلے میرے لئے ایک ایسا رسالہ نہ لکھدو) امانت رکھے تو اس رسالہ میں اپنی حالت کی شرح (جس میں تمہارے مفصل حالات ہو)

(۱) اَزْمَعْتُ: اِزْمَاعٌ مصدر ہے از افعال بمعنی پختہ ارادہ کرنا، ثابت قدم رہنا، اور یہ متعدی ہے۔

(۲) اُزَوِّدُ: تفعیل سے تَزْوِیْدٌ مصدر ہے بمعنی توشہ دینا، مجرد نصر سے۔ اور "لاازودك" اصل میں یہ "ان لاازودك" تھا بمعنی ان لااعطیتکه ہے۔ زَادًا مصدر سے بمعنی توشہ دینا۔

(۳) بَتَاتًا: بمعنی توشہ (سامان گھر) جہیز والجمع اَبِتَّةٌ، بَتَاتٌ۔ بَتَّ یَبُتُّ (ن، ض) سے بمعنی کاٹنا۔ قطع کرنا، اور توشہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اسکے ذریعہ سے راستہ کٹ جاتا ہے یا اس لئے کہ یہ مال کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے اور بَتَاتٌ یہ فعال کے وزن پر ہے بمعنی مفعول کے ہیں۔

(۴) اَجْمَعُ: یہ اِجْمَاعٌ مصدر سے از افعال جمع کرنا۔ مجرد فتح سے ہے، مرتحقیقہ۔

(۵) شَتَاتًا: بمعنی متفرق امر، شَتَّ یَشِتُّ (ض) شَتًّا، شَتَاتًا، شَتِیْتًا مصادر ہیں بمعنی متفرق ہونا۔ شِتَاتٌ اصل میں یہ مصدر ہے اس کی جمع اَشْتَاتٌ آتی ہے اس سے مراد متفرق حال ہے اور "لك شتاتا" میں لام اضافت کیلئے ہے ای شتاتك ای احوالك المتفرقة. شَتِیْتٌ بمعنی متفرق جمع شَتّٰی ہے. قَالَ تَعَالٰی: یومئذیصدرالناس اشتاتا.

(۶) تُنْشِئُ: اِنْشَاءٌ مصدر ہے از افعال بمعنی لکھنا اور "او تنشئ" میں "او" بمعنی اِلٰی اَنْ ہے یا اِلَّا اَنْ کے ہے۔

(۷) اَمَامَ: بمعنی آگے، ومنه امام لانه یقدم من الناس اَمَّ (ن) اَمًّا بمعنی امام بننا، رہنما بننا، امام (بفتح الهمزه) جوضدالوراء ہے (آگے)۔ اَمَّ (ن) اُمُوْمَةً بمعنی ماں بننا۔

(۸) اِرْتِحَالُكَ: یہ اِرْتِحَالٌ مصدر افتعال سے ہے بمعنی کوچ کرنا، یہ "رَحْلٌ" سے ماخوذ ہے، مجرد فتح سے۔

(۹) رِسَالَةٌ: (بکسرالراء وفتحها) بمعنی پیغام، پیغامبری، خط۔ والجمع رَسَائِلُ ورِسَالَاتٌ اور "رسالة" یہ "تنشئ" فعل کا مفعول بہ ہے۔

(۱۰) تُوْدِعُهَا: اِیْدَاعٌ مصدر ہے از افعال بمعنی امانت رکھنا، ور "تودعها" یہ "رسالة" کی صفت اول ہے۔

(۱۱) شَرْحٌ: بمعنی تفصیل، کھولنا، اچھی طرح بیان کرنا۔ شَرَحَ (ف) شَرْحًا، مرتحقیقه۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۲) حَالُكَ: بمعنی حالات، کیفیت، والجمع اَحْوَال، مرتحقیقہ۔

☆......☆......☆

حُرُوْفُ اِحْدٰی كَلِمَتَيْهَا يَعُمُّهَا النَّقْطُ، وَحُرُوْفُ الْاُخْرٰی لَمْ يُعْجَمْنَ قَطُّ؛ وَقَدِاسْتَانَيْتُ بَيَانِیْ حَوْلًا، فَمَا اَحَارَ قَوْلًا.

ترجمہ: اس کے دوکلموں میں سے ایک کے حروف نقطہ والے ہوں اور دوسرے کلمہ کے حروف بغیر نقطہ ہوں (بالکل) اور تحقیق کہ میں نے مہلت دی اپنے بیان کو ایک سال تک (اپنی فصاحت کو ایک سال مہلت دی) پس کوئی جواب نہیں دیا اس فکر نے کوئی (کسی جملہ کا)۔

(۱) حُرُوْف: یہ جمع ہے حرف کی بمعنی طرف الشیٔ، وحروف الهجاء، الحرف الكلمه والجمع اَحْرُوف، حُرُوْف یقال هذا الحرف ليس فی القاموس یعنی یہ کلمہ اور حروف احدی یہ صفت ثانیہ ہے رسالہ کی وہ مبتدا ہے اور یعمها النقط اس کی خبر ہے۔

(۲) كَلِمَتَيْهَا: یہ كَلِمَةٌ کا تثنیہ ہے "ھا" ضمیر "رسالہ" کی طرف راجع ہے، مرتحقیقہ۔

(۳) يَعُمُّ: فعل مضارع۔ عَمَّ (ن) عَمًّا مصدر ہے بمعنی شامل کرنا، مرتحقیقہ۔

(۴) اَلنُّقَطُ: یہ نُقْطَةٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع نِقَاطٌ بھی آتی ہے۔ نَقَطَ (ن) نَقْطًا و نقاطًا بمعنی حروف کو نقطے لگانا۔

(۵) الْاُخْرٰی: ای الکلمة الاخری، مرتحقیقہ۔

(۶) لَمْ يُعْجَمْنَ: عَجْمٌ مصدر سے ہے از نصر یقال عجم الکتاب او الحرف بمعنی سیاہی سے نقطے لگانا۔ اور یہ اِعْجَامٌ مصدر سے بھی آتا ہے بمعنی نقطہ دینا۔ یقال حروف معجمة یعنی وہ حروف جو نقطے والے ہوں۔

(۷) قَطُّ: یہ اسم ظرف ہے، برائے نفی تاکید وضع کیا گیا ہے قَطُّ بمعنی بالکل نہیں، اب تک نہیں قَطِطَ (س) قَطَطًا بمعنی گھنگریالا ہونا "قَطِطَ الشعر" قَطَّ (ن) قَطًّا بمعنی چھیلنا، نقش کرنا، کھودنا۔ قَطْ بمعنی صرف، فقط۔ قَطَّطَ تَقْطِيْطًا بمعنی ہموار کرنا، چھیلنا، قَطٌّ: بالوں کی صفت بمعنی گھنگریالے ہونا۔ قِطٌّ بمعنی بلا جمع قِطَطٌ مونث قِطَّةٌ بلی تصغیر قُطَيْطَةٌ جمع قُطَيْطَاتٌ.

(۸) اِسْتَانَيْتُ: ای انتظرتُ او استمهلتُ بمعنی مہلت دینا از استفعال مجرد اَنِیَ يَانٰی (س) اَنِيًا، اِنًی بمعنی متاخر ہونا اور کبھی یہ واوی ہوتا ہے اور اس کے معنی آدھی رات کے آتے ہیں یا یہ یائی ہے۔ اَنٰی يَانِیْ (ض) بمعنی مہلت دینا، دیر کرنا اور یہاں یائی ہے۔

(۹) حَوْلًا: حَوْلٌ بمعنی سال والجمع حُوُوْلٌ واَحْوَالٌ. حَالَ (ن) يَحُوْلُ حَوْلًا بمعنی گزرنا۔ لانه يتحول من حال الی حال. يقال حال عليه الحول.

(۱۰) اَحَارَ: یہ حَارَ (ن) يَحُوْرُ حَوْرًا بمعنی لوٹنا اور حِوَرٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جواب دینا اور اَحَارَ بمعنی متحیر ہونے کے بھی آتے ہیں ضرب سے، اور سمع سے حَوِرَتِ الْعَيْن. آنکھ کی سفیدی اور زیادہ ہوگئی یا اس کی سیاہی اور زیادہ سیاہ ہوگئی اور مادہ "حور" ہے. وفی القرآن: والله يسمع تحاوركما.

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

وَنَبَّهْتُ فِكْرِيْ سَنَةً، فَمَا ازْدَادَ اِلَّا سِنَةً، وَاسْتَعَنْتُ بِقَاطِبَةِ الْكُتَّابِ، فَكُلٌّ مِنْهُمْ قَطَّبَ وَتَابَ، فَاِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ عَنْ وَصْفِكَ بِالْيَقِيْنِ.

ترجمہ:۔اور بیدار کرتا رہا میں اپنی فکر کو ایک سال، پس نہیں زیادہ کیا اس فکر نے سوائے نیند کے (اس کی نیند اور غفلت زیادہ ہوگئی) اور مدد چاہی میں نے تمام مضمون نگاروں سے، پس ہر ایک نے ترش روئی کی اور توبہ کی۔ (آنکھیں چرائی اور کانوں پر ہاتھ رکھے) پس اگر تو نے اپنی صفت یقین کے ساتھ بیان کی ہے۔

(۱) نَبَّهْتُ: تَنْبِيْهٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی بیدار کرنا، مجرد نَبَاهَةً (ك) بمعنی بزرگ وشریف ہونا۔ نَبَهَ (ف) نَبْهًا بمعنی سمجھنا، تہ کو پہنچنا، نَبِهَ (س) نُبْهًا مِنْ نَوْمِهٖ. بیدار ہونا۔

(۲) فِكْرِيْ: بمعنی غور وفکر سوچ و بچار والجمع اَفْكَار۔ فِكْرًا و فَكْرًا (ض) ہیں اور "فکری" مفعول بہ ہے نَبَّهْتُ فعل کا۔

(۳) سَنَةٌ: (بفتح السين) بارہ مہینہ، ایک سال والجمع سُنُوْنٌ، سِنُوْن، سَنَوَاتٌ، سَنَهَاتٌ. نیز خشکی کے سال کو بھی کہا جاتا ہے۔ سَنِهَ از سمع بمعنی سال کا گزر جانا، اس کی تصغیر سُنَيَّةٌ وسُنَيْنَةٌ و سُنَيْهَةٌ ہیں۔ واكثر ماتعمل السنة في الحول الذي فيه الجدب. وفي التنزيل: سبع سنين دأبا.

(۴) سِنَةٌ: (بکسر السين) بمعنی نیند، اُونگھ۔ خفلت يقال هو في سنة اى في غفلة. وَسِنَ يَوْسَنُ (س) وَسَنًا و سِنَةً بمعنی اُونگھنا، جاگنا۔ من الاضداد. قال تعالىٰ: لاتأخذه سنة ولا نوم.

(۵) اِسْتَعَنْتُ: یہ عَوْنٌ سے مشتق ہے بمعنی مدد طلب کرنا۔ از استفعال، قد مر تحقیقہ۔

(۶) بِقَاطِبَةِ: بمعنی تمام، سب۔ قَطَبَ (ض) قَطْبًا، قُطُوْبًا مصدر ہیں بمعنی جمع کرنا، ترشروئی اختیار کرنا، پژمردہ ہو جانا، پیشانی پر بل پڑنا۔ قَاطِبَةً اى جميعا والنصب على الحاليه یعنی بطریقِ حال مستعمل ہوتا ہے جیسے طرا. عربی لغت میں اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا، یہاں غلط استعمال ہے صرف قافیہ کی رعایت نے مصنف کو مجبور کیا ہے۔

نوٹ:...... یہ ترکیب اہل عرب کے یہاں درست نہیں کیونکہ قاطبة مضاف استعمال نہیں ہوتا بلکہ حال ہوتا ہے لیکن صرف قافیہ کی رعایت کے واسطے مصنفؒ نے اس طرح مجبوراً کیا ہے۔

(۷) اَلْكُتَّاب: یہ کاتب کی جمع ہے بمعنی عالم محرر اس کی جمع كَتَبَةٌ و كَاتِبُوْنَ بھی آتی ہیں از نصر اور متاخرین اس کو بمعنی مکتب کے لیتے ہیں کُتَّاب بمعنی نثر لکھنے والے اور کُتَّاب کی جمع کتاتیب ہے۔

(۸) قَطَّبَ: تَقْطِيْبٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی ترش روئی اختیار کرنا اور پیشانی پر شکن ڈالنا۔ اور مجرد ضرب سے ہے بمعنی جمع کرنا چیں بجبیں ہونا، من ترش کرنا۔

(۹) تَابَ: (ن) تَوْبًا و تَوْبَةً، تَابَتًا و مَتَابًا سب مصادر ہیں بمعنی توبہ کرنا، رجوع کرنا۔ لقد تاب الله. ان الله تواب.

(۱۰) صَدَعْتَ: یہ صَدْعٌ و صُدُوْعٌ مصدر ہے از فتح بمعنی پھاڑنا، کھولنا، ظاہر کرنا وارادہ کرنا، واضح کرنا، کسی چیز کی حقیقت کو مبالغہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کے ساتھ ظاہر کرنا اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے یا اس کے بعد "باء" آتی ہے اور یہاں عن سے استعمال کیا ہے یوں کہنا چاہئے تھا "صدعت بوصفك" تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں تضمین کرلی ہے۔قال تعالیٰ: فاصدع بماتؤمر.

(۱۱) وَصْفٌ: بمعنی تعریف، وصف از ضرب، قد مر تحقیقہ۔

(۱۲) اَلْيَقِيْنُ: بمعنی شک وشبہ کا ازالہ کرنا، تحقیق امر یَقِنَ یَيْقَنُ (س) يَقْنًا، يَقَنًا بمعنی امر یقین، اوالفهم مع ثبات الحكم. قال تعالیٰ: كلا لوتعلمون علم اليقين.

☆......☆......☆

فَأْتِ بِآيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ. فَقَالَ لَهُ: لَقَدِاسْتَسْعَيْتَ يَعْبُوْبًا، وَاسْتَسْقَيْتَ اُسْكُوْبًا، وَاَعْطَيْتَ الْقَوْسَ بَارِيْهَا.

ترجمہ:۔پس لاؤ تم کوئی نشانی اگر تم سچے ہو (اپنے دعوے میں) پس کہا اس بوڑھے نے، بیشک طلب کیا تو نے دوڑانے کو تیز رو گھوڑے (تو نے تیز رفتار گھوڑے کو دوڑانا چاہا) اور سیرابی طلب کی تو نے موسلا دھار بارش سے، اور حوالہ کیا تو نے تیر، بنانے والے کو۔

(۱) فَأْتِ: یہ اصل میں اِيْتِ ہے صیغہ امر حاضر معروف۔اِتْيَان (ض) بمعنی آنا، لیکن اگر "ايت" فعل کے باء صلہ ہو تو متعدی کے معنی میں ہوتا ہے بمعنی لانا۔

(۲) بِآيَةٍ: اس میں تعدیہ کیلئے ہے، آیت بمعنی نشانی، علامات والجمع آيات.

(۳) اَلصَّادِقِيْنَ: یہ صادق کی جمع ہے بمعنی سچا اور صدق کا تعلق قول کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ فعل کے ساتھ۔

(۴) قَالَ: یہ قول مصدر سے بمعنی کہنا از نصر فقال ای ذالك الكهل ، قد مر تحقیقہ۔

(۵) اِسْتَسْعَيْتَ: سَعْيٌ سے ماخوذ ہے از استفعال بمعنی دوڑانا اور کوشش طلب کرنا۔اور سَعٰی يَسْعٰی (ف) سَعْيًا بمعنی دوڑنا۔

(۶) يَعْبُوْب: بمعنی تیز رفتار گھوڑا یا پانی کا دھارا جو تیز رفتاری سے بہہ رہا ہو، اس کی جمع يَعَابِيْب. عَبَّ (ن) يَعُبُّ عُبَابًا بمعنی موجیں مارنا، ٹھاٹھیں مارنا اور يَعْبُوْب سے مراد "اپنا نفس" ہے اور اس میں تنوین تعظیم کیلئے ہے اور اس کے معنی بہت زیادہ پانی کے ہیں، نہر اور بادل جو پانی والا ہو اور یعبوب اور عمر میں تھوڑا فرق ہے "عمر" وہ گھوڑا جو کثیر الجری ہے اور "یعبوب" وہ گھوڑا جو سریع الجری ہو۔

(۷) اِسْتَسْقَيْتَ: یہ اِسْتِسْقَاءٌ مصدر سے بمعنی سیرابی طلب کرنا اور "سقیٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی سیراب کرنا۔سَقٰی (ض) يَسْقِي سَقْيًا سیراب کرنا، اس میں (س، ت) طلب کیلئے ہے۔وفي التنزيل: واذااستسقى موسى لقومه.

(۸) اُسْكُوْب: بمعنی موسلا دھار بارش، نہ تھمنے والی بارش اور شور سے برسنے والا بادل یا وہ پسینہ جو بہت نکلے كمافى التنزيل: وَمَاءٍ مَسْكُوْبٍ. اور نصر سے سَكْبًا بمعنی پانی کا بہانا، بہنا۔لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔كمافي الشعر: وتسكب عينائى الدموع لتجمدا: اور "اسکوب" سے مراد "اپنی ذات" ہے۔

(۹) اَعْطَيْتَ: اعطى يعطى اِعْطَاءً از افعال بمعنی دینا، بخشش کرنا یا حوالہ کرنا۔مر تحقیقہ

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) اَلْقَوْسُ: بمعنی کمان والجمع اَقْوَاسٌ، قُوُوْسٌ، قِسِیٌّ، قَوِسَ (س) قَوْسًا بمعنی کمان کی طرح پیٹھ ٹیڑھی ہونا یہ جب مذکر کی صفت ہو تو اس کی تصغیر قُوَیْسَۃٌ آتی ہے اور جب مؤنث ہو تو اس کی تصغیر قوس آتی ہے۔ کما قال الشاعر: یاباری القوس لیس بحسنہ: لاتظلم القوس اعط القوس باریھا. وفی القرآن: قاب قوسین اوادنی.

(۱۱) بَارِیْھَا: بمعنی تیر کا بنانے والا، تراشنے والا ''باری'' اسم فاعل بمعنی تیر بنانے والا امراد ''واقف کار'' ہے۔ بری (ض) بمعنی قطع کرنا۔ اور اعط القوس باریھا یہ امثال عرب میں سے ہے یعنی کمان تراشنے والے کو دو۔

☆......☆......☆

وَاَنْزَلْتَ الدَّارَ بَانِیْھَا. ثُمَّ فَکَّرَ رَیْثَمَا اسْتَجَمَّ قَرِیْحَتَہُ، وَاسْتَدَرَّ لِقْحَتَہُ، وَقَالَ: اَلْقِ دَوَاتَکَ وَاقْرُبْ.

ترجمہ:۔ اور ٹھہرایا تو نے گھر میں اس کے بنانے والے کو (تم مجھ سے جو کچھ چاہتے ہو میں اس کا اہل ہوں) پس غور وفکر کیا اس نے اتنی دیر کہ جس سے یکسوئی حاصل ہو طبیعت کو اور دودھ طلب کیا اس نے دودھ دینے والی اونٹنی سے (یعنی اپنے ذہن سے مضمون نکالنا چاہا) اور کہنے لگا ڈالو تم اپنی دوات میں روشنائی وغیرہ اور قریب آجاؤ۔

(۱) اَنْزَلْتَ: یہ اِنْزَالٌ مصدر سے از افعال بمعنی اتارنا، ٹھہرانا، مجرد ضرب سے، قد مر تحقیقہ۔

(۲) اَلدَّارُ: بمعنی گھر والجمع دِیَارٌ و دُوْرٌ. دَارَ یَدُوْرُ (ن) دَوْرًا۔ گھومنا، چکر لگانا، قد مر تحقیقہ۔

(۳) بَانِیْ: یہ بِنَاءٌ سے ماخوذ ہے جو ہدم کی ضد ہے اس کا واحد بُنْیَانٌ ہے اس کی جمع نہیں آتی، کقولہ تعالیٰ: لایزال بنیانھم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبھم.

(۴) فَکَّرَ: تَفْکِیْرٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی غور وفکر کرنا، قد مر تحقیقہ۔

(۵) رَیْثَمَا: ای قدر ما یعنی مقدار، مہلت زمانہ۔ رَاثَ (ض) رَیْثًا بمعنی دیر کرنا، تاخیر کرنا۔

(۶) اِسْتَجَمَّ: یہ جَمٌّ سے ماخوذ ہے از استفعال مصدر اِسْتِجْمَامٌ ہے بمعنی جمع کر دینا، راحت حاصل کرنا، زیادہ جمع ہونا۔ جَمَّ (ن، ض) جُمُوْمًا مصدر ہے بمعنی زیادہ اکٹھا کرنا، یکسو ہونا اور یہ متعدی ہے بمعنی جمع. وفی القرآن: وتحبون المال حُبًّا جَمًّا.

(۷) قَرِیْحَتَہُ: وہ ملکہ جس کی وجہ سے شاعر عمدہ شعر نظم کر سکے، خوب لکھ سکے والجمع قَرَائِحُ. اور یہ قَرْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جَرْحٌ۔

(۸) اِسْتَدَرَّ: از استفعال مصدر اِسْتِدْرَارٌ بمعنی دودھ طلب کرنا۔ دَرَّ (ن، ض) دَرًّا بمعنی زیادہ ہونا۔ دِرَّۃٌ بمعنی تھن، دودھ۔ دُرَّۃٌ بمعنی موتی جمع دُرَرٌ آتی ہے۔ کقولہ تعالیٰ: یرسل السماء علیکم مدرارا. اور دودھ طلب کرنے سے مراد اپنے ذہن سے مضامین نکالنا۔

(۹) لِقْحَۃٌ: لَقُوْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی دودھ دینے والی اونٹنی یا دودھ پلانے والی عورت لَقِحَ (س) لَقَحًا بمعنی گابھن ہونا، حاملہ ہونا۔ والجمع لِقَاحٌ و لُقَحٌ بمعنی وہ ناقہ جو مادہ منویہ کو قبول کرے اور افعال سے بمعنی حاملہ کر دینا۔

(۱۰) اَلْقِ: صیغہ امر از افعال اِلْقَاءٌ مصدر ہے بمعنی ڈال دینا مجرد لَاقَ یَلِیْقُ (ض) لَقْیَۃً و لَیْقًا روشنائی وغیرہ، درست کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۱) دَوَاتٌ: بمعنی دوات والجمع دَوَیٌّ، دُوِیٌّ، دِوِیٌّ و دَوَیَاتٌ۔ اسکے معنی انگور، خربوزہ کے چھلکے کے بھی آتے ہیں۔

(۱۲) وَاقْرُبْ: بمعنی قریب ہونا، از کرم وسمع صیغہ امر قُرْباً و قُرْبَاناً مصدر ہیں یہ بُعد کی ضد ہے، قدمر تحقیقہ۔

☆......☆......☆

وَخُذْ أَدَاتَكَ وَاكْتُبْ: اَلْكَرَمُ - ثَبَّتَ اللّٰهُ جَيْشَ سُعُوْدِكَ - يَزِيْنُ، وَاللُّؤْمُ - غَضَّ الدَّهْرُ جَفْنَ حَسُوْدِكَ يَشِيْنُ.

ترجمہ:۔ اور قلم وغیرہ (سامان) لے لو اور لکھو، فیاضی و بخشش (ثابت رکھے اللہ تعالی تیری سعادت کی لشکر کو) زینت دیتی ہے (یعنی بخشش باعث زینت ہے یا زینت دیتی ہے) اور بخل (پست کرے زمانہ تیرے حاسدوں کے پلکوں کو) عیب دار کرتا ہے۔

(۱) خُذْ: صیغہ امر حاضر بمعنی پکڑنا، لینا، الاخذُ (ن) اَخَذَ يَأْخُذُ اَخْذًا بمعنی لے لینا، قدمر تحقیقہ۔

(۲) اَدَاتٌ: بمعنی سامان، آلات یہاں مراد "دوات، قلم وغیرہ" ہے والجمع اَدَوَاتٌ، قدمر تحقیقہ۔

(۳) اَلْكَرَمُ: مصدر كَرْمًا (ك) و كِرَامَةً بھی ہیں بمعنی بزرگ ہونا، شریف ہونا جو کمینگی وغیرہ کی ضد ہے (اللوم) اور الکرم مبتدا ہے اس کی خبر "یزین" ہے اور ثَبَّتَ الله یہ جملہ دعائیہ بین المبتدا والخبر ہے۔

(۴) ثَبَّتَ: تَثْبِيْتٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی ثابت رکھنا، مجرد ثَبَتَ (ن) يَثْبُتُ ثَبَاتًا بمعنی ثابت رہنا اور ثبت الله جيش سعودك یہ جملہ دعائیہ ہے اور یہ "ثبات" سے ماخوذ ہے جو کہ زوال کی ضد ہے۔

(۵) جَيْشٌ: بمعنی لشکر والجمع جُيُوْشٌ. جَاشَ يَجِيْشُ (ض) جَيْشًا بمعنی جوش مارنا، ابلنا، قدمر تحقیقہ۔

(۶) سُعُوْدٌ: یہ فُعُوْلٌ کے وزن پر بمعنی سعادت والا۔ سَعَدَ (ف) سَعْدًا و سُعُوْدًا مصدر ہے بمعنی مبارک ہونا، نیک بختی جو کہ نحوست کی ضد ہے اور سعود، یہ صفت کا صیغہ بھی ہے جو سعید کے معنی میں آتا ہے۔

(۷) يَزِيْنُ: زَانَ يَزِيْنُ (ض) زَيْنًا بمعنی زینت دینا، مرتحقیقہ۔

(۸) اَللُّؤْمُ: بمعنی بخیل ہونا، کمینہ ہونا وخوار ہونا۔ لَؤُمَ (ك) يَلْؤُمُ لُؤْمًا، مَلَامَةً، لَأَمَةً بمعنی لئیم ہونا یا بمعنی بخل کرنا یا ملامت کرنا والجمع لِئَامٌ، لُؤَمَاءُ یہ لَئِيْمٌ کی جمع ہیں اور اللؤمُ یہ "الکرم" کی ضد ہے اللوم مبتدا ہے اور "يَشِيْنُ" اس کی خبر ہے۔

(۹) غَضَّ: بمعنی بند کرنا، پست کرنا۔ غَضَّ (ن) غَضًّا، غَضَاضًا مصدر ہیں۔ وقال الراغب "الغض النقصان من الطرف والصوت كمافى القران: قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم. اِغْضَاضٌ انفعال سے بمعنی کاٹنا۔

(۱۰) الدهر: بمعنی زمانہ، وقت جمع دهور وادهر، قدمر تحقیقہ۔

(۱۱) جَفْنٌ: بمعنی پلک ای غطاء العين والجمع اَجْفَانٌ، جُفُوْنٌ، اَجْفُنٌ، جِفَانٌ، قدمر تحقیقہ۔

(۱۲) حَسُوْدٌ: حَاسِدٌ کا مبالغہ ہے، جمع حُسَّدٌ و حَسَدَةٌ ہیں۔ حَسَدَ (ن، ض) حَسَدًا بمعنی حسد کرنا، مذکر ومؤنث دونوں کیلئے ہے یعنی جس کی طبیعت میں حسد ہو، اور حسد کہتے ہیں دوسروں کی نعمت زائل ہونے کی تمنا کرنا، اور اپنی طرف منتقل ہونیکی تمنا کرنا۔ اور

Maktaba Tul Ishaat.com

حَسُوْدٌ کی جمع حُسَدٌ ہے۔

(۱۳) یَشِیْنُ: صیغہ مضارع از ضرب بمعنی عیب دار کر دینا۔ وفی القران: ان شانئك هو الابتر. مہموز اللام اور اجوف یائی ہے۔

☆......☆......☆

وَالْاَرْوَعُ یُثِیْبُ، وَالْمُعْوِرُ یُخِیْبُ، وَالْحَلَاحِلُ یُضِیْفُ، وَالْمَاحِلُ یُخِیْفُ، وَالسَّمْحُ یُغْذِیْ، وَالْمَحِكُ یُقْذِیْ، وَالْعَطَاءُ یُنْجِیْ.

ترجمہ:۔ اور شریف النفس آدمی اچھا بدلہ دیتا ہے اور عیب دار محروم کرتا ہے اور سردار مہمان نوازی کرتا ہے اور دھوکہ باز خوف دلاتا ہے (ڈراتا ہے) اور سخی کھانا کھلاتا ہے اور بخیل آنکھوں میں دھول جھونکتا ہے اور بخشش نجات دلاتی ہے۔

(۱) اَلْاَرْوَعُ: بمعنی متعجب اور یہ معتل فاء ہے یعنی وہ شخص جو اپنے حسن یا شجاعت کے ذریعہ دوسرے کو تعجب میں ڈالے صاحب اخلاق حمیدہ، باوقار، ذکی و فطین رَاعَ (ن) یَرُوْعُ رَوْعًا بمعنی تعجب میں ڈالنا اور رَوْعٌ بمعنی فَزْعٌ (گھبراہٹ) بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالٰی: فلماذهب عن ابراهيم الروع. اور یہ سمع سے بھی آتا ہے رَوْعًا بمعنی تعجب میں ڈالدینا اور اَرْوَعٌ بمعنی فَزْعٌ بھی مستعمل ہے۔

(۲) یُثِیْبُ: از افعال اس کا مصدر اِثَابَةٌ بمعنی بدلہ دینا، لوٹادینا، ثواب دینا۔ مجرد ثَوْبًا نصر سے بمعنی لوٹنا، اور المثوبة بمعنی بدلہ دینا اچھے یا برے اعمال کا، مگر اس کا استعمال اکثر خیر کیلئے ہوتا ہے۔

(۳) اَلْمُعْوِرُ: صیغہ اسم فاعل از افعال اِعْوَارٌ مصدر سے بمعنی عیب والا بدکردار مجرد عَارَ یَعُوْرُ (ن) عَوْرًا ایک چشم اور کانا ہونا، عَوِرَ یَعْوَرُ (س) عَوَرًا بمعنی کانا ہونا اور یہ "عِوَارٌ" سے مشتق ہے بمعنی عیب کے۔

(۴) یُخِیْبُ: یہ خَیْبَةٌ سے ماخوذ ہے خَابَ (ض) خَیْبًا و خَیْبَةً بمعنی محروم ہونا۔ افعال سے بمعنی محروم کردینا اس کی ضد فلاح ہے۔

(۵) اَلْحَلَاحِلُ: (بفتح الحاء) بمعنی سردار (بضم الحاء) بمعنی خاندان کا سردار "حلاحل" اصل میں اس کو کہتے ہیں جس کے پاس زیادہ مہمان آتے ہو اور اس میں ایک حاء زائدہ ہے مبالغہ کیلئے۔

(۶) یُضِیْفُ: بمعنی مہمان داری کرنا از افعال۔ ضَیْفٌ بمعنی مہمان جمع ضُیُوْفٌ، اَضْیَافٌ، ضَیْفَانٌ، ضَیَّفَ تفعیل سے بمعنی مہمان بنانا، ضیافت کرنا۔ ضَافَ (ض) ضَیْفًا بمعنی مہمان بننا۔ مَضِیْفٌ و مَضِیْفَةٌ بمعنی مہمان خانہ، گیسٹ ہاؤس۔

(۷) اَلْمَاحِلُ: صیغہ اسم فاعل از سمع، فتح، مَحْلًا و مُحُوْلًا مصدر ہیں بمعنی مکار و دغاباز، سخت جھگڑالو۔ یا وہ شخص جو قحط میں مبتلا ہے۔ یہاں مراد "بخیل، منحوس" ہے۔ (ك) مَحَالَةً بمعنی چغلی کھانا و مکاری کرنا۔

(۸) یُخِیْفُ: یہ خوف سے ماخوذ ہے بمعنی ڈرانا، از افعال مجرد سمع سے بمعنی ڈرنا، قد مر تحقیقہ۔

(۹) اَلسَّمْحُ: بمعنی جواں مردی کرنا، سخاوت کرنا، جو کھانا کھلائے، یہ صیغہ صفت ہے سَمَحَ (ف) سَمْحًا۔ اس سے مراد نوجوان سخی ہے۔

(۱۰) یُغْذِیْ: از افعال اِغْذَاءٌ مصدر ہے بمعنی غذا دینا، مجرد نصر سے بمعنی غذا دینا۔ اور غذا کی جمع اَغْذِیَةٌ ہے۔

(۱۱) یُقْذِیْ: از افعال مصدر اِقْذَاءٌ بمعنی تنکا ڈالنا، یا تنکا نکالنا، من الاضداد ہے مجرد سمع سے ہے، قد مر تحقیقہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۲) اَلْمَحِكُ: علی وزن كَتِفُ بمعنی بہت زیادہ بخیل مَحَكَ (ف) مَحْكًا وسمع سے مَحَكًا بمعنی باتوں میں جھگڑا کرنا۔

☆......☆......☆

وَالْمِطَالُ يُشْجِيْ، وَالدُّعَاءُ يَقِيْ، وَالْمَدْحُ يُنْقِيْ، وَالْحُرُّ يَجْزِيْ، وَالْإِلْطَاطُ يُخْزِيْ، وَاطِّرَاحُ ذِي الْحُرْمَةِ غَيٌّ.

ترجمہ:۔ اور ٹال مٹول غمگین کر دیتا ہے اور دعا مصیبت سے بچاتی ہے اور تعریف پاک صاف کر دیتی ہے اور شریف آدمی اچھا بدلہ دیتا ہے اور نعمتوں کا چھپانا رسوا کر دیتا ہے اور عزت والے کو چھوڑنا گمراہی ہے۔

(۱) اَلْمِطَالُ: یہ مصدر ہے بمعنی ٹالنا، تاخیر کرنا از نصر مَطْلًا و مَطْلَةً بمعنی ٹالنا. مَطْلًا و مَطَالًا بمعنی کسی کے واجب حق کو ٹال دینا۔

(۲) يُشْجِيْ: اِشْجَاءٌ مصدر ہے بمعنی غمگین کر دینا، زخمی کر دینا از افعال اور یہ اضداد میں سے ہے بمعنی غمگین کر دینا و خوش کر دینا، نصر سے شَجْوًا شَجِيَ (س) شَجًا بمعنی غم واندوہ میں مبتلا کر دینا یا پریشان ہونا۔

(۳) اَلدُّعَاءُ: یہ دعاء کا مصدر ہے بمعنی دعا مانگنا۔ والجمع اَدْعِيَةٌ. دَعَا يَدْعُوْ (ن) دُعَاءً۔ پکارنا، بلانا اس میں ''الف، لام'' عوض مضاف الیہ ہے ای دعائی یا دعاء الناس.

(۴) يَقِيْ: صیغہ مضارع از ضرب، وِقَايَةٌ مصدر ہے بمعنی نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا۔ وقی یقی وقایة اور باب افعال سے غلط ہے۔ وفی القران: فوقاهم الله.

(۵) اَلْمَدْحُ: یہ مصدر ہے بمعنی تعریف کرنا۔ از فتح، قد مر تحقیقہ۔

(۶) يُنْقِيْ: اِنْقَاءٌ افعال سے صاف کر دینا اور نَقِيَ يَنْقَى (س) نَقَاءً و نَقَاءَةً، نَقَاوَةً، نَقَايَةً مصادر ہیں بمعنی پاک کرنا، صاف کر دینا۔ ''نَقِيٌّ'' سے ماخوذ ہے بمعنی صاف ہونا. اور نَقَاوَةً لازمی ہے۔

(۷) اَلْحُرُّ: بمعنی شریف، آزاد، اس کی جمع اَحْرَار ہے۔ مر تحقیقه.

(۸) يُجْزِيْ: افعال سے اِجْزَاءٌ مصدر ہے بمعنی بدلہ دینا۔ جَزَءَ يَجْزِيْ (ض) جَزَاءً بمعنی بدلہ دینا۔

(۹) اِلْطَاطٌ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی حق سے انکار کرنا، چھپا دینا، نعمتوں کا چھپانا، بند کرنا۔ مجرد ضرب سے ہے بمعنی بند کرنا۔ لَطَّ يَلِطُّ لَطًّا بمعنی بند کرنا۔

(۱۰) يُخْزِيْ: یہ اِخْزَاءٌ مصدر افعال سے بمعنی ذلیل کر دینا، شرمندہ کر دینا، یہ ''خِزْيٌ'' سے مشتق ہے بمعنی رسوا کرنا (ض) خَزْيًا بمعنی شرمندہ ہو جانا اور ''خزی'' کا معنی ہے ذلیل ہو جانا۔ خَزْيًا (ض) بمعنی رسوا کرنا۔ سمع سے خِزْيًا. اور خُزْيٌ بمعنی ذلیل کرنا، اہانت کرنا، رسوا کرنا، بلا میں پھنسنا۔ وفی القران: من قبل ان نذل ونخزى.

(۱۱) اَلطِّرَاحُ: یہ اِطِّرَاحٌ مصدر ہے از افعال بمعنی ڈال دینا، چھوڑ دینا۔ مجرد فتح سے ہے طَرْحًا اور والطراح ذی الحرمة یہ اضافت المصدر الی المفعول ہے فاعل اس کا اَحد ہوگا۔ ای اطراح احد ذی الحرمه قال تعالیٰ: اقتلوا یوسف او اطرحوه

Maktaba Tul Ishaat.com

ارضایخل لکم وجه ابیکم.

(۱۲)ذِی الْحُرْمَةِ: ای ذی العزة بمعنی عزت والے اوراس کے معنی وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہواور جس کے اندر کوتاہی حرام ہو یا بمعنی حصہ وقابل حفاظت چیزیں جس کی پردہ دری حرام ہو والجمع حُرَامٌ و حُرُمَاتٌ. اور حُرْمَةٌ بمعنی عزت۔

(۱۳)غَيٌّ: بمعنی گمراہی، اصل میں غَوِیٌّ ہے سرکشی وگمراہی کو کہتے ہیں غَوْی مصدر ہے ازضرب بمعنی گمراہ ہونا۔ اور غَيٌّ و غَوْی مصدر سمع سے ہے۔ اور غَيًّا(ض) بمعنی گمراہ ہونا اور جو اپنے آپ کو ٹھیک راہ پر سمجھے۔

☆......☆......☆

وَمَحْرَمَةُ بَنِی الْاٰمَالِ بَغْیٌ، وَمَاضَنَّ اِلَّاغَبِیْنٌ، وَلَاغُبِنَ اِلَّاضَنِیْنٌ، وَلَاخَزَنَ اِلَّاشَقِیٌّ، وَلَاقَبَضَ رَاحَهٗ تَقِیٌّ، وَمَافَتِیءَ وَعْدُكَ یَفِیْ.

ترجمہ:۔ اور محروم کر دینا امیدوار کو ظلم ہے اور نہیں بخیلی کرتا سوائے بے وقوف کے، اور نہیں نقصان پہنچایا جاتا ہے سوائے کنجوس کے اور نہیں جمع کیا ہے مال کو سوائے بدبخت کے (بدبخت کے علاوہ کوئی اپنا مال خزانہ میں محفوظ نہیں رکھتا) اور نہیں بند کیا کرتا ہے اپنی مٹھی (ہتھیلی) کو پرہیزگار (پرہیزگار اپنی مٹھی کو کبھی بند نہیں کرتا) اور ہمیشہ تیرا وعدہ پورا ہوتا رہتا ہے۔

(۱)مَحْرَمَةٌ: (بفتح الراء وضمها) بمعنی ہر وہ چیز جس کی پردہ دری جائز نہ ہو، والجمع مَحَارِمُ. حَرَمَ یَحْرِمُ(ض) بمعنی محروم کر دینا، ناامید کرنا۔

(۲)بَنِی الْاٰمَالِ: بمعنی امیدوار والجمع اٰمال اس کا واحد اَمَلْ ہے، قد مرتحقیقہ۔

(۳)بَغْیٌ: بمعنی سرکشی کرنا، ظلم کرنا۔ یقال بغی علیه ای ظلم ازضرب سرکشی کرنا، باغی کی جمع بُغَاةٌ ہے۔ وفی القراٰن: ان قارون کان من قوم موسیٰ فبغی علیهم.

(۴)ضَنَّ: ازسمع بمعنی بخیلی کرنا، اس کے مصادر ضَنًّا وضَنِیْنًا، ضِنًّا وضِنَانَةً بمعنی بخیلی کرنا اور ضَنَّةٌ بمعنی اچھی چیزوں پر بخیلی کرنا۔ اور ضنین عام ہے بمعنی بخیلی وکنجوسی کرنا۔ والضنة هو البخل بالشیء النفیس. کمافی القراٰن: وماهو علی الغیب بضنین.

(۵)غَبِیْنٌ: بمعنی ضعیف الرای، ناقص العقل یہ غَبْنٌ سے ماخوذ ہے ازسمع غَبَنًا بمعنی ناقص العقل ہونا اور غبن نقصان مالی کو بھی کہتے ہیں اور غَبْنٌ مصدر نصر سے بمعنی نقصان اٹھانا، دھوکہ دینا۔

(۶)غُبِنَ: صیغہ ماضی مجہول بمعنی دھوکہ دیا گیا، غَبْنًا مصدر ہے ازنصر (بفتح الغین) بمعنی نقصان اٹھانا اور غبن (بسکون الباء) بمعنی نقصان خرید وفروخت ازسمع ونصر اور غَبَن (بفتح الباء) کے معنی نقصان کے ہیں۔

(۷)ضَنِیْنٌ: بمعنی بخیلی وکنجوسی کرنا ازسمع، قد مرتحقیقہ۔

(۸)خَزَنَ: ازنصر بمعنی جمع کرنا، اسی سے خِزَانَةٌ (بالکسر) بمعنی خازن اور یہ لفظ ''الخزانة والخزینة'' اور ''الخازن'' مستعمل ہے اس کی جمع خَزَنَةٌ وخَازِنُوْنَ آتی ہیں۔ مافی القراٰن: ومآانتم له بخازنین. اور یہ باب تفعیل وافتعال سے بھی آتا ہے بمعنی ذخیرہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنا اور سمع سے بقول بعض اس کا معنی بد بودار ہونا ہے۔

(۹) شَقِيٌّ: بمعنی بد بخت و بد نصیب والجمع اَشْقِيَاءُ جیسے تقی کی جمع اتقیاء آتی ہے سمع سے شَقًا و شِقَاءً ہیں بمعنی بد بخت ہونا، جو ضد السعادةُ ہے. وفی الفرقان: فمنهم شقی وسعيد.

(۱۰) قَبَضَ: ازضرب بمعنی بند کرنا۔ قَبْضًا و قَبْضَةً مصدر ہے۔ ای امسك يده عن البذل والانفاق. يقال قبض يده عن الشيء قبضا ای امسكه عنه.

(۱۱) رَاحَةٌ: اس میں ہاء ضمیر ہے۔ رَاحَةٌ کی جمع رَاحٌ ہے بمعنی ہتھیلی اس کے معنی صحن کے بھی آتے ہیں۔ رَوِحَ (س) رَوْحًا بمعنی کشادہ ہونا۔

(۱۲) تَقِيٌّ: بمعنی متقی و پرہیز گار یہ اصل میں تَقْوِیٌ تھا تضرب کے وزن پر ہے واو کو تاء سے بدل لیا پھر واو کو یاء سے بدل لیا اور قاف کو کسرہ سے بدل لیا والجمع اَتْقِيَاءُ جیسے ولی کی جمع اولیاء ہے۔

(۱۳) مَافَتِئَ: اس کے اندر تین لغات ہیں: (ا) مَاافْتَئِ (ب) مَافَتِئَ (ج) مَافَتَأَ بمعنی ہمیشہ ہونا یا ہمیشہ رہنا۔ از سمع اور فتح وضرب سے بھی آتا ہے اور سمع سے فتِئَ اور فتح سے مافتا ای مازال. ہمیشہ رہا، اس کے ماضی و مستقبل کے اور کسی میں مستعمل نہیں ہوتا ہے اور مافتی جملہ انشائیہ و جملہ خبریہ دونوں ہوسکتا ہے یہ اگر جملہ خبریہ ہے تو معنی ہے "تیرا وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا ہے" انشائیہ کی صورت میں جملہ دعائیہ ہے تو "تیرا وعدہ پورا ہوتا رہے" ہٰکذا دیگر جملوں میں بھی۔

(۱۴) وَعْدٌ: مصدر بمعنی وعدہ کرنا۔ وَعَدَ يَعِدُ (ض) وَعْدًا بمعنی وعدہ کرنا، قد مر تحقیقہ۔

(۱۵) يَفِي: وَفَاءٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی پورا کرنا، پورا ہونا، لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے از ضرب اور توفیہ تفعیل سے بمعنی کسی چیز کو پورا لے لینا. ای اخذ الشيء وافيا.

☆......☆......☆

وَاٰرَائُكَ تَشْفِيْ، وَهِلَالُكَ يُضِيْ، وَحِلْمُكَ يُغْضِيْ، وَآلَاؤُكَ تُغْنِيْ، وَاَعْدَائُكَ تُثْنِيْ، وَحُسَامُكَ يُفْنِيْ، وَسُوْدَدُكَ يُقْنِيْ.

ترجمہ:۔ اور آپ کی رائے (تدبیر) شفاء دیتی رہتی ہے اور تیرا ماہ (جبین) روشن کرتا رہتا ہے اور آپ کا حلم چشم پوشی کرتا رہتا ہے اور تیری نعمتیں بے نیاز کر دیتی ہیں اور آپ کے دشمن بھی تعریف کرتے رہتے ہیں اور آپ کی تلوار فنا کر ڈالتی ہے (دشمن کو) اور تیری سرداری مالدار کر دیتی ہے۔

(۱) اٰراءُ: یہ رأی کی جمع ہے بمعنی اعتقاد و مستحکم رائے اس کی جمع اٰراء بھی آتی ہے بمعنی اعتقاد، رائے، صحیح تدبیر پر پہنچنا۔ رَأىَ يَرَأى (ف) رَأْيًا رُؤْيَةً، رَاءَةً، رِئْيَانًا بمعنی عقل یا آنکھ سے دیکھنا۔

(۲) تَشْفِيْ: یہ شَفَاءٌ مصدر سے از ضرب بمعنی شفاء پانا، اچھا ہونا، شفاء دینا۔ قال تعالیٰ: وشفاء لما فی الصدور.

(۳) هِلَالٌ: نیا چاند اس کی جمع اَهِلَّةٌ ہے اور بمعنی شروع مہینہ کی دو راتوں یا تین راتوں یا سات راتوں کے چاند کو هلال کہتے ہیں

Maktaba Tul Ishaat.com

بقول بعض (۲۶) اور (۲۷) تاریخ کے چاند کو بھی ھلال کہا جاتا ہے، یہاں ھلال سے مراد ''خندہ پیشانی جمال اور دولت'' ہے اور یہ ھال کا مصدر ہے اور اس کے علاوہ چاند کو قمر کہتے ہیں۔ وقال تعالیٰ: یسئلونك عن الاهلة.

(۴) **یُضِیْءُ**: یہ افعال سے اِضَاءَۃٌ مصدر ہے بمعنی روشن کرنا، یا ہونا۔ لازم ومتعدی دونوں آتا ہے، اس کا مجرد نصر سے ہے ضِیاءً، ضَوْءً بمعنی روشن ہونا یا روشن کرنا اور ''ضَوْءٌ'' کے معنی ہے ذاتی روشنی کرنا۔

(۵) **حِلْمٌ**: (بالکسر) یعنی نفس اور طبیعت کو غصہ کے بھڑ کنے سے ضبط میں رکھنا۔ والحلم ضبط النفس عن هيجان الغضب. یا بمعنی بردباری وعقل والجمع حُلُوْمٌ واَحْلَامٌ بمعنی تحمل وبرداشت کرنا از کرم بمعنی حلیم ہونا، درگزر کرنا اور یہ ضد الطیش ہے اور حلیم کی جمع حُلَمَاءُ. اور اَحْلَام اور مؤنث حَلِیْمَۃٌ ہے۔ وقال تعالیٰ: ان ابراهیم لحلیم اواه منیب.

(۶) **یُغْضِیْ**: از افعال اِغْضَاءٌ مصدر سے بمعنی چشم پوشی کرنا، آنکھ بند کر لینا۔ غَضَّ (ن) غَضًّا بمعنی پست کرنا کم امر۔

(۷) **الائِك**: آلاءٌ بمعنی نعمت یہ جمع ہے اِلًی واَلْاَوِاَلْ کی۔ کمافی التنزيل: فاذكروا آلاء الله. ای نعمة الله. اور اس کی واحد اَلًی ہے۔

(۸) **تُغْنِیْ**: از افعال مصدر اِغْنَاءٌ ہے بمعنی غنی کر دینا، مجرد سمع سے بمعنی غنی ہو جانا۔ غِنًی وغِنَاءٌ مصدر ہے۔

(۹) **اَعْدَاءُ**: یہ عدو کی جمع ہے بمعنی دشمن اور عَدُوٌّ کا اطلاق واحد جمع دونوں پر ہوتا ہے۔ عَدَا یَعْدُوْ (ن) عَدْوًا بمعنی دوڑنا۔

(۱۰) **تُثْنِیْ**: از افعال مصدر اِثْنَاءٌ ہے بمعنی تعریف کرنا یا تعریف کرتے رہنا، مطلب یہ کہ تیری خوبیوں کی تعریف کرنے والی اتنی بڑی جماعت ہے کہ تیرے دشمنوں کو تیری جرأت نہیں ہو سکتی اور تیرے دوستوں سے ڈرتے ہیں۔ ثَنَی یَثْنِیْ (ض) ثَنْیًا بمعنی لپیٹنا، موڑنا۔

(۱۱) **حُسَامٌ**: (بضم الحاء) بمعنی کاٹنے والی تلوار، شمشیر براں۔ حَسَمَ (ض) یَحْسِمُ بمعنی کاٹنا یہ حَسْمٌ سے ماخوذ ہے بمعنی قطع کرنا، لوہے کو گرم کر کے داغ دینا۔ یقال حُسَامُ السَّیْفِ بمعنی تلوار کی دھار۔ قال تعالیٰ: ثمانية ايام حسوما.

☆......☆......☆

وَمُوَاصِلُكَ يَجْتَنِيْ، وَمَادِحُكَ يَقْتَنِيْ، وَسَمَاحُكَ يُغِيْثُ، وَسَمَاؤُكَ تَغِيْثُ، وَدَرُّكَ يَفِيْضُ.

ترجمہ:۔ اور تجھ سے ملنے والا پھل (عطایا) حاصل کرتا ہے، اور تیری تعریف کرنیوالے، دولت کماتے ہیں، اور تیری جوانمردی (سخاوت) فریاد میں مدد کرتی رہتی ہے، اور تیرا آسمان (عطاء) برستا رہتا ہے اور تیرا دودھ (بھلائی) بہتا رہتا ہے اور تیرا واپس کرنا (سائل) کو خشک کر دیتا ہے (مصیبت میں ڈال دیتا ہے)۔

(۱) **مُوَاصِلٌ**: صیغہ اسم فاعل از مفاعلہ بمعنی ملنے والا، ملاقات کرنے والا۔ یہ وصل سے مشتق ہے بمعنی جوڑنا از ضرب۔

(۲) **یَجْتَنِیْ**: اِجْتِنَاءٌ مصدر سے ہے از افتعال بمعنی میوہ توڑنا، میوہ چننا یا اپنے لئے میوہ توڑنا اور ضرب سے جَنْیًا بمعنی غیر کیلئے میوہ توڑنا اور جِنَایَۃً (ض) بمعنی گناہ کرنا، جرم کرنا۔

(۳) **مَادِحٌ**: صیغہ اسم فاعل یہ مَدْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی تعریف کرنے والا از فتح، قدمر تحقیقہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) یَقْتَنِیْ: یہ اِقْتِـنَـاءٌ مصدر سے بمعنی اکتساب کرنا، کمانا، ذخیرہ اندوزی کرنا، جمع کرنا اور اسم فاعل کے معنی میں ہے کسب کرنے والا نصر وسمع سے بمعنی کسب کرنا یقتنی ای یکتسب المال. وفی القران: قنوان دانیة.

(۵) سَمَاحْ: بمعنی سخاوت، جوان مردی، بخشش۔ سَمَاحًا (ف) بمعنی بخشش کرنا۔ واز کرم سَمَاحَةً وسُمُوْحَةً بمعنی سخی ہونا واز ضرب بمعنی بہنا وبہانا۔

(۶) یُغِیْثُ: از افعال اِغَاثَةٌ مصدر ہے بمعنی کسی کی فریاد کو پہنچنا۔ غَاثَ یَغُوْثُ (ن) غَوْثًا۔ مدد کرنا، اعانت کرنا۔

(۷) سَمَاءٌ: بمعنی آسمان، فضاء، ہر وہ چیز جو اوپر کی جانب ہو، چھت، بادل، بارش یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے اس کی جمع سَمَاوَاتٌ، سمٰوٰتٌ ہیں۔ اور سَمَا یَسْمُو (ن) سُمُوًّا بمعنی بلند ہونا، یہاں بادل مراد ہے اور سماء سے الف کو کتابۃً حذف کر کے سُمَی و سَمَی بھی پڑھتے ہیں۔

(۸) تَغِیْثُ: غَاثَ یَغِیْثُ (ض) غَیْثًا بمعنی بارش برسانا، بارش نازل کرنا۔ قال تعالیٰ: کمثل غیث اعجب الکفار.

(۹) دَرٌّ: بمعنی دودھ یا دودھ کی زیادتی دُرٌّ کے معنی بھلائی، اچھائی کے بھی ہے۔ یقال للہ درہ.

(۱۰) یَفِیْضُ: فَیْضٌ مصدر سے از ضرب بمعنی بہنا۔ اَفَاضَ یُفِیْضُ اِفَاضَةً از افعال بمعنی بہانا۔ مرتحقیقہ

(۱۱) رَدٌّ: مصدر ہے بمعنی واپس کرنا، لوٹانا، دفع کرنا۔ از نصر لوٹانا اور "رَدُّكَ" یہ فاعل کی طرف مضاف ہے۔

(۱۲) یَغِیْضُ: غَاضَ یَغِیْضُ (ض) غَیْضًا بمعنی خشک کر دینا، یا خشک ہو جانا، یہاں مراد "مصیبت میں مبتلا کر دینا" مجازاً کم ہونا یا کم کر دینا یا معدوم ہونا۔ یہ لازم متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

وَمُـؤَمِّـلُكَ شَیْخٌ، حَکَاهُ فَیْءٌ، وَلَمْ یَبْقَ لَهُ شَیْءٌ. أَمَّكَ بِظَنٍّ حِرْصُهُ یَشِیْبُ، وَمَدَحَكَ بِنُخَبٍ مُهُوْرُهَا تَجِبُ، وَمَرَامُهُ یَخِفُّ.

ترجمہ:۔ اور آپ سے امید کرنے والا ایک ایسا بوڑھا ہے جس کی مثال سایہ جیسی ہے (سایہ کی مانند کمزور، فنا ہونے والا ہے) اور اس کے پاس کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے اور قصد کیا اس نے تمہاری طرف ایسے گمان کے ساتھ جس کی حرص بڑھتی رہتی ہے (کودتی رہتی ہے) اور تعریف کی اس نے آپ کی (امیر کی) منتخب شعروں سے کہ جس کا مہر (قیمت) ادا کرنا تم پر واجب ہے اور اس کا مقصد ہلکا ہے (ذرا سا ہے)

(۱) مُؤَمِّلُكَ: یہ تَأْمِیْلٌ مصدر سے ہے بمعنی امید کرنا، امیدوار بنانا، دینا۔ مجرد نصر سے ہے مادہ "امل" ہے بمعنی امید کرنا۔

(۲) شَیْخٌ: بمعنی بزرگ، بوڑھا، معظم والجمع اَشْیَاخٌ، شُیُوْخٌ، شِیْخَانٌ و مَشِیْخَةٌ اور جمع مَشَائِخُ بھی آتی ہے از فتح بوڑھا ہونا۔

(۳) حَکَاهُ: حَکَا (ض) یَحْکِیْ حِکَایَةً بمعنی حکایت کرنا، مشابہ ہونا، نقل کرنا۔ حکی علیہ چغلخوری کرنا، حکی عنہ نقل کرنا۔

(۴) فَیْءٌ: بمعنی سایہ یا وہ سایہ جو زوال کے بعد ہو اور اس کے معنی مال غنیمت اور خراج کے بھی آتے ہیں والجمع اَفْیَاءٌ، فُیُوْءٌ.

Maktaba Tul Ishaat.com

فَاءَ یَفِیْءُ(ض)فَیْأً بمعنی لوٹنا۔"حکاہ" یہ صفت ہے "شیخ" کی یہاں پر مصنف نے تشبیہ کا عکس مبالغہ کی وجہ سے کیا ہے۔

(۵)لَمْ یَبْقَ:بَقِیَ یَبْقٰی(س)بَقَاءً وبقی(ض) یَبْقِیْ بَقْیًا بمعنی ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا۔

(۶)شَیْءٌ:بمعنی چیز یا وہ چیز جس کے ساتھ علم وخبر کا تعلق ہوسکے والجمع اَشْیاءُ وجمع الجمع اَشْیَاوَات، اَشَاوَاتٌ، اَشَایَا، اَشَاوِیْ ہیں۔

(۷)اَمَّكَ:ای قصدك یعنی قصد کرنا۔اَمَّ(ن)یَؤُمُّ اَمًّا واِمَامَةً بمعنی قصد کرنا، وامام بنانا۔

(۸)ظَنٌّ:بمعنی گمان کرنا، ز نصر"بظن" یا حال ہے یا سببیت کیلئے ہے ،قد مر تحقیقہ۔

(۹)حِرْصَهُ:ازضرب یہ مصدر ہے بمعنی حریص ولالچی ہونا اور سمع سے بھی آتا ہے اور "حرصه یثیب" یہ پورا جملہ "ظن" کی صفت ہے اور حریص کی جمع حُرَصَاءُ وحِرَاصٌ، حُرَّاصٌ. مؤنث حَرِیْصَةٌ جمع حَرَائِصُ آتی ہے۔

(۱۰)یَثِبُ: وَثَبَ یَثِبُ(ض)وَثْبًا،وُثُوْبًا،وَثْبَانًا،وِثَابًا،ثِبَةً بمعنی کودنا، اچھلنا، اٹھنا کھڑا ہونا۔

(۱۱)مَدَحَكَ:مَدَحَ یَمْدَحُ(ف)مَدْحًا مصدر بمعنی تعریف کرنا،قد مر تحقیقہ۔

(۱۲)بِنُخَبٍ:نُخْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی منتخب، چنی ہوئی چیز ازنصر بمعنی چننا، وانتخاب کرنا، پسند کرنا یہاں مراد اس سے منتخب قصائد ہیں۔

(۱۳)مُهُوْرٌ: یہ مہر کی جمع ہے یعنی وہ چیز جو عورت کو شوہر دیتا ہے از فتح ونصر بمعنی مہر دینا(مهرا) (صداق المرءة) اور "مهورها" تَجِبُ یہ جملہ صفت ہے "نخب" کی۔

(۱۴)تَجِبُ:وَجَبَ یَجِبُ بمعنی واجب وضروری ہونا،قد مر تحقیقہ۔

(۱۵)مَرَامَهُ: بمعنی مطلب، مقصد والجمع مَرَامَاتٌ ازنصر بمعنی قصد وارادہ کرنا اور یہ صیغہ اسم ظرف ہے۔رَامَ یَرُوْمُ(ن)رَوْمًا مَرَامًا بمعنی قصد کرنا۔ کماقال الشاعر:تروم العزة ثم تنام لیلا. ورَامَ(ض)رَمْیًا بمعنی زائل ہونا۔رَامَ یَرَامُ(س)محبت کرنا. رائم بمعنی قاصد جمع رَوَّامٌ ہے۔

(۱۶)یَخِفُّ:خَفٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی ہلکا ہونا، خفیف ہونا جو بھاری کی ضد ہے از ضرب خِفًّا وخِفَّةً مصدر ہیں یعنی مقصد اس کا ہلکا ہے یا یہ "وخف" سے ماخوذ ہے. وعدیعد کے وزن پر بمعنی ذلیل کرنا یعنی مقصد اس کا ذلیل کرنا رہتا ہے۔

☆......☆......☆

وَاَوَاصِرُهُ تَشِفُّ، وَاِطْرَاءُ وُهُ یُجْتَذَب، وَمَلَامُهُ یُجْتَنَب،وَوَرَائَهُ ضَفَفٌ،مَسَّهُمْ شَظَفٌ؛وَحَصَّهُمْ جَنَفٌ،وَعَمَّهُمْ قَشَفٌ.

ترجمہ:۔اور اس کے وسائل (تعلقات واسباب مہربانی) بہت زیادہ ہیں اور اس کا مبالغہ فی المدح لوگوں کا پسندیدہ ہے (اس کی تعریف لوگوں کو پسند ہے) اور اس کی ملامت سے اجتناب کیا جاتا ہے اور اس کے پیچھے کثرت عیال وقلت مال ہے(ان پر بدحالی سوار ہے) چھوا ہے ان کو بدحالی یا تنگی نے اور متفرق کردیا ان کو زمانے کے ظلم نے اور عام ہوگئی ان پر بدحالی۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) اَوَاصِرُ: یہ آصِرَۃٌ کی جمع ہے بمعنی مائل ہونے والا یا مائل کرنے والا "مراد تعلقات" ہیں صلہ رحمی کرنے والا۔ اَصَرَیَاصِرُ (ض) اَصْراً مصدر ہے بمعنی مائل ہونا یا مائل کرنا۔ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے اِصْرٌ بمعنی بوجھ۔ قال تعالیٰ: ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا۔

(۲) تَشِفُّ: شَفَّ یَشِفُّ (ض) شَفًّا، شُفُوْفًا، شَفِیْفًا و شَفَافًا بمعنی صاف وشفاف ہونا یا زیادہ روشن وسفید ہونا یا کم ہونا۔ من الاضداد از نصر بمعنی دبلا کردینا۔ مشفوف بمعنی لاغر از ضرب، زائد ہونا، کثیر ہونا۔

(۳) اِطْرَاءٌ: بمعنی مدح میں مبالغہ کرنا، کرم وفتح وسمع سے بمعنی تروتازہ ہونا۔ طَرَاوَۃٌ، طَرَاءَۃٌ، طِرَاءٌ مطلب یہ ہے کہ وہ مرد فصیح ہے لوگ اس کی مدح کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ طَرَا (ن) یَطْرُوْ وطَرْوًا بمعنی دور دراز سے آنا۔

(۴) یَجْتَذِبُ: یہ اِجْتِذَابٌ مصدر سے از افتعال بمعنی کھینچنا۔ یہ "جذب" سے ماخوذ ہے یا پسند کرکے حاصل کرنا مجرد ضرب سے ہے بمعنی کھینچنا، مدح کرنا، رغبت کرنا۔

(۵) مَلَامَۃٌ: یہ اضافت الی الفاعل یا الی المفعول ہے۔ ای ملام احدایاہ بمعنی گزشتہ عمل پر ملامت کرنا وہجو کرنا۔ لَامَ یَلُوْمُ (ن) لَوْمًا ومَلَامَۃً اور عَزْلٌ کہتے ہیں آئندہ فعل سے روک کر فعل ماضی پر ملامت کرنا: ۔ عَذْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِی التَّائِہِ۔ وقال تعالیٰ: فلا تلوموني ولاموا انفسکم۔

(۶) یَجْتَنِبُ: یہ اِجْتِنَابٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی پرہیز کرنا۔ مجرد نصر سے بمعنی دور رکھنا وقال تعالیٰ: فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور. اور جنیبٌ بمعنی کوتل گھوڑا۔

(۷) وَرَاءَۃٌ: یہ اضداد میں سے ہے آگے پیچھے دونوں معنی کیلئے مستعمل ہے کیونکہ وری کے معنی چھپانے کے ہے اور دونوں معنوں میں یہ صورت پائی جاتی ہے۔

(۸) ضَفَفٌ: بمعنی قلۃ المال و کثرۃ العیال اور اس کے معنی تنگی اور حاجت کے بھی ہے از نصر ازدحام کرنا۔ ای کثرت الایدی علی الطعام، یا ضَفَفٌ بمعنی کسی کام میں جلدی کرنا۔

(۹) مَسَّھُمْ: مَسَّ فعل ماضی از نصر بمعنی چھونا، پہنچنا۔ مَسًّا و مَسِیْسًا مصدر ہیں۔ قال تعالیٰ: من قبل ان تمسوھن . اور دوسرے معنی سے۔ قولہ تعالیٰ: مستھم البأساء والضرآء.

(۱۰) شَظَفٌ: ای ضیق العیش مصدر ہے از نصر بمعنی روکنا۔ واز سمع بمعنی تنگی کرنا۔ والجمع شِظَافٌ اور سمع سے شَظَفَہٌ مصدر ہے یقال شَظِفَ الْعَیْشُ عیش تنگ ہوگیا اور کرم سے شَظَافَۃٌ بمعنی سخت ہونا۔ یقال شَظُفَ الرَّجُلُ ای صلب.

(۱۱) حَصَّھُمْ: از نصر حَصًّا مصدر ہے بمعنی بالوں کو مونڈھ دینا یا حصہ دینا، واز سمع بالوں کا گرنا، کم ہونا، یا بال مڑھ جانا یہاں اول معنی مراد ہے حَصَّ (س) حَصَصًا بمعنی بے بال ہونا، یا کم بال والا ہونا اور حِصَّۃٌ بمعنی حصہ والجمع حِصَصٌ.

(۱۲) جَنَفٌ: از ضرب مصدر جُنُوْفًا بمعنی ظلم کرنا اور سمع سے جَنَفَاءُ بمعنی مائل ہونا، ہٹ جانا۔ کما فی القران: فمن خاف من

Maktaba Tul Ishaat.com

موص جنفا.

(۱۳) عَمَّهُمْ: عَمَّ یَعُمُّ (ن) عَمًّا و عُمُوْمًا بمعنی عام ہونا، پھیلنا۔ عَمَّمَ و تَعَمَّمَ از تفعیل و تفعل بمعنی عام کرنا اور پگڑی باندھنا۔ عَمِیَ (س) عِمًی و تَعَمًّی بمعنی اندھا ہونا۔

(۱۴) قَشَفٌ: بمعنی پراگندہ صورت یا بدحال ہونا خستہ حالی از سمع و کرم قَشَفًا و قَشَافَةً مصدر ہیں۔

☆......☆......☆

وَهُوَ فِيْ دَمْعٍ يَجِيْب، وَوَلَهٍ يُذِيْب؛ وَهَمٍّ تَضَيَّف، وَكَمَدٍ نَيَّف، لِمَأْمُوْلٍ خَيَّب، وَاِهْمَالٍ شَيَّب، وَعَدُوٍّ نَيَّب.

ترجمہ:۔ اور وہ ایسے آنسو کے ساتھ ہے جو جواب دیتا ہے (وہ بوڑھا جو بدحالی میں گھرا ہوا ہے جب رونے کا ارادہ کرے تو رونا آجاتا ہے) اور وہ ساتھ ہے ایسے تحیر کے جو (گوشت) کو پگھلاتا رہتا ہے اور وہ ایسے غم میں مبتلا ہے جو زبردستی مہمان بن گیا ہے (ہر وقت اس کے ساتھ ہے) اور وہ ایسی اندرونی جلن میں ہے جو دم بدم زیادہ ہو رہی ہے بسبب اس امید کے جس سے ناامیدی ہو چلی ہے (غم اس لئے ہے کہ جو میری امید تھی وہ پوری نہیں ہو رہی) اور بسبب اس بیکاری کے جس نے بوڑھا کر دیا ہے اور بوجہ اس دشمن کے جو دانت پیس رہا ہے۔

(۱) دَمْعٌ: بمعنی آنسو، والجمع دُمُوْعٌ، قدمر تحقیقه مرارًا

(۲) يُجِيْبُ: بمعنی جواب دینا از افعال اِيْجَابٌ و اِجَابَةٌ مصدر ہیں، مجرد نصر سے، قدمر تحقیقه.

(۳) وَلَهٍ: بمعنی سخت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔ وَلَهَ يَلِهُ (ض) سے اور وَلِهَ (س) يَلَهُ وَلَهًا بمعنی اتنا غمگین ہو جانا جس کی وجہ سے عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے۔

(۴) يُذِيْبُ: از افعال اِيْذَابٌ مصدر بمعنی غم میں اپنے آپ کو ایسا پگھلانا کہ گوشت جسم میں باقی نہ رہے ذَابَ (ن) يَذُوْبُ ذَوْبًا بمعنی پگھلنا۔

(۵) هَمٌّ: بمعنی غم و ارادہ جس کی فکر کی جائے۔ والجمع هُمُوْمٌ، مجرد از نصر، قدمر تحقیقه.

(۶) تَضَيَّفَ: از تفعل بمعنی مہمان بننا، بتکلف مہمان بنانا، یہ ضَيْفٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مہمان، قدمر تحقیقه.

(۷) كَمَدٍ: وہ غم جو مرنے کے قریب ہو جائے، یا رنگ کا متغیر ہو جانا اور اس کی رونق کا جاتا رہنا، سخت غمگین ہونا، كَمْدٌ و كُمْدَةٌ بھی آتا ہے۔ كَمِدَ از سمع بمعنی رنگ کا متغیر ہونا۔

(۸) نَيَّفَ: از تفعیل تَنْيِيْفٌ مصدر ہے بمعنی زائد ہونا، بلند ہونا اور یہ "نَوْفٌ" سے ماخوذ ہے۔ نَافَ (ن) يَنُوْفُ نَوْفًا بمعنی بلند ہونا اور نیف اس زیادتی کو کہتے ہیں جو دو دہائیوں کے درمیان ہو، مثلاً دس سے بیس کے درمیان زیادتی کو نیف کہا جائے گا اس لئے اس کے معنی زیادہ ہونے کے آتے ہیں یعنی ایک دہائی سے دوسرے دہائی تک کی زیادتی کو نیف کہتے ہیں جیسے عشـرة و نیف و مـأة و نیف و الف و نیف تو بولا جاتا ہے مگر خَمْسَةَ عَشَرَ و نیف نہیں بولا جاتا ہے، فافهم.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹)مَأمُوْل: صیغۂ اسم مفعول ''اَمَلٌ'' مصدر ہے از نصر بمعنی امید کرنا، قدمر تحقیقه.

(۱۰)خَیَّبَ: یہ تفعیل سے بمعنی محروم کر دینا، مجرد خَابَ یَخِیْبُ(ض) خَیْبًا و خَیْبَةً بمعنی محروم ہو جانا، ناامید ہو جانا، وقدمر تحقیقہ۔

(۱۲)اِهْمَالٌ: مصدر از افعال بمعنی چھوڑ دینا، ترک کر دینا، جان بوجھ کر چھوڑ دینا یا بھولے سے چھوڑ دینا۔ مجرد ضرب ونصر سے ہے بمعنی آزاد چھوڑ دینا، یا آزادانہ پھیرنا۔ هَمَلَ یَهْمِلُ(ض) هَمْلًا یقال هملت الابل اور جب یہ نصر وضرب سے آتا ہے تو اس کے معنی آنسو بہانے اور آہستہ آہستہ لگاتار برسنے کے آتے ہیں یقال: هَمَلَتْ عَیْنُهُ و هَمَلَتِ السَّمَاءُ.

(۱۳)شَیَّبَ: از تفعیل مصدر تَشْیِیْبٌ بمعنی بوڑھا کر دینا، مجرد بوڑھا ہونا۔ شَیْبًا(ض) مصدر ہے بمعنی سفید بالوں والا ہونا۔

(۱۴)عَدُوٌّ: بمعنی دشمن و الجمع اَعْدَاءُ، واحد جمع دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے، وقدمر تحقیقہ۔

(۱۵)نَیَّبَ: از تفعیل بمعنی دانتوں سے کاٹنا، مصدر نَیْبًا مجرد ضرب سے بمعنی دانتوں سے پکڑنا یا دانتوں کو درد پہنچانا یا دانت گاڑ دینا۔ نَابٌ کی جمع اَنْیَابٌ، نُیُوْبٌ و اَنْیُبٌ.

☆......☆......☆

وَهُدُوٍّ تَغَیَّبَ، وَلَمْ یَزِغْ وِدُّهُ فَیُغْضِبَ، وَلَاخَبُثَ عُوْدُهُ فَیُقْضَبَ، وَلَانَفَثَ صَدْرُهُ، فَیُنْفَضَ، وَلَانَشَزَ وَصْلُهُ، فَیُبْغَضَ.

ترجمہ:۔ اور بسبب اس سکون کے جو غالب ہو گیا ہے اور نہ ہی کجی آئی ہے (کھوٹ) اس کی دوستی میں کہ غصہ کیا جائے (یعنی جو محبت اس کے اور میرے درمیان ہے اس میں کوئی کجی نہیں آئی ہے کہ میں اس پر غصہ ہوں) اور نہ خراب ہوئی ہے اس کی لکڑی کہ کاٹ دیجائے (نہ اس کی محبت کی لکڑی خراب ہوئی ہے کہ اس کو کاٹ دیا جائے) اور نہ نکالی ہے کوئی بری بات اس کے سینہ نے تاکہ اس کو جھاڑا جائے (دور کیا جائے) اور نہیں نافرمانی کی ہے اس کی ملاقات نے کہ اس سے بغض رکھا جائے۔

(۱)هُدُوٌّ: بمعنی سکون وقرار۔ هَدَءَ یَهْدَءُ(ف) هَدْوًا و هُدُوًّا بمعنی سکون حاصل کرنا یا آرام لینا خواہ آواز میں ہو یا حرکت میں یا کسی اور شئے میں اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۲)تَغَیَّبَ: از تفعل بتکلف غائب ہو جانا یا بالکل غائب ہو جانا۔ مجرد غَابَ(ض) غَیْبًا، غِیَابًا، غَیْبَةً و غِیَابَةً و غُیُوْبَةً. غائب ہونا۔

(۳)لَمْ یَزِغْ: یہ واوی و یائی دونوں طرح مستعمل ہے واوی ہو تو نصر سے بمعنی جھکانے کے ہے، اور یائی کی صورت میں ضرب سے بمعنی ٹیڑھا ہونے کے آتا ہے۔ زَاغَ یَزِیْغُ (ض) زَیْغًا بمعنی مائل ہونا یا ٹیڑھا ہونا، کاٹنا، قطع کرنا۔ ضرب سے لازم ہے اور نصر سے لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے، مصادر ضرب زَیْغٌ، زَیْغَانٌ، زَیْغُوْغَةٌ ہیں، نصر سے زَوْغٌ و زَوْغَانٌ ہیں۔ قال تعالیٰ: فاما الذین فی قلوبهم زیغ.

(۴)وُدٌّ: (بالحرکات الثلثة) بمعنی محبت و دوستی اس کی جمع وُدُوْدٌ، اَوْدَادٌ، اُوَدٌّ. ومنه الودود بمعنی بہت زیادہ محبت کرنے والا مجرد سمع سے بمعنی محبت کرنا۔ کمافی الحدیث: تزوجوا الولود الودود.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵)فَيَغْضَبُ: یہ غَضَبٌ سے مشتق ہے از سمع بمعنی غصہ کرنا، انتقام کیلئے چہرے کا متغیر ہونا یا انتقام کیلئے دل کے خون کا جوش میں آ جانا، مبغوض رکھنا، بدلہ لینا چاہنا، وفی التنزیل: غضب الله علیهم.

(۶)خَبُثَ: (ك) خُبْثًا، خَبَاثَةً بمعنی پاکیزہ نہ ہونا، مکار ہونا، بد باطن ہونا، خبیث ہونا، خراب ہونا اور یہ ضد ہے ''طاب'' کا۔ كَمَاقَالَ تعالیٰ: لاتستوی الخبیث ولا الطیب.

(۷)عُوْدٌ: بمعنی لکڑی، کٹی ہوئی ٹہنی۔ والجمع اَعْوَادٌ، اَعْوُدٌ، وعِيْدَانٌ۔ اور ایک قسم کی خوشبو کو بھی کہا جاتا ہے جو کہ بطور بخور استعمال کی جاتی ہے اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کو بھی کہتے ہیں۔

(۸)فَيُقْضَبُ: قَضَبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کاٹ دینا یا شاخ کاٹنا۔ ازضرب قَضْبًا و قَضِيْبًا مصادر ہیں بمعنی کاٹنا، قطع کرنا۔

(۹)نَفَثَ: از ضرب ونصر بمعنی منہ سے تھوکنا، نکالنا، یہاں مراد ''سینے کا درد ہونا اور بری بات نکالنا'' ہے اور یہ بمعنی رِیق قلیل کے پھینکنے کے بھی آتا ہے۔ قال تعالیٰ: ومن شر النَّفّٰثٰتِ فی العقد. از ضرب نکالنا، پھینکنا۔

(۱۰)صَدْرُہ: بمعنی سینہ والجمع صُدُوْر. از نصر وضرب بمعنی پیدا ہونا، جانا، پیش ہونا۔ افعال سے اَصْدَرَ بمعنی صادر کرنا. اعلم ان الصدر من الانسان والكركرة من البعير.

(۱۱)فَيَنْفَضُ: یہ نَفَضٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جھاڑ دینا، دور کر دینا۔ از نصر یہاں مراد ''دور کر دینا'' ہے۔

(۱۲)نَشَزَ: يَنْشُزُ (ض، ن) نُشُوْزًا بمعنی نافرمانی کرنا، مبغوض رکھنا، اور ارتفاع کے معنی میں بھی آتے ہیں اور ''زوجین'' میں سے ایک دوسرے کی نافرمانی کرنا۔

(۱۳)وَصْلُہ: وَصْلٌ مصدر ہے از ضرب بمعنی ملنا، ملاقات و دوستی کرنا۔ وَصْلًا، وَصْلَةً، وُصْلَةً مصادر ہیں۔

(۱۴)فَيَبْغَضُ: یہ بُغْضٌ سے مشتق ہے بمعنی دشمنی رکھنا، از نصر وسمع وکرم اور نفرت کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ وفی القران: والقینا بینهم العداوة والبغضاء.

☆......☆......☆

وَمَايَقْتَضِيْ كَرَمُكَ نَبْذَ حُرْمِهِ، فَبِيِّضْ اَمَلَهٗ، بِتَخْفِيْفِ اَلَمِهٖ، يَنُثُّ حَمْدَكَ بَيْنَ عَالِمِهٖ، بَقِيْتَ لِإِمَاطَةِ شَجَبٍ.

ترجمہ:۔ اور نہیں تقاضا کرتا ہے تمہارا کرم کہ اس کی آبروریزی کی جائے، پس پورا کرتو اس کی امید کو اس کے غم کو ہلکا کرنے کے ساتھ، کیونکہ وہ پھیلائے گا تیری تعریف کو تمام مخلوق کے درمیان، اور آپ باقی رہے (خدا آپ کو باقی رکھے) واسطے دور کرنے مہلک غم کے (یا خدا آپ کو مہلک غم کے دور کرنے کے لئے ہمیشہ باقی رکھے)۔

(۱)يَقْتَضِيْ: یہ اِقْتِضَاءٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی تقاضا کرنے کے ہے۔ مر تحقیقه

(۲)نَبْذٌ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی پھینکنا۔ کمافی التنزیل: فنبذناه فی الیم، کلا لینبذن فی الطمة. مر تحقیقه.

(۳)حُرَمِهٖ: یہ حُرْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی عزت، آبرو، ذمہ، عہد یا احترام کے معنی میں بھی ہے یعنی جس کی عزت کرنا ضروری ہو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) فَبَيِّضْ: ای حَسِّنْ (اچھا کر) صیغۂ امر حاضر از تفعیل اس کا مصدر تَبْيِيْضٌ ہے بمعنی پورا کرنا، تحسین کرنا، اچھا کرنا۔ یقال بیض الله وجهه یعنی اللہ اس کی امید پوری کرے اور یہ "بیاض" سے مشتق ہے جس کے معنی کامیابی اور فلاح کے آتے ہیں۔

(۵) اَمَلٌ: (بفتح الميم والسكون) بمعنی امید کرنا و الجمع آمال از نصر بمعنی امید باندھنا، آرزو کرنا۔ اَمْلٌ و اُمُلٌ بمعنی امید ہے۔

(۶) تَخْفِيْف: مصدر ہے از تفعیل بمعنی ہلکا کر دینا، قدمر تحقیقه.

(۷) اَلَمٌ: بمعنی تکلیف و دکھ والجمع آلام از سمع بمعنی دکھی ہونا۔ اَلَمًا مصدر ہے، قدمر تحقیقه.

(۸) يَنُثُّ: از نصر و ضرب مصدر نَثٌّ ہے بمعنی خیر کا پھیلانا، ظاہر کرنا، بکھیرنا۔ قدمر تحقیقه.

(۹) عَالَمٌ: صیغہ صفت ہے جس میں وصفیت اسمیت پر آ گئی ہے اس کے معنی ہے سارے مخلوق کے (سوائے ما یعلم به الله) والجمع عَوَالِمُ، عَالَمُوْنَ، عَلَالِمُ.

(۱۰) بَقِيْتَ: بَقِيَ يَبْقَى (س) بَقَاءً بمعنی باقی رہنا اور بَقَى يَبْقِيْ (ض) بَقْيًا بمعنی انتظار کرنا۔ (لغت بنی طی میں ہے کہ ہر وہ لفظ جو ناقص یائی ہو تو وہ ماقبل مکسور العین میں تبدیل کرتے ہیں) اور حدیث معاذؓ میں ہے۔ بَقَيْنَا رسول ﷺ وقد تاخر الصلوة العتمةِ. ای اِنْتَظَرْنَا.

(۱۱) لِاِمَاطَةِ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی دور کر دینا، زائل کر دینا و علیحدہ کرنا، مجرد مَاطَ (ض) مَيْطًا بمعنی روکنا، دفع کرنا۔ مر تحقیقه

(۱۲) شَجَبٌ: بمعنی غم مہلک اس کی جمع اَشْجَابٌ از سمع بمعنی ہلاک ہونا۔ شَجَبًا، شُجُوْبًا (ن) غمگین کرنا، ہلاک ہونا یا ہلاک کر دینا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور یہ صفت ہے موصوف مخذوف کی ای حزن وهم.

☆......☆......☆

وَاِعْطَاءِ نَشَبٍ، وَمُدَاوَاةِ شَجَنٍ، وَمُرَاعَاةِ يَفَنٍ، مَوْصُوْلًا بِخَفْضٍ، وَسُرُوْرٍ غَضٍّ، مَاغُشِيَ مَعْهَدُ غَنِيٍّ، اَوْخُشِيَ وَهْمُ غَبِيٍّ، وَالسَّلَامُ.

ترجمہ:۔ اور زیادہ مال دینے کے لئے (خدا آپکو باقی رکھے) اور غم و ملال کے دور کرنے کیلئے اور شیخ فانی کی رعایت کرنے کیلئے (خدا آپکی عمر بڑھائے) اور آپ ملے رہیں (ہمکنار رہیں) عیش و شادمانی کے ساتھ اور تازہ خوشی کے ساتھ جب تک ڈھانپا جائے دولتمند کی مجلس کو یا ڈرایا جائے غبی کے وہم سے (یعنی جب تک مالدار کا، مانگنے والوں سے ڈھانپا جائے اور جاہل کی غلطی سے خوف، (یہ دونوں چیزیں قیامت تک پائی جائیں گی) والسلام (اور تو سلامتی کے ساتھ رہے)

(۱) نَشَبٌ: بمعنی عمدہ مال یا مال کثیر خواہ جانور ہو یا جائیداد۔ نَشَبًا، نُشُوْبًا، نَشْبَةً (س) مصادر ہیں بمعنی لٹکنا، لگنا اور "نشب" سے مراد "مال ہے چاہے حیوانات میں سے ہو یا دوسرے اشیاء میں سے" کیونکہ مال کے ساتھ لوگوں کے دلوں کا لگاؤ اور تعلق ہوتا ہے۔

(۲) مُدَاوَاةٌ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی دوا کرنا، علاج کرنا۔ مجرد دَوِيَ از سمع بمعنی بیمار ہونا، مصدر دَوًى ہے۔ مر تحقیقه

(۳) شَجَنٌ: بمعنی غم و پریشانی والجمع شُجُوْنٌ و اَشْجَانٌ. شَجَنَ (ن، س) شَجْنًا و شُجُوْنًا مصادر ہیں بمعنی پریشان ہونا یا

Maktaba Tul Ishaat.com

غمگین ہونا۔

(۴)مُرَاعَاۃٌ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی رعایت کرنا، انتظار کرنا، حفاظت کرنا، قدمر تحقیقه.

(۵)یَفَنٌ: بمعنی شیخ فانی، بہت بوڑھا (پیر فرتوت)۔ والجمع یُفْنٌ. والیَفَنُ الشیخ الکبیر والقلعَمُ العجوز الکبیرة. هکذافی فقه اللغة.

(۶)مَوْصُوْلًا: یہ وصل سے ماخوذ ہے بمعنی ملایا گیا۔ ازضرب اور موصولا "بقیت" فعل مذکور کے فاعل سے حال واقع ہوا ہے۔

(۷)بِخَفْضٍ: خَفْضٌ مصدر ہے بمعنی آسودگی وفراخی زندگی ازضرب وکرم واصل الخفض ضدالرفع کماقال تعالٰی: خافضة الرافعة. خَفْضٌ کا اصلی معنی پست کردینا، مراد "آرام وراحت" ہے کیونکہ وہ پریشانی کو پست کردیتی ہے۔

(۸)غَضٌّ: بمعنی تروتازہ ہونا والجمع غِضَاضٌ. غَضًّا، غَضَاضَةً، غُضُوْضَةً (ض، س، ن) بمعنی پست کردینا۔ کمافی التنزیل: واغضض من صوتك.

(۹)مَاغَشِيَ: ای مادام ازسمع غَشْيًا وغِشَايَةً بمعنی ڈھانپ لینا یہاں پر مراد "مادام قصد" ہے یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے ازسمع یا ای مادام انه مجلس الامیر لاستخبار حوائجهم وهذاالامیر یو جدالی قیام الساعة.

(۱۰)مَعْهَدٌ: بمعنی ملاقات کی جگہ یاوہ جگہ جہاں لوگ بکثرت آتے جاتے ہوں یاوہ مکان جس میں لوگوں کا کسی چیز کے بارے میں عہدو میثاق کیا گیا ہو۔ والجمع مَعَاهِدُ ازسمع عهدو عهدالشیء بمعنی حفاظت کرنا۔ کمافی القران: ولقد عهدنا الی آدم.

(۱۱)غَنِيٌّ: بمعنی مالدار، توانگر والجمع اَغْنِيَاءُ ازسمع مالدار ہونا استغنی عنه بمعنی بے نیاز ہونا۔ غنّی به بمعنی کسی کے گُن گانا، تعریف کرنا، مدح سرائی کرنا۔

(۱۲)خَشِيَ: (س) خَشْيًا، خَشْيَةً، خَشَايَةً مصادر ہیں بمعنی ڈرنا۔ افعال سے ڈرانا۔ اوخشی ای مادام یخاف احدٌ من وهم جاهلٍ او خطاء وهذاالامر یو جدالی قیام الساعة.

(۱۳)وَهْمٌ: مصدر ہے ازضرب بمعنی وہم کرنا وازسمع وَهَمًا یعنی غلط وسوسہ پیدا ہونا، یاوہ خطرات جو دل پر گزرتے ہیں اس کو وہم کہتے ہیں والجمع اَوْهَامٌ.

(۱۴)غَبِيٌّ: بمعنی کم سمجھ، جاہل والجمع اَغْبِيَاءُ ازسمع بمعنی جاہل ہونا مصدر غَبَاوَةً بمعنی ناواقف ہونا، نابلد ہونا وکند ذہن ہونا۔

(۱۵)وَالسَّلَامُ: یہ السلام علیکم کا مخفف ہے۔ ای علیك السلام او السلام علیکم. کماقاله شیخ الادبؒ. اور یہاں "واؤ" "مع" کے معنی میں ہے تقدیر عبارت یہ ہوگی۔ ماغشی معهدغبی مع السلام یاوهم غبی مع السلام.

☆......☆......☆

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ اِمْلَاءِ رِسَالَتِهِ، وَجَلّٰی فِيْ هَيْجَاءِ الْبَلَاغَةِ عَنْ بَسَالَتِهِ، اَرْضَتْهُ الْجَمَاعَةُ فِعْلًا وَقَوْلًا.

ترجمہ:۔ پس جب وہ فارغ ہوا اپنے رسالہ کے لکھوانے سے اور ظاہر کیا بلاغت کے معرکے میں اپنی بہادری کو تو راضی کیا اس کو

Maktaba Tul Ishaat.com

جماعت نے (سب نے) اپنے قول اور فعل سے (یعنی تعریف اور بخشش سے)۔

(۱) فَرَغَ: اس کا مصدر فَرَاغ ہے بمعنی فارغ ہونا۔ فُرُوْغًا (ن، س) بھی مصدر ہے۔ کَمَاقَالَ تَعَالیٰ: فاذافرغت فانصب.

(۲) اِمْلَاءٌ: مصدر از افعال بمعنی لکھوانا، قدمر تحقیقه.

(۳) رِسَالَةٌ: اس کی جمع رَسَائِلُ ورَسَالَاتٌ آتی ہیں، بمعنی خط و پیغام، قدمر تحقیقه.

(۴) جَلّٰی: از تفعیل مصدر تَجْلِیَةٌ ہے بمعنی اچھی طرح سے ظاہر کر دینا، سنوارنا و صیقل کرنا۔

(۵) هَیْجَاءُ: (بالمد و القصر) بمعنی جنگ و لڑائی۔ هَاجَ یَهِیْجُ (ض) هَیْجًا، هِیَاجًا و هَیَجَانًا مصادر ہیں بمعنی جوش میں آنا، بھڑک اٹھنا۔ والجمع هَیْجَاوَات. ومنه قوله تعالیٰ: ثم یهیج فتراه مصفرا.

(۶) بَسَالَته: بمعنی شجاعت، بہادری۔ بَسُلَ (ك) بَسَالًا و بَسَالَةً مصدر ہے بمعنی بہادری یا غصہ کی وجہ سے ترش رو ہونا اور نصر بَسْلًا و بُسُوْلًا بمعنی شجاعت یا غضب کی وجہ سے ترش رو ہونا۔ قال تعالیٰ: وذکر به ان تبسل نفس بما کسبت" اور بسل وحرام کے درمیان فرق یہ ہے کہ حرام عام ہے چاہے وہ چیز حکم کے ذریعہ ممنوع ہو یا بزور طاقت اور بسل کہتے ہیں زور کے ساتھ روک دینا۔ قال تعالیٰ: اولئك الذین ابسلوا بما کسبوا" یعنی ثواب سے محروم بنائے جائینگے۔

(۷) اَرْضَتْهُ: از افعال اِرْضَاءٌ مصدر سے بمعنی راضی کرنا، خوش کرنا۔ مجرد سمع سے ہے، قدمر تحقیقه.

(۸) اَلْجَمَاعَاتُ: بمعنی گروہ، جماعت و قوم اس کا واحد جماعت ہے از فتح اور "الجماعات" اصل میں مصدر ہے مگر استعمال میں بمعنی فعل ہے۔ ای قوم مجتمعون.

(۹) فِعْلًا: بمعنی کام و عمل والجمع فِعَالٌ و اَفْعَالٌ وجمع الجمع اَفَاعِیْلُ. فَعَلَ (ف) فِعْلًا مصدر ہے بمعنی کام کرنا۔ والاسم منه الفعل اور "قولا و فعلا" یہ تمیز واقع ہو ہے۔ "ارضته الجماعات" کی نسبت سے۔

(۱۰) قَوْلًا: بمعنی کہنا مصدر ہے از نصر اور یہاں "تعریف مراد" ہے والجمع اَقْوَالٌ وجمع الجمع اَقَاوِیْلُ.

☆......☆......☆

وَاَوْسَعَتْهُ حفاوَةً وَطَوْلًا. ثُمَّ سُئِلَ مِنْ اَیِّ الشُّعُوْبِ نِجَارُهُ، وَفِیْ اَیِّ الشِّعَابِ وِجَارُهُ، فَقَالَ: (نظم)

ترجمہ:۔ اور وسیع کیا جماعت نے (بہت فضل و اکرام کیا) اس کو باعتبار عزت و اکرام کے پھر پوچھا گیا (دریافت کیا گیا) اس کا حسب کس قبیلہ سے ہے اور کون سی گھاٹی میں اس کا مکان ہے (آپ کا گھر کہاں ہے) اس پر اس نے جواب دیا۔

(۱) اَوْسَعَتْهُ: از افعال بمعنی فراخ و کشادہ بنانا، وسیع کر دینا، مجرد مصدر سَعَةً و سِعَةً (س، ح) ہیں۔ قال تعالیٰ: انالموسعون.

(۲) حَفَاوَةً: مصدر ہے از سمع بمعنی بے انتہاء خوش ہونا، بہت زیادہ عزت و احترام کرنا حَفِیَ یَحْفَی (س) حَفَاوَةً و حِفَاوَةً و حِفَایَةً مصدر ہیں "انه کان بی حفیا" ای بَرًّا لَطِیْفًا.

(۳) طَوْلًا: (بفتح الطاء) مصدر ہے از نصر بمعنی مہربانی و اکرام و انعام زیادہ۔ کما فی التنزیل: شدیدالعقاب ذی الطول.

Maktaba Tul Ishaat.com

مراد اس سے ''زیادتی انعام'' ہے۔

(۴) سُئِلَ: صیغۂ ماضی مجہول از فتح سُؤالٌ مصدر ہے بمعنی سوال کرنا، مانگنا و چاہنا۔ مرتحقیقہ

(۵) اَلشُّعُوْبُ: یہ شِعْبٌ (بفتح الشین و کسرھا) کی جمع ہے بمعنی بڑا خاندان یا قبیلہ اس سے چھوٹا ہو تو ''عمارۃ'' اور بڑا ہو تو 'بطن'' ہے۔ کماجاء فی القرآن: وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا. از فتح بمعنی متفرق ہو جانا۔

(۶) نِجَارٌ: (بکسر النون) بمعنی اصل، حسب، نسل و رنگ از نصر بمعنی شدت حرارت یا پانی گرم کرنا یا قصد کرنا۔

(۷) اَلشِّعَابُ: یہ جمع ہے شعب کی بمعنی گھاٹی، پہاڑی راستہ، پانی کا راستہ، بڑا قبیلہ اور اگر شَعْبٌ (بفتح الشین) ہو تو یہ مصدر ہے (از فتح) بمعنی دونوں کندھوں یا دونوں سینگوں کے درمیان کا فاصلہ اور اگر الشُّعْبَةُ (بضم الشین) ہو تو بمعنی فرقہ یا کسی چیز کا گروہ یا بڑا خاندان والجمع شَعَبٌ و شِعَابٌ یہاں گھاٹی و راستہ مراد ہے از فتح بمعنی متفرق کرنا کیونکہ موت سے زیادہ متفرق کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں ہے، اور (بفتح الشین و کسرھا) بمعنی بڑا قبیلہ اس سے چھوٹا ہو تو قبیلہ کہتے ہیں۔

(۸) وِجَارٌ: بمعنی سوراخ، گوہ، بچھو، لومڑی وغیرہ کے رہنے کا بھٹ (سوراخ) سرنگ ہے یہاں اس سے مراد ''گھر'' ہے والجمع اَوْجِرَةٌ، وُجُرٌ. لومڑی یا بچھو کا سوراخ یا کسی اور جانور کا اور بعض نے کہا ہے اسی مناسبت سے گھر لیا جاتا ہے۔ (شیخ الادب)

(۹) فَقَالَ: صیغۂ ماضی معروف ہے قول مصدر سے بمعنی کہنا از نصر لیکن یہاں مراد اس سے ''نظم کہنا'' ہے جو آ رہی ہے اور تقریبا چودہ اشعار پر مشتمل ہے۔

☆......☆......☆

(۱) غَسَّانُ اُسْرَتِیْ الصَّمِیْمَہ وَسَرُوْجُ تُرْبَتِیَ الْقَدِیْمَہ

(۲) فَالْبَیْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ اِشْ رَاقًا وَمَنْزِلَةً جَسِیْمَہ

ترجمہ:۔ (۱) قبیلہ غسان میرا اصل خاندان ہے، اور مقام سروج، میری پرانی مٹی ہے (میرا قدیمی وطن سروج ہے یا جائے پیدائش ہے) (۲) پس میرا گھر مثل سورج کے ہے باعتبار چمکنے کے اور بڑے مرتبہ کے (یا میرا گھر اور میرے باغیچے مرتبہ و عزت کی وجہ سے سورج کے مانند ہیں)۔

(۱) غَسَّانُ: یہ یمن کا سب سے بڑا قبیلہ ہے جو حوران کے چشمہ غسان پر اترا تھا اس کی وجہ سے اس کا نام غسان پڑ گیا اور یہ لوگ ایک بڑی حکومت کے مالک ہو گئے تھے اور ان ہی میں سے ملوک غسان ہیں جس کا آخری بادشاہ جبلہ بن ایھم تھا جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمان ہو کر پھر مرتد ہو گیا تھا یہ فعال کے وزن پر ہے۔

(۲) اُسْرَةٌ: (بالضم) بمعنی اہل خانہ، قیدی کو باندھا جائے جس سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے، اور ''اُسْرَةٌ'' میں (بفتح السین وضمھا و سکون السین) تینوں طرح مستعمل ہیں لغت میں اور اُسَارٰی بمعنی قیدی جو جمع ہے اسیر کی و بمعنی خاندان و قبیلہ (محفوظ) مضبوط زرہ والجمع اُسَرٌ اور اس کے معنی رسی کے بھی آتے ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳)اَلصَّمِیْمَہ: ای الخالصہ بمعنی خالص اور صمیم وہ ہڈی ہے جس پر گوشت کا دارومدار ہو اور الصمیم من کل شیء خالصہ اور یہ ہی معنی یہاں مراد ہے اور یہ واحد جمع دونوں کیلئے مستعمل ہے یقال رجل صمیم ورجال صمیم اور مؤنث صمیمۃ ہے۔

(۴)سَرُوْجُ: (بفتح السین) یہ ایک شہر کا نام ہے یہ مبتدا ہے اور غیر منصرف ہے بوجہ علمیت اور تانیث معنوی کے۔

(۵)تُرْبَتِیْ: (بضم التاء) بمعنی مٹی، قبرستان والجمع تُرَبٌ. یا بمعنی جائے پیدائش ومولد اور یہاں پر اس سے مراد ''اس کی پیدائش کی جگہ اور پلنے بڑھنے کا مکان'' ہے اور ''تربتی'' یہ ''سروج'' مبتدا کی خبر ہے۔

(۶)فَالْبَیْتُ: اس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای بَیْتِیْ بمعنی میرا گھر والجمع بُیُوْتٌ و اَبْیَاتٌ یہاں اس سے مراد ''عزت وشرف'' ہے۔ وقال شیخ الادب: فالبیت ای بیت عزتی وشرفی.

(۷)اَلشَّمْسُ: بمعنی سورج والجمع شُمُوْسٌ، قدمر تحقیقہ.

(۸)اِشْرَاقًا: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی روشن ہونا، بے عیب ہونا، چمکدار ہونا یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ شَرَقَ(ن) شَرْقًا وشُرُوْقًا مصادر ہیں، طلوع ہونا جو غروب کی ضد ہے ای ضیاءً ونقاءً من العیب.

(۹)مَنْزِلَۃٌ: بمعنی اترنے کی جگہ، گھر از ضرب صیغہ اسم ظرف ہے اور ''بلند مرتبہ ہی یہاں مراد'' ہے، قدمر تحقیقہ.

(۱۰)جَسِیْمَۃٌ: ای عظیمۃ بمعنی بلند وبڑا ہونا، فربہ وموٹا ہونا، کرم سے مصدر جَسَامَۃٌ بمعنی موٹا، بڑا ضخیم اور جسم والا ہونا اس کی صفت جسیم ہے والجمع جِسَامٌ (بکسر الجیم)۔

☆......☆......☆

(۳) وَالرَّبْعُ كَالْفِرْدَوْسِ مَطْـ	يَبًا وَمَنْزَهَةً وَقِيْمَهْ
(۴) وَاهًا لِعَيْشٍ كَانَ لِيْ	فِيْهَا وَلَذَّاتٍ عَمِيْمَهْ
(۵) اَيَّامَ اَسْحَبُ مُطْرَفِيْ	فِيْ رَوْضِهَا مَاضِي الْعَزِيْمَهْ

ترجمہ:۔ (۳) اور میرا گھر یا مکان یا محلہ فردوس (جنت) جیسا ہے باعتبار پاکی اور صفائی کے اور باعتبار قیمت کے (۴) اور کیا خوب تھی میری زندگی اس شہر میں (سروج میں) اور وہ تمام لذتیں جو کہ عام تھیں (۵) وہ کیا دن تھے کہ میں کھینچتا تھا اپنی منقش چادریں سروج کے باغوں میں بالارادہ کھینچتا ہوا چلتا تھا۔

(۱)اَلرَّبْعُ: بمعنی گھر یا گھر کا صحن، محلہ، لوگوں کی جماعت والجمع رِبَاعٌ، رُبُوْعٌ، اَرْبُعٌ، اَرْبَاعٌ. یقال رَبَعَ بالمکان رَبْعًا ای اقام فتح سے بمعنی ٹھہرنا، فروکش ہونا، اور ربع ومربع میں فرق پہلے گزر چکا ہے (المربع) وہ مکان جو موسم ربیع میں بنایا جائے۔

(۲)اَلْفِرْدَوْسُ: بمعنی جنت الفردوس، باغ۔ ومنہ جنت الفردوس جو سب سے اعلیٰ طبقہ کا جنت ہے نیز اس باغ کو بھی کہتے ہیں جس میں قسما قسم میوے ہوں اس کی جمع فرادیس ہے، نیز سبزہ زار کو بھی کہتے ہیں بقول بعض فردوس وہ باغ ہے جس میں مختلف اشجار ہو بعض کے نزدیک یہ لفظ عربی ہے وعند البعض یہ یونانی لفظ ہے اور اس کے معنی مطلق باغ یا وسط حصہ یا وسط جنت کے بھی آتے ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳)مَطِيبَةٌ: یہ طَيِّبٌ سے ماخوذ ہے ازضرب مصادر طَابًا، طَيِّبًا، طِيْبَةً بمعنی اچھا ہونا۔ ومنه الطيب وضده الخبيث كمافي القران: ليميز الله الخبيث من الطيب.

(۴)مَنْزَهَةٌ: نُزْهَةٌ ونَزَاهَةٌ ایک ہے۔ پاکیزگی یا بمعنی پاک ہونا۔ ازسمع وکرم، قدمر تحقيقه.

(۵)قِيمَةٌ: بمعنی قدر وقیمت ہے اس کی جمع قِيَمٌ ہے اور "وقيمته" میں واو عاطفہ ہے"، قدمر تحقيقه.

(۶)وَاهًا: یہ کلمہ تعجب کیلئے ہے جو کسی چیز کے پسند آنے پر کہا جاتا ہے، بقول بعض یہ مفعول مطلق ہے مگر اس کا کوئی فعل من لفظہ نہیں آتا۔ اور آهًا و اِيهًا یہ بھی تعجب کیلئے ہے مگر تھوڑا سافرق ہے" آها" اس وقت بولتے ہیں جبکہ وہ خود اپنے آپ بول کر تعجب کرے اور "اِيهًا" اس وقت بولتے ہیں جہاں یہ اپنے مقصد کا اظہار کرے تو دوسرے لوگ اس پر اظہار افسوس کرے اور اس کے غم میں شریک ہو جائے۔

(۷)لِـعَيْشٍ: یہ عَيْشٌ مصدر ہے بمعنی زندگی جو حیوان کے ساتھ مخصوص ہو ازضرب اور لفظ حیات عام ہے اسلئے کہ یہ حیوان اور باری تعالیٰ اور فرشتوں کیلئے مستعمل ہے اور یہ حیات سے خاص ہے۔ حیات اور عیش میں فرق: دونوں کے معنی زندگی کے ہے، لیکن دونوں تھوڑا سافرق ہے کیونکہ عیش کہتے ہیں اس زندگی کو جو حیوان کے ساتھ مخصوص ہو۔ اور یہ حیات سے خاص ہے، کیونکہ حیات عام ہے اسلئے کہ یہ حیوان، انسان، باری تعالیٰ اور فرشتے سب کیلئے مستعمل ہے۔ (مسودۂ مؤلف، ص:۲۸۱)

(۸)لَذَّاتٌ: یہ جمع ہے لَذَّةٌ کی بمعنی مزہ۔ لَذَّ يَلَذُّ (س) لَذَاذًا، لَذَاذَةً مصدر ہیں بمعنی لذیذ ہونا حسب خواہش ہونا جو کہ نقیض الالم ہے اور یہ عطف ہے "عیش" پر۔

(۹)عَمِيمَة: یہ عام سے ماخوذ ہے بمعنی عام جو بہت ہو، اس کا مجرد نصر سے آتا ہے عميمة سے مراد وہ عورتیں ہیں جو عام تھیں۔

(۱۰)أيَّامَ: یہ مبنی بر فتح ہے، اس لئے کہ جب ظرف کو جملہ کی طرف اضافت کیا جائے تو اس کی بناء جائز ہوتی ہے یا یہ "عيش ولذة" سے بدل ہے یا مفعول بہ ہے اذكر یا الذكر کا یا مفعول فیہ ہے "واها" کے فعل محذوف کا۔ كمافي القران: يوم يسحبون في النار. یہ یوم کی جمع ہے بمعنی دن، زمانہ یا تو اس کو الگ مفعول مان لیا جائے تو اس صورت میں اس کا فعل محذوف ہوگا یعنی اذكر اياما يا كان لي کا ظرف بنائے یا یہ "عیش" کا ظرف ہے۔

(۱۱)أَسْحَبُ: سَحْبٌ مصدر ہے از فتح بمعنی کھینچنا۔ ومنه السحاب ولا يستحب من طرف الى طرف. كمافي القران يوم يسحبون في النارعلى وجوههم. اور "جذب" بمعنی اپنی طرف کھینچنا اور "سحب" بمعنی زمین کی طرف کھینچنا۔

(۱۲)مُطْرَفِي: (بكسر الميم وضمها) بمعنی وہ ریشمی چادر جس کے کناروں پر پھول ہو یا منقش چادر والجمع مَطَارِفُ.

(۱۳)رَوْضِها: یہ رَوْضَةٌ کی جمع ہے بمعنی سبزازار، باغ، باغیچہ اس کی جمع رِيَاضٌ، رَوْضَاتٌ، رِيْضَانٌ، رِيَاضَاتٌ آتی ہیں، اور اس سے مراد "آزاد آدمی، اور پختہ ارادہ والا شخص" ہے۔

(۱۴)مَاضِيَ: یہ مَضَاءٌ یا مُضُوٌّ سے مشتق ہے بمعنی مداومت کرنا، جاری رکھنا، پورا کرنا، ازضرب ونصر مَضِيًّا مصدر ہے بمعنی گزر جانا اور "ماضى العظيمة" یہ یا حال واقع ہے "يسحب" سے یا خبر ہے مبتدا محذوف کی "ایانا" ماضی۔

(۱۵)اَلْـعَزِيْمَةَ: اس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای عزيمتى اور "عزيمة" یہ عَزْمٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پختہ ارادہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کے ہیں والجمع عَزَائِم. عَزَمَ(ض)عَزْمًاوعَزِيْمَةً بمعنی پختہ ارادہ کرنا۔

☆......☆......☆

(٦) أَخْتَـالُ فِـيْ بُـرْدِالشَّبَـا　　ب وَاَجْتَلِي النِّعَمَ الْوَسِيْمَه

(٧) لَااَتَّـقِـيْ نُـوَبَ الـزَّمَـا　　ن وَلَاحَـوَادِثَـهُ الْمُلِيْمَـهْ

ترجمہ:۔(٦)جوانی کی چادر میں اکڑ کر چلتا تھا(ناز سے چلتا تھا)اور دیکھتا تھا میں خوبصورت نعمتوں کو(٧)نہیں بچتا تھا میں زمانہ کے حوادثات سے(زمانے کے مصائب سے نہیں ڈرتا تھا)اور نہ ان حوادثات زمانہ سے جو قابل ملامت ہو۔

(۱)اَخْتَالُ: یہ خِيَالٌ سے ماخوذ ہے اِخْتِيَال مصدر ہے از افتعال بمعنی گمان کرنا،فخر کرنا،اکڑ کر چلنا۔مادہ خیال ہے اور مختال متکبر کو کہتے ہیں۔کمافی القران:ان الله لایحب کل مختال فخور.

(۲)بُرْدٌ:(بضم الباء) بمعنی چادر،دھاری دار چادر،والجمع بُرُوْدٌ،اَبْرَادٌ،اَبْرُدٌ. بُرْدَةٌ کے معنی بھی چادر کے ہے جمع بُرَدٌ ہے۔

(۳)اَجْتَلِيْ:یہ اِجْتِلَاءٌ مصدر سے ہے از افتعال بمعنی غور سے دیکھنا،غور سے نظر کرنا،قدمر تحقیقه.

(۴)اَلنِّعَمُ:یہ نِعْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی عمدہ حالت،نہایت خوشگوار حالت یہ فتح،کرم،سمع،نصر سے ہے۔نِعْمَةًو مَنْعَمًا.خوشگوار زندگی،اور اس کی جمع اَنْعُمٌ،نِعْمَاتٌ آتی ہیں.قال تعالیٰ:وان تعدوا نعمت الله لاتحصوها.

(۵)اَلْوَسِيْمَة:بمعنی خوبصورت،اچھے،عمدہ،از کرم وَسْمًاوسَامَةً،وِسَامًا بمعنی حسین ہونا،خوبصورت چہرہ والا ہونا۔

(٦)لَااَتَّقِيْ: بمعنی نہیں بچتا تا میں،واز افتعال مادہ"وقی"ہے۔از ضرب وِقَايَةٌ مصدر ہے،قدمر تحقیقه.

(٧)نُوَبٌ: بمعنی مصائب وحوادث،اس کا واحد نَوْبَةٌ ہے بمعنی مصیبت،حادثہ۔نَابَ(ن)يَنُوْبُ نَوْبًا بمعنی مصیبت پہنچنا۔

(٧)حَوَادِثُه:یہ جمع ہے حادثہ کی،اس کی ضد قدیم ہے۔از نصر بمعنی پیدا ہونا۔حَدَثًا،حُدُوْثًا مصدر ہے از کرم حَادِثَةٌ مصدر ہے بمعنی نیا ہونا اور یہ عطف ہے"نوب"پر،افعال سے احداث بمعنی ایجاد کرنا اور استحداث کے معنی بھی ایجاد کرنا ہے،مفاعلہ سے حادث بمعنی بات چیت کرنا اور حَدَثٌ بمعنی واقع،بدعت،نوعمر،نوجوان جمع اَحْدَاثٌ ہے۔

(۸)اَلْـمُلِيْمَةُ:یہ اجوف واوی ہے مصدر اِلام یا اِلَامة ہیں از افعال.صیغہ اسم فاعل بمعنی ملامت کرنے کے قابل ہونا اور کرم سے بمعنی کمینہ ہونا،مجرد لَامَ يَلُوْمُ(ن)لَوْمًا،مَلَامًا،مَلَامَةً بمعنی ملامت کرنا،برا بھلا کہنا،جھڑکنا،سرزنش کرنا۔

☆......☆......☆

(٨) فَـلَـوْاَنَّ كَـرْبًـا مُتْـلِفٌ　　لَتَـلِـفْـتُ مِنْ كُـرَبِيْ الْمُقِيْمَـهْ

(٩) اَوْيُـفْتَـدِيْ عَـيْـشٌ مَـضَـى　　لَفَـدَتْـهُ مُهْجَتِـيَ الْـكَـرِيْمَـهْ

ترجمہ:۔(٨)پس اگر معلوم ہو کہ تحقیق کوئی سخت تکلیف ہلاک کرنے والی ہے تو میں ہلاک ہو جاتا اپنے غموں سے جو دائمی ہے(تو میں

Maktaba Tul Ishaat.com

یقیناً دائمی تکلیف کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا)(۹) یا اگر فدیہ دیا جا سکتا گزشتہ زندگی کا تو میں البتہ فدیہ کر دیتا اپنی عزیز جان کو (یا میں اپنی عزیز جان کو اس کے فدیہ میں دے ڈالتا)۔

(۱) کَرْبٌ: بمعنی شدید غم، مصیبت والجمع کُرُوْبٌ و کُرُبَاتٌ. اَکْرَبَ از افعال بمعنی جلدی کرنا۔ کَرَبَ (ن) کَرْبًا بمعنی پریشان کرنا، بے چین ہونا. اِکْتَرَبَ و انْکَرَبَ از افتعال وانفعال بمعنی بے چین و پریشان ہونا غم میں مبتلا ہو جانا۔

(۲) مُتْلِفٌ: صیغۂ اسم فاعل بمعنی مہلک، ہلاک ہونے والا۔ اِتْلاف مصدر ہے از افعال، مجرد سمع سے بمعنی ہلاک ہونا۔

(۳) لَتَلِفْتُ: اس کا مصدر تَلَفٌ ہے بمعنی ہلاک ہونا۔ تَلِفَ (س) تَلَفًا بمعنی ہلاک ہونا، قدمر تحقیقه.

(٤) کُرَبِیْ: یہ کُرْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی مشقت، تکلیف، غم والجمع کُرُوْبٌ، کُرُبَاتٌ بمعنی مشقت میں ڈالنا۔ وقدمر تحقیقه۔

(۵) اَلْمُقِیْمَة: بمعنی دائمی از افعال اَقَامَ اِقَامَةً بمعنی کھڑا ہونا، مجرد نصر سے ہے بمعنی کھڑا ہونا، قدمر تحقیقه.

(٦) یُفْتَدٰی: از افتعال اِفْتِدَاءٌ مصدر ہے بمعنی فدیہ وصول کرنا، یا فدیہ دینا، اپنی جان کا یا غیر کی جان بچانے کیلئے، فَدٰی یَفْدِیْ (ض) فِدًی، فِدَاءً بمعنی قربان ہونا. قَالَ تَعَالٰی: وفدیناه بذبح عظیم. اور یہ عطف ہے "ان کربا" پر۔

(۷) عَیْشٌ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی زندگی، قدمر تحقیقه انفا.

(۸) مَضٰی: یہ مَضَاءٌ یا مُضُوٌّ سے مشتق ہے از ضرب ونصر بمعنی گزشتہ اور "مضٰی" یہ صفت ہے "عیش" کی۔

(۹) لَفَدَتْه: از ضرب بمعنی فدیہ دینا، قربان ہونا، فِدَاءً، فِدًی مصدر ہیں اگر اس کا صلہ 'باء' ہو تو بمعنی فدیہ لینا یا دینا۔

(۱۰) مُهْجَةٌ: اس کی جمع مُهَجٌ و مُهْجَاتٌ، مَهِیْجٌ ہیں بمعنی نفس، روح، سیاہ خون، قلب کا خون۔ مَهَجَ (ف) مَهْجًا بمعنی خوبصورت شکل والا ہونا، یا بیماری کے بعد چہرہ کا خوبصورت ہو جانا اور خالص۔ کل شیء یقال مهج و وجهه جب چہرہ کے داغ دبے صاف ہو جائے۔

(۱۱) اَلْکَرِیْمَة: بمعنی الشریفه، قدمر تحقیقه.

☆......☆......☆

(۱۰) فَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِلْفَتٰی مِنْ عَیْشِهٖ عَیْشَ الْبَهِیْمَهْ

(۱۱) تَقْتَادُهٗ بُرَةُ الصَّغَا رِ اِلَی الْعَظِیْمَةِ وَالْهَضِیْمَهْ

ترجمہ: (۱۰)۔ پس موت بہتر ہے جوان کیلئے اس زندگی سے جو چوپائے کی زندگی کے مانند ہے۔ (۱۱) کھینچتی ہو اس کو ذلت کی نکیل بڑی مصیبت اور نا قابل برداشت مصیبت کی طرف۔

(۱) اَلْمَوْتُ: مصدر ہے بمعنی مرنا، یہ حیات کی ضد ہے از سمع ونصر مَوْتًا بمعنی روح کا جسم سے آزاد ہونا، مرنا، زوال عیش۔

(۲) خَیْرٌ: یہ شر کی ضد ہے مصدر از ضرب بمعنی خیر ہونا اور اس کی نقیض شر ہے کماقال تعالیٰ: ونبلوکم بالشر والخیر فتنة.

(۳) اَلْفَتٰی: بمعنی نوجوان، سخی، کریم، غلام تثنیہ، فَتَیَانِ، فَتَوَانِ. والجمع فِتْیَانٌ، فِتْیَةٌ، فِتْوَةٌ، فُتُوٌّ فَتِیٌّ وفِتِیٌّ. فَتِیَ یَفْتٰی (س)

Maktaba Tul Ishaat.com

فتیً بمعنی نو جوان ہونا، از نصر بمعنی سخاوت کرنا یا کرم میں غالب آنا. قال تعالٰی: اذاوی الفتیة الی الکھف.

(۴) عَیْشٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی زندگی جو حیوان کے ساتھ مخصوص ہو، قدمر انفا.

(۵) اَلْبَھِیْمَۃُ: ای مالانطق لہ یعنی وہ جانور جس میں قوت گویائی نہ ہو اور ''البھیمہ'' یا یہ بدل ہے ''عیش اول'' سے یا یہ شبہ فعل ہونے کی وجہ سے ''عیش'' کا مفعول مطلق ہے بمعنی چوپائے اور جانور مثل گائے، بھینس وغیرہ قال تعالٰی: احلت لکم بھیمة الانعام. والجمع بَھَائِمُ اور یہ جانور خواہ ابی کا ہو خشکی کا، بشرطیکہ وہ پرندہ اور درندہ سے ہو۔

(۶) تقتادہ: یہ اِقْتِیَادٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی کھینچنا، مجرد نصر سے قیادت کرنا اور ''تقتاد'' یہ حال ہے ''فتی'' سے۔

(۷) بُرَۃ: (بضم الباء) یعنی وہ حلقہ جو اونٹ کی ناک میں ڈالتے ہیں، کنگن، بالی وغیرہ جو عورتوں کے زیورات میں سے...و الجمع بُرًی، بُرَآتٌ، بُرِیْنٌ، بِرِیْنٌ. بَرَاَیَبْرُؤ (ن) بَرْءًا، بَرْوًا، بُرًی بمعنی ناک میں حلقہ ڈالنا اور بالوں کے حلقہ کو ''حزامة'' ہیں اگر لوہے یا تانبے کا ہو تو ''بُرۃ'' اگر لکڑی کا ہو تو ''خشاش'' کہتے ہیں اگر رسی کا ہو تو ''غِرَانٌ'' کہتے ہیں۔

(۸) اَلصَّغَارُ: (بفتح الصاد) یعنی ذلت وخواری۔ صَغُرَ (ك) صَغَارًا بمعنی ذلیل ہونا اور اسم فاعل صَاغِرٌ وصَاغِرُوْن کمافی التنزیل: حتی یعطوا الجزیة عن یدوھم صاغرون بمعنی الذلة اور اگر (بکسر الصاد) ہو تو یہ جمع ہے صغیر کی بمعنی چھوٹا ہونا۔

(۹) اَلْعَظِیْمَۃُ: بمعنی مصیبت اس سے مراد ''بڑی مصیبت'' ہے ای المصیبة العظیمة. مر تحقیقه.

(۱۰) اَلْھَضِیْمَۃُ: اس کی جمع ھَضَائِمُ ہے بمعنی نا قابل برداشت مصیبت، تکلیف یا ظلم، یہ ''ھَضْمٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی توڑ دینا. ھَضَمَ (ض) ھَضْمًا بمعنی ظلم کرنا۔ قَالَ تعالٰی: ولا یخافون ظلما ولا ھضما.

☆......☆......☆

(۱۲) وَتَرَی السِّبَاعَ تَنُوْشُھَا ۔۔۔ اَیْدَی الضِّبَاعِ الْمُسْتَضِیْمَۃ

(۱۳) وَالذَّنْبُ لِلْاَیَّامِ لَوْ ۔۔۔ لَاشُوْمُھَا لَمْ تَنْبُ شِیْمَۃ

(۱۴) وَلَوِاسْتَقَامَتْ کَانَتِ الْـ ۔۔۔ اَحْوَالُ فِیْھَا مُسْتَقِیْمَۃ

ترجمہ:۔ (۱۲) اور دیکھتے ہو تم درندوں کو کہ پکڑتے ہیں اس کو بجوؤں کے ہاتھ (شریف لوگوں کو کمینہ لوگ دکھ پہنچاتے ہیں)۔ (۱۳) اور گناہ زمانہ ہی کا ہے (حقیقت میں یہ زمانہ کا قصور ہے)۔ (۱۴) اگر نہ ہوتی زمانہ کی بدبختی تو نہ مختلف ہوتی عادتیں (اگر زمانہ کی نحوست نہ ہوتی تو عادات بھی مختلف نہ ہوتیں) اور اگر زمانہ درست ہوتا تو لوگوں کی حالتیں بھی مستقیم ہوتیں (درست ہوتیں)۔

(۱) ترٰی: یہ رُؤْیَۃ مصدر سے بمعنی دیکھنا از فتح۔ رَوٰی یَرْوِیْ ضرب سے روایت کرنا، نقل کرنا، قدمر تحقیقه.

(۲) اَلسِّبَاعُ: یہ جمع ہے سَبُعٌ کی بمعنی درندہ (پھاڑنے والے جانور) اور اس کی جمع اَسْبُعٌ، سِبَاعٌ، سُبُوْعٌ، سُبُوْعَۃٌ آتی ہیں، اس کا مؤنث سَبُعَۃٌ آتا ہے یہاں مراد اس سے ''شریف، کریم لوگ'' ہیں۔ سَبْعًا فتح سے بمعنی ساتواں ہونا۔

(۳) تَنُوْشُ: یہ نَوْشٌ مصدر سے۔ نَاشَ یَنُوْشُ (ن) نَوْشًا بمعنی دانتوں سے نوچنا، پکڑ لینا، کھالینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) اَیْدِیْ: یہ ید کی جمع ہے بمعنی ہاتھ یا ہتھیلی اور ''ایدی السباع'' یہ فاعل ہے۔ ''تنوش'' فعل کا، قدمر تحقیقه.

(۵) اَلضِّبَاعُ: یہ ضَبُعٌ کی جمع ہے بمعنی بجو، ہنڈرا اور کفتار اس کی کنیت ام عامر ہے اور اس کی جمع اَضْبُعٌ. ضَبْعَانٌ، ضُبْعٌ، ضُبُوْعَةٌ، ضَبُعَاتٌ بھی ہیں، اور مادہ کو ضَبْعَة کہتے ہیں، از فتح ظلم کرنا، مصادر ضبعا و ضبعانا و ضبوعا ہیں مراد ''کمینے لوگ'' ہیں۔

(۶) اَلْمُسْتَضِیْمَه: یہ ضَیْمٌ سے مشتق ہے بمعنی کسی کو ظلماً ذلیل کرنا، یا (سین، تاء) مبالغہ کیلئے بمعنی بہت زیادہ ظلم کرنا، مجرد ضَامَ یَضِیْمُ (ض) ضَیْمًا بمعنی ظلم کرنا، زبردستی کرنا، اور ''مُسْتَضِیْمَه'' صفت ہے ایدی کی، یا یہ صفت ہے ضباع کی اور تنوشها حال ہے۔

(۷) اَلذَّنْبُ: بمعنی گناہ والجمع ذُنُوْبٌ وجمع الجمع ذُنُوْبَاتٌ. قال اللہ تعالیٰ: ومن یغفر الذنوب الا اللہ. اور ''الذنب'' مبتدا ہے یہ جب لام جنس کے ساتھ ملحق ہو تو خبر کے ساتھ قصر ہوگا ای ماالذنب الا للایام. کما: فاخذهم الله بذنوبهم.

(۸) شُؤْمٌ: بمعنی بدفالی، بدشگونی، بدبختی، بے برکتی۔ شَأمَ یَشْأَمُ (ف) شَأمًا بمعنی بدبختی اور بدشگونی کو کھینچنا۔ شَؤُمَ یَشْؤُمُ (ك) شُؤْمًا وشَأْمَةً بمعنی بدبخت ہونا، ناموافق ہونا، منحوس ہونا۔ ضده الیمن.

(۹) لَمْ تَنْبُ: نَبَا یَنْبُوْ (ن) نَبْوَةً و نُبُوًّا بمعنی دور رہنا، پیچھے ہٹنا، ناموافق ہونا۔ ومنه ''لکل سیف نبوۃ ولکل جوادٍ کبوۃ''.

(۱۰) شِیْمَهْ: بمعنی اچھی عادت، طبیعت، خصلت والجمع شِیَمٌ اور شِیْمَةٌ یہ فاعل ہے ''لم تنب'' فعل کا یعنی اگر زمانہ کی نحوست نہ ہوتی تو عادتیں بخشش سے نفرت نہ کرتیں۔

(۱۱) اِسْتِقَامَةٌ: ای الطباع والشیم. یہ استفعال سے اِسْتِقَامٌ مصدر ہے بمعنی سیدھا ہونا، مجرد نصر سے ہے بمعنی کھڑا ہونا۔

(۱۲) اَلْاَحْوَالُ: یہ حال کی جمع ہے بمعنی کیفیت، حالت، ہیئت اور حَالَةٌ کی جمع حَالَاتٌ آتی ہے۔ یقال حالات الامر یعنی زمانہ کی گردشیں۔

(۱۳) مُسْتَقِیْمَه: یہ اِسْتِقَامَةٌ سے ماخوذ ہے از استفعال بمعنی درست ہونا، سیدھا ہونا، اور مستقیمةٌ یہ خبر ہے ''کانت'' فعل ناقص کی۔

☆......☆......☆

ثُمَّ اِنَّ خَبَرَهُ نَمَا اِلَی الْوَالِیْ، فَمَلَأَفَاهُ بِاللَّاٰلِیْ، وَسَامَهُ اَنْ یَنْضَوِیَ اِلٰی اَحْشَائِهٖ، وَیَلِیَ دِیْوَانَ اِنْشَائِهٖ، فَاَحْسَبَهُ الْحِبَاءُ.

ترجمہ:۔ پھر اس کی خبر حاکم کو پہنچی پس بھر دیا اس کے منہ کو موتیوں سے، اور مجبور کیا کہ شامل ہو جائے وہ اس کے خادموں میں اور والی (منشی) ہو جائے اس کے دیوان انشاء کا (ادارہ تحریر کا والی، مہتمم یا ناظم بن جائے) پس کافی ہو گئی اس کو بخشش (یعنی جو عطیہ مل چکا ہے وہ اسکو کافی ہو گیا)۔

(۱) خَبَرَهُ: بمعنی کسی چیز کو جاننا۔ والجمع اَخْبَار، قدمر تحقیقه.

(۲) نَمَا: یَنْمُوْ (ن) نُمُوًّا بمعنی بڑھنا، زائد ہونا، پہنچنا اور یہ واوی و یائی دونوں طرح مستعمل ہے یائی ہو تو ضرب سے آتا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) اَلْوَالِیْ: بمعنی حاکم والجمع وُلَاۃٌ ازضرب وِلَایَۃٌ مصدر ہے، قدمر تحقیقه.

(۴) مَلَأ: یَمْلَأُ (ف) مَلَاءً بمعنی بھرنا، بھر دینا، قدمر تحقیقه.

(۵) فَاہُ: بمعنی منہ (زبان) والجمع اَفْوَاہُ. فَاہَ یَفُوْہُ (ن) فَوْھًا بمعنی بات کرنا، گویائی قال تعالٰی: ذالکم قولکم بافواھکم.

(۶) اَللَّآلِیْ: یہ جمع ہے لُوْ لُوْءٌ کی بمعنی موتی اس کا واحد لُوْلُوْئَۃٌ ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: یخرج منھا اللؤلؤ والمرجان.

(۷) سَامَ: یَسُوْمُ (ن) سَوْمًا، سُوَامًا مصدر ہیں بمعنی تکلیف دینا، مجبور کرنا، عقد کرنا۔ کقولہ تعالٰی: یسومونکم سوء العذاب. اور "سامہٗ" یہ فاعل ہے "والی" کا اور "ہٗ" ضمیر مفعول ہے جو راجع ہے شخص کی طرف جس سے مراد "ابوزید" ہے۔

(۸) یَنْضَوِیْ: یہ انفعال سے ہے مصدر اِنْضِوَاءٌ ہے بمعنی شامل ہو جانا، ملجانا، ٹھکانا پکڑنا۔ مجرد ضَوٰی یَضْوِیْ (ض) ضَیًّا، ضُوِیًّا بمعنی ملجانا، ٹھکانا پکڑنا۔

(۹) اَحْشَاءُ: یہ حَشَاءٌ کی جمع ہے، یا حَشْوٌ کی، قاموس میں لکھا ہے جو کچھ پلیٹ میں ہو اس کو حَشَاء کہتے ہیں اس کے معنی قلب، خادم، بھرنے وغیرہ آتے ہیں اس کا اصلی معنی ہے بھر جانا، اور حَشَاءُ اس کو بھی کہتے ہیں جو پردے کے نیچے پیٹ میں جگر اور تل وغیرہ ہوتا ہے یا سینے کے ان پسلیوں کے درمیان جو پہلو کے آخر میں کوکھ تک ہوتی ہے یا بیرونی پیٹ۔

(۱۰) یَلِیْ: وَلِیَ یَلِیْ ضرب سے بمعنی والی ہونا، متوالی ہونا، قدمر تحقیقه.

(۱۱) دِیْوَانٌ: بمعنی دفتر، رجسٹر، رسالہ اس کی جمع دَوَاوِیْن ہے، قدمر تحقیقه۔

(۱۲) اِنْشَاءُ: یہ مصدر افعال کا ہے بمعنی لکھوانا، تصنیف کرنا، وغیرہ۔

(۱۳) اَحْسَبَہٗ: ای اعطاہ. اس کے مصادر حَسْبٌ وحِسْبَانٌ ہیں بمعنی گمان کرنا، کافی ہونا۔ یہ حِسْبَانٌ سے ماخوذ ہے یا حسب سے بمعنی کافی ہونا۔

(۱۴) اَلْحِبَاءُ: بمعنی عطیہ، کافی ہونا، عورت کا مہر، یہ واوی ہے۔ حَبَا یَحْبُوْ (ن) حَبْوًا بمعنی بلا معاوضہ دیدینا، یا ہاتھ اور پیٹ کے بل گسٹ کر چلنا، ہبہ کرنا۔ اگر عن صلہ ہو بمعنی منع کرنا، روکنا، جیسے حباہ عن کذا "الحباءُ" فاعل ہے بمعنی العطیہ ہے منع کرنے کے معنی از نصر بمعنی دینا۔ یقال حباہ بکذا ای اعطاہ ایاہ.

☆......☆......☆

وَظَلَفَہٗ عَنِ الْوِلَایَۃِ الْاِبَاءِ. قَالَ الرَّاوِیْ: وَکُنْتُ عَرَفْتُ عُوْدَ شَجَرَتِہٖ، قَبْلَ اِیْنَاعِ ثَمْرَتِہٖ، وَکِدْتُ اُنَبِّہُ عَلٰی عُلُوِّ قَدْرِہٖ.

ترجمہ:۔ روک رکھا اسکو حکومت سے انکار کرنے نے (اس کے انکار نے اس کو سرداری سے باز رکھا) راوی کہتا ہے کہ پہچان لیا تھا میں نے اس کے درخت کی لکڑی کو اس کے پھل پکنے سے پہلے (میں نے اس کی حقیقت کو اس کے فضل کے ظاہر ہونے سے قبل ہی پہچان لیا تھا) اور قریب تھا کہ میں متنبہ کروں (لوگوں کو) اس کے بلند رتبہ سے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) ظَلْفٌ: مصدر از ضرب بمعنی روکنا یا باز رکھنا، اور ظِلْف کی جمع اَظْلَافٌ و ظُلُوْفٌ ہیں بمعنی کھر کے ذریعہ روکنا یہاں مطلقاً روکنا مراد ہے۔

(۲) وِلَايَةٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی سرداری، ریاست، حکومت، حاکم، وقد مر تحقیقہ۔

(۳) اَلْاِبَاءُ: بمعنی شدت کے ساتھ انکار کرنا، اعراض کرنا، روکنا، ذلت کے کام سے بچنا، اَبٰی یَأْبٰی فتح سے انکار کرنا۔

(۴) اَلرَّاوِیْ: بمعنی روایت کرنے والا، نقل کرنے والا، از ضرب رِوَایَةٌ مصدر ہے۔

(۵) عَرَفْتُ: عَرَفَ (ض) عَرْفًا و عِرْفَانًا مصدر ہیں بمعنی پہچاننا، جاننا اور ''کنت عرفت'' ای عرفتُ قبل ان تکلم۔

(۶) عُوْدٌ: (بضم العین) بمعنی لکڑی، کٹی ہوئی ٹہنی اور ایک قسم کی خوشبو، زبان کی جڑ کی ہڈیاں اور سارنگی و الجمع عِیْدَان، اَعْوَادٌ، اَعْوُدٌ. عَادَ یَعُوْدُ (ن) عَوْدًا بمعنی لوٹنا اور ''عُوْدُ شَجْرَتِہٖ'' سے کنایہ ہے اس کی اصل سے۔

(۷) شَجَرَۃٌ: بمعنی درخت و الجمع اَشْجَارٌ و شَجَرَاتٌ و شَجْرَاءُ. شَجَرَ (ن) شَجْرًا بمعنی کاٹ چھانٹ کرنا، مضبوط بنانا، سہارا دینا۔ شَاجَرَ و تَشَاجَرَ بمعنی باہم جھگڑنا۔ اس کی تصغیر شُجَیْرَۃٌ ہے بمعنی چھوٹا درخت، پودا۔ جمع شُجَیْرَاتٌ آتی ہے۔ کما فی التنزیل: اذ یبایعونک تحت الشجرۃ.

(۸) اِیْنَاعٌ: یہ مصدر افعال کا ہے بمعنی پھل نکلنا، پھلنا۔ یہ یَنَعٌ سے ماخوذ ہے مجرد فتح و ضرب سے بمعنی پھل توڑنے کے وقت کا آنا، پختہ ہو جانا۔ یَنَعَ یَیْنَعُ (ف) سے۔ یَیْنِعُ (ض) یَنْعًا، یُنْعًا، یُنُوْعًا بمعنی نہایت پاکیزہ اور پختہ ہو جانا۔ اور ''ایناع ثمرتہ'' یہ کنایہ اس کے فضل کے ظاہر ہونے سے قال تعالیٰ: انظروا الیٰ ثمرہ اذا اثمر وینعہ.

(۹) ثَمْرَۃٌ: بمعنی پھل اس کی جمع ثمرات اور ثمر اس کی جمع ثِمَارٌ اور جمع الجمع اَثْمَارٌ و ثَمَرَاتٌ آتی ہیں اور ''ایناع ثمرہ'' سے مراد تعظیم ہے۔

(۱۰) کِدْتُ: یہ کَادَ یَکَادُ سے افعال مقاربہ ہے بمعنی قریب ہونا اور تمام افعال مقاربہ قربت پر دلالت نہیں کرتے اور ''کدت'' یہ عطف ہے ''کنت'' پر۔

(۱۱) اُنَبِّہُ: تَنْبِیْہٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی خبردار کرنا یا خبردار ہونا، مجرد سمع سے ہے نَبِہَ ای فَطِنَ نَبَھًا و نَبَاھَۃً بمعنی عقلمند ہونا، مشہور ہونا۔

(۱۲) عُلُوٌّ: بمعنی بلندی یہ سُفْلٰی کی ضد ہے۔ عَلَا یَعْلُوْ (ن) عُلُوًّا بمعنی بلند ہونا، قدمر تحقیقہ.

(۱۳) قَدْرِہٖ: بمعنی مرتبہ، مقدار، درجہ و الجمع اَقْدَارٌ. قَدَرٌ بمعنی تقدیر۔ فیصلہ خداوندی۔ قَدِرَ (س) قَدَرَ (ض) قُدْرَۃً بمعنی قادر ہونا، طاقت رکھنا، قَدَّرَ تفعیل سے بمعنی مقدر کرنا، قسمت میں لکھنا، اندازہ لگانا، قیمت لگانا، اَقْدَرَ افعال سے بمعنی قادر بنانا، قدرت دینا۔

☆......☆......☆

قَبْلَ اِسْتِنَارَۃِ بَدْرِہٖ، فَأَوْحٰی اِلَیَّ بِاِیْمَاضِ جَفْنِہٖ، اَنْ لَّا اُجَرِّدَ عَضْبَہٗ مِنْ جَفْنِہٖ. فَلَمَّا خَرَجَ بَطِیْنَ الْخُرْجِ.

ترجمہ: ماہ کامل کے ظاہر ہونے سے پہلے (اس کے بھیدوں کو ظاہر کر دوں) پس اشارہ کیا ہے اس نے میری طرف آنکھ کے اشارہ کے ساتھ، یہ کہ نہ نکالوں میں تلوار کو اس کے نیام سے (غلاف سے) پس جبکہ نکلا وہ کہ اس حال میں بھرا ہوا تھا اس کا تھیلا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) اِسْتِنَارَۃِ: ''س، ت'' مبالغہ کیلئے ہیں ''نور'' سے ماخوذ ہے بمعنی روشن ہونا۔ یقال استنارۃ الارض زمین روشن ہوگئی اور کبھی نَوْرٌ سے ہوتا ہے بمعنی شگوفہ، کلی۔ یقال استنار الشجر درخت شگوفہ والا ہوگیا۔ از استفعال۔

(۲) بَدْرٌ: ماہِ کامل، چودھویں رات کا چاند، وطبق والجمع بُدُوْرٌ، قدمر تحقیقہ.

(۳) اَوْحٰی: ماضی کا صیغہ ہے از افعال بمعنی اشارہ کرنا، ایحاءٌ مصدر۔ مجرد ضرب سے ہے وَحٰی یَحْیِیْ وَحْیًا. وَحْیٌ کے اصلی معنی ہے الاشارۃ السریعۃ. قال تعالیٰ: فاوحی الیہ ان سبحوا بکرۃ واصیلا.

(۴) اِیْمَاضٌ: اس کے اصلی معنی ہے چمکنا، یہ افعال کا مصدر ہے بمعنی نہایت خفیہ اشارہ کرنا، یا گوشہ چشم سے دیکھنا، ''وَمْضٌ'' سے ماخوذ ہے۔ وَمَضَ یَمِیْضُ (ض) وَمِیْضًا بمعنی خفیف اشارہ۔ یقال اومض الرجل جبکہ وہ کنایہ سے اشارہ کرے۔

(۵) جَفْنٌ: بمعنی پلک، آنکھوں کے پردے، تلوار کا نیام۔ والجمع اَجْفَانٌ، جُفُوْنٌ، اَجْفُنٌ. جَفَنَ (ن) جَفْنًا بمعنی ذبح کرنا۔ یقال جَفَنَ الناقۃ اور جَفْنَۃٌ بمعنی پیالہ اس کی جمع جِفَانٌ و جَفْنَاتٌ آتی ہیں۔ وفی القران: وجفان کالجواب.

(۶) اُجَرِّدُ: تَجْرِیْدٌ مصدر ہے از افعال بمعنی ننگا کردینا، نکال دینا۔ مجرد نصر سے ہے جَرْدًا مصدر ہے بمعنی ننگا کرنا، نکالنا۔

(۷) عَضْبَۃٌ: بمعنی کاٹنا، تیز تلوار، کاٹنے والی تلوار، شمشیر براں۔ عَضْبًا (ض) مصدر ہے بمعنی کاٹنا، قطع کرنا، یہ صیغہ صفت ہے بمعنی حلیف، قاطع۔

(۸) خَرَجَ: بمعنی نکلنا، ظاہر ہونا، از نصر جو دَخَلَ کی ضد ہے، قدمر تحقیقہ۔ قال تعالیٰ: واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم.

(۹) بَطِیْنٌ: یہ بطن سے ہے بمعنی جس کا پیٹ بڑا ہو، اور کھاتا کم ہو اور بطان وبطن جس کا پیٹ چھوٹا ہو، مگر کھاتا زیادہ ہو، یا مراد ''صرف بھرا ہوا پیٹ'' اور مَبْطُوْن وہ ہے جو پیٹ کا مارا گیا ہو یعنی حیضہ ہو جائے یا دست آنے لگے۔ اور بطین الخرج یہ حال واقع ہوا ہے خرج سے ای مملو اخرجہ.

(۱۰) اَلْخُرْجُ: (خُرْجِیْن) خَرِجَۃٌ کی جمع ہے بمعنی وہ تھیلی جو گھاس یا چنے وغیرہ بھر کر گھوڑے کے پیچھے رکھتے ہیں۔ خَرَجَ نصر سے بمعنی نکلنا، ظاہر ہونا یا گدھے کے اوپر جو بوجھ لادا جائے اس کا پلہ آدھا اِدھر گرے اور آدھا اُدھر گرے اور سامان کی بوری ہو۔ ای وعاء معروف یوضع علی ظھر الدابۃ و آلات المسافر والجمع خرجۃ مثل غیبۃ.

☆......☆......☆

وَفَصَلَ فَائِزًا بِالْفُلْجِ، شَیَّعْتُہٗ قَاضِیًا حَقَّ الرِّعَایَۃِ، وَلَاحِیًا لَہٗ عَلٰی رَفْضِ الْوِلَایَۃِ، فَاَعْرَضَ مُتَبَسِّمًا، وَاَنْشَدَ مُتَرَنِّمًا:

ترجمہ:۔ اور جدا ہوا وہ (لوگوں) سے اس حال میں کہ وہ کامیاب تھا کامیابی کے ساتھ (فائز المرام ہو کر لوگوں سے جدا ہوا) رخصت کیا میں نے اس کو (چلا میں اس کے ساتھ) حق رعایت کو ادا کرتے ہوئے اور ملامت کرتے ہوئے اس کو سرداری کے چھوڑنے پر پس منہ پھیر لیا اس نے مسکراتے ہوئے اور سریلی آواز میں (ترنم) میں یہ اشعار پڑھنے لگا:

(۱) فَصَلَ: مصدر ہے از نصر بمعنی جدا ہونا، نکلنا فَصْلًا و فُصُوْلًا مصدر ہیں، قدمر تحقیقہ.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲)فَائِزًا: یہ فَوْزٌ سے مشتق ہے بمعنی کامیاب ہونا، ہلاک ہونا۔ من الاضداد فَازَیَفُوْزُ(ن) فَوْزًا بمعنی کامیاب ہونا، ہلاک ہونا۔ قال تعالیٰ: فقدفازفوزا عظیما. اور "فائزا" حال واقع ہوا ہے "فصل" فعل کی ضمیر سے۔

(۳)اَلْفُلْجُ: (بضم الفاء) بمعنی کامیابی، فتحمندی۔ فَلَجَ(ن، ض)فَلْجًاو فُلُوْجًا مصدر ہیں بمعنی کامیاب ہونا، فائز المرام ہونا اور فِلْجٌ(بکسر الفاء) بمعنی ادھا اور (بفتح الفاء) فَلْجٌ مصدر ہے بمعنی قدمین یا دانتوں کے درمیان فاصلہ ہونا۔ یا بمعنی صبح یا ندی۔

(۴)شَیَّعْتُه: از تفعیل اس کا مصدر تَشْیِیْعٌ ہے بمعنی رخصت کرنا یا مکان تک پہنچانے کیلئے ہمراہ جانا، رخصت کرنے کیلئے ساتھ جانا، جدا ہونا، چلنا، مجرد ضرب سے ہے شَیْعًاو شَاعًا بمعنی پیچھے چلنا۔

(۵)قَاضِیًا: یہ قَضَاءٌ مصدر سے بمعنی ادا کرنے والا، پورا کرنے والا، یہاں حق واجب ادا کرنے والا، از ضرب قَضَاءٌ مصدر ہے۔

(۶)حَقٌّ: مصدر ہے بمعنی سچائی، راستی، یقین وانصاف، ثابت شدہ حصہ ومال وملک وہوشیاری وفیصل شدہ معاملہ موت۔ والجمع حُقُوْق از نصر بمعنی ثابت ہونا۔

(۷)لَاحِیًا: لَحَاءٌ سے ماخوذ ہے بمعنی درخت کی چھال اور لَحَاء کے اصلی معنی ہے درخت سے چھال نکالنا، اس سے درخت عیب دار ہوا کرتا ہے ایسے ہی آدمی ملامت کرنے اور گالیاں دینے سے عیب دار ہو جاتا ہے۔ لَحَا یَلْحُوْ(ن) لَحْوًا والْتِحَاءً. الشَّجَرَ بمعنی درخت کو چھیلنا۔ لَحَی یَلْحِیْ(ض) لَحْیًا بمعنی گالیاں دینا، عیب لگانا، اور یہ واوی ویائی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۸)رَفْضٌ: مصدر ہے نصر وضرب سے بمعنی چھوڑنا، ترک کرنا۔ رَفَضَ رَفْضًا، قدمر تحقیقه.

(۹)اَلْوِلَایَةُ: (بکسر الواو) ہے بمعنی سرداری، حکومت، ریاست یہ مصدر ہے ضرب کا بمعنی والی یا حاکم ہونا، قدمر تحقیقه۔

(۱۰)اَعْرَضَ: اِعْرَاضٌ مصدر ہے از افعال بمعنی اعراض کرنا، منہ پھیر لینا، روگردانی کرنا، پیٹھ پھیرنا۔ وقال تعالیٰ: ومن اعرض عن ذکری.

(۱۱)مُتَبَسِّمًا: صیغہ اسم فاعل از تفعل اس کا مصدر تَبَسُّمٌ بمعنی ہنسنا، مسکرانا، مجرد ضرب سے، مر تحقیقه۔

(۱۲)مُتَرَنِّمًا: یہ صیغہ اسم فاعل ہے بمعنی گنگنانے والا، تَرَنُّمٌ باب تفعل کا مصدر ہے بمعنی گنگنانا، یا اچھی آواز کے ساتھ گانا۔ باریک آواز سے شعر پڑھنا، گیت گانا۔ مجرد، رَنِمَ یَرْنَمُ(س) رَنَمًا. بمعنی گانا۔

☆......☆......☆

(۱۵) لَجَوْبُ الْبِلَادِمَعَ الْمَتْرَبَهْ — أَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْمَرْتَبَهْ

(۱۶) لِأَنَّ الْوُلَاةَ لَهُمْ نَبْوَةٌ — وَمَعْتَبَةٌ یَالَهَا مَعْتَبَهْ

(۱۷) وَمَافِیْهِمْ مَنْ یَرُبُّ الصَّنِیْعَ — وَلَامَنْ یُشَیِّدُمَا رَتَّبَهْ

ترجمہ:۔(۱۵) بے شک شہروں کا گھومنا فقر وفاقہ کے ساتھ زیادہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک قدر ومنزلت سے۔(۱۶) اس لئے کہ حاکموں کے واسطے استقلال وثبات نہیں ہے (غیظ وغضب ہے) اور ایک عتاب ہے کس قدر عظیم عتاب ہے (اے لوگو! اس عتاب پر

Maktaba Tul Ishaat.com

تعجب کرو)۔(۱۷)اور نہیں ہے ان حاکموں کے درمیان ایسا شخص جو احسان کی تربیت کرے (احسان کا اچھا بدلہ دے) اور نہ کوئی ایسا شخص ہے جو مضبوط کرے اپنے مرتب کردہ امور کو۔

(۱)لَجَوْبُ: لام برائے تاکید ہے جَوْبٌ مصدر سے بمعنی قطع کرنا، گھومنا، از نصر جَابَ جَوْبًا ومنه الجواب لانه یقطع السؤال اور یہ مبتدا ہے "لَجَوْبُ الْبِلَادِ" اور اس کی خبر "احبُّ" ہے۔ وفی القران: الذین جابوا الصخر بالواد.

(۲)اَلْبِلَاد: یہ بَلْدٌ کی جمع بمعنی شہر، زمین اس کی جمع بُلْدَانٌ بھی آتی ہے، بَلُدَ(ك) بَلَادَةً بمعنی کند ذہن ہونا، ضعیف الرائے ہونا، بَلَدَ(ن) بُلُوْدًا بمعنی قیام کرنا، شہر بسانا، "لا اقسم بهذا البلد"

(۳)اَلْمَتْرَبَة: یہ تُرَابٌ سے مشتق ہے بمعنی مٹی یہاں "فقر وفاقہ" مراد ہے از سمع بمعنی محتاج ہونا وفی القران: اومسكينا ذا متربة.

(۴)أَحَبُّ: صیغۂ اسم تفضیل ہے اور یہ خبر ہے "لجوب البلاد" کی، قدمر تحقیقه.

(۵)اَلْمَرْتَبَةُ: بمعنی بلند جگہ، منزلت، مقام، عہدہ، منصب، جمع مَرَاتِبُ. رَتَبَ(ن) رُتُوْبًا ای ثبت. سیدھا کھڑا ہونا، ثابت ہونا، حرکت نہ کرنا۔ اور یہ "مع المرتبة" حال واقع ہوا ہے۔

(۶)اَحَبُّ: صیغۂ اسم تفضیل ہے اور یہ خبر ہے "لجوب البلاد" کی، قدمر تحقیقه.

(۷)اَلْوُلَاةُ: یہ جمع والی کی ہے بمعنی حاکم شہر از ضرب وِلَايَةٌ مصدر ہے بمعنی والی بننا۔

(۸)نَبْوَةٌ: مصدر ہے اور یہ ماخوذ ہے نبا المكان سے بمعنی ناموافق ہونا، نَبْوَةٌ بمعنی تلوار کا اچٹ جانا، مراد "بلند مرتبہ" ہے از نصر ظلم کرنا یا ناموافق ہونا۔ نَبْوًا ونَبْوَةٌ مصدر ہے۔

(۹)مَعْتَبَةٌ: یہ عِتَابٌ سے ماخوذ ہے بمعنی غصہ وعتاب از نصر بمعنی ملامت کرنا، قدمر تحقیقه.

(۱۰)يَالَهَا: میں یا حرف ندا ہے اور لام تعجب کیلئے اور "ها" ضمیر "معتبة" کی طرف راجح ہے اور اس کے معنی یہ ہے ای لهم معتبة یا اس کی تقدیر یہ ہے یاقوم تعجبوا لهذه المعتبة. یاقومی تعجبوا لهاای المعتبة.

(۱۱)يَرُبُّ: رَبٌّ مصدر ہے از نصر بمعنی پالنا یا کسی چیز کی آہستہ آہستہ پرورش کرنا، حتی کہ وہ حد کمال کو پہنچ جائے اور رب کی جمع اَرْبَابٌ آتی ہے اور لفظ "رب" مطلقاً اللہ تعالیٰ کیلئے آتا ہے، اگر اضافت کیساتھ ہو تو اور چیزوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جیسے: رب البيت، رب الدار.

(۱۲)اَلصَّنِيْعُ: بمعنی احسان یا مفعول کے معنی میں ہے بمعنی احسان کیا گیا از فتح بمعنی احسان کرنا۔

(۱۳)يُشَيِّدُ: از تفعیل مصدر تَشْيِيْدٌ ہے بمعنی بلند کرنا اور یہ ماخوذ ہے "شيد" سے بمعنی گچ، مجرد ضرب سے۔ شَادَ يَشِيْدُ بمعنی بلند کرنا، مضبوط کرنا، وفی القران: فی بروج مشيدة.

(۱۴)رَتَّبَ: یہ ترتیب مصدر ہے از تفعیل بمعنی ثابت کرنا، مجرد نصر سے ہے بمعنی ثابت ہونا اور "رَتَّبَه" کے آخر میں جو (ہ) ضمیر ہے وہ ضمیر ہائے مفعول ہے۔

☆……☆……☆

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۸) فَلَا یَخْدَعَنْكَ لُمُوْعُ السَّرَابِ وَلَا تَـأْتِ اَمْـرًا اِذَامَـااشْتَبَهْ

(۱۹) فَـكَـمْ حَـالِـمٍ سَرَّهُ حُـلْـمُـهُ وَاَدْرَكَـهُ الـرَّوْعُ لَـمَّـااِنْتَبَهْ

ترجمہ:۔(۱۸) پس نہ دھوکہ دے آپ کو ریت کی چمک (ریت کی چمک سے دھوکہ نہ کھائیے) اور نہ کرو (نہ جاؤ) کوئی کام جو مشتبہ ہو (کسی مشتبہ کام کے پاس نہ جاؤ) (۱۹) پس بہت سے خواب دیکھنے والوں کو مسرور کیا ہے اس کے خواب نے اور پکڑ لیا ان کو گھبراہٹ نے جس وقت وہ بیدار ہوئے (جیسے ہی بیدار ہوئے خوف، گھبراہٹ لاحق ہو گیا یعنی معاملہ اس کے برعکس تھا)۔

(۱) فَلَایَخْدَعَنْ: صیغہ نہی غائب ہے ای لایغرنك یہ خَدْعٌ سے مشتق ہے بمعنی دھوکہ دینا۔ از فتح۔

(۲) لُمُوْعٌ: یہ لَمَعَ یَلْمَعُ (ف) لَمْعًا، لُمُوْعًا، لِمْعَانًا مصادر ہیں بمعنی چمکنا، روشن ہونا، حرکت کرنا۔

(۳) اَلسَّرَابُ: (بفتح السين) بمعنی وہ ریت جو سامنے ہوتی ہے اور دیکھنے والا اس کو دور سے پانی سمجھتا ہے، پیاسا دور سے ریت کو پانی سمجھے یا وہ ریگستانی ریت جو دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی کی وجہ سے پانی جیسا نظر آتا ہے اور اس میں مکانوں اور درختوں کا سایہ عکس کی طرح معلوم ہوتا ہے جھوٹ اور مکر وفریب کیلئے اس سے مثال دیجاتی ہے:

ذكرك للمشتاق خير شراب ÷ وكل شراب دونه كسراب

(۴) لَاتَاْتِ: یہ اِتْیَانٌ مصدر سے بمعنی آنا، از ضرب، دور کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۵) اَمْرًا: بمعنی کام والجمع اُمُوْرٌ. اَمَرَ یَاْمُرُ (ن) اَمْرًا. کام کرنا، حکم کرنا، قدمر تحقیقہ۔

(۶) اِشْتَبَهْ: اس کا مصدر اِشْتِبَاهٌ ہے از افتعال بمعنی مشتبہ ہونا، شک کرنا، مادہ شبہ ہے مجرد از سمع۔

(۷) حَالِمٌ: حَلَمَ یَحْلُمُ (ن) حُلْمًا بمعنی خواب دیکھنے والا۔ حُلْمٌ بمعنی خواب، جمع اَحْلَامٌ اور حُلْم. برا خواب کو کہتے ہیں اور ''رؤیا'' اچھے خواب کو کہتے ہیں اور سمع سے بھی آتا ہے اور ''کَمْ حَالِمٍ'' مبتدا ہے اور اس کی خبر ''سَرَّہُ'' ہے۔

(۸) سَرَّ: یَسُرُّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی مسرور ہونا، خوش کرنا، قدمر تحقیقہ۔

(۹) اَدْرَكَهُ: اِدْرَاكٌ مصدر ہے از افعال بمعنی پالینا۔ كقوله تعالىٰ: حَتّٰى اِذَااَدْرَكَهُ الْغَرَقُ.

(۱۰) اَلرَّوْعُ: بمعنی خوف، گھبراہٹ، از نصر گھبرانا، خوف کرنا. كقوله تعالىٰ: فلماذهب عن ابراهيم الروع.

(۱۱) اِنْتَبَهْ: اس مصدر اِنْتِبَاهٌ ہے از افتعال بمعنی بیدار ہونا، نیند سے جاگنا، اور ''لـمـاانتبه'' میں شرط مؤخر ہے اور جزا مقدم ہے، مجرد سمع سے ہے بمعنی جاگنا۔

تمت المقامة السادسة بعون الله تعالىٰ وتوفيقه

يوم السبت قبيل اذان العشاء ١٧/٤/١٤١٥هـ

الموافق: ٢٤/٩/١٩٩٤ء

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم.

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ الْبَرْقَعِيْدِيَّةُ(۱)

''ساتواں مقامہ برقعیدیہ یا برقعید کے متعلق ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل سترہ (۱۷) اشعار ہیں، اس مقامہ میں بھیک مانگنے کا ایک طریقہ جو کارڈ کی شکل میں ہے وہ ابوزید سروجی نے اختیار کیا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے شہر برقعید سے سفر کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا تھا، اسی دوران عید کا چاند نظر آ گیا، لہذا میں نے وہاں سے جانا پسند نہیں کیا تو علامہ حریری عید کے دن عید کی نماز ادا کرتا ہے، اسی دوران ایک نابینا آدمی ایک بوڑھی عورت کو کچھ کارڈ دیتا ہے، پھر وہ بوڑھی عورت کارڈ کو نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتی ہے، ان میں ایک کارڈ علامہ حریری کو بھی دیا۔ جس میں تیرہ اشعار لکھے ہوئے تھے، ان میں بڑے دردناک انداز میں شاعر اپنی بے کسی و بے بسی اور فقر و فاقہ کا بیان کرتا ہے، دوبارہ عورت کارڈ واپس لینے کیلئے حارث بن ہمام کے پاس جاتی ہے، تو وہ اس شرط پر رقم دینے کیلئے تیار ہے کہ عورت شاعر کا نام بتا دے، تو اس کے جواب میں عورت کہتی ہے کہ یہ شعر سروجی کے ہیں، تو علامہ حریری سمجھ جاتا ہے کہ یہ ابوزید ہے۔ اور اس کے نابینا ہونے کے متعلق فکرمند ہوتا ہے، کہ اس کی بینائی کیسے ختم ہوگئی؟ تو حارث اس سے ملتا ہے اور کھانے کی دعوت دیتا ہے، تو وہاں جا کر وہ اپنی آنکھوں کو کھول دیتا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر کی بینائی سلامت ہے، اس کا اندھا بننا ایک دھوکہ ہے، پھر حارث معلوم کرتا ہے کہ آپ اندھے کیوں بنے؟ تو ابوزید کہتا ہے کہ جب زمانہ اندھا بن گیا تو میں بھی اندھا بن گیا۔ اور کھانے کے بعد ابوزید حارث بن ہمام سے دانت صاف کرنے کیلئے خلال اور ہاتھ صاف کرنے کیلئے صابن وغیرہ منگواتا ہے، اور حارث لانے کیلئے گھر جاتا ہے اسی دوران ابوزید بڑھیا کو لیکر غائب ہو جاتا ہے، حارث کو واپس آ کر معلوم ہوتا ہے کہ شاعر بھاگ گیا ہے۔

☆......☆......☆

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: أَزْمَعْتُ الشُّخُوْصَ مِنْ بَرْقَعِيْدَ، وَقَدْ شِمْتُ بَرْقَ عِيْدٍ. فَكَرِهْتُ الرِّحْلَةَ عَنْ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کوچ کرنے کا شہر برقعید سے (شہر برقعید سے چلے جانے کا مصمم ارادہ کرلیا) اور تحقیق کہ دیکھ لیا تھا میں نے عید کا چاند۔ پس نامناسب سمجھا میں نے کوچ کرنا اس شہر سے۔

(۱) بَرْقَعِيْدِيَّة: یہ برقعید کی طرف منسوب ہے جو دیار ربیعہ میں ایک قصبہ ہے اور موصل کے بالائی حصہ کی طرف واقع ہے اسکے اور موصل

Maktaba Tul Ishaat.com

کے درمیان بیس فرسخ (فی فرسخ ۳ میل) کا فاصلہ ہے۔

(۲) اَزْمَعْتُ: اِزْمَاعٌ مصدر سے از افعال بمعنی ظاہر کرنا، قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ مجرد (ف) سے "زَمْعٌ" سے ماخوذ ہے جلدی کرنا۔ اور زَمِعَ (س) سے بمعنی دہشت زدہ ہونا۔

(۳) شُخُوْصٌ: مصدر ہے (ف) بمعنی کوچ کرنا، بلند ہونا، واپس آنا۔ یا اس طرح دیکھنا کہ آنکھیں کھلی رہ جائیں۔ شخص مجسم جمع اَشْخَاص. قال تعالیٰ: تشخص فيه الابصار۔

(۴) بَرْقَعِيْد: ایک قصبہ وشہر کا نام ہے جو موصل کے بالائی حصہ کی طرف واقع ہے۔ مر انفا.

(۵) شِمْتُ: شَامَ يَشِيْمُ (ض) شَيْمًا مصدر ہے بمعنی غور سے دیکھنا۔ اس امید پر آسمان کی طرف دیکھنا شاید بارش ہوجائے از (ض) اسی مناسبت سے مطلقاً دیکھنے کے معنی ہوتے ہیں۔

(۶) بَرْق: بمعنی بجلی، یہاں مراد چاند ہے از (ن)۔

(۷) عِيْدٌ: بمعنی خوشی۔ یہ اصل میں عود تھا اس کی جمع اعیاد آتی ہے عید کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ عید کے دن ہر سال خوشی عود کرتی ہے لوٹ کر واپس آتی ہے یا اسلئے کہ جناب سیدنا آدم علیہ السلام کا هبوط الى الارض اور قبول توبہ کے بعد اس دن جنت میں واپس بلالئے گئے۔ اجوف واوی ہے واؤ ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل گیا۔

(۸) فَكَرِهْتُ: (س) كَرْهًا، كَرَاهَةً، كَرَاهِيَةً، مَكْرَهَةً مصادر ہیں بمعنی مکروہ سمجھنا۔ ناپسند کرنا (ضد الحب) قال تعالیٰ: عسى ان تكرهوا شيئاً وهو خير لكم۔ (البقرہ)

(۹) اَلرِّحْلَة: بمعنی کوچ کرنا۔ اور رِحْلَةٌ بمعنی ارتحال جیسے فعلة بمعنی افتعال ہے۔ مجرد (ف) سے۔

(۱۰) اَلْمَدِيْنَة: بمعنی شہر مدن ومدن ومدائن جمع ہیں۔ مَدَنَ (ن) مَدْنًا، مُدُوْنًا. بمعنی اقامت کرنا اور شہر میں آنا۔ اگر لفظ مدینہ سے مدینۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف منسوب ہو تو مدنی اور جب مدینۃ المنصور (مدین) کی طرف منسوب ہو تو مدینی۔ اگر مدینۃ الکسریٰ (مدائن) کی طرف منسوب ہو تو مدائنی کہا جاتا ہے اور مدائن، بغداد کے قریب ایک شہر کا نام ہے جس میں کسریٰ (یعنی نوشیرواں) کا محل تھا۔ اور نسبت کے وقت مدائنی بولتے ہیں۔ اور مدینی یہ بغداد کی طرف منسوب کر کے بولتے ہیں کیونکہ مدینۃ السلام بغداد کا نام ہے۔ واللہ اعلم

☆......☆......☆

اَوْاَشْهَدَبِهَايَوْمَ الزِّيْنَةِ. فَلَمَّااَظَلَّ بِفَرْضِهٖ وَنَفْلِهٖ. وَاَجْلَبَ بِخَيْلِهٖ وَرَجْلِهٖ. اِتَّبَعْتُ السُّنَّةَ فِيْ لُبْسِ الْجَدِيْدِ.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ (یا تو) حاضر رہوں میں زینت (عید) کے دن پس جب کہ سایہ ڈالا (عید نے) اپنے فرض اور نفل کے ساتھ (یعنی صدقۂ فطر وصلوۃ عید یا صلوۃ فجر وعید) قریب آئی۔ اور کھینچا اس (عید) نے اپنے سواروں کو اور پیدلوں کو (تمام لوگوں کو)۔ تو پیروی کی میں نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ نئے کپڑے پہننے میں (سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں میں نے بھی نیا جوڑا پہنا)۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) اَشْهَدَ: شَهِدَ (س) شُهُوْدًا بمعنی حاضر ہونا، دیکھنا۔ و مصدر شَهَادَةً بمعنی گواہی دینا۔ اور شاہد کی جمع شُهُوْدٌ، شُهَّدٌ، اَشْهَادٌ. اَشْهَدَ و اسْتَشْهَدَ بمعنی شہید ہونا۔ ازکرم شهادةً مصدر ہے اور ''او اشهد'' میں او بمعنی ''الی ان'' یا ''الا ان اشهد'' کے، ای احضر. قوله تعالٰی: واستشهدوا اشهدین من رجالکم۔ (البقرہ)

(۲) يَوْمَ الزِّيْنَةِ: بمعنی زینت کا دن یہاں مراد عید ہے ای یوم العید. زَانَ يَزِيْنُ (ض) زَيْنًا بمعنی زینت کرنا۔ اسلئے کہ لوگ اس دن بناؤ سنگھار کرتے ہیں اور اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں. وفی التنزیل: موعدکم یوم الزینۃ۔ (طٰہٰ)

(۳) اَظَـلَّ: اس کا اِظْلَالٌ مصدر ہے از افعال بمعنی قریب ہونا و سایہ ڈالنا۔ یا دن کو کوئی کام کرنا اور اَظَـلَّ بمعنی دن کو کوئی کام کرنا اور اَظَلَّ کا فاعل ''یومُ الزینة'' کی طرف راجع ضمیر ہے۔

(۴) بِـفَرْضِهٖ: یہاں پر فرض سے مراد یا تو صدقہ فطر ہے یا نماز فجر ہے۔ فرض وہ چیز ہے جو اللہ تعالٰی نے بندوں پر ضروری قرار دی ہے، جمع فرائض۔ یا وہ چیز جو خود کوئی اپنے نفس پر لازم قرار دے۔ والجمع فُرُوْضٌ. فِرَاضٌ (ض) بمعنی فرض کرنا، اور ''بفرضه'' میں ضمیر مجرور راجع ہے ''یوم الزینة'' کی طرف۔ قال تعالٰی: سورة انزلناها وفرضناها. (نور)

(۵) نَـفْلِهٖ: نَفْلٌ بمعنی زیادتی۔ یا وہ عبادت جو نہ فرض ہو نہ واجب ہو، نَفَلَ (ن) نَفْلًا بمعنی بلا معاوضہ عطاء کرنا۔ اور نفل سے مراد نماز عید ہے کیونکہ نفل بھی زائد علی الضرورت ہوتا ہے نماز عید عند الشافعیؒ سنت ہے۔ وعند ابی حنیفہؒ واجب ہے. تنفل، وانتفل. تفعل و افتعال سے بمعنی نفل نماز پڑھنا۔ اور اس سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ مصنف علامہ حریری، امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔

(۶) اَجْـلَبَ: از افعال اِجْلَابٌ مصدر ہے شور مچانا، کھینچنا۔ یہ جَلْبٌ سے ماخوذ ہے از (ض) اور (س، ن) سے اس کے معنی گناہ کرنے کے بھی آتے ہیں، اور اس کے معنی اکٹھا کرنا، شور مچانا، اکسانا، خشک ہونا، ہانک کرلانا۔ وغیرہ بھی آتے ہیں۔ اور یہاں ہانک کرلانا ہی مراد ہے۔

(۷) بِـخَيْـلِهٖ: خیل گھوڑا، گھوڑوں کا گروہ۔ والجمع خُيُوْلٌ و اَخْيَالٌ ۔ اور اس کا اطلاق مجازاً سواروں پر بھی ہوتا ہے اور یہاں ''بخیله ورجله'' بول کر عموم مراد لیتے ہیں۔

(۸) رَجْلِهٖ: رَجْلٌ (بفتح الراء) یہ رَاجِلٌ کی جمع ہے یعنی پاپیادہ، پاؤں پر چلنے والے۔ جو فارس کی ضد ہے۔ اور رِجْلٌ (بکسر الراء) بمعنی پاؤں جمع اَرْجُلٌ ہے۔ رَجُلٌ مرد، انسان۔ جمع رِجَالٌ، رُجُوْلَةٌ بمعنی مردانگی، قوت مردانہ، بہادری۔

(۹) اِتَّبَعْتُ: یہ اِتِّبَاعٌ مصدر سے از افتعال۔ مجرد (س) سے ہے۔

(۱۰) اَلسُّنَّةُ: (بضم السین) اس کی جمع سُنَنٌ آتی ہے سَنَّ (ن) سَنًّا و سُنَّةً بمعنی سنت جاری کرنا. قال تعالٰی: سنة الله فی الذین خلوا من قبل وکان امر الله الخ (احزاب) اور سنت کے معنی خصلت، طریقہ، طبیعت، شریعت و چہرہ اور اسکے معنی دائرہ کے بھی آتے ہیں اور یہاں اس سے مراد حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے۔ سَنَّ و سَنَنَ (ن) سَنًّا بمعنی تیز کرنا. سَنَّ سُنَّةً بمعنی طریقہ جاری رکھنا۔ سِنٌّ (بکسر السین) بمعنی دانت و عمر، نوک قلم۔ جمع اَسْنَانٌ. سَنَةٌ (بفتح السین) بمعنی سال جمع

Maktaba Tul Ishaat.com

سُنُوْنٌ، سَنَوَاتٌ.

(۱۱) لُبْسٌ: (بضم اللام) مصدر ہے (از س) لُبْسًا بمعنی پہننا۔ لباس کی جمع اَلْبِسَةٌ ہے۔ (بفتح اللام) بمعنی خلط ملط کرنا۔ از (ض، ن) لَبْسًا. لَبَّسَ تفعیل سے مشتبہ بنانا، عیب چھپانا، دھوکہ دینا. تَلَبَّسَ تفعل سے بمعنی مشتبہ ہونا۔ اور افتعال سے اِلْتَبَسَ بمعنی مشتبہ ہونا۔ مفاعلہ سے لَابِسَةٌ مُلَابَسَةٌ بمعنی میل جول کرنا۔ قال تعالیٰ: ولباس التقویٰ۔ (اعراف)

(۱۲) اَلْجَدِیْد: بمعنی نیا، نو، جو ضد القدیم ہے۔ جَدِیْدٌ، وجَدِیْدَةٌ، اسکی جمع جُدُوْدٌ و جُدَدٌ نیز جَدِیْدٌ و مَجْدُوْدٌ بھی بمعنی صاحب نصیب، جَدَّ یَجِدُّ (ض) جِدًّا بمعنی جدید ہونا، نیا ہونا۔ یہاں موصوف کو حذف کر کے صفت کو اسکے قائم مقام کر دیا ہے ای فی لبس الثوب الجدید. قال تعالیٰ: بل هم فی لبس من خلق جدید ۔ (ق)

☆......☆......☆

وَبَرَزْتُ مَعَ مَنْ بَرَزَ لِلتَّعْیِیْدِ. وَحِیْنَ الْتَأَمَ جَمْعُ الْمُصَلّٰی وَانْتَظَمَ، وَاَخَذَ الزِّحَامُ بِالْكَظَمِ، طَلَعَ شَیْخٌ فِیْ شَمْلَتَیْنِ.

ترجمہ:۔ اور نکلا میں (گھر سے) ان لوگوں کے ساتھ جو نکلے عید منانے کیلئے۔ اور جس وقت بھر گئی جماعت عید گاہ کی۔ اور صف بستہ ہو گئی اور بھیڑ کی وجہ سے سانس گھٹنے لگی۔ تو ظاہر ہوا ایک بوڑھا دو چادروں میں۔

(۱) بَرَزْتُ: علی وزن نصرت، بَرَزَ (ن) بُرُوْزًا بمعنی نکلنا، ظاہر ہونا۔ از (ن) بَرَزَ لِلتَّعْیِیْدِ ای خرج لصلوۃ العید اور بَرَزَ موقع میں حال کے ہے۔

(۲) اِلْتَأَمَ: یہ باب افتعال سے ہے مصدر اِلْتِیَامٌ ہے بمعنی درست ہونا، ملا دینا، جمع ہو جانا، متفق ہونا، زخم بھر جانا، مجرد (ف) سے لَأَمَ یَلْأَمُ (ف) لَأْمًا مصدر ہے بمعنی ملنا، متصل ہونا۔ یعنی اتفاق، انضمام، انتظار وغیرہ۔

(۳) اَلْمُصَلّٰی: صیغہ اسم ظرف ہے بمعنی نماز پڑھنے کی جگہ۔ یہاں عید گاہ مراد ہے از تفعیل۔

(۴) اِنْتَظَمَ: یہ باب افتعال سے ہے مصدر اِنْتِظَامٌ ہے۔ بمعنی انتظام کرنا، پرونا، ترتیب وار ہونا۔ یہ نظم سے ماخوذ ہے۔

(۵) اَلزِّحَامُ: بمعنی بھیڑ، مجمع، انبوہ، اژدہام. زَحَمَ (ف) زَحْمًا، زِحَامًا بمعنی تنگی کرنا، دھکے دینا، دفع کرنا یا تنگ جگہ میں پھینکنا۔

(۶) اَلْكَظَمُ: بمعنی سانس نکلنے کی جگہ یعنی سانس کی نالی (مخرج النفس) والجمع اَكْظَامٌ، كِظَامٌ. كَظَمَ یَكْظِمُ (ض) كَظْمًا، كُظُوْمًا بمعنی غصہ کو روکنا، مجمع میں دم گھٹنے لگا، مجمع میں پہنچ جانا، مجمع میں غصہ کا ضبط کرنا۔ یہاں اس سے مراد مجلس کا بھر جانا ہے اور الكظم یہ مفعول بہ واقع ہوا ہے اخذ فعل کا۔ اگر كظم (بفتح الظاء) ہو تو اس کے معنی ہے منہ، حلق اور سانس کی نالی ہے یہاں پر (بفتح الظاء) ہی ہے. قال تعالیٰ: اذ نادیٰ وهو مكظوم۔ (القلم)

(۷) فی شَمْلَتَیْنِ: ای بَیْنَ شَمْلَتَیْنِ یہ شَمْلَةٌ کا تثنیہ ہے جمع شَمَلَاتٌ بمعنی چوڑا کمبل (بڑی چادر) شَمِلَ (س) شَمْلًا، شُمُوْلًا بمعنی چادر سے ڈھانکنا (ن) سے بھی آتا ہے۔ اور (فی) بمعنی بین ہے یا مع کے ہے۔ اور (ن) سے شَمْلًا بمعنی شامل کرنا،

Maktaba Tul Ishaat.com

چادر بڑھانا۔ شَمِلَ (س) شُمُولاً بمعنی عام ہونا، وشَمِلَ واشْتَمِلَ علی بمعنی مشتمل ہونا، حاوی ہونا۔ شَمْلٌ بمعنی اتحاد، مجتمع چیز، متفرق چیز، شیرازہ. شِمِلَّةٌ بمعنی تیز رفتار اونٹنی۔ شَمَّلَ تفعیل سے بمعنی جلدی کرنا۔ شَمْلَلَ بمعنی جلدی کرنا۔

☆......☆......☆

مَحْجُوبُ الْمُقْلَتَيْنِ. وَقَدِاعْتَضَدَ شِبْهَ الْمِخْلَاةِ. وَاسْتَقَادَ الْعَجُوْزَ كَالسِّعْلَاةِ. فَوَقَفَ وَقْفَةَ مُتَهَافِتٍ. وَحَيَّا تَحِيَّةَ خَافِتٍ.

ترجمہ:۔ چھپی ہوئی تھیں اس کی دونوں آنکھیں (دونوں آنکھیں چھپائے ہوئے) اور بیشک کہ لٹکائی ہوئی تھی؛ اس کے بازو پر توبرہ (جھولی جیسی کوئی چیز) اور قائد بنایا تھا اس نے ایسی بڑھیا کو جو بھتنی جیسی تھی۔ پس کھڑا ہوا وہ مانند کھڑے ہوئے گرنے والے کے (لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا) اور سلام کیا اس نے مانند سلام کرنے آہستہ سے بولنے والوں (خوف زادوں کے)۔

(۱) مَحْجُوْبٌ: ای مَسْتُوْر. پردہ ڈالا ہوا چہرہ ڈھکا ہوا. حَجَبَ (ن) حَجْبًا، حِجَابًا مصدر ہیں: بمعنی ڈھانکنا، پردہ ڈالنا، چھپانا، جیسے: کلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون ۔(المطففین)

(۲) مُقْلَةٌ: بمعنی آنکھ کی چربی، آنکھ کی سفیدی اور سیاہی، خود آنکھ مراد ہے اور محجوب المقلتین ای مستور العینین. یہ تثنیہ مقلتین ہے مُقْلَةٌ کا بمعنی آنکھ کی پتلی۔ والجمع مُقَلٌ. مَقَلَ (ن) مَقْلًا مصدر ہے بمعنی دیکھنا، نظر کرنا۔

(۳) اِعْتَضَدَ: اِجْتَنَبَ کے وزن پر از افتعال. اِعْتِضَادٌ مصدر ہے بمعنی بازو میں لینا، بازو میں کسی چیز کو ڈال دینا، بغل میں لینا۔ یہ عَضُدٌ سے ماخوذ ہے۔ بمعنی بازو کے ہیں یعنی قوی ہونا۔ مجرد (ن) سے بمعنی مدد کرنا۔

(۴) شِبْهٌ: بمعنی مانند، مثل والجمع اَشْبَاهٌ. شُبْهَةٌ بمعنی مشتبہ چیز جمع شُبَهٌ و شُبُهَاتٌ. اس میں تین لغتیں ہیں (بکسر الشین وسکون الباء۔ وفتح الشین وفتح الباء) شَبَّهَ تفعیل سے بمعنی مشابہ بنانا، تشبیہ دینا۔ تَشَبَّهَ تفعل سے بمعنی مشابہ ہونا، اِشْتَبَهَ افتعال بمعنی شک کرنا۔

(۵) اَلْمِخْلَاةُ: (بکسر المیم) بمعنی توبرہ۔ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں گھاس دانہ وغیرہ رکھا جائے یا وہ تھیلا جس میں دانہ، گھاس وغیرہ بھر کر جانوروں کے گردن میں لٹکا دیتے ہیں، اس کی جمع مِخَالٍ ہے. خَلَى يَخْلِيْ (ض) خَلْيًا مصدر ہے بمعنی کاٹنا۔ کیونکہ گھاس بھی کاٹی جاتی ہے۔

(۶) اِسْتَقَادَ: یہ استفعال سے ہے۔ اصل میں "اِسْتَقْوَدَ" تھا۔ یہ "قَوْدٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی ذلیل ہونا، عاجزی کرنا، پست ہونا، تابع فرمان ہونا، قائد بنانا۔ "س، ت" برائے تعدیہ ہے۔ مجرد قَادَ (ن) قَادًا، قِيَادَةً بمعنی کھینچنا، قیادت کرنا۔ قَوَّدَ تفعیل سے بمعنی رسی وغیرہ کو پکڑ کر کھینچا آگے سے۔

(۷) اَلْعَجُوْزُ: بمعنی بڑھیا عورت۔ والجمع عُجُزٌ، عَجَائِزُ (ن،ک) سے مستعمل ہے بمعنی بڑھیا ہونا۔ بڑھیا کو عجوز اسلئے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بہت سے کاموں سے عاجز رہتی ہے۔ قال تعالیٰ: الا عجوزا فی الغابرین ۔(الصفت)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸) کَالسَّعْلَاةِ: (سِعْلَاءُ، سِعْلٰی) بمعنی بھوتنی، مؤنث بھوت، بھوت پریت، جس کو چڑیل کہتے ہیں۔ والجمع سَعَالٌ وسِعْلَیَاتٌ۔

(۹) وَقَفَ: (ض) سے وَقْفًا، وُقُوْفًا. مصدر ہیں بمعنی ٹھہرنا، روکنا، چپ چاپ کھڑا ہونا، خاموش کھڑا رہنا۔ اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے "وَقْفَةٌ" اسم مرۃ ہے بمعنی شک اور بمعنی ٹھہرنا ہے اور یہ مفعول مطلق ہے۔

(۱۰) مُتَهَافِتٌ: بروزن مُتَقَابِلٌ. صیغۂ اسم فاعل از تفاعل. تَهَافُتٌ مصدر ہے بمعنی ایک دم سے گر پڑنا، جھوم کر چلنا جس سے عنقریب گر جانے کا اندیشہ ہو۔ یا صرف گرنا مراد ہے۔ مجرد هَفَتَ (ض) هَفْتًا، هُفَاتًا. بمعنی گرنا، اڑنا۔ اسکا استعمال زیادہ تر شر میں ہوتا ہے۔

(۱۱) حَیّٰی: اس کا مصدر تَحِیَّةٌ ہے بمعنی حَیَّاكَ اللّٰه کہنا (اللہ تمہاری عمر دراز کرے) اور تحیۃ کے تین معنی ہیں۔ ان میں سے دو معنی ہوسکتے ہیں۔ (۱) سلام کرنا (۲) حَیَّاكَ اللّٰه کہنا (۳) اور تعظیم کرنا۔ یہاں یہ نہیں ہوسکتے ہیں۔ وقال تعالٰی: واذاحییتم بتحیة فحیوا الخ۔ (النساء)

(۱۲) خَافِتٌ: (ن) خُفُوْتًا بمعنی چھپانا، پست ہونا، آہستہ آہستہ بولنا۔ اور اسکے معنی اچانک مرنے کے بھی آتے ہیں خَفْتًا و خِفَاتًا مصدر ہیں. قوله تعالٰی: ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بها ۔(بنی اسرائیل)

☆......☆......☆

وَلَمَّافَرَغَ مِنْ دُعَائِهٖ، اَجَالَ خَمْسَةً فِیْ وِعَائِهٖ؛ فَابْرَزَمِنْهُ رِقَاعًاقَدْ كُتِبْنَ بِاَلْوَانِ الْاَصْبَاغِ، فِیْ اَوَانِ الْفَرَاغِ.

ترجمہ:۔ اور جب فارغ ہوا وہ شخص اپنی دعا سے، تو گھمایا اس نے اپنی پانچوں انگلیوں کو اپنی جھولی میں۔ پس نکالا اس نے اس جھولی میں سے چند پرچوں کو۔ بیشک کہ لکھا گیا تھا ان پرچوں کو مختلف رنگوں سے، فرصت کے وقت۔

(۱) فَرَغَ: فِرَاغًا، فُرُوْغًا (ن، ف، س) بمعنی فارغ ہونا۔ قال تعالٰی: واصبح فؤاد ام موسٰی فارغا۔ (القصص)

(۲) دُعَائِهٖ: دُعَاءٌ مصدر ہے از (ن) بمعنی پکار والجمع اَدْعِیَةٌ ۔ استعمال میں مراد وہ کلمات ہیں جن کے لوگ ایک دوسرے کو پکاریں۔

(۳) اَجَالَ: از افعال اِجَالَةٌ مصدر ہے بمعنی چکر لگانا، گھومانا، ٹٹولنا، تلاش کرنا۔ مجرد (ن) سے مصادر جَوْلًا، جَوْلَةً و جُوُوْلًا۔ بمعنی گھومنا۔

(۴) خَمْسَةٌ: بمعنی پانچ اس سے مراد پانچ انگلیاں ہیں خَمَسَ (ض، ن) خَمْسًا بمعنی پانچواں ہونا اور مذکر کیلئے خمسۃ کہیں گے، اور یہاں پر صفت محذوف ہے ای اصابعه الخمس۔

(۵) وِعَاءٌ: بمعنی برتن، یا ہر وہ چیز جس میں کسی شئے کو جمع کیا جائے اور حفاظت کی جائے والجمع اَوْعِیَةٌ. وجمع الجمع. اَوَاعٍ ہے۔ وَعٰی یَعِیْ (ض) وَعْیًا بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا، جمع کرنا۔ تین لغتیں ہیں: (۱) وِعَاءٌ (ب) اِعَاءٌ (ج) وُعَاءٌ۔ اور وِعَاءٌ سے مراد مَایُوْعٰی بِهَا یعنی برتن۔ وفی التنزیل: فبدأباوْعیتهم قبل وعاءِ اخیهِ ۔(یوسف)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶)فَابْرَزَ: یہ اِبْرَازٌ مصدر سے بمعنی نکالنا مجرد(ن) سے بمعنی نکلنا۔قدمر تحقیقہ۔
(۷)رِقَاعًا: رُقَعٌ۔یہ رُقْعَةٌ کی جمع ہیں بمعنی پیوند لگانا۔یا تحریر کا پرزہ۔ٹکڑا۔مجرد(ف) سے بمعنی پیوند لگانا، جوڑنا، سینا۔اور تفعیل سے بمعنی اصلاح کرنا۔
(۸)اَلْاَصْبَاغُ: بمعنی رنگ. صِبْغٌ، صَبْغٌ بمعنی رنگ والجمع اَصْبَاغٌ، صِبَاغٌ. مجرد از(ن،ف،ض) ہے بمعنی رنگنا. قال تعالیٰ: صبغة اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغة۔(البقرہ)
(۹)اَوَانٌ: یہ جمع ہے اَوْنٌ کی بمعنی وقت از(ن) بمعنی نرمی کرنا، واز(ض) بمعنی وقت آجانا۔والجمع ایضا اَوِنَةٌ.
(۱۰)اَلْفَرَاغُ: بمعنی بیکار رہنا۔از(ن،س،ف) ہے۔فارغ ہونا۔قدمر تحقیقه.

☆......☆......☆

فَنَاوَلَهُنَّ عَجُوْزَةً اَلْحَيْزَبُوْنَ، وَاَمَرَهَا بِاَنْ تَتَوَسَّمَ الزَّبُوْنَ، فَمَنْ آنَسَتْ نَدَى يَدَيْهِ، اَلْقَتْ مِنْهُنَّ وَرَقَةً لَدَيْهِ، قَالَ: فَاتَاحَ لِيَ الْقَدْرُ الْمَعْتُوْبُ.

ترجمہ:۔پس حوالہ کیا اس (بڈھے) نے ان پرچوں کو اپنی چالاک بڑھیا کے اور حکم دیا اس بڑھیا کو یہ کہ علامت دیکھ کر پہچان لے وہ بیوقوفوں کو (مالداروں کو)۔پس جس شخص کو بھی اہل بخشش دیکھتی تھی تو ڈال دیتی تھی ایک رقعہ ان پرچوں میں سے اسکے سامنے۔ راوی کہتا ہے۔پس مقدر کیا میرے لئے (ایک پرچہ کو) غضب آلود تقدیر نے (یعنی میرے بد قسمتی نے ایک پرچہ کو میرے سامنے مقرر کر دیا)۔

(۱)فَنَاوَلَهُنَّ: از مفاعلہ بمعنی دینا۔مجرد(ن) سے ہے بمعنی دینا، پانا، حوالہ کرنا، مرتحقیقہ۔
(۲)عَجُوْزٌ: بمعنی بوڑھی عورت۔والجمع عُجُزٌ وعَجَائِزُ. اور "عجوزہ" یہ مفعول ثانی ہے "ناولھن" کا بڑھاپے کے پہلے درجہ میں عجوز کہتے ہیں۔پھر شھرۃ، پھر حیزبون اور یہاں عجوز کی صفت حیزبون بطور مبالغہ ہے۔ورنہ کیسے چلتی پھرتی ہے۔
(۳)اَلْحَيْزَبُوْنُ: بمعنی بہت بڑھیا عورت جو زیادہ چالاک ہو۔(بڈھی مکار عورت)۔
(۴)تَتَوَسَّمَ: از تفعل اس کا مصدر تَوَسُّمٌ ہے بمعنی علامت دیکھ کر پہچانا۔یہ وِسْمٌ سے ماخوذ ہے بمعنی علامت۔مجرد(ض) سے۔
(۵)اَلزَّبُوْنُ: کے اصلی معنی بخیل کے ہیں مگر اصطلاح میں بیوقوف مالدار کو کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی فقیر کو دھکا دیتا ہے، دفع کرتا ہے۔زَبَنَ (ن) زَبْنًا. از(ض) بمعنی دفع کرنا، جدا کرنا۔
(۶)اٰنَسَتْ: اِيْنَاسٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی دیکھنا۔اور اُنْسٌ سے ماخوذ ہے بمعنی محبت۔اَنِسَ(س) جو ضد النفور ہے. قال تعالیٰ: فان آنستم منهم رشدا۔(النساء)
(۷)نَدَى: بمعنی عطاء بخشش۔از(س) سخاوت کرنا، تر ہو جانا۔جمع اَنْدَاءٌ، اَنْدِيَةٌ ہیں۔
(۸)يَدَيْهِ: یہ جو ید کا تثنیہ ہے بمعنی ہاتھ، (ہ) ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا۔اور ضمیر راجع ہے من کی طرف۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹)اَلْقَتْ: یہ اِلْقَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی ڈال دینا۔ از افعال۔

(۱۰)وَرَقَةٌ: پرچہ، درخت کا پتہ۔ والجمع وَرَقَاتٌ، اَوْرَاق. وَرَق(ض) وَرْقًا بمعنی پتا نکلنا. قال تعالیٰ: وماتسقط من ورقةٍ الا یعلمها الخ۔(انعام)

(۱۱)لَدَیْهِ: یہاں (ہ) ضمیر راجع ہے "مِنْ" کی طرف۔

(۱۲)فَاَتَاحَ: از افعال مصدر اِتَاحَةٌ ہے بمعنی مقدر کرنا، تیار کرنا۔ مجرد (ض) سے ہے یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۱۳)اَلْقَدْرُ: مصدر ہے (بفتح القاف) بمعنی اندازہ۔ تقدیر خداوندی۔ والجمع اَقْدَارٌ. وقِدْرٌ (بکسر القاف) بمعنی ہانڈی والجمع قُدُوْرٌ. وفی الفرقان: وماقدروا الله حق قدره ۔(الزمر)

(۱۴)اَلْمَعْتُوْبُ: صیغہ اسم مفعول از (ن،ض) مصدر عَتْبًا و عِتَابًا بمعنی ناراضگی ظاہر کرنا۔ اور ہر شخص تقدیر کی شکایت کرتا ہے۔ اس لئے "قدر المعتوب" کہا ہے۔

☆......☆......☆

رُقْعَةٌ فِیْهَا مَكْتُوْبٌ. فَقَالَ:

(۱) لَقَدْ اَصْبَحْتُ مَوْقُوْذًا بِاَوْجَاعٍ وَّاَوْجَالٍ

(۲) وَمَمْنُوًّا بِمُخْتَالٍ وَمُحْتَالٍ وَمُغْتَالٍ

ترجمہ:۔ ایک ایسا پرچہ جس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔ شعر (۱) تحقیق کہ ہو گیا ہوں میں ہارا ہوا۔ ساتھ دردوں (مصائب) اور خوفوں کے۔ (۲) اور مبتلا کیا گیا ہوں متکبروں، حیلہ گروں اور اچانک قتل کرنے والوں کے ساتھ۔

(۱)رُقْعَةٌ: بمعنی کاغذ کا ٹکڑا، تحریر کا پرزہ۔ والجمع رُقَعٌ، رِقَاعٌ. از (ف)۔

(۲)اَصْبَحْتُ: یہ اِصْبَاحٌ مصدر سے ہے از افعال ناقصہ بمعنی ہونا اور صبح کے وقت داخل ہونا۔ اور آدھی رات میں بیدار ہونے کے معنی بھی آتے ہیں۔

(۳)مَوْقُوْذًا: اس کا مصدر وَقْذٌ ہے بمعنی لاٹھی سے مارنا، سختی سے مارنا، پچھاڑ دینا، گرا دینا۔ از (ض) گرانا، پچھاڑنا (شدید الضرب اس کے اصلی معنی ہیں۔ وفی القران: والموقوذةُ۔(المائدہ)

(۴)اَوْجَاعٌ: یہ وَجْعٌ کی جمع ہے بمعنی درد، مرض، دکھ، تکلیف۔ (س) وَجْعًا بمعنی درد والا ہونا، اور یوجع مضارع میں واؤ کو یاء اور الف سے بدل دیتے ہیں یعنی ییجع اور یاجع بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۵)اَوْجَالٌ: یہ وَجَلٌ کی جمع ہے بمعنی خوف و ڈر۔ وَجِلَ یَوْجَلُ (س) وَجَلًا مصدر ہے بمعنی ڈرنا اور اس کے مضارع میں بھی واؤ کو یاء اور الف سے تبدیل کر لیتے ہیں "ییجل، یاجل" پڑھتے ہیں۔ نیز پہلی یاء کو کسرہ کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں. کقولہ تعالیٰ: وجلت قلوبهم۔(انفال)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶) مَمْنُوًّا: مَنَا یَمْنُو (ن) مَنْوًا بمعنی مبتلا کرنا، آزمانا، مقدر کرنا بھی آتا ہے۔

(۷) بِمُخْتَالٍ: اس کا مصدر اِخْتِیَالٌ ہے از افتعال بمعنی تکبر کرنا، اور فخر سے چلنا۔ یہ اسم فاعل ہے. قال تعالٰی: ان اللہ لایحب کل مختال فخور۔ (لقمٰن)

(۸) مُحْتَالٌ: یہ اِحْتِیَالٌ مصدر سے صیغۂ اسم فاعل۔ بمعنی حیلہ کرنے والا، مکروفریب دینے والا. محتال بمعنی بہت حیلہ کرنے والا از افتعال. حَالَ یَحُوْلُ (ن) حِیْلَةً مَحَالًا بمعنی حیلہ کرنا۔

(۹) مُغْتَالٌ: یہ اِغْتِیَالٌ مصدر سے ہے از افتعال بمعنی خفیہ طور پر قتل کرنا، اچانک پوشیدہ طریقہ سے قتل کرڈالنا۔ غَالَ (ن) غَوْلًا خفیہ طریقہ سے قتل کرڈالنا، اور یہ "غِیْلَةٌ" سے ماخوذ ہے۔ اور یہ اجوف واوی اور یائی دونوں طرح مستعمل ہے۔ یائی ہوتو بمعنی ہلاکت۔ اور صاحب صحاح نے اس کو (غ، و، ل) میں درج کیا ہے۔

☆......☆......☆

(۳) وَخَـوَّانٍ مِـنَ الْإِخْـوَا ن قَـالٍ لِـي لِإِقْلَالِـيْ

(۴) وَاِعْـمَـالٍ مِنَ الْـعُـمَّـا لِ فِـيْ تَـضْـلِيْـعِ اَعْـمَـالِـيْ

(۵) فَـكَـمْ اُصْـلٰـي بِـاٰذْحَـالٍ وَاَمْـحَـالٍ وَتَـرْحَـالٍ

ترجمہ:۔ (۳) اور مبتلا کیا گیا میں خیانت کرنے والوں کے بھائیوں سے۔ جو بغض رکھنے والے ہیں میری غربت کی وجہ سے۔ (۴) اور مبتلا کیا گیا میں ایسی کوششیں کا کرنے والے حکام کے ساتھ۔ جو میری محنتوں کے ٹیڑھا کرنے کے فکر میں ہیں۔ (۵) پس کب تک (آگ میں جلایا جاؤں گا) داخل کیا جاؤں گا میں دشمنوں، فاقوں، اور کثرت سفر میں۔

(۱) خَوَّانٌ: یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت خیانت کرنے والا. خَانَ (ن) خَوْنًا و خِیَانَةً بمعنی خیانت کرنا، وعدہ توڑنا۔ اور یہ عطف ہے "مختال" پر. قال تعالٰی: لاتخونوا اماناتکم. (انفال) فخانتاھما۔ (تحریم)

(۲) الْإِخْوَانُ: یہ اخ کی جمع ہے بمعنی بھائی، ساتھی، دوست۔ اور اَخ کی جمع اِخْوَةٌ، اُخْوَةٌ، اُخْوَانٌ، واَخُوْنٌ، و اِخَاءٌ ہیں۔ وفی التنزیل: واخوانھم یمدونھم۔ (اعراف) اور الاخوۃ اس اَخ کی جمع ہے جو نسبی بھائی کے معنی میں ہے اور اخ کو نسبت کیلئے آخوی واَخِيٌّ بولا جاتا ہے۔

(۳) قَالٍ: صیغۂ اسم فاعل ہے بمعنی دشمنی و بغض وعداوت رکھنے والا. کما فی الفرقان: انی لعملکم من القالین. (الشعراء) قَلَا یَقْلُوْ (ن) قَلَاءً، قِلَاءً. قَلَا یَقْلِيْ (ض) قَلْیًا. قَلِيَ (س) قِلًى قَلَاءً، مَقْلِيَةً بمعنی مبغوض رکھنا۔ اور یہ قلی سے مشتق ہے جس کے معنی ہے شدت بغض کے ہیں۔ اور یہ (ن، ض، س) سے آتا ہے۔

(۴) لِإِقْلَالِـيْ: یہ قلت سے ماخوذ ہے بمعنی کم ہونا، مفلس ہونا محتاج ہونا، اِقْلَالٌ بمعنی افلاس ہے از افعال بمعنی کم مال والا ہونا یا محتاج ہونا۔ مجرد (ض) سے مصدر قِلَّةٌ ہے بمعنی کم ہونا۔ نیز تفعیل سے بمعنی کم کرنا بھی آتا ہے۔ کما فی القراٰن: ویقللکم فی اعینھم

Maktaba Tul Ishaat.com

الخ۔(الانفال)

(۵)اِعْمَالٌ: (بکسر الهمزة) مصدر ہے افعال کا بمعنی کام کرنا، کوشش کرنا۔ مجرد (س) سے ہے اور اس کا عطف ہے خوّان پر۔

(۶)اَلْعُمَّالُ: جمع عامل از سمع کام کرنے والے۔

(۷)تَضْلِيعٌ: یہ مصدر ہے از تفعیل بمعنی ٹیڑھا کرنا، موڑنا، جھکا دینا، بوجھل کرنا۔ مجرد ضَلِعَ (س) ضَلَعًا، ضَلْعًا بمعنی پیدائشی طور پر ٹیڑھا ہونا، اور پسلیوں تک پیٹ بھر جانے کے بھی آتے ہیں۔ ضَلْعًا (ن،ف) بمعنی مائل ہونا کرم سے ضَلَاعَةً بمعنی قوی ہوجانا۔

(۸)اَعْمَالٌ: (بفتح الهمزة) یہ جمع ہے عمل کی بمعنی کام، مر تحقیقہ۔

لے کم کی دو قسمیں ہیں۔(۱) استفہامیہ اس کا ممیز منصوب ہوتا ہے۔ جیسے کم درهمالك. اور دوسرا کم خبریہ ہے جو کثیر کے معنی میں ہے اس کا ممیز مجرور ہوتا ہے۔ جیسے کم عبدٍ اور عبید ملکت۔ یہاں پر کم استفہامیہ مبالغۃً تکثیر کے لئے ہے ای کم مرة اُصْلٰى.

(۹)اُصْلٰى: (از س) صیغہ مضارع واحد متکلم کا ہے۔ بمعنی آگ میں جلایا جاتا ہوں میں. صَلٰى يَصْلِي (ض) صَلْيًا بمعنی بھوننا، آگ میں ڈالنا. وفى التنزيل: يصلونها يوم الدين ۔(الانفطار) صَلِيَ يَصْلٰى (س) صِلًى، صِلِيًّا، صُلِيًّا. بمعنی آگ میں داخل ہونا یا جلنا۔ اور یہاں پر (س) سے معروف ہے اور افعال سے معروف و مجہول دونوں ہو سکتے ہیں۔ قال تعالىٰ: فسوف نصليه نارا۔(النساء)

(۱۰)بِاَذْحَال: یہ جمع ہے ذَحْلٌ کی بمعنی کینہ، عداوت، گناہ اور جنایت کی مکافات طلب کرنا۔ اسکی جمع ذُحُوْلٌ بھی آتی ہے۔ از فتح۔

(۱۱)اَمْحَالٌ و مُحُوْلٌ: یہ جمع ہے مَحْلٌ کی بمعنی قحط سالی، مکر، فریب، دھوکہ، شیخی۔ مَحِلَ يَمْحَلُ (س،ف) مَحْلًا و مُحُوْلًا مصدر اور کرم سے مَحَالَةً مصدر ہے بمعنی بارش نہ ہونیکی وجہ سے سوکھا پڑا ہونا یا زمین کا قحط زدہ ہونا۔ قال تعالىٰ: وهو شديد المحال۔ (الرعد)

(۱۲)تَرْحَالٌ: یہاں (بفتح التاء) ہے۔ تاء مبالغہ کیلئے ہے اور یہ رَحْلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کثرت سفر۔ از (ف) اور باب تفعل ترحُّل آتا ہے، کما قال الشاعر: اذف الترحل غيران ركابنا. الخ.

☆......☆......☆

(۶) وَكَمْ اَخْطِرُ فِيْ بَالِ	وَلَا اَخْطُرُ فِيْ بَالِ
(۷) فَلَيْتَ الدَّهْرُ لَمَّا جَا	رَاَطْفَالِيْ اَطْفَالِيْ
(۸) فَلَوْلَا اَنَّ اَشْبَالِيْ	اَغْلَالِيْ وَاَغْلَالِيْ
(۹) لَمَا جَهَزْتُ آمَالِيْ	اِلٰى اٰلٍ وَلَا وَالِيْ

ترجمہ:۔(۶) اور کب تک میں چلتا رہوں میں پرانے کپڑے میں (کب تک بسر کروں) اور نہ گذروں گا میں کسی کے دل میں (کسی

Maktaba Tul Ishaat.com

کے دل میں میرا خیال پیدا نہ ہوگا)۔(۷) پس کاش کہ زمانہ نے جب مجھ پر ظلم ڈھایا ہے تو میرے بچوں کو مار ڈالا ہوتا۔(۸) پس اگر نہ ہوتے میرے بچے میرے لئے طوق (قید) اور چھڑیاں۔(۹) تو کبھی سامان نہ لے جاتا میں اپنی امیدوں کا کسی رشتہ دار (عزیز واقارب) اور نہ کسی حاکم کے پاس۔(یعنی میں کبھی بھی اپنی آرزوؤں کو کسی عزیز واقارب اور حاکم کے سامنے نہ لے جاتا)۔

(۱) اَخطِرُ: (اول) یہ (ض) سے آتا ہے مصادر خَطْرًا، خَطِیْرًا، خَطْرَانًا۔ بمعنی چلنا، ناز سے چلنا، حرکت کرنا۔ اور اَخطر (ثانی) خَطَرَ (ن) خَطْرًا، خُطُوْرًا بمعنی خطرہ گذرنا، بھولنے کے بعد یاد آنا۔

(۲) بَالٍ: اسم فاعل ہے اس کی صفت محذوف ہے ای فی ثَوْبٍ بَالٍ۔ اور یہ حال ہے اخطر کی ضمیر سے۔ بمعنی پرانا و بوسیدہ کپڑا۔ بَلِیَ (س) بَلًی وبَلَاءً بمعنی پرانا ہونا۔(ن) بَلْوًا وبَلَاءً بمعنی آزمائش کرنا۔ کما قال اللہ تعالیٰ: واذابتلی ابراھیم الخ (بقرہ) اور بَالٍ (ثانی) بمعنی قلب، دل۔ یہ اسم جامد ہے اور اس کے معنی حال اور شان کے بھی آتے ہیں۔

(۳) لَیْتَ: حرف تمنی ہے۔ اور فلیت الدھر. یہ جواب لَمَّا ہے۔

(۴) جَارَ: یَجُوْرُ (ن) جَوْرًا بمعنی ظلم کرنا، اور منحرف ہونا۔ یہاں اول مراد ہے۔ مرتحقیقہ۔

(۵) اَطْفَألِي: اور ی ضمیر متکلم ہے۔ یہ "اِطْفَاءٌ" مصدر سے ماخوذ ہے از افعال۔ بمعنی بجھانا۔ یہ صیغہ ماضی ہے۔ اس کا مجرد (ف) سے ہے بمعنی بجھانا۔ (س) سے بھی آتا ہے اور "اطفاء" سے یہاں پر مراد "فناء کردینا" ہے۔

(۶) اَطْفَالِي: یہ طِفْلٌ کی جمع ہے بمعنی بچہ لڑکا۔ اس میں یاء متکلم کی ہے از (ن) طُفُوْلًا بمعنی طفولیت میں داخل ہونا۔ اور جار کا مفعول بہ ہے. قال تعالیٰ: ثم یخرجکم طفلا۔ (المؤمن)

(۷) اَشْبَالِي: یہ جمع ہے شِبْلٌ بمعنی شیر کا بچہ. شَبَلَ (ن) شَبْلًا، شُبُوْلًا بمعنی ناز ونعمت میں پرورش پانا۔ اور ہاتھی کے بچہ کو "وغضل" اور اونٹنی کے بچہ کو "جوار" گھوڑے کے بچہ کو "مھر" گدھے کے بچے کو "جحش" گائے کے بچہ کو "عجل"، بکری کے بچہ کو "جدی" ہرن کے بچہ کو "خشن"، خنزیر کے بچہ کو "خنوص"، لومڑی کے بچہ کو "ھجرس"، کتے کہ بچہ کو "جرو"، چوہے کے "وبوص"، گوہ کے بچہ کو "حسل" بندر کے بچہ کو "قشہ"، خرگوش کے بچہ کو "خرنق"، سانپ کے بچہ کو "حربش" کہتے ہیں۔(فقہ اللغہ)

(۸) اَغْلَالٌ: یہ غِلٌّ کی جمع ہے بمعنی طوق، جو لوہے کا ہو اس کی جمع غُلُوْلٌ بھی آتی ہے۔ جو ہاتھ یا گردن میں باندھا جاتا ہے غَلَّ یَغُلُّ (ن) غَلًّا بمعنی طوق پہننا. قال تعالیٰ: اناجعلنافی اعناقھم اغلالا۔ (یٰس) غلالۃ غلالۃ وہ شعار یعنی میلخوری جو کرتا یا زرہ کے نیچے پہنتے ہیں۔ جمع غَلَائِلُ اور (ض) سے غِلًّا بمعنی کینہ ور ہونا۔ غَلَّۃٌ اناج جمع غِلَالٌ.

(۹) اَغْلَالٌ: یہ غَلٌّ کی جمع ہے بمعنی چچڑی، کلنی یعنی جو جانور کے ساتھ چپک جاتی ہے والجمع عِلَالٌ.

(۱۰) جَهَّزْتُ: یہ تَجْهِیْزٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی سامان تیار کردینا۔ ومنہ تجھیز المیت مجرد (ف) سے ہے بمعنی سامان اور یہ جواب "لولا" ہے جهاز (بفتح الجیم) بمعنی سامان، لغت ضعیفہ (بکسر الجیم) بھی کہی جاتی ہے۔ والجمع اجھزۃ واجھزات.

(۱۱) آمَالِي: یہ "امل" کی جمع ہے بمعنی امید۔

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

کے مصادر ہیں۔ اوراس کی صفت کے صیغے ”تائق وتوّاق“ آتے ہیں۔

(۹) **مُلْحِمُهَا**: یہ اِلْحَامٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی بننا، یہاں مراد ”اشعار وغیرہ نظم کرنا“ ہے۔ مجرد (ف) سے ہے۔

(۱۰) **رَاقِمٌ**: صیغۂ اسم فاعل از (ن) بمعنی نقش کرنے والا، لکھنے والا۔ رَقْمًا مصدر ہے بمعنی نقطے اور حرکات وغیرہ لگانا۔

(۱۱) **عَلَمُهَا**: عَلَمٌ کی جمع اَعْلَامٌ آتی ہے بمعنی بڑا پہاڑ۔ قوله تعالیٰ: وله الجوار المنشئت فی البحر کالاعلام. (الرحمن) بڑا عالم، پہاڑ کی چوٹی، پھول کپڑے کا نقشہ۔

☆......☆......☆

فَنَاجَانِی الْفِكْرُ بِاَنَّ الْوُصْلَةَ اِلَيْهِ الْعَجُوْزُ، وَاَفْتَانِی بِاَنَّ حُلْوَانَ الْمُعَرِّفِ يَجُوْزُ، فَرَصَدْتُهَا وَهِیَ تَسْتَقْرِئُ الصُّفُوْفَ صَفًّا صَفًّا، وَتَسْتَوْكِفُ الْاَكُفَّ كَفًّا كَفًّا.

ترجمہ:۔ پس سرگوشی کی ہے میری فکر نے بے شک کی اس کی طرف پہنچنے کا وسیلہ یہ بڑھیا ہی ہے۔ اور فتویٰ دیا مجھ کو (مجھے معلوم ہوا) بیشک کہ بتانے والے کی اجرت جائز ہے (بتانے والے کو اجرت دینا جائز ہے) پس انتظار کیا میں نے اس کا اس حال میں کہ وہ تلاش کر رہی تھی صفوں کو ایک صف کے بعد دوسری صف کو۔ اور طلب کر رہی تھی ہاتھوں کو (ہاتھوں سے بخشش مانگ رہی تھی) ایک ایک ہاتھ کر کے (ایک ہاتھ کے بعد دوسرا ہاتھ)۔

(۱) **فَنَاجَانِیْ**: اس کا مصدر مناجات ہے از مفاعلہ بمعنی آہستہ سے بات کہنا سرگوشی کرنا۔

(۲) **اَلْوُصْلَةُ**: وسیلة ای مایتوصل به الی الشیء یعنی جو چیز پہنچنے کا ذریعہ ہو اس لئے اس کا ترجمہ لفظ وسیلہ سے کر دیا جاتا ہے۔ والجمع وُصَلٌ.

(۳) **اَلْعَجُوْزُ**: بمعنی بڑھیا اس کی جمع عُجُزٌ و عَجَائِزُ آتی ہیں. قدمر تحقیقه.

(۴) **اَفْتَانِیْ**: یہ فتویٰ سے ماخوذ ہے، شریعت کے حکم کو کہتے ہیں اور یہ ”فتی“ سے مشتق ہے جسکے معنی ہے قوی نوجوان اسلئے کہ مفتی بھی اپنے قوی دلائل سے مسائل کے شبہ کو دور کرتا ہے فتاویٰ کی جمع ”فُتْیَا“ ہے اور افتانی کے معنی ہیں فتویٰ دیا مجھے، افتیٰ یفتی افتاء از افعال، مجرد (ن) سے ہے بمعنی سخاوت و جوانمردی میں غالب ہونا اور (س) سے بھی بمعنی جوان ہونا۔

(۵) **حُلْوَانٌ**: یہ حَلَاوَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مٹھائی، اجیر، مزدوری (ن) سے بمعنی دینا، عطاء کرنا یا ایسی مٹھائی (اجرت) جو عرب میں کاہن کو کہانت کے وقت دیتے تھے اور یہ اب مطلق مزدوری کے معنی میں مستعمل ہے۔ اور یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) عَنْ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ. جسکے معنی مٹھائی کے ہیں، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے۔

(۶) **اَلْمُعَرِّفُ**: از تفعیل، مصدر تعریف ہے، بمعنی پہچان کرانیوالا۔ یہاں سے مراد کاہن (نجومی) اور ”رہبرہ“ ہے۔

(۷) **فَرَصَدْتُّهَا**: یہ ”رَصَدٌ“ مصدر سے ہے بمعنی انتظار کرنا۔ (ن) رَصَدًا۔ گھات میں بیٹھنا، تاک میں بیٹھنا. والجمع رُصَدٌ و رُصَدٌ. قال تعالیٰ: یسلك من بین یدیه ومن خلفه رصدا ۔(الجن)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸)تَسْتَقْرِیْ: یہ اِسْتِقْرَاءٌ مصدر سے بمعنی تلاش کرنا، تتبع کرنا، ڈھونڈنا۔ از استفعال۔ مجرد (ض) سے قریٰ قریا وقریا.

(۹)اَلصُّفُوْفُ: یہ صف کی جمع ہے بمعنی قطاریں، صَفَّ (ن) صَفًّا صَفًّا مصدر ہے بمعنی ہر چیز کا درست ہونا۔ لمبائی میں مرتب طور سے منظم کرنا۔ صف بندی کرنا۔ فی الحدیث: سوّوا صُفُوْفکم اولیخالفن اللہ بین قلوبکم.

(۱۰)تَسْتَوْکِفُ: اس کا مصدر اِسْتِیْکَافٌ ہے۔ از استفعال بمعنی بارش طلب کرنا۔ موسلا دھار بارش۔ مجرد (ض) سے ہے ٹپکنا و بہنا۔

(۱۱)الاَکُفُ: یہ کَفٌّ کی جمع ہے بمعنی ہتھیلی کُفُوْفٌ بھی جمع واِکْفَافٌ بھی ہے۔ کَفَّ (ن) کَفًّا مصدر بمعنی روکنا۔

☆......☆......☆

وَمَااِنْ یَنْجَحُ لَهَاعَنَاءٌ، وَلَایَرْشَحُ عَلَی یَدِهَااِنَاءٌ، فَلَمَّاأَکْدَی اِسْتِعْطَافُهَا، وَکَدَّهَامَطَافُهَا، عَاذَتْ بِالْاِسْتِرْجَاعِ.

ترجمہ:۔ اور نہیں کامیابی حاصل کی اس کی مشقت نے (لیکن ان کی مشقت کامیاب نہیں ہو رہی تھی) اور نہ ٹپکتا تھا اس کے ہاتھ پر کوئی برتن۔ پس جب کہ بے فائدہ ثابت ہوا اس کا مہربانی چاہنا۔ مشقت میں ڈال دیا اس بڑھیا کو اس کے پھرنے نے (وہ چلنے سے تھکاوٹ اور تھکن محسوس کرنے لگی) پناہ پکڑی اس نے "اناللہ وانا الیہ راجعون" کے ساتھ (اناللہ الخ پڑھ کر واپس لوٹی)۔

(۱)یَنْجَحُ: اس کے مصادر نَجْحٌ و نَجَاحٌ آتے ہیں بمعنی کامیاب ہونا۔ از (ف) کامیاب و حاجت کا پورا ہونا "ماان" میں ما، نافیہ اور "ان" زائدہ ہے جو تاکید کیلئے ہے۔

(۲)عَنَاءٌ: بمعنی تھکن، مشقت اور تکلیف. عَنِیَ یَعْنٰی (س) عَنَاءً بمعنی تھکنا، درماندہ ہونا۔ اور عَنٰی یَعْنِیْ (ض) عَنْیًا ۔ مراد لینا، قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ عنایَعْنُوْ (ن) عَنْوًا بمعنی زبردستی لینا۔

(۳)یَرْشَحُ: از (ف) بمعنی ٹپکنا۔ مصادر رَشْحًا، ورشَحَانًا ہیں بمعنی پسینہ کا ٹپکنا۔ یقال رشح رشحا ای ندی بالعرق.

(۴)یَدٌ: بمعنی ہاتھ، ہتھیلی یہ کلمہ مؤنث ہے اس کا لام کلمہ محذوف ہے اصل میں یدی تھا۔ اس کا تثنیہ یدان ہے اس کی جمع اَیْدِیْ، یُدِیٌّ اور جمع الجمع اَیَادِیْ۔ لیکن اس کا اکثر استعمال نعمت کے معنی میں ہوتا ہے اور الایدی کی جمع الاَیْدِیْنَ بھی آتی ہے۔ الید بمعنی نعمت واحسان والجمع یُدِیٌّ ویَدِیٌّ واَیْدٍ. والیَدُ بمعنی جاہ اور مرتبہ اور قدرت وطاقت کے معنی میں بھی آتا ہے اور بھی معنی اسکے آتے ہیں۔

(۵)اِنَاءٌ: بمعنی برتن۔ والجمع آنِیَةٌ جمع الجمع اَوَانٍ، مرتحقیقہ۔

(۶)اَکْدٰی: از افعال مصدر اِکْدَاءٌ ہے بمعنی روک دینا، منقطع ہو جانا، محروم ہونا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ "کُدْیَةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی وہ پتھر جو کنواں کھودنے کے وقت نکلے اس کی وجہ سے کھودنا بند ہو جائے۔ مجرد (ن) سے. کَدَایَکْدُوْ کَدْوًا. کاٹنا، روکنا۔ کَدَایَکْدِیْ (ض) کَدْیًا بمعنی روکنا۔

(۷)اِسْتِعْطَافُهَا: اس کا مصدر اِسْتِعْطَافٌ ہے از استفعال۔ بمعنی مہربانی چاہنا۔ اور یہ عَطْفٌ وعُطُوْفٌ سے ماخوذ ہے افعال سے اِعْطَافٌ ہے بمعنی مائل کرنا۔ اور مجرد (ض) سے بمعنی مائل ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) مُصَافِ: از مفاعلۃ۔ اس کا مصدر مُصَافَاتٌ ہے بمعنی خالص دوستی، یا خالص معاملہ کرنا۔

(۸) مَعِیْنٌ: (بفتح المیم) بروزن فعیل بمعنی ماء جاری، چشمہ۔ از (ف) بہتا ہوا چشمہ یا بہنا۔ مادہ (م،ع،ن)۔ قال تعالیٰ: فمن یأتیکم بماءٍ معینٍ۔ (الملک)

(۹) مُعِیْنٌ: یہ باب افعال سے ہے مصدر "اِعَانَةٌ" ہے بمعنی مدد کرنیوالا۔ یہ عَوْنٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مدد والجمع اَعْوَانٌ۔ یہاں مراد سخی ہے۔

(۱۰) اَلْمَسَاوِیْ: یہ سُوْءٌ سے ماخوذ ہے۔ خلاف قیاس جمع ہے بمعنی برائی جیسے حسن سے محاسن ہے اور یہ جمع ہے مَسَأَةٌ کی بمعنی القبیح من القول او الفعل. سَاءَ یَسُوْءُ (ن) سَوَاءً بمعنی برا ہونا۔

(۱۱) بَدَا: از (ن) بمعنی ظاہر ہونا و شروع کرنا۔ و منہ ابتداء از افتعال شروع کرنا و ہونا۔

(۱۲) اَلتَّسَاوِیْ: یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی برابر ہونا۔ سَوِیَ (س) سِوًی بمعنی سیدھا۔

(۱۳) اَمِیْنٌ: یہ امانت سے ماخوذ ہے والجمع اُمَنَاءُ ہے امانتدار ہونا۔ از کرم ای ضد الخیانۃ۔ آمین ہونا۔ اَمْنًا (ض) بمعنی بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا، اور افتعال سے ائتمان، امانت رکھنا. کمافی الحدیث: المستشار مؤتمن.

(۱۴) ثَمِیْنٌ: کرم سے بمعنی بیش قیمت ہونا. ثَمَانَةٌ مصدر ہے۔ باب مفاعلہ سے بھی استعمال ہے۔ یہ ثَمَنٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بیش قیمت ہونا۔ ور بڑھیا چیز، وہ کلام جو اعلیٰ درجہ کا ہو. والجمع اَثْمُنٌ، اَثْمَانٌ، اَثْمِنَةٌ.

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ لَهَا: مَنِّی النَّفْسَ وَعِدِیْهَا، وَاجْمَعِی الرِّقَاعَ وَعُدِّیْهَا؛ فَقَالَتْ: لَقَدْ عَدَدْتُهَا، لَمَّا اسْتَعَدْتُهَا، فَوَجَدْتُ یَدَالضِّیَاعِ، قَدْغَالَتْ اِحْدَی الرِّقَاعِ، فَقَالَ: تَعْسًا لَكِ یَالَكَاعِ!.

ترجمہ:۔ پھر کہا اس بڈھے نے (اس عورت سے) امیدوار بنا تو اپنے نفس کو اور وعدہ کر تو اس سے (نفس سے) اور جمع کر تو پرچوں کو اور شمار کر تو ان پرچوں کو۔ پس بوڑھیا نے جوابدیا بے شک گنا میں نے ان پرچوں کو جس وقت واپس لیا تھا میں نے ان پرچوں کو۔ پس پایا میں نے ضائع کرنے کے ہاتھ کو تحقیق کہ کھودیا ہے اس ہاتھ نے ایک پرچہ۔ (ان پرچوں میں سے ایک پرچہ کو) پس کہا اس بوڑھے نے ہلاکت ہو تیرے لئے (خدا تجھے غارت کرے) اے بدبخت یا اے کمینہ۔

(۱) مَنِّی: یہ صیغہ امر ہے از تفعیل۔ مصدر "تَمْنِیَةٌ" ہے بمعنی آرزو دلانا، امیدوار بنانا۔ مجرد (ض) سے ہے۔ قال تعالیٰ: القی الشیطان فی اُمْنِیَتِهٖ۔ (الحج)

(۲) اَلنَّفْسُ: بمعنی روح، خون، بدن (بفتح الفاء) نَفَس بمعنی سانس۔ والجمع نُفُوْسٌ، اَنْفَاسٌ، اَنْفُسٌ. نفس سے اگر روح مراد ہو تو یہ مؤنث ہے، اگر شخص مراد ہے تو یہ مذکر ہے۔

(۳) عِدِیْهَا: عِدِ صیغہ امر معروف ہے۔ مادہ عَدَدٌ ہے۔ وَعْدٌ وعِدَةٌ، مَوْعِدَةٌ مصدر ہیں از ضرب مثال واوی ہے، مرتحقیقہ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) اَجْمِعِیْ: یہ صیغہ امر حاضر ہے۔ از افعال مصدر اجماع ہے، اتفاق کرنا و بمعنی جمع کرنا، اکٹھا کرنا۔ مجرد فتح سے آتا ہے۔

(۵) اَلرِّقَاعُ: یہ جمع ہے "رُقْعَةٌ" کی بمعنی پرچہ، کاغذ کا ٹکڑا، پرزۂ تحریر۔ از (ف)۔ مر تحقیقہ

(۶) عُدِّیْهَا: عُدِّی صیغہ امر واحد مؤنث حاضر۔ عَدَّ یَعُدُّ (ن) عَدًّا. مادہ عَدَدٌ ہے۔ بمعنی شمار کرنا، گننا۔ قال تعالیٰ: وان تعدوا نعمة الله لاتحصوها۔ (ابراهيم)

(۷) فَقَالَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف قَوْلٌ مصدر سے از (ن) بمعنی کہنا۔ واز ضرب قیلولہ کرنا۔ مر تحقیقہ

(۸) اِسْتَعَدْتُهَا: یہ استفعال سے ہے صیغہ واحد متکلم بمعنی لوٹانا، واپس لینا۔ مجرد (ن) سے ہے عَوْدٌ مصدر ہے۔

(۹) اَلضَّيَاعُ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا (بکسر الضاد و بفتحها) مصدر ہے (ض) کا بمعنی ہلاک ہونا، گم ہونا، ضائع کرنا۔ ضَاعَ يَضِيْعُ (ض) ضَيْعًا، ضِيْعَةً، ضِيَاعًا بمعنی ہلاک ہونا، برباد ہونا گم ہونا، ناکارہ و مہمل ہونا اور افعال و تفعیل سے بھی مستعمل ہے۔ قال تعالیٰ: وما کان الله ليضيع ايمانكم۔ (البقرہ)

(۱۰) غَالَتْ: یہ غَوْلٌ مصدر سے بمعنی ہلاک کرنا، گم کرنا۔ از (ن)۔

(۱۱) تَعْسًا لَكِ: مصدر ہے از (ف، س) بمعنی ہلاک ہونا۔ یا بمعنی پھسلنا اور منہ کے بل گرنا۔ اور اس کی صفت کے تین صیغے آتے ہیں: (ا) تعیس (ب) تعس (ج) ماعس.

(۱۲) لَكَاعِ: یہ مبنی علی الکسر ہے بمعنی بدبخت، لئیم۔ صرف ندا کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بمعنی لئیم بخت ہونا. لَكِعَ يَلْكَعُ (س) لَكَعًا لَكَاعَةً بمعنی لئیم ہونا، احمق ہونا۔ یقال لكع عليه الوسخ یعنی اس پر میل جم گیا۔ یقال للرجل یالکع وللمرأة لکاع اور یہ دونوں صرف ندا کے وقت استعمال ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

أَنُحْرَمُ وَيْحَكِ الْقَنَصَ وَالْحِبَالَةَ، وَالْقَبَسَ وَالذُّبَالَةَ؛ إِنَّهَا لَضِغْثٌ عَلَى إِبَّالَةٍ. فَانْصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَدْرَجَهَا.

ترجمہ: ۔کیا ہم محروم کئے جائینگے ؟ افسوس ہے (تیری حالت پر) تو شکار۔ اور جال اور چراغ اور بتی (یعنی میں تو ان سب چیزوں سے ہم محروم ہو جائینگے؟) تحقیق کہ یہ تنکوں کا بوجھ ہے لکڑیوں کے بوجھ پر (لکڑیوں گٹھڑ پر گھاس کا بوجھ ہے گویا لات پر گھونسا ہو گیا ہے) یا اگر بوجھ ناقابل برداشت ہو تو تنکوں کا بوجھ بھی زیادہ ہوا کرتا ہے) پس جلدی سے لوٹی (بڑھیا) اس حال میں ڈھونڈتی تھی اپنے راستہ کو۔

(۱) أَنُحْرَمُ: ہمزہ استفہام کیلئے ہے برائے استفہام انکاری. حَرَمَ يَحْرِمُ (ض) بمعنی محروم کرنا۔ اور (س) سے بھی آتا ہے۔

(۲) وَيْحَكِ: یہ کلمہ ترحم ہے یہ کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے کبھی تحسر کیلئے بھی آتا ہے بمعنی ویل یعنی افسوس اور خرابی کے ہیں اور اظہار افسوس و ترحم کے موقع پر بولتے ہیں۔ لیکن صاحب ترمذیؒ نے دونوں کو (ویل، ویح) کو ایک معنی میں شمار کیا ہے. کما فی الحديث: ويح ياعمار تقتلك الفتنة الباغية.

(۳) اَلْقَنَصُ: (محرکۃ) بمعنی شکار کرنا، مصدر از (س) والجمع اَقْنَاصٌ. اور "اَلْقَنَصَ" یہ مفعول واقع ہوا ہے نُحْرَمُ فعل کا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

(بحرکات ثلثه)و**تِمَامَةً**(بالکسرو الفتح) مصادر ہیں بمعنی کامل الاجزاء ہونا۔

☆......☆......☆

وَالْاَبْلَجِ الْهِمِّ، وَقَالَتْ: دَعْ جِدَالَكَ، وَسَلْ عَمَّا بَدَالَكَ، فَاسْتَطْلَعْتُهَا طِلْعَ الشَّيْخِ وَبَلْدَتِهِ، وَالشِّعْرِ وَنَاسِجِ بُرْدَتِهِ.

ترجمہ:۔اور کشادہ پیشانی والے بہت بوڑھے کی طرف (درہم) اور اس بڑھیا نے کہا چھوڑ وتم اپنے جھگڑے کو اور پوچھو جس بات کو چاہو (جو بات چاہو پوچھ لو) پس خبر پوچھی میں نے اس سے شیخ کی (خبر) اور اس کے شہر اور اشعار کے کہنے والے کے بارے میں (چادر بنانے والے)۔

(۱) **اَلْاَبْلَجُ**: صیغۂ صفت ہے بمعنی کشادہ پیشانی والا۔ یا وہ شخص جس کی بھنویں (حاجبین) جدا جدا ہوں۔ بَلَجَ(ن) بُلُوْجًا بمعنی روشن ہونا، چمکنا۔ بَلِجَ (س) بَلَجًا. بمعنی بلج الصدر انشراح صدر ہونا۔

(۲) **اَلْهِمُّ**: (بکسر الهاء) بمعنی بوڑھا، شیخ فانی۔ والجمع اَهْمَامٌ۔ از (ض) هَمًّا، وهُمُوْمَةً بمعنی بہت بوڑھا ہونا (بڈھا، کھوسٹ) هَمَّ يَهُمُّ(ن) هَمًّا بمعنی غمگین کرنا یا فتنہ میں ڈالنا۔ يُقَالُ شَيْخٌ هِمٌّ وعَجُوْزٌ هِمَّةٌ. اور یہاں کنایہ ہے درہم قدیم سے۔

(۳) **دَعْ**: صیغۂ امر حاضر معروف ہے۔ وَدْعٌ مصدر سے از (ف) بمعنی چھوڑنا۔ اس کا ماضی اور اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا. قال تعالی: **ماودعك ربك وماقلى** ۔ (الضحی)

(۴) **جِدَالٌ**: یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی لڑائی جھگڑا کرنا۔ مجرد (ن ض) سے ہے جَدْلًا بمعنی رسی کو بٹنا (س) جَدَلًا بمعنی سخت جھگڑا کرنا. **قَالَ تَعَالٰى: ولاجدال فى الحج.** (البقرہ)

(۵) **سَلْ**: صیغۂ امر حاضر معروف ہے از (ف) سُؤَالٌ مصدر سے ہے بمعنی سوال کرنا۔

(۶) **فَاسْتَطْلَعْتُهَا**: یہ اِسْتِطْلَاعٌ مصدر سے از استفعال بمعنی خبر پوچھنا۔ مجرد (ن) سے ہے بمعنی مطلع ہونا، واقف ہونا۔

(۷) **طِلْعٌ**: یہ اسم ہے اطلاع کا۔ **يقال اِطَّلَعَ طِلْعَ الْعَدُوِّ.** یعنی وہ شخص دشمن کی حقیقت حال جان گیا۔ اور طُلْعٌ شگوفہ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(۸) **بَلْدَتِهِ**: بمعنی ہر جگہ آباد و غیر آباد کو کہتے ہیں اور بَلْدَةٌ و بَلَدٌ دونوں کی جمع بِلَادٌ و بُلْدَانٌ آتی ہیں اور اس کے معنی شہر (وملک) کے بھی آتے ہیں۔ از (ن) قیام کرنا، شہر میں آنا۔

(۹) **نَاسِجٌ**: صیغہ اسم فاعل، نَسْجٌ مصدر سے بمعنی بُننا از (ن ض) یہاں ''نظم کرنا و پرونا'' مراد ہے۔

(۱۰) **بُرْدَتِهِ**: (بضم الباء) بمعنی دھاری دار کپڑا، سیاہ صوف کی چادر یا صرف چادر۔ والجمع بُرَدٌ ۔ اور بُرْدٌ بمعنی مخطط کپڑا۔ والجمع بُرُوْدٌ، بُرَادٌ و اَبْرُدٌ.

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

فَقَالَتْ: اِنَّ الشَّیْخَ مِنْ اَھْلِ سَرُوْجَ، وَھُوَالَّذِیْ وَشَّی الشِّعْرَ الْمَنْسُوْجَ، ثُمَّ خَطَفَتِ الدِّرْھَمَ خَطْفَةَ الْبَاشِقِ، وَمَرَقَتْ مُرُوْقَ السَّھْمِ الرَّاشِقِ.

ترجمہ:۔پس کہا اس نے بیشک یہ بڈھا اہل سروج میں سے ہے (یہ بزرگ سروج کے رہنے والے ہیں) اور یہ وہ شخص ہے کہ جس نے مزین کیا ہے بُنے ہوئے شعر کو (کاغذ پر لکھا ہوا) پھر اچک لیا اس نے درہم کو مانند اچک لینے باز کے (جلدی سے درہم لے لیا) اور نکل گئی مانند نکلنے سیدھے تیر کے (جلدی نکل گئی)۔

(۱)وَشّٰی: از تفعیل مصدر تَوْشِیَةٌ۔ مجرد (ض) سے بمعنی منقش ومزین کرنا۔

(۲)اَلْمَنْسُوْجُ: صیغۂ اسم مفعول نَسْجٌ مصدر سے ہے بمعنی بننا. یقال نَسَجَ الثَّوْبُ. از (ن،ض) یہاں بمعنی منظوم ہے۔

(۳)خَطِفَتْ: از (ض) بمعنی اچکنا، جلدی سے لینا۔ مصدر خَطْفَةٌ ہے۔ سمع سے خَطْفًا مصدر ہے اور (ض) سے خَطْفَانًا مصدر ہیں بمعنی جلدی جلدی چلنا۔

(۴)اَلْبَاشِقُ: اس کی جمع بَوَاشِقُ ہے. یہ باشہ کا معرب ہے، یہ ایک قسم کا جانور ہے باز کی قسم میں سے یا یہ معرب ہے باز ہی کا۔ یا ایک چھوٹے باز کے برابر شکاری جانور (س،ض) بمعنی لکڑی یا لاٹھی سے مارنا۔

(۵)مَرَقَتْ: مَرَقَ (ن) مُرُوْقًا بمعنی نکلنا، گذرنا۔ ومنه یمرق من الدین کمایمرق السهم من الرمية. (مسلم)

(۶)اَلسَّھْمُ: بمعنی تیر۔ والجمع سِھَامٌ، اَسْھَامٌ، اَسْھُمٌ۔ یا قرعہ اندازی کا تیر از (ن) اور (ف،ک) سے مصدر سُھُوْمًا، سُھُوْمَةٌ بمعنی تیراندازی میں غالب آنا۔ اَلسُّھْمُ (بالضم) بمعنی آفتاب کی کرنیں، حرارت غالبہ. قال تعالیٰ: فساھم فکان من المدحضین۔ (الصفت)

(۷)اَلرَّاشِقُ: صیغہ اسم فاعل از (ن) بمعنی پھینکنے والا۔ یقال: رَشَقَ بِالسَّھْمِ بمعنی تیر پھینکنا۔ یقال رشقه بلسانه بمعنی طعن وتشنیع کرنا. یقال: اِیَّاكَ وَرَشَقَاتِ اللِّسَانِ.

☆......☆......☆

فَخَالَجَ قَلْبِیْ اَنَّ اَبَازَیْدٍ ھُوَالْمُشَارُ اِلَیْهِ، وَتَاَجَّجَ کَرْبِیْ لِمُصَابِهٖ بِنَاظِرَیْهِ، وَاٰثَرْتُ اَنْ اُفَاجِیْهِ وَاُنَاجِیْهِ.

ترجمہ:۔پس خیال آیا میرے دل میں بیشک وہ ابوزید ہے کہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور بھڑک اٹھی میری مشقت بسبب مصیبت زدہ ہونے اس کی دونوں آنکھوں کے (مجھے سخت غم ہوا) اور ترجیح دی میں نے اس بات کو کہ اچانک پہنچوں اس کے پاس اور اس سے سرگوشی کروں۔

(۱)خَالَجَ: ماضی کا صیغہ ہے از مفاعلہ مصدر خِلَاجٌ بمعنی دل میں کھٹکنا اور خیال ہونا، اور یا کسی فکر کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔ اسی سے خلجان آتا ہے مجرد (ض،ن) سے ہے خَلَجَ خَلْجًا بمعنی کھینچنا، آنکھ سے اشارہ کرنا۔ افتعال سے اِخْتَلَجَ بمعنی خیال آنا. اختلج الْقَلْبُ۔ دل میں خیال یا اختلاج قلب ہونا۔ تفعل سے تَخَلَّجَ بمعنی مضطرب ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) فَسَدِکْتُ: اس میں فاء عطف کیلئے ہے "سَدِکْتُ" صیغہ واحد متکلم از (س) سَدَکٌ مصدر ہے بمعنی لازم پکڑنا، دوست رکھنا۔

(۶) بِمَکَانِیْ: بمعنی جگہ و الجمع اَمَاکِنُ، اَمْکِنَةٌ، اَمْکُنٌ ہیں، کمافی القرآن: ورفعناه مکاناعلیا۔ (مریم)

(۷) شَخْصَهُ: شَخْصٌ بمعنی انسان کا جسم، مجسمہ یا کوئی اور شئے جو دور سے نظر آئے والجمع اَشْخَاصٌ وشُخُوْصٌ، اَشْخُصٌ از (ف) شَخَصًا وشُخُوْصًا بمعنی دیکھنا، وبلند ہونا، اور "جعلت شخصه الخ" میں قلب مکانی ہے اور اصل عبارت یہ ہے ای "جعلت عیانی قیدشخصه" ہے۔

(۸) قَیْدٌ: بمعنی جانور کے پاؤں باندھنے کی رسی والجمع قُیُوْدٌ، اَقْیَادٌ اسکے معنی اندازہ کے بھی آتے ہیں۔ ومنه القیاد: وہ رسی جس سے جانور کو کھینچا جائے۔

(۹) عِیَانٌ: یہ مصدر ہے بروزن فعال بمعنی دیکھنا، معاینہ کرنا۔ از مفاعلہ بمعنی ذات، شخصیت وغیرہ۔

(۱۰) اِنْقَضَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ہے، از انفعال بمعنی ختم ہونا، یا فنا ہونا۔

☆......☆......☆

وَحَقَّتِ الْوَثْبَةُ، فَخَفَفْتُ اِلَیْهِ، وَتَوَسَّمْتُهُ عَلَی اِلْتِحَامِ جَفْنَیْهِ، فَاِذَاالْمَعِیَّتِیْ اَلْمَعِیَّةُابْنِ عَبَّاسٍؓ، وَفِرَاسَتِیْ فِرَاسَةُاِیَاسٍ.

ترجمہ:۔ اور جائز ہوگئی کودنا۔ (کود پھاند شروع ہوگئی) پس تیزی سے چلا میں اسکی طرف۔ اور پہچان لیا میں نے اسکو باوجود بند ہوجانے اسکی پلکوں کے۔ پس اس وقت میری ذکاوت ابن عباسؓ کی ذکاوت جیسی تھی اور میری سمجھداری ایاس کی سمجھداری جیسی تھی۔

(۱) حَقَّتْ: ای ثبتت اووجبت۔ ثابت ہونا، جائز ہونا۔ (ض، ن) سے بھی آتی ہے۔

(۲) اَلْوَثْبَةُ: مصدر ہے از (ض) بمعنی کودنا، اٹھ کھڑا ہونا۔ وَثَبَ یَثِبُ (ض) وَثْبًا، وُثُوْبًا وَثْبَةً، وَثَبَانًا، وِثَابًا، وَثِیْبًا مصادر ہیں بمعنی کودنا۔ اٹھ کھڑا ہونا۔

(۳) فَخَفَفْتُ: صیغہ واحد متکلم از (ض) خَفًّا، وخُفُوْفًا بمعنی ہونا. وَخِفَّةً بمعنی تیزی کے ساتھ چلنا۔ اور جب اس کا صلہ "الی" ہو تو بمعنی جلدی کرنا۔

(۴) تَوَسَّمْتُه: صیغہ واحد متکلم از تفعل تَوَسُّمٌ مصدر ہے بمعنی پہچاننا۔ یہ وِسْمٌ سے ماخوذ ہے بمعنی نشان دیکھ کر پہچان لینا۔ مجرد (ض) سے ہے۔

(۵) اِلْتِحَامٌ: یہ افتعال کا مصدر ہے بمعنی دونوں پلکوں کا ملنا (بند ہونا) مجرد (ف) سے ہے لَحْمٌ مصدر ہے۔ اور (ن) سے بھی آتا ہے۔

(۶) جَفْنَیْهِ: یہ جَفْنٌ کا تثنیہ ہے بمعنی آنکھ کی پلک۔ تلوار کا میان اس کی جمع اَجْفَانٌ، جُفُوْنٌ، اَجْفُنٌ آتی ہیں۔

(۷) اَلْمَعِیَّتِیْ: (اَلْمَعِیَّةُ) بمعنی ذکاوت، عقل مندی، زیرکی۔ ومنه المعی والمع بمعنی ذکی، زیرک۔ "لَمْعٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی چمک. لَمَعَ (ف) لَمْعًا، لَمَعَانًا، لُمُوْعًا، لَمِیْعًا، تِلِمَّاعًا. مصدر ہیں: یقال: لَمَعَ الْبَرْقُ بجلی چمکی۔ اور یہ اصل میں "

Maktaba Tul Ishaat.com

المعیتی مثل المعیة'' تھا ''مثل'' مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا اعراب دیدیا گیا ہے۔

(۸) ابن عباس: رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دیگر لڑکے مراد نہیں، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بڑے عالم، فقیہ اور ذکاوت میں مشہور تھے۔ ہجرت سے تین سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا فرمائی تھی. اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْهُ الْحِکْمَةَ وَتَاوِیْلَ الْقُرْاٰن۔ آپ نہایت ذکی فصیح صحابی تھے۔ آپ کی فطانت ضرب المثل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عم زاد بھائی ہیں اور آپ کا ۶۸ھ بمقام طائف انتقال ہوا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی الہاشمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ'' فَتَی الْکُھُوْلِ لَهُ لِسَانٌ سَئُوْلٌ، وَقَلْبٌ عَقُوْلٌ'' اکثر مہمات میں عمر رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ بھی لیا کرتے تھے۔

(۹) فِرَاسَتِیْ: فِرَاسَةٌ مصدر ہے از (ض) بمعنی دانائی، سمجھدار ہونا۔ ظاہری نظر سے باطن کا حال معلوم کرنا۔ قدمر تحقیقہ۔

(۱۰) اِیَاس: یہ بھی فراست و دانائی میں مشہور تھے یہ شافعی المذہب تھے ان کا اصلی نام ابوواثلہ بن معاویہ بن قرۃ (قرین) بن ایاس بن ہلال بن رباب قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہے اور ایک کتاب بھی ان کی ذکاوت میں لکھی گئی ہے جس کا نام رکن ایاس ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں بصرہ کے قاضی تھے۔ آپ کے بہت سے واقعات مشہور ہیں ان میں سے ایک واقعہ آپ کی ذہانت وفطانت ضرب المثل کے متعلق یہ ہے کہ ایک مرتبہ دو شخص معہ دو شالوں (ایک سرخ دوسری سبز تھی) کے متعلق جھگڑا کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک شخص یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ یہ دونوں میری ہیں دوسرا کہتا تھا کہ ان میں ایک میری ہے تو قاضی نے گواہ طلب کئے تو جواب دیا کہ گواہ کوئی نہیں اس پر انہوں نے کنگھا منگوایا۔ چنانچہ کنگھے کے ذریعہ ایک شخص کے سر سے سرخ اور دوسرے کے سر سے سبز ڈورے نکالے چنانچہ اس کے مطابق فیصلہ فرمادیا۔ (افاضات، ص: ۲۳۰)

ایک دفعہ کتے کی آواز سن کر فرمایا یہ کنویں کے منہ پر بھونک رہا ہے جا کر دیکھا گیا تو ایسا ہی تھا حالانکہ اس کو دیکھا تک نہیں تھا۔ اور آپ کا انتقال ۱۲۲ھ ہجری میں ہوا۔

☆......☆......☆

فَعَرَّفْتُهُ حِیْنَئِذٍ شَخْصِیْ؛ وَآثَرْتُهُ بِأَحَدِ قُمْصِیْ، وَاَھَبْتُ بِهِ اِلٰی قُرْصِیْ، فَھَشَّ لِعَارِفَتِیْ وَعِرْفَانِیْ، وَلَبّٰی دَعْوَةَ رُغْفَانِیْ.

ترجمہ:۔ پس تعارف کرایا میں نے اس کو اس وقت اپنی ذات کا۔ اور ترجیح دی میں نے اس کو ایک کرتہ کے ساتھ (یعنی میں نے اس کو ایک کرتہ دیا) اور دعوت دی میں نے اس کو اپنی روٹیوں کی طرف (میں نے اسکی دعوت کی) پس خوش ہوا وہ میرے عطیہ اور میرے میرے پہچاننے سے اور لبیک کہا میری چپاتیوں کی دعوت کو۔ (میری دعوت منظور کر لی)۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱)فَعَرَّفْتُه: یہ تَعْرِیْفٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی پہچانوانا، واقف کرانا۔ مجرد (ض) سے ہے بمعنی پہچاننا۔ وفی التنزیل: یعرفونه کمایعرفون ابنآء هم۔(البقرہ)

(۲)حِیْنَئِذٍ: میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے اور یہ مخفف ہے حین اذ کان کذا، تھا۔ کان کذاالخ کو حذف کرکے اس کے عوض میں اِذْ کی ''ذ'' کو تنوین مکسور دیدی گئی اس تنوین کو تنوین عوض کہتے ہیں۔ اب ''حِیْنَئِذٍ'' ہوگیا۔ اس میں حین کی اضافت۔ ''اِذْ'' کی طرف ہورہی ہے، لہٰذا ''حین'' مضاف، اور ''اذ'' مضاف الیہ ہے۔

(۳)شَخْصٍ: بمعنی جسم مجسم، وہ چیز جو دور سے نظر آئے۔ از (ف) بمعنی دیکھنا، وبلند ہونا۔ شخص کی جمع اَشْخَاصٌ، وشُخُوْصٌ، اَشْخُصٌ آتی ہیں۔

(۴)أَثَرْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر اِیْثَارٌ ہے بمعنی اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دینا مجرد از (ض،ن) فی القران: لقداثرك الله علینا۔(یوسف)

(۵)قُمْصِیْ: (بضم القاف) بمعنی کرتہ یہ قمیص کی جمع ہے۔ اور قُمْصٌ، اَقْمِصَةٌ، اَقْمُصٌ، قُمْصَانٌ جمع آتی ہیں. تَقَمَّصَ از تفعل۔ بمعنی قمیص پہننا، کرتہ پہننا۔ یہ مذکر مؤنث دونوں طرح سے مستعمل ہے۔

(۶)اَهَبْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر بمعنی بلانا، دعوت دینا۔

(۷)قُرْصِیْ: (بضم القاف) بمعنی چھوٹی روٹی کا ٹکڑا، والجمع اَقْرَاصٌ، قَرَاصَةٌ وقِرَاصٌ بمعنی ٹکیہ۔ قَرَصَ (ن) قَرْصًا بمعنی آٹا گوندھنا، ٹکیہ بنانا۔

(۸)فَهَشَّ: صیغہ ماضی معروف از (س،ض) هَشَاشًا وهَشَاشَةً مصدر ہیں بمعنی خوش ہونا ومسکرانا۔ اور (ن) سے بھی آتا ہے. قال تعالیٰ: واهش بهاعلی غنمي۔(طه)

(۹)عَارِفَةً: یہ عارف کا مؤنث ہے یہاں فاعل بمعنی مفعول کے ہیں۔ عارفہ بمعنی معروفہ بمعنی عطیہ، احسان. والجمع عَوَارِفُ.

(۱۰)لَبّٰی: صیغہ ماضی معروف از تفعیل تَلْبِیَةٌ مصدر سے لَبّٰی یُلَبِّیْ بمعنی تلبیہ پڑھنا، جواب دینا، لبیک کہنا۔

(۱۱)دَعْوَةً: یہ مصدر ہے از (ن) بمعنی دعوت دینا، بلانا۔ یہاں یہ ''لبی'' فعل کا مفعول واقع ہورہا ہے۔

(۱۲)رُغْفَانٌ: (بضم الراء) بمعنی روٹیاں، چپاتیاں۔ یہ ''رَغِیْفٌ'' کی جمع ہے، اَرْغُفٌ، اَرْغِفَةٌ، رُغُفٌ، رُغْفٌ بھی جمع آتی ہیں۔ از (ف) آٹا گوندھنا، روٹی پکانا۔

☆......☆......☆

وَانْطَلَقَ وَيَدِیْ زِمَامُهٗ، وَظِلِّیْ إِمَامُهٗ، وَالْعَجُوْزُ ثَالِثَةُ الْاَثَافِیْ، وَالرَّقِیْبُ الَّذِیْ لَایَخْفٰی عَلَیْهِ خَافِیْ، فَلَمَّا اسْتَحْلَسَ وُكْنَتِیْ.

ترجمہ:۔ اور چلا (پھر چلا) اس حال میں کہ میرا ہاتھ اس کی لگام تھا۔ اور میرا سایہ اس کا امام تھا۔ (راستہ بتانے والا تھا) اور وہ

Maktaba Tul Ishaat.com

بڑھیا بمنزلہ چولھے کا تیسرا پتھر تھی۔ اور وہ نگہبان بھی تھا جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں (خدا تعالیٰ) پس جب وہ اچھی طرح بیٹھ گیا میرے گھر میں۔

(۱) زِمَامُهُ: (بکسر الزاء المعجمة) بمعنی باگ و نکیل لگام والجمع اَزِمَّةٌ. زَمَّ (ن) زَمًّا بمعنی باندھنا، مضبوط باندھنا۔

(۲) ظِلٌّ: بمعنی سایہ والجمع اَظْلَالٌ، ظِلَالٌ، ظُلُوْلٌ۔ از (س) ظَلَالَةٌ مصدر ہے بمعنی سایہ دار ہونا۔ دراز ہونا۔

(۳) اِمَامُهُ: بمعنی سامنے۔ یا وہ رسی جس سے معمار عمارت کی سیدھ قائم کرتے ہیں، نمونہ، واضح راستہ۔ اِمَامٌ (بالکسر) بمعنی پیش امام جس کی اقتداء کی جاتی ہے اس لئے کہ وہ سب سے آگے ہوتا ہے۔ اَمَّ یَؤُمُّ (ن) اَمًّا بمعنی قصد کرنا. یقال ام القوم و بالقوم یعنی قوم کا امام یا پیشوا بننا۔ اور امام یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے ہے والجمع آئمة. اور (ن) اِمَامًا و اِمَامَةً. امام بننا، پیشوا ہونا۔ اَمَامٌ (بالفتح) ہو تو بمعنی آگے اور یہ کلمہ تحذیر بھی ہے۔

(۴) اَلْعَجُوْزُ: بمعنی بڑھیا۔ والجمع عَجَائِزُ و عُجُزٌ.

(۵) اَلْاَثَافِیْ: یہ اُثْفِیَةٌ کی جمع ہے بمعنی چولھے کا بازو۔ یعنی وہ تین پتھر جس پر دیگچی رکھ کر پکاتے ہیں۔ اور چولھے کا پچھلا حصہ جس کے داہنے و بائیں دو حصہ اور ہوتے ہیں۔ اَثَفَ یَأْثُفُ (ن) اَثْفًا بمعنی پیچھا کرنا، طلب کرنا۔

(۶) اَلرَّقِیْبُ: بمعنی محافظ، منتظر، و نگہبان۔ والجمع رُقَبَاءُ۔ ماخوذ "رَقْبٌ" سے بمعنی انتظار کرنا۔ اور یہ اللہ اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

(۷) خَافِیْ: بمعنی پوشیدہ چیز، پوشیدگی۔ خَافِیْ. جسکے معنی جن کے بھی آتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

(۹) اِسْتَحْلَسَ: صیغہ ماضی معروف۔ از استفعال. اِسْتِحْلَاسٌ. اور یہ حِلْسٌ و حَلْسٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ٹاٹ یا زین، یا کجاوہ کے نیچے بچھانے کا کپڑا اور قیمتی فرش کے نیچے بچھانے کا کپڑا۔ حَلَسَ (ض) حَلْسًا بمعنی حلس ڈالنا۔ (س، ت) مبالغہ کیلئے ہے بمعنی مقیم ہونا، چپک جانا۔ (س) بمعنی لازم پکڑنا۔ اور حِلْسٌ کی جمع اَحْلَاسٌ، حُلُوْسٌ، حِلَسَةٌ.

(۱۰) وُكْنَةٌ: (بحرکات الثلثة) بمعنی پرندے کا گھونسلا۔ جو دیوار یا پہاڑ وغیرہ پر ہو۔ والجمع وُكُنَاتٌ، وُكَنٌ، اُوْكُنٌ، وُكْنٌ، وُكُوْنٌ، اور مَوْكِنٌ، و مَوْكِنَةٌ بمعنی آشیانہ، گھونسلا۔ وَكَنَ (ض) وَكْنًا، وُكُوْنًا بمعنی آشیانہ میں داخل ہونا (ا) وَکر: اس گھونسلے کو کہتے ہیں جو درخت پر ہو اور (ب) اُفحوص، اس گھونسلے کو کہتے ہیں ہیں جو زمین پر ہو۔ (ج) عش، وہ گھونسلے ہے جو دوسری جگہ پر ہو (۴) وکنة، اس گھونسلے کو کہتے ہیں جو پہاڑ پر ہو۔ اس سے وکنہ، وکر، عش اور افحوص کے درمیان فرق بھی واضح ہو گیا ہے۔

☆......☆......☆

وَاَحْضَرْتُهُ عُجَالَةَ مُكْنَتِي، فَقَالَ لِي: يَاحَارِثُ! اَمَعَنَا ثَالِثٌ؟ فَقُلْتُ: لَيْسَ اِلَّا الْعَجُوْزُ، قَالَ: مَادُوْنَهَا سِرٌّ مَحْجُوْزٌ. ثُمَّ فَتَحَ اِحْدٰى كَرِيْمَتَيْهِ، وَرَارَ اَبْتُوْ اُمَتَيْهِ.

ترجمہ:۔ اور حاضر کیا میں نے اس کے سامنے جلدی میں تیار کیا ہوا اپنی طاقت کے موافق۔ تو کہا (اس بڈھے نے) اے حارث کیا ہمارے ساتھ کوئی تیسرا بھی ہے؟ پس میں نے کہا نہیں ہے سوائے اس بڑھیا کے (اس بڑھیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے)۔ تو اس نے کہا کہ اس

Maktaba Tul Ishaat.com

سے کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے پھر کھولا اس نے اپنی دونوں آنکھوں میں سے ایک کو، اور تیزی سے دیکھا اس نے اپنی آنکھوں سے۔

(۱) اَحْضَرْتُ: صیغۂ واحد متکلم از افعال بمعنی حاضر کرنا۔ مصدر اِحْضَارٌ ہے۔

(۲) عُجَالَةٌ: (بضم العین) یعنی وہ کھانا جو جلدی سے پکایا گیا ہو۔ اور بالضم زیادہ مستعمل ہے (ای مایعجل) یعنی جلدی کیا ہوا۔ اور یہ (بکسر العین) بھی مستعمل ہے اور یہ عُجْلَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ماحضر من الطعام. عَجَلَةٌ (بالفتح) بمعنی گاڑی والجمع عَجَلَاتٌ۔

(۳) مُكْنَةٌ: بمعنی طاقت، قدرت، اور قوت کو کہتے ہیں۔ یائے متکلم کی ضمیر ہے۔

(۴) اَلْعَجُوْزُ: بمعنی بڑھیا۔ والجمع عَجَائِزُ و عُجُزٌ. وقد مر تحقیقه.

(۵) سِرٌّ: بمعنی بھید، راز، والجمع اَسْرَارٌ. اگر (بالفتح وضمها) ہو تو بمعنی خوش ہونا۔ سَرَّ (ف،س) بمعنی خوش ہونا۔ سُرٌّ بمعنی ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط جمع سِرَارٌ. سَرَّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش کرنا۔

(۶) مَحْجُوْزٌ: صیغہ اسم مفعول از (ن،ض) بمعنی روکا گیا۔ حَجْزٌ سے ماخوذ ہے بمعنی روکنا، منع کرنا۔ مصدر حَجْزًا، حِجَازَةً ہیں منع کرنا، روکنا، دفع کرنا۔

(۷) كَرِيْمَتَيْهِ: یہ کریم کا مؤنث ہے والجمع كَرِيْمَاتٌ، كَرَائِمُ، كِرَامٌ۔ بمعنی ہر شریف و محترم عضو جیسے ہاتھ، کان، وغیرہ یہاں مراد، دونوں آنکھیں ہیں۔ کمافی الحدیث: مامن عبد اذهب الله كريمتيه الا كان ثوابه عند الله الجنة قالوا ما كريمتاه قال عيناه الخ.

(۸) رَأْرَأَ: بروزن بَعْثَرَ بمعنی آنکھ کی پتلی کو پھرا کر گھورنا، اور دیکھنا یا آنکھ کی پتلی کو گھمانا، نظر تیز کرنا۔

(۹) بِتَوْاَمَتَيْهِ: یہ تَوْاَمٌ کا تثنیہ ہے بمعنی وہ دو بچے جو ایک پیٹ سے پیدا ہوں (جڑواں) والجمع تَوَائِمُ اور یہاں تَوْاَمٌ سے مراد اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔

☆......☆......☆

فَاِذَا سِرَاجَا وَجْهِهٖ يَقِدَانِ، كَاَنَّهُمَا الْفَرْقَدَانِ، فَابْتَهَجْتُ بِسَلَامَةِ بَصَرِهٖ، وَعَجِبْتُ مِنْ غَرَائِبِ سِيَرِهٖ.

ترجمہ:۔ پس اچانک اسکے چہرے کے دونوں چراغ (آنکھیں) روشن ہو گئے گویا کہ وہ دونوں فرقدان تھے (دو روشن ستارے) پس خوش ہوا میں اس کی نظر کی سلامتی کی بناء پر۔ اور تعجب کیا میں نے اس کی عجیب عادتوں پر۔

(۱) سِرَاجَا: یہ سِرَاجٌ کا تثنیہ ہے نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا بمعنی چراغ والجمع سُرُجٌ. کمافی التنزیل: وسراجا منيرا. اور یہاں اس سے مراد اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔

(۲) وَجْهِهٖ: وجہ بمعنی چہرہ والجمع وُجُوْهٌ، اُجُوْهٌ، اَوْجُهٌ. وَجَهَ يَجِهُ (ض) وَجْهًا. بمعنی چہرہ پر مارنا۔ کرم سے وَجَاهَةً بمعنی وجیہ و صاحب مرتبہ و سردار قوم ہونا۔ قال تعالیٰ: ويبقىٰ وجه ربك ذو الجلال والاكرام ۔(الرحمٰن)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) یَقِدَانِ: یہ یَقِدُ کا تثنیہ ہے اور وقود سے ماخوذ ہے بمعنی آگ کا بھڑکنا یا روشن کرنا۔ وَقْدًا، وُقُوْدًا مصدر ہیں از (ض) یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے باب افعال و استفعال بھی آتا ہے۔ وفی التنزیل: نار الله الموقدة۔ (الھمزہ)

(۴) اَلْفَرْقَدَانِ: یہ تثنیہ ہے فرقد کا بمعنی ولد البقر اور بعضوں نے کہا ہے ولد البقرة الوحشیة یعنی نیل گائے کا بچہ، جمع فراقدة ہے اور بعض نے کہا کہ یہ دو ستارے ہیں جو قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ ہے اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ بھی ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے یہ دونوں تارے فرقدان کہلاتے ہیں اور یہاں پر یہی مراد ہیں. فرقدان، قطب شمالی کے وہ ستارے جن سے راستہ وغیرہ معلوم کیا جاتا ہے دوسرا اس کے مدمقابل ہے۔

(۵) اِبْتَهَجْتُ: صیغہ واحد متکلم از افتعال مصدر اِبْتِهَاجٌ ہے بمعنی خوش ہونا خوش کر دینا۔ اور مجرد (س،ف) سے مصدر بَهْجًا ہے خوش کرنا۔ کمافی القرآن: حدائق ذات بهجة (النمل)۔ کرم سے بَهَاجَةً و بُهْجَانًا بمعنی اچھا ہونا، خوش ہونا۔

(۶) بَصُرَة: بمعنی نظر و الجمع اَبْصَار۔ اور بَصِيْرَةٌ کی جمع بَصَائِرُ آتی ہے بمعنی دل سے معلوم کرنا۔

(۷) غَرَائِبُ: یہ جمع ہے غَرِيْبَةٌ کی بمعنی عجیب، غریب و غیر مانوس باتیں اور غریب کی جمع غُرَبَاءُ ہے (ن) غُرُوْبًا مصدر بمعنی پردیسی ہونا۔ اور کرم سے غَرَابَةٌ مصدر ہے بمعنی عجیب ہونا۔

(۸) سِيَرٌ: یہ جمع سِيْرَةٌ کی ہے بمعنی عادات و سیرت اس سے مراد عجیب باتیں ہیں، جیسے: قوله تعالیٰ: سنعيدها سيرتها الاولى۔ (طٰہٰ) یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے۔ ای من سيره الغرائب.

☆......☆......☆

وَلَمْ يَلْقَنِيْ قَرَارٌ، وَلَا طَاوَعَنِيْ اِصْطِبَارٌ، حَتّٰى سَأَلْتُهٗ: مَادَعَاكَ اِلَى التَّعَامِيْ، مَعَ سَبْرِكَ فِي الْمَعَامِيْ، وَجَوْبِكَ الْمَوَامِيْ.

ترجمہ:۔ اور مجھ سے صبر نہ ہو سکا (نہ ملا مجھے قرار) اور نہ تابعداری کی میرے صبر نے یہاں تک کہ پوچھ لیا میں نے اس سے کہ کس چیز نے بلایا ہے تجھ کو اندھا بننے کی طرف۔ (بتکلف اندھا بننے پر تجھے کس چیز نے مجبور کیا ہے) باوجود چلنا تیرا گمنام راستوں میں (غیر مشہور راستوں پر) اور تیرا گھومنا چٹیل میدانوں میں۔

(۱) لَمْ يَلْقَنِيْ: صیغہ نفی جحد بلم واحد مذکر غائب۔ لَقِيَ (س) لِقَاءً، ولَقَاءَةً، لِقَايَةً، ولَقِيَةً، ولُقِيً (از سمع) بمعنی ملاقات کرنا۔

(۲) قَرَارٌ: بمعنی ٹھہرنے کی جگہ، وسکون و اطمینان حاصل ہو جانے کی جگہ مصدر ہے از (ض،س) قَرَّ قَرَارًا، وقُرُوْرًا بمعنی ٹھہرنا۔

(۳) طَاوَعَنِيْ: از مفاعلہ اور طَوْعٌ سے مشتق ہے بمعنی تابعداری کرنا. طَاعَ يَطُوْعُ (ن) طَوْعًا. طَاعَ يَطَاعُ (ف) طَوْعًا۔ بمعنی فرمانبردار ہونا۔ جو ضد الکرہ ہے۔ اور اطاعة، انطاعا، وانطياعا کے معنی بھی وہی ہے جو مذکور ہوا۔

(۴) اِصْطِبَارٌ: یہ مصدر از افتعال بمعنی صبر کرنا۔ مجرد (ض) سے ہے۔

(۵) اَلتَّعَامِيْ: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی بتکلف اندھا بن جانا۔ ماخوذ "عَمًى" سے ہے بمعنی اندھا ہونا۔ مجرد عَمِيَ يَعْمٰى

Maktaba Tul Ishaat.com

(س)عَمًی بمعنی آنکھ کا اندھا ہونا۔ دل کا اندھا ہونا، جاہل ہونا۔

(۶)اَلْمَعَامِیْ: یہ جمع مَعْمَاۃٌ یامَعْمِیَۃٌ کی ہے، اسم ظرف ہے۔ وقال بعض. مَعْمِیَۃٌ کی جمع ہے اسکے آخر میں تاء مبالغہ کے لئے لگادیتے ہیں۔ یعنی وہ جنگل جس سے کوئی واقف نہ ہو یا ناواقف جگہ۔

(۷)جَوْبٌ: مصدر ہے از(ن) بمعنی طے کرنا۔ جَوْبًا وجَوَابًا مصدر ہیں۔

(۸)اَلْمَوَامِیْ: اس کا واحد مَوْمَاۃٌ یامَوْمَاءٌ ہے بمعنی جنگل، بیابان، بے آب وگیاہ جنگل۔

☆......☆......☆

وَاِیْغَالِكَ فِی الْمَرَامِیْ اِفْتَظَاهَرَ بِاللُّكْنَةِ، وَتَشَاغَلَ بِاللُّهْنَةِ، حَتّٰی اِذَاقَضٰی وَطَرَهٗ، أَتَارَ اِلَیَّ نَظَرَهٗ؛ وَاَنْشَدَ.

ترجمہ:۔اور تیز چلنا شہروں میں (یعنی کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا) پس مدد لی اس نے لکنت سے (لکنت سے مدد چاہی) اور مشغول ہوا وہ کھانے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ جب پورا کیا اس نے اپنی حاجت کو (پیٹ بھر گیا) تو غور سے دیکھا اس نے میری طرف (یا مجھے بار بار دیکھا) اور یہ اشعار پڑھے۔

(۱)اِیْغَالٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی جلدی کرنا۔ اور گھسنے میں جلدی کرنا۔ مجرد (ض) سے ہے۔ وَغَلَ یَغِلُ(ض)وُغُوْلًا، وَغْلًا. بغیر بلائے کسی کے پاس جا پہنچا، اور پہنچے گا۔

(۲)اَلْمَرَامِیْ: یہ جمع ہے مَرْمٰی کی بمعنی تیر پھینکنے کا آلہ اور مَرْمٰی مصدر میمی بھی ہے۔ بمعنی تیر پھینکنے کی جگہ۔ یہاں اس سے مراد مقاصد اور وہ شہر ہے جہاں سے دوسرے شہروں کو جایا جائے۔ از(ض)

(۳)تَظَاهَرَ: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی مدد چاہنا۔ اور ظاہر ہونا۔ مجرد (ف) سے ہے از ظہر بمعنی پیٹھ سے مجازاً مراد ہے بمعنی مدد طلب کرنا، مدد لینا۔

(۴)اَللُّكْنَةُ: یہ مصدر ہے (س) سے بمعنی ہکلاپن (ہکلا ہونا، تتلاہٹ) یعنی لکونت والا ہونا. لَكِنَ(س)لَكَنًا ولُكُوْنَةً ولَكْنَةً. جب کہ گفتگو میں وہ اٹکے اور ہکلائے۔

(۵)تَشَاغَلَ: از تفاعل۔ بمعنی مشغول ہونا۔ مصدر اَلتَّشَاغُلُ ہے۔

(۶)اَللُّهْنَةُ: بمعنی وہ تحفہ، ہدایا۔ جو مسافر سفر سے واپس آکر گھر والوں کو دے۔ یا وہ چیز جو مسافر کو سفر سے آنے کے بعد دیجائے یا ناشتہ کا کھانا۔ والجمع لُهَنٌ. اس کا ثلاثی مجرد نہیں ہے۔

(۷)وَطَرٌ: بمعنی حاجت، آرزو۔ والجمع اَوْطَارٌ (جیسے وتر بمعنی طاق جمع اوتار ہے). فلماقضٰی زیدمنهاوطرا۔(احزاب)

(۸)اَتَارَ: بمعنی لگاتار دیکھنا، گھور کر دیکھنا۔ تیز نگاہ سے دیکھنا، از افعال۔ تَارَیَتَارُ(ف) تَارًا بمعنی جھڑکنا۔

☆......☆......☆

(۱۶) وَلَمَّا تَعَامَی الدَّهْرُ وَهُوَابُوالْوَرٰی عَنِ الرُّشْدِ فِیْ اَنْحَائِهٖ وَمَقَاصِدِهٖ

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۷) تَعَامَیْتُ حَتّٰی قِیْلَ اِنِّیْ اَخُوْ عَمًی وَلَا غَرْوَ اَنْ یَحْذُوْ الْفَتٰی حَذْوَ وَالِدِہٖ

ترجمہ:۔(۱۶) اور جب بتکلف اندھا بن گیا زمانہ اور حالانکہ وہ مخلوق کا باپ ہے (زمانہ جو جہاں بھر کا باپ ہے وہ اپنی اغراض میں راہ راست سے ہٹ گیا) وہ سیدھے چلنے سے اپنے راستوں میں اور مقصدوں میں۔(۱۷) تو میں بھی اندھا بن گیا یہاں تک کہ کہا گیا بے شک کہ میں اندھا ہوں۔اور کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اقتداء کرے نوجوان اپنے باپ کی (زمانہ کی)۔

(۱)تَعَامِیْ: مصدر ہے از تفاعل بمعنی بتکلف اندھا بننا یہ "عَمًی" سے مشتق ہے۔

(۲) اَلدَّھْرُ: بمعنی زمانہ طویل، و لمبی مدت، دہر انسان یعنی انسان کی زندگی گذارنے کا زمانہ اور لفظ "دھر" عصر کا مرادف ہے۔ والجمع ادھر و دھور۔زمانہ اور دہر میں فرق: ''لغت میں دونوں مترادف ہیں، اور کہا گیا کہ دہر غیر محدود زمانہ کا حصہ اور زمان رات دن کا گذرنا ہے، اور علامہ ازہریؒ نے فرمایا کہ دہر کا عرب والوں کے ہاں اطلاق ہوتا ہے زمانہ پر، سال کے موسموں میں سے کسی موسم پر اور اس سے کم پر اور پوری دنیا کی مدت پر بھی ہوتا ہے۔''

(۳) اَبُوْ الْوَرٰی: یہ کنیت ہے زمانہ کی۔اس لئے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ۔مانہ موثر ہے اور یا اس لئے کہ زمانہ غالب ہے۔

(۴) اَنْحَاءٌ: یہ جمع ہے نحو کی بمعنی جانب، کنارہ، جہت، قصد۔از (ن) بمعنی قصد کرنا۔نَحْوًا مصدر ہے اور یہ نحو بطور ظرف یا اسم مستعمل ہے۔

(۵) مَقَاصِد: یہ جمع ہے مقصد کی بمعنی ارادہ و مکان وقصد۔قَصَدَ (ض) قَصْدًا۔درمیانی چال چلنا۔یا قصد کرنا۔ کما فی التنزیل: واقصد فی مشیتك الخ۔(لقمٰن)

(۶) تَعَامَیْتُ: یہ صیغہ واحد مذکر حاضر از تفاعل بمعنی بتکلف اندھا بننا اور یہ "لَمَّا" کا جواب ہے۔

(۷) قِیْلَ: صیغہ ماضی مجہول از (ن) اصل میں قُوِلَ تھا اَلْقَوْلُ مصدر سے بمعنی کہنا۔

(۸) اَخُوْ عَمًی: جب نسبت سے بولا کرتے ہیں، تو اس سے مبالغہ مراد ہوتا ہے یا اس سے مراد اندھا ہونا ہے نہ کہ صاحب اندھا۔

(۹) لَا غَرْوَ: بمعنی لاعجب اور لاغروی بھی اسی معنی میں آتا ہے یعنی تعجب کرنا از (ن)۔

(۱۰) یَحْذُوْ: حَذْوٌ اور حَذَاءٌ مصدر ہے از (ن) اسکے اصلی معنی ہیں قطع کرنا، اقتدا کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(۱۱) اَلْفَتٰی: بمعنی نوجوان۔فِتْیَانٌ جمع۔مر تحقیقہ۔

(۱۲) حَذْوَ: یَحْذُوْ بمعنی اقتداء کرنا۔قصد کرنا۔از (ن)۔

(۱۳) وَالِدٌ: بمعنی باپ جمع وَالِدُوْنَ۔اور "وَالِدَان" ماں باپ کو کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ لِیْ: اِنْھَضْ اِلَی الْمُخْدَعِ فَأْتِنِیْ بِغَسُوْلٍ یَرُوْقُ الطَّرْفَ، وَیُنَقِّی الْکَفَّ، وَیُنَعِّمُ الْبَشَرَۃَ، وَیُعَطِّرُ النَّکْھَۃَ.

ترجمہ:۔پھر کہا اس نے مجھے اٹھ (چل) حجرے کی طرف۔پس لا تو میرے پاس ایسا صابون جو اچھا معلوم ہو آنکھوں کو (اچھا کرے نظر

Maktaba Tul Ishaat.com

کو) اور پاک صاف کرے ہتھیلی کو (ہاتھوں کو) اور ملائم کردے کھال کو۔ اور معطر (خوشبودار) کردے منہ کی بوکو۔

(۱) اِنْهَضْ: اس کے مصادر نَهْضًا و نُهُوْضًا ہیں (ف) سے بمعنی کھڑا ہونا، اٹھنا۔ اگر "الٰی" صلہ ہو تو بمعنی جھپٹنا (جلدی کرنا)۔

(۲) اَلْمِخْدَعُ: (بضم الميم و كسرها و فتحها) بمعنی بڑے گھر کے اندر جو چھوٹا گھر ہوتا ہے (چھوٹا حجرہ جس میں غلے وغیرہ رکھتے ہیں) و الجمع اَلْمَخَادِعُ (بخاری)۔

(۳) يَرُوْقُ: صیغہ مضارع واحد مذکر غائب رَوْقٌ مصدر سے از (ن) بمعنی پسند آنا، خوش ہونا، اچھا معلوم ہونا، یا تعجب میں ڈالنا۔

(۴) اَلطَّرْفُ: (بفتح الطاء) بمعنی نظر۔ آنکھ و الجمع اَطْرَافٌ یا کسی چیز کا کنارہ. كما في الفرقان: فيهن قاصرات الطرف الخ (الرحمن) از (ض) بمعنی دیکھنا (بكسر الطاء) بمعنی عمدہ گھوڑا. طُرْفَةٌ. چٹکلا، دلچسپ بات جمع طُرَفٌ۔

(۵) يُنْقِيْ: صیغہ مضارع معروف از افعال مصدر اِنْقَاءٌ ہے بمعنی پاک وصاف کر دینا۔ اور مجرد (س) سے ہے مصادر نَقَاءٌ، نَقَاوَةٌ، نِقَايَةٌ، نِقَاءَةٌ ہیں بمعنی پاک وصاف ہونا۔

(۶) اَلْكَفُّ: مصدر ہے بمعنی ہتھیلی مع انگلیوں کے یا صرف ہتھیلی و الجمع اَكُفٌّ، كُفُوْفٌ.

(۷) يُنَعِّمُ: از تفعیل مصدر تنعیم ہے بمعنی اچھا کرنا، نازک کر دینا۔ از کرم نَعُوْمَةٌ مصدر ہے نازک و نرم ہونا۔

(۸) اَلْبَشَرَةُ: بمعنی ظاہری جلد، چمڑا، کھال کا اوپر کا حصہ و الجمع بُشَرٌ (بضم الباء)۔

(۹) يُعَطِّرُ: صیغہ مضارع معروف از تفعیل مصدر تَعْطِيْرٌ ہے بمعنی خوشبودار کر دینا۔ معطر کر دینا. عَطِرَ (س) عَطْرًا بمعنی خوشبو لگانا، خوشبودار ہونا۔ عطر کی جمع عُطُوْرٌ ہے۔

(۱۰) اَلنَّكْهَةُ: بمعنی منہ کی خوشبو، یا ایک مرتبہ منہ کی خوشبو سونگھنا، مہکنا۔ از (س، ف) نَكْهًا بمعنی سونگھنا۔

☆......☆......☆

وَيَشُدُّ اللِّثَةَ، وَيُقَوِّى الْمِعْدَةَ، وَلْيَكُنْ نَظِيْفَ الظَّرْفِ، اَرِيْجَ الْعَرْفِ، فَتِيَّ الدَّقِّ، نَاعِمَ السَّحْقِ.

ترجمہ:۔ اور مسوڑھوں کو مضبوط کردے۔ اور قوت دیدے معدہ کو (معدہ کو قوی [illegible]) اور چاہیئے کہ وہ صابن صاف برتن والا ہو (صاف برتن میں ہو) اور خوشبو مہکتی ہو (تیز خوشبو ہو) نیا کاٹا ہوا ہو (بالکل [illegible]ک ہو اس کا گھسنا (عمدہ پیا ہوا ہو)۔ وہ صابون یا مسالہ۔

(۱) يَشُدُّ: یہ شد مصدر سے بمعنی مضبوط کر کے باندھنا۔ از (ن) اور شدت کا استعمال بدن میں و عقد میں اور قوی طاقت النفس۔ اور [illegible] کے بارے میں مستعمل ہے. كما في القران: كانوا اشد منهم قوة. وقوله تعالى: وعلمه شديد القوى ـ (النجم)

(۲) اَللِّثَةُ: (بكسر اللام) حرف اصلی (ل، ث، ی) ہیں بمعنی مسوڑھا۔ و الجمع لِثًى لِثَاتٌ، لُثِيٌّ یہ یائی ہے لَثِيَ يَلْثَى (س) لَثًى مصدر ہے بمعنی تھوڑا سا پانی پینا۔

(۳) يُقَوِّيْ: صیغہ مضارع واحد مذکر غائب تفعیل مصدر تَقْوِيَةٌ بمعنی قوت اور طاقت دینا، قوی کر دینا۔ مجرد (س) سے ہے قوۃ

Maktaba Tul Ishaat.com

مصدر ہے۔

(۴) اَلْمِعْدَۃُ: بمعنی جسم میں وہ جگہ جہاں کھانا ہضم ہوتا ہے (موضع ہضم طعام) والجمع مِعَدٌ، مِعِدٌ۔ مَعَدَ (ف) مَعْدًا بمعنی اچک لینا۔ جلدی سے کھینچ لینا۔ وھی للانسان بمنزلۃ الکرش للحیوانات.

(۵) نَظِیْفٌ: (مؤنث نظیفۃ) بمعنی پاک وصاف، پاکیزہ ہونا۔ یہ صیغہ صفت ہے از کرم مصدر نَظَافَۃٌ بمعنی پاکیزہ ہونا۔ جمع نُظَفَاءُ.

(۶) اَرِیْجٌ: بمعنی عمدہ خوشبو (مہک) والی یا عمدہ خوشبو کا مہکنا۔ اَرِجَ (س) اَرْجًا مصدر ہے، وار یجا بھی ہے عمدہ خوشبو مہکنا۔ واریج صیغہ صفت ہے۔

(۷) اَلْعَرْفُ: (بفتح العین) بمعنی مطلق خوشبو خواہ اچھی ہو یا بری۔ لیکن کثیر الاستعمال اچھی خوشبو کے معنی میں ہوتا ہے۔ یقال ما اطیب عرفہ. عَرُفَ (ک) عَرْفًا، عَرَافَۃً. خوشبو زیادہ ہونا، خوشبو کا پاکیزہ ہونا۔ عَرَفًا (س) سے بمعنی خوشبو کا ترک کرنا۔ عَرْفًا (ض) سے پہچاننا۔

(۸) فَتِیٌّ: بمعنی بہت زیادہ نئی چیز یا ہر شئے کا جوان وعمدہ ہونا۔ والجمع فِتَاءٌ و اَفْتَاءٌ۔ فَتِیَ (س) فَتًی بمعنی جوان ہونا۔

(۹) الدَّقِّ: بمعنی کوٹنا، وباریک ہونا۔ از (ن، ض) دِقَّۃٌ بمعنی باریک ہونا چھوٹا ہونا۔ (ضد الغلظۃ) دَقَّ الشَّیْءُ (ن) بمعنی توڑنا، دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا۔

(۱۰) نَاعِمٌ: بمعنی نازک ہونا۔ از کرم نُعُوْمَۃٌ مصدر ہے۔ ناعم بمعنی نازک بدن مراد باریک ہے، قدم تحقیقہ۔

(۱۱) اَلسَّحْقُ: یہ مصدر ہے از (س، ف) بمعنی خوب باریک پیسنا، ہلاک ہونا۔ یا (ف) بمعنی گھسنا (س) بمعنی دور ہونا۔ سَحْقًا مصدر لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

یَحْسَبُہُ اللَّامِسُ ذَرُوْرًا، وَیَخَالُہُ النَّاشِقُ کَافُوْرًا، وَاقْرُنُ بِہٖ خِلَالَۃً نَقِیَّۃَ الْاَصْلِ، مَحْبُوْبَۃَ الْوَصْلِ.

ترجمہ: محسوس کرے (گمان کرے) اس کو چھونے والا ذرور (ایک قسم کی خوشبو) اور خیال کرے اس کو سونگھنے والا کافور (اس کو سونگھنے والا کافور سمجھے) اور ملا تو اس کے ساتھ ایک خلال کو (دانت صاف کرنے کیلئے اس کے ساتھ خلال بھی ہو) جو پاکیزہ ہو اصل کے اعتبار سے۔ اور اس کی ملاقات پسندیدہ ہو (دانتوں میں داخل کرنا)۔

(۱) یَحْسَبُ: اگر (بفتح السین) ہو تو (س) سے کما فی القرآن: یحسب ان مالہ اخلدہ. اگر (بالکسر) ہے تو حسب سے ہے۔

(۲) اَللَّامِسُ: صیغہ اسم فاعل لَمْسٌ مصدر سے بمعنی چھونا۔ از (ن، ض) اور مجاز اَجماع کے معنی میں بھی آتا ہے کقولہ تعالیٰ: او لامستم النساء. ایک قرأت لمستم بھی ہے۔

(۳) ذَرُوْرٌ: باریک سفوف، ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے جو نہایت باریک پسی ہوئی ہوتی ہے۔ والجمع اَذِرَّۃٌ، ذَرَائِرُ.

(۴) یَخَالُ: خَالَ یَخَالُ (ض) خَیْلًا، خَالًا، خِیَالًا بمعنی خیال کرنا، گمان کرنا۔ اس کا مضارع واحد متکلم اخال

Maktaba Tul Ishaat.com

مگر (بکسر الهمزہ) زیادہ فصیح ہے۔ (بفتح الهمزہ) بھی ہے مصادر خِيَلًا، خَيْلَةً، خَيْلَانًا، خَيْلُوْلَةً، مَخَالَةً، خِيَالًا ہیں۔ بمعنی گمان کرنا، خیال کرنا۔

(۵) اَلنَّاشِقُ: سونگھنے والا۔ صیغہ اسم فاعل، "نَشِقَ" سے مشتق ہے بمعنی سونگھنا۔ نَشِقَ (س، ف) نَشَقًا، ونَشْقًا مصدر ہیں بمعنی سونگھنا۔

(۶) كَافُوْرٌ: یہ ایک خوشبودار گھاس ہے (ہندی میں کپور کہتے ہیں) کافور کی جمع كوافر، كوافير ہیں، اس کا مادہ کفر ہے جسکے اصلی معنی ہے چھپانا، ڈھانک لینا ہے اسی وجہ سے رات کو کافر کہتے ہیں۔ کیونکہ چیزوں کو چھپالیتی ہے یا اسلئے کہ اس کو خوشبو سب پر غالب آتی ہے اسلئے کافور کہتے ہیں۔ اور کھجور کے شگوفے کا غلاف اور خوشہ انگور کے نکلنے کی جگہ۔ قال تعالیٰ: كان مزاجها كافورا.

(۷) اِقْرِنْ: صیغہ امر حاضر ہے از (ض) بمعنی ملانا (ن) سے بھی آتا ہے اور قِرْنُ البعير کہتے ہیں۔ دو اونٹوں کو ایک رسی میں باندھنا۔

(۸) خِلَالَةٌ: بمعنی وہ تنکا جس کے ذریعہ سے دانتوں کے درمیان سے کھانا وغیرہ دور کیا جائے، نکالا جائے۔ والجمع اَخِلَّةٌ و خَلَالَةٌ ہے از (ن) بمعنی خلال کرنا۔ اور دانتوں سے گوشت وغیرہ نکالنا ہی مراد ہے۔

(۹) نَقِيَّةٌ: اس کی جمع نَقَايَا ہے بمعنی پاک وصاف از (س) اور مؤنث نَقِی کی جمع ہے نِقَاءٌ، اَنْقِيَاءُ، نُقَوَاءُ.

(۱۰) اَلْاَصْلُ: یہ فرع کی ضد ہے بمعنی جڑ. والجمع اصول اور یہاں نقية الاصل میں اضافت لفظیۃ ہے ای نقية اصلها اور اسی طرح محبوبة الوصل میں بھی۔

(۱۱) مَحْبُوْبَةٌ: اور محبوبۃ الوصل میں بھی اضافۃ لفظیہ ہے ای محبوبة وصلها.

☆......☆......☆

اَنِيقَةَ الشَّكْلِ، مَدْعَاةً اِلَى الْاَكْلِ، لَهَا نَحَافَةُ الصَّبِّ، وَصَقَالَةُ الْعَضْبِ، وَآلَةُ الْحَرْبِ، وَلَدُوْنَةُ الْغُصْنِ الرَّطْبِ.

ترجمہ:۔ جو اچھی شکل والا ہو (خوب صورت ہو) جو کھانے کی طرف رغبت پیدا کرنے والا ہو (جو بلانے کا آلہ ہو کھانے کی طرف) اور لاغری عاشق جیسی ہو۔ (ایسا خلال جو عاشق جیسا لاغر ہو)۔ اور تلوار کی طرح صاف ہو۔ اور لڑائی کا آلہ ہو (اس کی نوک باریک ہو) اور تر شاخ کے مانند نرم ہو۔

(۱) اَنِيْقَةٌ: بمعنی عمدہ، خوب صورت۔ بمعنی خوش ہونا. اَنِقَ يَاْنَقُ (س) اَنَقًا بمعنی خوش ہونا۔ اور انيقة الشكل میں بھی اضافت لفظیہ ہے ای انيقة شكلها۔

(۲) اَلشَّكْلُ: بمعنی صورت و مشابہت۔ نظیر و مشکل، معاملہ، مقصد مراد ارادہ۔ والجمع اَشْكَالٌ، شُكُوْلٌ از (ن) بمعنی مشکل ہونا۔

(۳) مِدْعَاةٌ: صیغہ مبالغہ ہے تاء مبالغہ کیلئے ہے یا یہ مفعلة کے وزن پر مصدر ہے مگر یہ وزن سبب کیلئے آتا ہے یعنی ملانے کا سبب یا یہ صیغہ صفت ہے۔ یہ یا کھانے کی دعوت۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) نَحَافَةٌ: بمعنی لاغر وکمزور دبلا ہونا۔ مصدر ہے از (س، ك) قليل اللحم ہونا جو خلقۃً ہو نہ کہ کمزوری کی بناء پر ہو۔ اسی وجہ سے نحیف کمزور کو کہتے ہیں۔ نَحِيْفٌ کی جمع نُحَفَاءُ۔

(۵) الصَّبُّ: بمعنی عاشق، دلدادہ ہونا۔ صیغہ صفت ہے اور صَبَابَةٌ (س) سے مصدر ہے اور صَبَّ يَصُبُّوْ (ن) صَبًّا بمعنی بہادینا والجمع صُبُوْنٌ اور اِنْصِبَابٌ بمعنی بہانا۔ مؤنث صَبَّةٌ جمع صَبَّاتٌ۔

(۶) صَقَالَةٌ: بمعنی مَصْقُوْلٌ یعنی منجھا ہوا ہونا، صاف کیا ہوا ہونا۔ از (س) صَقْلاً مصدر ہے بمعنی مانجھنا، صاف کرنا۔

(۷) اَلْعَضْبُ: بمعنی تلوار قاطع، شمشیر براں۔ یہ صیغہ صفت ہے از (ض) عَضْبًا بمعنی کاٹنا۔

(۸) لُدُوْنَةٌ: مصدر ہے از کرم بمعنی نرم ہونا، لچکدار ہونا۔ مصادر لَدَانَةٌ و لُدُوْنَةٌ بمعنی نرم ہونا۔ والجمع لُدْنٌ۔

(۹) اَلْغُصْنُ: بمعنی شاخ و ٹہنی والجمع اَغْصَانٌ، وغُصُوْنٌ، غِصَنَةٌ۔ غَصَنَ (ض) غَصْنًا مصدر ہے بمعنی کاٹنا۔

(۱۰) اَلرَّطْبُ: بمعنی تروتازہ مصدر ہے از (ن)۔ بمعنی تروتازہ ہونا ٹہنی. ضده اليابس بمعنی عمدہ نرم، تر، تازہ ٹہنی۔ (س، ك) سے رَطْبًا و رَطَابَةً مصدر ہیں بمعنی تر ہونا۔

☆......☆......☆

قَالَ: فَنَهَضْتُ فِيْمَا اَمَرَ، لِاَدْرَأَعَنْهُ الْغَمَرَ، وَلَمْ اَهِمْ اِلَى اَنَّهُ قَصَدَ اَنْ يَخْدَعَ، بِاِدْخَالِي الْمِخْدَعَ، وَلَا تَظَنَّيْتُ اَنَّهُ سَخِرَمِنَ الرَّسُوْلِ.

ترجمہ:۔ راوی کہتا ہے (حارث بن ہمام) پس اٹھا میں تا کہ تعمیل کروں اس چیز کے سلسلہ میں جس کا حکم دیا تا کہ دور کروں میں اس سے چکنائی کو۔ اور نہیں وہم (گمان) کیا میں نے اس بات کا تحقیق کہ اس نے قصد کیا ہے دھوکہ دینے کا مجھے کمرے میں بھیج کر اور نہ گمان کیا میں نے اس بات کا بے شک مذاق کیا ہے (کرنے گاوہ) رسول سے (قاصد سے)۔

(۱) نَهَضْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از (ف) نَهْضًا مصدر ہے بمعنی اٹھنا۔

(۲) اَمَرَ: صیغہ ماضی معروف از (ن) الامر مصدر ہے بمعنی حکم کرنا۔ اور "فیما امر" کے معنی ہے ای فی امتثال ماامر ہے۔

(۳) لِاَدْرَأَ: از (ف) بمعنی دفع کرنا. دَرَأَيَدْرَأُ (ف) دَرْأً و دَرْأَةً بمعنی سختی سے دفع کرنا۔ وفی التنزیل: ويدرؤون بالحسنة السيئة.

(۴) اَلْغَمَرُ: بمعنی ناتجربہ کاری، جاہل، کینہ، گوشت کی بدبو، اور گوشت کی چکناہٹ۔ والجمع اَغْمَارٌ و غُمُوْرٌ۔

(۵) لَمْ اَهِمْ: صیغہ واحد متکلم مضارع۔ وَهَمَ (ض) وَهْمًا مصدر ہے بمعنی ایسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا ارادہ نہ ہو گمان کرنا۔

(۶) قَصَدَ: صیغہ ماضی معروف از (ض) بمعنی ارادہ کرنا، درمیانہ چلنا۔ قدم تحقیقہ۔

(۷) يَخْدَعَ: از (ف) خَدْعًا مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا۔

(۸) سَخِرَ: صیغہ ماضی معروف از (س) سَخْرًا، سُخْرًا، سُخْرَةً، مَسْخَرَةً بمعنی مذاق و ٹھٹھا کرنا۔ قال تعالیٰ: ان تسخروا منا فانا نسخر منكم.

(۹) اَلرَّسُوْلُ: بمعنی قاصد، مرسل والجمع رُسُلٌ، اَرْسُلٌ اور "رَسول" کا اطلاق واحد جمع سب پر آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: لقدجاء کم رسول من انفسکم۔ رَسِلَ (س) سے اور کبھی اس سے ملائکہ بھی مراد ہوتے ہیں اور کبھی انبیاء بھی ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

فِيْ اِسْتِدْعَاءِ الْخِلَالَةِ وَالْغَسُوْلِ، فَلَمَّا عُدْتُ بِالْمُلْتَمَسِ، فِيْ اَقْرَبَ مِنْ رَجْعِ النَّفَسِ، وَجَدْتُ الْجَوَّ قَدْ خَلَا.

ترجمہ:۔ خلال اور غسول (صابن) کے طلب کرنے میں۔ پس جب لوٹا میں۔ مطلوبہ چیز کے ساتھ (بڑھے کی مطلوبہ چیز لیکر) سانس کی واپسی سے بھی زیادہ جلدی (فورا) تو میں نے فضاء کو خالی پایا۔

(۱) اِسْتِدْعَاءٌ: یہ مصدر ہے استفعال کا بمعنی دعا کی درخواست کرنا۔ مجرد (ن) سے ہے۔

(۲) اَلْخِلَالَةُ: بمعنی خالی ہونا۔ خَلَا یَخْلُوْ خُلُوًّا۔ از (ن)، مر تحقیقه.

(۳) عُدْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم ہے از (ن) عَوْدٌ مصدر سے بمعنی لوٹنا۔ اور یہ لوٹنا عام ہے چاہے قول سے رجوع ہو یا ذات سے رجوع ہو یا اپنے عزم وارادہ سے رجوع ہو۔

(۴) مُلْتَمِسٌ: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِلْتِمَاسٌ ہے بمعنی مانگنا، وطلب کرنا (مطلوب) اور یہ موقع میں حال کے ہے ای متلبسا بالملتمس بمعنی مطلوب۔

(۵) رَجْعَ: صیغہ ماضی۔ رَجَعَ (ض) رَجْعًا، رُجُوْعًا، رُجْعَانًا۔ بمعنی لوٹانا، لوٹنا۔ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۶) اَلنَّفَسُ: (بالتحریك) بمعنی سانس جو زندوں کے منہ سے آئے اور جائے جمع اَنْفَاسٌ.

(۷) وَجَدْتُ: صیغہ واحد متکلم از (ض) بمعنی پانا۔ اَلْوَجْدُ وَالْوِجْدَانُ مصدر ہیں۔

(۸) اَلْجَوُّ: بمعنی فضاء، خلاء. والجمع جِوَاءٌ، اَجْوَاءٌ یعنی آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ یا کشادہ میدان. یقال جوالبیت. گھر کا اندرونی حصہ۔ جوّ الماء۔ یعنی زمین کا وہ حصہ جو پانی کے لئے کھودا جائے۔

(۹) قَدْ خَلَا: صیغہ ماضی قریب۔ (ن) خُلُوًّا، وخَلَاءً بمعنی خالی ہونا۔

☆......☆......☆

وَالشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ قَدِ اجْفَلَا، فَاسْتَشَطْتُ مِنْ مَكْرِهِ غَضَبًا، وَاَوْغَلْتُ فِيْ اِثْرِهِ طَلَبًا، فَكَانَ كَمَنْ قُمِسَ فِي الْمَاءِ، اَوْ عُرِجَ بِهِ اِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ.

ترجمہ:۔ اور بڑھا اور بڑھیا جلدی سے جا چکے تھے۔ پس مشتعل ہو گیا میں ان کی دھوکہ سے از روئے غصہ کے (انکے دھوکہ دہی پر مجھے سخت غصہ آیا) اور تیزی سے چلا میں ان کے نقش قدم پر تلاش کرتے ہوئے، پس ایسے ہو گئے وہ جیسے کوئی ڈبو دیا گیا ہو پانی میں یا تو اٹھا لیا گیا ہو آسمان کی طرف۔

(۱) اَجْفَلَا: یہ اِجْفَالٌ مصدر ہے از افعال بمعنی تیزی سے بھاگنا۔ مجرد (ن، ض) سے ہے جَفْلًا وجُفُوْلًا۔ بمعنی بھاگنا، بدک جانا،

Maktaba Tul Ishaat.com

تیزی سے چلنا۔

(۲) فَاسْتَشْطتُ: صیغہ واحد متکلم از استفعال اِسْتِشْطَاطٌ مصدر سے بمعنی بہت زیادہ بھڑک اٹھنا، غصہ سے بھڑک اٹھنا۔ ور افروختہ ہونا۔ مجرد (ض) سے ہے بمعنی جل جانا۔ شَاطَ يَشِيطُ (ض) شَيْطًا و شِيَاطَةً و شَيْطُوطَةً مصدر ہیں۔

(۳) مَكْرٌ: مصدر ہے۔ مَكَرَ (ن) مَكْرًا، مکر وحیلہ۔ یا خفیہ طریقہ سے نقصان پہنچانا۔ قال تعالیٰ: ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين.

(۴) غَضَبًا: مصدر ہے از (س) بمعنی غصہ ہونا۔ مبغوض رکھنا، انتقام لینا۔ قال تعالیٰ: فباؤ بغضب علی غضب.

(۵) اَوْغَلْتُ: از افعال اِيْغَالٌ مصدر ہے بمعنی کسی کے پیچھے جانا۔ اور دوڑنا۔ جلدی کرنا، تیزی سے چلنا۔ یقال اوغل فی السیر ایغالا. جب کہ وہ تیز چلے، قدم تحقیقہ۔

(۶) اَثَرٌ: (بفتح همزه) بمعنی مطلق نشان۔ اور اِثْرٌ (بكسر الهمزة) بمعنی نشان قدم۔ اور اثر کے معنی حدیث سنت اور مدت کے بھی آتے ہیں والجمع آثار و آثور اور اَثَرٌ (محرکہ) کے معنی بھی نشان کے آتے ہیں۔

(۷) قُمِسَ: صیغہ ماضی مجہول۔ (ن، ض) قَمْسًا و قُمُوْسًا مصدر ہیں بمعنی پانی میں غوطہ لگانا، گھسنا۔ اور لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے (ڈبونا، ڈوب جانا) یہاں عبارت میں معروف و مجہول دونوں ہوسکتے ہیں۔

(۸) عُرِجَ: صیغہ ماضی مجہول۔ عُرُوْجٌ مصدر سے بمعنی بلندی پر جانا، اور چڑھنا۔ (ن، ض) عَرْجًا و عُرُوْجًا. کما فی القران: تعرج الملائكة والروح. عرج (س) بمعنی لنگڑا ہونا۔

(۹) عَنَانٌ: (بفتح العين) ماخوذ "عَنٌّ" سے ہے بمعنی ظاہر، بادل چونکہ بادل بھی ظاہر ہوتا ہے اور عَنَانَةٌ واحد ہے بمعنی بادل کا ٹکڑا یقال عنان السماء بمعنی آسمان کی بلندی یا آسمان کا وہ حصہ جو نظر آتا ہے و عَنَانُ الدَّارِ گھر کا کنارہ و عِنَانٌ (بكسر العين) بمعنی لگام۔ عَنَّ بمعنی سامنے دکھائی دینا (ض، ن) عَنًّا و عَنَنًا، عُنُوْنًا بمعنی دکھائی دینا، معلوم ہونا۔

(۱۰) اَلسَّمَاءُ: بمعنی آسمان، فضاء واسع یا ہر وہ چیز جو تم سے اوپر ہو۔ والجمع سَمٰوات، اُسْمِیٌّ، اُسْمِيَةٌ آتی ہیں۔ از (ن) بلند ہونا، و مرتفع ہونا۔ سَمَا يَسْمُوْ (ن) سُمُوًّا. بلند ہونا۔

تمت المقامة السابعة. بعون الله تعالیٰ

من خلون ۱۴/جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ

الموافق: ۲۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء

فی اشرف المدارس غلشن اقبال کراشي

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ الْمَعَرِّيَّةُ (۱)

''آٹھواں مقامہ معریہ ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

''اس مقامہ میں کل تیئیس (۲۳) اشعار ہیں، اس میں علامہ حریریؒ نے ایک خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کیا ہے، اور وہ صفت توریہ ہے۔ ''صفت توریہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک لفظ بیان کیا جائے جس کے دو معنی ہوں ایک معنی قریب ہوں دوسرا معنی بعید، تو قریب معنی اس سے مراد لئے جائیں''۔ نیز ایسے جملے لائے ہیں جو ذووجہین ہیں، قصہ صرف اتنا ہے کہ ابوزید سروجیؒ نے ایک لڑکے کو سوئی دی، اس سوئی کا ناکہ لڑکے سے ٹوٹ گیا لڑکے نے رہن کے طور پر ابوزید سروجی کے پاس سلائی رکھوائی، دونوں مقدمہ وہاں کے قاضی کے پاس لے گئے، وہاں ابوزید نے اپنا مقدمہ ایسے الفاظ میں پیش کیا جو سوئی پر بھی فٹ ہوسکے اور باندی پر بھی، مقدمہ تو سوئی لینے اور اس کے ناکہ توڑنے کا ہے، لیکن الفاظ باندی پر منطبق ہوتے ہیں، اسلئے گویا ظاہراً اس نے باندی کو لے جاکر غلط طریقہ سے اسے استعمال کیا۔ تو جواباً اس لڑکے نے جو اپنا بیان دیا وہ بھی ایسے الفاظ میں ہے کہ جو سلائی پر بھی فٹ ہوسکتے ہیں، اور غلام پر بھی، مقدمہ تو سلائی کا ہے کہ وہ رہن کے طور پر اس نے ابوزید کے پاس رکھا۔ لیکن الفاظ ایسے استعمال کئے کہ وہ غلام پر بھی صادق آرہے ہیں کہ وہ رہن میں رکھا گیا ہے، قاضی صاحب کو جب کچھ سمجھ میں نہ آیا، تو کہا کہ صحیح طریقہ سے وضاحت کرو، ورنہ چلے جاؤ چنانچہ لڑکا بڑھا اور سات شعروں میں اپنی وضاحت کردی کہ اس کی سوئی مجھ سے خراب ہوگئی تھی اور میں نے رہن کے طور پر اس کے پاس اپنی سلائی رکھوائی، میرے پاس اتنی رقم نہیں کہ اس کو سوئی کی قیمت ادا کرکے اپنی سلائی وصول کرلوں، اس سے مری مسکینی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ پھر بوڑھا آگے بڑھا اور نو اشعار میں اس نے اپنا مدعا بیان کیا کہ اگر گنجائش ہوتی تو میں ضرور اس کو سلائی واپس کردیتا، لیکن میری حالت اس سے بھی ناگفتہ بہ ہے۔ قاضی صاحب نے دونوں کی فصاحت بیانی سے متاثر ہوکر ایک دینار نکال کر انہیں دیا۔ تو بڈھے نے جھپٹ کر لے لیا اور کہا کہ قاضی صاحب نے ہم پر جو احسان کیا ہے، اس کے عوض میں آدھا تو میرا ہے، اور باقی آدھا تاوان کے طور پر میرا ہے، اور لڑکے سے کہا کہ اپنی سلائی لے لو۔ تو گویا لڑکے کو سلائی کے علاوہ کچھ نہ ملا، تو قاضی صاحب نے دوبارہ اپنی طرف سے کچھ ریزگاری دیکر رخصت کیا، پھر قاضی صاحب کو خیال آیا کہ شاید یہ دھوکہ ہو، اسلئے دوبارہ انہیں بلوایا۔ اور ان سے حقیقت حال پوچھی تو بڈھے نے سات شعروں میں اس کا جواب دیا کہ میں ابوزید سروجی ہوں اور یہ

Maktaba Tul Ishaat.com

میرا بیٹا ہے، کہ میں اس طرح کا فریب دیکر لوگوں سے رقم وصول کرتا ہوں، تو قاضی صاحب نے تنبیہ کی، تو ابوزید قاضی سے آئندہ دھوکہ نہ دینے کا وعدہ کر کے رخصت ہوا۔

☆......☆......☆

اَخبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ: رَأَيْتُ مِنْ اَعَاجِيْبِ الزَّمَانِ، اَنْ تَقَدَّمَ خَصْمَانِ، اِلٰى قَاضِى مَعَرَّةِ النُّعْمَانِ.

ترجمہ:۔ خبر دی ہے حارث بن ہمام نے: اس نے کہا کہ دیکھا میں نے زمانہ کے عجائبات میں سے (زمانے کے عجیب غریب واقعات میں سے ایک یہ واقعہ دیکھا) کہ دو جھگڑا کرنے والے معرۃ النعمان کے قاضی کے پاس آئے (یا شہر معرہ کے قریب ہے کو وہ نعمان کے اس کے قاضی کے پاس حاضر ہوئے)۔

(۱) اَلْمَعَرِّيَّة: یہ ملک شام میں ایک شہر "معرة النعمان" کا نام ہے۔

(۲) اَعَاجِيْبُ: یہ اُعْجُوْبَةٌ کی جمع ہے یعنی وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے۔ ای مايتعجب منه ويستعظم. مجرد (از س)۔

(۳) تَـقَـدَّمَ: صیغہ ماضی معروف از تفعل بمعنی مقدم ہونا، آگے ہونا۔ جو تأخر کی ضد ہے اور تقدیم تفعیل سے بمعنی آگے کرنا۔ واز (ن) قُدُوْمًا مُقَدَّمًا قَدِيْمًا بمعنی سبقت کرنا۔ از (س) سے بمعنی جرأت وبہادری کرنا. قَدُمَ (ك) قَدَامَةً بمعنی قدیم پرانا ہونا، قَدِمَ بمعنی لوٹنا۔

(۴) خَـصْـمَـان: یہ تثنیہ ہے خَصْمٌ کا بمعنی لڑنے والا، جھگڑا کرنے والا. والجمع خُصُوْمٌ، خِصَامٌ، اَخْصَامٌ. (ض) خَصْمًا مصدر ہے بمعنی جھگڑا کرنا۔ (خصومت میں غالب آنا)۔ اور کبھی جمع تثنیہ اور مؤنث کیلئے واحد کا ہی صیغہ استعمال کرتے ہیں۔

(۵) قَاضِى: بمعنی حاکم شرعی۔ والجمع قُضَاةٌ، قَاضُو، قُضَاءٌ. قَضَايَقْضِىْ (ض) قَضَاءً بمعنی فیصلہ کرنا، حکم کرنا۔

(۶) مَعَرَّةُ النُّعْمَان: یہ دو جگہ آئے ہیں۔ (۱) معرۃ ایک شہر کا نام ہے شام کے شہروں میں سے اور یا نعمان۔ ایک یہاں پہاڑ کا نام ہے جس کی شہر معرہ کے قریب ہونے کی وجہ سے اضافت کر دی گئی۔ اور بعض کہتے ہیں نعمان یہ نعمان بن المنذر الغسانی کی طرف منسوب ہے اس لئے کہ وہ اس جگہ سے گذر رہے تھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ بغداد کے قریب ایک شہر ہے جو نعمان بن منذر غسانی کی طرف منسوب ہے۔

☆......☆......☆

اَحَدُهُمَا قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الْاَطْيَبَان، وَالْاٰخَرُ كَاَنَّهٗ قَضِيْبُ الْبَانِ. فَقَالَ الشَّيْخُ اَيَّدَاللّٰهُ الْقَاضِى، كَمَا اَيَّدَ بِهِ الْمُتَقَاضِىْ.

ترجمہ:۔ ان میں سے ایک کا تحقیق کہ جاتی رہیں اس سے دونوں عمدہ چیزیں (لذت اکل و جماع یا جوانی، گویا وہ بڈھا ہو گیا) اور دوسرا وہ گویا بان درخت کی شاخ تھا (نوجوان تھا) پس بڈھے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے قاضی کی۔ جیسا کہ مدد پہنچتی ہے اس قاضی کے ذریعہ سے طالب حق کو۔

(۱) اَحَدٌ: کی جمع آحاد ہے اور واحد کی جمع وُحْدَانٌ، اُحْدَانٌ. اور احد بمعنی یکتا جس کی کوئی نظیر نہ ہو اصل میں یہ وحد تھا واؤ کو ہمزہ سے

Maktaba Tul Ishaat.com

بدل لیا گیا ہے۔وَحَدَ یَحِدُ(ض)وَحْدًا،وَحْدَةً،حِدَةً مصادر ہیں (ک) سے بھی آتا ہے۔

(۲)ذَهَبَ: صیغہ ماضی معروف از (ف) الذهب مصدر سے بمعنی جانا، چلنا، سیر کرنا، گذرنا۔ ذَهَابًا، ذُهُوْبًا، مَذْهَبًا مصادر ہیں۔ اذهب لے جانا، اذهاب مصدر سے افعال۔ ذهب سونے سے ملمع کرنا۔

(۳)اَلْاَطْيَبَانِ: یہ تثنیہ ہے اَطْيَب کا جمع اَطَايِبُ۔ مؤنث طوبیٰ جمع طُوبِيَاتٌ یہ اسم تفضیل ہے بمعنی شیریں تر ہونا، یا لذیذ تر ہونا اور ذهب الاطيبان (یعنی پیر فرتوت سے یہ چیزیں جاتی رہی ہیں) سے مراد یہاں پر یا کھانا اور جماع ہے یا نیند اور جماع ہے یا بھوک اور پیاس اور اطیب (ض) سے بھی آتا ہے۔ طِيْبًا، طَابًا، طِيْبَةً، تَطْيَابًا مصدر ہیں۔ يقال طابت النفس نفس کا انشراح ہونا۔ طَابَ عَيْشُه اسودہ حال ہونا۔

(۴)قَضِيْبٌ: بمعنی کٹی ہوئی شاخ (ض) قَضْبًا مصدر ہیں بمعنی کاٹنا قطع کرنا۔ والجمع قُضْبَانٌ وقِضْبَانٌ. كماقال تعالىٰ: وانبتنا فيها حبا وعنبا وقضبا.

(۵)اَلْبَان: معتدل القد، نرم قسم کا لانبا ایک درخت کا نام ہے۔ یہ ایک مشہور درخت ہے جسکے پتے بید کے پتے کی طرح ہوتے ہیں اور اس کے پھل سے خوشبودار تیل نکلتا ہے۔ اور بوجہ طویل ہونے کے اس سے جوانی، خوبی، راستی قد، کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور اسی سے تشبیہ دیکر معشوق کے قد وقامت کی طرف اشارہ ہوتا ہے اس کا واحد بانة آتا ہے اور اس سے مراد مرد کی قوت رجولیت ہے اس کے معنی (سرو، بکائن، آزاد درخت)۔

(۶)اَيَّدَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر "تَاْيِيْدٌ" ہے بمعنی مدد کرنا، طاقت دینا۔ قوت دینا۔

(۷)اَلْقَاضِي: بمعنی فیصلہ کرنے والا (ض) حاکم شرعی، القاضی. هو الحاكم الشرعي.

(۸)اَلْمُتَقَاضِي: صیغہ اسم فاعل از تفاعل بمعنی حق کو طلب کرنے والا، تقاضہ کرنا والا۔ اپنا حق. المتقاضي. اى الذى يطلب من القاضي قضاء دعوته على خصمه.

☆......☆......☆

اِنَّهُ كَانَتْ لِيْ مَمْلُوْكَةٌ رَشِيْقَةُ الْقَدِّ، اَسِيْلَةُ الْخَدِّ، صَبُوْرٌ عَلَى الْكَدِّ، تَخُبُّ اَحْيَانًا كَالنَّهْدِ، وَتَرْقُدُ اَطْوَارًا فِي الْمَهْدِ.

ترجمہ:۔ تحقیق کہ شان یہ ہے (جناب! واقعہ یہ ہے) کہ میری ایک لونڈی تھی جو معتدل القامت (لطیف عمدہ قد والی) تھی کتابی چہرہ (نرم رخسارہ) تھا (یا منجھا ہوا چہرہ تھا) صبر کرنے والی تھی مشقت پر۔ (تکلیف برداشت کرتی تھی) دوڑتی تھی وہ کبھی تیز رو گھوڑے کی طرح۔ اور سوتی تھی وہ کبھی (بسا اوقات) گہوارے میں (سوئی دان میں)۔

(۱)اِنَّهُ كَانَتْ لِيْ: یہاں سے وہ اوصاف شروع ہوتے ہیں جو ایک لونڈی اور سوئی میں پائے جاتے ہیں لیکن اصل معاملہ سوئی کے متعلق ہے اس کو اس انداز سے بیان کیا ہے جس سے لونڈی کا شبہ ہوتا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) مَمْلُوْکَۃٌ: بمعنی لونڈی۔ یہاں اس سے مراد سوئی ہے۔ اور یہاں سے غلام اور جاریہ کے اوصاف شروع کرتے ہیں لیکن حقیقت میں سوئی اور سلائی کی صفات کا بیان کرنا مقصود ہے۔

(۳) رَشِیْقَۃٌ: بمعنی پاکیزہ، خوب صورت، عمدہ اور سید حاقد کے بھی آتے ہیں۔ رَشُقَ (ك) رَشَاقَۃً بمعنی خوب صورت ہونا پاکیزہ ہونا۔

(۴) اَلْقَدُّ: انسان کا قد و قامت۔ والجمع اَقُدٌّ، قُدُوْدٌ، قِدَادٌ، اَقِدَّۃٌ. (ن) قَدًّا مصدر ہے بمعنی کاٹنا، چیرنا۔ مقدار قامت انسان۔ قدۃ بمعنی ہر چیز کا ٹکڑا، لوگوں کا گروہ، فرقہ. قال تعالیٰ: طرائق قددا.

(۵) اَسِیْلَۃٌ: بمعنی لمبا و نرم، سیدھا، دراز اور چکنا۔ یا وہ چہرہ جو کتابی ہو۔ اَسُلَ اَسَالَۃً (ك،ن) و اَسِلَ (س) اَسَلًا. اور اَسِیْلَۃٌ صیغۂ صفت ہے اس کی مؤنث اَسِیْلَۃٌ ہے۔

(۶) اَلْخَدُّ: بمعنی رخسارہ، گال، چہرہ۔ والجمع خُدُوْدٌ. از (ن) خَدًّا مصدر ہے بمعنی پھاڑنا، اثر کرنا۔ اُخْدُوْدٌ (مستطیل گڑھا) لمبا گڑھا۔ قالِ تعالیٰ: قتل اصحاب الاخدود. جمع الجمع اَخَادِیْدُ آتی ہے۔

(۷) صَبُوْرٌ: صیغۂ مبالغہ ہے "صابر" کا بمعنی بہت زیادہ صبر کرنے والا/ والی، بردبار. کما فی الحدیث: اللھم اجعلنی صبورا. صَبَرَ (ض) صَبْرًا مصدر ہے اس کی جمع صبر آتی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

(۸) اَلْکَدُّ: مصدر ہے از (ن) بمعنی مشقت میں ڈالنا۔ یا مشقت اٹھانا۔

(۹) تَخُبُّ: صیغۂ مضارع واحد مؤنث غائب۔ از (ن) خَبًّا مصدر ہے بمعنی تیزی سے دوڑنا یا جلدی سے چلنا خَبًّا، خَبَبًا۔ مصادر ہیں۔

(۱۰) اَحْیَانًا: اس کا واحد حِیْنٌ ہے بمعنی وقت اور اس کی جمع الجمع اَحَایِیْنُ آتی ہے (ض) بمعنی وقت کا آنا۔

(۱۱) اَلنَّھْدُ: مصدر ہے بمعنی ابھری ہوئی چیز (بلند چیز) شیر درندہ، عمدہ، نہایت خوب صورت خوب موٹا تازہ گھوڑا، (عمدہ گھوڑا) نُھُوْدٌ جمع ہے۔ نَھُدَ (ك) نُھُوْدًا و نُھُوْدَۃً.

(۱۲) تَرْقُدُ: صیغۂ مضارع معروف. رُقُوْدٌ مصدر سے از (ن) بمعنی سونا۔ رَقْدًا، رِقَادًا، رُقُوْدًا. مصادر ہیں۔ والجمع رُقُوْدٌ. قال تعالیٰ: وتحسبھم ایقاضا وھم رقود۔ (الکھف)

(۱۳) اَطْوَارًا: یہ جمع ہے طور کی بمعنی قدر، حد، مال، پیٹ، کبھی کبھی، اندازہ. وفی القران: وقدخلق لکم اطوارا.

(۱۴) اَلْمَھْدُ: بمعنی گہوارہ، پست زمین. والجمع مُھُوْدٌ. مَھَدَ (ف) مَھْدًا. بمعنی بچھونا۔ کنایہ ہے سوئی دان میں رکھنے وقت فراغت کے بعد۔ اس سے مراد "تلے دانی" ہے جس میں سوئی رکھتے ہیں۔

☆......☆......☆

وَتَجْذِفِی تَمُّوْزَ مَسَّ الْبَرْدِ، ذَاتُ عَقْلٍ وَعِنَانٍ. وَحَدٍّ وَسِنَانٍ، وَ کَفٍّ بِبَنَانٍ، وَفَمٍ بِلَا اَسْنَانٍ.

ترجمہ:۔ اور پاتی تھی وہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈک یا سوہان پر رگڑی جاتی تھی (تاکہ اس کا زنگ دور ہو جائے) اور عقل والی (گرہ) اور

Maktaba Tul Ishaat.com

لگام والی تھی (دھاگے والی) اور تیز نوک (دھار) والی تھی۔ اور ہتھیلی والی تھی مع پوروں کے (یا لوگوں کی ہتھیلی میں رہنے والی تھی یا سیتے وقت سوئی ہتھیلی میں رکھنی ہوتی ہے اور منہ والی بغیر دانتوں کے تھی (منہ والی تھی بغیر دانتوں) کنایہ ہے شرم وحیاء سے۔

(۱) تَجِدُ: صیغہ مضارع (ض) وَجدًا، وَجْدَةً، وُجُوْدًا، وِجْدَانًا، وَاجْدَانًا. ہیں بمعنی پانا۔

(۲) تَمُوْز یا تَمُّوْز: بمعنی شمسی سال کا ساتواں مہینہ (جولائی) ہے، جس میں گرمی نہایت شدت سے پڑتی ہے جو ۳۱ دن کا ہوتا ہے۔ یا یہ فارسی مہینوں سے ایک مہینہ کا نام ہے جس میں نہایت گرمی پڑتی ہے۔ یا رومی زبان کے ایک مہینہ کا نام ہے۔

(۳) مَسَّ: صیغہ ماضی از (ن، س) مَسًّا، مَسِیْسًا، مَسِیْسٰی۔ مصادر ہیں۔

(۴) عِنَانٌ: (بکسر العین) بمعنی لگام والجمع اَعْنِیَةٌ، وَعِنَنٌ. اس سے مراد دھاگہ (تاگہ)۔

(۵) حَدٌّ: بمعنی تلوار کی دھار، تیزی، اور کسی چیز کی انتہاء، اور سزا کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہے یہاں مراد اول ہے۔

(۶) سِنَانٌ: (بکسر السین) بمعنی نیزے کا پھل (نوک) والجمع اَسِنَّةٌ۔ از (ن) بمعنی تیز کرنا، اور جاریہ اور سوئی میں دھار اور تیزی میں مناسبت ظاہر ہے۔

(۷) کَفٌّ: یہاں تنوین تعظیم کیلئے ہے بمعنی ہاتھ یا ہتھیلی مع انگلیاں والجمع اَکُفٌّ، و کُفُوْفٌ و کُفٌّ.

(۸) بِبَنَانٍ: یہاں اول میں ''باء'' مع کے معنی میں ہے اور بنان کے معنی پورے، انگلیوں کے اطراف کے ہیں اور انگلیوں کے معنی بھی آتے ہیں اس کا واحد بَنَانَةٌ جمع بَنَانَاتٌ. قال تعالیٰ: بَلٰی قادرین علٰی ان نسوی بنانه.

(۹) فَمٌ: بمعنی منہ۔ (بفتح الفاء وضمها و کسرها) یہ اصل میں ''فَوْهٌ'' تھا اور اس کا تثنیہ فَمَانِ، اور فَمَوَانِ، وفَمْیَانِ ہے اس کی جمع افواہ ہے اور باعتبار اصل وضع کے اور اَفْمَامٌ اور نسبت کیلئے فَمَوِیٌّ اور فَمِیٌّ کہتے ہیں۔ مراد اس سے سوئی کا سوراخ ہے۔

(۱۰) اَسْنَانٌ: یہ جمع سِنٌّ کی بمعنی دانت والجمع اَسِنَّةٌ، وَاَسُنٌّ اور جاریہ اور دانت کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ بلا اسنان سے کنایہ ہے شدت حیاء سے کہ وہ حیاء کی وجہ سے زور سے نہیں ہنستی گویا اس کے دانت ہی نہیں ہیں۔

☆......☆......☆

تَلْدَغُ بِلِسَانٍ نَضْنَاضٍ، وَتَرْفُلُ فِیْ ذَیْلٍ فَضْفَاضٍ، وَتُجْلٰی فِیْ سَوَادٍ وَبَیَاضٍ، وَتُسْقٰی وَلٰکِنْ مِنْ غَیْرِ حِیَاضٍ.

ترجمہ:۔ جو ڈستی تھی ہلنے والی زبان سے (زبان ہلا ہلا کر ڈستی تھی یعنی عاشق بنا لیتی تھی) اور ناز سے چلتی تھی وہ کشادہ دامن میں (لمبے دھاگے میں) اور نمودار ہوتی تھی وہ سیاہی اور سفیدی میں (یعنی سیاہ دھاگہ، یا سیاہ کپڑا، یا سفید دھاگہ یا سفید کپڑا) اور سیراب کی جاتی تھی اور حوض کے پانی کے علاوہ (بغیر حوض کے سیراب کی جاتی تھی) یعنی سوئی بنانے والا اس کو آگ سے نکال کر پانی میں ڈبوتا ہے نہ کہ حوض میں۔

(۱) تَلْدَغُ: یہ لَدْغٌ مصدر سے از (ف) بمعنی کاٹنا ڈسنا۔ مؤنث لَادِغَةٌ ہے جمع لُدَّغٌ.

(۲) نَضْنَاضٌ: اور نَضْنَاضَةٌ۔ یہ دونوں صیغہ صفت ہے بمعنی سانپ جو اپنی زبان کو خوب نکال کر ہلائے یا وہ سانپ جو ایک جگہ نہ

Maktaba Tul Ishaat.com

ٹھہرے اور وہ سانپ جس کا کاٹا ہوا فوراً مر جائے۔ یقال: نَضْنَضَ لِسَانُهُ۔ اس نے اپنی زبان کو حرکت دی۔
(۳)تَرْفُلُ: صیغہ مضارع، رَفَلَ(ن) رَفْلًا، رُفُوْلًا، رَفَلَانًا۔ مصدر ہیں بمعنی ناز و تکبر سے چلنا۔
(۴)ذَيْلٌ: بمعنی دامن۔ والجمع اَذْيَالٌ، ذُيُوْلٌ، اَذْيُلٌ، اور ذَيْلًا مصدر ہے از(ض) بمعنی دامن لمبا ہونا۔
(۵)فَضْفَاضٌ: بمعنی بہت زیادہ وسیع ہونا۔ چاہے وسعت ثوب ہو یا وسعت معیشت ہو۔ یہاں ذیل فضفاض سے مراد لمبا دھاگہ ہے (خیط طویل) فَضْفَضَ۔ از باب بَعْثَرَ۔
(۶)تَجْلِّي: صیغہ مضارع۔ از افعال ظاہر کرنا۔ جَلَا يَجْلُوْ (ن) جَلَاءً، و جَلْوًا مصدر ہیں بمعنی ظاہر کرنا، یا ظاہر ہونا۔
(۷)سَوَادٌ: بمعنی سیاہی، جو سفیدی کی ضد ہے سَوِدَ(س) سَوْدًا و سَوَادًا بمعنی سیاہ ہونا۔
(۸)بَيَاضٌ: بمعنی سفیدی۔ جو سیاہی کی ضد ہے۔ بَاضَ يَبِيْضُ (ض) بَيْضًا بمعنی سفیدی میں غالب آنا۔ اور "بیاض" اور "سواد" سے مراد یہ ہے کہ یہ سوئی کبھی کالے دھاگہ یا سیاہ کپڑے میں اور کبھی سادہ کپڑے یا دھاگہ میں ظاہر ہوتی ہے۔
(۹)تُسْقِيْ: صیغہ مضارع از(ض) بمعنی سیراب کرنا۔ سَقْيًا مصدر ہے۔ کقوله تعالیٰ: وسقاهم ربهم شرابا طهورا.
(۱۰)حِيَاضٌ: یہ جمع ہے حوض کی۔ بمعنی مجتمع الماء اس کی جمع اَحْوَاضٌ، حِيَضَانٌ بھی آتی ہیں از(ن) حَوْضًا مصدر ہے بمعنی کنواں بنانا۔

☆......☆......☆

نَاصِحَةٌ خُدَعَةٌ، خُبَأَةٌ طُلَعَةٌ، مَطْبُوْعَةٌ عَلَى الْمَنْفَعَةِ، وَمِطْوَاعَةٌ فِي الضِّيْقِ وَالسَّعَةِ، اِذَا قَطَعْتَ وَصَلَتْ.

ترجمہ:۔ وہ خیر خواہی کرنے والی ہے (سینے والی) اور بہت دھوکہ دینے والی ہے (یعنی اوپر کے ابرے کو سیتی ہے اور استر کو چھوڑ دیتی ہے) اور بہت چھپنے والی ہے (شرمیلی) اور بہت ظاہر ہونے والی ہے، پیدا کی گئی (بنائی گئی) ہے فائدے کے اوپر (نفع کی خاطر) اور تابعدار ہے تنگی اور فراخی میں (ہر حال میں تابعدار مطیع ہے) یعنی کپڑے میں دخول کے وقت چاہئے کپڑا موٹا ہو یا باریک) جب تو قطع تعلق کرے تو وہ اچھا سلوک کرتی ہے۔ (اگر سوئی ہے تو جب تو کپڑا پھاڑ دے تو وہ سی دیتی ہے)۔
(۱)نَاصِحَةٌ: صیغہ اسم فاعل واحد مؤنث۔ از(ف) بمعنی نصیحت خیر خواہی کرنے والی، خالص محبت کرنا۔ یہ جاریہ کی اعتبار سے ہے یا سینے والی سوئی کے اعتبار سے ہے۔
(۲)خُدَعَةٌ: بمعنی بہت زیادہ مکار، بہت دھوکہ دینا، خَدَعَ(ف) خَدْعًا، خِدْعًا بمعنی دھوکہ دینا، فریب دینا۔ اور سوئی کا فریب یہ ہے کہ استر کو چھوڑ کر محض ابرے کو سی دیتی ہے۔
(۳)خُبَأَةٌ: یہ فعلۃ کے وزن پر بمعنی بہت زیادہ چھپنے والی چیز خَبَأَ يَخْبَأُ(ف) خَبْأً مصدر ہے بمعنی چھپانا، پوشیدہ کرنا یعنی سوئی سینے کی حالت میں کپڑوں کے اندر چھپ جاتی ہے یا اگر "خُبَأَة" کے معنی لڑکی کے، لئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ بھی گھر میں چھپی بیٹھی رہتی ہے۔
(۴)طُلَعَةٌ: یہ فعلۃ کے وزن پر بمعنی بہت زیادہ ظاہر ہونے والی، نکلنے والی، از(ف)۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵)مَطْبُوْعَةٌ: صیغہ اسم مفعول کا واحد مؤنث ڈھالی گئی۔ طُبِعَ عَلَيْهِ بمعنی مہر لگائی، بند کیا۔ طَبَعَ (ف)طَبْعًا و طَبِيْعَةً بمعنی فطرت والجمع طبائع.

(٦)اَلْمَنْفَعَةُ: یہ نَفَعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جس سے نفع حاصل کیا جائے والجمع منافع. از(ف)۔

(۷)مِطْوَاعَةٌ: بمعنی بہت تابعدار، اور یہ "طوعٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی اطاعت کرنا۔ از(ن) اطاعت کرنا. كقوله تعالىٰ: وله اسلم من فی السمٰوات والارض طوعا و كرها.

(۸)اَلضِّيْقُ: (بالکسر) بمعنی تنگی۔ یہ وسعت کی ضد ہے از(ض) ضَيْقًا مصدر ہے بمعنی تنگ ہونا۔ اور "الضيقُ و السعةُ" سے مراد موٹا کپڑا ہے۔

(۹)اَلسَّعَةُ: مصدر ہے بمعنی کشادگی۔ وَسِعَ(س) يَسَعُ سَعَةً وَسِعَةً بمعنی وسیع ہونا۔ یہ ضیق کی ضد ہے۔

(۱۰)قَطَعَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب از(ف) قَطْعٌ مصدر سے بمعنی قطع کرنا، یا قطع تعلق کرنا۔

☆......☆......☆

وَمَتَى فَصَلْتَهَا عَنْكَ انْفَصَلَتْ، وَطَالَمَا خَدَمَتْكَ فَجَمَّلَتْ، وَرُبَمَا جَنَتْ عَلَيْكَ فَأَلَمَتْ وَمَلْمَلَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْفَتَى اسْتَخْدَمَنِيْهَا لِغَرَضٍ.

ترجمہ:۔ اور جب تو جدا کرنا چاہے تو اس کو تو وہ جدا ہو جاتی تھی (جب سوئی دان میں رکھنا چاہے تو جدا ہو جاتی) اور بہت سے اوقات ایسی خدمت گذاری کی اس نے تیری پس بہت اچھی کی (بہت اچھا سیا) اور اگر جنایت کرتی ہے تجھ پر پس تجھے رنجیدہ اور بے قرار کرتی ہے (اگر سوئی لیتے وقت ہاتھ کو زخمی کر دیتی ہے) اور بے شک کہ اس جوان نے خدمت کیلئے مانگ لیا اس کو مجھ سے اپنی کسی ضرورت کیلئے۔

(۱)فَصَلْتَهَا: صیغہ واحد مذکر حاضر ماضی معروف یہ فَصْلٌ مصدر سے ہے بمعنی جدا کرنا از(ض)۔

(۲)اِنْفَصَلَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب از انفعال مصدر اِنْفِصَالٌ ہے بمعنی جدا ہونا۔

(۳)خَدَمَتْكَ: صیغہ واحد مؤنث غائب از(ن،ض) بمعنی خدمت کرنا، کام کرنا۔ خِدْمَةٌ مصدر از(ض) و خَدْمَةٌ بھی مصدر ہے۔ خَادِمٌ جمع خُدَّامٌ وَخَدَمٌ ہیں۔

(۴)جَمَّلَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی از تفعیل بمعنی خوب صورت و جمیل بنانا، یا اچھا کرنا۔ مصدر تَجْمِيْلٌ بمعنی اچھا کام کرنا۔ مجرد(ک) سے جَمَالًا مصدر ہے بمعنی جمیل ہونا۔ خُلق میں اچھا ہونا۔

(۵)جَنَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی (ض) جِنَايَةٌ مصدر سے بمعنی گناہ کرنا۔

(٦)فَاَلَمَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از افعال اِيْلَامٌ مصدر سے بمعنی تکلیف دینا، غمگین کرنا۔ اور یہ "اَلَمٌ" سے ماخوذ ہے اَلِمَ(س) اَلَمًا بمعنی تکلیف والا ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) مَلْمَلْتُ: بعثرت کے وزن پر ہے، اور "مَلٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی بے قرار کرنا، اور یہی معنی یہاں مراد ہے۔
(۸) اِسْتَخْدَمْتُهَا: استخدم صیغہ ماضی معروف واحد مذکر از استفعال اِسْتِخْدَامٌ مصدر سے بمعنی خدمت پر دینا یا خدمت پر مانگنا۔ یہاں ثانی مراد ہے یعنی خدمت طلب کرنا۔ "س، ت" طلب کیلئے ہے از افعال مصدر اِخْدَامٌ بمعنی خدمت کیلئے دینا۔
(۹) لِغَرَضٍ: ای لحاجة والجمع اَغْرَاضٌ. غَرِضَ اِلَيْهِ غَرَضًا (س) بمعنی مشتاق ہونا۔

☆......☆......☆

فَاَخْدَمْتُهُ اِيَّاهَا بِلَا عِوَضٍ، عَلٰى اَنْ يَجْتَنِيَ نَفْعَهَا، وَلَا يُكَلِّفَهَا اِلَّا وُسْعَهَا، فَاَوْلَجَ فِيْهَا مَتَاعَهُ، وَاَطَالَ بِهَا اِسْتِمْتَاعَهُ.

ترجمہ: پس میں نے خدمت کیلئے دیدی (خادمہ بنادی) اس کو بغیر کسی عوض کے اس شرط پر کہ وہ نفع حاصل کرے گا وہ اس کا (لونڈی کا) اور نہ تکلیف دے گا اس کو (لونڈی یا سوئی کو) مگر اس کی طاقت کے موافق۔ پس داخل کیا اس نوجوان نے اپنے سامان کو اس میں (لونڈی میں) (دھاگے کو یا ذکر کو) اور لمبا کیا اس کے ساتھ فائدہ اٹھانے کو (اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا) دیر تک اس سے فائدہ حاصل کرتا رہا اگر عورت ہے تو جماع مراد ہے۔

(۱) اَخْدَمْتُهُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از افعال اِخْدَامٌ مصدر بمعنی خدمت کیلئے دینا۔
(۲) عِوَضٌ: بمعنی بدلہ والجمع اَعْوَاضٌ. عَاضَ يَعُوْضُ (ن) عَوْضًا، عِيَاضًا بمعنی بدلہ دینا، عوض دینا۔ اور تفعل سے تعوض کے معنی ہے عوض لینا۔
(۳) يَجْتَنِيْ: یہ اِجْتِنَاءٌ مصدر سے از افتعال بمعنی میوہ توڑنا (میوہ چننا) (ض) جِنَايَةٌ بمعنی جرم کرنا۔ جَنٰى يَجْنِيْ (ض) جَنْيًا بمعنی میوہ توڑنا۔ اس سے مراد نفع اٹھانا۔
(۴) لَا يُكَلِّفُ: یہ تکلیف مصدر سے از تفعیل بمعنی کسی کو مکلف بنانا، تکلیف دینا۔
(۵) وُسْعَهَا: محرکة. (بفتح الواؤ و کسرها وضمها)۔ بمعنی طاقت، قدرت، وَسِعَ (س) وسیع ہونا۔
(۶) اَوْلَجَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ از افعال اِيْلَاجٌ مصدر سے بمعنی داخل کرنا۔ مجرد (ن) سے ہے بمعنی داخل ہونا۔
(۷) مَتَاعٌ: بمعنی سامان جس سے نفع حاصل کرتے ہیں، اسباب الدنیا. والجمع اَمْتِعَةٌ وجمع الجمع اَمَاتِعُ، وَاَمَاتِيْعُ (ف) سے۔ سوائے سونا چاندی کے (چاہے کم ہو یا زیادہ) قال تعالیٰ: وما الحیوة الدنیا فی الآخرة الا متاع.
(۸) اَطَالَ: از افعال صیغہ واحد مذکر غائب۔ "اِيْطَالٌ" مصدر سے بمعنی لمبا کردینا، دراز کرنا۔ طَوْلٌ سے ماخوذ ہے مجرد از (ن) بمعنی لمبا ہونا۔
(۹) اِسْتِمْتَاعٌ: یہ مصدر از استفعال بمعنی نفع اٹھانا "س، ت" طلب کیلئے ہے مجرد مَتَعَ از (ف)

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

ثُمَّ اَعَادَ هَا اِلَیَّ وَقَدْ اَفْضَاهَا، وَبَذَلَ عَنْهَا قِیْمَةً لَا اَرْضَاهَا. فَقَالَ الْحَدَثُ: اَمَّا الشَّیْخُ فَاَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا، وَاَمَّا الْاِفْضَاءُ فَفَرَطَ عَنْ خَطَاءٍ.

ترجمہ:۔ پھر واپس کیا نوجوان نے اسکو (لونڈی کو) میری طرف۔ اس حال میں کہ مفضاۃ کر دیا تھا۔ (یعنی اس کے سوراخ کو توڑ دیا تھا یا بکارت زائل کر دی تھی) اور خرچ کیا اس نے اس کے بدلے میں ایسی قیمت کو کہ جس کو میں پسند نہیں کرتا ہوں یعنی (اتنی قیمت پر میں راضی نہیں ہوں) پس کہا نوجوان نے بہر حال بوڑھا قطاء سے بھی زیادہ سچا ہے لیکن افضاء غلطی سے صادر ہوا ہے۔

(۱) اَعَادَ: یہ صیغہ ماضی از افعال اِیْعَادٌ، و اِعَادَةٌ مصدر سے بمعنی لوٹانا۔ اور یہ "عَوْدٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی لوٹنا از (ن)۔

(۲) اَفْضَاهَا: صیغہ ماضی از افعال یہ "مُفْضَاةٌ" سے مشتق ہے بمعنی دو راستوں کو ایک کرنا۔ اور وسیع کرنا، یا چوڑا کرنا۔ یقال: اِمْرَاَةٌ مُفْضَاةٌ یعنی وہ عورت جس کے دونوں پیشاب و پاخانہ کے مقام ایک ہو گئے۔ یہاں پر مراد سوئی کا سوراخ وغیرہ توڑ دینا۔ مجرد فَضْوًا (ن) بمعنی وسیع ہونا۔ اور افعال سے بمعنی لازمی بھی آتا ہے یعنی چوڑا ہونا۔ اور یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، یقال: وافضی الیها. ای وصل و دخل.

(۳) بَذَلَ: صیغہ ماضی از (ن) بَذْلًا مصدر ہے بمعنی خرچ کرنا۔

(۴) قِیْمَةٌ: یہ قام کا اسم نوع ہے بمعنی قیمت اور اس کی جمع قِیَمٌ آتی ہے۔

(۵) اَرْضَاهَا: صیغہ واحد متکلم مضارع رَضِیَ (س) سے ہے۔

(۶) اَلْحَدَثُ: (محرکة) بمعنی نوجوان والجمع اَحْدَاثٌ، و حُدْثَانٌ. حَدَثَ (ن) حَدْثًا، و حُدُوْثًا، و حَدَاثَةً مصادر ہیں نصر سے بمعنی حادث ہونا، یا واقع ہونا۔ اور کرم سے حادث ہونا، نیا ہونا۔ جو ضد ہے قدیم کی۔

(۷) اَلْقَطَا: یہ ایک پرندہ ہے جو سچ میں ضرب المثل ہے۔ اُڑتا ہے اور چیختا ہے، تو یہ قطا قطا کہتا ہے یا یہ خود اپنا نام لیتا ہے یا ہمیشہ یہ پرندہ پانی دیکھ کر قطا قطا بولتا ہے، اور اس معاملہ میں یہ ہمیشہ سچا اترتا ہے۔ جس کو عرب قبائل سنکر یہ سمجھ لیتے تھے کہ اس جگہ پانی ہے، اور یہ بات بالکل واقعہ کے مطابق ہوتی تھی اس وجہ سے یہ مثل سچ بولنے میں مشہور (ضرب المثل) ہو گئی. قَطَا یَقْطُوْ (ن) سے بمعنی چال میں ثقیل ہونا (ای ثقل فی المشی).

(۸) فَرَطَ: از (ن) بمعنی سبقت لے جانا، آگے بھیجنا، فَرْطًا، فُرُوْطًا مصدر ہیں۔

☆......☆......☆

وَقَدْ رَهَنْتُهُ عَنْ اَرْشِ مَا اَوْهَنْتُهُ، مَمْلُوْكًا لِیْ مُتَنَاسِبَ الطَّرَفَیْنِ. مُنْتَسِبًا اِلَی الْقَیْنِ. نَقِیًّا مِنَ الدَّرَنِ وَالشَّیْنِ.

ترجمہ:۔ اور تحقیق کہ رہن رکھ چکا ہوں میں اس کے پاس تاوان کے بدلے میں وہ چیز کے کہ ضعیف کر دیا تھا میں نے اس کو (میں خراب کردہ چیز کے بدلے میں ایک غلام کو ان کے پاس رہن رکھ چکا ہوں) ایک ایسا غلام کو جو میرا تھا (سلائی یا غلام) جس کی دونوں جانب متناسب (شریف النسب ہے) جو قبیلہ قین کی طرف منسوب ہے۔ اور جو میل اور عیب سے (پاک صاف ہے میل کچیل سے)۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) رَهَنْتُ: صیغہ واحد متکلم رَهْنٌ مصدر سے ماخوذ ہے از (ف) بمعنی گروی رکھنا، یا گروی کرنا۔

(۲) اَرْشٌ: بفتح الھمزہ و کسرھا بمعنی دیت، تاوان، رشوت۔ والجمع اَرَاشٌ، وَاُرُوْشٌ. اَرَشَ (ن) اَرْشًا مصدر ہے بمعنی دیت دینا، رشوت دینا۔

(۳) اَوْهَنْتُ: بمعنی افتندت "وَهْنٌ" مصدر سے ماخوذ ہے از (ض) بمعنی ضعیف ہونا، کمزور کردینا، سست ہونا۔ اور (س) سے بھی آتا ہے۔ اور اَوْهَنَ افعال سے ہے بمعنی ضعیف کردینا۔ قال تعالیٰ: رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ.

(۴) مَمْلُوْكٌ: صیغہ اسم مفعول ہے از (ض) ملك سے ماخوذ ہے بمعنی غلام والجمع مَمَالِيْكُ اور یہاں سے وہ الفاظ شروع ہوتے ہیں جو غلام اور سرمہ لگانے کی سلائی دونوں کو جامع ہوں۔

(۵) مُتَنَاسَبٌ: بروزن مُتَقَابِلٌ از تفاعل ہے بمعنی برابر، مناسب ہونا۔ متناسب الطرفین کہتے ہیں جو شخص کہ ماں باپ دونوں کی طرف سے شریف النسب ہو اور سلائی کے دونوں جانب برابر ہوتے ہیں اور یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔

(۶) الطَّرَفَيْنِ: یہ طرف کا تثنیہ ہے اور متناسب الطرفین سے مراد دونوں طرف کا برابر ہونا۔ یعنی دائیں بائیں یا اور اوپر نیچے وغیرہ گویا ہمہ تن متناسب الاعضاء ہے۔

(۷) مُنْتَسِبًا: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِنْتِسَابٌ ہے بمعنی منسوب ہونا، یا منسوب ہونے والا۔

(۸) اَلْقَيْنُ: نام قبیلہ، غلام، بوڑھا، گانے والا غلام اور ہر کاریگر کو بھی قین کہتے ہیں۔ اور یہ ایک قبیلہ کا نام بھی ہے جو بنی اسد سے ہے والجمع اَقْيَانٌ، وقُيُوْنٌ، قَيَانٌ. قَانَ (ض) قَيْنًا مصدر ہے بمعنی لوہے کو سیدھا کرنا۔ یا قبیلہ قین کی طرف منسوب ہو کر یہ معنی ہونگے۔ کہ نجیب الطرفین ہے۔ یا سلائی دونوں طرف سے سرمہ لگانے کے قابل ہے۔

(۹) نَقِيًّا: بمعنی پاک، صاف، لطیف، پاکیزہ مصدر ہے از (ض) بمعنی پاک صاف کرنا۔ والجمع نِقَاءٌ، اَنْقِيَاءُ، نُقْوَاءٌ، نَقْوًا مصدر ہیں۔

(۱۰) اَلدَّرَنُ: بمعنی میل۔ والجمع اَدْرَانٌ. دَرِنَ (س) دَرَنًا بمعنی میل جم جانا۔

(۱۱) اَلشَّيْنُ: ... از (ض) جو زینت کے خلاف ہے۔

☆......☆......☆

يُقَارِنُ مَحَلُّهُ سَوَادَ الْعَيْنِ. يُفْشِي الْاِحْسَانَ، وَيُنْشِئُ الْاِسْتِحْسَانَ، وَيَغْذِي الْاِنْسَانَ، وَيَتَحَامَى اللِّسَانَ.

ترجمہ:۔ متصل رہتی ہے یا ملی ہوئی ہے وہ آنکھ کی پتلی سے (جس کی جگہ آنکھ سے ملی ہوئی ہے یعنی سرمہ لگاتے وقت پتلی سے متصل رہتی ہے) سلائی (اگر غلام ہو تو محبوب مراد ہے یعنی آنکھ میں جگہ دینے کے لائق ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے نیکی کو (سرمہ لگاتے وقت یا خدمت کرتے وقت) اور پیدا کرتا ہے اچھائی کو (ناظر کی نظر میں) اور غذا پہنچاتا ہے پتلی کو۔ (سلائی کے اعتبار سے، اور غلام کے اعتبار سے انسان کو) اور محفوظ رکھتا ہے زبان کو (یا خود ملامت نہیں کرتا یا ایسا کام نہیں کرتا جس سے لوگ ملامت کریں)۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) یُقَارِنُ: صیغہ مضارع از مفاعلہ مصدر مُقَارَنَۃٌ بمعنی نزدیک ہونا" قَرْنٌ" سے ماخوذ ہے۔

(۲) مَحَلٌّ: صیغہ اسم ظرف بمعنی اترنے کی جگہ۔ یا مصدر میمی ہے بمعنی اترنا، والجمع مَحَالٌ ہے اور یہ حَلُوْلٌ سے مشتق ہے از حَلَّ (ن، ض) حَلًّا، حُلُوْلًا، حَالًا مصدر ہیں۔

(۳) سَوَادُ الْعَيْنِ: بمعنی آنکھ کی پتلی۔ یعنی آنکھ کا سیاہ حصہ۔ یقال سَوَادُ الْقَلْبِ دل کا سیاہ نقطہ۔ وسواد العسکر۔ یعنی اسلحہ وسامانِ فوج۔ وسَوَادُ النَّاسِ. یعنی عام آدمی۔ وسَوَادُ اللَّيْلِ یعنی پوری رات۔

(۴) یُفْشِيُّ: یہ صیغہ مضارع از افعال مصدر اِفْشَاءٌ ہے بمعنی ظاہر کرنا، شہرت دینا۔ مجرد (ن) سے بمعنی ظاہر ہونا، پھیلانا. فُشِيًّا، وفُشُوَاءً، فَشْوًا. مصادر ہیں ظاہر ہونا، پھیلانا، غلام کیلئے ظاہر ہے، سلائی کیلئے سرمہ لگانے کی بناء پر افشاء حسن ہوتا ہے۔

(۵) یُنْشِيُّ: صیغہ مضارع معروف. اِنْشَاءٌ مصدر سے بمعنی پیدا کرنا، ایجاد کرنا، پرورش کرنا۔

(۶) اِسْتِحْسَان: مصدر ہے از استفعال بمعنی اچھا جاننا، یا حسن سے ماخوذ ہے بمعنی بہت زیادہ حسین ہونا۔ اس میں ''س، ت'' طلب کیلئے ہے۔

(۷) یُغْذِيْ: صیغہ مضارع معروف از افعال اِغْذَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی غذا دینا، جمع اَغْذِيَةٌ مجرد (ن) سے اور غذا سے مراد سرمہ ہے۔

(۸) اَلْاِنْسَان: (بکسر الھمزۃ وفتحھا) کسرہ کے ساتھ بمعنی پتلی. والجمع اَنَاسِيُّ و اَنَاسٌ واَنَاسِيَةٌ۔ اور انسان بمعنی آنکھ کی پتلی، اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان بالکسر بمعنی پتلی وآدمی۔ (بالفتح) بمعنی پتلی لیکن لغت میں یہ فرق کسی نے نہیں بیان کیا ہے۔ انسان کا اطلاق مذکر ومؤنث دونوں پر ہوتا ہے اور یہاں انسان العین سے ''آنکھ کی پتلی'' مراد ہے۔

(۹) یَتَحَامَی: از تفاعل یہ تَحَامِیٌ مصدر سے اور یہ حِمَايَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا، وبچانا۔ مجرد (س) سے ہے۔

(۱۰) اَلْلِّسَان: بمعنی زبان۔ یہ مذکر ومؤنث دونوں میں مستعمل ہے لیکن زیادہ تر مذکر استعمال ہوتا ہے، لَسِنَ (س) والجمع اَلْسِنَةٌ، واَلْسُنٌ، ولُسُنٌ، ولِسَانَاتٌ آتی ہیں۔

☆......☆......☆

اِنْ سُوِّدَ جَادَ، وَاِنْ وَسَمَ اَجَادَ، وَاِذَا زُوِّدَ وَهَبَ الزَّادَ، وَمَتَى اسْتُزِيْدَ زَادَ، لَا يَسْتَقِرُّ بِمَغْنًى.

ترجمہ:۔ اگر سردار بنایا جائے تو سخاوت کرے (یا اگر سیاہ کیا جائے) (سلائی کو) اور اگر جب وہ نشان کرتا ہے تو اچھا کرتا ہے (غلام کے اعتبار سے پھول وغیرہ نکالنا اور سلائی کے اعتبار سے سرمہ لگا کر نشان کرنا) اور جس وقت توشہ دیا جائے تو وہ اس کو ہبہ کر دے۔ اور جب زیادہ طلب کیا جائے گا تو وہ زیادہ کرے۔ اور نہیں ٹھہرتا ہے ایک جگہ میں (ایک آنکھ میں)۔

(۱) سُوِّدَ: صیغہ ماضی مجہول از تفعیل تَسْوِيْدٌ مصدر سے ہے یا یہ سِيَادَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سرداری، سردار بنا لینا۔ یا سَوَادٌ سے ماخوذ ہے از (ن) بمعنی کالا ہونا، سیاہ کر دینا۔ اس لئے لکھنے کو مسودہ یا تسوید کہتے ہیں۔ سَوِدَ (س) بمعنی سیاہ ہونا۔

(۲) جَادَ: یہ جَوْدٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی سخاوت کرنا۔ جُوْدًا مصدر (ن) بمعنی سخاوت کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) وَسَمَ: یہ وِسْمٌ سے ماخوذ ہے بمعنی علامت کرنا، نقش کرنا، نشان کرنا یا نشان لگا دینا۔ از (ض)۔

(۴) اَجَادَ: صیغہ ماضی از افعال بمعنی اچھا کرنا، عمدہ کرنا. ومنه الجيد. وقال بعض اَجَادَ. جُوْدَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اچھا کرنا، کھرا کر دینا۔

(۵) زُوِّدَ: صیغہ ماضی مجہول از تفعیل تَزْوِيْدٌ مصدر سے بمعنی توشہ دینا۔ زَادٌ سے مشتق ہے۔ مجرد۔ زَادَ يَزُوْدُ (ن) زَوْدًا بمعنی توشہ لینا، توشہ دینا۔ اور (ض) سے بھی آتا ہے۔ یعنی سلائی کو سرمہ دانی میں داخل کر کے سرمہ کو آنکھ میں ڈالنا اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ والجمع ازودة، ازواد۔

(۶) اَلزَّادُ: بمعنی توشہ و سفر کا کھانا، زادراہ۔ والجمع اَزْوِدَةٌ، اَزْوَادٌ۔ (ن) زَوْدًا بمعنی توشہ دینا۔

(۷) اُسْتُزِيْدَ: صیغہ ماضی مجہول از استفعال بمعنی زیادہ طلب کرنا، یا زیادہ مانگنا۔

(۸) زَادَ: صیغہ ماضی معروف۔ زَادَ يَزِيْدُ (ض) زَيْدًا، زِيَادَةً، ومَزِيْدًا، وزَيْدَانًا۔ بمعنی بڑھنا، زیادہ ہونا و زیادہ کرنا۔

(۹) يُسْتَقِرُّ: صیغہ مضارع معروف۔ از استفعال۔ اِسْتِقْرَارٌ مصدر ہے بمعنی قیام کرنا، ٹھہرے رہنا۔

(۱۰) مَغْنَى: بمعنی مکان، گھر، ٹھہرے کی جگہ، جائے اقامت، منزل۔ والجمع مَغَانٍ. غَنِيَ (س) بمعنی ٹھہرنا۔

☆......☆......☆

وَقَلَّ مَايَنْكِحُ الْاَمْثْنٰی، يَسْخُوْ بِمَوْجُوْدِهٖ، وَيَسْمُوْ عِنْدَ جُوْدِهٖ، وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِيْنَتِهٖ، وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنْ طِيْنَتِهٖ.

ترجمہ:۔ اور بہت کم نکاح کرتا ہے وہ مگر دو سے (دونوں آنکھوں میں سرمہ لگاتا ہے غلام کے اعتبار قوی ہونے کی بناء پر دو شادیاں کرتا ہے) اور سخاوت کرتا ہے وہ جو کچھ اپنے پاس موجود ہوتا ہے۔ اور بلند ہوتا ہے بخشش کے وقت (سرمہ لگاتے وقت آنکھ میں) اور تابعدار (فرمانبردار) رہتا ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ (سرمہ دانی) اور اگرچہ وہ اس کی عادت میں سے نہیں ہے۔

(۱) يَنْكِحُ: صیغہ مضارع از (ض، ف) بمعنی شادی کرنا، نکاح کرنا۔ نَكَاحًا و نَكْحًا مصادر ہیں، سلائی کا دوسرا نکاح کرنا، یعنی سرمہ لگانے کیلئے دونوں آنکھوں میں استعمال کی جاتی ہے۔

(۲) مَثْنٰی: بمعنی دو دو یہ غیر منصرف ہے جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے برابر مستعمل ہے۔

(۳) يَسْخُوْ: صیغہ مضارع معروف۔ سَخَا يَسْخُوْ (ن، س) سَخْوًا، سَخَاوَةً مصدر ہیں بمعنی بخشش کرنا، سخاوت کرنا. سَخِيَ (س) سَخُوَ (ك) سَخَاءً، سَخًا، سَخَاوَةً، سَخْوَةً بمعنی سخی ہونا۔

(۴) مَوْجُوْدٌ: اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ وَجَدَ يَجِدُ بمعنی پانا۔ از (ض)۔

(۵) يَسْمُوْ: صیغہ مضارع از (ن) بمعنی بلند کرنا "سُمُوٌّ" سے ماخوذ ہے یعنی سرمہ لگاتے وقت سلائی آنکھ کی طرف بلند ہوتی ہے۔ اگر غلام مراد ہو تو سخاوت کے وقت ہمت بلند ہوتی ہے۔

(۶) جُوْدٌ: مصدر ہے از (ن) بمعنی سخاوت کرنا۔ قدمر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷)یَنْقَادُ: مضارع کا صیغہ ہے از افعال۔ ''اِنْقَادٌ'' مصدر سے بمعنی فرمانبردار ہونا، مجرد (ن) سے ہے بمعنی کھینچنا۔

(۸)قَرِیْنَتِهٖ: یہ قرین کا مؤنث ہے بمعنی ہم سفر، ہم نشین، بیوی۔ اس لئے کہ وہ ہمیشہ خاوند کے ساتھ رہتی ہے۔

(۹)طِیْنَتِهٖ: بمعنی عادت، خصلت، طبیعت، فطرت، یہ ''طِیْنٌ'' سے ماخوذ ہے جسکے معنی مٹی کے ہیں، از (ض) طِیْنًا۔

☆......☆......☆

وَيُسْتَمْتَعُ بِزِيْنَتِهٖ، وَاِنْ لَّمْ يُطْمَعْ فِيْ لِيْنَتِهٖ، فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِيْ: اِمَّا اَنْ تَبِيْنَا، وَاِلَّا فَبِيْنَا، فَابْتَدَرَ الْغُلَامُ وَقَالَ:

ترجمہ:۔ اور فائدہ اٹھایا جاتا ہے اس کی زینت سے اگر چہ نہیں کوئی امید اس کے نرم ہونیکی، پس کہا قاضی نے (حاکم نے کہا) ان دونوں سے (شیخ اور جوان سے) یا تو تم صاف صاف بیان کرو ورنہ تم دور ہو جاؤ۔ پس آگے بڑھا غلام (سبقت کی) اور یہ اشعار کہے۔

(۱)يُسْتَمْتَعُ: یہ صیغہ مضارع مجہول از استفعال اِسْتِمْتَاعٌ مصدر سے بمعنی فائدہ حاصل کرنا اور ''مَتْعٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی فائدہ اٹھانا۔

(۲)بِزِيْنَتِهٖ: (زينة) مصدر ہے۔ زَانَ يَزِيْنُ (ض) زَيْنًا وزِيْنَةً بمعنی زینت دینا۔

(۳)يُطْمَعُ: صیغہ مضارع نفی جحد بلم مجہول ہے از (س) طَمَعٌ مصدر سے بمعنی لالچ کرنا۔ يقال طمع بالشئ اى حرص عليه. اور طَمَاعًا بھی مصدر ہے اور اس کا صلہ ''ب'' اور ''فی'' دونوں آتے ہیں۔ بمعنی حرص کرنا، وفی التنزیل العزیز: انا نطمع ان یغفر لنا ربنا. افتطمعون ان یؤمنوا لکم. خوفا وطمعا.

(۴)لِيْنَتِهٖ: یہ خشونت کی ضد ہے بمعنی نرمی، از (ض) يستعمل فى الاجسام ثم يستعار للخلق فيقال هو خشن وهو لَيّن. ذما ومدحا. اگر فعیل (لَيِّن) معنی میں مفعول کے ہو تو مذکر مؤنث برابر ہے تاء نہیں آتی۔ اگر (لَيِّن) فاعل کے معنی میں تو تاء اس کے آخر میں آتی ہے۔

(۵)اَلْقَاضِيْ: بمعنی شرعی حاکم، عدالت کا فیصلہ کرنیوالا۔ صیغہ اسم فاعل از (ض) بمعنی فیصلہ کرنا، پورا کرنا، ادا کرنا۔ والجمع قُضَاةٌ، قضاء، قَاضُوْنَ۔

(۶)تَبِيْنَا: صیغہ مضارع از افعال اِبَانَةٌ مصدر سے بمعنی ظاہر کرنا، وظاہر ہونا۔ اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور اس لفظ سے پانچ صیغے ایک معنی میں آتے ہیں: (ا) بَانَ يَبِيْنُ (ب) اَبَانَ اِبَانَةً افعال (ج) تَبَيَّنَ. تفعُّل (د) بَيَّنَ. تفعيل (هـ) اِسْتَبَانَ. استفعال.

(۷)اِلَّا فَبِيْنَا: یہ اصل میں ان لم تبینا فبینا تھا۔ اور بَيْنًا بَيْنٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی جدا کرنا علیحدہ ہو جانا، جدا ہونا۔ از (ض) بینا صیغہ امر ہے لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے یہاں لازمی ہے۔

(۸)اِبْتَدَرَ: صیغہ ماضی از افتعال۔ اِبْتِدَارٌ مصدر سے بمعنی سبقت کرنا۔ یا ابتدر بمعنی اسرع، جلدی کی۔ يقال: ابتدر القوم امرا. یعنی بعض کا بعض سے سبقت کرنے کے لئے بڑھنا مجرد (ن) سے بُدُوْرًا ہے۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) اَعَارَنِی اِبْرَۃً لِاَرْفُوَ اَطْ — مَارًا عَفَاهَا الْبِلٰی وَسَوَّدَهَا

(۲) فَانْخَرَمَتْ فِیْ یَدِیْ عَلٰی خَطَاٍ — مِنِّیْ لَمَّا جَذَبْتُ مِقْوَدَهَا

ترجمہ:۔(۱) عاریت پر دی مجھ کو (بڈھے نے) ایک سوئی تاکہ رفو کرلوں میں (اصلاح کروں) اپنی گدڑی (پرانی چادر) کو مٹادیا ہے اس کو کہنگی نے اور سیاہ کردیا (کہنگی نے اسے خراب اور سیاہ کردیا)۔(۲) پس ٹوٹ گیا (سوئی کا ناکا) میرے ہاتھ میں (میری غلطی سے) جس وقت کھینچا میں اس سوئی کے دھاگے کو۔

(۱) اَعَارَ: بمعنی عاریت پر دینا۔ از افعال اور یہ عَارٌ سے مشتق ہے بمعنی عیب یا عاریت سے ماخوذ ہے بمعنی مانگی ہوئی چیز لینا۔

(۲) اِبْرَۃٌ: (بکسر الهمزه) بمعنی سوئی، سوزن، اور جمع اِبَرٌ، اِبَارٌ، و اِبْرَاتٌ آتی ہیں۔ از (ن، ض) اَبْرًا، اِبَارًا بمعنی کاٹنا، ڈنک مارنا، ہلاک کرنا۔

(۳) اَرْفُوْ: یہ رَفْوٌ مصدر سے ہے بمعنی رفو کرنا، سینا، درست کرنا۔ رَفَا یَرْفُوْ (ن) رَفْوًا۔ رفو کرنا، درست کرنا، سینا۔ اور "رَافٍ" کی جمع رُفَاۃٌ اور رفو کہتے ہیں اس طرح کپڑے کو سینا کہ اس کا عیب جاتا رہے۔

(۴) اَطْمَارًا: طِمْرٌ کی جمع ہے بمعنی بوسیدہ کپڑا، پرانی چادر اور عمدہ گھوڑے کے بھی آتے ہیں از (س) بمعنی پرانا ہونا طَمْرًا از (ض) بمعنی دفن کرنا، چھپانا۔ یا وہ جو کسی چیز کا مالک نہ ہو اور یہاں اس سے مراد "گدڑی" ہے۔

(۵) عَفَا: یَعْفُوْ (ن) عَفْوًا بمعنی مٹانا، معاف کرنا، یا مٹنا، خراب کردینا۔ یقال عفی اللہ عنہ یعنی اس کے گناہوں کو اللہ نے معاف کردے۔

(۶) البِلٰی: (بکسر الباء) بمعنی پرانا و بوسیدہ۔ از (س) اور (ن) سے بمعنی آزمائش کرنا۔

(۷) سَوَّدَهَا: ماضی کا صیغہ ہے از تفعیل تسوید اور سَوَادٌ سے مشتق ہے بمعنی سیاہ کرنا و کالا کرنا۔

(۸) فَانْخَرَمَتْ: از انفعال مصدر اِنْخِرَامٌ ہے بمعنی انکسر و انشقت بمعنی ٹوٹنا، ٹوٹ جانا، لازم ہے۔ اور (ض) سے بمعنی توڑ دینا، سوراخ کردینا۔ خَرْمًا مصدر ہے اور (ن) سے بمعنی سوراخ کرنا و توڑنا و شگاف ڈالنا۔

(۹) خَطَاءٍ: بمعنی گناہ خطی از (س) اور بقول بعضے غیر ارادی گناہ و غلطی کو کہتے ہیں۔ از (س) قدمر تحقیقہ۔

(۱۰) جَذَبْتُ: صیغہ واحد متکلم اور یہ جَذْبٌ مصدر سے بمعنی کھینچنا۔ از (ض) جَذْبًا۔

(۱۱) مِقْوَدٌ: یہ صیغہ اسم آلہ ہے بمعنی کھینچنے کا آلہ ہے مراد دھاگہ والجمع مَقَاوِدُ۔ یا مہار اور جانور کے کھینچنے کی رسی کو بھی کہتے ہیں۔ سینے کی ڈور۔

☆......☆......☆

(۳) فَلَمْ یَرَ الشَّیْخُ اَنْ یُسَامِحَنِیْ — بِاَرْشِهَا اِذْ رَاٰی تَاَوُّدَهَا

(٤) بَلْ قَالَ هَاتِ اِبْرَۃً تُمَاثِلُهَا — اَوْ قِیْمَۃً بَعْدَ اَنْ تُجَوِّدَهَا

ترجمہ:۔(۳) پس نہیں مناسب سمجھا اس بوڑھے نے اس بات کو کہ در گذر کرے (معاف کردے) مجھے تاوان کے بدلے میں بھی) تاوان

Maktaba Tul Ishaat.com

لیکر بھی جس وقت دیکھا اس نے (شیخ نے) اس (سوئی) کو ٹوٹا ہوا۔ (۴) بلکہ وہ کہنے لگا یا تو لاؤ اس جیسی سوئی۔ یا پھر پوری قیمت ادا کرو۔ (یا قیمت سلائی کی بعد اسکے کہ درست کرلے تو اس کو (پوری قیمت) ادا کرے تو۔

(۱) یُسَامِحُ: مثل یقاتل از مفاعلہ مصدر مُسَامَحَۃٌ ہے بمعنی درگذر کرنا۔

(۲) اَرْشٌ: بمعنی دیت، تاوان اور بدلہ نفس، اور کسی شئے کا بدلہ، اور زخم کا بدلہ۔ و الجمع اَرَاشٌ و اَرُوْشٌ. اَرَشَ (ن) اَرْشًا مصدر ہے بمعنی دیت دینا۔

(۳) تَاَوَّدَ: از تفعل۔ صیغہ ماضی بمعنی کجی، ٹیڑھاپن، شاق گذرنا، ٹیڑھا ہونا۔ مراد ٹوٹ جانا۔ از (س) ٹیڑھا ہونا۔ اَوِدَ یَاوَدُ (س) اَوَدًا. ٹیڑھا ہونا۔ اور یہ "اَوْدٌ" سے مشتق ہے۔

(۴) ھَاتِ: اسم فعل ہے بمعنی لائیے۔ اس کی گردان بھی آتی ہے۔

(۵) اِبْرَۃٌ: بمعنی سوئی، نیشن، سوزن، جمع اِبْرَاتٌ، و اِبَرٌ، و اِبْرَاتٌ آتی ہیں۔

(۶) تُمَاثِلُھَا: از مفاعلہ اس کا مصدر مُمَاثَلَۃٌ ہے بمعنی مشابہت دینا، تشبیہ دینا۔ اور یہ مثل سے ماخوذ ہے از (ن) بمعنی مانند ہونا۔

(۷) قِیْمَۃٌ: بمعنی دام، قیمت۔ اور یہ قام کا اسم نوع ہے بمعنی مایقوم بہ الشیء. و الجمع قِیَمٌ. اور "اوقیمۃ" یہ بمعنی او تعطینی قیمۃ جیدۃ کے ہے۔

(۸) تُجَوِّدُھَا: از تفعیل مصدر تَجْوِیْدٌ ہے بمعنی اچھا بنانا، وخوب صورت بنانا۔

☆......☆......☆

(۵) وَاعْتَاقَ مِیْلِیْ رَھْنًا لَدَیْہِ وَنَا ... ھِیْكَ بِھَا سُبَّۃٌ تَزَوَّدَھَا

(۶) فَالْعَیْنُ مَرْھِیْ لِرَھْنِہٖ وَیَدِیْ ... تَقْصُرُ عَنْ اَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَھَا

ترجمہ:۔ (۵) اور روک لیا اس نے میری سلائی کو بطور رہن اپنے پاس اور کافی ہے تجھے از روئے گالی کے کہ ساتھ اس کے توشہ حاصل کیا اس بڈھے نے (آپ کے سامنے بڈھے کا ایک عیب بیان کردینا کافی ہوگا)۔ (۶) پس میری آنکھ خراب ہوگئی (بے سرمہ ہونے کی وجہ سے) اس سلائی کے رہن ہونے کی وجہ سے۔ اور میرا ہاتھ عاجز ہے اس سلائی کے چھڑانے سے۔

(۱) اِعْتَاقَ: از افتعال مصدر اِعْتِیَاقٌ ہے بمعنی اپنے نفع کیلئے کسی چیز کو روکنا۔ یا عَوْقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کو اپنے پاس رکھ لینا یا روکنا، منع کرنا از (ن) اور اسی سے عَوَائِقُ آتا ہے۔

(۲) مِیْلِیْ: (بالکسر) بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی. و الجمع اَمْیَالٌ، مُیُوْلٌ، اَمْیُلٌ.

(۳) نَاھِیْكَ: بمعنی کَافِیْكَ یَاحَسْبُكَ اور یہ تعجب کا صیغہ ہے جو مدح کیلئے ہے یہاں پر یہ تعجب کیلئے استعمال ہوا ہے جس سے مبالغہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

(۴) سُبَّۃٌ: یہ "سَبٌّ" سے ماخوذ ہے یعنی وہ شخص جس کو لوگ بہت زیادہ برا بھلا کہیں از (ن) بمعنی گالی گلوچ کرنا، یا گالی دینا۔ سَبًّا

Maktaba Tul Ishaat.com

مصدر ہے. کقولہ تعالٰی: ولاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبو اللہ عدو ابغیر علم.

(۵) تَزَوَّدَهَا: تزود. صیغہ ماضی از تفعل تَزَوُّدٌ مصدر ہے بمعنی توشہ لینا اور یہ "زَوْدٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی توشہ لینا۔ مجرد از (ن، ض)۔

(۶) فَالْعَيْنُ: میں الف ولام۔ عوض مضاف الیہ ہے ای عینی.

(۷) مَرْهٰى: یہ صفت کا صیغہ ہے فعلی کے وزن پر یعنی وہ آنکھ جو سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے خراب ہوگئی ہو، یقال مرهت عينه. یعنی اس کی آنکھ سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے خراب ہوگئی۔ از (س) بمعنی تکبر کرنا، اور فاسد ہونا، اور بگڑ جانا۔ یہاں آخری دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

(۸) لِرَهْنِهٖ: یہ "رَهْنٌ" مصدر سے ہے از (ف) بمعنی گروی رکھنا۔

(۹) تَقْصُرُ: صیغہ مضارع از (ن) قُصُوْرًا بمعنی قاصر ہونا، عاجز رہنا، کوتاہ ہونا۔

(۱۰) تَفُكُّ: صیغہ مضارع (ن) فَكًّا، فِكَاكًا، فَكَاكًا مصدر ہیں بمعنی چھڑا لینا، رہا کرا لینا۔ قال تعالٰی: فك رقبة.

(۱۱) مِرْوَدٌ: (بالکسر) بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی والجمع مَرَاوِدُ (ن) مصدر رَوْدًا، رِيَادًا ہیں بمعنی کسی چیز کی طلب میں آنا جانا، چکر لگانا۔ چونکہ سلائی بھی آنکھ میں چکر لگاتی ہے اسی وجہ سے اس کو مرود کہتے ہیں یعنی کبھی آنکھ میں کبھی ہاتھ میں چکر لگاتی رہتی ہے:

☆......☆......☆

(۷) فَاسْبُرْ بِهٰذَا الشَّرْحِ غَوْرَ مَسْكَنَتِيْ وَارْثِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا

فَأَقْبَلَ الْقَاضِيْ عَلَى الشَّيْخِ وَقَالَ: اِيْهٍ بِغَيْرِ تَمْوِيْهٍ، فَقَالَ:

ترجمہ:۔ (۷) پس آزما! تو میری اس شرح سے (بیان سے) میری بے چارگی کی گہرائی کو (انتہائی فقر و فاقہ کو قیاس کر لیجئے) اور رحم فرمائیے اس شخص پر جو اس فقر و فاقہ کا عادی نہیں ہو، (یہ سن کر) پس متوجہ ہوا قاضی اس بڈھے کی طرف اور کہا (پورا بیان کر بغیر ملمع سازی کے (بغیر جھوٹ ملائے سچ سچ واقعہ بتا و یا سنا و یا بیان کرو) پس بڈھے نے یہ اشعار پڑھے)۔

(۱) فَاسْبُرْ: یہ سَبْرٌ مصدر سے بمعنی آزمانا، امتحان لینا۔ از (ن، ض) یا زخم کی گہرائی، گہرائی کی آزمائش کرنا۔

(۲) غَوْرٌ: بمعنی گہرائی، گڑھا، وغار، پست زمین۔ از (ن، ض) بمعنی رحم کرنا۔

(۳) مَسْكَنَتِيْ: بمعنی فقیری، مسکینی، ذلت و کمزوری۔

(۴) اِرْثِ: یہ واوی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے۔ یہ مصدر ہے از (ض) رحم کرنا۔ یہاں صیغہ امر ہے اور (ن) سے بھی ہے۔ رَثْوًا مصدر رَثْيًا، رِثَاءً، رَثَائَةً، ومَرْثَاةً، ومَرْثِيَةً. مصادر ہیں بمعنی میت پر رونا یا میت کے محاسن کے اشعار پڑھنا۔ (مرثیہ کے اشعار پڑھنا)۔

(۵) تَعَوَّدَ: مصدر از تفعل بمعنی بہت زیادہ عادی ہو جانا یا بیمار پرسی کرنا۔ اور یہاں پر عادی ہونا ہی مراد ہے۔

(۶) اَقْبَلَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب از افعال مصدر اِقْبَالٌ ہے بمعنی متوجہ ہونا، آگے بڑھنا۔

(۷) اَلْقَاضِيْ: بمعنی حاکم شرعی، والجمع قُضَاةٌ۔ از (ض) بمعنی فیصلہ کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸) اَلشَّیْخ: بمعنی بڈھا، عمر رسیدہ۔ والجمع شُیُوْخٌ وشَیْخَانٌ.

(۹) اِیْهِ: اسم فعل ہے (بسکون الھاء) بمعنی ھَاتِ یازیادہ بات کا دریافت کرنا، کچھ اور کھویا کرو یا سناؤ یا بمعنی بات کے ہے۔ یعنی کسی معہود بات کی زیادتی طلب کرنے کیلئے آتا ہے اور اِیْهٍ (مع التنوین) کے معنی ہیں۔ ایت بکلام ما یعنی کوئی بھی کلام کر، کیونکہ اس میں تنوین تنکیر کیلئے ہے۔ اِیْهَ (بفتح الھاء) بمعنی اکفف یعنی رک جانے کے ہیں۔

(۱۰) تَمْوِیْه: بمعنی ملمع سازی کرنا، جھوٹ وافتراء باندھنا، کذب کی آمیزش کے ہیں۔ اس کے حروف اصلی مَوْهٌ ہیں۔

☆......☆......☆

(۸) اَقْسَمْتُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ ضَمَّ مِنَ النَّاسِكِیْنَ خَیْفَ مِنًی

(۹) لَوْ سَاعَفَتْنِیَ الْاَیَّامُ لَمْ یَرَنِیْ مُرْتَهِنًا مِیْلَهُ الَّذِیْ رَهَنَا

ترجمہ:۔ (۸) قسم کھاتا ہوں میں مزدلفہ (محرمہ) کی اور ان لوگوں کی، کہ ملایا (جمع کیا) عبادت کرنے والوں میں سے جو خیف منٰی میں (جمع ہوتے ہیں یا جن کو خیف منی نے جمع کیا ہے یا جو مقام خیف منٰی میں جمع ہوتے ہیں)۔ (۹) اگر میری موافقت کرتا زمانہ (زمانہ میری مدد کرتا) تو ہرگز نہ دیکھتے آپ مجھے رہن رکھنے والا اس کی سلائی کا جس کو میں نے رہن رکھا ہے۔

(۱) اَقْسَمْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف بمعنی قسم کھانا۔

(۲) اَلْمَشْعَرِ الْحَرَام: سے مراد مزدلفہ ہے اور اس کو مشعر اس وجہ سے کہتے ہیں یہ علامات حج میں سے ہے، اور علامات حج کو شاعر حرام کہتے ہیں۔ اور منسک بدنۃ کے ذبح کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور حرام بمعنی محترم ہے جس کو ہمارے یہاں یادگار کہتے ہیں۔

(۳) ضَمَّ: (ن) ضَمًّا مصدر سے بمعنی جمع کرنا، ملانا۔

(۴) اَلنَّاسِکِیْنَ: یہ جمع ہے ناسک کی بمعنی عبادت کرنے والا، حاجی، عابد، زاہد، وافعال حج ادا کرنے والا، اس کی جمع نُسَّاكٌ بھی آتی ہے۔ نَسَكَ (ن) نَسْکًا نُسُوْکًا، وَنَسَکَةً، وَمَنْسِکًا مصادر ہیں، بمعنی عبادت کرنا لیکن زیادہ تر اس کا استعمال اعمال حج (ذبح وغیرہ) میں ہوتا ہے۔

(۵) خَیْفَ: (بفتح الخاء) یہ ضم کا فاعل ہے یہ ایک مسجد کا نام ہے جو منٰی میں ہے اس کے اصلی معنی ہے، مکانِ نشیب از کوہ، یا جائے بلند از آب رو کے ہیں۔

(۶) سَاعَفَتْ: صیغہ واحد مؤنث از مفاعلہ مصدر مُسَاعَفَةٌ بمعنی موافقت کرنا، مدد کرنا، کامیاب کرنا۔

(۷) اَلْاَیَّامُ: یہ یَوْم کی جمع ہے، بمعنی دن، وقت اور اس کی جمع الجمع اَیَاوِیْم آتی ہے۔

(۸) لَمْ تَرَنِیْ: صیغہ مضارع نفی جحد بلم ''رُؤْیَةٌ'' مصدر ہے از باب فتح۔

(۹) مُرْتَهِنًا: از افتعال ''اِرْتِهَانٌ'' مصدر ہے ''رِهْنٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی گروی رکھنا مجرد فتح سے ہے، افتعال سے بمعنی گروی لینا۔

(۱۰) مِیْلٌ: بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی والجمع اَمْیَالٌ، مُیُوْلٌ، اَمْیُلٌ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

☆......☆......☆

(۱۰) وَلَاتَصَدَّيْتُ اَبْتَغِي بَدَلًا مِنْ اِبْرَةٍ غَالَهَا وَلَاثَمَنَا
(۱۱) وَلٰكِنَّ قَوْسَ الْخُطُوْبِ تَرْشُقُنِي بِمُصْمِيَاتٍ مِنْ هٰهُنَا وَهُنَا
(۱۲) وَخُبْرُ حَالِي كَخُبْرِ حَالَتِهِ ضُرًّا وَبُؤْسًا وَغُرْبَةً وَضَنِي

ترجمہ:۔(۱۰)اور نہیں چاہتا (درپے ہوتا) کہ میں طلب کروں سوئی کا بدلہ جس کو اس نے توڑا ہے اور نہ اس کی قیمت طلب کرتا ہوں (۱۱) لیکن مصائب کی کمان تیر اندازی کر رہی ہے ہر طرف سے (ساتھ ایسی تیروں کے جو نشانہ پر پہنچنے والے ہیں) سخت تیروں کا نشانہ بنا رہی ہے (۱۲) اور میرا باطنی حال اس نوجوان شخص کے حال کے مانند ہے جو از روئے تکلیف وضرر کے اور از روئے بدحالی سختی کے اور از روئے مسافرت و پردیسی ہوئے اور کمزوری میں (لاغر ہونے میں)۔

(۱) تَصَدَّيْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از تفعل بمعنی درپے ہونا اصل میں تَصَدَّدْتُ خلاف قیاس دال کو یاء سے بدل لیا بعض نے کہا کہ یہ مستقل لفظ ہے۔

(۲) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی والجمع اِبَرٌ، اِبَارٌ، اِبَرَاتٌ.

(۳) غَالَ: غَوْلٌ مصدر سے از نصر بمعنی ہلاک وتباہ کرنا، یا اچانک قتل کر ڈالنا۔

(۴) ثَمَنٌ: (متحرکۃ) بمعنی بیع شدہ چیز کا بدل و قیمت، اس کی جمع اَثْمَانٌ، اَثْمَنَةٌ و اَثْمُنٌ ہیں۔

(۵) قَوْسٌ: بمعنی کمان، یہ مؤنث ہے کبھی مذکر بھی استعمال کرتے ہیں اس کی تصغیر قُوَيْسَةٌ اور قُوَيْسٌ آتی ہے والجمع قِسِيٌّ، قُسِيٌّ، اَقْوَاسٌ، قِيَاسٌ، اَقْيَاسٌ، اَقْوُسٌ ہیں۔

(۶) اَلْخُطُوْبُ: خَطْبٌ کی جمع ہے، بمعنی حوادث مصائب اور یہ مصدر ہے بمعنی حالت ومعاملہ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا، عموماً بڑے ناپسندیدہ معاملہ کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔

(۷) تَرْشُقُ: صیغہ مضارع رَشَقَ (ن) رَشْقًا بمعنی تیر مارنا یا تیر اندازی کرنا، ای رماہ بہ

(۸) مُصْمِيَاتٌ: بمعنی وہ تیر جو نشانہ پہ ٹھیک پہنچے اور خطا نہ کرے از نصر اور یہاں اصل عبارت یہ ہے۔ای بسھام مصمیات ۔اور صَمٰى (ض) يَصْمِي صَمْيًا.

(۹) هٰهُنَا وَهُنَا: بمعنی "از ایں جا و آنجا" اور مراد اس سے چاروں طرف یا ہر طرف ہے۔

(۱۰) خُبْرٌ: (بالضم) مصدر ہے، امتحان، آزمائش، اور اندرونی حالات یا تجربہ سے معلوم کرنا۔ خَبَرَ يَخْبُرُ (ن) خُبْرًا، خِبْرَةً اور کرم و فتح سے بھی آتا ہے و خُبْرُ حَالِي ای باطنُ حالی، خَبِيْر کی جمع خُبَرَاءُ ہے، وفی القران: واللہ خبیر بما تعملون.

(۱۱) ضُرًّا: مصدر ہے از نصر، بمعنی تنگی یا ضرر ونقصان و بری حالت بوجہ مال کے نہ ہو کے ہو یا علم و فضل کے نہ ہونے کے ہو اور یہ نفع کی ضد ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۲)بُؤْسًا:(بضم الباء) بمعنی حاجت مند محتاج ہونا و سختی ہونا، ازسمع وکرم، یا ماخوذ من "باساء ة" اور "بؤس" اسی معنی میں ہے کرم سے بأسا بمعنی بہادر ہونا۔

(۱۳)غُرْبَةٌ:(بضم الغین) مصدر ہے از نصر بمعنی وطن سے علیحدہ ہونا، غریب الوطن، مسافر ہونا، گھر سے نکلنا غَرْباً و غرابَةً بمعنی پردیسی ہونا۔

(۱۴)ضِنًى:(بالکسر) ضَنِیَ (س) ضَنًى مصدر از سمع بمعنی مرض کی بناء پر لاغر و کمزور ہونا۔

☆......☆......☆

(۱۳) قَدْعَدَلَ الدَّهْرُ بَيْنَنَا فَأنَا نَظِيْرُهُ فِي الشَّقَاءِ وَهَوَانَا

(۱۴) لَاهُوَيَسْتَطِيْعُ فَكَّ مِرْوَدِهِ لَمَّاغَدَافِي يَدَيَّ مُرْتَهَنَا

ترجمہ:۔(۱۳) تحقیق کہ انصاف کیا ہے زمانہ نے ہمارے درمیان (وہ اور میں دونوں ایک جیسے ہیں) پس میں اس کے مشابہ ہوں بدبختی میں اور وہ میرے مشابہ ہے)۔(۱۴) نہ وہ طاقت رکھتا ہے اپنی سلائی چھڑانے کا، جبکہ وہ (سلائی) میرے دونوں ہاتھوں میں (میرے پاس) مرہن ہوگئی ہے۔

(۱)عَدَلَ: يَعْدِلُ(ض) عَدْلاً بمعنی برابری کرنا، سیدھا کرنا، ومنه الْعَادِلُ بمعنی انصاف کرنے والا، واز کرم بمعنی گواہی کے قابل ہونا اور سمع سے بمعنی ظلم کرنا۔

(۲)الدَّهْرُ: بمعنی زمانہ، وقت، والجمع دُهُوْرٌ، اَدْهُرٌ۔

(۳)نَظِيْرٌ: بمعنی مثل و مانند، مثال، والجمع نُظَرَاءُ، اور اس کا مؤنث نَظْرَةٌ ہے والجمع نَظَائِرُ۔

(٤)اَلشَّقَاءُ: بمعنی بدبختی مصدر از سمع جو سعادت کے خلاف ہے، شَقِيَ(س) يَشْقَى شَقَاءً، شِقْوَةً (بالفتح والکسر) وشِقَاوَةً بمعنی بدبخت ہونا، صفت کا صیغہ شقی ہے والجمع اَشْقِيَاءُ. کمافی التنزیل: فلایضل ولایشقی.

(٥)فَكَّ: يَفُكُّ(ن) فَكًّا، فَكَاكًا، فِكَاكًا مصادر ہیں بمعنی چھڑانا، کقوله تعالٰی: فك رقبة او اطعام فی یوم الخ.

(٦)مِرْوَدٌ: بمعنی میل، سلائی، والجمع مَرَاوِدُ. قدمر تحقیقه۔

(٧)غَدَا: افعال ناقصہ سے ہے، بمعنی صار، یہ مبتدا کو رفع اور خبر نصب دیتا ہے۔

(٨)يَدَيَّ: اس سے مراد، دونوں ہاتھ ہیں۔

(٩)مُرْتَهِنًا: یہ صیغۂ اسم فاعل ہے از افتعال، مصدر "اِرْتِهَانٌ" ہے بمعنی گروی لینا اور یہ "رِهْنٌ" سے ماخوذ ہے، جو فتح سے آتا ہے۔

☆......☆......☆

(۱۵) وَلَامَجَالِيْ لِضِيْقِ ذَاتِ يَدِي فِيْهِ اِتِّسَاعٌ لِلْمَعْفُوْحِيْنَ جَنَى

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۶) فَهٰذِهٖ قِصَّتِيْ وَقِصَّتُهٗ — فَانْظُرْ اِلَيْنَا وَبَيْنَنَا وَلَنَا

ترجمہ:۔(۱۵)اور نہ میرے لئے کوئی طاقت ہے میری تنگ دستی کی وجہ سے(نہ میں اپنی تنگ دستی کی وجہ سے معاف کرسکتا ہوں) کہ اس میں گنجائش ہو معافی جبکہ وہ کوئی قصور(جنایت) کرے،(۱۶)پس یہ میرا اور اس کا قصہ ہے،پس غور سے دیکھیے(ہماری طرف متوجہ ہوں)اور انصاف کیجئے ہمارے درمیان،اور رحم کیجئے ہم پر۔

(۱) لَامَجَالِيْ: مَجَالٌ کے اصلی معنی ہے چکر لگانے کی جگہ،صیغہ اسم ظرف،جَالَ يَجُوْلُ(ن) جَوْلاً،وجُوْلاً وجُوُوْلاً وجَوْلَانًا وجِيْلَانًا مصادر ہیں بمعنی چکر لگانا،گھومنا،یقال: جال في المكان. گھر کا چکر لگانا،نصر۔

(۲)ضِيْقٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی تنگی ہونا،یا تنگ ہونا یہ وسعت کی ضد ہے اور یہ فقر غم اور بخل وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔

(۳)ذات یدی: ای ماتملکه الید۔میری تنگی وجہ سے۔

(۴)اِتِّسَاعٌ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی وسیع ہونا،کشادہ ہونا،صاحب وسعت و مالدار ہونا،گنجائش ہونا۔

(۵)اَلْعَفْوُ: یہ مصدر ہے،بمعنی معاف کرنا. عَفَا(ن)يَعْفُوْ عَفْواً.

(۶)حِيْنٌ: بمعنی وقت،زمانہ،از ضرب "اَحْيَانٌ" جمع ہے اور جمع الجمع اَحَايِيْن آتی ہے۔

(۷)جَنٰى: يَجْنِيْ جِنَايَةً از ضرب بمعنی گناہ،قصور کرنا،اور صفت کا صیغہ "جَانٍ" آتا ہے والجمع جُنَاةٌ،اَجْنَاءَةٌ،جَنَّاءٌ،اور مؤنث جَانِيَةٌ ہے والجمع جوَّانٌ وجَانِيَات.

(۸)قِصَّةٌ: بمعنی واقعہ،داستان،والجمع قِصَصٌ جمع الجمع اَقَاصِيْصُ از نصر بمعنی قصہ بیان کرنا، کقوله تعالیٰ: نحن نقص عليك احسن القصص ۔

(۹)فَانْظُرْ: صیغہ امر از نصر وسمع نَظْراً مصدر بمعنی دیکھنا،نَظَرَانًا،مَنْظَراً،مَنْظَرَةً، نَظَرَانًا بمعنی دیکھنا، نَظَرَ اِلَيْهِ غور سے دیکھنا اور نظر کی تین قسمیں ہیں جو یہاں بیان کیا گیا ہے،(الف)مخلص دوست پر نظر شفقت کرتا ہوں(ب) کتاب میں دیکھتا ہوں(ج)محتاج وفقیر کو عطا کرتا ہوں۔

(۱۰)اِلَيْنَا: رمی بالعین اور بالشفقة بیننا،ای بالحکیم،ولنا،ای بالعطية. اور یہاں مصنفؒ نے نظر کی تین قسموں کو اس مصرع میں جمع کردیا ہے(۱)اي نظر الينا بالعين او بالشفقة(۲)انظر بيننا بالحكيم(۳)انظر لنا بالعطية.

☆......☆......☆

فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِيْ قَصَصَهُمَا وَتَبَيَّنَ خَصَاصَتَهُمَا وَتُخَصُّصَهُمَا اَبْرَزَ لَهُمَا دِيْنَارًا مِنْ تَحْتِ مُصَلَّاهُ، وَقَالَ لَهُمَا اقْطَعَا بِهِ الْخِصَامَ وَافْصِلَاهُ.

ترجمہ:۔پس جبکہ محفوظ کرلیا قاضی نے ان دونوں کے قصے کو(واقعہ کو)اور ظاہر ہوگئی ان دونوں کی محتاجی اور علم وفضل کی برتری(فضائل مرتبہ)تو نکالا ان دونوں کے لئے ایک دینار کو اپنے مصلی کے نیچے سے،اور کہا ان دونوں سے ختم کرو تم اپنے جھگڑے کو اس کے

Maktaba Tul Ishaat.com

ذریعہ (دینار سے) اور فیصلہ کرلوتم اس کو (یعنی تقسیم کرلو)

(۱) وَعَی: صیغہ ماضی ہے "وَعْیٌ" مصدر سے ازضرب بمعنی حفاظت کرنا۔

(۲) قَصَصٌ: یہ (بفتح القاف) مصدر ہے بمعنی بیان کرنا، ازنصر اور قِصص یہ جمع ہے قصۃ کی ہے اور جمع الجمع اَقَاصِیْصُ آتی ہے۔

(۳) تبیَّنَ: صیغہ ماضی از تفعل، بمعنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

(۴) خَصَاصَةٌ: بمعنی فقر محتاجی، ازسمع بمعنی تنگدست ہونا، وفی التنزیل: ولو کان بھم خصاصة. خَصَّ (س) یَخَصُّ خَصَاصَةً، خَصَاصًاو خَصَاصَاءً، محتاج ہونا، خَصًّا (ن) خُصُوْصًاو خُصُوْصَةً۔ بمعنی خاص کرنا۔

(۵) تَخَصُّصٌ: یہ مصدر ہے از تفعل بمعنی خاص ہونا، اور تخصص میں ان دونوں کا خاص ہونا یا تو ادب اور فضیلت کی وجہ سے یا خاص ہونا زیادہ حاجت کی وجہ سے۔

(۶) اَبْرَزَ: بروزنِ اَکْرَمَ ازافعال مصدر اِبْرَازٌ ہے بمعنی ظاہر کرنا اور نکالنا۔

(۷) دِیْنَارٌ: روپیہ، چاندی یا سونے کا سکہ والجمع دَنَانِیْرُ.

(۸) مُصَلَّاہُ: یہ واوی و یائی ہے دونوں طرح مستعمل ہے اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی نماز پڑھنے کی جگہ، از تفعیل۔

(۹) اِقْطَعَا: صیغہ تثنیہ امر حاضر معروف ہے قطع مصدر سے بمعنی کاٹنا، ختم کرنا، ازفتح۔

(۱۰) اَلْخِصَامَ: یہ مصدر ہے ازمفاعلۃ بروزن فعال، بمعنی دشمنی و جھگڑا اور یہ "خَصْمٌ" کی جمع ہے۔

(۱۱) اِفْصِلَا: صیغہ تثنیہ امر حاضر معروف یہ فصل مصدر سے ازضرب بمعنی جدا کرنا، فیصلہ کرنا، قطع کرنا، تقسیم کرو، چکانا، ومنہ قولہ تعالیٰ: ھذا یوم الفصل.

☆......☆......☆

فَتَلَقَّفَهُ الشَّيْخُ دُوْنَ الْحَدَثِ وَاسْتَخْلَصَهُ عَلٰى وَجْهِ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ وَقَالَ لِلْحَدَثِ: نِصْفُهُ لِيْ بِسَهْمِ مَبَرَّتِيْ.

ترجمہ: ۔ پس جھپٹ کرلے لیا بڈھے نے اشرفی کو (نہ کہ نوجوان نے) (نوجوان دیکھتا رہ گیا) اور خالص کرلیا اس کو اپنے لئے واقعی طور پر نہ بطور مذاق (یعنی مذاق کے طور پر نہیں بلکہ سچ مچ اپنا بنالیا) اور کہا جوان سے اس کا نصف حصہ میری بھلائی کے بدلے میں ہے (یعنی آدھا حصہ تو مجھے قاضی نے عنایت کیا ہے)۔

(۱) تَلَقَّفَ: فعل ماضی ہے از تفعل بمعنی اچک لینا، جلدی سے لے لینا یا جھپٹا مارنا، مجرد ازسمع لَقْفاً، لَقْفَاناً مصدر ہیں۔

(۲) دُوْنَ: کے اصلی معنی ہے تجاوز کرنا، آگے بڑھنا۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔

(۳) اَلْحَدَثُ: بمعنی نوجوان والجمع اَحْدَاثٌ، حَدَثَ (ن) یَحْدُثُ، حَدَثاً، وحُدُوْثاً بمعنی واقع ہونا، وحَدُثَ (ك) حَدَاثَةً بمعنی نیا ہونا۔

(۴) اِسْتَخْلَصَ: صیغہ ماضی واحد مذکر غائب از استفعال مصدر اِسْتِخْلَاصٌ ہے بمعنی پاک صاف کرنا، خالص کردینا، اور افعال

Maktaba Tul Ishaat.com

سے اخلاص کے معنی بھی خالص کردینا ہے،، مجرد نصر سے بمعنی خالص ہونا، ملنا، کقولہ تعالیٰ: ونحن له مخلصون.

(۵) اَلْجِدُّ: (بکسر الجیم) ضد الهزل، واقعی، سچ مچ یقینی. کما فی الحدیث: ثلٰثٌ جدهن جدٌّ وهزلهن جد، از ضرب بمعنی کوشش کرنا، یقال من جد، سنجیدگی سے یا واقعیت سے۔

(۶) اَلْعَبَثُ: مصدر ہے از سمع بمعنی بے فائدہ کام کرنا۔ یقال: هزل ولعب عبثا اور عبث، وہ کام ہے، جس میں کوئی غرض ہو مگر شرعی نہ ہو اور جو فائدے سے خالی ہو اس میں نقصان وغرض نہ ہو، اور ضرب سے عَبْثًا بمعنی ملانا: افحسبتم انما خلقنكم عبثا وانكم الینا لاتُرجعُوْنَ.

(۷) نِصْفُهُ: بمعنی آدھا، والجمع اَنْصَافٌ، یقال: نَصَفَ (ن، ض) یَنْصُفُ نَصْفًا.

(۸) سَهْمٌ: بمعنی حصہ اسکی جمع سُهْمَانٌ آتی ہے اور جب اس کے معنی تیرے کے ہوں تو اس وقت اس کی جمع سِهَامٌ، اَسْهُمٌ آتی ہیں سَاهَمَ مفاعلہ سے بمعنی قرعہ اندازی کرنا، اَسْهَمَ افعال سے مجرد از فتح وکرم بمعنی حصہ دینا۔

(۹) مَبَرَّتِیْ: یہ مصدر میمی ہے بمعنی بھلائی کرنا، احسان کرنا، نیکی پر ابھارنا وعطیہ۔ والجمع مبرَّاتٌ ومِبارٌ، بِرٌّ کی جمع اَبْرارٌ. از نصر وضرب۔

☆......☆......☆

وَسَهْمُكَ لِيْ عَنْ اَرْشِ اِبْرَتِيْ، وَلَسْتُ عَنِ الْحَقِّ اَمِيْلُ، فَقُمْ وَخُذِ الْمِيلَ، فَعَرَى الْحَدَثَ لِمَاحَدَثَ اِكْتِئَابٌ.

ترجمہ:۔ اور آپ کا حصہ میرے لئے میری سوئی کے تاوان میں ہے (سوئی کے تاوان میں تیرا حصہ بھی میرا ہو گیا ہے) اور میں حق بات سے منہ موڑنے والا نہیں ہوں، پس کھڑا ہو جا اور اپنی سلائی لے، پس پیش آیا اس نوجوان کو سخت رنج وغم بسبب اس چیز کے کہ جو پیش آیا (یعنی بسبب اچک لینے شیخ کے درہم کو)۔

(۱) سَهْمٌ: بمعنی حصہ والجمع سُهْمَانٌ اور سَهْمٌ کے معنی تیر ہوں تو اس کی جمع سِهَامٌ واَسْهُمٌ ہیں۔

(۲) اَرْش: بمعنی دیت، رشوت وتاوان والجمع اَرَاشٌ، اَرُوْشٌ.

(۳) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی، والجمع اِبَرٌو، اِبَرَاتٌ، اِبَارٌ، آتی ہیں۔

(۴) اَمِیْلُ: صیغہ مضارع واحد متکلم، بمعنی مائل ہونا، مَالَ (ض) یَمِیْلُ، مَیْلاً، مَیَلاَنًا، مَیْلُوْلَةً، ومَمَالاً، مَمِیْلاً. مصدر ہیں۔

(۵) قُمْ: صیغۂ امر حاضر معروف واحد مذکر ہے از نصر، بمعنی کھڑا ہو مصدر قِیَامٌ ہے۔

(۶) خُذْ: صیغہ امر واحد مذکر حاضر معروف ہے از نصر مہموز فاء ہے، الاخْذُ مصدر سے بمعنی لینا۔

(۷) اَلْمِیْلُ: بمعنی سلائی والجمع اَمْیَالٌ۔

(۸) عَرٰی: ناقص واوی ہے یا ناقص یائی ہے، عَرٰی (ن) یَعْرُوْ (واوی) عَرْوًا بمعنی پیش آنا، آگے آنا، عَرِیَ (س) یَعْرٰی، عَرْیًا سے بمعنی ننگا ہونا اور اس کا فاعل ''اکتیاب'' ہے۔

(۹) اَلْحَدَثُ: بمعنی نوجوان والجمع اَحْدَاثٌ وحُدْثَانٌ، قدمر تحقیقه.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) حَدَثَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب، حَدِثَ (س) حَدَثاً، حُدُوْثاً، واقع ہونا۔

(۱۱) اِکْتِئَابٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی، رنج وغم کا پیش آنا، یہ عَرَیٰ فعل کا فاعل ہے، مجرد سمع سے بمعنی انتہائی رنج میں ہونا، کَئِبَ (س) یَکْئَبُ کَأْبًاوَ کَأَبَةً بمعنی غم وبدحالی اور انتہائی رنج میں ہونا۔

☆......☆......☆

وَاکْفَهَرَّ عَلٰی سَمَاءِهٖ سَحَابٌ وَجَمَ لَهُ الْقَاضِیْ وَهَیَّجَ اَسَفَهٗ عَلَی الدِّیْنَارِ الْمَاضِیْ اِلَّااَنَّهٗ جَبَرَبَالَ الْفَتٰی وَبِلْبَالَهٗ.

ترجمہ:۔اور چھا گیا بادل (تاریکی وسیاہی) اس کے آسمان پر (امید پر) اور غمگین ہوا اس کیلئے قاضی (یعنی اس کی وجہ سے قاضی کو سخت رنج ہوا) اور برانگیختہ کیا اس کے غم کو (اس واقعہ نے) گذرے ہوئے دینار پر () مگر تحقیق کہ جوڑا اس نے جوان کے دل کو اور اس کے غم کو (قاضی نے چند درہم دیکر نوجوان کے غم کی مرہم پٹی کی)۔

(۱) اِکْفَهَرَّ: یہ صیغہ ماضی از افعلال بمعنی بادل کا تہ بتہ ہونا، یا چھا جانا، منہ ترش کرنا، سیاہ ہونا، یا بہت زیادہ تاریک ہوجانا، یقال اکفهر السحاب. بعض بعض پرسوار ہیں اور سیاہ ہیں سخت تاریک ہونا۔ اِکْفَهَرَّ اللَّیْلُ.

(۲) وَجَمَ: صیغہ ماضی ہے از ضرب بمعنی بہت زیادہ غمگین ہونا، شدت غم کی وجہ سے کلام کرنے سے عاجز وخاموش رہنا۔ وَجَمَ (ض) وَجْمًاوَوُجُوْمًا گھونسا مارنا، یا انتہائی خوف کی بناء پر کلام کرنے سے عاجز رہنا، یا وَجْمٌ کہتے ہیں، شکوہ عند الغضب کو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شکوہ مع الحزن کو کہتے ہیں۔

(۳) هَیَّجَ: صیغہ ماضی معروف از تفعیل بمعنی بھڑکا دینا، برانگیختہ کرنا، مصدر، تَهْیِیْجًا ہے۔

(۴) اَسِفَ: صیغہ ماضی (س، ض) اَسَفاً بمعنی غمگین ہونا۔ وفی التنزیل: فلمارجع الی قومه غضبان اسفًا.

(۵) جَبَرَ: صیغہ ماضی معروف، جَبَرَ (ن) جَبْرًاجُبُوْرًاجِبَارَةً بمعنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا، درست کرنا یا ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑنا، اصلاح کرنا۔

(۶) بَالَ: بمعنی دل یا حالت، حال یا شان، آسودہ حال، یا امر ذو بال یعنی ایسا کام جو قابل اہتمام ہو، یا معاملہ، بَلِیَ (س) بَلًی وبَلَاءً بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔ بَلٰی یَبْلِیْ (ض) بَلْیاً بمعنی آزمائش میں ڈالنا، پرانا کرنا، گرفتار مصیبت کرنا۔

(۷) بَلْبَالٌ: بمعنی شدت غم۔ یقال: بلبل القوم، اس نے قوم کو سخت غم میں ڈال دیا، یا قوم کو بھڑکایا (بلبل، بلبلة، بلبالاً، بروزن بعثر)

☆......☆......☆

بِدُرَیْهِمَاتٍ رَضَخَ بِهَالَهٗ، وَقَالَ لَهُمَا اِجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ، وَادْرَآالْمُخَاصَمَاتِ، وَلَاتَحْضُرَانِّیْ فِی الْمُحَاکَمَاتِ، فَمَا (الفاء للتعلیل) عِنْدِیْ کِیْسُ الْغَرَامَاتِ.

ترجمہ:۔چند درہموں کے ساتھ کہ دیا ہے قاضی نے (ان درہموں کو) (اس نوجوان کے لئے) اور کہا (قاضی نے) ان دونوں سے بچو تم

Maktaba Tul Ishaat.com

(آئندہ) معاملات سے اور دور رہو تم مقدمات سے (لڑائی، جھگڑے) اور مت حاضر ہو تم میرے پاس عدالتوں میں (مقدمہ لیکر) پس نہیں ہے میرے پاس تھیلی تاوان کی کیوں کہ میرے پاس تاوان کے لئے تھلیاں نہیں ہے۔

(۱) دُرَیْهِمَاتٌ: یہ تصغیر ہے دِرْهَمٌ کی اس کی جمع دَرَاهِم، دِرْهَمَاتٌ بھی آتی ہے۔

(۲) رَضَخَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر از فتح بمعنی اپنے مال کثیر میں سے بہت تھوڑا دینا، اور رَضَخَ (ن، ض) سے بھی آتا ہے بمعنی بخشش کرنا، اور رَضَخَ کے اصلی معنی ہے توڑ دینا مجازاً تھوڑا دینا مراد ہے۔ رضخ له من ماله رضخةً.

(۳) اِجْتَنِبَا: صیغہ تثنیہ مذکر امر حاضر معروف از افتعال مصدر اِجْتِنَابٌ ہے بمعنی بچنا، پرہیز کرنا۔

(٤) مُعَامَلَاتِ: یہ جمع ہے معاملة کی از مفاعلہ بمعنی آپس میں لین دین کرنا، مجرد سمع سے ہے۔

(۵) اِدْرَءَا: صیغہ تثنیہ مذکر حاضر امر حاضر معروف، از فتح بمعنی دفع کرنا اور دور کرنا۔

(٦) اَلْمُخَاصَمَاتِ: یہ جمع ہے مُخَاصَمَةٌ کی بمعنی جھگڑا کرنا، قدمر تحقیقه.

(۷) لَاتَحْضُرَا: صیغہ تثنیہ نہی حاضر معروف، حَضَرَ (ن) حُضُوْرًا بمعنی حاضر ہونا جو غیبت کی ضد ہے۔

(۸) اَلْمُحَاكَمَاتِ: مُحْكَمَةٌ کی جمع ہے، یا محاکمۃ کی، بمعنی نالش کرنا، یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی اجلاس و دربار یا حاکم کے پاس دفع خصومت کیلئے جانا، یہاں مراد عدالت یا کچہری۔

(۹) كِيْسٌ: بمعنی تھیلی والجمع اَكْيَاسٌ، كِيْسَةٌ یعنی وہ تھیلی جس میں درہم وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔

(۱۰) اَلْغَرَامَاتِ: یہ جمع ہے غَرَامَةٌ کی، غرم یعنی وہ مال جو تاوان میں دیا جائے یا وہ مال جو بادل نخواستہ دیا جائے، یعنی تاوان اور ڈنڈ غَرِمَ (س) غَرْمًا، غُرْمًا، غَرَامَةً، مَغْرَمًا مصادر ہیں بمعنی تجارت میں نقصان ہونا۔

☆......☆......☆

فَنَهَضَا مِنْ عِنْدِهِ، فَرِحَيْنِ بِرِفْدِهِ، مُفْصِحَيْنِ بِحَمْدِهِ، وَالْقَاضِيْ مَا يَخْبُوْ ضَجْرُهُ، مُذْبَضَّ حَجَرُهُ، وَلَايَنْصُلُ كَمَدُهُ.

ترجمہ۔ پس کھڑے ہوئے وہ دونوں قاضی کے پاس سے خوش ہوتے ہوئے اس کی عطاء کی وجہ سے، ظاہر کرنے والے اس کے افعال حمیدہ کو (تعریف کرتے ہوئے) اور قاضی (قاضی کا حال یہ ہے) کہ نہیں بجھتی تھی اس کی بے قراری (وہ بے چین تھا) اس وقت سے جب سے ٹپکا تھا اس کا سخت پتھر (ہتھیلی) اور نہیں زائل ہوا باطنی غم۔

(۱) نَهَضَا: صیغہ تثنیہ ماضی معروف، نَهَضَ (ن) نَهْضًا و نُهُوْضًا بمعنی اُٹھنا۔

(۲) فَرِحَيْنِ: یہ تثنیہ ہے فَرِحٌ کا، بمعنی خوش ہونا از فتح، قدمر تحقیقه.

(۳) رِفْدٌ: (بکسر الراء) بمعنی بڑا ضخیم پیالہ، عطیہ والجمع اَرْفَادٌ و رُفُوْدٌ (بفتح الراء) ہو تو یہ مصدر ہے، رَفَدَ (ض) رَفْدًا بمعنی عطاء کرنا۔ کمافی التنزیل: بئس الرفد المرفود.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) مُفْصِحَيْنِ: یہ صیغہ تثنیہ اسم فاعل از افعال مصدر اِفْصَاحٌ بمعنی فصاحت سے بیان کرنا اور خوش بیانی کرنا، ظاہر کرنا بہت اچھی طرح سے ظاہر کرنا۔

(۵) يَخْبُوْ: ناقص واوی ہے صیغہ مضارع جمع مذکر غائب۔ خَبَأ (ن) يَخْبُوْ خَبْوًا و خُبُوًّا بمعنی آگ کا بجھانا یا آگ کا بجھ جانا۔

(۶) ضَجِرٌ: (بالتحريك) بمعنی بے قراری، دل کی تنگی، و بے چینی۔ ضَجِـرَ (س) ضَجْـرًا بمعنی دل تنگ ہونا، ای القلق والاضطراب. بمعنی قلق و اضطراب کا ہونا تنگدل ہونا۔

(۷) بَضَّ: صیغہ ماضی، بَضَّ (ض) بَضًّا، بُضُوْضًا، بَضِيْضًا بمعنی تھوڑا تھوڑا پانی ٹپکنا، بہنا، اور آہستہ آہستہ پانی ٹپکنا، پسینہ، فلان مايبض حجره. مراد بخیل ہے۔

(۸) حَجَرٌ: (بالتحريك) بمعنی پتھر، والجمع اَحْجَارٌ، حِجَارٌ، حِجَارَةٌ و اَحْجُرٌ. حَجَرَ (ن) حَجْرًا و حُجْرًا، حِجْرَانًا منع کرنا، روکنا، مصادر ہیں۔

(۹) لَا يَنْصُلُ: صیغہ مضارع منفی، نَصَلَ (ن) نَصْلًا و نُصُوْلًا بمعنی زائل نہ ہونا اور غم نہ جانا، فتح سے بھی آتا ہے۔

(۱۰) كَمَدٌ: بمعنی سخت غم، ملال اور رنج، از سمع بمعنی بہت زیادہ رنجیدہ ہونا، كَمَدَ الثَّوْبُ، بوسیدہ ہونا اور رنگ بدل جانا۔

☆......☆......☆

مُذْ رَشَحَ جَلْمَدُهُ، حَتّٰى إِذَا أَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهِ، أَقْبَلَ عَلٰى غَاشِيَتِهِ، وَقَالَ قَدْ أُشْرِبَ حِسِّيْ، وَنَبَّأَنِيْ حَدْسِيْ.

ترجمہ:۔ جب سے ٹپکا تھا اس کا سخت پتھر (سخت دل) یہاں تک کہ جب افاقہ ہوا اس کو اپنی بیہوشی سے تو متوجہ ہوا وہ اپنے خادموں کی طرف اور کہنے لگا، تحقیق کہ داخل کر دی گئی تھی میری عقل میں (میری عقل گم ہو گئی تھی) اور خبر دی مجھ کو میری ذکاوت (قیاس) نے۔

(۱) رَشَحَ: صیغہ ماضی معروف، رَشْحٌ مصدر ہے، معنی ٹپکنا، از فتح اور "رَشْحًا و رَشَحَانًا" بھی مصدر ہیں۔ اور "نض" اور "رشح" میں فرق یہ ہے کہ "نض" کے معنی ہے ٹپکنا، مگر "رشح" میں "نض" سے زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) جَلْمَدٌ: بمعنی سخت پتھر جمع جَلَامِدُ و جُلْمُوْدٌ اور جمع الجمع "جَلَامِيْدُ" آتی ہے، یہ کنایہ ہے "دستِ بخیل" سے۔ کیونکہ مال کے عطا کرنے میں اس کا ہاتھ مثل پتھر کے سخت ہوتا ہے۔

(۳) أَفَاقَ: صیغہ ماضی ہے از افعال معنی افاقہ ہونا، یا حواس کا ٹھیک ہونا، مصدر إِفَاقَةٌ ہے۔

(۴) مِنْ غَشْيَتِهِ: ای من إغمائِهِ۔ غاشیہ کا دوسرا معنی خدام و ملاقاتی دوست و احباب ہیں جو بار بار آئیں۔

(۵) غَاشِيَةٌ: صیغہ اسم فاعل بمعنی ڈھانپنے والا، اصل میں اس کا موصوف محذوف ہے: ای الجماعة الغاشية یعنی وہ جماعت جو اس کو ڈھانکنے والی تھی یعنی خدام، نوکر۔ یا غَاشِيَةٌ بمعنی خدام و ملاقاتی اور دوست و احباب ہیں۔

(۶) أُشْرِبَ: صیغہ ماضی مجہول (ای ادخل او دخل فی فهمی و خولط فی عقلی) از افعال مصدر اِشْرَابٌ ہے بمعنی پلا دینا۔ یہ ماخوذ ہے "شرب" سے یا "شراب" سے، بمعنی بہنے والی رقیق چیز کو پینا، مجرد سمع سے ہے. قوله تعالٰی: واشربوا فی

Maktaba Tul Ishaat.com

قلوبهم العجلَ.

(۷) حِسِّيْ: (بکسر الحاء) یعنی وہ چیز جس کا ادراک قوت حاسہ سے ہو اور اس کی ضد عقلی ہے اور حسی مفعول مالم یسم فاعلہ ہے "اشرب" کا اور "اشرب حسی" سے مراد "خولط عقلی" ہے۔

(۸) نَبَّانِيْ: یہ نبأ سے ماخوذ ہے معنی خبر دینا یعنی اخبر، اس کی جمع اَنْبَاءُ ہے۔ جیسے: عم يتساء لون عن النبأ العظيم.

(۹) حَدَسِيْ: یہ "حَدَسٌ" مصدر سے ہے بمعنی تیزی وذکاوت، یا جلدی سے نکال لینا،

ای سرعة الانتقال فی الفهم و الاستنتاج۔ حَدَسَ (ن، ض) حَدَسًا سے گمان کرنا وہم کرنا۔

☆......☆......☆

اَنَّهُمَا صَاحِبَا دَهَاءٍ، لَا خَصْمَا اِدِّعَاءٍ، فَكَيْفَ السَّبِيْلُ اِلٰى سَبْرِهِمَا، وَاسْتِنْبَاطِ سِرِّهِمَا، فَقَالَ لَهُ نِحْرِيْرُ زُمْرَتِهٖ.

ترجمہ:۔ کہ بیشک یہ دونوں (اب مجھے معلوم ہوا کہ) مکار و چالاک ہیں، نہ دعوی کے جھگڑے کرنے والے ہیں، پس کونسا راستہ ہے؟ ان کی آزمائش کرنے کا اور ان کے راز معلوم کرنے کا، پس کہا قاضی سے اس کی جماعت کے بڑے عالم نے۔

(۱) دَهَاءٌ: بمعنی اچھی رائے، جودت رائے، زیرکی، چالاکی، و مہارت وحیلہ اور مکر۔ دَهِيَ يَدْهَى (س) دَهْيًا، دَهَاءً مکر وحیلہ کرنا، فهو داهٍ، جمع دُهَاةٌ، اور داہٍ کی جمع دَاهُوْنَ اور دَاهِيَةٌ کی جمع دَوَاهٍ. اور دَاهِيَةٌ میں تاء مبالغہ کیلئے ہے۔

(۲) لَا خَصْمَا: یہ تثنیہ ہے خَصْمٌ کا بمعنی لڑائی، جھگڑے میں مدمقابل ومخالف و جھگڑا کرنے والا، اور یہ تثنیہ، جمع اور مؤنث سب کیلئے مستعمل ہے والجمع خُصُوْمٌ و اَخْصَامٌ۔

(۳) اِدِّعَاءُ: (مصدر ہے) بمعنی حق یا باطل کا دعوی کرنا از افتعال (اصل اِدْتِعَاءَ تھا) اور ادعى به یعنی اپنی طرف نسبت کرنا، ادعى عليه جبکہ مقدمہ کرے، اِدَّعٰى الٰى غير ابيه، جبکہ وہ باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف منسوب ہو، ادعى الشیء جبکہ وہ تمنا کرے، ادعى فی الحرب جبکہ وہ حریف کے سامنے اپنا نام پیش کرے۔

(۴) اَلسَّبِيْلُ: بمعنی راستہ والجمع سُبُلٌ، اَسْبُلٌ، اَسْبِلَةٌ. یہ سُبُلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی لٹکانا، اور راستہ بھی ادھر اُدھر سے لٹکا ہوتا ہے دوسرا معنی ہے نگل لینا، گویا راستہ آدمی کو نگل لیتا ہے۔

(۵) سَبْرٌ: مصدر ہے، سَبَرَ (ن، ض) سَبْرًا بمعنی آزمائش کرنا، تجربہ کرنا۔

(۶) اِسْتِنْبَاطٌ: یہ مصدر ہے استفعال کا بمعنی نکالنا، اور اس کے اصلی معنی ہے کنویں سے پانی نکالنا۔ نَبَطَ (ن) نَبْطًا. ای خرج.

(۷) نِحْرِيْرٌ: یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی ہوشیار، ماہر، ذکی، عقلمند، راسخ فی العلم کو کہتے ہیں، والجمع نَحَارِيْرُ. نَحَرَ (ف) نَحْرًا ونَحَارًا بمعنی مقابلہ کرنا۔

(۸) زُمْرَةٌ: بمعنی جماعت، گروہ، فوج، والجمع زُمَرٌ۔ (بالضم). قال الله تعالىٰ: وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة زمراً۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

وَشَرَارَةُ جَمْرَتِهِ، اِنَّهُ لَنْ يَتِمَّ اسْتِخْرَاجُ خَبْئِهِمَا اِلَّا بِهِمَا، فَقَفَّاهُمَا عَوْنًا لِيُرْجِعَهُمَا اِلَيْهِ، فَلَمَّا مَثَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ .

ترجمہ:۔اور اسکی بھڑکی ہوئی آگ کی چنگاری نے (نہایت عقلمند ہوشیار نے) جو بیشک کہ ہرگز پورا نہیں ہوگا نکالنا ان دونوں کا مخفی بھید، سوائے ان دونوں کے (دونوں کو حاضر کرنے کے علاوہ) پس انکے پیچھے دوڑایا، ایک سپاہی کو قاضی نے (تاکہ لوٹا کر لائے ان دونوں کو پس جب کھڑے ہوئے وہ دونوں قاضی کے سامنے۔

(۱) شَرَارَةُ: (بفتح الشين) بمعنی چنگاری، والجمع شَرَرٌ، في التنزيل: بشرر كالقصر .

(۲) جَمْرَةِ: بمعنی، چنگاری، روشن آگ کرنا، والجمع جُمَرٌ .

(۳) لَنْ يَتِمَّ: مضارع نفی تاکید بلن کا صیغہ ہے۔

(۴) اِسْتِخْرَاجُ: مصدر ہے از استفعال، مجرد نصر سے ہے۔

(۵) خَبْءٌ: بمعنی پوشیدہ، بھید، راز اور یہ مفعول کے معنی میں ہے، از فتح قال تعالیٰ: يخرج الخبأ .

(۶) فَقَفَّا: از تفعیل مصدر تَقْفِيَةٌ ہے بمعنی پیچھے کر دینا، یہ قَفَاءٌ سے ماخوذ ہے پیچھے چلنا۔

(۷) عَوْنًا: بمعنی مددگار، خادم، سپاہی جو قاضی کے پاس ہوتے ہیں اس کا اطلاق واحد جمع، مذکر مؤنث سب پر ہوتا ہے، کبھی کبھی، عَوْنٌ کی جمع اَعْوَان بھی آتی ہے۔

(۸) يُرْجِعُ: یہ افعال اور ضرب دونوں سے ہوسکتا ہے، رَجَعَ، رَجْعًا، بھی متعدی ہے، اور رُجُوْعًا لازمی ہے۔

(۹) مَثَلَا: و مُثُوْلًا مصدر ہے از نصر و کرم بمعنی ٹھہرنا، کھڑا ہونا، (یعنی سیدھا کھڑا ہو جانا) یقال مثل بين يديه فلان یعنی وہ اس کے سامنے سیدھا ہو گیا، اور یدیہ، یہ مفعول ہے مثلاً کا، اور تقدیر عبارت یوں ہے، فقفاهما عونا. كما قال الله تعالىٰ: كمثل الحمار يحمل اسفاراً.

☆......☆......☆

قَالَ لَهُمَا: اُصْدُقَانِيْ، سِنَّ بَكْرِكُمَا، وَلَكُمَا الْاَمَانُ مِنْ تَبِعَةِ مَكْرِكُمَا، فَاَحْجَمَ الْحَدَثُ وَاسْتَقَالَ، وَاَقْدَمَ الشَّيْخُ وَقَالَ:

ترجمہ:۔تو کہا قاضی نے ان دونوں سے، سچ سچ بیان کرو تم دونوں عمر اپنے نوجوان اونٹ کی (یعنی دونوں اپنا اصل واقعہ بیان کرو) اور تم دونوں کیلئے امن ہے برے انجام سے اور مکر و فریب سے (دھوکہ دہی کی پاداش سے) پس پیچھے ہٹا جوان اور معافی مانگنے لگا (معافی چاہی) اور آگے بڑھا شیخ اور یہ اشعار پڑھے۔

(۱) اُصْدُقَانِيْ: یہ صدق سے ماخوذ ہے اور صدق کا تعلق اقوال سے ہے اور کبھی فعل سے بھی ہوتا ہے، از نصر۔

(۲) سِنَّ: (بالحركات الثلثة) یہ یا منصوب بنزع الخافض ہے یا مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ قائم مقام کر کے اس کا اعراب دیدیا گیا ہے اور یہ اصل میں یوں تھا "اصدقاني خبر سن بكركما" سِنٌّ (بکسر السین) بمعنی دانت والجمع اَسْنَانٌ و اَسُنٌّ، اور سَنٌّ

Maktaba Tul Ishaat.com

(بفتح السین) بمعنی، دھار رکھنا، طریقہ (بکسر السین) جاری کرنا۔ ای سَنَّ سنة بمعنی سال جمع سُنُوْنٌ و سَنَوَاتٌ. سُنَّةٌ (بضم السین) طریقہ خاص، ضابطہ، جمع سُنَنٌ۔ (افاضات ص: ۲۵۰)

(۴) بَکْرٌ: (بالحرکات الثلثة) بمعنی جوان اونٹ، بقول بعض وہ اونٹ کا بچہ جس کی عمر پانچ سال سے نو سال تک کی ہو۔ جمع اَبْکُرٌ، بُکْرَانٌ، بِکَارٌ، بِکَارَةٌ اور اصدقنی سن بکر کما یعنی اونٹ کی عمر سچ سچ بتاؤ۔ مطلب یہ ہے کہ حقیقت حال بیان کرو، اور بکر کا مؤنث بکرۃ ہے اور بِکْرٌ (بکسر الباء) بمعنی جوان گائے، دوشیزہ لڑکی جمع اَبْکَارٌ، ومنہ قولہ تعالیٰ: فجعلنهن ابکارا . اور بُکْرَةٌ (بضم الباء) بمعنی صبح سویرے، صبح کے اول وقت، آئندہ کل، بَکَرَ (ن) بُکُوْراً بمعنی سویرے اٹھنا۔

(۵) تبِعَةٌ: بمعنی انجام بد، نقصان وتاوان و الجمع تبِعَاتٌ۔ اور تبَاعَةٌ کی جمع تبَاعَاتٌ ہیں۔

(۶) مَکْرٌ: بمعنی فریب، دھوکہ، یا فریب یا دھوکہ کی سزا، از نصر۔

(۷) فَاَجْحَمَ: (بتقدم الجیم علی الحاء) صیغہ ماضی از افعال۔ اِجْحَامٌ مصدر سے بمعنی روکنا، کھڑا ہونا۔ مجرد ضرب و نصر، پھیرنا، موڑنا، یقال: جحم طَرْفَه عَنْه، اور صاحب اقرب الموارد میں بمعنی تقدم کے ہیں۔

(۸) اَلْحَدَثُ: بمعنی نوجوان و الجمع اَحْدَاثٌ و حِدْثَانٌ.

(۹) اِسْتِقَالٌ: مصدر ہے از استفعال "س، ت" طلب کیلئے ہے بمعنی معافی کا چاہنا، طلب عفو، ماخوذ ہے اِقَالَةٌ یعنی معافی طلب کرنے سے۔

(۱۰) اَقْدَمَ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اِقْدَامٌ ہے بمعنی آنا، آگے بڑھنا، مجرد سمع سے ہے یقال اقدم فلاناً، جبکہ وہ آگے بڑھے اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے بمعنی آنا واپس ہونا اور قصد کرنا۔

☆......☆......☆

(۱۷) اَنَا السَّرُوْجِيُّ وَهٰذَا وَلَدِي	وَالشِّبْلُ فِي الْمَخْبَرِ مِثْلُ الْاَسَدِ
(۱۸) وَمَا تَعَدَّتْ يَدُهُ وَلَا يَدِي	فِيْ اِبْرَةٍ يَوْمًا فِيْ مِرْوَدِ
(۱۹) وَاِنَّمَا الدَّهْرُ الْمُسِيْءُ الْمُعْتَدِي	مَالَ بِنَا حَتّٰى غَدَوْنَا نَجْتَدِي

ترجمہ:۔ (۱۷) میں سروجی ہوں اور یہ میرا بیٹا ہے، اور شیر کا بچہ، آزمائش کے وقت شیر کی طرح ہوتا ہے، اور نہیں تجاوز کیا اس کے ہاتھ نے (ظلم نہیں کیا)۔ (۱۸) اور نہ میرے ہاتھ نے، سوئی میں کسی دن نہ سلائی میں کسی دن (نہ میرے ہاتھ نے نہ اس کے ہاتھ نے کسی دن سوئی یا سلائی پر ظلم کیا ہے)۔ (۱۹) اور لیکن (سوائے اس کے نہیں) بدکار ظالم زمانہ متوجہ ہوا (حملہ کیا) ہم پر (ہماری طرف) یہاں تک ہو گئے ہم کہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔

(۱) اَلسَّرُوْجِيُّ: نسبت شہر کی طرف، یا ابوزید سروجی، قد مر تحقیقه.

(۲) وَلَدِيْ: (بفتح الواو وکسرها وبسکون اللام) بمعنی بچہ مذکر اور مؤنث تثنیہ جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے اور یہ لفظ مذکر ہے اور

Maktaba Tul Ishaat.com

کبھی اولاد اور وِلْدَةٌ اور وِلْدَانٌ اور وُلْدٌ کے اوزان پر جمع لاتے ہیں۔

(۳) الشِّبْلُ: (بکسر الشین) بمعنی شیر کا بچہ، جبکہ وہ شکار کرنے کے قابل ہو جائے والجمع اَشْبَالٌ وشِبَالٌ واَشْبُلٌ وشُبُوْلٌ بمعنی شیر۔

(۴) اَلْمَخْبَرُ: امتحان، آزمائش، آگاہی، جو خبر یا آزمائش کے بعد حاصل ہو، رمَخْبَرَةٌ کے معنی بھی یہی ہیں اور "فی المخبر" میں "فی" بمعنی عند کے ہے۔

(۵) اَلْاَسَدُ: بمعنی شیر، درندہ اس کا استعمال مذکر و مؤنث دونوں میں برابر ہے والجمع اُسُدٌ، اُسُوْدٌ، اُسْدٌ، آسُدٌ، آسَادٌ. از سمع بمعنی اپنے اخلاق میں شیر جیسا ہونا، شیر کو دیکھ کر خوف کھانا، اور شیرنی کو "لبؤة" کہتے ہیں اَسَدَ (ض) یَاْسِدُ اَسَداً بمعنی بھڑکانا یا چھوڑنا۔

(۶) تعَدَّتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب اس کا مصدر تعدی ہے از تفعل، بمعنی تجاوز کرنا اور یہ عدوان سے مشتق ہے از نصر بمعنی ظلم کرنا۔

(۷) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی، اِبَرٌ، اِبْرَاتٌ. مر تحقیقه.

(۸) مِرْوَدٌ: (بکسر المیم) بمعنی وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جائے۔ والجمع مَرَاوِدُ اور "اِنَّمَا" کا کام یہ ہے کہ مسند الیہ کو مسند پر محصور کردے۔

(۹) اَلْمُسِیْءُ: صیغہ اسم فاعل از افعال اِسَاءَةٌ مصدر ہے بمعنی برائی کرنا، جو احسان کی ضد ہے مجرد نصر سے بمعنی برائی کرنا یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۱۰) اَلْمُعْتَدِیْ: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِعْتِدَاءٌ ہے بمعنی ظلم کرنا و تجاوز کرنا یا تجاوز کرنے والا یا حد سے گذرنے والا۔

(۱۱) مَالَ: صیغہ ماضی۔ مَالَ (ض) مَیْلاً، تَمْیَالاً، مَیَلَاناً، مَیْلُوْلَةً، مَمَالاً و مَمِیْلاً بمعنی مائل ہونا، رغبت کرنا۔

(۱۲) غَدَوْنَا: افعال ناقصہ میں سے ہے بمعنی "صرنا" اور "صرفنا"، اگر یہ صار کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے تو فعل ناقص ہوتا ہے تو یہ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب کرتا ہے۔

(۱۳) نَجْتَدِیْ: صیغہ جمع متکلم از افتعال مصدر اِجْتِدَاءٌ ہے بمعنی عطاء طلب کرنا حاجت روائی کا سوال کرنا، جَدْوًا از نصر بخشش کرنا و از ضرب جَدْیاً بمعنی بخشش مانگنا۔

☆......☆......☆

(۲۰) کُلُّ نَدِی الرَّاحَةِ عَذْبُ الْمَوْرِدِ وَكُلُّ جَعْدِ الْكَفِّ مَغْلُوْلُ الْيَدِ

(۲۱) بِكُلِّ فَنٍّ وَبِكُلِّ مَقْصَدِ بِالْجِدِّ اِنْ اَجْدٰى وَاِلَّا بِالدَّدِ

ترجمہ:۔ (۲۰) ہر سخی (تر ہتھیلی) یا ایسے شخص سے جو سخی ہے، اور شیریں چشمہ ہے اور ہر بند مٹھی اور بندھے ہوئے ہاتھ سے (بخیل)۔

(۲۱) اور ہر ہر فن سے (ہر ترکیب و طریقہ سے) اور ہر مقصد کے ٹھیک طریقہ سے، اگر وہ نفع بخش ہو یا نفع دے (اگر حق طریقہ سے کام نکلا تو ٹھیک) وگرنہ باطل اور کھیل کود کے طریقہ سے (بہروپیا بن کر، بہروپ)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱)نَدِیُ الرَّاحَةِ: ای کریم الکف بمعنی سخی، تر ہتھیلی نَدٰی(س) یَنْدٰی نَدًی و نَدَاوَةً، ونُدُوَّةً ای ابتل یعنی تر ہوا۔
(۲)عَذْبٌ: مصدر ہے بمعنی میٹھا، شیریں، پاکیزہ، جمع اَعْذُبٌ۔
(۳)اَلْمَوْرِدُ: بمعنی گھاٹ، پانی کی طرف کا راستہ والجمع مَوَارِدُ اور اس میں اضافت لفظیہ ہے، ای موردها.
(۴)جَعْدُالْكَفِّ: سے مراد بخیل ہے یا مفلس ہے اور جَعْدٌ، گھونگروالے بال۔ جَعُدَ(ك) جَعَادَةً، جُعُوْدَةً اور اس کا عطف کل ندی الرحة پر ہے یعنی يَجْتَدِیْ کا مفعول بہ ہے اور جَعْدٌ یہ صیغہ صفت ہے۔
(۵)مَغْلُوْلٌ: صیغہ اسم مفعول غِلٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی طوق سے بندھے ہوئے ہاتھ اور مغلول الید سے مراد بخیل ہے اس میں اضافت لفظیہ ہے ای مغلول یده. قوله تعالیٰ: وقالت اليهود يدالله مغلولة. الآية.
(۶)بِكُلِّ فَنٍّ: یہ متعلق ہے نجتدی کے ساتھ باء استعانت کیلئے ہے یا حال ہے، اور فن کے معنی ہے کسی چیز کی قسم، نوع، حالت، جمع اَفْنَانٌ، فُنُوْنٌ، جمع الجمع، اَفَانِيْنُ آتی ہیں از نصر فَنٌّ مصدر ہے یقال فن الشیء کسی چیز کو درست کیا یا سنوارا۔
(۷)مَقْصَدٌ: بمعنی جائے قصد، صیغہ اسم ظرف ہے والجمع مَقَاصِدُ از ضرب، قصد و ارادہ۔
(۸)اَلْجِدُّ: (بکسر الجیم) بمعنی کوشش، سنجیدگی، جلدی، واچھی طرح ثابت شدہ، راستی۔
(۹)اَجْدٰی: از افعال بمعنی نفع دینا، قدمر تحقيقه.
(۱۰)بِالدَّدِ: اَلدَّدُ، اس کا لام کلمہ مثل عد کے واؤ محذوف ہے اور کبھی واؤ کو الف سے بدل کر کہا جاتا ہے جیسے بمعنی کھیل کود، لھو لعب، اس کے آخر سے واؤ حذف کر دیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک یہ غد کی طرح واؤ آخر سے حذف ہے، اور دد بمعنی وقت ہے یقال مضی ددمن الدهر.

☆......☆......☆

(۲۲)لِنَجْلِبَ الرَّشْحَ اِلَى الْحَظِّ الصَّدِىْ　　وَنُنْفِدَالْعُمْرَ بِعَيْشِ اَنْكَدِ
(۲۳)وَالْمَوْتُ مِنْ بَعْدُلَنَابِالْمَرْصَدِ　　اِنْ لَمْ يُفَاجِ الْيَوْمَ فَاجِيْ فِيْ غَدِ

ترجمہ:۔(۲۲) تا کہ کھینچیں ہم تھوڑے قطرہ کو (عطاء کو) پیاسے نصیب کی طرف، اور ختم کریں ہم اپنی عمر کو بری زندگی کیساتھ۔(۲۳) اور موت اسکے بعد ہمارے انتظار میں ہے (ہماری تاک میں یا گھات میں ہے) اگر وہ آج نہ آئی (اچانک آج نہ آئی) تو کل ضرور اچانک آئے گی۔
(۱)لِنَجْلِبَ: صیغہ مضارع جمع متکلم جَلْبٌ مصدر از نصر و ضرب بمعنی کھینچنا۔
(۲)اَلرَّشْحُ: بمعنی مَرْشُوْحٌ، وہ پانی جو ٹپکایا گیا ہو یا بمعنی تھوڑا پانی و پسینہ مراد عطاء قلیل ہے از فتح مصادر رَشْحًا و رَشْحَانًا۔
(۳)اَلْحَظُّ: زیادہ تر اس کا اطلاق فضل و خیر کے موقع پر ہوتا ہے اور کبھی نصیب شر پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے اور سیر و سعادت کو بھی حظ کہتے ہیں جمع حُظُوْظٌ و حِظَاظٌ، اَحَاظِى، (س) حَظًّا سے بمعنی صاحب نصیب ہونا۔ بمعنی حصہ نصیب و عمدہ تقدیر۔ نیک بختی اور

Maktaba Tul Ishaat.com

دولت مندی پر اطلاق ہوتا ہے۔

(۴) اَلصَّدِیُ: صیغہ صفت ہے بمعنی بہت سخت پیاس وآواز بازگشت یعنی گونج وتعرض و الجمع اَصْدَاءٌ. صَدِیَ (س) یَصْدَی، صُدًی بمعنی بہت زیادہ پیاسا ہونا۔

(۵) نُنْفِدُ: صیغہ مضارع جمع متکلم از افعال۔ اِنْفَادٌ مصدر سے ہے بمعنی پورا ہونا، ختم ہونا، فنا کرنا، مجرد سمع سے ہے۔

(۶) اَلْعُمْرَ: بمعنی حیات، طول، حیات، حقیقت میں اس کا اطلاق چالیس سال پر آتا ہے، عَمَرَ(ن، ض) عَمْراً، عِمَارَةً سمع سے عَمْراً و عَمَارَةً بمعنی زیادہ زمانہ تک زندہ رہنا، کرم وسمع سے عَمَارَةً بمعنی زیادہ ہونا۔

(۷) اَنْکَدَ: صیغہ صفت ہے بمعنی، سخت، وناگواری والا آدمی، والجمع نُکْدٌ. دشوار از سمع بمعنی تنگدستی کا ہونا، ناخوش ہونا، وفی القران: والذی خبث لایخرج الانکدا.

(۸) اَلْمَرْصَدُ: بمعنی گھات، صیغہ اسم ظرف والجمع مَرَاصِدُ و مَرَاصِیْدُ از نصر بمعنی گھات میں بیٹھنا یا تاک میں بیٹھ جانا، انتظار کرنا۔ قولہ تعالیٰ: واقعدوا لھم کل مرصد.

(۹) مِنْ بَعْدُ: ای من بعد ھٰذا.

(۱۰) اِنْ لَمْ یُفَاجِ: یہ مہموز اللام ہے ہمزہ اخیر سے بسبب لم کے ساکن ہوا اس کے بعد ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے اس ہمزہ کو (ی) سے بدل دیا، اصل میں "لم یفاجئ" تھا، ہمزہ یاء سے بدل کر گرادیا گیا ای ان لم یأت فجأۃً یہ مفاجأۃ مفاعلہ سے ہے، مجرد از سمع وفتح، بمعنی اچانک آنا۔

(۱۱) فَاجَی: اصل میں "فَاجَأَ" تھا ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدلا گیا ہے۔

(۱۲) غَدٍ: بمعنی آئندہ کل اور دو چار دن جس کا انتظار ہو اور نسبت کے وقت غَدِیٌّ اور غَدَوِیٌّ کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیْ: لِلّٰهِ دَرُّكَ، فَمَا اَعْذَبَ نَفَثَاتِ فِیْكَ، وَوَاهًا لَكَ، لَوْلَا خِدَاعٌ فِیْكَ، وَاِنِّیْ لَكَ لَمِنَ الْمُنْذِرِیْنَ، وَعَلَیْكَ مِنَ الْحَذِرِیْنَ، فَلَا تُمَاكِرْ بَعْدَهَا الْحَاكِمِیْنَ.

ترجمہ:۔ پس کہا اس سے قاضی نے، بھلا ہو تیرے واسطے (کیا خوب سبحان اللہ) پس کس قدر شیریں ہیں تیرے منہ کی باتیں (تیرا کلام کس قدر پاکیزہ ہے) تعجب ہے تیرے لئے (تیری تعریف ہے) اگر نہ ہوتا تجھ میں دھوکہ (اگر آپ دھوکہ دہی نہ کرتے، تو کیا اچھا ہوتا) اور بیشک کہ میں تجھ کو ڈراتا ہوں اور تیرے حال پر ترس کھاتا ہوں، پس مت دھوکہ کر (اس واقعہ کے بعد) حاکموں سے۔

(۱) لِلّٰهِ دَرُّكَ: یہ کلمہ تحسین کیلئے ہے اور دَرٌّ کے معنی بھلائی کے ہیں اور اصلی معنی جاری ہونے کے ہیں، چونکہ دودھ بھی جاری ہوتا ہے لہٰذا اس کو در کہتے ہیں، اور بہترین غذا ہے اس لئے کلمہ تحسین قرار پایا دودھ چونکہ اہل عرب کے نزدیک بہت محبوب ہے اسی وجہ سے اس کے معنی خیر کثیر کے معنی میں ہونے لگے۔

(۲) فَمَا اَعْذَبَ: یہ صیغہ تعجب ہے یا فعل تعجب ہے عَذْبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کس قدر شیریں ہے، یا بمعنی پاکیزہ ولطیف۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳)نَفَثَاتٌ : یہ نَفْثَةٌ کی جمع ہے بمعنی منہ سے نکلے ہوئے جھاگ، یا ایک بار تھوکنا، ازنصر وضرب بمعنی جادو کرنا کقولہ تعالیٰ ومن شر النفثٰت فی العقد. اوراس سے مراد کلام ہے۔

(۴)فِیْكَ: میں دوصورتیں ہیں(۱)یا تو حرف جار ہے(۲)یا اسم ہے بمعنی منہ۔

(۵)وَاهًا لَكَ: اَیْ عَجَبًا لَكَ یعنی شاباش ہے تجھے، یا مبارک ہے تجھے اور یہ خوبی کیلئے آتا ہے اور یہ کلمہ تعجب ہے اور، عَجَبًا لَكَ اور کبھی اظہار افسوس کیلئے بھی مستعمل ہے جیسے واھاعلی مافات.

(٦)خِدَاعٌ: یہ مصدر ہے از مفاعلہ بروزن قِتَالٌ بمعنی دھوکہ یا مکروفریب مجرد از فتح۔

(۷)مُنْذِرِیْنَ: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر اِنْذَارٌ ہے بمعنی ڈرانا، خوف دلانا، یا یہ مُنْذِرٌ مُنْذِرِیْن کی جمع ہے بمعنی ڈرنے والا مجرد نصر وضرب سے بمعنی نذر کرلینا۔ نَذِرَ(س) نَذَرًا بمعنی بتلانا، ڈرانا، ومنہ النذیر والجمع نذر.

(۸)اَلْحَذِرِیْنَ: جمع ہے حَذِرٌ کی صیغہ صفت ہے بمعنی ڈرانے والا، یا پرہیز کرنا، بچنا وغیرہ بھی معنی آتے ہیں از سمع کما قال تعالیٰ:ان من ازواجکم واولادکم عدوًا لکم فاحذروھم،سمع حَذَرًا وحِذْرًا ،مَحْذُوْرَةً بمعنی بچنا، پرہیز کرنا۔

(۹)فَلَا تُمَاكِرْ: صیغہ نہی از مفاعلہ مصدر مُمَاكَرَةٌ ہے بمعنی باہم مکر کرنا اور تماکر اور مکر دونوں ایک ہیں صرف مبالغہ کا فرق ہے۔

(۱۰)اَلْحَاكِمِیْنَ: یہ حاکم کی جمع ہے بمعنی قاضی وحکم نافذ کرنے والا۔ والجمع حُكَّامٌ وحَاكِمُوْنَ.

☆......☆......☆

وَاتَّقِ سَطْوَةَ الْمُتَحَكِّمِیْنَ،فَمَا كُلُّ مُسَیْطِرٍ یُقِیْلُ، وَلَا كُلُّ اَوَانٍ یُسْمَعُ الْقِیْلُ،فَعَاهَدَهُ الشَّیْخُ عَلٰی اِتِّبَاعِ مَشْوَرَتِهٖ،وَالْاِرْتِدَاعِ عَنْ تَلْبِیْسِ صُوْرَتِهٖ.

ترجمہ:۔اور بچ تو حکام کی پکڑ دھکڑ سے، پس نہیں ہے ہر حاکم معاف کرنے والا ،اور نہ ہر وقت پر کسی کی بات سنی جاتی ہے، پس معاہدہ (وعدہ) کیا شیخ نے اس (قاضی) سے یہ کہ پیروی کرے گا اس کے مشورہ کی ،اور دھوکہ دہی کی صورت بنانے سے رکنے کا۔

(۱)اِتَّقِ: اِتِّقَاءٌ مصدر سے بمعنی پرہیز کرنا یا پرہیزگار رہنا، از افتعال، مجرد ضرب سے ہے۔

(۲)سَطْوَةٌ: بمعنی حملہ کرنا، زبردستی کرنا، سخت پکڑنا، سختی کرنا، حملہ سخت کرنا، سَطَا(ن) یَسْطُوْ سَطْوًا وسَطْوَةً مصادر ہیں۔

(۳)اَلْمُتَحَكِّمِیْنَ: یہ مُتَحَكِّمٌ کی جمع ہے اسم فاعل کی جمع از تفعل ،بمعنی زبردستی سے حکم کرنے والا ،یا زیادہ سختی کے ساتھ حکم کرنے والا، اپنی رائے سے فیصلہ کرنا وحکم جاری کرنا، خواہش کے مطابق تصرف کرنا۔

(۴)مُسَیْطِرٌ: صیغہ اسم فاعل از باب بعثر ، بمعنی داروغہ وحاکم ،نگہبان، حفاظت کرنے والا، یا حالات واعمال کا محافظ ، کقولہ تعالیٰ:لست علیھم بمسیطر،سَیْطَرَ (از باب فیعلہ یہ ثلاثی مزید جو رباعی مجرد کے ملحق ہیں اس میں سے پانچواں باب ہے، باء کی زیادتی فاء وعین کے درمیان ہے، (از منشعب) سَیْطَرًا وسَیْطَرَةً نصر سے بمعنی مسلط ہونا یا مسلط کرنا، مجرد نصر سے سَطْرًا بمعنی لکھنا، کاٹنا، پچھاڑنا۔ وفی التنزیل:اساطیر الاولین.

(۵)یُقِیْلُ: صیغہ مضارع از افعال اِقَالَةٌ مصدر ہے بمعنی عقد کا فسخ کرنا، یا درگذر کرنا اور یہاں معاف کرنے کے معنی میں ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶)اَوانٌ: بمعنی وقت، زمانہ جمع آوِنَۃٌ کی یا آوِنیَۃٌ کی مثل زمان سے اَزمِنَۃٌ ہے۔
(۷)عَاهَدَ: صیغۂ ماضی از مفاعلہ مصدر معاہدہ ہے بمعنی عہد کرنا، تفعل سے تعَهُّدٌ ا بمعنی نگرانی کرنا باب استفعال سے استعهدمنه بمعنی عہد لینا، وعدہ لینا، عہد، وعدہ، وفاداری، ضمانت، جمع عُهُوْدٌ، مجرد سمع سے ہے دیکھ بال کرنا، نگہداشت کرنا، جانا، پانا۔
(۸)اِتّبَاعٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی حکم بجالانا اور افعال سے بھی آتا ہے بمعنی باعتبار جسم کسی کے پیچھے لگادینا، مجرد سمع سے ہے۔
(۹)مَشْوَرَتِهٖ: بمعنی مشورہ ونصیحت، والجمع مَشْوَرَاتٌ اور مشورہ وشوریٰ، دونوں کے معنی ایک ہیں، بمعنی رائے لینا، کقوله تعالیٰ: وامرهم شوریٰ بينهم اور یہ ماخوذ ہے شرت العسل فاتخذته من موضعه استخرجته منه والشوریٰ الامر الذی يتشاور فيه. وفی التنزيل: وامرهم شوریٰ بينهم.
(۱۰)اِرْتِدَاعٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی روکنا، مجرد فتح سے ہے۔
(۱۱)تَلْبِيْسٌ: مصدر ہے بمعنی کتمان حقیقت واخفاء حقیقت، یا تلبیس بمعنی تغیر ہے۔
(۱۲)صُوْرَتِهٖ: یہ جمع ہے صورت کی بمعنی شکل وہیئت اس کی جمع صور بھی آتی ہے صور تفعیل کے معنی صورت بنانا نقش ونگار کرنا، تصور تفعل سے خیال کرنا، متصور کرنا۔

☆......☆......☆

وَفَصَلَ عَنْ جِهَتِهٖ، وَالْخَتْرُ يَلْمَعُ مِنْ جَبْهَتِهٖ. قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمْ اَرَ اَعْجَبَ مِنْهَا فِیْ تَصَارِيْفِ الْاَسْفَارِ، وَلَا قَرَاْتُ مِثْلَهَا فِیْ تَصَانِيْفِ الْاَسْفَارِ.

ترجمہ:۔اور جدا ہوا قاضی کی جانب سے (علیحدہ ہوگیا چلا گیا) اور حال یہ ہے کہ دھوکہ دہی چمک رہی تھی اسکی پیشانی سے (حارث بن ہمام نے کہا) پس نہیں دیکھی میں نے زیادہ تعجب خیز بات سفروں کی گردش میں اور نہ پڑھا میں نے اس جیسا واقعہ تصنیف شدہ کتابوں میں۔
(۱)فَصَلَ: صیغۂ ماضی از ضرب فصل مصدر سے بمعنی جدا کرنا وعلیحدہ کرنا، اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔
(۲)جِهَتِهٖ: بمعنی طرف والجمعُ جِهاتٌ، جَهاتٌ، جُهاتٌ.
(۳)وَالْخَتْرُ: مصدر ہے از ضرب ونصر بمعنی بہت زیادہ بدعہدی وبے وفائی کرنا، یا بہت بری طرح سے دھوکہ دینا، وهی اقبح. انواع الخداع كما فی الآية، خَتَرَ (ن،ض) خَتْرًا وخُتُوْرًا بمعنی خبیث وفاسد ہونا۔ وفی التنزيل: ان الله لايحب كل ختار كفور.
(۴)يَلْمَعُ: صیغۂ مضارع از فتح بمعنی چمکنا، روشن ہونا، لَمَعَ (ف) لَمْعًا، لُمُوْعًا، لَمَعَانًا، لِمِيْعًا وتَلْمَاعًا مصادر ہیں بمعنی روشن ہونا، چمکنا۔
(۵)جَبْهَتِهٖ: بمعنی چہرہ، پیشانی، یعنی وہ حصہ جو سجدہ میں لگے، والجمع، جِبَاهٌ وجَبَهَاتٌ۔ جَبَهَ (ف) جَبْهًا بمعنی پیشانی مارنا، جَبَّهَهٗ باب تفعیل سے بمعنی سرنگوں یا اوندھے منہ کردیا. قال تعالیٰ: فتكویٰ بها جباهم وجنوبهم.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶) لَمْ اَرَ: یہ صیغہ نفی جحد بلم فعل مضارع ہے رُؤْیَۃٌ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ از باب فتح۔

(۷) اَعْجَبُ: صیغہ اسم تفضیل بمعنی سب سے زیادہ عجیب۔

(۸) تَصَارِیْفُ: یہ جمع تَصْرِیْفٌ کی بمعنی گردش زمانہ یا حوادثات زمانہ یقال تصاریف الدهر. مصائب زمانہ۔

(۹) اَسْفَارٌ: یہ جمع ہے سَفَرٌ (محرکہ) جو ضد ہے حضر کی، بمعنی قطع مسافت، سفر کرنا، از نصر لکھنا، سَفْرًا سُفُوْرًا مصدر ہیں، سفر کو نکلنا، دیکھنا، سفر بمعنی بڑی کتاب اس کی جمع اَسْفَارٌ ہے، سِفْر (بکسر السین وفتحها) دونوں کی جمع اَسْفَارٌ ہے اَسْفَرَ افعال سے روشن ہونا، سفر تفعیل سے سفر پر بھیجنا، مسافر بنانا، مال روانہ کرنا۔ کما فی الأیة: کمثل الحمار یحمل از سفاراً.

(۱۰) اَلْاَسْفَارُ: (دوسرا اسفار) یہ جمع سِفْرٌ کی (بکسر السین) بمعنی مطلق کتاب یا بڑی کتاب یا تورات کے اجزاء میں سے ایک جزء، از ضرب بمعنی لکھنا اور سفر کے معنی، کھلنا، اور لکھنا دونوں آتے ہیں. سَفَرَ (ن) سُفُوْرًا وَسَفْرًا بمعنی مسافر ہونا، عورت کا چہرہ کھلنا، جلوہ گر ہونا، بے نقاب ہونا، سَفْرَۃٌ: دسترخوان جمع سُفَرٌ. سِفَارَۃٌ: نمائندگی، سفارت خانہ، سُفُوْرٌ: نقاب کشائی، رونمائی، سَفِیْرٌ. قاصد، ایلچی، جمع سُفَرَاءُ۔

تمت المقامة الثامنة

بعون الله تعالیٰ وتوفیقه

یوم الاحد صباحاً فی الساعة الثامنة خمس واربعین دقیقة.

تاریخ: ۲۴/جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

الموافق: ۳۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء

العبد نور حسین قاسمی غفر الله له ولوالديه

ولمن له حق علیه. غلشن اقبال کراتشی

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ الْاِسْكَنْدَرَانِيَّةُ

(نواں مقامہ جو اسکندریہ یا اسکندرانیہ سے مشہور ہے)

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل ۳۳، اشعار ہیں، یہاں بھی ابوزید سروجی نے قاضی کو دھوکہ دیکر رقم وصول کی ہے، علامہ حریری حاکم اسکندریہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت بچے والی ایک آدمی کو عدالت میں لیکر آئی اور کہنے لگی کہ میں ایک معزز اور خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں، میرے والد نے بڑے بڑے رشتے ٹھکرا دیئے تھے، اور انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ میرا رشتہ کسی صاحب ہنر آدمی سے کریں گے، یہ آئے اور میرے والد سے کہنے لگے میں صاحب ہنر ہوں اور آپ کی شرطوں پر پورا اترتا ہوں، اسلئے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کرادیں، میں موتی پروتا ہوں اور دینار کے ایک تھیلہ کے عوض اسے فروخت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب اس کے دھوکہ میں آ گئے، اور میرا نکاح اس سے کرا دیا، جب میں اس کے پاس آ گئی تو اس کا معاملہ برعکس تھا، یہ نکما آدمی ہے، کسی کام کا نہیں، میرے جہیز کا سارا سامان فروخت کر چکا ہے، میں اس سے کمانے کیلئے کہتی ہوں تو کہتا ہے میرا ہنر ادب ہے جو کساد بازاری کا شکار ہے، اس کی قدر و قیمت ختم ہو چکی ہے۔ لہذا آپ فیصلہ کر دیجئے، قاضی صاحب اس کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ہیں کہ صحیح بتا دو ورنہ تمہیں قید کر دیتا ہوں، تو اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد ۳۱، اشعار میں اپنی صفائی کا بیان دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا، موتی پرونے سے میری مراد، نظم و اشعار تھے، ایک زمانہ میں وہ میرا ذریعہ معاش تھا، لیکن اب ادب کا کوئی پرسان حال نہیں، ادب کے سکے اب بازار میں کھوٹے ہو چکے ہیں، اسلئے میں نے بڑی مجبوری اور بے کسی کی وجہ سے اس کا جہیز فروخت کیا ہے، قاضی کو اس کے دردناک اشعار سنکر رحم آیا، تو عورت کو صبر و قناعت کی تلقین کی اور کچھ درہم انہیں دیدیتا ہے۔ حارث بن ہمام نے آتے ہی ابوزید کو پہچان لیا اور مصلحتاً خاموش رہا، ابوزید کے جانے کے بعد ابن ہمام قاضی صاحب سے کہتا ہے کہ اگر کوئی اس کی حقیقت حال معلوم کر کے ہمیں بتا دے تو کیا ہی اچھا ہو تو قاضی صاحب ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھگاتا ہے، تو وہ کچھ دیر کے بعد ہنستے ہوئے واپس آتا ہے اور کہتا ہے کہ جب سے وہ بوڑھا یہاں سے نکلا تو وہ ناچ کر گا تا رہا کہ میں ایک بے حیا عورت کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو جاتا اگر اسکندریہ کے حاکم نہ ہوتے، قاضی صاحب بھی سنکر ہنسنے لگے اور کہا اگر وہ میرے پاس آ جاتا تو میں اس کو بہترین چیز عطا کرتا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ طَحَابِیْ مَرَحُ الشَّبَابِ، وَهَوَی الْاِکْتِسَابِ، اِلٰی اَنْ جُبْتُ مَابَیْنَ فَرْغَانَةَ وَغَانَةَ، اَخُوْضُ الْغِمَارَ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے کہا، لے گئی مجھ کو جوانی کی خوشی اور کمائی کی خواہش (مجھے کہیں چلنے پر مجبور کردیا) یہاں تک کہ میں نے مسافت طے کرنا شروع کردی (گھر سے نکلا) شہر فرغانہ اور غانہ کے درمیان، اور گھس جاتا تھا میں گھرے پانی میں (مطلب براری کیلئے خطرناک جگہوں تک جاتا تھا)۔

(۱) اِسْکَنْدَرَانِیَّة: یہ ایک شہر کا نام ہے جس کو اسکندریہ کہا جاتا ہے سکندر اعظم کی طرف منسوب ہے کیونکہ انہوں نے اس کو بنوایا تھا، جو ملک مصر کا بڑا مشہور شہر ہے اور زمین کے اندر انہوں نے بہت عمدہ مکانات صاف وشفاف بنوائے تھے یعنی سب سے زیادہ عجیب بات اس شہر کی تعمیر میں تھی کہ جس طرز کی عمارت زمین کے اوپر آباد کی گئی تھی اسی طرح زمین کے اندر بھی تھی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ اسکندر ذوالقرنین نے سفید پتھر سے ستر سال کی مدت میں اس شہر کو آباد کیا تھا اس شہر کی نسبت یہ بات مشہور تھی کہ رات کو چراغ کی ضرورت اس کی چمک دمک کی وجہ سے نہ پڑتی تھی۔

(۲) طَحَا: طَحَا (ن) طَحْوًا (ناقص واوی ہے) بمعنی دور ہونا، ہلاک ہونا، دفع کرنا، اور (یائی) ضرب سے بھی آتا ہے طَحیٰ، یَطْحی بمعنی کسی چیز کو پھیلانا، لے جانا ''ذهب بی'' ''طَحی یَطْحِي (ف) طَحْوًا.

(۳) مَرَحْ: (محرکة) بمعنی شدت خوشی ونشاط جوانی از سمع بمعنی بہت زیادہ خوشی میں ہونا، تکبر کرنا، اکڑ کر چلنا اور اترانا۔ کقولہ تعالیٰ: ولاتمش فی الارض مرحًا. مرح کی جمع مرحی اور مَرِیْح کی جمع مَرِیْحُوْنَ.

(۴) اَلشَّبَابُ: بمعنی جوانی، شَبَّ (ض) یَشِبُّ، شبًّا، شبوبًا بمعنی جوان ہونا والجمع شبان، وشباب، شببة مؤنث شابة و شبة جمع شابات، شبات، شواب، شبائب اور شَابٌّ، جوان. وفی الحدیث: الشباب جنون.

(۵) هَوِی: بمعنی خواہش ومائل ہونا، از ضرب، عشق ہونا، چاہے خیر ہو یا شر، محبوب ومعشوق محمود ہو یا مذموم مگر اس میں غیر محمود کا غلبہ ہے (غیر محمود میں کثرت استعمال ہے)۔

(۶) اِکْتِسَابٌ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی حاصل کرنا، اس میں (س، ت) طلب کیلئے ہے یہاں مال حاصل کرنا مراد ہے یعنی کمائی اور اکتساب (کمائی) یہ اپنی ذات کیلئے ہے اور کسب چاہے اپنے لئے ہو یا غیر کیلئے۔

(۷) جُبْتُ: صیغہ واحد متکلم ''جَوْب''، مصدر از نصر بمعنی قطع کرنا، طے کرنا۔

(۸) فَرْغَانَة: یہ بلادِ مشرق میں سے ایک شہر ہے جو اقصائے خراسان میں واقع ہے، سمرقند سے ترپن (۵۳) فرسخ کے فاصلہ پر واقع ایک شہر ہے۔

(۹) غانَہ: یہ بلادِ سوڈان میں سے ایک شہر ہے جو اقصائے بلاد مغرب میں ہے۔ آج کل اردو میں اس کو ''گھانا'' کہا جاتا ہے۔ اور فرغانہ وغانہ شہر کے درمیانی مسافت ساڑھے چار ماہ کی ہے، مراد ''مغرب سے مشرق تک'' ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) اَخُوْضُ: یہ، خَوْضٌ، خِیَاضٌ مصدر سے اجوف واوی ہے از نصر بمعنی داخل ہونا، غوطہ لگانا۔

(۱۱) اَلْغِمَارُ: یہ غَمْرَۃٌ کی جمع ہے یا غمر کی جمع ہے بمعنی بہت پانی، آب کثیر اور غمور بھی جمع آتی ہے از نصر بمعنی ڈھانک لینا۔ غمر (ك) غمارۃ، وغمورۃ بمعنی زیادہ ہونا اور اس کی جمع غَمَرَاتٌ وغُمَرٌ بھی آتی ہے۔

☆......☆......☆

لِاَجْنِیَ الثِّمَارَ، وَاَقْتَحِمَ الْاَخْطَارَ، لِکَیْ اُدْرِكَ الْاَوْطَارَ، وَکُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ اَفْوَاہِ الْعُلَمَاءِ، وَثَقِفْتُ مِنْ وَصَایَا الْحُکَمَاءِ.

ترجمہ:۔ تاکہ توڑوں میں پھلوں کو اور زبردستی داخل ہوتا تھا (مطلب پورا ہونے کیلئے خطروں تک جاتا تھا) میں خطروں میں تاکہ پاؤں میں اپنی حاجتوں کو (اپنی حاجات پوری کروں) اور میں نے لپک لیا تھا عالموں کے منہ سے کلام اور پایا تھا میں نے عقلمندوں کی وصیتوں کو (یعنی میں نے علماء کی زبان سے اور حکیموں کی نصیحتوں سے یہ بات حاصل کی تھی)۔

(۱) لِاَجْنِیَ: جَنٰی (ض) یَجْنِیْ جَنْیًا بمعنی پھل توڑنا۔ یقال: جنی الثمر درخت سے پھل توڑنا۔ ای لآخذ الفواکۃ.

(۲) اَلثِّمَارُ: یہ جمع ہے ثَمْرَۃٌ کی بمعنی پھل اور کبھی اس کی جمع ثَمَرَاتٌ وثُمُرٌ بھی آتی ہیں۔

(۳) اَقْتَحِمَ: صیغہ ماضی ہے از افتعال اقتحام مصدر ہے بمعنی شدت میں گھس جانا، مشقت میں ڈالنا، داخل ہونا، سختی میں پڑنا، قَحَمَ (ن) قَحْماً، قُحُوْمًا بمعنی قطع کرنا، قَحَمَ اِلَیْہِ نزدیک ہوا۔

(۴) اَخْطَارٌ: یہ جمع ہے خطر کی بمعنی خطرہ یا خطرناک اور ہلاکت کے قریب ہونا نصر وضرب سے خَطِیْرًا، خُطُوْرًا بمعنی پیش آنا۔

(۶) اَوْطَارٌ: یہ جمع ہے وَطَرٌ کی بمعنی مقصود، حاجت، ضروری مراد، از ضرب، حاجت روائی کرنا۔ کما فلما قضی زید منھا وطرا.

(۷) لَقِفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا، مصدر لَقْفٌ ہے بمعنی جلدی سے پکڑ لینا، اچکنا، از سمع حاصل کرنا۔

(۸) اَفْوَاہٌ: یہ جمع ہے فوہ کی بمعنی منہ، اس سے مراد کلام ہے فَاہَ (ن) یَفُوْہُ فَوْھًا بمعنی تھوکنا، مجازاً کلام کرنا مراد ہے۔

(۹) ثَقِفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف ثَقْفٌ مصدر سے بمعنی پانا اور کامیاب ہونا، ثَقَفًا (س) پالینا، فائز المرام ہونا۔ واقتلوھم حیث ثقفتموھم ای.

(۱۰) وَصَایَا: یہ جمع ہے "وَصِیَّۃٌ" کی بمعنی وصیت کرنا، خواہ عام چیز کی ہو یا خاص چیز کی ہو، خواہ میت کی طرف سے ہو یا کسی اور کی طرف سے ہو، یا مسافر جاتے وقت جو ہدایت کرے "وصایا اللہ" وہ امور جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم وضروری قرار دیا ہے۔ ضرب سے وَصْیًا۔ حکم کرنا۔ کما قال تعالیٰ: اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیاً بمعنی متصل ہونا، ملانا، اوصی از افعال ایصاء بمعنی وصیت کرنا۔ (۱۱) اَلْحُکَمَاءُ: یہ حکیم کی جمع ہے بمعنی دانا، عالم۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

اَنَّهُ يَلْزَمُ الْاَدِيْبَ الْاَرِيْبَ،اِذَادَخَلَ الْبَلَدَالْغَرِيْبَ،اَنْ يَسْتَمِيْلَ قَاضِيَهُ،وَيَسْتَخْلِصَ مَرَاضِيَهُ، لِيَشْتَدَّ ظَهْرُهُ عِنْدَالْخِصَامِ.

ترجمہ:۔تحقیق شان یہ ہے کہ لازم ہے عقلمند آدمی کیلئے جب داخل ہووہ کسی اجنبی شہر میں یہ کہ مائل کرے وہ اس شہر کے قاضی کو(اپنی طرف)اور اسکی خوشنودی حاصل کرے،تاکہ مضبوط ہوجائے اسکی کمر لڑائی جھگڑے کے وقت۔

(۱)يَلْزَمُ: صیغہ مضارع معروف،لَزِمَ(س)لُزُوْمًاولِزَامًا مصدر بمعنی لازم وملزوم کرنا۔

(۲)دَخَلَ: صیغہ ماضی معروف،دَخَلَ(ن)دَخْلاً،دُخُوْلاً مصدر بمعنی داخل ہونا۔

(۳)اَلْبَلَدُ: بمعنی شہر،والجمع بِلَادٌوبُلْدَانٌ. بَلَدَ(ن)يَبْلُدُبَلْدًاوبُلُوْدًا یعنی شہر کو لازم پکڑنا،یا شہر میں رہنا۔وفی التنزیل:لااقسم بهذاالبلد.

(۴)اَلْغَرِيْبُ: بمعنی مسافراور وطن سے دوراجنبی مسافر،جمع غُرَبَاءُ اور غریب کے معنی عجیب وغیر مانوس کے بھی آتے ہیں یقال:الغريبُ من الكلام،یعنی جس کا سمجھنادشوار ہو والمؤنث غريبةوالجمع غرائب۔

(۵)يَسْتَمِيْلُ: صیغہ مضارع معروف از استفعال مصدر استمالۃ ہے بمعنی کسی شخص کو اپنی طرف مائل کرنا،مجرد ضرب سے،اس میں(س،ت) طلب کیلئے ہے۔مائل کرنا،مہربان بنانا،جھکانا۔

(۶)قَاضِيَه:قَاضِيْ صیغہ اسم فاعل ہے بمعنی حاکم شرعی والجمع قُضَاةٌومنه قاضی القضاة یعنی قاضیوں کا رئیس(چیف جسٹس)۔

(۷)يَسْتَخْلِصُ: از استفعال مصدر اِسْتِخْلَاصٌ بمعنی خلوص طلب کرنا(س،ت)طلب کیلئے ہے مجرد نصر سے ہے۔

(۸)مَرَاضِيْ: یہ جمع ہے مرضی کی بمعنی پسندیدہ یامَرَاضِيَةٌ، یہ مَرْضَاةٌ کی جمع ہےاور یہ رضا سے مشتق ہے بمعنی راضی ہونا،جوسخط کی ضد ہے از سمع۔

(۹)لِيَشْتَدَّ: صیغہ مضارع معروف از افتعال مصدر اِشْتِدَادٌ ہے بمعنی قوی ومضبوط ہونا مجرد نصر سے ہے۔

(۱۰)ظَهْرٌ: بمعنی پیٹھ،والجمع اظهر،ظهور،ظهران ہیں از فتح ظَهْرًا،پس پشت ڈالنا،کرم سے ظَهَارَةٌ بمعنی قوی الظهر ہونا سمع سے ظَهَرًا بمعنی پیٹھ میں بیماری یادکھ کا ہونا۔

(۱۱)خِصَامٌ: مصدر ہے،از مفاعلہ بمعنی جھگڑا کرنا،خِصَامًاومُخَاصَمَةً مصدر ہیں۔اور افتعال سے بھی مستعمل ہے۔کقوله تعالی:ويوم القيمةعندربكم تختصمون.

☆......☆......☆

وَيَأْمَنَ فِي الْغُرْبَةِجَوْرَالْحُكَّامِ،فَاتَّخَذْتُ هٰذَاالْاَدَبَ اِمَامًا، وَجَعَلْتُهُ لِمَصَالِحِيْ زِمَامًا،فَمَادَخَلْتُ مَدِيْنَةً،وَلَاوَلَجْتُ عَرِيْنَةً.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور مطمئن ہوجائے پردیس میں حاکموں کے ظلم سے، پس بنایا میں نے اس طریقہ کو اپنے لئے امام (طریقۂ نصیحت کو پیشوا بنایا) اور کیا میں نے اسکو اپنی مصلحتوں کیلئے لگام، پس نہیں داخل ہوا میں کسی شہر میں اور نہیں گھسا میں کسی بن میں (شیر کچھار میں)۔

(۱) یَأمَنُ: صیغہ مضارع معروف از سمع، بمعنی مامون ہونا، ماخوذ ''امن'' سے ہے۔

(۲) جَوْرٌ: (بفتح الجیم) مصدر ہے از نصر بمعنی ظلم کرنا، سیدھے راستہ سے ہٹ جانا۔

(۳) فَاتَّخَذْتُ: صیغہ واحد متکلم از افتعال مصدر اِتّخاذٌ ہے بمعنی بنانا، پکڑنا۔ مادہ ''اخذ'' ہے۔

(۴) اِمَامًا: (بکسر الھمزۃ) بمعنی پیشوا، مقتدی۔ والجمع ائمۃ از نصر امام بننا، امام وہ ہے جن کے اقوال وافعال پر اقتداء کی جاتی ہو: قال تعالیٰ: یوم ندعوا کل اناس بامامھم.

(۵) جَعَلْتُ: صیغہ واحد متکلم، از فتح بمعنی کرنا، بنانا۔

(۶) لِمَصَالِحِیْ: جو صلاح پر برانگیختہ کرے اور نیکی پر، از کرم، فتح نصر، یہ جمع مَصْلَحَۃٌ کی جو صلاح سے ماخوذ ہے، جو فساد کی ضد ہے صلاح ونیکی پر برانگیختہ کرے۔

(۷) زِمَامٌ: (بکسر الزاء) جمع ہے اَزِمَّۃٌ کی بمعنی لگام، باگ ڈور۔ وزمام النعل بمعنی جوتے کا تسمہ (جوتے کا فیتا) از نصر بمعنی باندھنا۔

(۸) مَدِیْنَۃٌ: بمعنی شہر، اقامت کرنے کی جگہ۔ والجمع مُدُنٌ ومَدَائِنُ از کرم بمعنی جمع ہونا۔

(۹) وَلَجْتُ: صیغۂ واحد متکلم ماضی کا ''وُلُوْجٌ'' مصدر سے از ضرب بمعنی داخل ہونا۔

(۱۰) عَرِیْنَۃٌ وعَرِیْنٌ: بمعنی جھاڑی، جہاں شیر رہتے ہوں اور سانپ، بھیڑیا اور بچھو بھی وہاں رہتے ہوں والجمع عَرَائِنُ۔

☆......☆......☆

اِلَّا وَامْتَزَجْتُ بِحَاکِمِهَا اِمْتِزَاجَ الْمَاءِ بِالرَّاحِ، وَتَقَوَّیْتُ بِعِنَایَتِهٖ تَقَوِّیَ الْاَجْسَادِ بِالْاَرْوَاحِ، فَبَیْنَمَا اَنَا عِنْدَ حَاکِمِ الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ، فِیْ عَشِیَّۃٍ عَرِیَّۃٍ.

ترجمہ:۔مگر یہ کہ مل گیا میں اس شہر کے حاکم سے، مانند مل جانے پانی کے شراب کیساتھ، اور قوی ہوگیا میں ان کی عنایت سے، جیسے جسم روح سے (قوی ہونا جسموں کا روحوں کیساتھ) پس اسی درمیان میں اسکندریہ کے حاکم کے پاس موجود تھا (ایک روز کا واقعہ ہے) شام کے وقت جب ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔

(۱) اِمْتَزَجْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا اِمْتِزَاجٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی پانی کا ملانا شراب میں یا اختلاط کرنا، مجرد نصر سے ہے۔

(۲) حَاکِمٌ: قاضی، فیصلہ کرنے والا والجمع حاکمون وحُکَّامٌ، حکم کرنے والے۔

(۳) اَلْمَاءُ: بمعنی پانی، والجمع اَمْوَاہٌ ومِیَاہٌ. مَاہَ (ن) یَمُوْہُ مَوْھًا۔ قدمر تحقیقہ۔

(۴) اَلرَّاحُ: (بفتح الراء) مصدر ہے از نصر بمعنی شراب، راحت، نشاط، یقال یوم راح بمعنی سخت ہوا کا دن بہت تیز وتند۔ رَاحَ (ن) رَوَاحًا، رَاحًا، رَاحَۃً ورِیَاحَۃً مصادر ہیں اور ''راح'' شراب کے سو سے زائد ناموں سے ایک ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) تَقْوِيْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا از تفعل تَقَوِّی مصدر ہے بمعنی قوت حاصل کرنا اور قوت سے ماخوذ ہے جو صفت کی ضد ہے، مجرد سمع سے ہے۔

(۶) عِنَايَةٌ: بمعنی مہربانی وتوجہ، مشغول کرنا، اہتمام کرنا، عنایت۔ عَنَى (ض) عَنْيًا، و عِنَايَةٌ قصد کرنا، اہتمام کرنا، وارادہ کرنا۔ عَنَا (ن) عَنْواً بمعنی زبردستی لینا، عَنَالَةٌ بمعنی تابع ہونا، مطیع ہونا، عَنِيَ (س) عَنَاءً بمعنی تھکنا، تکلیف اٹھانا۔ مفاعلہ سے عَانٰى مُعَانَاةً بمعنی تکلیف اٹھانا، اعتنٰى بہ افتعال سے بمعنی حفاظت کرنا تعنّٰی تفعل سے تھکنا، تکلیف اٹھانا۔

(۷) اَجْسَادٌ: یہ جمع ہے جسد کی بمعنی جسم انسان، جَسَدَ (س) جَسَداً. وفی القرآن: وما جعلنا جسدا الا یا کلون.

(۸) اَرْوَاحٌ: یہ جمع ہے روح کی، اور یہ اللہ تعالیٰ کے علم ذات ہے، جیسا کہ لفظ اللہ اسم ذات ہے اور باقی اسماء صفات ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا.

(۹) فَبَيْنَمَا اَنَا: ای فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ ہے۔ مر تحقیقہ۔

(۱۰) اِسْكَنْدَرِيَّةٌ: نام شہر ملک مصر میں، جس کو سکندر اعظم نے بنایا تھا اس لئے اسکندریہ کہا جاتا ہے، انہوں نے زمین کے اندر بہت عمدہ مکانات صاف شفاف بنوائے تھے اور اس میں عمدہ قسم کے پتھر لگوائے تھے اور بہت دنوں میں یعنی تقریباً ستر سال میں یہ تیار ہوا تھا۔

(۱۱) عَشِيَّةٌ: بمعنی شام جو زوال شمس سے صبح تک ہے اور اس کی جمع عشی، عشایا، عیشات، آتی ہیں زوال سے رات تک کے وقفہ کو کہتے۔ عند الجمہور، اور یہ خلاف للبعض، ابتدائے تاریکی، ابتدائے شب ثلث اول تک یا مطلق شب۔ نیز عشیۃ بمعنی بادل عشا یعشو (ن) عَشْوًا بمعنی رات کو قصد کرنا یا رات کو چرانا یا رات کو کھانا کھلانا۔

(۱۲) عَرِيَّةٌ: بمعنی ٹھنڈی ہوا، والجمع عَرَايَا، از سمع بمعنی ننگا ہونا۔ عَرًا (ناقص واوی) از نصر بمعنی پیش آنا اور ضرب سے بمعنی ہوا کا ٹھنڈا ہونا۔

☆......☆......☆

وَقَدْ اَحْضَرَ مَالَ الصَّدَقَاتِ، لِيَفُضَّهُ عَلَى ذَوِى الْفَاقَاتِ، اِذْ دَخَلَ شَيْخٌ عِفْرِيَةٌ تَعْتَلُهُ امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ فَقَالَتْ اَيَّدَ اللّٰهُ الْقَاضِيَ.

ترجمہ:۔ اور بیشک منگوایا (جمع کیا) انہوں نے صدقے کا مال، تاکہ تقسیم کریں وہ محتاجوں پر، اچانک داخل ہوا ایک بڈھا (شیخ) بہت عمر والا (مکار خبیث) کھینچ رہی تھی اسکو ایک بچہ والی عورت، پس عورت نے کہا، خدا قاضی کی مدد کرے۔

(۱) اَحْضَرَ: افعال مصدر اِحْضَارٌ بمعنی حاضر کرنا، از نصر حُضُوْرًا، حاضر ہونا۔

(۲) اَلصَّدَقَاتُ: یہ صَدَقَةٌ کی جمع ہے (بفتح الدال) یعنی وہ مال جو خدا کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے خرچ کیا جاتا ہے، اگر صدقات (بضم الدال) ہو تو اس کے معنی مہر کے ہیں۔ کقولہ تعالی: واتوھن صَدُقَاتِهِنَّ نحلة.

(۳) لِيَفُضَّهُ: یہ فض مصدر ہے از نصر بمعنی توڑنا (اچھی طرح توڑنا)، تقسیم کرنا، تفریق کرنا، ٹکڑا ٹکڑا کرنا، فَضًّا مصدر ہے از نصر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) اَلْـفَـاقَـاتُ: یہ فَـاقَةٌ کی جمع ہے بمعنی فقر وفاقہ، حاجت محتاج ومفلس ہونا اس سے مراد سائلین اور فقراء ہیں، فَـاقَ یَـفُوْقُ (ن) فُوَاقًا، فُؤُقًا. فاق الرجل اس کی جان نکلنے والی ہے، مرگیا. فَاقَ (ن) فَوْقًا بمعنی توڑنا۔

(۵) عِفْرِيَةٌ: (بتخفيف الياء وتاء للمبالغة) اور یہ ''عَفْرٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی مکار وشیطان کے ہیں، اس میں تاء مبالغہ کیلئے ہے بمعنی سخت مصیبت، چالاک، بہت زیادہ خبیث، عَـفَـرَ (ض) عَفْراً بمعنی لوٹانا، چھپانا یعنی وہ شخص جو مٹی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جمع عَـفَـارِيَةٌ، یا عَفَارِي اور امام فراء کی رائے ہے کہ اس میں دو لغت ہیں اول، عفريت (بکسر العین وسکون الیاء) اس کی جمع عَفَارِيْت آتی ہے دوم، اگر (بفتح الياء) ہو تو اس کی جمع عَفَارِي آتی ہے۔

(۶) تَـعْتِلُهُ: ای ذات صبيان. يقال اصبى الرجل اذا كان به صبى از نصر جمع صبيان، صبية، اصبية. اصبت المرأة، اى اذا صارت ذات صبي او صبية. صَبَا يَصْبُوْ (ن) صَبْوًا صُبُوَّةً، صِبًا و صِبَاءً. يقال صبا اليه بمعنى حَسُنَ اليه، واشتاق اليه، اصباء کے معنی مشتاق کرنا، آرزومند ہونا، طفلانہ حرکتیں کرنا یہاں پر سب معنی بن سکتے ہیں یعنی نوعمر تھی ۔قَـالَ تَعَالىٰ: كيف نكلم من كان فى المهد صبيا.

(۷) اَيَّدَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَأْيِيْدٌ ہے بمعنی قوی کرنا، ثابت کرنا یہ جملہ ''ايد الله القاضى'' جملہ دعائیہ ہے۔

☆......☆......☆

وَاَدَامَ بِـهِ الـتَّـرَاضِـىْ، اِنِّـىْ اِمْـرَأَةٌ مِـنْ اَكْـرَمِ جُرْثُوْمَةٍ وَ اَطْهَرِ اَرُوْمَةٍ، وَاَشْرَفِ خُؤُلَةٍ وَعُمُوْمَةٍ، مِيْسَمِى الصَّوْنُ.

ترجمہ:۔ اور ہمیشہ ان (قاضی) سے فریقین (مدعی ومدعی علیہ) کو آپس میں راضی رکھے، (واقعہ یہ ہے) تحقیق کہ میں ایک عورت ہوں، شریف ترین قبیلہ کے اعتبار سے اور زیادہ پاکیزہ ہوں اخلاق کے اعتبار سے اور زیادہ شریف ہوں ماموؤں کے اعتبار سے اور چچاؤں کے اعتبار سے (یعنی نجیب الطرفین ہوں) یا (ددھیال اور ننھیال دونوں طرف سے) اور میری علامت (میری پہچان) پاک دامنی (حفاظت نفس) ہے۔

(۱) اَدَامَ بِـهِ: ہمیشہ رکھے اس کے ذریعہ یعنی قاضی کے ذریعہ، اگر یہ جملہ ''ادام بـه'' کے بجائے ''بَيْـنَـهُـمَا'' ہو تو زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ ''هُمَا'' سے مدعی اور مدعی علیہ مراد ہیں۔

(۲) اَلتَّرَاضِىْ: اى تراض الفريقين. تراضی باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی آپس کی خوشی ورضامندی۔

(۳) جُـرْثُومَةٌ: اس کی جمع جَـرَاثِيْم ہے ہر شئے کی اصل اس کے اصلی معنی ہیں ''درخت کی جڑ میں جو مٹی جمع ہو جائے'' اور اب یہ حسب ونسب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(۴) اَطْهَرُ: پاکترین، پاکیزہ تر۔ طَهَـرَ (ن، ك) طَهْـرًا و طُهُوْرًا و طَهَارَةً بمعنی پاک ہونا، طاہر کی جمع اَطْهَـار. طَهِرٌ کی جمع طَهِرُوْنَ ہے اور طَهِيْرٌ جمع طَهَارى۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) أُرُوْمَةِ: (بفتح الهمزة وضمها) بمعنی درخت کی جڑ، والجمع أُرُوْمٌ یہ کنایہ ہے حسن نسب اور اخلاق حسنہ سے، اَرَمَ یَأرِمُ، (ض) اَرْماً. اَرَمَ مَاعَلَى الْمائِدَةِ بمعنی سب کھا گیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔

(۶) اَشْرَف: صیغۂ اسم تفضیل ہے، بمعنی بہت زیادہ شریف، شَرُفَ (ك) شَرَفاًو شَرَافَةً مصدر ہیں یعنی اپنی یا دنیوی حیثیت میں بزرگ یا صاحب شرف ہونا، شرف سمع سے بمعنی بلند ہونا، واز نصر شَرَفاً بمعنی شرافت و بزرگی میں غالب رہنا۔

(۷) خُؤُلَة: یہ جمع ہے خال کی بمعنی ماموں اس کی جمع اَخْوَالٌ، خُؤُلٌ آتی ہیں، واَخْوِلَةٌ، خُوَّلٌ یعنی جمع ہیں۔ خَالَ (ن) خَوْلاً وخَالاً بمعنی تدبیر کرنا یا کفالت کرنا۔

(۸) عُمُوْمَةٌ: واَعْمَامٌ یہ جمع ہیں عم کی بمعنی چچا یا تایا، باپ کا بھائی اور اس کی جمع اعم بھی آتی ہے یعنی وہ شخص جو ماں، باپ دونوں طرف سے شریف النفس ہو۔

(۹) مِیْسَمٌ: بمعنی علامت، نشان، حسن، خوبصورتی، یا داغ لگانے کا آلہ والجمع مَیَاسِمٌ۔

(۱۰) اَلصَّوْنُ: مصدر ہے از، نصر، بمعنی نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا، صَانَ (ن) صَوْناً، صِیَاناً، صِیَانَةً مصادر ہیں۔

☆......☆......☆

وَشِیْمَتِیَ الْهَوْنُ، وَخُلُقِی نِعْمَ الْعَوْنُ، وَبَیْنِی وَبَیْنَ جَارَاتِی بَوْنٌ، وَكَانَ اَبِی اِذَاخَطَبَنِی بُنَاةُ الْمَجْدِوَاَرْبَابُ الْجَدِّ.

ترجمہ:۔ اور میری عادت نرمی کرنیکی ہے اور میری طبیعت (فطرت) ایک اچھی مددگار ہے، اور میرے اور میرے پڑوسیوں کے درمیان بڑا فرق ہے (مجھ جیسی عورتوں میں درجے میں بہت بڑا فرق ہے، یا میں غریب الوطن ہوں) اور میرے باپ کا یہ طریقہ تھا، جب کوئی پیغام دیتے تھے (پیغام نکاح) میرے بارے میں، بزرگی کی بنیاد رکھنے والے (با نصیب اور دولت مند لوگ) اور اچھی تقدیر والے۔

(۱) شِیْمَتِیْ: شِیْمَةٌ بمعنی عادت، طبیت، وخصلت، والجمع شِیَمٌ.

(۲) اَلْهَوْنُ: بمعنی آمان و سہل ہونا، وقار، عزت، سکینۃ، نصر سے مصدر، هَوْناً، وهَوَاناً، مُهَانَةً ہیں بمعنی سہل، وآسان ہونا۔ مصدر نصر سے ذلیل وحقیر ہونا. قال تعالىٰ: وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا.

(۳) خُلُقٌ: (بضم الخاء) بمعنی اخلاق، فطرت، طبیعت، مروت والجمع اخلاق۔

(۴) نِعْمَ: افعال مدح میں سے ہے بمعنی کیا ہی اچھا۔

(۵) اَلْعَوْنُ: بمعنی مددگار، دوست، رفیق، خادم، از نصر، جمع اَعْوَانٌ. واَلْعَوْنُ مصدر ہے نصر کا بمعنی مدد کرنا، وخادم اور یہ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کیلئے مستعمل ہے۔

(۶) جَارَاتِیْ: یہ جَارَةٌ کی جمع ہے جو جار کا مؤنث اور جار کے معنی پڑوسی، ساتھی والجمع جِیْرَانٌ، جِیْرَةٌ، جِوَارٌ، اَجْوَارٌ آتی ہیں اور

Maktaba Tul Ishaat.com

جارۃٌ کی جمع جارات آتی ہے بمعنی پڑوسن، سوتن، ساتھن ہے۔ کقوله تعالیٰ: والجار ذی القربیٰ.

(۷) بَوْنٌ: (بفتح الباء وضمها) بمعنی جدائی، دوری، فرق عظیم، دو چیزوں کے درمیان فرق اور بونٌ میں تنوین تعظیم کیلئے ہے ای فصل عظیم، بَانَ یَبُوْنُ (ن) بَوْنًا بمعنی جدائی (فصل) اور زیادتی میں غالب آنا۔

(۸) خَطَبَنِی: خَطَبَ (ن) خَطْباً، خِطْبَۃً (بکسر الخاء) بمعنی، نکاح کا پیغام دینا، منگنی کرنا، خَطُبَ (ك) خِطَابَۃً و خِطْبَۃً خطاب کرنا، تقریر کرنا، وعظ کہنا، خاطب، وتخاطب، تفاعل ومفاعلہ سے بات چیت کرنا، خط وکتابت کرنا، خِطْبَۃٌ و خُطُوْبَۃٌ بمعنی منگنی کرنا، پیغام شادی، صفت خطیب، لکچرار جمع خطباء۔

(۹) بُنَاۃٌ: یہ جمع ہے بانی کی ہے (جیسے قاضی کی جمع قضاۃ) بمعنی بنیاد رکھنے والا، بَنٰی یَبْنِی (ض) بِنَاءً، بنیاً، بُنْیَاناً، بِنَایَۃً، بِنْیَۃً مصادر ہیں بمعنی بنانا جو ھَدَمَ کی ضد ہے۔ یقال بنی البیت گھر تعمیر کیا، مؤنث بَانِیَۃٌ ہے جمع بَوَانِی۔

(۱۰) اَلْمَجْدُ: بمعنی عزت، بزرگی، بلندی والجمع اَمْجَادٌ اور مَجَدَ (ن) مَجْداً بمعنی ذوالمجد وگرامی قدر ہونا، اور کرم سے بھی آتا ہے مَجَادَۃٌ بمعنی ذوالمجد و معظم ہونا۔ صفت مَاجِدٌ و مَجِیْدٌ ہے جمع اَمْجَادٌ ہے۔ کمافی التنزیل: بل ھو قران مجید.

(۱۱) اَرْبَابٌ: رُبُوْبٌ، یہ جمع ہے ''رَبٌّ'' کی بمعنی مالک، سید، پالنے والا، رَبٌّ: اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، رَبَّ (ن) رَبًّا بمعنی پرورش کرنا۔ رب الولد اور رب الامر بمعنی درست کیا۔

(۱۱) اَلْجَدُّ: (بفتح الجیم) نصیب ورزق ہے، مالداری، حصہ، سمع سے جَدًّا و جُدًّا بمعنی صاحب نصیب ہونا۔

☆......☆......☆

سَكَّتَهُمْ وَبَكَّتَهُمْ وَعَافَ وُصْلَتُهُمْ وَصِلَتَهُمْ، وَاحْتَجَّ بِاَنَّهُ عَاهَدَ اللهَ تَعَالٰى بِحِلْفَةٍ اَنْ لَّا يُصَاهِرَ غَيْرَ ذِىْ حِرْفَةٍ.

ترجمہ:۔ چپ کرویتے تھے ان کو جھڑک دیتے تھے (ذلیل کردیتے تھے) اور ناگوار سمجھتے تھے ان سے ملنے جلنے کو اور انکی عطایا کو۔ اور دلیل پکڑتے تھے (دلیل بیان کرتے یا بتادیتے تھے) کہ انہوں نے عہد کیا ہے اس بات کا کہ داماد نہیں بنائیں گے (اس بات سے کہ بیشک کہ عہد کیا ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے قسم کیساتھ (خدانے تقسیم حلفیہ یہ عہد کیا ہے) کہ یہ کہ وہ نہیں داماد بنائے گا (کسی کو) سوائے صاحب ہنر کے (ہنروالے کے علاوہ کسی سے دامادی رشتہ نہیں کرے گا)۔

(۱) سَكَّتَهُمْ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَسْكِیْتٌ ہے بمعنی خاموش کرنا، سکوت کرنا، مجرد نصر سے ہے بمعنی چپ ہونا، سَكْتاً، سُكُوْتاً، سُكَاتاً، سَاكُوْتَۃً مصدر ہیں چھپانا، خاموش کرنا، مرنا۔

(۲) بَكَّتَ: صیغہ ماضی معروف از تفعیل مصدر تَبْكِیْتٌ ہے بمعنی عاجزی سے چپکا کرنا، اصلی معنی ہے ذلیل کرنا، یا ذلیل کرکے چپ کردینا، مجرد نصر وضرب سے بَكْتاً بمعنی سختی سے پیش آنا، بَكْتاً تلوار یا ڈنڈے سے مارنا، حجت میں غالب رہنا۔

(۳) عَافَ: صیغہ ماضی، عَافَ (ض، س) يَعَافُ عَيْفًا، عِيَافاً، عِيَافَۃً، عَيَفَانًا مصدر ہیں بمعنی برا سمجھنا، مکروہ سمجھنا۔

(۴) وُصْلَۃٌ: (بضم الواو) یہ واصل سے ہے اس میں واؤ اصلی ہے بمعنی ملنا از ضرب۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) وَصِلَةً: میں واؤ عطف کا ہے اور صِلَةٌ بمعنی عطیہ یا احسان وانعام ہے والجمع صلات اور یہاں اس سے مراد مہر نکاح ہے۔
(۶) اِحْتَجَّ: صیغہ ماضی معروف از افتعال مصدر اِحْتِجَاجٌ ہے بمعنی دعویٰ کرنا اور دلیل پیش کرنا احتج بالشیء بمعنی دلیل یا عذر بنانا۔
(۷) عَاهَدَ: صیغہ ماضی ہے از مفاعلہ مُعَاهَدَةٌ مصدر ہے بمعنی آپس میں عہد وقول کا اقرار کرنا۔ فی التنزیل: الذین عهدت منهم.
(۸) بحِلْفِهِ: حِلْفٌ بمعنی سچی قسم وسچا عہد، وحِلْفَةٌ (بکسر الحاء) بمعنی عہد، سچی دوستی۔ جمع احلاف. حَلَفَ (ض) حَلْفًا، مَحْلُوْفًا، مَحْلُوْفَةً قسم کھانا، یا وہ دوست جو اپنے ساتھ اس بات کی قسم کھائے کہ وہ کبھی وعدہ خلافی نہ کریگا۔ قال اللہ تعالیٰ: یحلفون باللہ ماقالو.
(۹) یُصَاهِرُ: صیغہ مضارع معروف از مفاعلۃ مصدر مُصَاهِرَةٌ ہے بمعنی داماد بنانا، رشتہ کرنا، اور صہر کے اصلی معنی قرابت، داماد یا بہنوئی کے ہیں، والجمع اَصْهَارٌ وصُهَرَاءُ مؤنث صِهْرَةٌ. صَهَرَ (ف) صَهْرًا بمعنی قریب یا نزدیک ہونا. قَالَ تعالیٰ: فجعله نَسَبًا وَّصِهْرًا.
(۱۰) حِرْفَةٌ: جمع حِرَفٌ بمعنی صناعت، کاریگری، پیشہ، طریقہ، کسب وپیشہ۔ حَرَفَ (ض) حِرْفًا بمعنی کسب معاش کرنا۔

☆......☆......☆

فَقَيَّضَ الْقَدَرُ لِنَصَبِيْ. وَوَصَبِيْ اَنْ حَضَرَ هٰذَا الْخُدَعَةُ نَادِيَ اَبِيْ. فَاَقْسَمَ بَيْنَ رَهْطِهٖ اَنَّهٗ وَفْقُ شَرْطِهٖ.

ترجمہ:۔ پس مقدر کیا ہے تقدیر خداوندی نے میرے رنج وبیماری کے واسطے (اس بات کو) کہ یہ مکار (دھوکہ باز) حاضر ہوا میرے باپ کی مجلس میں، پس قسم کھائی اس دھوکہ باز نے میرے باپ کی قوم کے سامنے، بے شک کہ وہ اس کی (باپ کی) شرطوں کے موافق ہے۔
(۱) قَيَّضَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَقْيِيْضٌ ہے (اجوف یائی) بمعنی مقدر کرنا وسبب ہونا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا مجرد ضرب سے ہے، قَاضَ يَقِيْضُ (ض) قَيْضًا مصدر ہے بمعنی پھاڑ دینا، برابر یا ہم مثل کرنا۔ وقولہ تعالیٰ: وقیضنالهم قرناءَ الخ.
(۲) نَصَبٌ: (محرکۃ) اس کی جمع انصاب آتی ہے بمعنی سخت رنج، مشقت وتکلیف از سمع بمعنی تعب میں پڑنا، اعلم ان النصب شدة التعب. قوله تعالىٰ: فاذا فرغت فانصب.
(۳) وَصَبٌ: بمعنی بیماری اور ہمیشہ کی تکلیف اور دکھ، جمع اَوْصَابٌ از سمع بمعنی بیمار ورنجیدہ ہونا، قولہ تعالیٰ: ولهم عذاب واصب.
(۴) حَضَرَ: صیغہ ماضی از نصر حُضُوْرٌ مصدر ہے بمعنی حاضر ہونا۔
(۵) اَلْخُدَعَةُ: (بفتح الدال) وہ شخص جو بہت دھوکہ دینے والا ہو، اگر (بسکون الدال) ہو جو جمع ہے "خَادِعٌ" کی تو معنی ہے وہ شخص جو بہت دھوکہ دینے والا ہے۔ اگر خُدَعَةٌ ہو یعنی (بضم الخاء وفتح الدال) ہو تو معنی ہے بہت دھوکہ باز۔
(۶) نَادِيٌ: صیغہ اسم فاعل بمعنی مجلس جب تک لوگ اس میں موجود ہوں والجمع اَنْدِيَةٌ ونَوَادٍ اور جمع الجمع اَنْدِيَاتٌ۔
(۷) اَقْسَمَ: از افعال بمعنی قسم کھانا، یا قسم دلانا، یہاں اول مراد ہے۔
(۸) رَهْطٌ: آدمیوں کی وہ جماعت یا جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے چالیس تک بیان کی ہے اور بعضوں نے تین سے سات تک بیان کی ہے بمعنی چھوٹا قبیلہ، قوم جو کم از کم تین سے دس تک ہوں (بشرطیکہ اس میں کوئی عورت نہ ہو) اس کی جمع اَرْهَـاطٌ، واَرْهُـطٌ اور جمع الجمع اَرَاهِطُ وَاَرَاهِيْطُ ہیں اور اس لفظ کا کوئی واحد نہیں ہے. وکان فی المدینة تسعة رهط.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹)وَفَقَ: بمعنی موافقت کرنا یا موافق ہونا، یا دو چیزوں کی مطابقت کرنا وفق مصدر ہے از ضرب۔

(۱۰)شَرْطٌ: (بسکون الراء) بمعنی شرط کرنا، جمع شُرُوْطٌ. شَرَطٌ (بفتح الراء) بمعنی علامت، والجمع اَشْرَاطٌ ہے از ضرب ونصر سے بھی آتے ہیں. کمافی القرآن: وقدجاء اشراطها.

☆......☆......☆

وَادَّعٰی اَنَّهٗ طَالَمَانَظَمَ دُرَّةًاِلٰی دُرَّةٍ،فَبَاعَهُمَابِبَدْرَةٍ،فَاغْتَرَّ اَبِیْ بِزَخْرَفَةِ مُحَالِهٖ،وَزَوَّجَنِیْهِ قَبْلَ اخْتِبَارِ حَالِهٖ.

ترجمہ:۔اور دعویٰ کیا اس نے تحقیق کہ بسا اوقات پرویا ہے اس نے ایک موتی کو (کلمہ بلیغ کو) دوسرے موتی کی طرف (ایک کلمہ بلیغہ کو دوسرے سے نظم کیا) پس بیچا (فروخت کیا) اس نے ان دونوں کو ایک تھیلی کے بدلہ میں، پس دھوکہ کھایا میرے باپ نے اس کے مزین کلام (جھوٹے ملمع شدہ کلام) سے اور میرا نکاح کرادیا اس مکار سے، تحقیق حالات سے قبل (اس کے حالات آزمائے بغیر)

(۱)اِدَّعٰی: از افتعال صیغہ ماضی اصل میں اِدْتَعَی تھا۔

(۲)طَالَمَا: طَالَ فعل کے بعد "مَا" داخل ہے، ای کثیرًامًّا.

(۳)نَظَمَ: صیغہ ماضی ہے از ضرب نَظْمٌ مصدر سے بمعنی موتی پرونا، وآراستہ کرنا، موزوں کرنا، ترتیب دینا۔

(۴)بَدْرَةٍ: بمعنی بڑا موتی والجمع دُرَرٌ اور یہاں اس سے مراد "کلمہ فصیح وبلیغ" ہے۔

(۵)بَاعَ: صیغہ ماضی معروف بَیْعٌ مصدر ہے از ضرب بمعنی بیچنا وخریدنا۔

(۶)بَدْرَةٍ: بمعنی مال کی تھیلی، یا وہ تھیلی جس میں زیادہ مال ہو بعض کہتے ہیں وہ تھیلی جس میں دس ہزار درہم ہوں یا زیادہ مال، والجمع بِدَرٌ وبُدُوْرٌ.

(۷)فَاغْتَرَّ: یہ صیغہ ماضی معروف ہے از افتعال اِغْتِرَارٌ مصدر ہے بمعنی دھوکہ کھانا، مجرد نصر سے بمعنی دھوکہ دینا۔

(۸)زُخْرَفٌ: (بضم الزاء) بمعنی جھوٹ سے آراستہ کی ہوئی گفتگو یا سونا، چیز کی خوبصورتی والجمع زَخَارِفُ. زَخْرَفَ بَعْثَرَ سے بمعنی مزین کرنا جو اچھی چیز نہیں، اس سے زخرف الدنیا ہے۔

(۹)مُحَالٌ: (بضم المیم) بمعنی مشکل، باطل وٹیڑھا، غیر ممکن اور حیلہ کے معنی میں بھی آتا ہے مُحَالٌ صیغہ اسم مفعول ہے از افعال اصلی معنی سے پھیرا گیا۔

(۱۰)زَوَّجَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَزْوِیْجٌ ہے بمعنی شادی کرادینا۔

(۱۱)اِخْتِبَارٌ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی آزمانا، جانچنا اور حقیقت سے واقف ہونا، آزمائش کرنا، امتحان کرنا۔

☆......☆......☆

فَلَمَّا اسْتَخْرَجَنِیْ مِنْ كِنَاسِیْ وَرَحَّلَنِیْ مِنْ اُنَاسِیْ،وَنَقَلَنِیْ اِلٰی كِسْرِهٖ.وَحَصَّلَنِیْ تَحْتَ

Maktaba Tul Ishaat.com

اَسْرِہٖ. وَجَدْتُہٗ قُعْدَۃً جُثَمَۃً.

ترجمہ:۔ پس جس وقت نکالا اس نے مجھے، میرے گھر سے اور جدا (رخصت) کرا ہے مجھے میرے رشتہ داروں سے اور منتقل کیا مجھ کو اپنی جھونپڑی کی طرف، اور داخل کیا مجھ کو نیچے اپنی قید میں، تو پایا میں نے اس کو بہت زیادہ بیٹھنے والا (دن رات بیٹھا رہتا ہے) گھٹنے کے بل بیٹھنے والا (صاحب فراش) سونے والا۔

(۱) کِنَاسٌ: بمعنی ہرن کے رہنے کی جگہ یہاں اس سے مراد گھر ہے والجمع اکنسۃ، کنس آتی ہیں، کَنَسَ (ض) کُنُوْسًا بمعنی کناس میں داخلہ ہونا۔ یقال: کنس الظبی کنوساأی دخل فی بیتہ یعنی ہرن کا اپنے گھر میں داخل ہونا، یا ہرن کی جھاڑی یا ہرن کے رہنے کیلئے جگہ بنانا، وفی القرآن: فلا اقسم بالخنس الجوار الکنّسْ.

(۲) رَحَّلَنِیْ: صیغۂ ماضی معروف از تفعیل مصدر تَرْحِیْلٌ ہے بمعنی کوچ کرانا و منتقل کرانا اور مجرد فتح سے بمعنی نقل کرنا، کوچ کرنا۔

(۳) اُنَاسٌ: (بضم الھمزۃ) بمعنی اہل قبیلہ والے، جو وحشی کی ضد ہے یعنی پالتو، گھریلو قبیلہ دالجمع اناسی، رشتہ دار۔ وفی القران: وَاناسی کثیرا.

(٤) نقّلنِیْ: بمعنی رَحّلَنِیْ یعنی سفر کرنا منتقل ہونا اور نقل ہونا۔

(۵) کِسْرٌ: (بفتح الکاف و کسرھا) بمعنی مکسور یعنی ٹوٹا ہوا گھر، جھونپڑی، والجمع کُسُوْرٌ و اَکْسَارٌ یا گھر کا کنارہ مراد ہے، از فتح بمعنی ٹوٹنا، اور ضرب سے آتا ہے۔

(٦) اَسْرِہٖ: مصدر ہے بمعنی قید۔ اور اسر کے معنی قید میں مقید کرنا از ضرب۔ حصلنی: ای جعلنی۔

(۷) قُعْدَۃٌ: (بضم القاف) ای کثیر القعود. بہت زیادہ بیٹھنے والا، یا وہ جانور جو زیادہ بیٹھنے والا ہو، نصر و ضرب اور اس کے معنی اپاہج، جو کام نہ کرتا ہو۔

(۸) جُثَمَۃٌ: (بضم الجیم) بمعنی ہر وقت زمین پر پڑا رہنے والا، ہر وقت سونے والا جَثَمَ (ن، ض) جَثْمًا، جَثِیْمًا و جُثُوْمًا بمعنی گھٹنے کے بل بیٹھنا، یا گھٹنے پر سر رکھ کر بیٹھنا. وفی التنزیل: فاصبحوا فی دیارھم جاثمین.

☆......☆......☆

وَاَلْفَیْتُہٗ ضُجَعَۃً نُوَمَۃً وَکُنْتُ صَحِبْتُہٗ بِرِیَاشٍ وَزِیٍّ وَاَثَاثٍ وَرِیٍّ، فَمَا بَرِحَ یَبِیْعُہٗ فِیْ سُوْقِ الْھَضْمِ.

ترجمہ:۔ اور پایا میں نے اسکو بہت زیادہ کروٹ لینے والا (کاہل، سست) اور بہت زیادہ سونے والا (سوائے پڑے رہنے اور سونے کے کچھ نہیں کرتا) اور میں اسکے (مکار کے) ساتھ چلی، ساتھ عمدہ لباس کے اور اچھی صورت کے اور عمدہ ساز و سامان کے اور اچھی حالت رونق (کیساتھ پس ہمیشہ فروخت کرتا رہا ان سامانوں کو، توڑنے کے بازار میں نقصان سے اور سستے داموں میں)

(۱) اَلْفَیْتُہٗ: ای وجدت از افعال اِلْفَاءٌ مصدر سے۔

(۲) ضُجَعَۃٌ: (بضم الضاد) یعنی بہت زیادہ لیٹنے والا (کاہل) از فتح، ماخوذ ضَجْعٌ سے ہے، بمعنی کروٹ پر لیٹنے والا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳)نُوَمَةٌ:(بضم النون) بمعنی بہت زیادہ سونے والا، گمنام، غافل۔ نَامَ(س) یَنَامُ، نَوْمًا نِیَامًا بمعنی سونا یا اونگھنا۔

(۴)رِیَاشٌ: یہ جمع ہے رِیْشٌ کی بمعنی پرندے کے پر اور رِیْشٌ یہ جمع رِیْشَة کی بمعنی کبوتر کا پر اس سے مراد عمدہ لباس۔ رَاشَ یَرِیْشُ (ض) رَیْشًا۔ مال جمع کرنا، کپڑا پہننا، مدد کرنا، اس کی جمع اَرْیَاش بھی ہے، چونکہ اس سے جانوروں کی ستر پوشی و خوبصورتی حاصل ہوتی ہے اس وجہ سے مجاز اًلباس مراد ہے، بڑھیا، عمدہ لباس، و مال و دولت۔ کقولہ تعالیٰ: وریشا ولباس التقوی.

(۵)زِیٌّ:(بالکسر و فتحها) بمعنی لباس کی خوبصورتی، اس کے اصلی معنی ہیئت کے ہیں اب لباس کی ہیئت و صورت و عمدگی میں مستعمل ہونے لگا ہے، اس کی جمع، اَزْیَاءٌ، زِیَاءَةٌ۔

(۶)اَثَاثٌ: بمعنی گھر کا سامان، مال و اسباب، واحد اس کا ''اَثٌّ'' بمعنی لپٹنا، و زیادہ ہونا۔ اَثَّ(ن، س، ض) اثاثا، اثوثا، اثوثة، اثاثة مصادر ہیں۔ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: من قرنهم احسن اثاثا ورِءْ یاً۔

(۷)رِیٌّ:(بکسر الراء) بمعنی رونق، خوش منظر، اچھی حالت، ہیئت، یہ ماخوذ ہے رَوَاءٌ سے۔ رَوِیَ یَرْوٰی از سمع بمعنی اچھی حالت والا ہونا، یا اچھی صورت والا ہونا۔

(۸)اَلْهَضْمُ: ضرب مصدر ہے بمعنی توڑنا، ظلم کرنا، غصہ کرنا، یہاں ایک سے مراد ''نقصان اور گھاٹا'' ہے۔ هَضِمَ(س) هَضَمًا بمعنی بھوکا ہونا، و پسلیوں اور کوکھ کا بھوک سے دبلا ہونا۔ یہاں پر سب معنی ہو سکتے ہیں۔ اور ''هَضْمٌ'' کے معنی نقصان و خسارہ کے بھی ہیں یعنی میرا مال نقصان کیساتھ کم قیمت پر بیچا لیکن اپاہج پڑے رہنے کے، تیسرا معنی زیادہ مناسب ہے، مؤنث هَضْمَاءُ جمع هُضْمٌ۔

☆......☆......☆

وَيُتْلِفُ ثَمَنَهٗ فِي الْخَضْمِ وَالْقَضْمِ اِلٰى اَنْ مَزَّقَ مَالِيْ بِاَسْرِهٖ وَاَنْفَقَ مَالِيْ فِيْ عُسْرِهٖ، فَلَمَّا اَنْسَانِيْ طَعْمَ الرَّاحَةِ.

ترجمہ:۔ اور اس کی قیمتوں کو برباد کرتا رہا، بہت کھانے میں اور تھوڑے کھانے میں (کھانے پینے میں) یہاں تک کہ اس نے ٹکڑا ٹکڑا کر دیا ہے میرے تمام مال کو، اور خرچ کر ڈالا جو کچھ میرے پاس تھا، اپنی تنگ دستی میں (میرے تمام مال کو اپنی تنگ دستی میں خرچ کر لیا) پس جبکہ بھلا دیا ہے اس نے میرے آرام و آسائش کے مزے کو۔

(۱)يُتْلِفُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اِتْلَاف ہے بمعنی برباد کرنا، تلف کر دینا۔

(۲)ثَمَنَهٗ: بمعنی قیمت و بیع شدہ چیز کا تبادلہ و الجمع اَثْمَانٌ، و اَثْمِنَةٌ، اَثْمُنٌ۔

(۳)اَلْخَضْمُ: بمعنی کھانا یا تر چیزوں کا منہ سے کھانا، از ضرب و سمع یا ڈاڑھ سے کھانا۔

(۴)اَلْقَضْمُ: مصدر ہے از ضرب و سمع بمعنی داڑھ سے خوب چبانا، دانتوں سے کاٹ کر کھانا، سمع سے بھی آتا ہے۔

(۵)مَزَّقَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَمْزِيْقٌ بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا، جدا کرنا، خراب کرنا، مجرد نصر، ضرب سے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا، پھاڑنا۔ قَالَ تَعَالٰى: وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

(۶)بِاَسْرِهٖ: ای بتمامه یقال بذلك باسره، ای بتمامه ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) اَنْفَقَ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اِنْفَاق ہے بمعنی خرچ کرنا۔

(۸) مَالِیْ: اس میں (ثانی) مَالِیْ: میں ''مَا'' موصولہ ہے اور ''لِیْ'' ضمیر مجرور متصل برائے متکلم ہے جو ماموصولہ کا صلہ واقع ہو رہا ہے، یا نسبت کی ہے، یہ ''مالی'' مرکب اضافی یعنی میرا مال، یا اول مالی ہے۔

(۹) عُسْرَةٌ: (بضم العین) بمعنی تنگدستی، محتاجی، از سمع (وَالْعُسْرُ ضدُّ الْيُسْرِ) عِسَرِ (س) عَسْراً و عسر، عسراً، و عِسَارَةً یعنی ضد یَسِیر و سهل، کرم سے۔

(۱۰) اَنْسَانِیْ: اَنْسَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب از افعال اِنْسَاءٌ مصدر ہے بمعنی بھلادینا، مجرد سمع سے ۔قَالَ تَعَالیٰ: وَمَا اَنْسَانِيْهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ.

(۱۱) طَعْمٌ: اس کی جمع طُعُوْمٌ ہے سمع کا مصدر ہے (بفتح الطاء) بمعنی مزہ و خوشی، عمدہ عیش، طَعْمًا، و طَعَامًا بمعنی کھانا (والطعم مايدر كه الذوق، كالحلاوة والمرارة) طَعِمَ سمع سے بمعنی چکھنا، وکھانا۔ افعال سے کھلانا، استطعم، استفعال سے کھانا طلب کرنا، طَعْمٌ بمعنی ذائقہ، مزہ، طِعْمٌ، بمعنی خوش ذائقہ۔

(۱۲) اَلرَّاحَةُ: مصدر ہے از نصر بمعنی آرام و سکون جو تعب کی ضد ہے اور سمع سے بھی آتا ہے الراحة (ثانی) بمعنی ہتھیلی والجمع رَاحَاتٌ، رَوِحَ (س) رَوْحًا بمعنی اتسع۔

☆......☆......☆

وَغَادَرَ بَيْتِيْ أَنْقَى مِنَ الرَّاحَةِ، فَقُلْتُ لَهُ يَاهٰذَا إِنَّهُ لَا مَخْبَاءَ بَعْدَ بُؤْسٍ وَلَا عِطْرَ بَعْدَ عُرُوْسٍ، فَانْهَضْ لِلْاِكْتِسَابِ بِصِنَاعَتِكَ.

ترجمہ: اور چھوڑ دیا اس نے میرے گھر کو زیادہ صاف ہتھیلی سے (خالی کر دیا) پس کہا میں نے اس سے اے شخص! (ناکارہ) تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں ہے چھپانا سختی کے بعد (سختی کے بعد علم و ہنر کو چھپانا اچھا نہیں ہے) اور نہیں ہے عطر، شادی کے بعد (دولھا بننے کے بعد عطر لگانا بیکار ہے) پس اُٹھو تم اپنے پیشہ (کاریگری کے ذریعہ) سے کمائی کے لئے۔

(۱) غَادَرَ: صیغہ ماضی از مفاعلہ جو غَدَرٌ سے ماخوذ ہے بمعنی چھوڑنا، غِدَاراً، مُغَادَرَةً مصدر ہیں۔ قوله تعالىٰ: لايغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصٰها۔ مجرد نصر و ضرب سے بمعنی خیانت کرنا وعدہ خلافی کرنا۔

(۲) اَنْقٰی: صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی بہت زیادہ صاف، یہ نَقْوَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی چیز کا عمدہ حصہ اور صاف اور اس کا مؤنث نقویٰ آتا ہے، یا یہ نقی سے ماخوذ ہے بمعنی زیادہ صاف۔

(۳) مَخْبَاءٌ: یا یہ مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے بمعنی چھپا دینا یا اسم ظرف ہے بمعنی چھپانے کی جگہ، خَبَأَ (ف) يَخْبَأُ خَبْأً بمعنی چھپانا۔

(۴) بُؤْسٌ: بمعنی محتاجی، شدت، والجمع اَبْؤُسٌ اور بَؤُسَ (ك) بُؤْسًا، بَأْسًا بمعنی سخت اور شجاع ہونا اور بَئِسَ (س) بؤسا۔ بؤسیٰ بمعنی شدت سے محتاج اور فقیر ہونا، زیادہ محتاج و فقیر ہونا، اور بَأْسٌ کے معنی لڑائی اور بھوک کے آتے ہیں اور صیغہ

Maktaba Tul Ishaat.com

صفت "بائس" ہے واجمع بؤوس ہے۔ وفی القران: واطعموا البائس الفقیر.

(۵) عِطْرَ: (بکسر العین) بمعنی مطلق خوشبو۔ جمع عُطُوْرٌ، عَطِرَ (س) عَطْرًا. ای تطیب یعنی خوشبو لگانا، یا خوشبودار ہونا تفعیل تعطیر بمعنی خوشبودار بنانا، تعطر تفعل سے بمعنی لڑکی کا شادی نہ کرنا، تعطرت البنت، عطارۃ، خوشبوئیں، عطار، عطر فروش۔

(۶) عُرُوْسٌ: یعنی دولہا اور دلہن دونوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ یقال الرجلُ عروس والمرأۃ عروس اور جمع کیلئے ھم عرس، وھن عرائس بولا جاتا ہے، اور التباس کو رفع کرنے کیلئے عورت پر عروسہ کا اطلاق ہوا ہے، عروساً (ن) اور عرساً مع سے ہے اور "ولا عطر بعد العروس" کی اصل وجہ یہ بیان کی جاتی ہے، کہ مسماۃ اسماء بنت عبداللہ العذویہ کی شادی برادری میں ہوئی تھی، شوہر کا نام عروس تھا لیکن اتفاق سے شوہر کا جلدی انتقال ہوگیا اسکے بعد اس کی شادی "نوفل" سے ہوئی جو عروس کا بھائی تھا اور گندہ دہن (اسکے منہ سے بدبو آتی تھی) ہونے کیساتھ بخیل بھی تھا ایک مرتبہ اثناء سفر، اس کا گذر مع اپنی عورت کے عروس کی قبر پر ہوا، اور اس کی بیوی اُتری اور اپنے پہلے خاوند کی قبر پر وہ بہت روئی اور اسکے عمدہ اوصاف بیان کئے اور اپنے نئے شوہر پر اس نے تعریف کی اس پر اس کے نئے شوہر نے کہا کہ اُٹھو جب وہ اُٹھی تو اس کی عطر کی شیشی وہاں گر پڑی تو اس کے خاوند نے کہا تم اپنی عطر کی شیشی تو اُٹھالو! تو اس نے برجستہ یہ کہا کہ "لاعطر بعد العروس" اب یہ ضرب المثل ہے ایسے کام کرنے والوں کیلئے جہاں کام کرنے کا موقع نہ ہو۔ (افاضات، ۱/۲۶۰)

(۷) فَانْهَضْ: نَهْضًا و نُهُوْضًا مصدر ہیں از فتح بمعنی اُٹھنا و کھڑا ہونا۔ یقال: نَهَضَ نَهْضًا و نُهُوْضًا عن مکانہ جبکہ وہ اُٹھے و نھض الٰی عدوہ جبکہ وہ جلدی سے حملہ کرے و نھض للامر جبکہ وہ مستعد ہو، و نھض الطائر جبکہ پرندہ اُڑنے کیلئے بازو ہلائے۔

(۸) اِکْتِسَابٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی حاصل کرنا، کمانا، مادہ "کَسْبٌ" ہے۔ مر تحقیقہ

(۹) صِنَاعَةٌ: (بکسر الصاد و فتحها) بمعنی، پیشہ، وعلم، وہنر، کاریگری، از فتح بمعنی بنانا، کقولہ تعالٰی: واصنع الفلک اور جو مزاولت عمل سے حاصل ہو جیسے درزی کا کام وغیرہ یا وہ علم جس کا تعلق کیفیت عمل سے ہو جیسے، علم منطق وغیرہ، اور صَنَاعَةٌ کا استعمال محسوسات میں ہوتا ہے اور صِنَاعَةٌ (بالکسر) کا استعمال معانی میں ہوتا ہے والجمع صَنَاعَاتٌ، وصَنَائِعُ.

☆......☆......☆

وَاجْتَنِ ثَمَرَةَ بَرَاعَتِكَ، فَزَعَمَ اَنَّ صَنَاعَتَهُ قَدْ رُمِيَتْ بِالْكَسَادِ لِمَا ظَهَرَ فِي الْاَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ وَلِيْ مِنْهُ سُلَالَةٌ كَاَنَّهُ خِلَالَةٌ .

ترجمہ:۔ اور حاصل کرو تم اپنی مہارت کا پھل (جودت تدبیر سے) پس کہا اس نے تحقیق کہ اس کا پیشہ مارا گیا ہے غیر رائج ہونے کیوجہ سے (کساد بازاری کیوجہ سے) یا (میرا پیشہ غیر رائج قرار دیا گیا) بوجہ اس چیز کے کہ جو ظاہر ہوئی زمین میں یعنی فساد و خرابی، اور میرے پاس اس سے ایک بچہ بھی ہے، گویا کہ وہ خلال ہے (انتہائی بھوک کیوجہ سے وہ خلال کی طرح دبلا پتلا یا ضعیف اور کمزور ہے)۔

(۱) اِجْتَنِ: صیغہ امر حاضر از افتعال مصدر اِجْتِنَاءٌ ہے بمعنی چننا، حاصل کرنا، توڑنا، لے لینا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۲) ثَمَرَةٌ: بمعنی پھل والجمع اَثْمَارٌ وثِمَارٌ. ثَمَرَ(ن) یَثْمُرُ ثَمْرًا، ثُمُوْرًا بمعنی پھل کا ظاہر ہونا۔

(۳) بَرَاعَتِكَ: ای علمك وفضلك. بَرَاعَةٌ بمعنی فوقیت لیجانا، ازنصر وضرب بمعنی علم وفضل کے اعتبار سے فائق واعلیٰ ہونا، اور سمع وکرم سے بھی آتا ہے۔

(۴) زَعَمَ: صیغہ ماضی زَعَمَ(ن،ف) زِعْماً زُعْماً، زَعْماً، مَزْعَماً بمعنی کہنا، خواہ حق ہو یا باطل لیکن زیادہ اس کا استعمال کذب صریح یا شک کیلئے آتا ہے، قَالَ تَعَالٰی: زعم الذین کفروا۔ اور زَعَمَ بمعنی قال بھی آتا ہے جیسے کمازعم ابوحنیفۃؒ ای قال ابوحنیفۃؒ۔

(۵) صَنَاعَةٌ: (بکسر الصاد وفتحہا) بمعنی پیشہ، ہنر، کاریگری، علم، از فتح، قدمر۔

(۶) رُمِیْتُ: صیغہ ماضی مجہول ازضرب "رمیٌ" مصدر سے ہے۔ مر تحقیقہ

(۷) اَلْکَسَادُ: یہ مصدر ہے بمعنی عدم الانفاق۔ کَسَدَ(ن،ك) کَسَادًا وکُسُوْدًا بمعنی غیر رائج ہونا، رواج پذیر ہونا، بازار کا مندا ہونا، کھوٹا ہونا، مال کی نکاسی نہ ہونا۔

(۸) اَرْضٌ: بمعنی زمین، اَرَاضٍ واَرْضُوْنَ جمع تصغیر اُرَیْضَةٌ آتی ہے، مر تحقیقہ۔

(۹) سُلَالَةٌ: بمعنی ہر وہ چیز جو کسی سے کھینچی جائے، یا نسل، خلاصہ، بیٹا اور بچہ، ازنصر بمعنی آہستہ سے کھینچنا اور یہ مبتدا مؤخر ہے "ولی منہ" خبر مقدم ہے۔

(۱۰) خِلَالَةٌ: بمعنی وہ لکڑی یا تنکا جسکے ذریعہ سے دانت سے گوشت وغیرہ صاف کیا جائے، یا باریک لکڑی جس سے دانتوں میں خلال کیا جائے اس سے مراد دبلا پتلا ہے۔

☆......☆......☆

وَكِلَانَا مَا يَنَالُ مَعَهُ شُبْعَةً وَلَا تَرْقَأُ لَهُ مِنَ الطَّوٰى دَمْعَةٌ وَقَدْ قُدْتُهُ اِلَيْكَ وَاَحْضَرْتُهُ لَدَيْكَ لِتَعْجُمَ عُوْدَ دَعْوَاهُ.

ترجمہ:۔ اور ہم دونوں (میاں بیوی یا بیوی اور بچہ) نہیں پاتے اس کیساتھ پیٹ بھر کر کھانا، (پیٹ بھر کر روٹی بھی نہیں ملتی) اور رکتے نہیں ہیں اسکے بھوک کیوجہ سے آنسو (بچہ کے آنسو) اور تحقیق کہ کھینچ کر لائی ہوں میں اسکو آپ کے پاس، اور حاضر کیا میں نے اس کو آپ کے سامنے، تاکہ آزمائیں آپ اس کے دعویٰ کی لکڑی کو (یعنی اس نے اپنی صناعت کا جو دعویٰ کیا ہے)۔

(۱) کِلَانَا: ای کُلُّ واحدٍ من الزوجین.

(۲) مَا یَنَالُ: ای لایحصل ولا یصیب. مضارع معروف کا صیغہ ہے نَیْلٌ مصدر سے از سمع بمعنی پانا۔ نَیْلًا و نَالًا و نَالَةً اور ضرب سے بھی آتا ہے۔

(۳) شُبْعَةٌ: فُعلۃٌ کے وزن پر بمعنی پیٹ بھر کھانا، مقدار آسودگی، سیرابی سیری، از سمع، سیراب ہونا، ای مقدار مایشبع مرۃ.

(۴) تَرْقَأُ: یہ مہموز لام ہے صیغہ ماضی ہے از فتح بمعنی خشک ہونا، منقطع ہونا، ٹھہرنا۔ مصدر رَقْأً، رُقُوْءً بمعنی بند ہونا، تھم جانا (خشک ہونا) لاترفا ای لاتنقطع.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) اَلطَّوٰی: بمعنی بھوک، اور اسکے اصلی معنی لپیٹنے کے بھی آتے ہیں۔ طوِیَ (س) یَطْوٰی طَوًی مصدر ہے بمعنی بھوکا ہونا۔

(۶) دَمْعَةٌ: بمعنی آنسو، والجمع دُمُوْعٌ، اَدْمُعٌ. دَمَعَ (س، ف) دَمْعاً و دَمْعَاناً و دُمُوْعاً مصادر ہیں بمعنی آنسو بہانا۔

(۷) قُدْتُ: صیغہ واحد متکلم، معنی آگے بڑھنا، آگے سے کھینچنا۔ قَوْدٌ سے ماخوذ ہے جیسے قَادَ یَقُوْدُ (ن) قَوْدًا، قِیَادَةً، قِیَادًا، قَیْدُوْدَةً مصادر ہیں جب کہ چوپائے کو آگے سے کھینچے۔

(۸) اَحْضَرْتُهٗ: از افعال صیغہ ماضی معروف بمعنی حاضر کرنا، اِحْضَارٌ مصدر ہے۔ مرتحقیقہ

(۹) لِتَعْجُمَ: صیغہ ماضی بمعنی آزمانا، امتحان لینا، عَجَمَ (ن) عَجْمًا و عُجُوْمًا ہیں، مرتحقیقہ

(۱۰) عُوْدٌ: (بضم العین) بمعنی لکڑی، والجمع عِیْدَانٌ، عَوَادٌ (بفتح العین) اَعْوَادٌ، اعود.

(۱۱) دَعْوَاهُ: اسم ہے ادعاء کیلئے اور اس کی جمع دعاوی ہے دَعَا (ن) یَدْعُوْ. قد مرتحقیقہ۔

☆......☆......☆

وَتَحْكُمَ بَيْنَنَا بِمَا اَرَاكَ اللهُ، فَاَقْبَلَ الْقَاضِىْ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهٗ قَدْ وَعَيْتُ قِصَصَ عِرْسِكَ، فَبَرْهِنِ الْآنَ عَنْ نَفْسِكَ وَاِلَّا كَشَفْتُ عَنْ لَبْسِكَ.

ترجمہ:۔ اور فیصلہ کریں آپ ہمارے درمیان اس سے کہ جو دکھلایا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے (یعنی خدا نے جو کچھ آپ کو سکھایا ہے) حکم خداوندی میں سے، پس متوجہ ہوا قاضی بڈھے کی طرف، اور کہا اس سے تحقیق کہ محفوظ کر لیا میں نے تیری بیوی کا قصہ (سن لیا) پس اب دلیل پیش کر اپنی طرف سے (اپنی صفائی پیش کر) وگرنہ ظاہر کردونگا میں تیری مکاری کو۔

(۱) اَقْبَلَ: ماضی کا صیغہ از افعال اِقْبَالٌ مصدر ہے بمعنی آگے بڑھنا سامنے آنا۔

(۲) وَعَيْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم وعی مصدر سے از ضرب بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا۔ یقال وعی الشیء وعیاً جبکہ وہ جمع کرے، ووعی الحدیث، جبکہ وہ قبول کریا اور غور کرے اور یاد کرے، ووعی الاذان جبکہ سننے۔

(۳) قِصَصَ: (بکسر القاف) یہ جمع ہے قِصَّةٌ کی بمعنی قصہ واقعہ اور حکایت بیان کرنا اس کی جمع الجمع اَقَاصِيْصُ، قصص (بفتح القاف) مصدر ہے بمعنی قصہ بیان کرنا از نصر۔

(۴) عِرْسٌ: (بکسر العین) بمعنی بیوی والجمع اَعْرَاسٌ اور عرس کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے۔

(۵) بَرْهِنْ: صیغہ امر حاضر معروف ہے بمعنی دلیل بیان کر یہ ماخوذ ہے برہان سے (حجت) از باب بعثر. قال تعالیٰ: قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ الخ.

(۶) نَفْسٌ: بمعنی ذات، از جانب خود، والجمع نُفُوْسٌ یقال جاءنی هو فی نفسه وبنفسه یعنی وہ خود ہی آیا۔

(۷) كَشَفْتُ: صیغہ واحد متکلم كَشْفٌ مصدر سے بمعنی کھولنا وظاہر کرنا، از ضرب۔

(۸) لَبْسٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی ڈھانکنا، مکاری کرنا، اختلاط کرنا۔ قال تعالیٰ: ولا تلبسوا الحق بالباطل. اور لبس بمعنیٰ

Maktaba Tul Ishaat.com

التباس ہے بمعنی مکر وحیلہ۔

☆......☆......☆

وَاٰمُرُتُ بِحَبْسِكَ، فَاَطْرَقَ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَرْبِ الْعَوَانِ. فَقَالَ: (شعر)

(۱) اِسْمَعْ حَدِيْثِيْ فَاِنَّهُ عَجَبٌ يُضْحِكُ مِنْ شَرْحِهِ وَيُنْتَحَبُ

ترجمہ:۔اور حکم دوں گا میں تجھے قید کرنیکا، پس گردن جھکائی اس نے مانند گردن جھکانے سانپ کے، پھر تیار ہوا وہ سخت لڑائی کیلئے (دوبارہ لڑائی کیلئے تیار ہوا) اور یہ اشعار کہے، اشعار: (۱) سن تو میری بات کو اسلئے کہ وہ بہت عجیب ہے ہنسی آتی ہے اسکے بیان سے اور رونا بھی۔

(۱) اٰمُرُتُ: صیغہ مضارع واحد متکلم، از نصر، اَمْراً مصدر ہے بمعنی حکم کرنا۔ کقولہ تعالیٰ: ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان.

(۲) حَبْسٌ: بمعنی قید کرنا، از ضرب، یقال حبسہ، حبساً ای سجنہ۔

(۳) اَطْرَقَ: صیغہ ماضی معروف از افعال اِطْرَاقٌ مصدر ہے بمعنی سرنگوں ہونا اور خاموش ہونا، گردن جھکا لینا، گردن جھکا کر نیچے دیکھنا، ای امال رأسہ الی الارض ساکتاً.

(۴) اُفْعُوَان: بمعنی زہریلا مذکر سانپ یا اژدہا جمع افاع اور سب سے زہریلا سانپ افعیٰ۔

(۵) شَمَّرَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَشْمِیْرٌ ہے بمعنی تیار ہونا، مستعد ہونا۔

(۶) اَلْحَرْبُ: بمعنی لڑائی، والجمع حُرُوْبٌ، مر تحقیقہ.

(۷) اَلْعَوَان: بمعنی وہ لڑائی جس میں دوبارہ مقاتلہ کی نوبت آئے، نہایت سخت گھمسان کی لڑائی، عَوَانٌ جمع عُوْنٌ ادھیڑ عمر، درمیانی عمر، کقولہ تعالیٰ: لافارض ولا بکر عوان بین ذالك. اور اگر پہلی دفعہ لڑائی ہو تو اس کو حرب بکر کہیں گے، اور الحرب العوان سے مراد سخت گھمسان لڑائی، عَانَ (ن) عَوْناً بمعنی ادھیڑ عمر کا ہونا۔ والجمع عون.

(۸) حَدِیْثٌ: بمعنی خبر وبات، والجمع حدثان، احادیث، حدثان، اور اسی سے علم الحدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال واحوال بتانے والا علم، ومنہ الحدیث یعنی بہت گفتگو کرنے والا۔

(۹) عَجَبٌ: اس میں تنوین تعظیم کیلئے ہے بمعنی تعجب حیرانی، یا وہ انفعال نفسانی ہے جو انسان کو باعظمت سمجھنے نادر سمجھنے یا کسی اور امر کے وارد ہونے پر اس کے انکار سے پیش آتا ہے، عَجِبَ (س) عَجَباً ہے، والعجب من اللہ بمعنی رضامندی والجمع اعجاب. قال تعالیٰ: أکان للناس عجباً ان اوحینا الی رجل.

(۱۰) یُضْحِكُ: از افعال مصدر اِضْحَاكٌ بمعنی ہنسانا اور ضَحِكَ (س) ضَحِكاً، ضَحِیْكاً بمعنی ہنسنا اور یہ بکا کی ضد ہے اور "ضحك" کہتے ہیں، اس طرح ہنسنا جس سے دانت ظاہر ہو جائیں. وفی القرآن: فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً.

(۱۱) شَرْحٌ: بمعنی تفصیل، وضاحت اور بیان، یہ مصدر ہے از فتح۔

(۱۲) یُنْتَحَبُ: صیغہ مضارع مجہول از افتعال مصدر اِنْتِحَابٌ ہے بمعنی آواز سے رونا، خوب رونا، گہری گہری سانس کھینچنا، ٹھنڈی سانس کھینچنا

Maktaba Tul Ishaat.com

ضرب، فتح سے بمعنی چیخ کر رونا، مصدر نَحْبًا و نَحِیْبًا.

☆......☆......☆

(۲) وَاَنَا امْرَؤٌ لَیْسَ فِیْ خَصَائِصِهٖ	عَیْبٌ وَلَافِیْ فَخَارِهٖ رَیْبٌ
(۳) سَرُوْجُ دَارِیَ الَّتِیْ وُلِدْتُ بِهَا	وَالْاَصْلُ غَسَّانُ حِیْنَ انْتَسِبُ

ترجمہ:۔(۲) میں ایک ایسا شخص ہوں جس کے فضائل میں نہ کوئی عیب ہے نہ اس کے فخر میں کوئی شک ہے، (۳) سروج میرا گھر ہے (جہاں) میں پیدا ہوا (میری پیدائش ہوئی) اور میری اصل (قبیلہ) غسان ہے جس وقت کہ میں نسب بیان کرتا ہوں۔

(۱) خَصَائِصُ: یہ جمع ہے خَصِیْصَةٌ، خاصیة، کی جمع بمعنی مایختص بالشیء یقال خصه بالشیء خصوصًا وخصوصة. و خصائص یہ جمع ہے خَاصِیَّةٌ کی یعنی شئے مختص یہاں اس سے مراد فضائل ہیں اور اس کی جمع خاصیات بھی آتی ہے، خَصَّ (ن) خَصًّا، خُصُوْصًا، خصوصة، خصوصية مصادر ہیں بمعنی خاص کر لینا اور دوسروں پر ترجیح دینا. وفی القرآن: والله یختص برحمته من یشاء.

(۲) عَیْبٌ: بمعنی عیب، نقص، نقصان، برائی، والجمع عُیُوْبٌ، عَابَ (ض) یَعِیْبُ عَیْبًا بمعنی عیب والا ہونا یا عیب دار کرنا، لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے، یقال عاب الشیء عیبًا ای صار ذا عیب.

(۳) فِخَارٌ: (بکسر الفاء) یہ فخر کی جمع ہے اور (بفتح الفاء) یہ فخر کا اسم ہے بمعنی فخر کرنا، یا فخر میں غالب آنا، فَخَرَ (ف) فَخْرًا فُخُوْرًا فَخَارَةً فَخِیْرَةً مصادر ہیں اور سمع سے بھی آتا ہے جس کے معنی تکبر کرنے کے ہیں یا ناک بھوں چڑھانا۔ قَالَ تَعَالٰی: ان الله لا یحب من کان مختالا فخورا.

(۴) رَیْبٌ: رَیْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی شک، وتہمت، حاجت، گمان، رَابَ (ض) یَرِیْبُ رَیْبًا بمعنی شک میں ڈالنا یا کسی شخص سے بری بات دیکھنا، یا کہنا، "ریب المنون" زمانہ کی گردش اور ریبة بمعنی شک اور تہمت اور نفس کا اضطراب وقلق، جمع ریب.

(۵) سَرُوْجُ: نام شہر، یمن میں، جہاں ابوزید سروجی رہائش پذیر تھا۔

(۶) دَارٌ: بمعنی گھر، منزل، شہر، وجمع دیار، دور، دوور، ادوار، دِرات، دیارات، ودیارة. وفی التنزیل: وقد اخرجنا من دیارنا. اور منزل اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں چھت والا کمرہ ہو اور صحن، باورچی خانہ اور اس میں کوئی شخص اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہتا ہو "بیت" صرف چھت والی جگہ کو کہتے ہیں، چاہے دہلیز ہو یا نہ ہو اس کو بیت کہتے ہیں۔ اس میں رات گذاری جاتی ہے۔ اور "دار" اس جگہ کا نام ہے جس میں کمرے اور کوٹھے ہوں، اندر بغیر چھت کا صحن ہو اور خانہ ہر جائے قیام کو کہتے ہیں چاہے چھوٹی ہو یا بڑی ہو۔ اور "دار" یہ منزل سے عام ہے اور حجرہ زمین کے قطعہ کا نام ہے۔ اس سے منزل، بیت اور "دار" کے فرق بھی واضح ہو گیا ہے۔

(۷) وُلِدْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی مجہول کا وَلْدًا، وِلَادَةً مصدر ہے از ضرب بمعنی جننا۔

(۸) اَلْاَصْلُ: اس کی جمع اصول ہے جو فرع کی ضد ہے بمعنی اصل ہونا علی ہونا از کرم مصدر اِصَالَةٌ ہے بمعنی شریف ہونا۔

(۹) غَسَّان: یہ ایک بڑا قبیلہ کا نام ہے جو یمن میں ہے، جس سے "ابوزید سروجی" کا تعلق ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) اَنْتَسِبُ: صیغہ واحد متکلم ماضی از افتعال مصدر اِنْتِسَابٌ ہے بمعنی نسب بیان کرنا، یا نسبت کرنا، یا نسب ظاہر کرنا، مجرد نصرو ضرب، سے نسبۃ جمع نسب بمعنی اوسب (تناسب) بمعنی رشتہ داری والجمع نسباء وانسباء بمعنی تعلق، موافقت، سبب، سلسلہ، درست، قَالَ تَعَالٰی: وجعله نسباً وصهرًا.

☆......☆......☆

(٤) وَشُغْلِي الدَّرْسُ وَالتَّبَحُّرُ فِي	الْعِلْمِ طِلَابِي، وَحَبَّذَا الطَّلَبُ
(٥) وَرَأْسُ مَالِيَ سِحْرُ الْكَلَامِ الَّذِي	مِنْهُ يُصَاغُ الْقَرِيضُ وَالْخُطَبُ

ترجمہ:۔ (۴) اور میرا کام پڑھنا پڑھانا ہے اور تبحر فی العلم میرا مقصود ہے (میرا مطلب علم کی زیادتی وفضیلت حاصل کرنا ہے) اور کس قدر اچھا ہے میرا مقصود (۵) اور میرا راس المال (اصل پونجی) وہ جادو بیانی ہے کہ جس سے بنائے جاتے ہیں شعر اور خطبے (نظم ونثر)۔

(۱) شُغْلِيْ: الشغل بمعنی مشغول ہونا، جو فراغ کی ضد ہے یعنی کام میں لگا رہنا، مصدر از فتح، والشغل ای ضد الفراغ، اور شغل کی جمع اشغال وشغول. وفی القران: فی شُغُلٍ فاکهو ن.

(۲) اَلدَّرْسُ: مصدر ہے از نصر بمعنی پڑھنا، پڑھانا، متوجہ ہونا، یاد کرلینا، سبق وغیرہ، لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہے دَرَسَ (ن) دَرْسًا ودِرَاسَةً بمعنی یاد کرنا۔

(۳) اَلتَّبَحُّرُ: مصدر ہے تفعل کا، بمعنی علم کی گہرائی میں پہنچنا اور وسیع المعلومات ہونا مجرد سمع سے بمعنی متحیر ہونا اور گھبراہٹ میں بدحواس ہونا اور فتح سے بَحَرَ (ف) بَحْرًا بمعنی پھاڑنا، چیرنا، اور بحر سمندر جو "بر" کی ضد ہے جمع اس کی بُحُوْرٌ، اَبْحُرٌ، بِحَارٌ آتی ہیں۔

(۴) طِلَابٌ: یہ فعال کے وزن پر مصدر ہے اور مفعول کے معنی میں ہے یعنی مطلوب۔

(۵) حَبَّذَ: یہ افعال مدح میں سے ہے بمعنی کیا ہی اچھا ہے، حَبَّذَا الطَّلَبُ بمعنی کیا ہی عمدہ طلب ہے، یا بہت ہی عمدہ طلب ہے۔

(۶) اَلطَّلَبُ: بمعنی طلب کرنا، تلاش کرنا، طَلَبَ (ن) اِلَيْهِ راغب ہوا۔ از سمع معنی دور ہونا۔

(۷) رَأْسُ مَالِي: بمعنی اصل مال، پونجی، سرمایہ۔ مرتحقیقه

(۸) سِحْرٌ: (بکسر السین) جادو کرنا، جمع اَسْحَارٌ، سُحُوْرٌ. اس کے معنی دھوکا دینا بھی آتا ہے، سَحَرَ (ف) سَحْرًا دھوکا دینا، جادو کرنا، سَاحِرٌ (اسم فاعل) جمع سحرة، سحار، ساحرون، مؤنث ساحرة جمع ساحرات وسواحر۔

(۹) يُصَاغُ: مضارع مجہول کا صیغہ ہے، صَاغَ (ن) يَصُوْغُ صَوْغًا، صبغوغة، صِيَاغَةً وصِيْغَةً مصادر ہیں بمعنی بنانا، ڈھالنا، عمل کرنا۔

(۱۰) اَلْقَرِيْضُ: بمعنی تراشا ہوا شعر، قَرَضَ (ض) قَرْضًا بمعنی کاٹنا، کترنا۔ يقال قرض الشعر جبکہ وہ شعر کہے اور قرض کے معنی کاٹنے کے بھی ہے۔ يقال قرض الشيء جبکہ وہ قطع کرے اور کترائے۔ کما، القرض مقراض المحبة.

(۱۱) اَلْخُطَبُ: یہ جمع خُطْبَة کی بمعنی خطبہ، تقریر، وعظ کہنا۔ مرتحقیقه

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

(٦) اَغُوْصُ فِي لُجَّةِ الْبَيَانِ، فَأَخْتَا ـــ رُ الْأَلِيَ مِنْهَا وَأَنْتَخِبُ

(٧) وَاَجْتَنِيَ الْيَانِعَ الْجَنِيَّ مِنَ الْقَوْلِ ـــ وَغَيْرِيَ لِلْعُوْدِ يَحْتَطِبُ

ترجمہ:۔(٦) غوطہ لگاتا ہوں میں دریائے فصاحت (خوش بیانی کی گہرائی) میں پس نکالتا ہوں موتیوں (کلمۂ فصیح) کو اور اس سے انتخاب کر لیتا ہوں (٧) اور چن لیتا ہوں میں تازہ تازہ میوے کو کلام میں سے (عمدہ وفصیح قول کو لکھتا ہوں) اور میرے علاوہ (دوسرے شاعر) خشک لکڑیاں چنتے ہیں (غیر فصیح قول کو لیتے ہیں)

(۱) اَغُوْصُ: صیغہ واحد متکلم مضارع، غَاصَ (ن) غَوْصًا، غِيَاصًا، غِيَاصَةً بمعنی غوطہ لگانا پانی میں، گھسنا داخل ہونا۔ غَوَّصَ تَغْوِيْصٌ بمعنی غوطہ دینا، ڈبونا۔

(۲) لُجَّةٌ: (بضم اللام) اى معظم الماء بمعنی پانی کی گہرائی، جماعت کثیرہ والجمع لجج، لُجج، لِجَاجٌ (ض، س) لَجَاجًا، لَجَجًا، لَجَاجَةً مصادر ہیں (قیاس) بمعنی خوب لڑنا، جھگڑنا و فعل منہی عنہ کو (بوجہ دشمنی) عناداً کرنا. قال تعالٰی: بل لجوا فی عتو ونفور.

(۳) فَأَخْتَارَ: صیغہ ماضی از افتعال مصدر اختیار ہے بمعنی پسند کرنا، نکالنا، حاصل کرنا، مجرد ضرب مصدر "خَيْرٌ" ہے۔

(۴) اَللَّالِيْ: یہ جمع ہے لُؤْلُؤٌ (دو ہمزوں کے ساتھ) کی بمعنی موتی، اور لؤلؤ ۃ کے معنی بھی موتی ہے۔

(۵) اَنْتَخِبُ: صیغہ مضارع معروف واحد متکلم، از افتعال مصدر انتخاب ہے بمعنی چن لینا، چھانٹ لینا، پسند کرنا، مجرد (ن، ض) سے، قدم تحقیقہ۔

(٦) اَجْتَنِيْ: صیغہ مضارع معروف واحد متکلم از افتعال مصدر اِجْتِنَاءٌ بمعنی چننا، یا جن لینا، یا میوہ کا توڑنا، مجرد ضرب۔

(٧) اَلْيَانِعُ: اسم فاعل بمعنی میوہ کا پک جانا، خوش ذائقہ ہونا، توڑنے کے وقت کا آپہنچنا، سرخ ہونا، اور سمع سے بمعنی پھل کا سرخ ہونا یا پختہ پھل کو کہتے ہیں، اور یہ ضرب سے بھی آتا ہے، يَنَعَ يَيْنَعُ (س، ف) يَنْعاً، يَنعاً، يُنُوْعًا مصادر ہیں والجمع اليانع ويُنَّعٌ (محركة) اور ہر چیز کے سرخ ہونے کو بھی یانع کہتے ہیں۔

(۸) اَلْجَنِيُّ: بمعنی تازہ چنا ہوا پھل، والجمع اَجْنِيَاءُ. از ضرب۔

(۹) اَلْعُوْدُ: (بضم العين) بمعنی لکڑی، کٹی ہوئی ٹہنی، ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے، والجمع عيدان، اعواد، اعود. اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کو بھی کہتے ہیں۔

(۱۰) يَحْتَطِبُ: صیغہ مضارع از افتعال مصدر اِحْتِطَابٌ بمعنی اپنے لئے لکڑی یا ایندھن کا جمع کرنا، چننا، مجرد ضرب سے اور حطب سے ماخوذ ہے۔ وفی التنزیل: حمالة الحطب.

☆......☆......☆

(۸) وَآخُذُ اللَّفْظَ فِضَّةً فَإِذَا ـــ مَا صُغْتُهُ قِيْلَ إِنَّهُ ذَهَبٌ

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹) وَكُنْتُ مِنْ قَبْلُ امْتَرِىْ نَشَبًا بِالْاَدَبِ الْمُقْتَنٰى وَاَجْتَلِبُ

ترجمہ:۔(۸) اور لیتا ہوں میں الفاظ کو چاندی ہونیکی حیثیت سے (وہ لفظ بمنزلہ چاندی کے ہوتا ہے) پس جبکہ میں زرگری کرتا ہوں (یعنی نظم ونثر کے سانچے میں ڈھالتا ہوں) تو کہا جاتا ہے بیشک کہ وہ سونا (عمدہ کلام) ہے۔(۹) اور اس سے پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں حاصل کرتا تھا مال کو علم وادب کے ذریعہ سے جو ذخیرہ کیا ہوا تھا اور کمایا ہوا تھا (یعنی علم وادب کو جمع کرتا اور مال کماتا تھا)۔

(۱) آخُذُ: مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اسم فاعل کا صیغہ ہے اَخذٌ مصدر ہے بمعنی لینا از نصر، اور اس کے معنی سزا دینے کے بھی ہے یقال: اخذهٗ بذنبه.

(۲) اَللَّفْظُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی وہ کلمات جو بولے جاتے ہیں اور کلام کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع الفاظ آتی ہے۔

(۳) فِضَّةٌ: (بکسر الفاء) بمعنی چاندی۔ قال تعالیٰ: وَحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ.

(۴) صُغْتُ: یہ قُلْتُ کے وزن پر صَاغَ (ن) يَصُوْغُ صَوْغًا. بنانا، زرگری کرنا، ڈھالنا۔

(۵) ذَهَبٌ: (مُحَرَّكة) مصدر ہے از فتح کبھی مؤنث بھی بولتے ہیں یاذَهَبٌ بمعنی سونا، طلاء والجمع اَذْهِبٌ، اذهاب، ذهوب، وذهبان اور سونے کے ایک ٹکڑے کو ذہب کہتے ہیں اور ذہب کا اطلاق مؤنث پر بھی ہوتا ہے، اور ذہب کے معنی انڈے کی زردی کے بھی آتے ہیں والجمع ذِهَابٌ، اذهاب، جمع الجمع اَذَاهِيْبُ آتی ہے اور سمع سے ذَهَبًا بمعنی معدن میں سونا بکثرت پایا جانا. ان الذين يكنزون الذهب والفضة.

(۶) اَمْتَرِىْ: اِمْتِرَاءٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی دودھ کا نکالنا تھن سے، دودھ دوھنا، باہر نکلنا، مجرد مَرٰى يَمْرِىْ (ض) مَرْيًا۔

(۷) نَشَبٌ: بمعنی مال خواہ جاندار ہو یا غیر جاندار اس کے اصلی معنی گاڑ دینے کے ہیں از سمع نَشَبًا، نُشُوْبًا، نشبة بمعنی ٹکنا، مال کی محبت چونکہ دل میں گڑی ہوئی ہوتی ہے اس وجہ سے مجازاً مال کو کہا جاتا ہے۔

(۸) اَلْمُقْتَنٰى: از افتعال مصدر اِقْتِنَاءٌ ہے بمعنی ذخیرہ کرنا، جمع کرنا، پالنا، پرورش کرنا، اور حاصل کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے صیغہ مفعول ہے۔

(۹) اَجْتَلِبُ: یہ مضارع واحد متکلم مصدر اِجْتِلَابٌ بمعنی کھینچنا، کمانا اور یہ جَلْبٌ سے ماخوذ ہے اور بعض نسخوں میں یہ احتلب ہے (بالحاء الحطى) ہے اس کا مصدر اِحْتِلَابٌ ہے یا یہ حَلِيْبٌ سے مشتق ہے بمعنی دودھ دوہنا۔

☆......☆......☆

(۱۰) وَيَمْتَطِىْ اَخْمَصِىْ لِحُرْمَتِهٖ مَرَاتِبَ الْيَسَ فَوْقَهَا رُتَبُ

(۱۱) وَطَالَمَا زُفَّتِ الصِّلَاتُ اِلَىَّ رَبْعِىْ فَلَمْ اَرْضَ كُلَّ مَنْ يَهَبُ

ترجمہ:۔(۱۰) اور سوار ہوتے تھے میرے تلوے (پاؤں)، اسکی عزت کیوجہ سے ایسے بلند مرتبوں پر کہ نہیں ہے ان کے اوپر کوئی مرتبہ (وہ مرتبے ومقام میرے پاؤں کے نیچے تھے جن سے بلند کوئی مرتبہ نہیں تھا۔(۱۱) اور بسا اوقات بنا و سنگھار کر کے بھیجے گئے ہدیئے

Maktaba Tul Ishaat.com

انعامات (بہت زیادہ انعامات) میرے گھر، پس نہیں پسند کیا میں نے ہر اس شخص کا ہدیہ جو ہبہ کرتا تھا۔

(۱) یَمْتَطِیْ: اِمْتِطَاءٌ سے صیغہ مضارع از افتعال بمعنی سواری بنانا، سواری پر سوار ہونا یہ "مطی" سے ماخوذ ہے بمعنی وہ جانور جس پر سوار ہوا جائے (مذکر مؤنث دونوں پر اطلاق ہوتا ہے) یقال بعیر مطیة وناقة مطیة. وقال بعض مطیة جمع مطی جو مشتق ہے "مطاء" سے بمعنی اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہونا۔ مَطَا (ن) مَطْوًا بمعنی جلدی جلدی چلنا۔ اور سمع سے بھی آتا ہے۔ کما فی الحدیث: سَمِّنُوا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّهَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ.

(۲) اَخْمَصُ: بمعنی (تلوا) یعنی پاؤں کے نیچے کا وہ حصہ جو زمین پر نہیں لگتا مجازاً اس سے کبھی پورا قدم ہی مراد لیتے ہیں والجمع اَخَامِصُ اور اس کے معنی اصلی پیر کے اندر جو گڑھا ہوتا ہے اس کے ہیں یعنی (تلوا)

(۳) مَرَاتِبًا: یہ جمع ہے مَرْتَبَةٌ کی بمعنی مرتبہ، عالی مقام، اور "رواتب" جمع ہے "رتبة" کی بمعنی منزلت، مرتبہ، قدر۔ رَتَبَ (ن) رَتْبًا رُتُوْبًا بمعنی ثابت رہنا اور حرکت نہ کرنا۔

(۴) زُفَّتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی دلہن کو بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس بھیجنا۔ زَفَّ (ن) زَفًّا، زُفَافًا معنی دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا۔ زف (ض) زفا، زفوفاً، زفیفاً، جلدی کرنا، قال تعالیٰ: اقبلوا الیه یزفون.

(۵) اَلصِّلَاتُ: یہ صِلَةٌ کی جمع ہے بمعنی عطیہ، احسان، وانعام۔ مرتحقیقہ

(۶) رَبْعٌ: بمعنی گھر، مکان، منزل والجمع اَرْبَاعٌ، رُبُوْعٌ، رِبَاعٌ، اَرْبُعٌ آتی ہیں از فتح یقال ربع بالمکان ربعاً ای اقام یعنی ٹھہرنا۔

(۷) فَلَمْ اَرْضَ: اس کا مصدر رَضِیَ (س) رِضْوَانًا، مَرْضَاةً بمعنی خوش ہونا، وراضی ہونا۔

(۸) یَهَبُ: وَهَبٌ مصدر سے صیغہ مضارع معروف، وَهَبَ (ف) یَهَبُ وَهْبًا، وَهْبَةً بمعنی ہبہ کرنا، اور بعضوں نے کہا کہ لفظ "وَهَبَ" دو مفعولوں کی طرف متعدی بنفسہ نہیں ہوتا، مگر اس وقت کہ جعل کے معنی کو متضمن ہو تو تب متعدی بنفسہ ہوتا ہے۔ قال تعالیٰ: ویهب لمن یشاء.

☆......☆......☆

(۱۲) فَالْیَوْمَ مَنْ یَعْلِقُ الرَّجَاءَ بِهٖ	اَکْسَدُ شَیْءٍ فِیْ سُوْقِهِ الْاَدَبُ
(۱۳) لَا عِرْضَ اَبْنَائِهٖ یُصَانُ وَلَا	یُرْقَبُ فِیْهِمْ اِلٌّ وَّلَا سَبَبُ

ترجمہ:۔ (۱۲) پس آج وہ کون شخص ہے جو لگائے اپنی امید کو اسکے ساتھ (علم وادب کے ساتھ متعلق کرے) اسلئے کہ وہ سب سے زیادہ ناقص چیز علم وادب ہے اس کے بازار میں۔ (۱۳) نہ آبرو (عزت) ادب والوں کی محفوظ کی جاتی ہے (نہ رعایت کی جاتی ہے علم ادب والوں کی) نہ قرابت داری اور نہ شناسائی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

(۱) یَعْلِقُ: صیغہ مضارع اس کا مصدر عَلَقٌ ہے از سمع بمعنی تعلق کرنا، لگانا، معلق کرنا۔

(۲) اَکْسَدُ: صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی ناقص، کھوٹا، غیر رائج۔ یقال کسدت السوق بازار مندا پڑ گیا (کساد بازاری) از نصر

Maktaba Tul Ishaat.com

وکرم یہ سوق کی صفت کیلئے استعمال ہوتا ہے شئے کی صفت کیلئے کاسد اور کسید مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) عِرْضِيْ: (بکسر العین) بمعنی آبرو، عزت، جان ونفس والجمع اَعْرَاضٌ عرض اگر (بفتح العین) ہوتو اس کے معنی ہے ''چوڑائی'' جو طول کی ضد ہے، اگر عرض (بضم العین) ہوتو معنی مال واسباب، کمافی الحدیث: ان اعراضکم حرام کحرمة یومکم هذا۔ یا عَرْضٌ (بالفتح) بمعنی مال ودولت والجمع عُرُوْضٌ آتی ہے۔ اور ''عَرُوض'' شعر کے وزن کو کہتے ہیں جمع اَعَارِیْض۔

(۴) یُصَانُ: صیغہ مضارع، صَانَ (ن) یَصُوْنُ صَوْناً، صِیَانَةً بمعنی محفوظ رکھنا، نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا۔

(۵) لَایُرْقَبُ: صیغہ نفی مضارع، بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ کرنا، انتظار کرنا، مصدر رَقَبَ (ن) رُقُوْباً ورَقْباً۔

(۶) اِلٌّ: (بالکسر) بمعنی عہد، مراتب، پڑوسی، قال تعالیٰ: لایرقبون فی مؤمن الاولاذمة. بمعنی صاف شفاف ہوا اِلًّا مصدر ہے از نصر۔

(۷) سَبَبٌ: بمعنی وسیلہ وذریعہ، سبب، راستہ، رسی والجمع اَسْبَاب. کمافی القران: لعلی ابلغ الاسباب، اسباب السموات فاطلع الی اله موسیٰ.

☆......☆......☆

(۱۴) کَاَنَّهُمْ فِيْ عِرَاصِهِمْ جِیَفٌ ... یُبْعَدُمِنْ نَتْنِهَاوَیُجْتَنَبُ

(۱۵) فَحَارَلُبِّيْ لِمَامُنِیْتُ بِهٖ ... مِنَ اللَّیَالِيْ وَصَرْفُهَاعَجَبُ

ترجمہ:۔ (۱۴) گویا وہ (اہل ادب) اپنے میدانوں میں (ویران گھر میں) مردار ہیں (پلید پڑے ہیں) دور آجاتا ہے بوجہ اس کی بدبو کے اور بچا جاتا ہے (گندگی اور بدبو کی وجہ سے)۔ (۱۵) پس متحیر وحیران ہوگئی میری عقل ان مصائب (حوادث زمانہ) کی وجہ سے کہ جس میں مبتلا کیا گیا میں راتوں میں سے اور راتوں کی گردش بھی عجیب ہے۔

(۱) عِرَاصٌ: یہ عَرْصَةٌ کی جمع ہے بمعنی گھر کا میدان یا ہر وہ جگہ جہاں پر عمارت نہ ہو یعنی صحن خانہ والجمع اعراص و عرصات۔

(۲) جِیَفٌ: یہ جِیْفَةٌ کی جمع ہے بمعنی بدبودار ہونا وسڑنا، اس کی جمع اَجْیَافٌ بھی آتی ہے۔ جَافَ یَجِیْفُ (ض) جِیْفًا مصدر ہے مردار ہونا، بدبودار ہونا۔

(۳) نَتْنٌ: مصدر بمعنی بدبودار ہونا، بدبو، گندگی از ضرب سمع نَتْناً۔ کرم، سمع سے مصادر نَتَناً، نُتُوْنَةً و نَتَانَةً ہیں بمعنی بدبودار ہونا، سڑنا۔

(۴) یُجْتَنَبُ: یہ صیغہ مضارع از افتعال مصدر اِجْتِنَابٌ ہے بمعنی دور ہونا، پرہیز کرنا اور بچنا۔ اور مجرد جَنَبَ ہے۔

(۵) فَحَارَ: صیغہ ماضی معروف ہے از سمع بمعنی متحیر ہونا، اصل میں حیرَ تھا، اجوف یائی ہے۔

(۶) لُبِّيْ: لُبٌّ (بضم اللام) بمعنی خالص عقل، ہر چیز کا خلاصہ، تیز عقل۔ وتیز فہمی، جمع الباب، البوالبب کرم سے بھی آتا ہے اور لب گودہ (مغز) کو بھی کہتے ہیں جیسے بادام وغیرہ میں ہوتا ہے، جمع لُبُوْبٌ آتی ہے۔ لَبَّ (ن) لَبًّا. یقال: لب اللوزة. بادام کو توڑ کر مغز

Maktaba Tul Ishaat.com

نکالا، لَبِبَ (س) لَبَبًا، لَبِيْبًا، لَبَابَةً بمعنی سمجھدار و عقلمند ہونا اور یہ مضاعف میں نادر استعمال ہوتا ہے۔

(۷) مُنِيْتُ: بمعنی "ابتلیت". مَنٰى يَمْنِيْ (ض) مَنْيًا بمعنی مقدر کرنا، آزمائش کرنا۔ اور اس کے معنی آرزومند ہونے کے بھی آتے ہیں۔

(۸) اَللَّيَالِيْ: یہ جمع ہے لَيْلٌ بمعنی رات۔ مجازاً مصیبت و حوادثات مراد لئے جاتے ہیں کیونکہ حوادث وغیرہ کا رات میں وقوع پذیر ہونا اہل عرب سمجھتے ہیں۔

(۹) صَرْفٌ: بمعنی گردش، پھرنا، گردش زمانہ، مصدر ہے، از ضرب۔

(۱۰) عَجَبٌ: بمعنی حیرانی، تعجب و الجمع اَعْجَابٌ از باب سمع. کماقال تعالٰی: ان ھذالشیء عجاب.

☆......☆......☆

(۱۶) وَضَاقَ ذَرْعِيْ لِضَيْقِ ذَاتَ يَدِيْ ‏ وَسَاوَرَتْنِيْ الْهُمُوْمُ وَ الْكُرَبُ

(۱۷) وَقَادَنِيْ دَهْرِيَ الْمُلِيْمُ اِلٰى ‏ سُلُوْكِ مَايَسْتَشِيْنُهُ الْحَسَبُ

ترجمہ:۔ (۱۶) اور تنگ ہوگیا میرا دل، بسبب تنگ ہونے میرے مال کے (مال کم ہونے کیوجہ سے) اور حملہ کیا مجھ پر غموں نے اور مشقتوں نے (یعنی غم اور مصیبتیں مجھ پر ٹوٹ پڑی ہیں)۔ (۱۷) اور کھینچا مجھ کو میرے قابل ملامت زمانہ نے یہ کہ اختیار کروں (چلوں) ایسے راستہ کی طرف، جس کو معیوب سمجھتی ہے شرافت بزرگی، عزت، عظمت (بیوی کے مال کھانے) یعنی مجھے ایسا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیا جس کو عزت و شرافت معیوب مردانگی سمجھتی ہے)۔

(۱) ضَاقَ: صیغہ ماضی از ضرب بمعنی تنگ ہونا ضَيْقٌ مصدر ہے جو سَعَةٌ کی ضد ہے اور ضِيقَةٌ کا استعمال فقر اور بخل اور غم میں کیا جاتا ہے۔

(۲) ذَرْعِيْ: ذَرْعٌ بمعنی قلب، سینہ، نیز طاقت اور بدن کے معنی بھی آتے ہیں اور ہاتھ کا پھیلاؤ بدن و طاقت۔

(۳) سَاوَرَتْنِيْ: صیغہ ماضی از مفاعلہ بمعنی حملہ کرنا، کودنا، چڑھنا، غالب آنا، مصادر مُسَاوِرَةً، اَسْوَارًا ہیں۔ سَارَ (ن) يَسُوْرُ سَوْرًا بمعنی کودنا، چڑھنا، سَوْرًا و سُؤُرًا بمعنی کودنا، و حملہ کرنا. قَالَ تَعَالٰی: اذاتسوَّرُ المحراب.

(۴) اَلْكُرَبُ: یہ جمع ہے كُرْبَةٌ کی بمعنی شدید غم و رنج، تکلیف، دکھ، اندوہ اور کرب کی جمع كُرُوبٌ آتی ہے۔ كَرَبَ (ن) كَرْبًا بمعنی مشقت میں ڈالنا۔

(۶) قَادَنِيْ: "ای جَرَّنِیْ" قَادَيَقُوْدُ (ن) قَوْدًا، قِيَادَةً، مَقَادَةً، وقَيْدُوْدَةً مصادر یعنی کھینچنا آگے سے۔ یا چوپائے کو آگے سے کھینچنا وَقَادَالْجَيْشَ قِيَادَةً یعنی جبکہ وہ سالار جیش ہو۔

(۷) مُلِيْمٌ: صیغہ اسم فاعل از افعال یعنی وہ شخص جو قابل ملامت ہو، یہ "لَوْمٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی ملامت کرنا، اور یہ لفظ صفت فاعل کیلئے "ملیم" اور صفت مفعول کیلئے "ملام" آتا ہے اور اس کا اسم "ملامۃ" ہے مجرد. لَامَ (ن) يَلُوْمُ لَوْمًا، مَلَامًا و مَلَامَةً مصادر ہیں، اور اس کی صفت فاعلی "لائم" اور صفت مفعولی "ملوم" آتی ہے۔

(۸) سُلُوْكٌ: یہ مصدر ہے بمعنی چلنا، داخل ہونا سَلَكَ (ن) سَلْكًا سُلُوْكًا مصدر ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹) یَسْتَشِیْنُ: صیغہ مضارع از استفعال اِستِشَانَۃٌ مصدر ہے بمعنی عیب دار سمجھنا، اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے بمعنی عیب دار کرنا، اور یہ شین سے ماخوذ ہے بمعنی عیب، شَانَ (ض) شَیْنًا بمعنی غضب ناک کر دینا۔

(۱۰) اَلْحَسَبُ: بمعنی اصلی شرافت، اور بزرگی اور خاندانی شرافت، آباء واجداد کے مفاخر والجمع اَحْسَاب. حَسُبَ (ك) حَسَبًا و حَسَابَۃً مصدر ہیں بمعنی صاحب حسب اور بزرگ ہونا، شریف الاصل ہونا، صفت "حسیب" جمع حسباء۔

☆......☆......☆

(۱۸) فَبِعْتُ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ لِیْ سَبَدٌ ۔ وَلَا بَتَاتٌ اِلَیْہِ اَنْقَلِبُ

(۱۹) وَادَّنْتُ حَتّٰی اَثْقَلْتُ سَالِفَتِیْ ۔ بِحَمْلِ دَیْنٍ مِنْ دُوْنِہِ الْعَطَبُ

ترجمہ:۔ (۱۸) پس بیچا میں نے (بیوی کے جہیز کو) یہاں تک کہ نہ باقی رہا میرے پاس تھوڑا مال اور نہ توشہ (جانور) کہ اسکی طرف لوٹ سکوں۔ (۱۹) اور قرض لیا میں نے یہاں تک کہ بوجھل کی میں نے (جھک گئی) اپنی گردن ساتھ اٹھانے ایسے قرضہ کے کہ اس سے کم درجہ ہے ہلاکت (میری گردن قرضہ کے بوجھ سے جھک گئی ہے اس سے تو مر جانا ہی بہتر ہے)

(۱) بِعْتُ: صیغہ ماضی متکلم از ضرب "بَیْعٌ" مصدر سے بمعنی بیچنا، وخرید وفروخت کرنا، دونوں معنی آتے ہیں مگر یہاں اول مراد ہے۔

(۲) لَمْ یَبْقَ: صیغہ مضارع نفی جحد بلم ہے از سمع بقاء مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی باقی رہنا، جو فنا کی ضد ہے۔ وما عند الله خیر وابقٰی.

(۳) سَبَدٌ: بمعنی تھوڑا مال، المال القلیل، یقال ما لہ سَبَدٌ وَلَبَد یعنی نہایت محتاج اور اس سے مقصد بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کا بھی نہ ہونا ہے اور ای لاشعر ولا صوف. قال سبدت الشعر یعنی بال منڈوانا. سَبَدَ (ن) سَبْدًا بمعنی بال مونڈنا، از ضرب لبدا، بمعنی چپکانا، یہ اس شخص کیلئے کہا جاتا ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ بہت محتاج اور ضرورت مند ہو۔

(۴) بَتَاتٌ: بمعنی توشہ، وسامان گھر، بَتَّ (ن، ض) بَتًّا و بِتَاتًا. بمعنی توشہ وسامان والجمع ابتۃ اور اس کے معنی کاٹنے کے بھی ہے اور توشہ کو بتات اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ منقطع کرتا ہے گھر کے سامان کو اور ختم کرتا ہے۔

(۵) اَنْقَلِبُ: اِنْقِلَابٌ مصدر ہے از انفعال بمعنی الٹا ہو جانا، اندھا ہونا اور واپس ہونا۔ یہاں واپس ہونا ہی مراد ہے۔

(۶) اِدَّنْتُ: ای استقرضتُ صیغہ ماضی از افتعال بمعنی کسی سے قرض لینا یہ "دین" سے مشتق ہے بمعنی قرض، مجرد۔ دَانَ (ض) دَیْنًا بمعنی قرض دینا، اس کا صفت فاعلی "دائن" اور صفتِ مفعولی "مدیون" آتی ہے اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ قال تعالٰی: اذا تداینتم بدین.

(۷) اَثْقَلْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از افعال مصدر اِثْقَالٌ ہے بمعنی بوجھل کر دینا یا بھاری بوجھ دلانا، یہ ثُقل سے ماخوذ ہے بمعنی بھاری اور بوجھ کے ہیں مجرد از کرم ہے۔ وفی التنزیل: فلما اثقلت دعوا الله.

(۸) سَالِفَۃٌ: صیغہ صفت ہے بمعنی گردن کا وہ بالائی حصہ جو بندے (بالی گوشوارے) وغیرہ لٹکنے کی جگہ ہے اور سالفۃ الفرس کے معنی

Maktaba Tul Ishaat.com

ہے گردن کا اگلہ حصہ، یا گردن کا کنارہ و الجمع سَوَالِفُ. سَلَفَ (ن) سَلَفًا، سُلُوْفًا مصدر ہے بمعنی گذرنا، آگے ہونا۔

(۹) حَمْلِ: ای حَمْلِی مصدر ہے جو مفعول کی طرف مضاف ہے، ازضرب اور حِمْلٌ (بکسر الحاء) بمعنی بوجھ و الجمع اَحْمَال و حُمُوْلٌ۔

(۱۰) دَیْنٌ: بمعنی قرض و الجمع دُیُوْنٌ، اَدَّیْنٌ افتعال سے قرض لینا ضرب سے قرض دینا. اذاتداینتم بدین. اور ''من دونه'' یہ فوق کی ضد ہے بمعنی نیچے ''هـو دونـه'' وہ اس سے کم مرتبہ میں ہے، اور ''دُوْنٌ'' کے معنی حقیر، گھٹیا، کم مرتبہ کے بھی آتے ہیں اور یہ کبھی شریف کے معنی میں ہے۔ دَانَ (ن) یَدُوْنُ دُوْنًا بمعنی گھٹیا ہونا، کمزور ہونا، کما فی القران: لاتتخذو ابطانة من دونکم ای ممن لم یبلغ منزله منزلتکم .

(۱۱) اَلْعَطَبُ: (مُحرّکۃٌ) بمعنی ہلاکت مصدر ہے از سمع بمعنی ہلاک ہونا، سخت برہم ہونا۔

☆......☆......☆

(۲۰) ثُمَّ طَوَیْتُ الْحَشٰي عَلٰي سَغَب	خَمْسًا فَلَمَّا اَمَضَّنِیَ السَّغَبُ
(۲۱) لَمْ اَرَ اِلَّا جِهَازَهَا عَرَضًا	اَجُوْلُ فِیْ بَیْعِهٖ وَاَضْطَرِبُ

ترجمہ:۔(۲۰) پھر لپیٹا میں نے باطن کو بھوک پر (انتڑیوں کو بھوک پر لپیٹا) پانچ دن تک پس جبکہ جلایا بھوک نے مجھ کو۔ (۲۱) تو نہیں دیکھا میں نے (کوئی سامان اسباب) سوائے اسکے جہیز کے کہ گشت کروں (چکر لگاؤں) میں اسکے بیچنے کیلئے، اور سخت بے قرار ہوتا تھا میں (یا سخت تردد میں تھا)

(۱) طَوَیْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم ازضرب بمعنی لپیٹنا، طَیًّا مصدر ہے اس کی ضد نشر ہے۔ وازانفعال لپٹنا۔

(۲) اَلْحَشٰی: بمعنی قلب، باطن و الجمع اَحْشَاءُ.

(۳) سَغَبٌ: (محرکۃ) ای الجوع بمعنی بہت زیادہ بھوکا ہونا، تھکن کے ساتھ۔ بعضوں نے کہا کہ پیاس کے ساتھ بھوک ہو، یا صرف بھوکا ہونا، اس کے مصادر سَغَبَ (ن، س) سَغَبًا، سَغْبًا، سُغُوْبًا، سَغَابَةً، مَسْغَبَةً بمعنی بھوکا ہونا۔ کقوله تعالیٰ: فی یوم ذی مسغبة. مؤنث سغبٰی جمع سِغَابٌ.

(۴) خَمْسًا: یہ ممیز ہے اس کی تمیز محذوف ہے یعنی لیل اویوم ای خمسة لیالٍ او خمسة ایام.

(۵) اَمَضَّنِیْ: اِمْضَاضٌ ہے ازافعال بمعنی تکلیف پہنچانا اور جلانا، شاق گذرنا، سوزش کا ہونا، مجرد مَضَّ (س، ن) مَضًّا، مَضِیْضًا بمعنی دردمند کرنا، دردناک کرنا۔

(۶) لَمْ اَرَ: صیغہ واحد متکلم مضارع نفی جحد بلم ہے از فتح ''رؤیة'' مصدر ہے۔

(۷) جِهَازٌ: (بکسر الجیم وفتحها) بمعنی جہیز وضروری سامان یا سامان دلہن، یا وہ سامان جو لڑکی کو اپنے والدین کی طرف سے ملتا ہے والجمع اجهزة، اجهزات او جهزة. جَهَزَ (ف) جَهْزًا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸) عَرَضٌ: بمعنی سامان، متاع البیت، والجمع اَعْرَاض اور اس کے معنی بخشش اور غنیمت کے بھی آتے ہیں۔ وجاء فی القران: یریدون عرض الدنیا۔

(۹) اَجُوْلُ: صیغۂ مضارع واحد متکلم جَالَ (ن) جَوْلاً بمعنی چکر لگانا، گھومنا، جَوْلاً، جُوْلاً، جُوُوْلاً، جَوْلَاناً، جِیْلَاناً مصادر ہیں۔

(۱۰) بَیْعٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی خرید و فروخت کرنا، دونوں معنی مستعمل ہیں۔

(۱۱) اَضْطَرِبُ: صیغۂ واحد متکلم از افتعال مصدر اِضْطِرَابٌ ہے بمعنی بے قرار ہونا یا متردد ہونا۔

☆......☆......☆

(۲۲) فَجُلْتُ فِیْهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةٌ وَالْعَیْنُ عَبْرٰی وَالْقَلْبُ مُكْتَئِبُ

(۲۳) وَمَا تَجَاوَزْتُ اِذْعَبَثْتُ بِهٖ حَدَّ التَّرَاضِیْ فَیَحْدُثُ الْغَضَبُ

ترجمہ:۔ (۲۲) پس چکر لگایا میں نے اسکے (جہیز) بیچنے کیلئے اور حال یہ ہے کہ میرا نفس اس کو مکروہ سمجھنے والا تھا، اور میری آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور میرا دل غمگین تھا۔ (۲۳) اور نہیں تجارت کی میں نے (اسکے مال میں) جبکہ کھیلا میں (اسکے مال سے) رضامندی کی حد سے، پس (کہ) پیدا ہو اسکا غصہ (یعنی جس سے آپس میں غصہ پیدا ہو)

(۱) جُلْتُ فِیْهِ: ای فی البیع. یہ جَوْلٌ مصدر سے از نصر بمعنی چکر لگانا۔ "فِیْهِ" کی ضمیر راجع ہے "بَیْعٌ" کی طرف۔

(۲) اَلنَّفْسُ: بمعنی روح، خون، بدن والجمع اَنْفُسٌ، ونُفُوْسٌ. یقال ھو عظیم النفس وہ بڑے جسم کا ہے اور اس کے معنی ہمت عظمت، عزت، ارادے، رائے، عیب، سزا کے بھی آتے ہیں، اور نفس سے مراد اگر روح ہو تو یہ مؤنث ہے اور اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہے۔

(۳) كَارِهَةٌ: بمعنی ناپسند کرنے والا۔ صیغۂ اسم فاعل از سمع۔

(۴) اَلْعَیْنُ: یہ مصدر ہے بمعنی آنکھ اور آنکھ کے ڈیلے پر بھی بولا جاتا ہے اور یہ کلمہ مؤنث ہے والجمع اَعْیُنٌ وعُیُوْنٌ واَعْیَانٌ وجمع الجمع اَعْیُنَاتٌ اور اس کی تصغیر عُیَیْنَةٌ آتی ہے۔

(۵) عَبْرٰی: یہ صیغۂ صفت ہے بمعنی آنسو کا بہنا، گریاں، رونا۔ عَبِرَ (س) عَبَراً ای جری دمعه یعنی آنسو کا بہنا اور مذکر و مؤنث دونوں کیلئے عَابِرٌ مستعمل ہے۔ عَبَرَ (ن) عَبْراً بمعنی غم کی وجہ سے آنسوؤں کا جاری ہونا۔

(۶) مُكْتَئِبٌ: صیغۂ اسم فاعل ہے از افتعال مصدر اِكْتِئَابٌ بمعنی غمگین ہونا، مشقت اٹھانا، مجرد سمع سے ہے اور یہ "كَئِبٌ" سے ماخوذ ہے سمع سے بمعنی غمگین ہونا۔

(۷) تَجَاوَزْتُ: صیغۂ ماضی از تفاعل بمعنی تجاوز کرنا، اور مجرد نصر سے ہے جَوْزًا و جَوَازًا مصدر ہیں۔

(۸) عَبِثْتُ: صیغۂ ماضی واحد متکلم ہے از سمع عَبَثًا مصدر بمعنی کھیلنا، مذاق کرنا۔ جیسے: افحسبتم انما خلقناکم عبثا۔

(۹) حَدَّ التَّرَاضِیْ: یہ ترکیب میں مفعول واقع ہو رہا ہے تجاوزت فعل کا۔

(۱۰) فَیَحْدُثُ: صیغۂ مضارع۔ حَدَثَ (ن) حُدُوْثاً وحَدَاثَةً. پیدا ہونا، پیش آنا، واقع ہونا، یا نو ایجاد ہونا، تو پیدا بالنصب

Maktaba Tul Ishaat.com

پڑھا جائے گا، کیونکہ نفی کے تحت واقع ہونے کی وجہ سے اَن کو مقدر کردیا گیا ہے۔ حَــدُثَ(ك) حَــدَاثَةً بمعنی نیا ہونا اور نو عمر ہونا، احداث و استحداث افعال واستفعال سے بمعنی ایجاد کرنا، وجود میں لانا، سبب بننا، حدث، واقعہ، بدعت، نوجوان، جمع اَحْدَاثٌ اور حادثة واقعہ، مصیبت، جمع حَوَادِث۔ وفی التنزیل: وعلمنی من تأویل الاحادیث.

☆......☆......☆

(۲٤) فَــاِنْ یَّكُــنْ غَــاظَهَــا تَوَهُّمُهَــا ۔۔۔ اَنَّ بَـنَــانِـيْ بِــالـنَّـظْمِ تَكْـتَسِـبُ

(۲٥) اَوْ اَنَّــنِـيْ اِذْ عَــزَمْــتُ خِـطْبَـتَهَــا ۔۔۔ زَخْـرَفْـتُ قَـوْلِيْ لِيَنْجَحَ الْاَرَبُ

ترجمہ:۔(۲۴) پس اگر غصہ دلایا اس عورت کو اس کے وہم نے تو بیشک کہ میری انگلیاں موتی پرو کر کما سکتی ہے (یعنی اگر اس کو اس خیال نے غضب ناک کردیا ہے کہ میری انگلیاں نظم لکھ کر کمائی کرتی ہیں)۔(۲۵) یا تو تحقیق کہ میں نے پکا ارادہ کرلیا تھا ان سے شادی کرنے کا، تو مزین کیا تھا میں نے اپنے قول کو تا کہ کامیاب ہوجاؤں میں اپنے مقصد میں (یعنی یہ صرف مطلب براری کے لئے چکنی چپڑی باتیں بنائی تھیں)

(۱) غَــاظَهَــا: ای اغضبها، یعنی غصہ کرنا یا غصہ دلانا، ماخوذ من "الغیظ" غَــاظَ(ض) یَغِیْظُ غَیْظًا بمعنی غصہ دلانا۔ کقوله تعالیٰ: قل موتوا بغیظکم.

(۲) تَوَهُّم: باب تفعل کا مصدر بمعنی گمان کرنا و خیال کرنا۔ وَهْمٌ: خیال، غلطی، تصور۔

(۳) بَـنَانٌ: بمعنی انگلیاں یا انگلیوں کے پورے یہ "بَنَانَةٌ" کی جمع ہے، انگلیوں کے سر کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: بَلٰی قادرین علی ان نسوی بنانه.

(۴) بِالنَّظْمِ: ای بنظم المروارید۔

(۵) تَـكْـتَسِبُ: صیغہ مضارع از افتعال مصدر اِکْتِسَابٌ بمعنی حاصل کرنا، طلب کرنا، کمانا۔ مادہ "کسب" ہے اور اس کے معنی مال یا علم حاصل کرنے اور اس کے معنی طلب کرنے اور کمائی کرنے کے بھی آتے ہیں از ضرب۔

(۶) عَزَمْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از ضرب بمعنی پختہ ارادہ کرنا اور اس کے مصادر عَـزْمًـا، مَـعْـزَمًـا، عَزِیْمًا، عَزْمَةً، عَزِیْمَةً و عَزَمَانًا ہیں۔

(۷) خِطْبَةٌ: (بکسر الخاء) بمعنی منگنی کرنا یا وہ عورت جس سے منگنی کی جائے۔ مر تحقیقه

(۸) زَخْرَفْتُ: صیغہ ماضی معروف، اس کا مصدر "زخرف" ہے بمعنی ملمع کرنا اور آراستہ کرنا، خوبصورت بنانا، بناؤ سنگار کرنا، و زخرف الکلام جبکہ وہ جھوٹ سے گفتگو کو آراستہ کریا۔

(۹) لِیَنْجَحَ: یَنْجَحُ صیغہ مضارع از فتح بمعنی کامیاب ہونا یا حاجت پوری ہونا. نَجْحًا و نَجَاحًا مصدر ہیں۔

(۱۰) اَلْاَرَبُ: (مُحرکة) بمعنی حاجت، مقصد، والجمع آرَابُ. اَرِبَ(س) اَرَبًا بمعنی محتاج ہونا۔ یقال ارب الی کذا اربا

Maktaba Tul Ishaat.com

واربۃ وماربۃ بمعنی محتاج ہونا وفی التنزیل: ولی فیھامارب اُخریٰ.

☆......☆......☆

(۲۶) فَوَالَّذِیْ سَارَتِ الرِّفَاقُ اِلٰی . کَعْبَتِہٖ تَسْتَحِثُّھَا النُّجُبُ

(۲۷) مَاالْمَکْرُبِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِیْ . وَلَاشِعَارِیَ التَّمْوِیْہُ وَالْکَذِبُ

ترجمہ:۔(۲۶) پس قسم ہے اس ذات کی (خدا کی) کہ چلتے ہیں مسافر (حجاج) جس کے کعبہ کی طرف، اس حال میں تیز دوڑاتی ہیں (اکساتی ہیں) ان کو عمدہ اچھی نسل کی اونٹنیاں۔(۲۷) نہیں ہے مکاری کرنا پاک دامن عورتوں کے ساتھ میری عادت (پاک دامن عورتوں سے مکاری دھوکہ بازی کرنا میری عادت نہیں ہے) اور نہ میرا طریقہ ملمع سازی کرنا اور نہ جھوٹ بولنا ہے۔

(۱) وَالَّذِیْ: واؤ قسم ہے، الذی جواب ہے "ان یکن" کا۔

(۲) سَارَتْ: صیغہ واحد مؤنث از ضرب بمعنی سیر کرنا، سفر کرنا۔

(۳) اَلرِّفَاقُ: یہ رفیق کی جمع ہے بمعنی ساتھی اور یہ رفقۃ، رِفَاقَۃٌ بمعنی دوستوں کی جماعت، جو سفر میں ساتھ ہو، نرمی کرنا یہاں مراد حجاج ہیں والجمع رِفَقٌ، رُفَقٌ، اَرْفَاقٌ، رِفَاقٌ اور رفیق بمعنی ساتھی، نرمی کا برتاؤ کرنے والا جمع رُفَقَاءُ آتی ہے۔رَفُقَ (ك) رِفَاقَۃً بمعنی ساتھی ہونا۔

(۴) کَعْبَتِہٖ: اس کی جمع کِعَابٌ و کعبات آتی ہیں بمعنی ہر مربع، چوکور گھر، قبلہ، بیت اللہ، جو مکہ شریف میں واقع ہے، فتح سے مستعمل ہے بمعنی ظاہر ہونا۔ کَعَبَ (ن، ض) کُعُوْبًا و کُعُوْبَۃً، کِعَابَۃً. یقال کعبت الجاریۃ. جاریہ کا پستان ابھرا، صفت کاعب والجمع کواعب.

(۵) تَسْتَحِثُّھَا: صیغہ مضارع از استفعال اس کا مصدر اِسْتِحْثَاثٌ ہے بمعنی جلدی کرنا، اکسانا، برآنگیختہ کرنا، نصر سے مجرد آتا ہے حَثَّ (ن) حَثًّا بمعنی برآنگیختہ کرنا، اکسانا، اور اس میں (س) مبالغہ کیلئے ہے۔

(۶) اَلنُّجُبُ: یہ جمع ہے نجیب کی بمعنی شریف، اس کی جمع نُجَبَاءُ، اَنْجَابٌ بھی آتی ہے اور نجیب عمدہ نفیس اور رفت کو بھی کہتے ہیں نَجَابَۃٌ کرم سے، ای کریم الحسب یعنی جس کے قول وفعل پسندیدہ ہوں مؤنث نَجِیْبَۃٌ والجمع نَجَائِبُ.

(۷) اَلْمَکْرُ: بمعنی دغابازی کرنا، لیکن اس کے اصلی معنی ہیں کسی کو خفیہ طریقہ سے نقصان پہنچانا اور "المکرُ" میں "ما" کلمہ نافیہ ہے اور یہ جواب قسم ہے۔

(۸) اَلْمُحْصَنَاتُ: یہ مُحْصَنَۃٌ کی جمع ہے بمعنی پاک دامن عورتیں، یا شادی شدہ عورتیں، پاک دامن ہونا، حَصُنَ (ك) حَصْنًا وحَصَانَۃً بمعنی پاک دامن وعفیفہ ہونا۔

(۹) خُلُقِیْ: ای عادتی (بضم اللام وبسکون اللام) والجمع اَخْلَاقٌ (بضم اللام وبسکون اللام) دونوں طرح مستعمل ہے بمعنی عادت، طبیعت، خصلت، مروت سب کیلئے مستعمل ہے۔

(۱۰) اَلتَّمْوِیْہُ: مصدر ہے بمعنی جھوٹی بات، خلاف واقعہ سنانا، کلام کو مزین کرنا، ملمع کرنا اور ہانڈی میں پانی بڑھانے کے اور پانی

Maktaba Tul Ishaat.com

والے ہونے کے بھی آتے ہیں۔

(۱۱) اَلْکِذْبُ: (بکسر الذال و سکون الذال و کسر الکاف) دونوں لغت ہیں مصدر از ضرب بمعنی جھوٹ بولنا۔

☆......☆......☆

(۲۸) وَلَا یَدِیْ مُذْ نَشَأْتُ نِیطَ بِهَا ۔ اِلَّا مَوَاضِیْ الْیَرَاعِ وَالْکُتُبُ

(۲۹) بَلْ فِکْرَتِیْ تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ لَا ۔ کَفِّیْ وَشِعْرِیَ الْمَنْظُوْمُ لَا السُّخُبُ

ترجمہ:۔(۲۸) اور نہ میرے ہاتھ سے جب سے میں پیدا ہوا ہوں (یا جوان سمجھدار) کہ معلق کیا گیا (لٹکایا) ہوا اس کے ہاتھ کے ساتھ، مگر جاری ہونے قلموں اور کتابوں کے ساتھ (یعنی جب سے پیدا ہوا میرا ہاتھ سوائے روانی قلموں اور کتابوں اور نظم لکھنے کے علاوہ کسی چیز سے متعلق نہیں ہوئے)۔(۲۹) بلکہ میری فکر پرویا کرتی ہے ہار کو نہ کہ میری ہتھیلی، اور میرے اشعار پروئے ہوئے (تار) ہوتے ہیں نہ کہ گلے کی مالا۔

(۱) نَشَأْتُ: ماضی کا صیغہ واحد متکلم از فتح بمعنی ولدت یعنی پیدا ہوا ہوں میں نَشَاءَ (ك) نُشُوْءًا، نَشَائَةً بمعنی نیا پیدا ہونا اور جوان ہونے کے معنی میں بھی آتا ہے یہاں اس کے معنی پیدا ہونے کے ہیں۔

(۲) نِیطَ: صیغہ مجہول بروزن قِیْلَ، نَاطَ یَنُوْطُ (ن) نَوْطًا نِیَاطًا بمعنی لٹکانا، معلق کرنا۔ یقال نیط علیه الشیء اس پر کوئی چیز معلق کی گئی یا لٹکا دی گئی۔

(۳) مَوَاضِیْ: یہ جمع ہے مَاضِیَةٌ کی بمعنی گذر جانے والی، چلنے والی یا بمعنی المسرعة فی الکتاب.

(۴) اَلْیَرَاعُ: یہ یَرَاعَةٌ کی جمع ہے بمعنی قلم، بے بنا ہوا قلم (نرکل) بانسری (نَے) اس کے معنی بزدل، کمزور، بے عقل اور چھوٹے چھوٹے بھیڑ بکری کے بھی آتے ہیں یہاں اول معنی "قلم مراد" ہے)۔

(۵) اَلْکُتُبُ: یہ کتاب کی جمع ہے یعنی جس میں لکھا جائے، اور اس کے معنی خط، صحیفہ، فرض، اندازہ اور ہر وہ کتاب جو منزل من اللہ ہو اس کو بھی کہتے ہیں کَتَبَ (ن) کَتْبًا بمعنی لکھنا۔

(۶) فِکْرَتِیْ: (فِکْرَةٌ) بمعنی سوچنا، غور و فکر کرنا۔

(۷) تَنْظِمُ: صیغہ مضارع معروف از ضرب، نَظْمٌ مصدر ہے بمعنی پرونا۔

(۸) اَلْقَلَائِدَ: یہ قَلَادَةٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع قلاد بھی آتی ہے بمعنی گردن بند، گلوبند، ہار، قَلَدَ (ض) قَلْدًا۔

(۹) شِعْرِیَ الْمَنْظُوْم: ای المنظوم شعری۔

(۱۰) اَلسُّخُبُ: یہ جمع ہے سِخَابٌ کی بمعنی لونگ وغیرہ کا ہار جس میں قیمتی موتی و جواہر وغیرہ نہ ہوں، گلے کی مالا (ہار) یا وہ موتی جن کو اکثر کم درجہ کی عورتیں پہنتی ہیں۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳۰) فَهٰذِهِ الْحِرْفَةُ الْمُشَارُ إِلَى مَا كُنْتُ اَحْوِي بِهَا وَاَجْتَلِبُ

(۳۱) فَأْذَنْ لِشَرْحِي كَمَا اَذِنْتَ لَهَا وَلَا تُرَاقِبْ وَاحْكُمْ بِمَا يَجِبُ

ترجمہ:۔(۳۰) پس یہ میرا پیشہ ہے جو اشارہ کیا گیا (جسکی طرف اشارہ کیا گیا) کہ میں جسکے ذریعہ مال جمع کرتا ہوں اور کسب معاش کرتا ہوں۔(۳۱) پس غور سے سنئے آپ میری شرح کو (میرے حال کو) جیسا کہ غور سے سنا ہے (کان لگا کے عورت کی بات کو) اس عورت کے بیان کو (یا عورت کیلئے) اور مت رعایت کیجئے (کسی کی) اور فیصلہ دیجئے اس چیز کیساتھ جو واجب ہے یعنی عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ فرمادیجئے۔

(۱) اَلْحِرْفَةُ: (بکسر الحاء) بمعنی پیشہ، صناعت، کاریگری۔(۲) اَلْمُشَارُ: صیغہ اسم مفعول از افعال مصدر اِشَارَةٌ۔(۳) اِلٰى مَا: جس کی طرف۔

(۴) اَحْوِيْ بِهَا: از ضرب صیغہ بمعنی جمع کرنا "بِهَا" میں با زائد ہے اس لئے کہ یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور یہ اصل میں "اجوبها" تھا بمعنی جمع کرنا، از ضرب۔

(۵) اَجْتَلِبُ: یہ اِجْتِلَابٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی حاصل کرنا، کمانا، لانا، مادہ جلب ہے۔

(۶) فَأْذَنْ: صیغہ امر از سمع أذن مصدر ہے بمعنی کان لگا کرسن۔ یقال اذن اليه وله یعنی کان لگا کر سنا، یہ اذان سے ماخوذ ہے، باب افعال، استفعال اور تفعل سے بھی مستعمل ہے۔ کقوله تعالى: واذ تأذن ربكم الخ.

(۷) شَرْح: بمعنی کھل کر بیان کرنا مصدر ہے از فتح۔ انفعال و تفعیل سے بھی بکثرت مستعمل ہے۔ مر تحقیقه

(۸) تُرَاقِبُ: صیغہ مضارع واحد مذکر حاضر از مفاعلہ مصدر مُرَاقَبَةٌ ہے بمعنی مراقبہ کرنا، نگہبانی کرنا، حفاظت کرنا، پہرہ دینا، خوف کھانا، یہاں رعایت اور انتظار کرنے کے معنی میں ہے، مجرد. رَقَبَ (ن) رُقُوْبًا رَقُوْبًا رَقَابَةً، رُقْبَانًا مصدر ہیں۔

(۹) وَاحْكُمْ: صیغہ امر حاضر معروف از باب نصر بمعنی حکم کرنا۔ مر تحقیقه

(۱۰) يَجِبُ: صیغہ مضارع معروف از ضرب وُجُوْبًا مصدر ہے بمعنی تحقیق نیز وَجَبَ کے معنی دل کا بے قرار ہونا بھی ہے اس کا مصدر "وَجِيْبٌ" ہے۔

☆......☆......☆

قَالَ فَلَمَّا اَحْكَمَ مَاشَادَهٗ وَاَكْمَلَ اِنْشَادَهٗ عَطَفَ الْقَاضِيْ اِلَى الْفَتَاةِ بَعْدَ اَنْ شُغِفَ بِالْاَبْيَاتِ، وَقَالَ اَمَا اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ جَمِيْعِ الْحُكَّامِ.

ترجمہ:۔ کہا (حارث بن ہمام نے) پس جبکہ مضبوط کیا (اس بوڑھے نے) اپنی تعمیر کو (دعویٰ کو) اور مکمل کرلیا اپنی شعر خوانی کو، تو قاضی متوجہ ہوا اس نوجوان عورت کی طرف، بعد اسکے کہ عاشق ہو گیا تھا وہ اسکے اشعار پر اور قاضی نے کہا، خبردار تحقیق کہ شان یہ ہے کہ ثابت ہو چکا ہے تمام حاکموں کے نزدیک۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) اَحْکَمَ: صیغۂ ماضی از افعال بمعنی مضبوط کرنا۔ مرتحقیقہ

(۲) شَادَہٗ: یَشِیْدُ از ضرب بمعنی بنانا، مضبوط کرنا، تعمیر کرنا، بلند کرنا، و شَادَ الْحَائِط جبکہ وہ دیوار پر گچ کرے۔

(۳) اَکْمَلَ: صیغہ ماضی معروف از افعال مصدر اِکْمَالٌ بمعنی مکمل کرنا، تمام کرنا۔

(۴) اِنْشَادٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی اشعار پڑھنا۔ مرّ مرارا۔

(۵) عَطَفَ: صیغۂ ماضی معروف از ضرب بمعنی مائل ہونا، جھکنا، متوجہ ہونا، عَطْفًا، عُطُوْفًا مصدر ہیں، یقال عطف الیہ، مائل ہونا، وعَطَفَ عَلَیْہِ بمعنی لوٹنا عطف عنہ، پھیر جانا۔

(۶) قَاضِیْ: قَضٰی (ض) قَضَاءً، پورا کرنا، قاضی اسم فاعل ہے بمعنی فیصلہ کرنے والا۔

(۷) اَلْفَتَاۃِ: بمعنی نوجوان عورت، باندی، والجمع فتیات، فتوات، فَتِیَ (س) فَتًی بمعنی نوجوان ہونا۔ کقولہ تعالیٰ: ولاتکرھوا فتیاتکم علی البغاء۔

(۸) شُغِفَ: صیغۂ ماضی مجہول، شغف، وہ محبت ہے جو دل کا پردہ چھپالے، از فتح بمعنی فریفتہ ہونا واز سمع بمعنی دل کی جھلی تک کسی بات کا پہنچ جانا، عاشق و فریفتہ ہوجانا، ماخوذ ہے "شِغَاف" سے بمعنی قلب کی جھلی (ف) شَغْفًا، شغاف، قلب میں پہنچنا، (س) شَغَفًا بمعنی فریفتہ ہونا۔ وفی التنزیل: قدشغفھا حبا۔

(۹) اَلْاَبْیَاتُ: یہ بَیْتٌ کی جمع بمعنی اشعار۔ اور بَیْتٌ بمعنی گھر جمع بُیُوْتٌ آتی ہے۔

(۱۰) اَلْحُکَّام: یہ جمع ہے حاکم کی اور اس کی جمع حَاکِمُوْنَ بھی آتی ہے۔

☆......☆......☆

وَوُلَاۃِ الْاَحْکَامِ، اِنْقِرَاضُ جِیْلِ الْکِرَامِ، وَمَیْلُ الْاَیَّامِ اِلَی اللِّئَامِ وَ اِنِّیْ لَاَخَالُ بَعْلَکِ صَدُوْقًا فِی الْکَلَامِ، بَرِیْئًا مِنَ الْمَلَامِ۔

ترجمہ:۔ اور تمام اصحاب فرامین کے نزدیک (یہ ثابت ہے) کہ ختم ہوجانا شریفوں کی جماعت کا (جماعت شرفاء کی تباہی) اور مائل ہوجانا زمانہ کا کمینوں کی طرف (کمینوں کی طرف زمانہ کا رجحان) ثابت و مسلم ہے۔ اور بیشک میں تیرے شوہر کو سچ کہنے والا، اور ملامت سے بری خیال کرتا ہوں۔

(۱) وُلَاۃٌ: یہ جمع ہے وَالِیْ کی بمعنی حاکم، سردار، قاضی۔ مرتحقیقہ

(۲) اَحْکَامٌ: یہ جمع ہے حکم کی بمعنی فیصلہ، حَکَمَ یَحْکُمُ (ن) حَکْمًا بمعنی فیصلہ کرنا۔

(۳) اِنْقِرَاضٌ: یہ مصدر ہے انفعال کا بمعنی ختم ہونا، منقطع ہوجانا، مجرد ضرب سے بمعنی کاٹنا۔ یقال القرض مقراض المحبۃ۔

(۴) جِیْلٌ: (بکسر الجیم) بمعنی لوگوں کا گروہ اور ایک زمانے کے لوگ والجمع اَجْیَالٌ، جُیُوْلٌ، جِیَالٌ، وجِیْلَانٌ۔ ہم خیال جماعت کو بھی کہتے ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) مَیْلٌ: مَالَ یَمِیْلُ (ض) مَیْلاً بمعنی جھکنا، مائل ہونا۔ مر تحقیقہ

(۶) اَللِّئَام: یہ جمع ہے لَئِیْمٌ کی بمعنی کمینہ شخص، نالائق اور کمینہ کی طرح باتیں کرنا، از کرم۔

(۷) لَاِخَالُ: صیغہ مضارع واحد متکلم ہے (بکسر الھمزۃ) زیادہ فصیح ہے اور (بفتح الھمزۃ) بھی جائز ہے، موافق قیاس اور اس کا مصدر خیال باب ضرب سے، لام تاکید کیلئے ہے۔

(۸) بَعْلٌ: بمعنی شوہر اس کی جمع بعولۃ آتی ہے، کقولہ تعالیٰ: وبعولتھن احق بردھن. از فتح، اس کی جمع بِعَالٌ بھی آتی ہے اور عورت کو بَعْلَۃٌ بعل، کہیں گے، بَعَلَ (ن) بَعَالَۃً و بُعُوْلَۃً. بَعَلَ الرَّجُلُ، خاوند ہوا، بَعَلَتِ الْمَرْأۃُ شوہر والی ہوئی۔

(۹) صَدُوْقٌ: یہ مبالغہ ہے صادق کا بمعنی بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ مر تحقیقہ

(۱۰) بَرِیًّا: یہ یا تو "بَرَاۃٌ" سے ماخوذ ہے مہموز ہے یا ناقص ہے بمعنی مقطوع، اگر بریا. یائی سے ماخوذ ہے، لیکن یہ مشہور نہیں ہے۔

(۱۱) اَلْمَلَامُ: ای ملامك، لَوْماً، مَلاماً، و مَلَامَۃً از نصر بمعنی ملامت کرنا۔

☆......☆......☆

وَهَاهُوَ قَدِ اعْتَرَفَ لَكِ بِالْقَرْضِ وَصَرَّحَ عَنِ الْمَحْضِ وَبَيَّنَ مِصْدَاقَ النَّظْمِ وَتَبَيَّنَ اَنَّهُ مَعْرُوْقُ الْعَظْمِ وَاِعْنَاتُ الْمُعْذَرِ مَلَامَةٌ.

ترجمہ:۔ اور خبردار ہو کہ تحقیق کہ اقرار کیا ہے اس نے تیرے قرضہ کا اور ظاہر کر دیا ہے صحیح واقعات کو (اصلی حالت کو) اور بیان کر دیا ہے اس نے نظم کا مصداق، اور ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ مثل چوسی ہوئی ہڈی ہے (مفلس ہے) اور مشقت میں ڈالنا معذور کو قابل ملامت ہے (یا مجھے لوگ ملامت کرینگے)۔

(۱) اِعْتَرَفَ: صیغہ ماضی از افتعال مصدر اِعْتِرَافٌ ہے۔

(۲) اَلْقَرْضُ: بمعنی دین، قرض، والجمع قُرُوْضٌ اور اس سے مراد "جہیز کا ثمن" ہے۔

(۳) صَرَّحَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَصْرِیْحٌ بمعنی، صاف صاف بیان کرنا، واضح کرنا، ظاہر کرنا یعنی امر واقعی کو ظاہر کرنا، مجرد فتح سے صَرْحًا ظاہر کرنے اور واضح کرنے کے آتے ہیں، بیان کرنا کھولنا، کرم سے صَرَاحَۃً و صُرُوْحَۃً بمعنی صاف، ظاہر اور خالص ہونا، صفت "صریح" ہے جمع صرحاء، مؤنث "صَرِیْحَۃٌ"۔

(۴) اَلْمَحْضُ: بمعنی خالص چیز، ٹھیک واقعات، جمع مِحَاضٌ اور خالص دودھ کے معنی بھی آتے ہیں۔ از کرم بمعنی خالص ہونا۔

(۵) بَیَّنَ: صیغہ ماضی۔ از تفعیل تَبْیِیْنٌ مصدر ہے۔ مر تحقیقہ

(۶) مِصْدَاقٌ: بمعنی کسی کی سچائی کا گواہ یقال انہ ذو مَصْدَق و ذو مِصْدَق یعنی وہ بہادر ہے، جنگجو ہے یا تیز دوڑنے والا ہے۔

(۷) مَعْرُوْقٌ: بمعنی خالص ہڈی، جس ہڈی پر گوشت باقی نہ رہے یعنی چوسی ہوئی ہڈی، عرق سے ماخوذ ہے اور یہاں اضافۃ لصفت الی الموصوف ہے اصل میں، انہ العظم المعروق تھا اور مفلس و نادار کے معنی بھی آتے ہیں. عرقاً، معرقاً (ن).

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸) اَلْعَظْمُ: بمعنی ہڈی والجمع عِظَامٌ. مرتحقیقہ

(۹) اِعْنَاتٌ: از افعال بمعنی کسی کو مشقت میں ڈالنا، ہلاکت میں واقع ہونا، یہ عَنَتٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مشقت از سمع عَنَتًا بمعنی امر شاق واقع ہونا سختی اور ہلاکت سے ہم کنار ہونا، گناہ کرنا، عنت الشیء بمعنی خراب ہوگئی۔

(۱۰) اَلْمُعْذِرُ: صیغہ اسم فاعل بمعنی عذر کرنے والا۔

(۱۱) مَلَامَةٌ: بمعنی قابل ملامت، برا، کرم سے لَوْمًا، مَلَامَةً، لَامَةً مصدر ہیں اور صفت لَئِيْمٌ ہے جمع لِئَامٌ و لُؤَمَاءُ.

☆......☆......☆

وَحَبْسُ الْمُعْسِرِ مَأْثَمَةٌ وَكِتْمَانُ الْفَقْرِ زَهَادَةٌ، وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ، فَارْجِعِيْ اِلٰى خِدْرِكِ وَاعْذِرِيْ اَبَاعُذْرِكِ.

ترجمہ:۔ اور تنگ دست کو قید کرنا گناہ ہے، اور فقیری کو چھپا دینا پرہیز گاری ہے (زہد ہے) اور انتظار کرنا کشادگی کا (فراخی) صبر کے ساتھ عبادت ہے، پس واپس جا تو اپنے گھر کو، اور معذور سمجھ تو اپنے شوہر کو (اپنے شوہر کے عذر کو قبول کر)۔

(۱) حَبْسٌ: بمعنی قید کرنا، منع کرنا، مصدر ہے از ضرب۔

(۲) اَلْمُعْسِرُ: بمعنی مفلس، تنگدست ہونا، العسر وہ شخص جو قرض ادا کرنے سے معذور ہو، یہ عسر سے مشتق ہے جو یسر کی ضد ہے، کقولہ تعالیٰ: ان مع العسر یسراً. یقال عَسِرَ (س) عَسَراً وعَسْراً وعُسْراً (ك) عسراً وعِسَارَةً بمعنی تنگ دست ہونا۔

(۳) كِتْمَانٌ: و كَتْمَانًا، كَتْمًا از نصر بمعنی چھپانا، جیسے: ولا تكتموا الشهادة۔ (القرآن)

(۴) اَلْفَقْرُ: بمعنی فقیر ہونا، یقال فَقُرَ (ك) فَقَارَةً بمعنی محتاج ہونا، اسم فاعل فقیر ہے والجمع فُقَرَاءُ.

(۵) زَهَادَةٌ: بمعنی پرہیز گاری مصدر از نصر وسمع وکرم وضرب، بمعنی بے رغبت ہونا، چھوڑ دینا، اور زہادۃ اور زہد میں فرق ہے کہ زہادۃ، یہ ہے کہ دنیا کی مرغوبات کو چھوڑ دینا اور زہد، یہ ہے کہ صرف خدا کیلئے آخرت کے لذائذ کو چھوڑ دینا، زَهَدَ (ن، ض، س) زَهْدًا وزَهَادَةً بمعنی چھوڑنا اور صفت زاہد ہے اس کی جمع زَاهِدُوْنَ وزهاد وزهد۔

(۶) اِنْتِظَارٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی انتظار کرنا۔ مجرد نَظَرٌ نصر سے، دیکھنا، نظر کرنا۔

(۷) اَلْفَرْجُ: بمعنی انکشاف الفم (یعنی کشادگی، کھلنا) مصدر از ضرب اگر (بسکون الراء) ہو تو بمعنی شرم گاہ والجمع فروج، افراج ہیں اور "انتظار الفرج بالصبر عبادة" یہ حدیث شریف کا اقتباس ہے۔

(۸) عِبَادَةٌ: مصدر ہے از نصر بمعنی اطاعت وعبادت کرنا، کمافی التنزیل: الا تعبدوا الا ایاه.

(۹) اِرْجِعِيْ: صیغہ امر ہے مصدر از ضرب بمعنی لوٹنا، مرتحقیقہ۔

(۱۰) خِدْرٌ: (بکسر الخاء) بمعنی پردہ، والجمع اخدار وخدور جمع الجمع اَخَادِيْر لیکن اس سے مراد "مکان مسکونہ" ہے۔

(۱۱) اَبَاعُذْرِكِ: اس سے مراد اس کا شوہر اول (جس نے پردۂ بکارت کو زائل کیا ہو) یا صرف شوہر ہی مراد ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وَنَهْنِهِي عَنْ غَرْبِكِ، وَسَلِّمِي لِقَضَاءِ رَبِّكِ، ثُمَّ اِنَّهُ فَرَضَ لَهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ حِصَّةً، وَنَاوَلَهُمَا مِنْ دَرَاهِمِهَا قُبْصَةً، وَقَالَ لَهُمَا: تَعَلَّلَا بِهٰذِهِ الْعُلَالَةِ.

ترجمہ:۔اور باز رہ تو اپنی تیز زبانی سے (یا رونے سے، آنسو بہانے سے) اور راضی رہ تو اپنے پروردگار کے فیصلے پر، پھر تحقیق کہ مقرر کیا (قاضی نے) ان دونوں کیلئے صدقات میں سے کچھ حصہ اور حوالہ کیا (دیا) ان دونوں کو صدقات کے درہموں میں سے ایک مٹھی بھر (یا ہتھیلی بھر) اور کہا ان دونوں سے دل بہلاؤ تم اس تھوڑی سی رقم کے ساتھ (یعنی) تھوڑا تھوڑا خرچ کرو۔

(۱) نَهْنِهِي: (نهنهة عن الشیء) قول یا فعل سے روکنا یا جھڑکنا یا یہ نہی سے ماخوذ ہے بمعنی باز رہنا روکنا یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ از باب بعثر۔

(۲) غَرْبٌ: بمعنی تیز دھار، زبان کی تیزی، مستئ شباب، آنسو، رونا، والجمع غروب یہاں پر سب معانی مراد ہو سکتے ہیں۔

(۳) سَلِّمِي: صیغہ امر حاضر واحد مؤنث از تفعیل مصدر تسلیم ہے، مر تحقیقہ۔

(۴) قَضَاءٌ: بمعنی فیصلہ، حکم نامہ، تقدیر، مر تحقیقہ۔

(۵) فَرَضَ: صیغۂ ماضی معروف از ضرب، بمعنی قطع کرنا، مقدر کرنا، فَرْضًا مصدر ہے۔ وفی التنزیل: ماکان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ.

(۶) اَلصَّدَقَاتِ: یہ جمع ہے صَدَقَةٌ کی ہے اور اصل میں یہ نفل صدقہ اور زکوۃ واجبہ کیلئے ہے لیکن کبھی اس کو صدقہ واجبہ کیلئے بھی مستعمل ہے انما الصدقات للفقراء.

(۷) حِصَّةٌ: بمعنی حصہ، نصیب، والجمع حِصَصٌ، مر تحقیقہ.

(۸) نَاوَلَ: بمعنی اَعْطٰی، ناولهما ای اعطاهما بمعنی عطیہ، بخشش، نَاوَلَ از مفاعلہ ہے اس کا مجرد نصر سے ہے۔

(۹) دَرَاهِم: یہ جمع ہے درہم کی بمعنی یہاں عبارت میں اس سے مراد ''صدقات'' ہیں۔

(۱۰) قُبْصَةٌ: (بضم القاف وبالصاد المهملة) بمعنی وہ چیز جس پر قبضہ ہو، اور مٹھی بھر کر ہو، یا وہ چیز جو انگلیوں کی پوروں سے پکڑی گئی ہو مراد شئے قلیل ہے از ضرب، قبضہ کرنا، پوروں سے پکڑنا، دوسرا، قبضة (بالضاد المعجمة) یعنی ہر وہ شئے جو ہتھیلی میں رکھ کر انگلیوں سے مضبوط پکڑی گئی ہو (مٹھی بھر) جیسے: فقبضت قبضة من اثر الرسول. (القرآن)

(۱۱) تَعَلَّلَا: یہ صیغۂ امر ہے از تفعل بمعنی مشغول رہنا، دل بہلانا، مر تحقیقہ.

(۱۲) اَلْعُلَالَةُ: (بضم العين) بمعنی تھوڑی چیز، یا وہ چیز جس سے دل بہلایا جائے اور اور پہلی مرتبہ دودھ دوہنے کی مہلت کے بعد دوہا ہوا دودھا اور بقیہ دودھ۔

☆......☆......☆

وَتَنَدَّيَا بِهٰذِهِ الْبَلَالَةِ وَاصْبِرَا عَلٰى كَيْدِ الزَّمَانِ وَكَدِّهِ، فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ

Maktaba Tul Ishaat.com

فَنَهَضَا وَلِلشَّيْخِ فَرْحَةُ الْمُطْلَقِ مِنَ الْإِسَارِ وَهِزَّةُ الْمُوْسِرِ بَعْدَ الْإِعْسَارِ.

ترجمہ:۔اور سیرابی حاصل کروتم اس تھوڑی تری سے اور صبر کروتم زمانہ کے مکر اور سختی پر، پس امید ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ کشادگی سے ہم کنار کرے گا یا کوئی صورت پیدا کرے گا پس دونوں اٹھے اس حال میں کہ بوڑھا ایسا خوش تھا جیسا کہ چھوڑ دیا گیا ہو قید سے اور ایسا خوش ہوا جیسے تنگدستی کے بعد مالدار ہوا ہو۔

(۱) تَنَدَّيَا: صیغہ تثنیہ ہے یہ "ندی" سے ماخوذ ہے بمعنی تر ہو جانا از تفعل یہاں مراد سیراب ہوتا (تروی)۔

(۲) اَلْبَلَالَةُ: بمعنی برتن کا بچا ہوا پانی، بقیہ، وہ پستان کا دودھ جو بچے کے پینے کے بعد رہے مراد "شئے قلیل"۔

(۳) كَيْدٌ: اس کی جمع كُيُوْدٌ بروزن قیود اور كِيَادٌ، كَيْدٌ بمعنی مکر وحیلہ، خباثت اور لڑائی، از ضرب كَادَةً، كَيْدًا بمعنی دھوکہ دینا۔

(۴) كَدٌّ: مصدر ہے از نصر بمعنی مشقت میں ڈالنا یا تکلیف میں۔

(۵) فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ الخ: یہ کلام مجید کی آیت سے اقتباس ہے۔

(۶) نَهَضَا: صیغہ تثنیہ ہے ماضی کا، از فتح، نَهْضًا و نُهُوْضًا مصدر ہیں بمعنی اٹھنا۔

(۷) فَرْحَةٌ: بمعنی خوشی، خوش ہونا مصدر ہے سمع کا، مر تحقیقه.

(۸) اَلْمُطْلَقُ: صیغہ اسم مفعول، مصدر اس کا اِطْلَاقٌ ہے بمعنی چھوڑ دینا از افعال مجرد اس کا نصر سے ہے بمعنی چھوٹ جانا۔

(۹) اَلْإِسَارُ: بمعنی وہ رسی یا وہ تسمہ جس سے قیدی کو باندھتے ہیں اور یہ "اسیر" سے ماخوذ ہے جس کے معنی قیدی کے ہیں۔

(۱۰) هِزَّةٌ: (بکسر الهاء) بمعنی خوشی سے جھومنا، نشاط، راحت، از نصر هَزًّا بمعنی حرکت دینا، ہلا دینا، اور خوشی میں بھی حرکت ہوتی ہے اور ضرب و افتعال سے بھی آتا ہے۔

(۱۱) اَلْمُوْسِرُ: یہ يُسْرٌ سے ماخوذ ہے اصل میں میسر تھا بمعنی تو انگر، خوش حال، مالدار، جو ضد ہے عسر کی، از ضرب۔

(۱۲) اَلْإِعْسَارُ: یہ مصدر ہے افعال کا بمعنی تنگ دست ہونا، عُسْرٌ سے ماخوذ ہے۔ وفي القران: وان كان ذو عسرة.

☆......☆......☆

قَالَ الرَّاوِيْ وَكُنْتُ عَرَفْتُ اَنَّهٗ اَبُوْزَيْدٍ سَاعَةَ بَزَغَتْ شَمْسُهٗ وَنَزَغَتْ عِرْسُهٗ وَكِدْتُ اُفْصِحُ عَنْ اِفْتِنَانِهٖ وَاِثْمَارِ اَفْنَانِهٖ.

ترجمہ:۔راوی (حارث بن ہمام) کہتا ہے اور پہچان لیا تھا میں نے تحقیق کہ وہ ابوزید ہے جس وقت اسکا سورج چمکا تھا، اور جھگڑا (لڑنا) شروع کر دیا تھا اس کی بیوی نے، اور قریب تھا کہ میں ظاہر کر دوں اس کے رنگ برنگ ہونے کو (ہر فن سے واقف ہونے کے، زیادہ مکار ہونے کو) اور پھلدار ہونے اس کی شاخوں کے (اس کی شاخوں کے بار آور ہونے کو یا بڑے عالم ہونے)

(۱) عَرَفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از ضرب، مر تحقیقه.

(۲) سَاعَةٌ: اس کی جمع ساعات آتی ہے بمعنی جزء من اجزاء الزمان بمعنی وقت، نیز اس کے معنی قیامت کے بھی آتے ہیں. قال

Maktaba Tul Ishaat.com

تعالیٰ: یسئلونك عن الساعة. اور ساعةً یہ ظرفیت کی بناء پر منصوب ہے اور جملہ کی طرف اس کی اضافت ہے۔

(۳) بَـزَغَـتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ہے از نصر بمعنی ظاہر ہونا، طلوع ہونا۔ بَـزَغَ (ن) بَـزَغـاً و بُـزُوْغـاً مصدر ہیں: قَـالَ تَعَالیٰ: فَلَمَّا رأی الشمس بازغةً.

(۴) شَمْسٌ: بمعنی سورج اور اس کی جمع شُمُوْسٌ آتی ہے، مر تحقیقہ۔

(۵) نَـزَغَـتْ: صیغہ واحد مؤنث ماضی، نَـزَغَ (ف) نَـزَغـاً بمعنی عیب لگانا، غیبت کرنا، طعنہ دینا۔ اور سمع سے بھی آتا ہے، قـال تعالیٰ: ان الشیطان ینزغ بینهم.

(۶) عِرْسٌ: بمعنی دلہن، بیوی، والجمع عُرُوْسٌ۔ (۷) کِدْتُ: یہ افعال مقاربہ میں سے ہے۔

(۸) اُفْصِحُ: ای ظهر مع الفصاحة یعنی......

(۹) اِفْتِنَانٌ: یہ مصدر ہے افتعال کا بمعنی قسم بقسم یا رنگ برنگی باتیں کرنا، یا اس طرح کی باتیں ہونا، یقـال: افتن الحدیث جبکہ وہ اچھے طریقہ سے بیان کرے۔

(۱۰) اَثْمَارٌ: یہ مصدر ہے افعال کا بمعنی پھلدار ہونا، یُقال اَثْمَرَ الشجرُ درخت پھلدار ہوا اور ثَمْرَةٌ کی جمع ثمار آتی ہے اور اس کی جمع الجمع اثمار اور ثمر آتی ہے اور جمع الجمع میں زبر ہے اور یہاں بالکسر ہے نہ کہ جمع۔

(۱۱) اَفْنَانٌ: اس کا واحد ہے فَنَنٌ بمعنی درخت کی شاخ، یا سیدھی شاخ و جمع الجمع اَفَانِیْن ہے. قال تَعَالیٰ: ذواتا افنان.

☆......☆......☆

ثُـمَّ اَشْـفَـقْـتُ مِنْ عُثُوْرِ الْقَاضِیْ عَلٰی بُهْتَانِهٖ وَتَزْوِیْقِ لِسَانِهٖ فَلَا یَرٰی عِنْدَ عِرْفَانِهٖ اَنْ یُرَشِّحَهٗ لِاِحْسَانِهٖ فَاَحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ اِحْجَامَ الْمُرْتَابِ.

ترجمہ:۔ پھر خوف کیا میں نے بوجہ مطلع ہونے قاضی کے اسکے بہتان پر (اس کی زبان کے بناوٹی بات پر مطلع ہونے سے ڈرا) اور اس کی زبان کے مزین ہو جانے سے پس نہ دیکھ لیں قاضی (لائق مت شمار کرے) اسکو (شیخ کو) پہچاننے کے وقت، یہ کر ٹپکا دے اس پر اپنے احسان کو (احسان کے لائق شمار نہ کر لے) پس پیچھے ہٹا میں بات کرنے سے مانند پیچھے ہٹنے شک کرنے والے کے۔

(۱) اَشْفَقْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی از سمع شَـفَـقـاً بمعنی ڈرنا، اس کا صلہ اگر "علیٰ" یا "من" ہو تو بمعنی خوف کرنا و حرص کرنا اور کسی سے چوکنا رہنا۔

(۲) عُثُوْرٌ: مصدر ہے بمعنی مطلع ہونا (بھید پر) ٹھوکر کھانا، اس کا مصدر عَثَـرَ (ن، ض، ك) عَثْـراً وَعُثُوْراً وَعِثَـاراً بھی آتے ہیں. قال تَعَالیٰ: فان عثر علی انهما استحقاا ثما.

(۳) بُهْتَانٌ: (بـالـضـم) مصدر ہے بمعنی تہمت لگانا، متحیر کر دینا، کذب، افتراء، جھوٹ باندھنا، مصدر از فتح بهتـنـا یـقـال: بهتهٗ بهتاً، وبُهْتَاناً بمعنی کسی پر جھوٹ باندھنا. قال تعالیٰ: سبحانك هذا بهتان عظیم.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) تَزْوِیْق: یہ مصدر ہے تفعیل کا، بمعنی مزین کرنا، نقش ونگار بنانا، خوش بنانا، او زاؤق (بروزن طاؤس) ماخوذ ہے بمعنی، پارہ، جھوٹی، زینت، اس کا ثلاثی مجرد مستعمل نہیں ہوتا ہے۔

(۵) لَایَرٰی: مضارع غائب کا صیغہ ہے منفی، رویۃ مصدر ہے از فتح۔ (۶) عِرْفَانٌ: مصدر ہے از ضرب، بمعنی پہچاننا۔

(۷) یُرَشِّحُ: یہ تَرْشِیْحٌ مصدر سے ہے تفعیل، بمعنی ٹپکانا، مجرد فتح سے بمعنی ٹپکنا۔

(۸) فَاَحْجَمْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر اِحْجَام ہے بمعنی ہٹ جانا، اعراض کرنا، پیچھے ہٹنا، اس کا مجرد (ن، ض) سے ہے یقال: حجمه عن الشیء جبکہ وہ منع کرے وحجم طرف عینه جبکہ وہ نگاہ پھیرے۔

(۹) اَلْمُرْتَاب: صیغہ اسم فاعل از افتعال بمعنی شک کرنے والا، "رَیْبٌ" سے ماخوذ ہے از افتعال۔

☆......☆......☆

وَطَوَیْتُ ذِکْرَهُ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکِتَابِ، اِلَّا اَنِّیْ قُلْتُ بَعْدَمَا فَصَلَ وَوَصَلَ اِلٰی مَاوَصَلَ، لَوْاَنَّ لَنَامَنْ یَنْطِقُ فِیْ اَثَرِهٖ لَاتَانَابِفَصِّ خَبَرِهٖ وَبِمَایُنْشَرُ مِنْ حِبَرِهٖ۔

ترجمہ:۔ اور لپیٹا میں نے اسکے ذکر کو (پوشیدہ رکھا) مانند لپیٹنے سجل کے، کتاب کو (جیسا کہ فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹتے ہیں) لیکن تحقیق کہ کہا میں نے اسکے جدا ہونے کے بعد (چلے جانے کے بعد) اور عطایا بخشش کے ملنے کے بعد، کاش ہمارے لئے کوئی ایسا شخص ہوتا جو اسکے پیچھے جاتا، تا کہ لے آتے وہ ہمارے پاس خالص خبر (حقیقت حال کو) اور اس چیز کو کم جو پھیلائی جاتی ہے اس کی منقش چادروں سے (مسجع کلام سے، حسن کلام سے)

(۱) طَوَیْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی "طَیٌّ" مصدر سے بمعنی لپیٹنا۔

(۲) اَلسِّجِلُّ: بمعنی معاہدات کا رجسٹر، قاضی کا رجسٹر، جس میں دعویٰ اور احکام وغیرہ لکھے جاتے ہیں، تا کہ قاضی کے پاس محفوظ رہے یا وہ صحیفہ جس میں کتاب ہو، والجمع سِجِلَّاتٌ عند بعض نبی کریم ﷺ کے کاتب کا نام تھا، بعض کے نزدیک تیسرے آسمان پر ایک فرشتہ کا نام ہے جو ہر پنجشنبہ ودوشنبہ کو اعمال پیش کرتا ہے۔ از باب نصر قال سَجَلَ الْمَاءَ یعنی پانی بہانا۔

(۳) فَصَلَ: صیغہ ماضی از ضرب فَصْلٌ مصدر ہے۔ (۴) وَصَلَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر از ضرب وَصْلٌ مصدر ہے۔

(۵) یَنْطِقُ: صیغہ مضارع از انفعال مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔ (۶) اَثَرٌ: بمعنی نشانِ قدم، والجمع آثارٌ۔

(۷) اَتَانَا: یہ "اِتْیَانٌ" مصدر ہے، از ضرب بمعنی آنا، اَتٰی بِهٖ. لانا۔

(۸) فَصٌّ: (بحرکات ثلثة لکن بالفتح افصح) بمعنی وہ نگینہ جو انگوٹھی وغیرہ پر لگاتے ہیں۔ یہاں پر مراد "اصل حقیقت ہے وحقیقت حال امر" ہے والجمع فصوص وفصاص وافص۔

(۹) یُنْشَرُ: صیغہ مضارع مجہول بمعنی یظهر یقال نشر الثوب، نَشْرًا ای بسط خلاف الطیُّ از نصر وضرب۔ وفی الفرقان: واذاالصحف نشرت. پھیلانا وکھولنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰)خِبَرٌ: یہ خِبَرۃ کی جمع ہے بمعنی یمنی چادر، اس سے مراد مسجع کلام ہے جو خوبصورت چادر کے مشابہ ہے (یعنی منقش چادر)

☆......☆......☆

فَاتبَعَهُ الْقَاضِي اَحَدَ اُمَنَاءِهٖ وَاَمَرَهُ بِالتَّجَسُّسِ عَنْ اَنْبَاءِهٖ فَمَالَبِثَ اَنْ رَجَعَ مُتَدَهْدِهًا وَقَهْقَرَ مُقَهْقِهًا.

ترجمہ:۔ پس اسکے پیچھے دوڑایا قاضی نے ایک شخص کو اپنے معتمدین میں سے (ایک معتمد کو دوڑایا) اور حکم دیا اسکو اسکے حالات کی تفتیش کرنے کا، پس نہیں ٹھہرا یہ کہ وہ لوٹا (تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑ کر واپس آیا) اس حال میں کہ وہ دوڑتا ہوا اور ٹھٹھے مارتا ہوا (قہقہے لگاتا ہوا)۔

(۱) اِتَّبَعَ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔

(۲) اُمَنَائِهٖ: یہ جمع ہے امین کی بمعنی آمین ہونا، از کرم مصدر اَمَنَةٌ ہے امانتدار ہونا یعنی یا وہ شخص جسکے پاس امانت رکھی جائے، یا وہ شخص جو کسی کے پاس امانت رکھے۔

(۳) اَلتَّجَسُّسُ: یہ مصدر ہے تفعل کا بمعنی تلاش و جستجو، تفتیش کرنا، یا پہچاننے کیلئے ہاتھ سے چھونا، مجرد از نصر بمعنی ہاتھ لگا کر ٹٹولنا، ضرب سے پہچاننا، معلوم کرنے کیلئے ہاتھ سے چھونا۔

(۴) اَنْبَاءُ: یہ جمع ہے نَبَاءٌ کی بمعنی خبر۔ (۵) لَبِثَ: صیغہ ماضی معروف از سمع ای مکث بمعنی ٹھہرنا، لبثا و لبثاً مصدر ہیں۔

(۶) رَجَعَ: صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی لوٹنا۔

(۷) مُتَدَهْدِهًا: (مصدر بعثر، یبعثر یاتسربل سے) صیغہ اسم فاعل بمعنی جلدی کرنیوالا اس کے اصلی معنی ہے اوپر سے کسی چیز کو گرادینا، ماضی کا صیغہ ہے "دَهْدَهَ" بروزن بعثر ہے یا گول چیز کے لٹکانے کے ہیں اب اسکے معنی ہے تیزی سے چلنے کے ہوئے۔

(۸) قَهْقَرَ: صیغہ ماضی از بعثر، بمعنی پیچھے کے جانب لوٹنا، یا الٹے پیروں واپس آنا۔

(۹) مُقَهْقِهًا: صیغہ اسم فاعل، باب بعثر. قَهْقَهَةٌ مصدر ہے بمعنی زور سے ہنسنا یا ٹھٹا مار کر ہنسنا، قہقہہ لگانا، کھکھلا کر ہنسنا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي مَهْيَمْ يَا اَبَا مَرْيَمَ فَقَالَ لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا وَسَمِعْتُ مَا اَنْشَاَ لِيْ طَرَبًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ وَمَا الَّذِيْ مَاوَعَيْتَ قَالَ لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ مُذْ خَرَجَ.

ترجمہ:۔ پس کہا اس سے قاضی نے اے ابو مریم! کیا خبر لائے ہو، پس کہا اس نے تحقیق کہ دیکھا میں نے ایک عجیب غریب واقعہ، اور سنا میں نے ایسی بات کو جس نے پیدا کیا ہے میرے لئے خوشی کو (وجد) پس کہا (قاضی نے) اس سے کیا چیز دیکھی تو نے؟ اور کس چیز کو محفوظ رکھا، تو اس شخص نے کہا کہ ہمیشہ رہا شیخ کہ جب سے یہاں سے نکلا۔

(۱) مَهْيَمْ: یہ کلمہ استفہامیہ ہے بمعنی (ماحالك وماشأنك وماخبرك) اور مبرد کے نزدیک یہ اسم فعل ہے بمعنی اجرّنی کے ہے اور عند البعض مَا هِيَ کا ترمیم شدہ لفظ ہے اور ادباء یہ کہتے ہیں کہ یہ ظرف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ مرکب ہے یعنی مـا احدث

Maktaba Tul Ishaat.com

لك شیء　غرض یہ ہے کہ یہ اصل میں ''مَهْ يامَنْ'' تھا اور کلمۂ استفہام ہی صحیح ہے۔

(۲) اَبَا مَرْيَمْ: یہ کنیت ہے اس شخص کی جس کو قاضی نے جاسوس بنا کر بھیجا تھا یا مجازاً ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو امر عجیب و خبر غریب لائے جیسے مریم علیہا السلام سے ایک امر عجیب یعنی بغیر باپ کے بیٹے کا پیدا ہونا سرزد ہوا تھا اور ابا مریم یہ لفظ سریانی ہے۔

(۳) عَايَنْتُ: صیغہ ماضی متکلم از مفاعلہ مصدر مُعَايَنَةً بمعنی دیکھنا، یا معاینہ کرنا، عِيَانًا و مُعَايَنَةً مصدر ہے۔

(۴) عَجَبًا: مصدر ہے از سمع بمعنی تعجب خیز۔ (۵) اَنْشَأَ: يُنْشِئُ اِنْشَأً بمعنی پیدا کرنا، از افعال قد مر تحقیقہ۔

(۶) طَرَبًا: مصدر ہے از سمع بمعنی خوشی یا رنج میں اضطراب یا بے چینی پیدا ہونا، حرکت پیدا ہونا، غمگین ہونا، اور خوش ہونا، یہاں خوشی مراد ہے۔

(۷) رَأَيْتَ: صیغہ ماضی واحد مذکر حاضر از فتح رؤية مصدر سے بمعنی دیکھنا۔

(۸) وَعَيْتَ: صیغہ واحد مذکر حاضر از ضرب وَعْيٌ مصدر ہے بمعنی حفاظت کرنا، قد مر تحقیقہ۔

(۹) لَمْ يَزَلْ: صیغہ مضارع نفی جحد بلم، زَالَ يَزُوْلُ (ن) زَالًا و زَوَالًا سے۔

(۱۰) مُذْ خَرَجَ: ''مُذْ'' حرف جر اور خرج فعل ماضی معروف از نصر خُرُوْجًا مصدر ہے۔

☆......☆......☆

يُصَفِّقُ بِيَدَيْهِ وَيُخَالِفُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَيُغَرِّدُ بِمِلَاءِ شِدْقَيْهِ وَيَقُوْلُ:

(۳۲) كِـدْتُ اُصْـلـي بـبَـلِيَّـهْ　　مِـنْ وَقَـاحٍ شَـمَّـرِيَّـهْ

(۳۳) وَاَزُوْرُ السِّـجْـنَ لَـوْلَا　　حَـاكِـمُ الْاِسْـكَـنْـدَرِيَّـهْ

ترجمہ: تالیاں بجاتا رہا وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اور مخالفت کرتا تھا وہ اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (پیروں سے ناچتا، کودتا رہا) اور گاتا رہا وہ اپنے دونوں جبڑے بھر بھر کر (منہ بھر کر خوب زور زور سے گاتا رہا) اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔ (۳۲) قریب تھا کہ میں جلایا جاتا مصیبت میں ایک بے حیا و بے شرم عورت کی وجہ سے۔ (۳۳) اور زیارت کرتا میں جیل خانہ کی اگر حاکم اسکندریہ نہ ہوتا۔

(۱) يُصَفِّقُ: صیغہ مضارع از تفعیل مصدر تَصْفِيْقٌ ہے بمعنی تالیاں بجانا، مجرد (ن، ض) صَفْقًا سے بمعنی صفق بالبيع ہاتھ پر ہاتھ مارا، یہ اتمام بیع کی علامت ہے اور صَفْقَةٌ اس طرح مارنا کہ جس سے آواز نکلے زور سے بند کرنا۔ جیسے صفق الباب۔

(۲) يُخَالِفُ: صیغہ مضارع از مفاعلہ مصدر مُخَالَفَةٌ و خِلَافٌ ہیں۔

(۳) يُغَرِّدُ: صیغہ مضارع معروف از تفعیل مصدر تَغْرِيْدٌ بمعنی گانا، خوشی سے جھومنا، پوری آواز کے ساتھ گانا، اور تغرید اور غناء کے معنی بھی گانا مگر غناء عام ہے خواہ کم آواز سے گائے یا زیادہ آواز سے، غرد (س) و اغرد افعال سے غرد تفعیل سے بمعنی پرندہ کا گانا، چہچہانا۔

(۴) مِلَاءٌ: جمع املاء ہے بمعنی بھرنا، مَلَأً مصدر ہے از فتح۔

(۵) شِدْقَيْهِ: (بفتح الشين و كسرها) یہ شِدْقٌ کا تثنیہ ہے بمعنی شگاف دہن یا منہ کا شگاف باچھیں، منہ کا کونا (کنارہ) و جبڑا،

Maktaba Tul Ishaat.com

والجمع اَشداق، شَدِقَ(س) شَدَقاً بمعنی وسیع ہونا، کھلا ہونا اس کا مؤنث شدقاء ہے جمع شُدُوق۔

(٦) اُصْلٰی: صیغہ واحد متکلم بمعنی آگ میں داخل ہونا۔ صَلِیَ (س) صَلیً، صِلیً، صُلیاً، صِلِیًّا ہیں یقال صلی النار صلقو صلیً وصلیاً جبکہ وہ آگ کی گرمی کو برداشت کرے یا آگ میں جلے۔

(۷) بَلِیَّۃٌ: بمعنی مصیبت، والجمع بَلَایَا اور "بلیۃ" اس اونٹنی کو بھی کہتے ہیں جو کہ عرب کے دستور کے مطابق بغیر گھاس پانی دیئے کسی کی قبر پر باندھ دی جائے اور اس طرح مر جائے، نصر سے مستعمل ہے۔

(۸) وَقَاحِ: بمعنی بے حیاء، بے شرم اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں والجمع وقح، وقح. وَقَحَ(ض) وَقْحاً قحۃ. وَقِحَ(س) وَقَحاً. وَقُحَ(ك) وَقَاحَۃً، وُقُوحَۃً بمعنی بے حیاء ہونا، قلیل الحیاء و قبائح پر جری ہونا۔

(۹) شَمَّرِیَّۃٌ: یہ مؤنث ہے "شمری" کا بمعنی تجربہ کار، آزمودہ کار، جلد باز، محنت سے کام کرنے والا، کوشش کرنے والا، بے باک، مجرد نصر وضرب بمعنی جلدی سے دھوکہ دیکر چلے جانا۔

(۱۰) اَزُوْرُ: زِیَارَۃٌ مصدر سے مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے از نصر بمعنی ملاقات کے لئے آنا، بقصد تعظیم۔

(۱۱) اَلسِّجْنُ: بمعنی قید خانہ، جیل خانہ، والجمع سُجُوْنٌ، اَسْجَانٌ. سَجَنَ(ن) سَجْناً بمعنی قید کرنا، قال تعالٰی: رب السجن احب الیّ مِمَّا یدعوننی الیه.

☆......☆......☆

فَضَحِكَ الْقَاضِیْ حَتّٰی هَوَتْ دِنِّیَّتُهُ وَذَوَتْ سَكِیْنَتُهُ فَلَمَّا فَاءَ اِلَی الْوَقَارِ وَعَقَّبَ الْاِسْتِغْرَابَ بِالْاِسْتِغْفَارِ.

ترجمہ:۔ پس قاضی ہنسا یہاں تک کہ گر گئی اس کی ٹوپی، اور زائل ہو گیا اس کا سکون (وقار) پس جبکہ لوٹا وہ اپنے وقار کی طرف سے، اور پیچھے لایا (قاضی) زیادہ ہنسنے کے، استغفار کو (زیادہ ہنسنے کے بعد قاضی نے استغفار پڑھا)۔

(۲) هَوَتْ: ای سَقَطَتْ بمعنی اوپر سے نیچے گرنا، یُقَالُ هو الشیء یَهْوِیْ(ض) هویاً وهویّاً، هویاناً جبکہ وہ اوپر سے نیچے گرے، الهَوی (بفتح الهاء) بمعنی ارتفاع اور الهُوی (بضم الهاء) بمعنی انحدار کے ہے۔

(۳) دِنِّیَّۃ: (بکسر الدال وتشدید النون والیاء) یہ ایک خاص قسم کی ٹوپی ہوتی ہے جس کو عراق کے قاضی وغیرہ استعمال کرتے ہیں جو بوجہ طول اور گولائی کے (دِنٌّ) سے مشابہ ہوتی ہے اور "دن" بمعنی مٹکا، والجمع دنان بڑی ٹوپی جس میں گولائی اور طول زیادہ ہو، یعنی ایک خاص قسم کی گول ٹوپی کو کہتے ہیں اور یہ "دِنٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی مٹکا، یا وہ ٹوپی جو اونچائی اور گولائی میں مٹکے کے مشابہ ہوتی ہے والجمع، دنان، دَنَّ (س) دَنَناً بمعنی کوزہ پشت ہونا، کبڑا ہونا۔

(۴) ذَوَتْ: بمعنی زائل ہونا، ذَوٰی یَذْوِیْ(ض) ذَوًی. یَذْوٰی(س) ذَوِیًّا. یقال ذوی النبات یعنی ای زالت اور نصر سے بھی آتا ہے بمعنی زائل ہونا، بھاگنا، پژمردہ ہونا۔

(۵) فَاءَ: صیغہ ماضی از ضرب بمعنی لوٹنا، قولہ تعالٰی: فان فاء ت فاصلحوا. الفیئ الرجوع الی حالۃ محمودۃ۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۶) اَلْوَقَارُ: بمعنی حِلم، بردبار، بڑائی، وقار، سکون، وَقَرَ (ض، ك) وَقَاراً، وَقَارَةً بمعنی صاحب وقار ہونا، بھاری بھرکم ہونا، فی التنزیل: مالکم لا ترجون لله وقارًا.

(۷) عَقَّبَ: صیغۂ ماضی از تفعیل مصدر تَعْقِیْبٌ ہے بمعنی پیچھے لانا، مجرد نصر سے ہے۔ عقب الرجل عقبًا وعقوبًا وعاقبةً بمعنی بعد میں آنا، کقوله تعالیٰ: له معقبات ای ملائکة یتعاقبون.

(۸) اِلْاِسْتِغْرَابُ: مصدر ہے استفعال کا بمعنی بہت زیادہ ہنسنا (زور سے قہقہہ لگانا، جس سے آنکھوں میں آنسو بھر آئیں)۔

☆......☆......☆

قَالَ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ، حَرِّمْ حَبْسِیْ عَلَى الْمُتَأَدِّبِیْنَ ثُمَّ قَالَ لِذٰلِكَ الْاَمِیْنِ عَلَیَّ بِهٖ فَانْطَلَقَ مُجِدًّا فِیْ طَلَبِهٖ.

ترجمہ:۔ تو کہنے لگا اے اللہ! اپنے مقرب بندوں کے طفیل حرام کر دیجئے میری قید کو ادیبوں پر (اے خدا بندوں پر میری قید کو حرام کر دے) پھر کہا قاضی نے اپنے معتمد سے لاؤ اس کو میرے پاس، پس چلا وہ امین تیزی سے اس کی تلاش میں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ: اصل میں یا اللہ تھا یا حرف ندا کو حذف کر کے آخر میں میم مشدد عوض میں زائد کر دیا گیا یہ نزد بصریین ہے اور کوفیین کے نزدیک (اللھم) اس کی اصل یَا اَللّٰهُ اُمَّنَا بِخَیْرٍ ہے۔ (ھات بہ اسم فعل)

(۲) بِحُرْمَةِ: بمعنی عزت، یا قابل حفاظت چیز جس کے اندر کوتاہی حرام ہو، والجمع حرم، حرماء. فی التنزیل: ومن یعظم حرمات الله فھو خیرله، والجمع حرم وحرماء.

(۳) اَلْمُقَرَّبِیْنَ: یہ مقرب کی جمع ہے بمعنی اچھا کام کرنے والا۔

(۴) حَرِّمْ: صیغہ امر از تفعیل صرف کے وزن پر مصدر تَحْرِیْمٌ ہے بمعنی حرام کرنا جو حلال کی ضد ہے۔ کقوله تعالیٰ: یاایھا النبی لم تحرم ما احل الله لك.

(۵) حَبْسٌ: (بفتح الحاء) مصدر بمعنی قید کرنا، مقید کرنا، از ضرب (بکسر الحاء) بمعنی پلنگ پوش، جمع اَحْبَاسٌ۔

(۶) اَلْمُتَأَدِّبِیْنَ: یہ جمع متأدب کی ہے بمعنی بہت بڑا ادیب، یا ادب سکھانے والا (۷) اَمِیْن: بمعنی امانتدار، معتمد، جمع اُمَنَاءُ.

(۸) عَلَیَّ بِهٖ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر، یعنی تو اس کو میرے پاس لا، اور ادباء فرماتے ہیں کہ یہ اطلبو عَلَیَّ سے ماخوذ ہے "اطلبوا" کو حذف کر کے عَلَیَّ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا ہے۔

(۹) اِنْطَلَقَ: صیغہ ماضی ہے از انفعال مصدر انطلاق ہے بمعنی چلنا۔

(۱۰) مُجِدٌّ: یہ ماخوذ ہے جدۃ سے بمعنی کوشش کرنا، وسعی کرنے والا، از نصر وضرب۔

☆......☆......☆

ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَأْیٍ بِهٖ مُخْبِرًا بِنَأْیِهٖ فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیْ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ حَضَرَ لَكُفِیَ الْحَذَرَ ثُمَّ لَاَوْلَیْتُهٗ مَا هُوَ بِهٖ اَوْلٰی

Maktaba Tul Ishaat.com

وَلَاَرَیْتُهُ اَنَّ الْاٰخِرَةَ خَیْرٌ لَّهُ مِنَ الْاُوْلٰی. (ای الدنیا)

ترجمہ:۔ پھر واپس آیا بہت دیر کے بعد خبر دینے والا تھا اسکے (ابوزید) دور جانے کی پس کہا قاضی نے اس سے، خبردار، بیشک کہ اگر وہ حاضر ہو جاتا تو کفایت کیا جاتا وہ ڈرسے (تو وہ خوف سے محفوظ رہتا) پھر دیتا میں اس کو وہ چیز جو اس کیلئے مناسب ہے (شایانِ شان یا لائق ہے) اور ضرور دکھلاتا میں اس کو تحقیق کہ پچھلا عطیہ بہتر ہے اس کیلئے پہلے عطیہ سے۔

(۱) لَأْیِہٖ: (لایة). (ای بعدبطئه) لائی یلائی (ف) لأیاً بمعنی دیر کرنا، رکے رہنا، تاخیر کرنا۔

(۲) مُخْبِرًا: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر إِخْبَارٌ ہے بمعنی خبر دینے والا یا خبر لانے والا۔

(۳) بِنَأْیِہٖ: ای ببعدِہٖ، نائی ینأء (ف) نأیاً بمعنی دور ہونا، اسم فاعل ''نَاءٍ'' ہے مؤنث نائیة ہے۔ وفی القران: ونأی بجانبه.

(۴) حَضَرَ: صیغہ ماضی ہے حُضُوْرٌ سے مشتق ہے بمعنی حاضر ہونا، از نصر اس کی ضد غیبت ہے۔

(۵) اَلْحَذَرَ: بمعنی بچنا، واحتیاط کرنا، حَذِرَ (س) حَذْرًا وَمَحْذَرَةً بمعنی بچنا، پرہیز کرنا، چوکنا رہنا۔ اس کی صفت کے صیغے حذر و حذور آتے ہیں۔

(۶) لَاَوْلَیْتُہٗ: ای لاعطیته، از افعال یقال: اولاہ معروفاً جب وہ کسی پر احسان کرے اور اسی سے جو تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے ما اولاہ المعروف یعنی وہ کتنا فیاض ہے اور یہ شاذ ہے کیونکہ یہ ثلاثی مزید سے نہیں آتا اس کا مجرد سمع سے ہے، یقال: ولی الرجل بمعنی جبکہ وہ محبت کرے۔

(۷) اَوْلٰی: بمعنی زیادہ حقدار اور زیادہ لائق اس کا تثنیہ اَوْلَیَانِ والجمع الاولون، الاء الی اور اس کا مؤنث وُلْیا اس کا تثنیہ وُلْیَیَانِ، والجمع وُلٰی، وُلْیَیَاتْ. (۸) رَأَیْتُ: صیغہ واحد متکلم، فتح سے بمعنی دیکھنا، یہ افعال سے بمعنی دکھلانا۔

☆......☆......☆

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَیْتُ صَغْوَ الْقَاضِیْ اِلَیْهِ، وَفَوْتَ ثَمَرَةِ التَّنْبِیْهِ عَلَیْهِ غَشِیَتْنِیْ نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ حِیْنَ اَبَانَ النَّوَارَ وَالْکُسَعِیُّ لَمَّا اِسْتَبَانَ النَّهَارُ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام کہتا ہے پس جبکہ دیکھا میں نے قاضی کا میلان اس شیخ کی طرف ہے، اور فوت ہو جانے تنبیہ کے ثمرات کو اس پر (قاضی کے اسکے حال پر آگاہ کرنے ثمرہ کو بیکار فوت ہونا دیکھا) تو ڈھانپ لیا مجھ کو فرزدق کی ندامت نے جبکہ طلاق دیدی تھی اس نے مسماۃ نوار کو (اپنی بیوی کو) اور جیسے کسعی صبح دیکھ کر پشیمان ہوا تھا، (ندامت ہوتی تھی)۔

(۱) صَغْوَ: مصدر ہے، صَغَا یَصْغُوْ (ن) صَغْوًا مائل ہونا، متوجہ ہونا. صَغَا یَصْغٰی (ف) صَغِیَ یَصْغٰی (س) صَغًی، صَغْیًا بمعنی مائل ہونا، متوجہ ہونا۔ کماجاء فی التنزیل: ولتصغٰی الیه افئدة الذین لایؤمنون بالاخرة. اور افعال سے بھی آتا ہے بمعنی کان لگا کر سننا یا مائل کر دینا، جھکا دینا، مصدر اِصْغَاءٌ ہے۔

(۲) فَوْتٌ: مصدر ہے بمعنی فوت ہو جانا، یقال فَاتَ (ن) یَفُوْتُ فَوْتًا فَوَاتًا. ای ذهب وقت فعله والفوت بعدالشیء عن

Maktaba Tul Ishaat.com

الانسان یتعذر ادراکہ۔

(۳) ثَمْرَۃَ التَّنْبِیْہِ: ای تنبیہ القاضی علی ابی زید وثمرۃ ھذا التنبیہ کثرۃ الاحسان علیہ.

(۴) غَشِیَۃً: بمعنی ڈھانپ لینا، گھیر لینا، ڈوب جانا، از سمع۔

(۵) اَلْفَرَزْدَقُ: ایک بہت بڑے شاعر کا لقب ہے اس کا نام ہمام بن غالب داری اور یہ بہت ہی زیادہ کریہہ المنظر اور بدصورت تھا اس کی چچازاد بہن مسماۃ ''نوار'' جو اپنے حسن و جمال میں یکتا اور بہت ہی زیادہ پاکیزہ سیرت تھی، حضرت ابن زبیرؓ نے ان دونوں کا نکاح آپس میں کرادیا، لیکن یہ آپس میں توافق نہ ہونے کی وجہ سے نوار نے عبید کے ذریعہ طلاق مانگی فرزدق نے سیدنا امام حسنؓ کے سامنے تین طلاقیں دیدیں، اتفاق سے ایک دن راستہ میں دونوں کی ملاقات ہوگئی فرزدق نے فرط محبت میں آکر بوسہ لے لیا، اس پر مسماۃ نوار نے طلاق یاد دلائی، مگر فرزدق نے انکار کیا تو نوار نے سخت سست سنایا اور کہا کہ حضرت حسنؓ سے سزا دلواؤنگی، تو فرزدق نہایت خائف ہوا اور یہ اشعار کہے: (فرزدقؒ نے ۱۱۰ھ میں انتقال کیا)

ندمت ندامۃ الکسعی لما	غدت منی مطلقۃ نوار
وکانت جنتی فخرجت منھا	کآدم حین اخرجہ الضِّرار
ولو انی ملکت یدی ونفسی	لأصبح لی علی القدر اختیار
وکنت کفاقئ عینیہ عمداً	فاصبح مایضئ لہ نہار

ترجمہ: میں کسعی کی طرح نادم ہوا جب نوار مجھ سے مطلقہ ہوئی، وہ میری جنت تھی جس سے میں نکلا، جیسا کہ آدمؑ کو (اللہ کے حکم کی) مخالفت نے نکالا۔ اگر میں اپنے معاملہ اور نفس پر قادر ہوتا تو مجھے فیصلہ پر اختیار ہوتا (لیکن مغلوب الغضب ہونے کی وجہ سے میں اپنے اوپر قادر نہیں تھا)۔ میں اس آدمی کی طرح ہوں جو اپنی دونوں آنکھیں قصداً پھوڑ دے جس کے نتیجہ میں دن کی روشنی بھی اس کو دکھائی نہ دے۔''

(۶) وَالْکُسَعِیُّ: یہ قبیلہ کا نام ہے یمن میں جو کسع کی طرف منسوب ہے اس کا نام محارب بن قیس یا محامر بن قیس یا عامر بن حارث ہے، اس نے نبع درخت پرورش کر کے ایک دفعہ تیر تیار کئے وہ ایک کمان اور پانچ تیر نبع (نبع درخت کے تیر، بہت عمدہ ہوتا ہے) سے تیار کر کے ایک رات خرگوش کے شکار کیلئے تاک میں بیٹھ گیا، پانچوں تیر یہ خیال کر کے ختم کر ڈالے کہ میرا نشانہ غلط ہے، آخر غصہ میں آکر کمان کو بھی توڑ ڈالا حالانکہ حقیقت میں نشانہ بالکل ٹھیک تھا وہ تیر برابر خرگوش کو چھید کر کے پتھر میں لگ جاتے تھے، رات ختم ہونے کے بعد صبح کو جب اس نے خرگوش کو مرا ہوا دیکھا تو شرمندہ ہو کر یہ اشعار کہے:

نَدِمْتُ نَدَامَۃً لَوْاَنَّ نَفْسِیْ	تُطَاوِعُنِیْ اِذًا لَقَطَعْتُ خَمْسِیْ
تَبَیَّنَ لِیْ سَفَاہُ الرَّأیِ مِنِّیْ	لَعَمْرُ اَبِیْکَ حِیْنَ کَسَرْتُ قَوْسِیْ

ترجمہ:۔ میں اس طرح نادم ہوا کہ اگر میرا جی میری موافقت کرتا تو میں اپنی پانچوں انگلیاں کاٹ ڈالتا۔ میری رائے کی حماقت اس وقت ظاہر ہوئی جب میں نے اپنی کمان توڑ ڈالی۔ ''وَالْکُسَعِیُّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّھَارُ'' سے علامہ حریریؒ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کیا ہے۔ تو اس طرح یہ شعر ضرب المثل ہے ندامت میں۔

(۷) اِسْتَبَانَ: ای تَبَیَّنَ، وظَهَرَ.

تمت المقامة التاسعة

بعون الله تعالى وكرمه صباح يوم الاحد

التاريخ: ٨/جمادى الثانية ١٤١٥ھ

الموافق: ١٣/ نومبر ١٩٩٤ء.

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ الرَّحْبِيَّةُ

"دسواں مقامہ جو مشہور ہے رحبیہ سے"

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل بارہ (۱۲) اشعار ہیں، یہاں علامہ حریریؒ نے اپنی طرف سے ایک قسم کی ترتیب دی ہے جس میں انسانی چہرے کے محاسن اور برائیوں کو بیان کیا ہے، اس کیساتھ ایک قاضی صاحب کے امرد پرستی کا ذکر، پھر اس کو نصیحت ہے، اور قصہ یوں بیان کیا ہے کہ علامہ حریری مشہور شہر "رحبہ مالک" میں گئے، وہاں ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا کہ بڈھا نے اس کو آستین سے پکڑا ہوا ہے، اور دعویٰ کیا کہ اس نے اس کے بیٹے کو قتل کیا ہوا ہے، جب کہ وہ لڑکا انکار کر رہا ہے، بالآخر دونوں شہر کے حاکم کے پاس جو خود بھی امرد پرستی کا مریض تھا، وہاں جا کر بوڑھا اپنا دعویٰ بیان کرتا ہے، حاکم بوڑھے سے کہتا ہے کہ اگر آپ کے پاس دو عادل گواہ موجود ہیں تو ٹھیک ورنہ آپ اس سے قسم لے لیں۔ بوڑھا کہتا ہے کہ اس نے میرے بیٹے کو تنہائی میں قتل کیا ہے تو میں کہاں سے گواہ لاؤں؟ اسلیئے میں اسے قسم دلاتا ہوں اور میرے ہی قسم کے الفاظ اس کو دہرانے ہوں گے، لڑکا ان کے الفاظ کو دہرانے سے انکار کرتا ہے۔ لیکن وہ حاکم کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا اور اشاروں سے کہدیا تھا کہ اگر حاکم اس کو چھڑادے تو بعد میں اس کی خواہش پوری کرنے کیلئے تیار ہوگا، چنانچہ حاکم اپنی طرف سے سو دینار پر فیصلہ کر دیتا ہے اور بوڑھے سے کہتا ہے کہ آپ سو دینار پر راضی ہو جائے اور لڑکے کو چھوڑ دے، بیس دینار تو ابھی لے لیں اور باقی کل ادا کر دونگا۔ لیکن بوڑھا کہتا ہے کہ جب تک آپ مکمل ادا نہیں کرین گے اس وقت تک لڑکا میرے پاس ہی رہے گا چنانچہ حاکم چلا جاتا ہے۔ اور حارث ن ہمام اس دوران ابوزید سروجی کو پہچان لیتا ہے، اور اسے قسم دیکر کہتا ہے کہ کیا آپ ابوزید ہیں؟ تو جواب میں ابوزید کہتا ہے جی ہاں میں ابوزید ہوں، دونوں وہ رات قصہ گوئی میں گزارتے ہیں اور صبح ہونے سے پہلے پہلے علامہ سروجی حارث بن ہمام کے ہاتھ ایک رقعہ تھما دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ جب میں فرار ہو جاؤں تو یہ رقعہ حاکم کو دیدینا، جس میں حاکم کو تنبیہ کی گئی ہے، آنکھوں کی حفاظت اور عشق، محبت سے اجتناب کی نصیحت ہوتی ہے، اس طرح ابوزید حاکم سے رقم لیکر وہ چلا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: هَتَفَ بِيْ دَاعِيَ الشَّوْقِ، إِلَىٰ رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ؛ فَلَبَّيْتُهُ

Maktaba Tul Ishaat.com

مُمْتَطِيًّا شِمِلَّةً.

ترجمہ:۔حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کھینچ کرلایا ہے مجھے داعی شوق نے مالک بن طوق کے شہر رحبہ کی طرف، پس لبیک کہا میں نے (اس شوق کے داعی کو) اس حال میں کہ سواری بنانے والا تھا تیز رفتار اونٹنی کو۔

(۱) اَلرَّحْبِيَّةُ: یہ رحب کی طرف منسوب ہے ومنہ رحب بمعنی وسیع از سمع وکرم۔ جسکے معنی وسعت کے ہیں۔ یہ ایک شہر کا نام ہے جو ساحل فرات پر واقع ہے رحب اور حلب کے درمیان پانچ دن کی مسافت ہے، مالک بن طوق (جس کی کنیت ابوکلثوم تھی) نے اس شہر کو بسایا تھا، اس کو رحبۃ الشام بھی کہتے ہیں اسکے اور دمشق کے درمیان آٹھ روز کی مسافت ہے۔

(۲) هَتَفَ: صیغہ ماضی معروف ہے از ضرب بمعنی پکارنا اس طریقہ سے پکارنا کہ سامع کو پتہ نہ چلے، هَتْفًا هُتَافًا، هِتَافًا، مصادر ہیں آواز نکلنا، یا لمبی آواز نکلنا، اور غیب سے آواز دینے والے کے بھی اسکے معنی آتے ہیں از ضرب، ومنه هَاتِف.

(۳) دَاعِيْ: صیغہ اسم فاعل از نصر دَعْوَةٌ مصدر ہے۔

(۴) اَلشَّوْقِ: ای میل النفس بمعنی نفس کی خواہش، خواہش کا حرکت کرنا، هو میل النفس. والجمع اَشْوَاق. شَاقَ (ن) شَوْقًا، تشْوَاقًا بمعنی ہیجان واضطراب پیدا کرنا۔

(۵) لَبَّيْتُهُ: یہ تَلْبِيَةٌ مصدر تفعیل سے بمعنی جی ہاں کے۔

(۶) مُمْتَطِيًا: صیغہ اسم فاعل از افتعال اس کا مصدر اِمْتِطَاءٌ ہے بمعنی سواری بنانا اور یہ مَطِيَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اونٹ۔ مطا یمطو (ن) مَطْوًا بمعنی جلدی جلدی چلنا، یا سفر تیزی سے کرنا، مطِيَ (س) مطيًا۔

(۷) شِمِلَّةٌ: بمعنی تیز رفتار اونٹنی، صفت کا صیغہ ہے، از نصر واز سمع وکرم شَمَالًا، شَمْلًا و شُمُوْلًا بمعنی تیز چلنا۔

☆......☆......☆

وَمُنْتَضِيًا عَزْمَةً مُشْمَعِلَّةً، فَلَمَّا أَلْقَيْتُ بِهَا الْمَرَاسِيْ، وَشَدَدْتُ أَمْرَاسِيْ، وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَبْتِ رَأْسِيْ.

ترجمہ:۔اور کھینچنے والا تھا جلدی ارادوں کا پس جبکہ ڈال دیا میں نے اس شہر رحبہ میں لنگر (لنگر انداز ہوا) اور باندھیں میں نے اپنے خیمہ کی رسیاں (خیمہ زن ہوگیا، مقیم ہوگیا،) اور نکلا میں حمام (غسل وغیرہ کے بعد ب) سے سر منڈوانے کے بعد۔

(۱) مُنْتَضِيًا: صیغہ اسم فاعل اس کا مصدر اِنْتِضَاءٌ ہے از افتعال بمعنی نکالنا، کھینچنا، سونتنا، مجرد نَضَى يَنْضِيْ (ض) نَضْيًا بمعنی سونتنا۔ نضا يَنضُوْ (ن) نَضًّا. السيف من غمده. میان سے تلوار نکالی۔

(۲) مُشْمَعِلَّةً: یہ اِشْمِعْلَالٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی سیر کرنا، اور چلنے میں بہت کوشش کرنے والی، باب اقشعر سے ہے۔

(۳) اَلْقَيْتُ بِهَا: ای فیها. صیغہ واحد متکلم اِلْقَاءٌ مصدر از افعال۔

(٤) مَرَاسِيْ: یہ (بکسر المیم وفتحها) مرساۃ کی جمع ہے اور کشتی یا جہاز کی رسی (لنگر) جس سے باندھا جاتا ہے۔ رَسَا يَرْسُوْ (ن) رَسْوًا اور رُسُوًّا بمعنی ثابت وراسخ ہونا مؤنث رَاسِيَةٌ جمع رَوَاسٍ ورَاسِيَاتٌ آتی ہیں۔ قال تعالى: وقدور الراسيات.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵) شَدَدْتُ: واحد متکلم کا صیغہ، یہ "شَدٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی مضبوط باندھنا، ازنصر۔

(۶) اَمْرَاسِیْ: یہ مرس کی جمع ہے اور یہ مرسۃ کی بھی جمع ہے بمعنی رسی (طناب) خیمہ باندھنے کی یا جہاز کے طناب (رسی) قال الحریری: شددتُ امراسی یعنی ٹھہرنے کی تیاریاں شروع کی۔

(۷) اَلْحَمَّام: بمعنی غسل خانہ، یہ حمیم سے ماخوذ ہے بمعنی گرم پانی، والجمع حماما ت. حَمَّ(ن) حَمًّا بمعنی گرم کرنا۔ یقال حم التنور اور سمع سے حَمَمًا بمعنی گرم ہونا۔

(۸) سَبْتِ: بمعنی سر کا منڈوانا، نصر وضرب سے سَبْتاً مصدر ہے بمعنی کاٹنا، قطع کرنا، یقال: سبت الرأس. ومنه سبت شعرهٗ ای حلقه، وسمی یوم السبت لانه مقانی قطع عمل خلق السموات والارض فی هذا الیوم الذی ابتداء هافی یوم الاحد.

☆......☆......☆

رَاَیْتُ غُلَامًا قَدْ اُفْرِغَ فِیْ قَالِبِ الْجَمَالِ، وَاُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْکَمَالِ. وَقَدِ اعْتَلَقَ شَیْخٌ بِرُدْنِهٖ، یَدَّعِیْ اَنَّهٗ فَتَكَ بِابْنِهٖ.

ترجمہ: تو دیکھا میں نے ایک ایسے نوجوان (لڑکے) کو کہ جوڑا لاگیا تھا خوبصورتی کے سانچے میں، اور پہنایا گیا اس کو حسن سے کمال کا لباس (انتہائی حسن کا لباس پہنایا گیا) اور حال یہ ہے کہ تحقیق کہ پکڑے تھے ایک بڈھے نے اسکی آستین کو جو دعویٰ کر رہا تھا کہ اس لڑکے نے اچانک قتل کیا اپنے بیٹے کو۔

(۱) غُلَامًا: بمعنی نوجوان (لڑکا)، غلام مزدور، سبز خط، والجمع غِلْمَانٌ، اَغْلِمَةٌ، وغِلْمَةٌ ازسمع غُلْمًا مصدر ہے بمعنی شہوت پرست ہونا۔ اغتلم افتعال سے بھی یہی معنی ہے غلمة بمعنی شہوت۔

(۲) اُفْرِغَ: واحد متکلم مجہول ہے از افعال مصدر اِفْرَاغٌ ہے بمعنی ڈالنا، پانی کا بہانا، سمع سے ہے۔

(۳) قَالِبٌ: (بفتح اللام وبکسرها) بمعنی سانچہ والجمع قَوَالِبُ وقَوَالِیْبُ یعنی جس میں جواہر وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔

(۴) اَلْجَمَالِ: ای الحسن خِلْقاً وخُلْقاً از کرم پیدائشی خوبصورتی کو کہتے ہیں۔

(۵) اُلْبِسَ: صیغہ ماضی مجہول از افعال مصدر اِلْبَاسٌ ہے بمعنی پہنا دیا گیا۔

(۶) اَلْحُسْنِ: بمعنی خوبصورتی یا خوبصورت ہونا، از کرم، صیغہ صفت ہے۔

(۷) حُلَّةَ: (بضم الحاء) بمعنی چادر، ازار، والجمع حُلَلٌ وحِلَالٌ ہر نیا کپڑا، عام کپڑا، یا وہ کپڑا جو تمام بدن کو چھپالے۔

(۸) اِعْتَلَقَ: صیغہ ماضی از افتعال مصدر اِعْتِلَاقٌ ہے بمعنی تعلق ولزوم، پکڑنا۔

(۹) رُدْنِهٖ: بمعنی چوڑائی آستین، والے یا صرف آستین کو کہتے ہیں وکم تنگ آستین کو کہتے ہیں۔ رَدَنَ(ض) رَدْنًا بمعنی تہ بتہ کرنا، والجمع اَرْدَانٌ اور چونکہ اہل عرب آستین میں دراہم اور دنانیر رکھتے ہیں، جیب بنالیا کرتے تھے اس میں سے وہ اپنے روپے پیسے رکھا کرتے تھے، اسی وجہ سے یقال ثَقُلَ ردنه یعنی مالدار ہو گیا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰)فَتَكَ: صیغہ ماضی بمعنی اچانک مارڈالنا غفلت میں یا گرفت کو مضبوط کرنا۔ درفتك(ن،ض)فتکا (بحرکات الثلثة) فُتُوْكًا مصادر ہیں۔

☆......☆......☆

وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْفَتَهُ، وَيُكْبِرُ قِرْفَتَهُ، وَالْخِصَامُ بَيْنَهُمَا مُتَطَايِرُ الشَّرَارِ، وَالزِّحَامُ عَلَيْهِمَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْاَخْيَارِ وَالْاَشْرَارِ، اِلٰى اَنْ تَرَاضَيَا بَعْدَ اِشْتِطَاطِ اللُّدَدِ.

ترجمہ:۔اور نوجوان انکار کرتا تھا اس کی معرفت کو (جان پہچان کو) لڑکا سیخ پا اور اس کی تہمت کے الزام کو بڑا سنگین واقع سمجھتا تھا، اور جھگڑا ان دونوں کے درمیان اڑنے والا چنگاریوں کا تھا (باہم دشمنیاں چنگاری اڑا رہی تھی) اور جھگڑا ان دونوں پر جمع کر رہا تھا درمیان اچھا اور بروں کے (اچھے برے لوگ جمع ہو گئے تھے) یہاں تک کہ راضی ہو گئے وہ دونوں خوب لڑنے جھگڑنے کے بعد۔

(۱)عِرْفَةٌ: بمعنی یہ مصدر ہے اور فعلة کے وزن پر ضرب سے۔ یقال عرف الشيء عرفة وعرفانا ومعرفةً جبکہ وہ چیز کو پہچانے یا جانے۔ یعنی معرفة والضمیر للدین.

(۲)يُكْبِرُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اِكْبَارٌ ہے بمعنی بڑا سمجھنا، اور "کبر" سے مشتق ہے جو صغر کی ضد ہے۔ كَبُرَ (ك) كَبْرًا وكِبَارَةً بمعنی بڑا ہونا۔ فلما رأينهٗ اكبرنهٗ وقطعن ايديهن.

(۳)قِرْفَةٌ: بمعنی تہمت، از ضرب قرفًا. جھوٹ بولنا، بمعنی تہمت لگانا، جھوٹ بولنا، اِقْتِرَافٌ افتعال سے بمعنی حاصل کرنا، کمانا، کسب کرنا سیجزون بما کانوا یقترفون.

(۴)مُتَطَايِرٌ: یہ طَيْرٌ سے ماخوذ ہے صیغہ اسم فاعل بمعنی بہت زیادہ اُڑنے والا۔

(۵)اَلشَّرَارُ: (بفتح الشين) یہ شرَارَةٌ کی جمع ہے بمعنی چنگاری۔

(۶)اَلزِّحَامُ: مصدر ہے از مفاعلہ بمعنی مزاحمت یا انبوہ کثیر۔ زَحَمَ (ف) زَحْمًا وزِحَامًا۔

(۷)اَلْاَخْيَارُ: یہ خَيْرٌ کی جمع ہے بمعنی نیکی و بھلائی اور کسی کا اپنے کمال کو پہنچنا و مال کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع خیار آتی ہے۔

(۸)اَلْاَشْرَارُ: یہ شَرٌّ کی جمع ہے یا شَرِيْرٌ کی جمع ہے بمعنی کمینہ، برے لوگ، یا برائی۔

(۹)اِشْتِطَاطٌ: مصدر ہے افتعال کا بمعنی حد سے تجاوز کرنا، ظلم کرنا۔ شَطَّ يَشُطُّ (ن) شَطًّا، شَطَطًا، شُطُوْطًا بمعنی دور ہونا، ظلم کرنا، شَطَطًا (ض) بمعنی حق سے دور ہونا. قال تعالیٰ: لقد قلنا اذا شططا، ای بعیدًا عن الحق.

(۱۰)اَللُّدَدُ: (محرکة) بمعنی خصومت، سخت جھگڑا، از نصر بمعنی بہت زیادہ جھگڑا کرنا. لَدَّ (س) لَدًّا. بہت زیادہ جھگڑالو ہونا. قال تعالیٰ: ھو الد الخصام.

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

بِالتَّنَافُرِ إِلَى وَالِي الْبَلَدِ، وَكَانَ مِمَّنْ يُزَنُّ بِالْهَنَاتِ، وَيُغَلِّبُ حُبَّ الْبَنِينَ عَلَى الْبَنَاتِ، فَأَسْرَعَا إِلَى نَدْوَتِهِ، كَالسُّلَيْكِ فِي عَدْوَتِهِ.

ترجمہ:۔ ساتھ دعویٰ کرنے (مقدمہ دائر کرنے) حاکم شہر کے پاس، اور تھا حاکمِ شہر، ان لوگوں میں تھے جو بری عادتوں سے متہم تھے، اور ترجیح دیتا تھا وہ لڑکوں کی محبت کو لڑکیوں کی محبت پر پس جلدی کی ان دونوں نے ان کی مجلس (عدالت) کی طرف مانند سلیک کے دوڑنے میں۔

(۱) اَلتَّنَافُرُ: بمعنی مقدمہ دائر کرنا (نالش کرنا) مصدر ہے تفاعل کا بمعنی دعویٰ کرنا مجرد ضرب بمعنی کوچ کرنا، فخر کرنا۔ نَفَاراً، نُفُوْرًا ونَفِيْرًا. دور ہونا، الگ ہونا۔ قَالَ تَعَالٰى: ومازادهم الانُفُوْرًا.

(۲) يُزَنُّ: صیغہ مضارع ہے۔ از نصر بمعنی تہمت لگانا، متہم کرنا۔

(۳) اَلْهَنَاتُ: (اَلْهَنُ) یہ جمع ہے یاهَنَةٌ کی بمعنی بری عادت، شرمگاہ یہاں پر جرم خلاف وضع وفطرت یعنی لواطت مراد ہے۔ ''الهن'' میں کبھی نون تخفیف کیساتھ ہے کبھی اس میں نون کو تشدید پڑھا جاتا ہے۔ یہاں اس سے مراد بری عادت یعنی خلاف وضع فطرت یعنی لواطت کے ہیں ویقال هذاهنك یعنی یہ تمہاری چیز ہے اور اس کی تصغیر هُنَيٌّ ہے اس کا مؤنث هَنَةٌ ہے اس کا اعراب بالحروف ہے اس کا استعمال خیر میں نہیں ہوتا ہے۔

(۴) اَلْبَنِيْنَ: یہ جمع ہے اِبْنٌ کی بمعنی لڑکا، اس کی جمع اَبْنَاءُ ہے اور تصغیر بُنَيٌّ.

(۵) اَلْبَنَاتُ: یہ جمع ہے بِنْتٌ کی بمعنی لڑکی اور بِنْتٌ کیلئے بُنَتِي؟؟، اور بنوی مستعمل ہے۔

(۶) فَأَسْرَعَا: یہ سُرْعَةٌ (جلدی) سے ماخوذ ہے جو بطوء کی ضد ہے از کرم. کمافی القران: وسارعوا الٰى مغفرة. اور سرعت کا استعمال اجسام وافعال میں کیا جاتا ہے۔

(۷) نَدْوَتِهِ: بمعنی مجلس، جماعت، اسم مرۃ ہے، اس کی جمع ندوات آتی ہے، مرتحقیقہ۔

(۸) اَلسُّلَيْكُ: ایک آدمی کا نام ہے جو بہت تیز رفتار مشہور تھا عرب میں چار شخص کی تیز رفتاری ضرب المثل ہے (۱) تابط شراً (ب) شَنْفَرِى، یا سنفری (ج) عمرو ابن امیہ ضمری اور (د) سُلَيْك اور یہ بہت بڑا شاعر بھی تھا، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے یا ایک مشہور واقعہ ہے کہ بنو بکر کی لشکر نے بنو تمیم کی لوٹ مار کا قصد کیا سلیک جو بنو تمیم میں سے تھا، بنو تمیم کو خبر پہنچانے کے لئے چھپٹا جب بنو بکر کو اس صورت حال کا علم ہوا تو دو شخص کو نہایت تیز رفتار گھوڑوں پر سوار کرا کر ''سلیک'' کی گرفتاری کیلئے روانہ کئے لیکن وہ دونوں سلیک کی گرد پا کو بھی نہ پا سکے اور ناکام واپس آ گئے سلیک نے بنو تمیم کو مفصل حالات سے مطلع کیا لیکن انہوں نے اتنی زیادہ مسافت کو اس قدر تھوڑے زمانہ میں طے کرنا از قبیل محالات سمجھ کر جھٹلایا یہاں تک کہ بے خبری میں بنو بکر کا لشکر بنو تمیم میں جا پڑا اور خوب لوٹ مار کا بازار گرما کیا۔

(۹) عَدْوَتِهِ: بمعنی دوڑنا، اَعْدَاى فلان على فلانٍ مدد کی اور قوت پہنچائی۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

فَلَمَّاحَضَرَاهُ،جَدَّدَالشَّيْخُ دَعْوَاهُ،وَاسْتَدْعٰى عَدْوَاهُ،فَاسْتَنْطَقَ الْغُلَامَ،وَقَدْفَتَنَهُ بِمَحَاسِنِ غُرَّتِهِ.

ترجمہ:۔پس جبکہ حاضر ہوئے وہ دونوں، از سرنو اپنا دعویٰ پیش کیا ہے شیخ نے اور طلب کیا اسکی مدد (حاکم سے مدد چاہا) پس گویائی طلب کی حاکم نے غلام سے (حاکم نے لڑکا سے بیان لینا چاہا) اور تحقیق کہ فتنہ میں ڈالا تھا (فریفتہ بنادیا تھا) اس غلام نے (حاکم کو) اپنے چہرے کی خوبصورتی اور پاکیزگی کی وجہ سے۔

(۱)حَضَرَاهُ:ای جاء الشیخ و الغلام الیٰ الوالی. صیغۂ تثنیہ مذکر حاضر معروف۔حَضَرَ(ن) حُضُوْرًا حاضر ہونا، جوضد ہے غائب کی۔

(۲)جَدَّدَ: صیغۂ ماضی از تفعیل اس کا مصدر تَجْدِیْدٌ ہے بمعنی نیا کرنا،لوٹانا، مجرد ضرب سے بمعنی نیا ہونا،اور یہاں نیا کرنے اور لوٹانے کے ہیں۔

(۳)دَعْوَاهُ: یہ مفعول ہے جدد کا دَعْوٰی مصدر ہے بمعنی مقدمہ ودعویٰ کرنا۔

(۴)اِسْتَدْعٰى: بمعنی طلب کرنا، مقدمہ دائر کرنا، اور آواز کرنے کے بھی آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ زور سے چیخ کر بیان کیا۔

(۵)عَدْوَاهُ: بمعنی مدد طلب کرنا۔یقال استعدی الامیر ای استعانہ فاعداہٗ ای اعانہ و الاسم العدویٰ۔

(۶)فَاسْتَنْطَقَ:ای طلب الوالی نطق الغلام ۔صیغۂ ماضی از استفعال اِسْتِنْطَاقٌ مصدر ہے ای طلب النطق بمعنی گویائی طلب کرنا، یا تقریر کرنا، مجرد ضرب سے ہے، یعنی تقریر کرنا مراد ہے۔

(۷)اَلْغُلَامُ: نوجوان لڑکا، غلام، مزدور جمع اَغْمِلَةٌ،غِلْمَةٌ،غِلْمَانٌ آتی ہیں از سمع۔

(۸)فَتَنَهُ: صیغۂ ماضی،فَتَنَ(ض) فَتْنًا وفُتُوْنًا یعنی تعجب میں ڈالنا، بہلانا، پھلانا، متحیر کرنا، فتنہ میں ڈالنا، فتنہ میں پڑنا، یہ لازمی اور متعدی دونوں مستعمل ہے، والجمع فتان۔

(۹)مَحَاسِنُ: یہ جمع ہے حسن کی بمعنی خوبصورتی، حَسُنَ از کرم، مر تحقیقہ۔

(۱۰)غُرَّةٌ:(بضم الغین) معنی گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، یا پوری پیشانی کا چمکنا۔یقال: غرۃ من کل شیء یعنی ہر چیز کا ابتدائی و معظم حصہ وغرۃ من القوم بمعنی شریف، وغرۃ من الرجل بمعنی چہرہ اور یہی معنی یہاں مراد ہیں اور اس کے معنی روشنی اور صبح کے بھی آتے ہیں۔

☆......☆......☆

وَطَرَّعَقْلَهُ بِتَصْفِيْفِ طُرَّتِهِ،فَقَالَ:اِنَّهَاافِيْكَةُ اَفَّاكٍ،عَلٰى غَيْرِ سَفَّاكٍ؛وَعَضِيْهَةُ مُحْتَالٍ،عَلٰى مَنْ لَيْسَ بِمُغْتَالٍ،فَقَالَ الْوَالِىْ لِلشَّيْخِ:

ترجمہ:۔اور اچک لیا تھا اس نے (حاکم کی) عقل کو اپنے بالوں کی آراستگی سے، پس کہا غلام نے تحقیق کہ یہ دعویٰ جھوٹ ہے (یہ تہمت بالکل جھوٹا الزام ہے) ایسے شخص پر جو ظالم اور خون ریز نہیں ہے اور تہمت تراشی ہے حیلہ گر کی (کھلی ہوئی تہمت) ایک ایسے شخص پر جو اچانک قتل کرنے والا نہیں ہے، پس حاکم نے شیخ سے کہا (بڈھے)۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱)طرَّ: صیغہ ماضی معروف (ن ض) بمعنی چلا جانا، دھتکارنا، قطع کرنا، اچک لینا، کاٹنا، لوٹ لینا، اور بال چھینا۔ یقال طره ای سبله.

(۲)بِتَصْفِیْفِ: یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی پٹی جمانا، صف بندی کرنا، مجرد نصر سے ہے صَفًّا مصدر ہے بمعنی درست کرنا، مراد بالوں کو درست کرنا، یقال: صفه صفاای نظمه طولا مستقیماً.

(۳)طُرَّتِهٖ: (بالضم) بمعنی پیشانی بمعنی عَلَمُ الثَّوْبِ وطرف کل شیء وحاشیة الکتاب والجمع طرار وجبین یا مانگ نکالنا، جو بالوں کے وسط میں خوبصورتی کی غرض سے بنا لیتے ہیں والجمع طرات، طرر، اطرار، طرار۔

(۴)اَفِیْکَةُ: بمعنی تہمت لگانا، الزام، جھوٹ، بہت ہی بڑا جھوٹ، والجمع اَفَائِكُ. اَفَكَ(ض)افكا، اُفُوْكًا بمعنی جھوٹ بولنا، وتہمت لگانا، وَمِنْهُ اَفَّاكٌ یعنی بہت ہی گھنی جھوٹ بولنے والا، مبالغہ کیلئے ہے۔ اَفَكًا(س) جھوٹ بولنا، اور افیك کی جمع افکاء. فی التنزیل: اجئتنالتأفکناعن آلھتنا.

(۵)سَفَّاكٌ: صیغہ مبالغہ ہے بمعنی قتل کرنے والا اور خون ریزی کرنے والا یا مارنے والا، سفك(ض)سَفْكًا خون بہانا. قوله تعالیٰ: من یفسدفیھاویسفك الدماء.

(۶)عَضِیْھَةٌ: یہ فیعلة کے وزن پر ہے اور اس کے حروف اصلی (ع ض و) ہیں بمعنی بہتان، افتراء، بدگوئی، تہمت والجمع عضاءه. عَضَهَ(ف) عَضْھاً، عِضْھاً بمعنی چغلی کھانا، جادو کرنا، جھوٹ بولنا واز سمع تہمت لگانا۔

(۷)مُحْتَالٌ: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِحْتِیَالٌ بمعنی حیلہ کرنے والا مجرد نصر سے۔

(۸)مُغْتَالٌ: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِغْتِیَالٌ ہے بمعنی اچانک قتل کرنے والا، یقال: غَالَ(ن)یَغُوْلُ غَوْلَةً، وغَالَةً، اِغْتَالَه جبکہ وہ اس کو ہلاک کرے اور بے خبری میں اس کو آ دبوچے۔

☆......☆......☆

اِنْ شَھِدَلَكَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، وَاِلَّا فَاسْتَوْفِ مِنْهُ الْیَمِیْنَ، فَقَالَ الشَّیْخُ: اِنَّهٗ جَدَّ لَهٗ خَاسِیًا، وَاَفَاحَ دَمَهٗ خَالِیًا، فَاَنّٰی لِیْ شَاھِدٌ، وَلَمْ یَکُنْ ثَمَّ مُشَاھِدٌ.

ترجمہ:۔ اگر شہادت دے تیرے لئے دو گواہ مسلمانوں میں سے (تو قصاص کا حکم دونگا) وگرنہ پوری لے لے تو اس لڑکے سے قسم (ورنہ لڑکے سے قسم کھلوائے) پس بڈھے نے کہا تحقیق اس نوجوان نے زمین پر گرایا اس کو اس حال میں کہ وہ ذلیل تھا، اور بہایا ہے اس کا خون اس حال میں یہ نوجوان خالی تھا، (لوگوں سے دور لے جا کر قتل کیا جہاں کوئی نہ تھا) پس کہاں سے لاؤں میں گواہوں کو! اور وہاں کوئی دیکھنے والا بھی نہیں تھا۔

(۱)شَھِدَ: صیغہ ماضی معروف از سمع شَھَادَةٌ مصدر ہے یقال: شَھِدَ(س)شَھَادَةً له اوعلیه عندالحاکم ای ادی عنده من الشھادة.

(۲)عَدْلَانِ: یہ عدل کا تثنیہ ہے ای رجلان عدلان والجمع اَعْدَالٌ بمعنی انصاف کرنا برابر کرنا۔ یقال: عَدَلَ(ض)یَعْدِلُ

Maktaba Tul Ishaat.com

عَذْلاًای سوی بینهما.

(۳)وَاِلَّا:اَیْ وَاِن لَّم یَشْتَهِدْلَكَ عَدْلَانِ (۴)فَاسْتَوْفِ: صیغۂ امر حاضر از استفعال مصدر استیفاءً بمعنی پورا کرنا مجرد ضرب سے۔

(۵)اَلْیَمِیْنَ: بمعنی قسم، سیدھا ہاتھ (دست راست) والجمع اَیْمَانٌ. وفی التنزیل: لایؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم۔

(۶)جَدَّلَهُ: جَدَّلَ صیغۂ ماضی معروف ہے مصدر تَجْدِیْلٌ ہے بمعنی زمین پر پچھاڑ دینا، یا زمین پر پچھاڑنا، جَدَلَ(ن، ض)جَدْلاً. زمین پر پچھاڑنا سمع سے جَدَلاً، معنی سخت لڑائی جھگڑا کرنا۔

(۷)خَاسِیًا بمعنی دھتکارا ہوا، ہانکایا ہوا، جھڑکایا ہوا، دور کیا ہوا، از فتح بمعنی کتے کو دھتکارنا، جھڑکنا، دور کرنا، خَسَأَ(ف)یَخْسَأُخَسْئًا، جھڑکنا، دھتکارنا۔ خَسِیَٔ(س)یَخْسِیُٔ خَسْئًا بمعنی دوری ہونا، اور خَاسِیًا یہ ضمیر مفعول سے حال واقع ہے اور یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

(۸)اَفَاحَ: صیغہ ماضی از افعال بمعنی بہادینا، خوف بہانا اور فَاحَ(ن)یَفُوْحُ فَوْحًا مصدر ہے بمعنی بہنا، جوش دینا۔

(۹)خَالِیًا: ای منفرداًلیس مع احد. یعنی تنہا و اکیلا۔ خَلَا(ن)یَخْلُوْ. یقال خلی معه علی خلوة وخلا الرجل خلوا وخلاء ای انفرو فی مکان ومن الاول، قوله تعالیٰ: واذاخلوا الی شیاطینهم۔

(۱۰)ثَمَّ: (بفتح الثاء) یہ حرف عطف نہیں ہے، بمعنی وہاں یعنی یہ اشارہ بعید کے لئے ہے۔

(۱۱)مُشَاهِدٌ: (بضم المیم) بمعنی دیکھنے والا صیغۂ اسم فاعل از مفاعلہ شَاهِدًا و مُشَاهِدًا مصدر ہیں بمعنی دیکھنا آنکھوں سے معائنہ کرنا، شَهِدَ سمع سے ہے۔

☆......☆......☆

وَلٰكِنْ وَلِّنِیْ تَلْقِیْنَهُ الْیَمِیْنِ، لِیَبِیْنَ لَكَ: اَیَصْدُقُ اَمْ یَمِیْنُ!فَقَالَ لَهُ: اَنْتَ الْمَالِكُ لِذٰلِكَ، مَعَ وَجْدِكَ الْمُتَهَالِكِ، عَلٰی اِبْنِكَ الْهَالِكِ.

ترجمہ:۔اور لیکن اختیار (اجازت) دیجئے مجھے اس کو قسم کھلانے کی، تاکہ ظاہر آپ پر آیا وہ سچا ہے (سچ بول رہا) یا جھوٹ پس کہا قاضی نے اس سے (شیخ نے) تو مالک ہے اس واقع کا، باوجود ہونے تجھ کو انتہائی رنج وغم تیرے مقتول بیٹے پر۔

(۱)وَلِّنِیْ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَوْلِیَةٌ ہے بمعنی حاکم بنانا و اختیار دینا۔

(۲)تَلْقِیْنَهُ الْیَمِیْنِ: ای القاء الیمین یقال لقن الکلام فلان، لقناً ولقانةً وتلقن منه الکلام ای اخذ عنه مشافهةً وفهمه ولقنه ای فهمهٔ مشافهةً ازسمع۔

(۳)اَلْیَمِیْنُ: مَانَ(ض)یَمِیْنُ مَیْنًا سے جبکہ وہ جھوٹ بولے۔ مصدر مَیْنٌ ہے اور یہ ماخوذ اَیْمَنٌ سے بمعنی جھوٹ بولنا۔

(۴)وَجْدٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی پانا، غمگین ہونا، یا غضبناک ہونا، وَجْدًا، جِدَةً، مَوْجِدَةً، وِجْدَانًا مصادر ہیں جبکہ وہ غضبنا ہو۔

(۵)اَلْمُتَهَالِكُ: صیغۂ اسم فاعل ہے از تفاعل بمعنی ہلاک ہونے والا، هَلَكَ(ض، س، ف)هَلْكًا اور فتح سے اس کا معنی ہے فنا

Maktaba Tul Ishaat.com

ہونا، مرنا، ہلاک ہونا، اور ھلاك علیه والیه ھلاکاً کے معنی ہے، لالچی ہونا و بہت خواہش مند ہونا۔

(۶) ھَالِكٌ: صیغہ اسم فاعل از ضرب بمعنی ہلاک ہونے والا۔ قال تعالیٰ: کل شیء ھالك الا وجهه.

☆......☆......☆

فَقَالَ الشَّيْخُ لِلْغُلَامِ، قُلْ: وَالَّذِيْ زَيَّنَ الْجِبَاهَ بِالطُّرَرِ، وَالْعُيُوْنَ بِالْحَوَرِ، وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ، وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ.

ترجمہ:۔ پس شیخ نے کہا غلام سے (لڑکے) کہہ تو قسم ہے اس ذات کی جس نے زینت دی ہے پیشانیوں کو زلفوں سے اور آنکھوں کو سخت سیاہی اور سفیدی سے مزین کیا ہے، اور ابروؤں کو (ہواؤں کو) کشادگی سے اور دانتوں جھریوں سے (جدا کشادہ ہونے)۔

(۱) زَيَّنَ: صیغہ ماضی ہے از تفعیل مصدر "تَزْيِيْنٌ" ہے بمعنی مزین کرنا، زینت دینا۔

(۲) اَلْجِبَاهَ: یہ جَبْهَةٌ کی جمع ہے بمعنی پیشانی، چہرہ اس کی جمع جَبْهَاتٌ بھی آتی ہے۔

(۳) اَلطُّرَرُ: یہ طُرَّةٌ کی جمع ہے بمعنی گیسو (زلف) وھی اعتدال الشعر علی الجبهة۔

(۴) اَلْعُيُوْنُ: یہ عین کی جمع ہے بمعنی آنکھ۔

(۵) اَلْحَوَرِ: بمعنی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا زیادہ ہونا بعض کہتے ہیں بڑی آنکھ والا ہونا والجمع وحور، واحوار. حَارَ (س) حَوْراً. یقال حورت العین آنکھ کی سیاہی وسفیدی حصہ کا خوب چمکدار ہونا، یا حور وہ شخص ہے جس کی آنکھ کی سیاہی وسفیدی خوب چمکتی ہو اس کی حور آتی ہے۔

(۶) اَلْحَوَاجِبُ: یہ حاجب کی جمع ہے بمعنی آبروں، بھوروں اس کی جمع حَوَاجِيْبُ بھی آتی ہے اور اس کے معنی آفتاب کی شعائیں، یا کسی چیز کا کنارہ، آفتاب کا کنارہ جو طلوع ہونے کے وقت ابتداء ظاہر ہو، دربان ہونا، اور ابلیج وہ شخص ہے جس کے بھوں کے بال علیحدہ علیحدہ ہوں اور سمع سے بھی آتا ہے بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔

(۷) اَلْمَبَاسِمُ: یہ مبسم کی جمع ہے بمعنی مسکرانے کی جگہ یعنی دانت یہاں مجازاً ہونٹ مراد ہے۔ بَسَمَ (ن، ض) يَبْسِمُ بَسْمًا بمعنی تبسم کرنا، مسکرانا۔

(۸) اَلْفَلَجُ: دانتوں کی کشادگی لغوی معنی پھاڑنا، تقسیم کرنا، فَلَجَ (ن، ض) فَلْجًا و فُلُوْجًا بمعنی اپنے مقصد میں کامیاب ہونا، اور دانتوں کا فاصلہ طویل ہونا اور "تفرق اسنان" عربوں کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ فَلَجًا و فَلْجَةً (س) سے بمعنی دانتوں، قدموں، یا ہاتھوں کے درمیان کشادگی، وبعد کا ہونا یا طویل ہونا، اور فلج اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دانتوں میں نہ زیادہ فصل ہو اور نہ زیادہ وصل ہو۔

☆......☆......☆

وَالْجُفُوْنَ بِالسَّقَمِ، وَالْاُنُوْفَ بِالشَّمَمِ، وَالْخُدُوْدَ بِاللَّهَبِ، وَالثُّغُوْرَ بِالشَّنَبِ، وَالْبَنَانَ بِالتَّرَفِ،

Maktaba Tul Ishaat.com

وَالْخُصُوْرَ بِالْهَيَفِ.

ترجمہ:۔(اور قسم ہے اس ذات کی جس نے زینت دی ہے) پلکوں کو باریکی سے اور ناکوں کو بلندی سے اور رخساروں کو (گال کو) سرخی سے اور دانتوں کو چمکنے (آب وتاب) سے اور پوروں کو نازک (نرم) ہونے سے اور کمروں پتلے پن سے۔

(۱) اَلْجُفُوْنُ: جَفْنٌ کی جمع ہے بمعنی پلک (غطاء العين)۔

(۲) اَلسَّقَمُ: بیماری، دکھ، باریکی، یہاں مراد شدت حیاء ہے اور نزاکت ہے. سَقُمَ (ك،س) سَقْمًا وسِقْمًا، سَقَامًا وسَقَامَةً بیمار ہونا، بیماری کا ممتد ہونا، ضرب سے بمعنی بیمار ہونا، صفت سَقِيْم ہے جمع سِقَامٌ و سُقَمَاءُ۔ وفي القران: قال انی سقيم.

(۳) اُنُوْف: یہ اَنْفٌ کی جمع ہے بمعنی ناک اور پہاڑ کا نکلا ہوا گوشت، وانف كل شيء۔ ہر چیز کی ابتداء۔

(۴) اَلشَّمَمُ: بمعنی بلندی شَمَّ بمعنی سونگھنا، اور شَمَّ (ن،س) شَمًّا، شَمَمًا، بلند ہونا۔

(۵) اَلْخُدُوْدُ: یہ خَدٌّ کی جمع ہے بمعنی رخسارہ، گال۔

(۶) اَللَّهَبُ: بمعنی شعلہ، لپٹ، یہ سرخی رخسار سے کنایہ ہے، لَهِبَ يَلْهَبُ (س) لَهْبًا و لَهِيْبًا و لَهَابًا و لَهْبَانًا بمعنی بھڑکنا، شعلہ اٹھنا۔ سيصلى نارًا ذات لهب.

(۷) اَلثُّغُوْرُ: یہ ثَغْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی دانت اور لگانٹی؟؟ کے معنی بھی آتے ہیں۔

(۸) اَلشَّنَبُ: بمعنی تر و تازگی، رونق، دانتوں کا چمکدار ہونا، دانتوں کی تازگی، شَنِبَ (س) شَنَبًا بمعنی صاف و حسین ہونا، تیزی، خوش آبی۔

(۹) اَلْبَنَانُ: یہ بَنَانَةٌ کی جمع ہے بمعنی انگلی کے پور اور اس کا کنارہ. قَالَ تَعَالٰى: بَلٰى قادرين على ان نسوى بنانه.

(۱۰) اَلتَّرَف: بمعنی، نرمی، نازکی بلب؟؟؟ سمع سے بمعنی نازک بدن ہونا۔ تَرِفَ (س) تَرَفًا بمعنی صاحب نعمت ہونا۔

(۱۱) اَلْخُصُوْرُ: یہ خَصْرٌ کی جمع ہے بمعنی کمر، کوکھ، کولھا۔

(۱۲) اَلْهَيَفُ: بمعنی پتلی کمر کا ہونا، باریک پیٹ ہونا، هَافَ (س) هَيْفًا، هِيْفًا بمعنی شکم اندر کو دبا ہوا ہونا، اور "اهيف" اس شخص کو کہتے ہیں جس کی کمر دبلی یا باریک کمر والا ہو، کمر کا باریک ہونا، مؤنث هَيْفَاءُ جمع هيف۔

☆......☆......☆

اِنَّنِيْ مَاقَتَلْتُ اِبْنَكَ سَهْوًا وَّلَا عَمْدًا، وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهُ لِسَيْفِيْ غَمْدًا؛ وَاِلَّا فَرَمَى اللهُ جَفْنِيْ بِالْعَمَشِ، وَخَدِّيْ بِالنَّمَشِ، وَطُرَّتِيْ بِالْجَلَحِ.

ترجمہ:۔ تحقیق کہ نہیں قتل کیا میں نے تیرے بیٹے کو نہ بھول کر کے نہ قصداً (تیرے بیٹے کو نہ قصداً مارا ہے نہ بھول کر کے) اور نہ بنایا میں نے اس کی کھوپڑی کو اپنی تلوار کا نیام (نہ میں نے اپنی تلوار کو اس کی کھوپڑی میں داخل کیا) وگرنہ پس مارے (یا تبدیل کردے) اللہ تعالیٰ (یعنی اگر مارا ہو تو خدا) میری پلکوں کو گرنے سے (یا ضعف بصر سے) اور میرے رخسار کو (گال کو) داغوں سے (کالی سفید دھبہ سے) میرے بال (گیسو) کو گرنے سے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱)سَهْوًا: یہ مصدر ہے ازنصر بمعنی بھول کر، مصدر سَهْوًا و سُهُوًّا بمعنی بھول جانا اور دوسری طرف متوجہ ہونا۔
(۲)عَمْدًا: یہ مصدر ہے ازضرب بمعنی جان بوجھ کر۔(۳)هَامَةٌ: سر،کھوپڑی، والجمع هَامٌ، هَامَاتٌ۔
(۴)سَیْفٌ: سَیْفِیْ بمعنی تلوار والجمع اَسْیَافٌ، سُیُوْفٌ، اَسْیُفٌ. سَافَ(ض)سَیْفًا بمعنی مارنا تلوار سے۔
(۵)غِمْدًا: (بکسرالغین وفتحها) بمعنی تلوار کی نیام یا تلوار کا میان۔ والجمع غُمُوْدٌ، اَغْمَادٌ واَغْمِدَةٌ. غَمَدَ(ن، ض)غَمْدًا بمعنی چھپالینا،تلوار کو نیام میں رکھنا۔
(۶)جَفْنٌ: پلک، آنکھ والجمع جُفُوْنٌ۔(۷)فَرَمَی اللّٰهُ: جزا ہے۔ جزا اگر ماضی ہوتو فاء لانا جائز ہے لیکن جملہ دعائیہ ہونیکی وجہ سے لائی گئی ہے۔
(۸)اَلْعَمَشُ: بمعنی ضعف بصر ہونے کی وجہ سے ہروقت آنکھوں سے آنسو بہنا یا برابر جاری رہنا، عَمِشَ(س)عَمَشًا بمعنی ضعف بصر ہونا۔ اور "اَعْمَش" وہ شخص ہے جس کی آنکھ سے اکثر اوقات آنسو بہتے ہو، مؤنث عمشاء جمع عميش ،يقال الاعمشت العين عمشًااى ضعف البصرمع سيلان الدمع فى اكثر الاوقات۔
(۹)خَدِّیْ: بمعنی رخسارہ، گال والجمع خُدُوْدٌ (۱۰)اَلنَّمَشُ: بمعنی سیاہ وسفیدی کا داغ کا پڑ جانا. نَمِشَ(س)نَمَشًا بمعنی نمش کا ہونا۔
(۱۱)طُرَّتِیْ: (بالضم) بمعنی پیشانی اور پیشانی کے بال اور کپڑے کا نقش ونگار و کنارہ کتاب کا حاشیہ ونہر کا کنارہ، ووادی کا کنارہ وبادل کا لمبا ٹکڑا والجمع طرر، طرار، واطرار یہاں بال مراد۔
(۱۲)اَلْجَلَحُ: بمعنی بالوں کا جھڑنا، عندالبعض پیشانی کے بالوں کا گر جانا، جَلِحَ(س) جَلَحًا بمعنی سر کی دونوں جانبوں سے بالوں کا جھڑنا بعض نے کہا کہ سر کے اگلے حصہ کے بالوں کا گرنا، اور یہ طُرَّةٌ کے مناسب ہے۔

☆......☆......☆

وَطَلْعِیْ بِالْبَلَحِ، وَوَرْدَتِیْ بِالْبَهَارِ، وَمِسْكَتِیْ بِالْبُخَارِ، وَبَدْرِیْ بِالْمُحَاقِ، وَفِضَّتِیْ بِالْاِحْتِرَاقِ؛ وَشُعَاعِیْ بِالْاِظْلَامِ، وَدَوَاتِیْ بِالْاَقْلَامِ.

ترجمہ:۔ اور میرے دانتوں کو زردی سے اور گلاب جیسا چہرہ کو زرد رنگ کے پھول سے اور میرے منہ کی خوشبو کو بد بو(گندہ دھنی سے)اور میرے چاند جیسے (بدر کامل) چہرہ کو تاریکی سے (اندھیرے) اور میری چاندی جیسے (سفید) بدن کو سیاہ ہوجانے سے اور میری روشنی کو اندھیرے سے (چہرے کی خوبصورتی کو متفرق ومنتشر ہوجانے سے) اور میری دوات کو قلم سے (ملوث کردے)(کنایہ ہے درکوذکر سے اور لواطت سے)
(۱)طَلْعِیْ: یہاں مراد دانت ہے "طَلْعٌ" پھول کی کلی کو کہتے ہیں۔
(۲)اَلْبَلَحُ: اور سر کے دونوں طرف کے بال کا گرنا اور سمع سے بھی ہے، بمعنی زرد یا سبز رنگ ہونا، یا دانتوں کا سبز ہوجانا، از فتح زرد ہو جانا، اور "اَبْلَح" اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دانت زرد ہوں اور وہ مانجتا نہ ہو۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) وَرْدَتِیْ: بمعنی گلاب کے پھول کو کہتے ہیں یہاں مراد "رخسارہ" ہے۔

(۴) بِالْبَهَارِ: یہ زرد رنگ خوشبو کے ایک پھول کا نام ہے (نرگس) زردی مراد ہے یا ایک گھاس کو کہتے ہیں جس کو عین البقر کہتے ہیں جو زرد رنگ کی ہوتی ہے یہاں یا زردی رنگ سے کنایہ ہے، اس کا فارسی نام گاؤ چشم ہے۔

(۵) مِسْكَتِيْ: (بالکسر) ای قطعة من المسك اس سے مراد منہ کی خوشبو ہے والجمع میسك ۔

(۶) بِالْبُخَارِ: گندہ دہن، بدبودار منہ بَخَرَ (ف) بَخرًا بمعنی بخارات کا اُٹھنا۔ بَخِرَ (س) بَخَرًا بمعنی بدبو آنا، والجمع اَبْخِرَةٌ۔

(۷) اَلْمُحَاقُ: (بالحرکات الثلثة) بمعنی وہ قمری مہینہ کی آخیر تین راتیں، جہاں روشنی نہیں رہتی، یہاں مراد اس کی تاریکی ہے، فتح سے بمعنی بالکلیہ مٹا دینا، محو کرنا، باطل کرنا۔

(۸) اَلْاِحْتِـرَاقُ: مصدر ہے باب افتعال کا بمعنی جلنا، مراد یہاں "سیاہ ہو جانا ہے" کیونکہ جب چاندی کو پگھلایا جاتا ہے تو وہ کالی ہو جاتی ہے مجرد نصر سے ہے۔

(۹) شُعَاعِیْ: شُعَاعٌ سورج کی کرن (روشنی) کو کہتے ہیں، یا سورج کی روشنی والجمع اَشِعَّةٌ، شعاع، شعع آتی ہیں مراد "اس سے چہرے کی خوبصورتی" ہے، از ضرب بمعنی متفرق ہونا، منتشر ہونا. شَاعَ (ض) شعاو شِعَاعاً. وشَاعَ (ن) شَاعًاوشعاً ؟؟؟ بمعنی متفرق کرنا۔

(۱۰) بِالْاِظْلَامِ: مصدر افعال کا بمعنی اندھیرا ہونا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے مجرد سمع سے وجعل الظلمات والنور.

(۱۱) دَوَاتِیْ: بمعنی میری دوات اور "بالاقلام" سے یہ کنایہ ہے "لواطت" سے۔

(۱۲) اَقْلَامْ: یہ جمع ہے قلم کی اور یہ یہاں قلم سے کنایہ ہے "ذکر و عضو تناسل" یا اور "دواتی بالاقلام" کنایہ ہے "لواطت" سے۔

☆......☆......☆

فَقَالَ الْغُلَامُ: اَلْاِصْطِلَاءَ بِالْبَلِيَّةِ، وَلَا الْاِيْلَاءَ بِهٰذِهِ الْاَلِيَّةِ، وَالْاِنْقِيَادُ بِالْقَوَدِ؛ وَلَا اَحْلِفُ بِمَالَمْ يَحْلِفْ بِهٖ اَحَدٌ، وَاَبَى الشَّيْخُ اِلَّا تَجْرِيْعَهُ الْيَمِيْنَ الَّتِيْ اِخْتَرَعَهَا.

ترجمہ: پس غلام (لڑکے) نے کہا، داخل ہو جانا بلاء کی آگ میں یا مصیبت میں منظور ہے (مجھے پسند یا ممکن ہے) اور نہیں ہے قسم ایسی ان قسموں کیساتھ (اس طرح قسم مجھے نہ منظور ہے) اور قصاص کیلئے اطاعت ہو سکتی ہے اور ایسی قسم نہیں کھا سکتا ہوں جو (آج تک) کسی نے نہیں کھائی ہے، اور شیخ نے انکار کر دیا (ہر چیز سے) سوائے اپنی اس قسم کے گھونٹ گھونٹ پلائی جائے اس قسم کو اس نے ایجاد کیا ہے (شیخ اپنی ایجاد کردہ قسم حرف بحرف کھانے پر مصر رہا)۔

(۱) اَلْاِصْطِلَاءُ: مصدر ہے افتعال کا اور یہ صلی سے ماخوذ ہے بمعنی آگ میں داخل ہونا، مفعول بہ واقع ہے اس لئے منصوب ہے فعل محذوف ہے اِخْتَارَ اصل عبارت یہ ہے اختار الاصطلاء، بالبليته و الاختيار الايلاء بهن الاية.

(۲) اَلْبَلِيَّةُ: بمعنی مصیب والجمع بَلَايَا اور مراد "اس سے باطل دعویٰ" ہے جو شیخ نے غلام پر دعویٰ کیا ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) اَلْاِیْلَاءُ: بمعنی قسم کھانا، اور یہ الایلاء یہ بھی فعل محذوف کا مفعول واقع ہوا ہے، الیٰ، ایلاء، و تالی، و انتلی، قسم کھائی (جبکہ وہ قسم کھائے)

(۴) اَلِیَّةُ: بمعنی قسم و الجمع الایا، الوۃ بھی الیۃ کے معنی میں ہیں۔

(۵) اَلْاِنْقِیَادُ: یہ مصدر ہے انفعال کا بمعنی تابعداری کرنا، عاجزی کرنا، اور یہ بھی فعل محذوف کا مفعول ہے۔

(۶) اَلْقَوَدُ: (محرکۃ) بمعنی قصاص یعنی مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کرنا۔

(۷) اَحْلِفُ: صیغۂ واحد متکلم مضارع از ضرب بمعنی قسم کھانا۔ یقال حلف باللہ حلفاً ای اقسم.

(۸) اَبیٰ: صیغہ ماضی معروف از فتح بمعنی انکار کرنا، اباء و اباوۃ ہے، رد کرنا، ناپسند کرنا۔

(۹) تَجْرِیْعَهٗ: ماخوذ تَجَرعَۃٌ بمعنی گھونٹ، مجرد جَرِعَ (ف) جَرْعًا، و جَرِعَ (س) جَرْعًا بمعنی انگلنا یہ مصدر ہے تفعیل کا بمعنی گھونٹ گھونٹ پلانا، اس سے مراد "ضد کرنا" کہ تم کو قسم کھانی پڑے گی قولہ تعالیٰ: یتجرعہ و لایکادیسغۃ.

(۱۰) اِخْتَرَعَ: صیغۂ ماضی معروف از افتعال مصدر اِخْتِرَاعٌ ایجاد کرنا، پیدا کرنا، پھاڑنا، از فتح و الضمیر فی قولہ، اخترعھا للیمین.

☆......☆......☆

وَاَمْقَرَلَهٗ جُرَعَهَا. وَلَمْ یَزَلِ التَّلَاحِیْ بَیْنَهُمَا یَسْتَعِرُ، وَمَحَجَّةُ التَّرَاضِیْ تَعِرُ، وَالْغُلَامُ فِیْ ضِمْنِ تَاَبِّیْهِ، یَخْلُبُ قَلْبَ الْوَالِیْ بِتَلَوِّیْهِ.

ترجمہ:۔ اور کڑوا کر دیئے اس بڈھے نے نوجوان کیلئے اسکے گھونٹ کو، اور ان دونوں کے درمیان خوب گالی گلوچ کی آگ بھڑکتی رہی (خوب ہوئی) اور رضامندی کا راستہ دشوار ہو رہا تھا، اور غلام (لڑکا) اپنے انکار کے زمانہ میں (ضمن میں) فریفتہ کر رہا تھا قاضی کے دل کو اپنی نزاکت و ناز و انداز سے۔

(۱) اَمْقَرَ: صیغۂ ماضی معروف ہے از افعال مصدر اِمْقَارٌ ہے بمعنی کڑوا کرنا کسی چیز کو، مجرد از سمع بمعنی کڑوا و تلخ ہونا و از نصر مَقْرًا بمعنی ڈنڈے سے مارنا۔

(۲) جُرَعَهَا: (بضم العین) بمعنی گھونٹ اور اس کا پینا یہاں اس سے مراد "لفظ کہنا" ہے اور یہ جُرْعَۃٌ کی جمع ہے اور جرعتھا میں "ھا" ضمیر "یمین" کی طرف راجع ہے۔

(۳) اَلتَّلَاحِیْ: بمعنی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا، یا گالی گلوچ کرنا اور آپس میں جھگڑا کرنا، لَحَا (ن) یَلْحُوْ لَحْیاً گالی دینا، مجرد از ضرب بمعنی گالی دینا، عیب لگانا، لَحٰی یَلْحِیْ (ض) لَحْیاً اور یہ فتح سے بھی آتا ہے۔

(۴) یَسْتَعِرُ: صیغہ مضارع واحد غائب از افتعال مصدر اِسْتِعَارٌ ہے بمعنی آگ کا بھڑکنا مجرد فتح یسعراً سے ہے آگ کا روشن کرنا، بھڑکانا، اور سَعِیْرٌ کی جمع سعر ہے بمعنی آگ کی لپیٹ۔ قال تعالیٰ: و اذا الجحیم سعرت.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵)مَحَجَّۃُ:(بفتح المیم) بمعنی راستہ کا درمیان، یا صرف راستہ، والجمع محجات، محاج از نصر بمعنی قید کرنا۔
(۶)تَعِزُ: مضارع واحد حاضر کا صیغہ ہے از ضرب بمعنی سخت ہونا، دشوار ہونا ماخوذ "وعزٌ" سے، کسی کو اس کی حاجت سے روکنا۔
(۷)تَأَبِّیْہِ: یہ تفعیل سے، اَبٰی (ف) یَابٰی سے مشتق ہے بمعنی بہت سختی سے اِنکار کرنا، بہت زیادہ انکار کرنا، سرکشی کرنا، اور یہ "اَبیٰ" سے ماخوذ ہے، اَباء و اباوۃ مصدر ہیں، رد کرنا، ناپسند کرنا، انکار کرنا جیسے: اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ و کان من الکافرین.
(۸)یَخْلُبُ: صیغہ مضارع معروف از ضرب ونصر، بمعنی اچک لینا، کھینچ لینا، فریفتہ کرنا یقال خلب الفتی یعنی جوان کے دل کو اس نے چھین لیا اور مبتلا کر دیا اور اس کے معنی خراش لگانے اور زخمی کرنے کے بھی آتے ہیں۔
(۹)بِتَلَوِّیْہِ: یہ تفعل کا مصدر ہے بمعنی لپیٹنا، مائل کرنا اور نزاکت سے اپنی طرف جھکانا، مجرد لَوٰی یَلْوِیْ (ض) لَیًّا، لَوِیًّا، بٹنا، مڑنا، لپٹنا۔ وفی التنزیل: ولووا رؤسھم ھی امالو ومعنی لسانہ: بکذا کنایۃ عن الکذب.

☆......☆......☆

وَیُطْمِعُہٗ فِیْ اَنْ یُلَبِّیَہٖ، اِلٰی اَنْ رَانَ ھَوَاہُ عَلٰی قَلْبِہٖ، وَاَلَبَّ بِلُبِّہٖ، فَسَوَّلَ لَہُ الْوَجْدُ الَّذِیْ تَیَمَّہٗ، وَالطَّمَعُ الَّذِیْ تَوَھَّمَہٗ.

ترجمہ: اور للچا رہا تھا (گرویدہ بنا رہا تھا) یہ کہ حسب منشاء جواب دے (دل کے موافق فیصلہ دے) یہاں تک کہ غالب آ گئی اس لڑکے کی محبت قاضی کے دل میں، اور ٹھہر گئی اس کی عقل میں، پس مزین کر دیا ہے قاضی کیلئے اسکی (لڑکے) محبت نے اس بات کو کہ جس کا وہ قصد کر رہا تھا اور اس لالچ نے جس کا قاضی خیال کرتا تھا۔
(۱)یُطْمِعُہٗ: صیغہ مضارع از افعال طَمْعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی لالچ دلانا مجرد سمع سے ہے اور طَمْعٌ یہ خوف کی ضد ہے۔
(۲)یُلَبِّیَہٖ: مضارع کا صیغہ ہے از تفعیل مصدر تَلْبِیَۃٌ ہے بمعنی لبیک کہنا و جواب دینا۔
(۳)رَانَ: صیغہ ماضی ۔ رَانَ یرن (ن) رَیْنًا، رُیُوْنًا بمعنی بہت زیادہ مضبوط ہونا، غالب آنا۔ وفی التنزیل: کلا بل ران علی قلوبھم.
(۴)اَلَبَّ: صیغہ ماضی از افعال بمعنی مقیم ہونا، قیام کرنا، مجرد، لَبَّ یَلُبُّ (ن) لَبًّا. اقامت کرنا یا "الب" بمعنی عقل والجمع الباب، یقال لب بالمکان لبا جبکہ وہ اقامت کرے۔
(۵)لُبٌّ:(بضم اللام) بمعنی ہر چیز کا خالص یا خالص عقل جو وہم وغیرہ سے پاک ہو والجمع الباب. تیز فہمی، مگر لب پر عقل کا اطلاق تو ہوگا لیکن عقل پر لب کا اطلاق ضروری نہیں ہے والجمع الباب، والب اور البب ہیں۔
(۶)سَوَّلَ: ای زینت۔ صیغہ ماضی از تفعیل تَسْوِیْلٌ مصدر ہے بمعنی زینت دینا، مزین کرنا، کسی بری چیز کو اچھا کر کے دکھلانا، کقولہ تعالٰی: بل سولت لکم انفسکم امراً.
(۷)اَلْوَجْدُ: بمعنی عشق، محبت، یا غم محبت، وَجَدَ (ض) وُجُوْدًا. پانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸)تَیِّمَ: صیغۂ مضارع از تفعیل اس کا مصدر تَیْمِیْمٌ ہے بمعنی غلام بنانا، ذلیل خوار کرنا۔ تَامَ یَتِیْمُ (ض) تَیْمًا ہے۔ ماخوذ ہے "تیمه" سے نیز اس کے معنی عبارت کرنے کے بھی آتے ہیں۔

(۹)تَوَهَّمَ: مصدر ہے باب تفعل کا بمعنی وہم اور شک میں ڈالنا۔

☆......☆......☆

اَنْ یُخَلِّصَ الْغُلَامَ وَیَسْتَخْلِصَهُ، اَنْ یُنْقِذَهُ مِنْ حِبَالَةِ الشَّیْخِ ثُمَّ یَقْتَنِصَهُ، فَقَالَ لِلشَّیْخِ: هَلْ لَكَ! فِیْمَا هُوَ بِالْاَقْوٰی، وَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی! فَقَالَ: اِلَامَ تُشِیْرُ لِاَقْتَفِیْهِ، وَلَا اَقِفُ لَكَ فِیْهِ؟

ترجمہ:۔ یہ کہ رہا کردے اس غلام کو (مقدمہ سے بری کردے) اور اپنے لئے مخصوص کرلے، اور چھڑا لے اس کو (غلام کو) شیخ کے پھندے سے (مقدمہ سے) پھر اس کا (خود) شکار کرلے، پس حاکم نے شیخ سے کہا کیا تجھے مرغوب ہے ایسی چیز جو صاحب قوت کے مناسب ہو، اور پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہو، پس شیخ نے کہا کس چیز کی طرف تیرا اشارہ ہے تاکہ میں اس کی اتباع کروں۔ اور نہ توقف کروں میں اس میں تیرے لئے۔

(۱)یُخَلِّصَ: صیغۂ مضارع از تفعیل مصدر "تَخْلِیْصٌ" ہے بمعنی چھڑانا، خلاصی دلانا، مجرد اس کا نصر سے ہے۔

(۲)یَسْتَخْلِصَهُ: صیغۂ مضارع از باب استفعال مصدر اِسْتِخْلَاصٌ ہے بمعنی خالص کرلینا، چن لینا۔

(۳)یُنْقِذُ: صیغۂ مضارع مجہول از افعال بمعنی رہائی دلانا، مصدر اِنْقَاذٌ ہے مجرد نصر سے ہے۔

(۴)حِبَالَةٌ: (بکسر الحاء) بمعنی رسی، جال، پھندا، والجمع حَبَائِلُ۔

(۵)یَقْتَنِصُ: صیغۂ مضارع معروف از افتعال مصدر اِقْتِنَاصٌ بمعنی اپنے لئے شکار کرنا، مجرد ضرب سے یقال اقتنص الطیر والظبیٔ جبکہ وہ پرندہ یا ہرن کا شکار کرے۔

(۶)هَلْ لَكَ: ہل کے بعد اگر لام ہو تو اکثر مبتدا محذوف ہوتا ہے یہاں پر بھی مبتدا محذوف ہے اصل میں "هل لك رغبة" تھا اور "فیما" اسی کے متعلق ہے۔

(۷)اَقْوٰی: زیادہ قوی ہونا، اور اقویٰ، موصوف محذوف ہے اصل میں بالرجال الاقوی تھا۔

(۸)لِلتَّقْوٰی: بمعنی پرہیزگاری، اللہ کا خوف اور اس کی اطاعت کے مطابق عمل کرنا۔

(۹)اِلَامَ: یہ اصل میں "اِلٰی" حرف جر اور "مَا" استفہامیہ سے مرکب ہے، ای الیٰ ایِّ شیءٍ تشیر اس پر جب الیٰ یا حتی داخل ہوتے ہیں تو "مَا" استفہامیہ کے آخر کا الف گر جاتا ہے۔

(۱۰)تُشِیْرُ: صیغہ مضارع معروف از افعال مصدر اِشَارَةٌ ہے بمعنی اشارہ کرنا۔

(۱۱)اَقْتَفِیْهِ: صیغۂ مضارع واحد متکلم بمعنی اتباع کرنا۔ قَفَا یَقْفُوْ (ن) قَفْوًا۔ اس کا مصدر اِقْتِفَاءٌ ہے از افتعال بمعنی اتباع کرنا، پیروی کرنا، پیچھے چلنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۲) لَا اَقِفُ: صیغہ مضارع واحد متکلم از ضرب بمعنی واقف ہونا، جاننا۔ مر تحقیقہ

☆......☆......☆

فَقَالَ: اُرٰی اَنْ تُقْصَرَ عَنِ الْقِیْلِ وَالْقَالِ. وَتَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰی مِأَةِ مِثْقَالِ. لِاَ تَحَمَّلَ مِنْهَا بَعْضًا وَاَجْتَنِیَ الْبَاقِیْ لَكَ عُرْضًا.

ترجمہ:۔ پس حاکم نے کہا کہ اس سمجھتا ہوں میں اس بات کو کہ باز رہے تو سوال و جواب سے (گفتگو اور جھگڑنے سے) اور اقتصار (قناعت) کرے گا تو سو مثقال پر (غلام سے یا غلام کے عوض) تو سو مثقال پر راضی ہو جائے گا تا کہ برداشت کروں میں خود اس میں سے کچھ (ابھی نقد دیتا ہوں) اور باقی جہاں سے ہو سکے گا فراہم کرونگا (یا مختلف جگہ سے جمع کرونگا)۔

(۱) اُرٰی: ای اظن واحد متکلم مضارع ہے یہ مجہول زیادہ فصیح ہے، از فتح رؤیۃ مصدر سے۔ مر تحقیقہ

(۲) تُقْصِرُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اِقْصَارٌ ہے بمعنی قصر کرنا، کوتاہی کرنا یعنی قدرت کے باوجود رک جانا اور قصر کے معنی چھوڑنے کے بھی آتا ہے از نصر بقول بعض ضرب سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: فی التنزیل: لیس علیکم جناح ان تقصروا عن الصلوٰۃ.

(۳) تَقْتَصِرُ: صیغہ مضارع معروف از افتعال مصدر اِقْتِصَارٌ ہے بمعنی بس کرنا، وقناعت کرنا اور اقتصار و اختصار میں فرق یہ ہے اختصار میں الفاظ کم اور معنی زیادہ، اور اقتصار میں الفاظ زیادہ اور معنی کم ہوتے ہیں۔

(۴) مِثْقَالٍ: بمعنی تولنے کے اوزان جو عرفاً ڈیڑھ درہم کا یا کبھی اس سے کم و پیش کا بھی ہوتا ہے والجمع مَثَاقِیْلُ: یقال مثقال الشیء چیز کا وزن یا چیز کی ترازو۔

(۵) قَالَ قِیْلَ: یا تو مصدر ہے قال بعض ماضی مجہول اور معروف ہے جو بصورت مصدر مستعمل ہے، سوال و جواب، لڑنا جھگڑنا۔

(۶) مِنْهَا بَعْضًا: "منها" حال واقع ہے "بعضًا" سے۔

(۷) اَجْتَنِیْ: صیغہ مضارع واحد متکلم معروف از افتعال مصدر اِجْتِنَاءٌ ہے بمعنی حاصل کرنا لینا مجرد جَنٰی (ض) جَنْیًا بمعنی پھل توڑنا، خوشہ چینی کرنا، حاصل کرنا، و جَنٰی (ض) جِنَایَۃً بمعنی ارتکاب جرم کرنا، تجنی علیہ بمعنی اس پر الزام لگانا، اسے مجرم گردانا، جنایۃ قصور، گناہ جمع جنایات، جنینۃ باغیچہ، جمع جنینات۔ جُرم اور جِنَایَۃ میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان یہ فرق بیان کیا جاتا ہے کہ جُرم وہ گناہ ہے جو اپنے نفس سے تعلق رکھے اور جنایت وہ گناہ ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے۔

(۸) عُرْضًا: (بضم العین وسکون الراء) اور (بضم العین) ہونے کی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ سو مثقال نقد اور بقیہ مختلف جگہ سے جمع کرونگا بمعنی اطراف، ناحیہ اور اس صورت میں یہ "اَجْتَنِیْ" فعل کا ظرف ہوگا، اس وقت اسکا مطلب یہ ہوگا سو مثقال نقد اور بقیہ سامان و اسباب پورا کرو، اگر عَرْضًا (بفتح العین وسکون الراء) ہو تو معنی ہے، اسباب، سامان (غنیمت) متاع، جو درہم و دنانیر کے علاوہ ہو ہر چیز کو عرض کہتے ہیں والجمع عروض، اعراض، عراض اگر "بفتح العین" ہو تو یہ "عرض" حال ہوگا اجتنی فعل سے۔

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

فَقَالَ الشَّیْخُ: مَامِنِّیْ خِلَافٌ،فَلَا یَکُنْ لِوَعْدِكَ اِخْلَافٌ،فَنَقَدَهُ الْوَالِیْ عِشْرِیْنَ،وَوَزَّعَ عَلٰی وَزَعَتِهٖ تَکْمِلَةَ خَمْسِیْنَ.وَرَقَّ ثَوْبُ الْاَصِیْلِ.

ترجمہ:۔پس (اس پر) شیخ نے کہا نہیں ہوگا میری طرف سے کوئی اختلاف (جھگڑا یا انکار نہیں) پس چاہیے کہ نہ ہو تمہاری طرف سے وعدہ خلافی (تمہارا وعدہ بھی خلاف نہیں ہونا چاہئے) پس نقد دیدیئے ہیں والی نے (شیخ کو) بیس مثقال (اشرفیاں) اور تقسیم کر دیا ہے اپنے ماتحتوں پر (اس وزن کو) کہ جو پورا پچاس مثقال کو، اور پتلا ہو گیا شام کا لباس (دن ختم ہو گیا اسی دوران)۔

(۱) خِلَافٌ: مصدر ہے از نصر بمعنی وعدہ خلافی کرنا۔(۲) وَعْدٌ: مصدر ہے، بمعنی وعدہ کرنا، الوعدوہ ہے جس میں خیر اور شر دونوں ہوتا ہے اور الوعید، صرف شر کے لئے استعمال ہوتا ہے لفظ وعد عام ہے اور لفظ وعید خاص ہے۔

(۳) اِخْلَافٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی وعدہ کا پورا کرنا، مجرد نصر سے آتا ہے قدمر۔

(۴) نَقَدَ: صیغہ ماضی معروف، نَقَدَ(ن) نَقْدًا مصدر ہے بمعنی پرکنا، جانچنا، یقال نقد الکلام، جبکہ کلام کے عیوب ومحاسن کو ظاہر کرے، نقد الدراھم جبکہ اس کے پرکھے، نقد الثمن جبکہ وہ نقد ادا کرے۔

(۵) وَزَّعَ: صیغۂ ماضی معروف از تفعیل مصدر تَوْزِیْعٌ ہے بمعنی تقسیم کرنا، دینا اور ضرب سے بمعنی روک دینا، منع کرنا۔وَزَعَ(ف) یَزَعُ وَزْعًا بمعنی مرتب کرنا منع کرنا، روکنا۔

(۶) وَزَعَتِهٖ: یہ جمع وَازِعٌ کی بمعنی پادشاہ کے مددگار، محافظ، سپاہی اور اللہ کے محارم سے باز رکھنے والے والی، فتح سے بمعنی روکنا منع کرنا، قال تعالٰی: رب اوزعنی ان اشکر نعمتك.

(۷) تَکْمِلَةَ: یہ مفعول لہ ہے "وَزَعَ" فعل کا یا مصدر بمعنی فاعل ہے۔(۸) رَقَّ: صیغۂ ماضی از ضرب، رقًا، رقۃً مصدر بمعنی باریک ہونا اس کی ضد غلیظ ہے اور پتلا ہونا اس کی ضد ہے "ثخن" ہے رَقَّ له. رحم کرنا، دل نرم ہونا، وترقق، ورق له شفقت کرنا۔

(۹) اَلْاَصِیْلُ: عصر ومغرب کے درمیان کے وقت کو کہتے ہیں والجمع اصل، آصال، واصائل، اصلان جس میں سورج کی روشنی بھی ہو، فی القران: وبالغدو الآصال.

☆......☆......☆

وَانْقَطَعَ لِاَجْلِهٖ صَوْبُ التَّحْصِیْلِ،فَقَالَ لَهٗ: خُذْ مَارَاجَ،وَدَعْ عَنْكَ اللَّجَاجَ،وَعَلَیَّ فِیْ غَدٍ اَنْ اَتَوَصَّلَ،اِلٰی اَنْ یَنِضَّ لَكَ الْبَاقِیْ وَیَتَحَصَّلَ.

ترجمہ:۔اور منقطع کر دیا (بند ہو گئی) شام ہونے کی وجہ سے فراہمی چندہ (یا تحصیل وصول ملتوی رہی) پس والی نے شیخ سے کہا کہ جو کچھ حاضر ہے وہ لے لے، اور ختم کر دے تو جھگڑا کو (چھوڑ دے تو اپنی طرف سے جھگڑے کو) اور مجھ پر واجب ہے (یا لازم ہے) آئندہ کل بقیہ مال یہ کہ وسیلہ بنوں اس بات کی طرف کہ نقد ہو جائے تیرے لئے بقیہ مال اور حاصل ہو جائے (تجھے بقیہ مال بھی مل جائے)۔

(۱) اِنْقَطَعَ: صیغۂ ماضی از انفعال "اِنْقِطَاعٌ" مصدر ہے۔(۲) لِاَجْلِهٖ: ای رقته (ثوب) الاصیل.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۳) صَوْبٌ: بمعنی مہینہ، بارش مراد اس سے ''عطیہ'' ہے از نصر بمعنی پانی کا برسنا، صَابَ یَصُوْبُ (ن) صَوْبًا بمعنی بارش برسنا، یہ اضداد میں سے ہے کبھی اس کے معنی خطاء بھی ہوتا ہے اور صَبَبٌ کے معنی بارش والے بادل کے بھی آتے ہیں۔

(۴) رَاجَ: صیغہ ماضی از نصر رَوْجًا ورَوَاجًا مصدر ہیں بمعنی رائج ہونا، آسان ہونا۔

(۵) اَللَّجَاجُ: (بفتح اللام) مصدر ہے از سمع وضرب بمعنی بہت زیادہ جھگڑالو ہونا، چمٹ جانا۔ لَجَّ (ض ،س) یَلِجُّ لَجَاجًا، لَجَجًا، ولَجَاجَةً بمعنی بہت زیادہ جھگڑالو ہونا، یا دشمنی میں مداومت کرنا۔

(۶) عَلَيَّ: ای وجب عَلَيَّ یہ خبر مقدم ہے اور فی غدان اتوصل مبتدا ہے۔

(۷) یَنِضُّ: صیغہ مضارع معروف، نَضَّ (ض) نَضِیْضٌ مصدر ہے بمعنی سانپ کا زبان ہلانا، حاصل ہونا، آسان ہونا۔

(۸) یَتَحَصَّلُ: بروزن یتقبل صیغہ مضارع معروف از تفعل توصل الیہ بمعنی ذریعہ بننا، پہنچنے کی کوشش کرنا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ الشَّيْخُ: اَقْبَلُ مِنْكَ عَلٰى اَنْ اُلَازِمَهٗ لَيْلَتِيْ، وَيَرْعَاهُ اِنْسَانُ مُقْلَتِيْ، حَتّٰى اِذَا اَعْفٰى بَعْدَ اِسْفَارِ الصُّبْحِ، بِمَا بَقِيَ مِنْ مَالِ الصُّلْحِ.

ترجمہ:۔ پس شیخ نے کہا قبول کرتا ہوں میں تم سے اس شرط پر کہ چمٹا رہوں گا میں آج رات اس غلام سے (یعنی یہ غلام آج رات میرے پاس رہے گا) اور حفاظت کریگی اس کو میری آنکھ کی پتلی، یہاں تک کہ جب پورا کرینگے صبح روشن ہونے کے بعد بقیہ صلح مال میں سے۔

(۱) اَقْبَلُ: صیغہ مضارع واحد متکلم از سمع بمعنی قبول کرنا، قُبُوْلًا مصدر۔ قَالَ تعالٰی: ولاتقبلوا لهم شهادة ابداً، قبول سے ماخوذ ہے۔

(۲) اُلَازِمُهٗ: صیغہ مضارع واحد متکلم ''ہ'' ضمیر مفعول ہے جو راجع ہے ''غلام'' کی طرف۔

(۳) یَرْعَاهُ: ای یحفظهٗ صیغہ مضارع معروف از فتح بمعنی حفاظت کرنا ''ہ'' ضمیر غلام کی طرف راجع ہے۔

(۴) اِنْسَانُ: (بکسر الهمزو فتحها) بمعنی آنکھ کی پتلی، یقال انسان العین آنکھ کی پتلی۔

(۵) مُقْلَتِيْ: مُقْلَةٌ بمعنی آنکھ کی سیاہی، پتلی، یا صرف آنکھ، مراد ہیں والجمع مُقَلٌ از باب نصر بمعنی، دیکھنا۔

(۶) اَعْفٰی: اِعْفَاءٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی زیادہ کرنا، ادا کرنا، دینا، عطا کرنا، یہ عفو سے ماخوذ ہے بمعنی پورا کرنا، عَفَا (ن) یَعْفُوْ عَفْوًا۔ عَفِیَ یَعْفِیْ (ض) عَفْیًا بمعنی سدھرنا۔ یقال اعفی الرجل جبکہ وہ دے واعفی المریض جبکہ بیمار اچھا ہو، اعفی الشعر جبکہ بالوں کو بڑھنے کیلئے چھوڑ دے واعفی الرجل جبکہ بہت مالدار ہو۔

(۷) اِسْفَارٌ: مصدر از افعال بمعنی روشن ہونا مجرد نصر سے ہے (۸) بَقِيَ: صیغہ ماضی از سمع، اور بما بقی، نائب فاعل ہے اعفی فعل کا۔

(۹) اَلصُّلْحُ: (بضم الصاد) بمعنی صلاح کرنا، جو فساد کی ضد ہے مصدر ہے از نصر وکرم وفتح، یہ صلاح سے ماخوذ ہے بمعنی سلامتی، ودوستی، کقولہ تعالٰی: فاصلحوا بين اخويكم والصلح خير.

☆......☆......☆

Maktaba Tul Ishaat.com

تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِنْ قُوبٍ، وَبَرِئَ بَرَاءَةَ الذِّئْبِ مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوبَ. فَقَالَ لَهُ الْوَالِي: مَا أَرَاكَ سُمْتَ شَطَطًا، وَلَا رُمْتَ فَرَطًا.

ترجمہ:۔تو رہائی پائیگا یہ مانند رہائی پانے انڈے کے چوزے سے (یا مرغی کا چھلکا بچہ سے) اور بری ہو جائے گا (یہ غلام) مانند بری ہونے بھڑیئے کے یوسف علیہ السلام کے خون سے (ابن یعقوب) پس کہا والی نے اس بڈھے سے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں تجھ کو کہ حد سے تجاوز کرنے والا، اور نہ قصد کیا ہے تم نے ظلم کا۔

(۱) تَخَلَّصَتْ: صیغۂ ماضی معروف، از تفعل مصدر "تَخَلُّصٌ" ہے بمعنی رہائی پانا، نجات پانا، اور جدا ہونا، یقال تخلص منه جبکہ وہ نجات پائے، تخلص من كذا جبکہ وہ منتقل ہو۔

(۲) قَائِبَةٌ: وقَابَةٌ بمعنی انڈا، چوزہ، قَابَ يَقُوبُ (ن) قَوْبًا بمعنی انڈہ کو توڑنا، قَوْبٌ بمعنی پرندے کا بچہ (چھوٹا سا حیوان کا بچہ) والجمع اَقْوَابٌ اور مثال تَخَلَّصَتْ قائبة او قابته"۔ میں قوب یعنی انڈا کا چوزے سے جدا ہونا اس موقع پر کہا جاتا ہے جبکہ کوئی ساتھی سے جدا ہو جائے۔

(۳) قُوْبٍ: بمعنی چوزہ اور پرندے کا بچہ والجمع اَقْوَابٌ اس کا اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی کو کسی تاجر نے نگہبانی پر مقرر کیا اس اعرابی نے تاجر سے کہا: اذابلغت بك مكان كذا برئت من قوب یعنی میں تیری محافظت سے آزاد ہو جاؤنگا اور یہ مثال مقلوب ہے اس لئے کہ جو کچھ علیحدہ اور خارج ہو وہ چوزہ ہے اور یہ ماخوذ ہے تقوب الشيء سے جبکہ وہ منتشر ہو۔

(۴) بَرِئَ: ای مسلم صیغۂ ماضی معروف از سمع وفتح، بَرَاءَةٌ مصدر ہے بمعنی بری ہونا، صحیح وسلامت یا سالم ہونا یا الگ جدا ہونا، في القرآن: براءة من الله ورسوله.

(۵) اَلذِّئْبُ: بمعنی بھیڑیا، شیر والجمع، ذِئَابٌ، آذوب، ذوبان، مؤنث ذئبة بھیڑے کی مادہ یعنی بھڑن، ذَئِبَ (س) يَذْئَبُ ذَأْبًا بمعنی بھیڑیا جیسا ہونا، ذَؤُبَ (ك) يَذْؤُبُ ذَأَبَةً. فاكله الذئب.

(۶) <u>اِبْنِ يَعْقُوبَ</u>: سے مراد حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ہیں یعنی جس طرح یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب آپ کو کنویں میں ڈال کر ایک (خصی) بھیڑے سے کو پکڑ کر خون میں (ذبح کرے آپ کے کرتے کو) لتھیڑ کر اور جناب حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا کہ اس بھیڑئے نے ہماری بکریوں اور بھائی کو پھاڑ ڈالا بھیڑئے میں جناب یعقوب علیہ السلام کی دعا سے قوتِ گویائی پیدا ہو گئی چنانچہ بھیڑیئے نے اپنے چہرے کو یعقوب علیہ السلام کے زانوئے مبارک میں رکھ کر عرض کیا خدا کی قسم نہ تو میں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا ہے نہ باتیں کی ہے میں مسافر ہوں آج مصر سے اپنے گمشدہ بھائی کی تلاش میں یہاں پہنچا ہوں یہ لوگ مجھے گرفتار کر کے آپکی خدمت میں لے آئیں ہیں، یعقوب علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ بھیڑیا تم سے زیادہ اپنے بھائی کے وفادار ہے۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب آپ کو کنویں میں ڈالا اور ایک بکرے خصی کو محلے میں لے جا کر ذبح کیا اور آپکے کرتہ کو جو اُتار لیا تھا اسکے خون میں تر کیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس رات کو روتے

Maktaba Tul Ishaat.com

ہوئے آئے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں کے رونے کی آواز سنی تو آپ پریشان ہوکر گھر سے نکلے اور فرمایا بیٹوں! کیا ہوا! یوسف کہاں ہے؟ تو وہ بولے ہم جنگل گئے اور ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا تھا بھیڑیا نے آپکو کھا گیا، یہ کرتہ خون میں لتھڑا ہوا موجود ہے۔ تو جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے خون میں بھرا ہوا کرتہ دیکھا تو اسکو شک پیدا ہوا، کیونکہ کرتے کے کنارے ثابت تھے تو آپ نے فرمایا کہ وہ بھیڑیا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو تو وہ کھا گیا انکے کرتے کو تو وہ پھاڑا تک نہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ جو کہہ رہے ہو یہ غلط ہے بلکہ بات بنا کر لائے ہو میں تعجب خدا پر صابر و شاکر ہوں (ھکذافی التفاسیر)

(۷) سُمْتَ: صیغہ ماضی معروف از نصر، میں طاقت وہمت سے زیادہ تکلیف دینا بروزن قلت، بمعنی تکلیف دینا، کقولہ تعالیٰ: یسومونکم سوء العذاب. اور اس کے معنی ذلیل کرنا، بھاؤ کرنا، قصد کرنا، یہاں آخری معنی مراد ہے سام یسوم (ن) سوماً، سواماً بمعنی تکلیف دینا۔

(۸) شَطَطًا: مصدر ہے از نصر و ضرب بمعنی تجاوز کرنا، حق سے دور ہونا، کقولہ تعالیٰ: لقدقلنااذاشططا بمعنی زیادتی۔

(۹) رُمْتَ: صیغہ ماضی معروف "ای قصدت واردت" رَوْمٌ و مَرَامٌ مصدر ہیں، از نصر رَوْماً بمعنی رَامَ یَرُوْمُ۔ قصد کرنا، وارادہ کرنا، دم پردم کرنا، اور ضرب سے بمعنی زائل کرنا یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۱۰) فُرُطًا: مصدر ہے (بضم الفاء) وفُرُوْطًا، فَرْطًا از نصر بمعنی ظلم کرنا، حد سے تجاوز کرنا، فَـرَطَ (ن) یَفْرُطُ فَرْطًا وفُرُوْطًا. آگے بڑھنا ومقدم ہونا، وکان امرہ فرطاً۔

☆......☆......☆

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّارَاَيْتُ حُجَجَ الشَّيْخِ كَالْحُجَجِ السُّرَيْجِيَّةِ، عَلِمْتُ اَنَّهٗ عَلَمُ السَّرُوْجِيَّةِ. فَلَبِثْتُ اِلٰى اَنْ زَهَرَتْ نُجُوْمُ الظَّلَامِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام کہتا ہے پس جبکہ دیکھا میں نے شیخ کے دلائل کو مانند دلائل سریجیہ کے (شیخ کے دلائل شریجیہ کے دلائل کی طرح بہت مضبوط و بہتر ہے) تو میں سمجھا کہ بیشک یہ قبیلہ سروجیہ کا سردار ہے، پس ٹھہرا رہا یہاں تک کہ روشن ہوگئے تاریکی کے ستارے (رات کو ستارے چمکنے لگے، ٹھہرا رہا یا انتظار کیا)۔

(۱) حُجَجَ: یہ حُجَّةٌ کی جمع ہے بمعنی دلائل. "فللہ الحجة البالغة"

(۲) كَالْحُجَجِ السُّرَيْجِيَّةِ: یہ منسوب ہے امام ابوالعباس احمد بن عمرو بن سریج کی طرف جو امام شافعیؒ کے کبار اصحاب میں سے تھے۔ آپ تیسیری صدی کے مجدد تھے آپ کے دلائل بہت بہتر ہوا کرتے تھے آپ کو فن مناظرہ میں بھی کمال حاصل تھا آپ کی تبحر علمی کی وجہ سے آپ کالقب، البازی الاشہب اور شافعی ثانی تھا۔

(۳) عَلَمُ: (محرکہ) بمعنی کپڑے کا نقش، جھنڈا، قوم کا سردار، علامت، پہاڑ کی چوٹی، یہاں مراد سردار ہی ہے والجمع اعلام.

(۴) اَلسَّرُوْجِيَّةُ: ای الجماعة المنسوبة الٰی بلدة سروج اگر سروجیة میں تائے مصدری لی جائے تو اس وقت ترجمہ یہ ہوگا کہ سروجی ہونے کی علامت ہے دوسری صورت یہ ہے کہ علم السروجیة میں اگر علم کے معنی سردار کے، لیئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ قبیلہ

Maktaba Tul Ishaat.com

سروجی کا سردار۔

(۵) لَبِثْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از سمع لَبْثٌ مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا۔

(۶) زَهَرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، زَهَرَ (ف) زَهْرًا و زُهُوْرًا مصدر ہے بمعنی چمکنا و روشن ہونا، زہرت یقال زهر الوجه زهوراً ای اضاء و تلألأ۔

(۷) نُجُوْمٌ: یہ نَجْمٌ کی جمع ہے بمعنی ستارے، اس کی جمع اَنْجُمٌ، اَنْجَامٌ. نَجَمَ (ن) نَجْمًا، نُجُوْمًا بمعنی ظاہر ہونا، طلوع ہونا، یقال نجم النجوم نجوما، ای اطلع۔

(۸) اَلظَّلَامُ: (بفتح الظاء) بمعنی تاریکی، اندھیرا، ومنه ليلة ظلما یعنی بہت تاریک رات، وابتدائی رات، اور (بکسر الظاء و ضمها) بھی مستعمل ہے بمعنی وہ حقوق جو کسی سے زبردستی چھین لئے گئے ہوں۔

☆......☆......☆

وَانْتَشَرَتْ عُقُوْدُ الزِّحَامِ، ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِيْ، فَإِذَا الشَّيْخُ لِلْفَتٰى كَالِيْ، فَنَشَدْتُهُ أَهُوَ أَبُوْزَيْدٍ؟ فَقَالَ: اِيْ وَمُحَلِّ الصَّيْدِ.

ترجمہ:۔ اور منتشر ہوگئیں بھیڑ بھاڑ (یا مجمع بھیکرنے یا علیحدہ ہونے تک انتظار کیا) پھر قصد کیا میں نے والی (حاکم) کے صحن کا (میں حاکم کے صحن میں گیا) پس اچانک دیکھا میں نے کہ شیخ نوجوان کی حفاظت کر رہا ہے پس قسم دی میں نے اس کو (اللہ کی قسم دے کر اس سے پوچھا) کیا! وہ ابوزید ہے (کیا! تو ابوزید ہے) پس اس نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم کرنے والی کی اور شکار کرنے حلال۔

(۱) اِنْتَشَرَتْ: بروزن اجتنبت صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از افتعال مصدر اِنْتِشَارٌ ہے بمعنی بکھر جانا، متفرق ہو جانا، پھیل جانا، منتشر ہو جانا، مجرد نَشَرَ (ن، ض) نَشْرًا و نِشَارًا مصدر ہے مجرد سے متعدی ہے اور افتعال سے لازمی ہے۔ کما فی التنزیل: واذا الكواكب انتثرت.

(۲) عُقُوْدٌ: یہ عَقْدٌ کی جمع ہے بمعنی ہار۔ (۳) اَلزِّحَامُ: (بکسر الزاء) بمعنی اژدہام، بھیڑ یا، رش، مجمع، ہجوم، (یہ زحم کی جمع ہے) اور اژدہام کے معنی بھی رش و بھیڑ کے ہیں۔

(۴) قَصَدْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم معروف ہے از ضرب قَصْدًا مصدر ہے۔

(۵) فِنَاءٌ: (بکسر الفاء) بمعنی صحن، وصحن دار، چوک، گھر والجمع اَفْنِيَةٌ. اگر (بفتح الفاء) ہو تو فَنَاءٌ ہو جانا، مر جانا۔

(۶) اَلْفَتٰى: بمعنی نوجوان، لڑکا والجمع فِتْيَانٌ۔ (۷) كَالِيْ: ای حافظات. اس کا مصدر كَلَاءٌ ہے اس کے ہمزہ کو یاء سے بدل لیا ہے از فتح، صیغہ اسم فاعل ہے یہ مہموز لام ہے كَلَاءٌ مصدر ہے كَلَاءَ (ف) يَكْلَاءُ كَلْاءٌ و كَلَاءَةً بمعنی حفاظت کرنا، اسم فاعل میں ہمزہ کو یاء سے بدل لیا ہے۔ قوله تعالٰی: من يكلؤكم بالليل والنهار.

(۸) نَشَدْتُ: واحد متکلم ماضی معروف۔ نَشَدَ (ن) نِشْدَةً مصدر ہے بمعنی قسم دینا، یا قسم کھلوانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹) اَیْ: حرف ایجاب ہے، ای نعم انا ابوزید. اسکے استعمال کیلئے قسم ضروری ہے یہ اصل میں ای و اللہ تھا تخفیف کر کے "اَیْ" کہا جاتا ہے۔

(۱۰) مُحِلٌّ: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر اِحْلَالٌ ہے بمعنی حلال کر دینے والا اور یہ حلول سے مشتق ہے مجرد از ضرب بمعنی اُتارنا، حلال کرنا اور حل میں پہنچنا۔ یقال حل الشیء، جبکہ حلال ہو۔ وحل الدین جبکہ ادائیگی کا وقت ہو۔ وحل الیمین جبکہ قسم پوری ہو، وحل الرجل جبکہ احرام سے نکلے۔

(۱۱) اَلصَّیْدُ: بمعنی شکار، مصدر، از ضرب بمعنی شکار کرنا۔ یقال صاده صَیْداً، ای اقتنصه۔

☆......☆......☆

فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ، الَّذِیْ هَفَتْ لَهُ الْاَحْلَامُ، قَالَ: فِی النَّسَبِ فَرْخِیْ وَقَالَ فِی الْمُکْتَسَبِ فَخِّیْ، قُلْتُ: فَهَلَّا اِکْتَفَیْتَ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهٖ.

ترجمہ:۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون لڑکا ہے؟ جس کی وجہ سے (حسن کی وجہ سے) عقلیں اڑ گئیں ہیں، تو شیخ نے کہا کہ یہ نسب میں میرا بیٹا ہے اور کمائی کے (موقع پر) یہ میرا جال ہے، تو کہا میں نے ان سے، پس کیوں نہیں اکتفاء کیا تو نے اس کی پیدائشی خوبیوں پر۔

(۱) هَفَتْ: ای طارت لاجله. صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ هَفَا (ن) هَفْوًا هَفْوَةً، هَفَوَانًا مصادر ہیں بمعنی ہلکا ہونا، جاری کرنا، اڑنا، یہاں اڑنا مراد ہے۔

(۲) اَلْاَحْلَامُ: وَالْحُلُوْمُ یہ حِلْم کی جمع ہے (بکسر الحاء) بمعنی عقل اگر (بضم الحاء) ہو تو حلم کے معنی خواب کے ہیں قولہ تعالیٰ: ام تأمرهم احلامهم بهذا. حَلُمَ (ك) حَلْمًا بمعنی درگذر کرنا، معاف کرنا، بردبار ہونا، صفت حلیم ہے جمع حلماء، مؤنث حَلِیْمَه ہے۔ وفی القرآن: تأمرهم احلامهم بهذا.

(۳) فِی النَّسَبِ: ای فی القرابة یعنی رشتہ داری میں نسب کی جمع اَنْسَابٌ آتی ہے۔ کمافی القرآن: وجعله نسباً و صهراً. یقال نَسَبَهُ (ن، ض) نَسْبًا. نسب کا ذکر کرنا۔

(۴) فَرْخِیْ: اَلْفَرْخُ بمعنی چڑیا کا بچہ، چھوٹا جانور، چھوٹی گھاس، چھوٹا حیوان، والجمع فراخ و افراخ، افرخ، افرخة، فرخان، فروخ ہیں فرخ بمعنی نہایت کمزور اور ذلیل انسان کو بھی کہتے ہیں اور یہاں اس سے مراد لڑکا ہے۔

(۵) اَلْمُکْتَسَبِ: (بضم المیم) یہ مصدر میمی ہے بمعنی الاکتساب یعنی کمانے کی جگہ از افتعال اور (بفتح المیم) بھی مستعمل ہے۔

(۶) فَخِّیْ: (فَخٌّ) بمعنی جال یعنی وہ جال جس سے شکار وغیرہ پکڑتے ہیں اور شبکہ اس جال کو کہتے ہیں جو دھاگہ (تاگہ) وغیرہ سے بنایا جاتا ہے اور (شرک) وہ جال ہے جس سے ہاتھی وغیرہ پکڑتے ہیں یا صرف جانور پکڑتے ہیں والجمع فخوخ وفِخَاخٌ.

(۷) اِکْتَفَیْتُ: صیغہ واحد مذکر حاضر ماضی معروف از افتعال مصدر اِکْتِفَاءٌ ہے۔

(۸) مَحَاسِنُ: یہ محسن، یا حسن کی جمع ہے، خلاف قیاس جمع ہے، بمعنی جمال وخوبصورتی، حسن، از کرم۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹) فِطْرَةٌ: (بکسر الفاء) بمعنی وہ صفت جو ہر انسان میں پیدائش کے وقت موجود ہوں، یا طبعی حالت، سنت دین، طریقہ، پیدائش، خلقت، والجمع فطر.

☆......☆......☆

وَكَفَيْتَ الْوَالِيَ الْإِفْتِنَانَ بِطُرَّتِهِ، فَقَالَ: لَوْلَمْ تَبْرِزْ جَبْهَتَهُ السِّيْنَ، لَمَا قَنْفَشْتُ الْخَمْسِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: بِتِ اللَّيْلَةَ عِنْدِيْ لِنُطْفِيَ نَارَ الْجَوٰى.

ترجمہ:۔اور کیوں کافی کیا تو نے حاکم کو اسکے (غلام کے) زلوں سے مفتون (فریفتہ) کرایا (یعنی اس کی بناوٹ سجاوٹ سے حاکم کو فریفتہ کرانے کی کیوں کوشش کی؟) پس شیخ نے کہا اگر نہ ظاہر کرتی اس کی پیشانی حرف سین جیسے گیسو وں کو، تو میں بیشک نہیں جمع کرسکتا تھا پچاس اشرفیاں، پھر بڈھے نے (یعنی مجھ سے) کہ رات گذار تو آج میرے پاس تا کہ بجھائیں ہم آتش غم کو (اندرونی آگ کو ٹھنڈا کریں)۔

(۱) كَفَيْتَ: صیغہ واحد مذکر حاضر از ضرب بمعنی کافی ہونا۔ فقال: ای الشیخ (۲) اِفْتِنَان: بمعنی فتنہ میں مبتلا کرنا، یا ہونا، فریفتہ کرنا۔

(۳) طُرَّةٌ: (بالضم) بمعنی زلف، گیسو، پیشانی کے بال، والجمع طرر، طرار، اطرار، وطرات ہیں کپڑے کا نقش ونگار و کنارہ وکتاب کا حاشیہ، ونہر کا کنارہ، وادی کا کنارہ، بادل کا ٹکڑا۔

(۴) لَمْ تُبْرِزْ: صیغہ نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف از افعال مصدر اِبْرَازٌ ہے بمعنی ظاہر کرنا، ونکالنا، مجرد از نصر ظاہر ہونا۔

(۵) جَبْهَةٌ: بمعنی پیشانی والجمع جباه وجبهاة. (۶) اَلسِّيْنُ: یہ حروف تہجی میں سے بارہواں حرف ہے یعنی پیشانی کے بالوں کو حرف سین سے اسلئے تشبیہ دی جاتی ہے کہ ان کو (بالوں) اسی شکل میں سنوارتے ہیں۔

(۷) قَنْفَشْتُ: ای جمعت بسرعة صیغہ ماضی واحد متکلم ہے اس کا مصدر قنفشة ہے کمانا، جمع کرنا بمعنی جلدی سے جمع کرنا، یا کسی چیز کو جلدی سے اکٹھا کرنا، یقالِ قنفشه قنفشة جبکہ وہ جلدی جمع کرے۔

(۸) بِتْ: صیغہ امر حاضر معروف، واحد مذکر حاضر ہے، بَاتَ (ض) بَيْتًا بَيْتُوْتَةً، مبيتاً، مَبَاتاً بمعنی رات گذارنا وشب باشی کرنا۔

(۹) لِنُطْفِيْ: ای لنذهب ونزيل ونخمد صیغہ جمع متکلم ماضی معروف ہے از افعال مصدر اِطْفَاءٌ ہے بمعنی بجھانا، یا آگ کا بجھانا، مجرد سمع سے ہے، قَالَ تَعَالٰی: يريدون ان يطفؤ نور الله.

(۱۰) اَلْجَوٰى: یہ مصدر ہے از سمع بمعنی انتہائی غم، یا محبت، فراق، مبتلائے اور سینہ کا مرض اور مرض کی طوالت، سوزش عشق، جَوِيَ (س) يَجْوٰى جَوًى بمعنی غم یا عشق کی جان کا پہنچنا۔

☆......☆......☆

وَنُذِيْلُ الْهَوٰى مِنَ النَّوٰى. فَقَدْ اَجْمَعْتُ عَلٰى اَنْ اَنْسَلَّ بِسُحْرَةٍ. وَاُصْلِيَ قَلْبَ الْوَالِيْ نَارَ حَسْرَةٍ. قَالَ: قَضَيْتُ اللَّيْلَةَ مَعَهٗ فِيْ سَمَرٍ.

Maktaba Tul Ishaat.com

ترجمہ:۔اور بدلیں ہم محبت کو طول فراق سے (یعنی ہم محبت کو جدائی کا بناویں یا جدائی کے بدلے میں محبت کی تجدید کریں) پس مصمم کرلیا میں نے اس بات کا کہ چپکے سے نکل جاؤں صبح سویرے اور داخل کردوں حاکم کے دل میں حسرت کی آگ کو (یعنی میں نے) پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ حاکم کے دل میں حسرت و پشیمانی کی آگ لگا کر داخل کر کے صبح سویرے چلا جاؤنگا) راوی کہتا ہے پس پورا کیا میں نے اسی رات کو ابوزید کیساتھ ایسی باتوں اسی باتوں میں قصہ کہانیوں میں۔

(۱) نُدِیْلُ: صیغہ جمع متکلم از افعال مصدر اِدَالَۃٌ بمعنی بدلنا، الٹنا، پلٹنا، بدلہ دینا بمعنی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پلٹا کھانا، دَالَ(ن) یَدُوْلُ دَوْلَۃً و دالاً۔

(۲) اَلنَّوٰی: بمعنی دوری، فراقت، جدائی، نَوًی مصدر ہے از نصر نوی (ض) یَنْوِیْ نیۃً و نَوًی بمعنی دور ہونا۔

(۳) اَجْمَعْتُ: بروزن اَکْرَمْتُ افعال سے بمعنی عَزَمْتُ یعنی مصمم ارادہ کرلینا، اور اتفاق کرلینا۔

(۴) اَنْسَلُّ: اسکا مصدر اِنْسِلَالٌ ہے از انفعال بمعنی چپکے سے نکل جانا۔ سَلَّ (ن) سَلًّا بمعنی کھینچنا، اگر سل کا مطاوع ہے بمعنی کھینچ جانا، و چپکے سے نکل جانا. وفی القران: ویتسلاون منکم لو اذاً.

(۵) بِسُحْرَۃٍ: (بضم السین) صبح کاذب یعنی اول صبح، از سمع، سَحْرًا. ای بکراً.

(۶) اُصْلِیْ: بمعنی آگ میں داخل کردینا، مرتحقیقہ۔ (۷) قَضَیْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از ضرب۔ معه: ای مع ابی زید.

(۸) سَمَرٌ: (محرکۃ) بمعنی قصہ گوئی، افسانہ، رات کی بات، یا رات کو باتیں سنانے والا والجمع اَسْمَارٌ ورات کی تاریکی و چاند کا سایہ اور زمانہ اور رات کو باتیں کرنے والوں کی مجلس۔

☆......☆......☆

اَنَقُ مِنْ حَدِیْقَۃِ زَھْرٍ، وَخَمِیْلَۃِ شَجَرٍ، حَتّٰی اِذَا لَأْلَأَ الْاُفُقَ. ذَنْبُ السِّرْحَانِ، وَاٰنَ اِنْبِلَاجُ الْفَجْرِ وَحَانَ.

ترجمہ:۔جو زیادہ عمدہ تھیں پھولوں کے باغیچہ سے اور گھنے درختوں سے (یعنی ہم نے ایسے عمدہ عمدہ افسانوں (قصہ کہانیوں) میں رات گذاری جو گلستان کے باغ اور درختوں کے باہر بھی زیادہ تعجب خیز تھے) یہاں تک کہ جب حرکت دی افق (کنارہ آسمان) کو بھیڑیے کی دم نے (صبح کاذب نے) یعنی جب کنارہ آسمان پر صبح کاذب ظاہر ہوئی اور صبح صادق کا وقت قریب ہوا۔

(۱) اَنَقُ: بمعنی اَحْسَنُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے، آنق، یأنق، انقاً (مفاعلہ) بمعنی خوش ہونا، خوبصورت یا عمدہ دیکھ کر، یا عجیب، زیادہ، دل لبھانا، یقال آنق الشیء ای کان آنقاً و مونقاً ای حسناً معجباً یقال روضی انیق وانیقۃ و آنق۔ مجرد أَنِقَ (س) أَنَقًا بمعنی خوبصورت ہونا۔

(۲) حَدِیْقَۃ: بمعنی وہ باغ جس کے چاروں طرف احاطہ کھینچا ہوا ہو، یا وہ باغ جس میں کھجور یا ببول کے درخت ہوں اور جہاں چار دیواری بھی ہو۔ قولہ تعالٰی: حَدَائِقَ ذَاتَ بَھْجَۃ.

(۳) زَھْرٌ: بمعنی کلی، شگوفہ، والواحدۃ، زَھْرَۃٌ و زھرۃ، یقال زَھْرَۃُ الدُّنْیَا. دنیا کی تروتازگی اور رونق والجمع اَزْھُرٌ، اَزْھَارٌ،

Maktaba Tul Ishaat.com

زُهُوْرٌ، جمع الجمع اَزَاهِرُ، اَزَاهِيْرُ. زَهَرَ(فَ) زَهْرًا و زُهُوْرًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔

(۴) خَمِيْلَةٌ: (ای الموضع الكثير الشجر) بمعنی وہ مقام جہاں درخت زیادہ ہوں، پست زمین، یا وہ باغ جس میں درخت بکثرت و گھنے ہوں، والجمع خَمَائِلُ. خَمَلَ (ن) خَمْلًا بمعنی چھپا دینا۔

(۵) لَأْ لَأَ: (بروزن بَعْثَرَ) بمعنی روشن ہونا، چمکنا، حرکت دینا، اور کبھی متعدی بھی استعمال ہوتا ہے یہاں متعدی مراد ہے یقال: لَأْ لَأَ لألأةً. النجم والبرق، جبکہ ستارے یا بجلی چمکے و لألأت النار جبکہ آگ روشن ہو وبھڑکے اور تلألأ کے بھی یہی معنی آتے ہیں۔

(۶) شَجَرٌ: (محرکۃ) نباتات کی وہ درخت جس کی شاخیں ہوں اس کا واحد شَجَرَةٌ اس کی جمع اَشْجَارٌ ہے۔

(۷) الأُفُقُ: بمعنی کنارہ، یا کنارۂ آسمان، اور ہواؤں کے چلنے کی جگہ۔ والجمع آفاق. الافق مفعول ہے لألأ فعل کا اور ذَنْبُ السِّرْحَانِ فاعل ہے یا اسکے برعکس ہے۔

(۸) ذَنْبٌ: بمعنی دم والجمع اَذْنَابٌ (ن،ض) ذَنْبًا مصدر ہے بمعنی اتباع کرنا اور پیچھا نہ چھوڑنا۔

(۹) السِّرْحَانُ: (بکسر السین) بمعنی بھیڑیا، شیر، حوض کا وسط، والجمع سَرَاحٌ، سِرَاحٌ، وسَرَاحِيْنُ اور ذنب السرحان سے مراد "صبح کاذب" ہے۔

(۱۰) آنَ: صیغہ ماضی، بمعنی وقت کا آنا۔ یقال: آنَ (ض) اَيْنًا وقت کا آنا۔ یقال: آن لك ان تفعل كذا، یعنی تمہارے لئے ایسا کرنے کا وقت آ گیا۔

(۱۱) اِنْبِلَاجٌ: بمعنی روشن ہونا، مصدر ہے انفعال کا اور مجرد نصر سے ہے بمعنی روشن ہونا، ایک ہی معنی میں آتا ہے یقال: اِنْبَلَجَ الصُّبْحُ جبکہ صبح روشن ہو۔

(۱۲) اَلْفَجْرُ: فجر کے معنی کسی چیز کو پھاڑنا، از نصر اور کبھی صبح کیلئے بھی فجر کا استعمال کیا جاتا ہے قال تعالیٰ: والفجر وليال عشر.

(۱۳) حَانَ: صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی قریب ہونا، وقت آنا۔ یقال حان الشیء حيناً وحينونة جبکہ وقت ہو وحان له ان يفعل كذا جبکہ وقت قریب آئے۔

☆......☆......☆

رَكِبَ مَتْنَ الطَّرِيْقِ، وَاَذَاقَ الْوَالِيَ عَذَابَ الْحَرِيْقِ، وَسَلَّمَ اِلَيَّ سَاعَةَ الْفِرَاقِ، رُقْعَةً مُحْكَمَةَ الْاِلْصَاقِ، وَقَالَ: اِدْفَعْهَا اِلَى الْوَالِيْ اِذَا سُلِبَ الْقَرَارُ.

ترجمہ:۔ تو سوار ہوا وہ (ابوزید) راستہ کی پیٹھ پر (یعنی اپنا راہ لیا) اور چکھایا اس نے حاکم کو جلنے کا عذاب (یعنی قاضی کو جلتی ہوئی آگ کا مزہ چکھایا) اور سونپا (سپرد کیا) میری طرف جاتے وقت ایک رقعہ، جو مضبوط چپکا ہوا تھا (یعنی جاتے وقت اس نے مجھے ایک مضبوط (سر بمہر) یا مضبوطی سے بند کیا ہوا خط دیا) اور کہا دے تو (حوالہ کر) اس رقعہ کو قاضی کی طرف جس وقت قاضی کا صبر و قرار جاتا رہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱) رَکِبَ: صیغۂ ماضی معروف واحد مذکر غائب از سمع۔ صفت رَاکِبٌ والجمع رُکُوْبٌ۔

(۲) مَتْنَ: بمعنی پیٹھ والجمع متان، مُتُوْنٌ۔ مَتُنَ (ك) مَتَانَةً بمعنی زیادہ سخت اور قوی ہونا، اور متن الطریق سے (جو کنایہ ہے سفر سے) وسط طریق مراد ہے یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ مَتَنَ یَمْتِنُ (ن، ض) مَتْنًا بمعنی بیٹھ پر مارنا۔ قال تعالیٰ: ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین۔

(۳) اَذَاقَ: صیغۂ ماضی معروف از افعال بمعنی چکھانا۔ ذَاقَ (ن) ذَوْقًا مصدر بمعنی چکھنا۔ واصل الذوق وجود الطعم اذا کان قلیلًا وان کان کثیرًا فہو الاکل۔

(۴) اَلْحَرِیْقُ: بمعنی جلنا، جلا دینا حَرَقَ (ن، ض) حَرْقًا۔ والحریق بمعنی آگ کی بھڑک و آگ کا شعلہ وجلا ہوا والجمع حَرَائِقُ۔

(۵) سَلَّمَ: صیغۂ ماضی از تفعیل مصدر تسلیم ہے سَلَّمَ اِلَیْہِ بمعنی سونپنا، دینا، حوالہ کر دینا، مرتحقیقہ۔

(۶) رُقْعَةٌ: بمعنی کاغذ کا ٹکڑا والجمع رُقَعٌ ورقاع۔ رَقَعَ (ف) رَقْعًا بمعنی پیوند لگانا، والرقعۃ بقطعۃ من الورق یقال: رقع الثوب رقعًا اصلحۃ۔

(۷) اِلْاِلْصَاقُ: مصدر ہے افعال کا بمعنی چپکانا، بندھا ہوا ہونا، مجرد سمع سے ہے بمعنی چپکنا۔

(۸) اِدْفَعْ: صیغۂ امر حاضر معروف از فتح بمعنی دفع کرنا، دینا۔ کمافی التنزیل: فادفعوا الیہم اموالہم۔

(۹) سُلِبَ: صیغۂ ماضی مجہول از نصر بمعنی کھینچا گیا یا ظلم کی گیا، چھیننا، لے لینا۔ سَلْبًا وسلبًا مصدر ہے لے لینا دوسرے سے، قال تعالیٰ: وان یسلبہم الذباب۔

(۱۰) اَلْقَرَارُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی صبر کرنا، سکون حاصل کرنا، قال تعالیٰ: وجعل لکم الارض قرارً۔

☆......☆......☆

وَتَحَقَّقَ مِنَّا الْفِرَارُ. فَفَضَضْتُهَا فِعْلَ الْمُتَمَلِّسِ، مِنْ مِثْلِ صَحِیْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ، فَاِذَا فِیْهَا مَکْتُوْبٌ. (شعر)

ترجمہ:۔ اور ثابت ہو جائے ہماری طرف سے بھاگنا (ہمارا چلا جانا یا یہ تحقیق کو پہنچ جائے) پس توڑا میں نے اس خط کو (یا خط کی مہر کو) مانند توڑنے اس شخص کے جو رہائی پانے والا ہو یا چھٹکارا حاصل کرنے والا ہو، ایسے خط سے جیسے متملس شاعر کے خط سے چھٹکارا حاصل چاہیے، پس اس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

(۱) اَلْفِرَارُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی بھاگنا۔ قال تعالیٰ: لن ینفعکم الفرار۔

(۲) فَفَضَضْتُ: نَصَرْتُ کے وزن پر از نصر صیغہ واحد متکلم ماضی معروف بمعنی توڑنا، کھولنا، ٹکڑا ٹکڑا کر دینا، فَضٌّ مصدر ہے یقال فض الشیء جبکہ توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرے وفض ختم الکتب وختم عن الکتاب یعنی جبکہ وہ مہر توڑے۔

(۳) اَلْمُتَمَلِّسِ: صیغۂ اسم فاعل از تفعل بمعنی ای المتخلص من الشیء بسہولۃ کالشیء الاملس یقال ملس ملاسۃ ای ضد خشن رہائی پانے والا تملس مصدر ہے از نصر کھینچنا یا جڑ سے اکھاڑ پھینکنا، ای تخلص، یہ ماخوذ ہے ملس سے بمعنی رہائی پانا، چھوٹ جانا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴) صَحِیْفَة: بمعنی خط، پرچہ، چٹی، والجمع صَحَائِفُ و صحیف. قال اللہ تعالیٰ: یتلو اصحفاً مطهرة.

(۵) اَلْـمُتَلَمِّس: یہ زمانۂ جاہلیت کے مشہور شاعر جریر بن عبد المسیح کا لقب ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ متلمس، اور طرفہ یہ دونوں یعنی ماموں اور بھانجہ متلمس زمانہ جاہلی کا مشہور شاعر ہے بدفالی کے موقع پر اس کا نام بطور مثل کے مشہور ہو گیا ہے جس کا واقعہ یوں ہے کہ متلمس اور طرفہ یہ دونوں عمرو بن منذر کے پاس گئے عمرو نے ان سے یہ کہا کہ تم میرے بھائی قابوس کی خدمت کرو اور قابوس شکار ولہو لعب میں بہت مبتلا رہتا تھا اور یہ دونوں شاہ حیرہ اور عمرو بن منذر کے مصاحب ہو گئے ایک دن قابوس نے مجلس شراب آراستہ کی اور یہ دونوں صبح سے شام تک موجود رہے اور ان تک نہ پہنچ سکے طرفہ کو غصہ آیا تو اس نے ایک قصیدہ عمرو بن منذر اور قابوس کے ہجو میں لکھا عمرو تو پہلے ہی اس سے کینہ رکھتا تھا اور عمرو بہت بدخلق اور بدکردار تھا اور یہ لوگ چند دنوں تک اسی حالت میں رہے اور اپنے اوقات کو گذارتے رہے ایک دن اس نے طرف و متلمس شاعر سے یہ کہا کہ تم اپنے بال بچوں کا شوق تو بہت ہوگا اور وطن سے جدا ہوئے تمہیں عرصہ ہو گیا ہے اسکے جواب میں طرفہ و متلمس شاعر نے کہا ہاں دل تو بہت چاہتا ہے بادشاہ نے کہا کہ میں عامل بحرین کو خط لکھتا ہوں اور یہ خط اسی کے حوالہ کرنا تو تم کو خوب انعامات پاؤ گے اور میں نے تمہارے لئے بہت کچھ لکھ دیا ہے یہ دونوں خوشی خوشی وہاں سے چل دیئے اور خط میں یہ مضمون تھا کہ جب یہ دونوں تمہارے پاس پہنچیں تو تم ان دونوں کو مار ڈالنا مگر متلمس شاعر جو بہت بوڑھا، تجربہ کار تھا اس نے اپنے صحیفہ کو راستہ میں کھول کر پڑھا اور اسکے مضمون کو پڑھ کر خط پھاڑ دیا اور ملک شام چلا گیا لیکن طرفہ شاعر جو نوجوان تھا اس نے متلمس شاعر کے کہنے کو نہ مان کر اپنے خط کو نہ کھولا اور نہ پڑھا جب وہ صحیفہ کو لیکر وہاں پہنچا تو اس کو قتل کر دیا گیا اسکے بعد متلمس کی مثل بدنامی میں عرب میں مشہور ہوئی۔ (اضافات، ص:۲۹)

☆......☆......☆

(۱) قُلْ لِوَالٍ: غَادَرْتُهُ بَعْدَ بَيْنِي	سَادِمًا نَادِمًا يَعَضُّ الْيَدَيْنِ
(۲) سَلَبَ الشَّيْخُ مَالَهُ وَفَتَاهُ	لُبَّهُ فَاصْطَلَى لَظَى حَسْرَتَيْنِ

ترجمہ:۔ (۱) کہہ دو تم اس حاکم سے کہ چھوڑا میں نے اس کو اپنی جدائی کے بعد، شرمندہ اور غمگین جو کاٹتا ہے اپنے دونوں ہاتھوں کو (یعنی وہ کف افسوس ملتا رہے گا اور غمزدہ اور رنجیدہ رہے گا)۔ (۲) چھین لیا ہے شیخ نے اسکے مال کو اور نوجوان (لڑکے) نے اسکی عقل کو پس داخل ہو وہ دو حسرتوں کی آگ میں (یعنی اسی وجہ سے وہ دو حسرتوں میں جل رہا ہے)

(۱) غَادَرْتُ: صیغۂ ماضی واحد متکلم بمعنی ای تَرَكْتُ یہ صفت ہے والی کی از مفاعلہ مجرد نصر وضرب سے یہ غَدْرٌ سے مشتق ہے.

بيني اى فراقي.

(۲) سَادِمًا: ای حَزِيْنًا صیغۂ اسم فاعل از سمع سدمًا مصدر ہے بمعنی غمگین ہونا، ندامت کے ساتھ غمگین ہونا، یا غضبناک ہونا۔

(۳) نَادِمًا: صیغہ اسم فاعل از سمع بمعنی شرمندہ یا نادم ہونے والا یہ "ندامت" سے ماخوذ ہے۔

(۴) يَعَضُّ: صیغۂ مضارع واحد مذکر غائب. عَضَّ (س) عَضًّا وعَضِيْضًا بمعنی کاٹنا، دانتوں سے کاٹنا۔ كقوله تعالیٰ: يوم

Maktaba Tul Ishaat.com

یعض الظالم علٰی یدیہ اور یعض الیدین یہ صفت ہے "والی" کی۔

(۵) سَلَبَ: صیغۂ ماضی واحد مذکر غائب از نصر بمعنی کھینچنا، ظلم کرنا، چھیننا، لے لینا۔ قال اللہ تعالٰی: وان یسلبھم الذباب.

(۶) لُبَّہٗ: (بضم اللام) بمعنی عقل، والجمع اَلْبَابٌ. کقولہ تعالٰی: ومایذکر الا اولو الالباب. لَبَّ (س) لَبًّا، لَبَبًا، لَبَابَۃً مصادر ہیں ای صار لَبِیْبًا۔ لب اور عقل میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اللب: ذات کی تمام صفات میں سے سب سے خالص صفت کو کہا جاتا ہے۔ جبکہ العقل: ذات کے تمام معلومات کا احاطہ کرتا ہے۔ پس اس حیثیت سے دونوں میں فرق ہو گیا۔

(۷) فَاصْطَلٰی: صیغۂ ماضی از افتعال مصدر اِصْطِلَاءٌ ہے بمعنی آگ میں جلنا۔

(۸) لَظٰی: صیغۂ ماضی لَظٰی (س) یَلْظٰی لَظًی بمعنی آگ یا آگ کی بھڑک، لپٹ، وفی التنزیل: نارًا تلظّٰی. ای تتلظّٰی وانھا لظٰی. یقال نظیت النار لظی ای التھبت.

(۹) حَسْرَتَیْنِ: یہ تثنیہ کا صیغہ ہے حَسْرَۃٌ کا یعنی دو حسرتیں (ا) مال کی حسرت (ب) غلام کی حسرت۔

☆......☆......☆

(۳) جَادَ بِالْعَیْنِ حِیْنَ اَعْمٰی ھَوَاہُ عَیْنَہٗ فَانْثَنٰی بِلَا عَیْنَیْنِ

(۴) خَفِّضِ الْحُزْنَ یَا مُعَنّٰی فَمَا یُجْـ ـدِیْ طِلَابُ الْاٰثَارِ مِنْ بَعْدِ عَیْنٍ

ترجمہ:۔ (۳) سخاوت کیا اس نے سونے کیلئے (لڑکے کی محبت کیوجہ سے اس نے بخشا جبکہ اندھا کر دیا لڑکے کی محبت نے اسکی آنکھ کو پس لوٹا وہ بغیر دونوں آنکھوں کے (یعنی سونا اور آنکھ کے)۔ (۴) ہلکا کر تو اپنے غم کو آئے مصیبت میں پڑنے والے اس لئے کہ نہیں نفع دیتا ہے نشانات کا ڈھونڈھنا اصل چیز کے بعد (یعنی اصل چیز کے (رات) بعد نشانوں کی تلاش سے کچھ فائدہ نہیں دیتی)

(۱) جَادَ: صیغۂ ماضی، جادَ (ن) جُوْدًا مصدر ہے بمعنی سخاوت کرنا۔ یقال: جَادَہٗ جُوْدًا جبکہ وہ بخشش میں غالب ہو، وجادہ ھوی جبکہ غالب ہو۔ وجادَ جُوْدًا علیہ جبکہ وہ بخشش کرے اور صفت کیلئے جَوَّادٌ آتا ہے جَادَ بِالْمَالِ جبکہ وہ مال خرچ کرے۔

(۲) اَلْعَیْنُ: یہاں بمعنی سونے یا آنکھ کے ہیں والجمع اَعْیُنٌ وعُیُوْنٌ، قد مر تحقیقہ۔

(۳) اَعْمٰی: یہ عمی سے مشتق ہے اگر افعال سے تو معنی ہے اندھا کر دینا۔ مجرد سمع سے ہو تو بمعنی اندھا ہونا اور دل کا اندھا ہونا، جاہل ہونا۔

(۴) فَانْثَنٰی: صیغۂ ماضی از انفعال بمعنی لوٹنا، مجرد ضرب سے ہے بمعنی موڑنا۔

(۵) بِلَا عَیْنَیْنِ: یہ تثنیہ ہے عین کا بمعنی آنکھ یا سونا والجمع اَعْیُنٌ وعُیُوْنٌ، قد مر تحقیقہ۔ یہاں اس سے مراد "بے زر و بے چشم" ہے۔

(۶) خَفِّضْ: صیغۂ امر حاضر معروف مصدر تَخْفِیْضٌ ہے بمعنی کم کرنا، ہلکا کرنا اور خفضٌ سے ماخوذ ہے جو رفع کی ضد ہے از ضرب۔

(۷) اَلْحُزْنُ: مصدر ہے سمع کا بمعنی غم، پریشانی، اور یہ فرح و سرور کی ضد ہے۔ یقال حَزِنَ (س) لَہٗ وعَلَیْہِ حَزَنًا و حُزْنًا جبکہ وہ غمگین ہوا۔

(۸) مُعَنّٰی: بمعنی ای مبتلی بالعناء یعنی اے وہ شخص جو مشقت میں مبتلا، یا پڑا ہوا ہے۔ از سمع عَنَاءٌ سے مشتق ہے جسکے معنی مشقت اور تکلیف کے ہیں۔ یقال عنی عناءً ای تعجب.

Maktaba Tul Ishaat.com

(۹) فَمَا یُجْدِیْ: ای فماینفع از افعال بمعنی فائدہ دینا، فائدہ پہنچانا۔ یقال اجدی الأمر جبکہ نفع دے ویقال مایجدی عنك هذا یعنی تم کو یہ فائدہ نہیں دے گا۔

(۱۰) طُلَّابُ: بروزن فُعَّالٌ بمعنی طلب کرنا، اور طلاب الآثار من بعدعین الخ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی چیز فوت ہو جائے اسکے بعد اسکے نشانات تلاش کرے جو بے فائدہ و بے کار ہے اور اسکی کہاوت کی اصل واقعہ یہ ہے کہ مالک بن عمرو نے کسی عامل کو اپنے بھائی کے قاتل کا پتہ لگانے پر مامور کیا جب قاتل پکڑا گیا، جس کا نام سماک تھا تو لوگوں نے سفارش کی اور کہا کہ سو اونٹ دیت کے طور پر لے لیجئے اور اس کو چھوڑ دیجئے تو اس نے کہا "لااطلب اثرا بعدعین" یعنی اصل چیز کو چھوڑ کر محض لکیر پیٹنے سے کیا فائدہ چنانچہ سماک کو قتل کرادیا۔

☆......☆......☆

(۵) وَلَئِنْ جَلَّ مَاعَرَاكَ کَمَا جَلّ — لَدَی الْمُسْلِمِیْنَ رُزْءُ الْحُسَیْن

(۶) فَقَدِاعْتَضْتَ مِنْهُ فَهْمًاوَحَزْمًا — وَاللَّبِیْبُ الْاَرِیْبُ یَبْغِیْ ذَیْن

ترجمہ:۔(۵) خدا کی قسم اگر تجھ کو اتنی ہی بڑی مصیبت پیش آئی ہے (کیونکہ) جیسا کہ مسلمانوں کے نزدیک (خیال میں) حضرت حسینؓ کی مصیبت ہے۔(۶) پس (اس لئے کہ) حاصل کیا تو اس کے عوض میں دانائی اور تجربہ کاری کو اور عقلمند صائب الرائے طلب کرتا ہے ان دونوں کو۔

(۱) وَلَئِنْ: میں واؤ قسمیہ ہے، جل: ای عظم صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی بڑا ہونا۔ یقال: جل جلالاً و جلالة جبکہ وہ بڑے مرتبہ والا ہو۔

(۲) مَاعَرَاكَ: جو تجھے پیش آیا، ای ما اصابك وماعرضك. عَرَءَ(ن) یَعْرُوْعَرْوًا. یقال عراہ امر عرواً ای الم به.

(۳) رُزْءُ: (بضم الراء) بمعنی بہت بڑی مصیبت والجمع اَرْزَاءُ۔

(۴) اِعْتَضْتَ: صیغہ واحد مذکر حاضر ماضی معروف مصدر افتعال سے اعتیاض ہے بمعنی عوض میں لینا، بدلے میں لینا، مجرد نصر سے ہے عَوْضًا مصدر ہے بمعنی عوض دینا، بدلہ دینا، یقال عاضہ من کذاعوضاً وعوضاً و عیاضا، ای اعطاہ وبدلہ واعتاض واستعاض فلانا جبکہ بدلہ مانگے۔

(۵) حَزْمًا: مصدر ہے، حَزُمَ(ك) حَزْمًا و حزامةً بمعنی ہوشیار ہوا، جبکہ دور اندیشی سے کام لے، دانشمند ہوی، یا پختہ کاری یا دوراندیشی سے کام لینا، یا خوب سمجھ کر کام کرنا اور حَازِم کی جمع اَحْزَامٌ، حزم، حزمة آتی ہیں اور حزیم کی جمع حزماء.

(۶) اَللَّبِیْبُ: بمعنی عقلمند والجمع اَلْبَابٌ اس کا مؤنث اللبیبة آتا ہے یقال رجل لبیب جبکہ وہ کام سے چمٹا رہے اور اس میں وہ سستی نہ کرے۔

(۷) اَلْاَرِیْبُ: بمعنی ذکی، ماہر، ہوشیار۔ اَرِبَ(س) اَرَبًا و اَرُبَ(ك) اَرَابَةً بمعنی ماہر ہونا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۸) ذَین: یہ اسم اشارہ تثنیہ ہے جو حالت نصبی و جری میں اس کا اعراب یہی ہوتا ہے یعنی یاء ماقبل مفتوح آخر میں نونِ مسکورہ، اس سے مراد سمجھ اور ہوشیاری ہے۔ ای الفهم و الحزم.

☆......☆......☆

(۷) فَاعْصِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَاعْلَمْ — اَنَّ صَيْدَ الظِّبَاءِ لَيْسَ بِهَيْنِ

(۸) لَاوَلَا كُلُّ طَائِرٍ يَلِجُ الْفَخَّ — وَلَوْ كَانَ مُحْدَقًا بِاللُّجَيْنِ

ترجمہ:۔(۷) پس نافرمانی کرتو اس مصیبت کے بعد اپنی خواہشوں کی اور خوب سمجھ لے کہ ہرنوں کا شکار کرنا آسان نہیں ہے۔(۸) نہ ہر پرندہ جال میں پھنس جاتا ہے (یعنی نہ یہ سہل ہے نہ یہ ضروری ہے کہ ہر پرندہ جال میں پھنس جایا کرے) اگر چہ اس میں گھیرا ہوا کیوں نہ ہو خالص چاندی (یعنی اگرچہ جال میں چاندی کے دانے کیوں نہ پڑے ہو)

(۱) فَاعْصِ: ماخوذ مَعَاصِيَةٌ سے بمعنی گناہ کرنا، حکم کے خلاف کرنا، از ضرب صیغۂ امر حاضر معروف ہے از ضرب بمعنی حکم کے خلاف کرنا، عَصْيًا و مَعْصِيَةً مصدر ہیں. قال تعالٰی: فَعَصٰى فرعونَ الرَّسُوْلَ.

(۲) بَعْدَهَا: ای مصیبۃ اس میں ''ھا'' ضمیر مفہوم ماقبل کی طرف راجع ہے ای من بعد هذه المصيبة.

(۳) اَلْمَطَامِعُ: یہ مَطْمَعٌ کی جمع ہے جو طَمْعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی لالچ و خواہش از سمع۔

(۴) صَيْدٌ: بمعنی شکار مصدر از ضرب بمعنی شکار کرنا، یا حیلہ سے پکڑنا. صَيْدًا.

(۵) اَلظِّبَاءُ: یہ جمع ہے ظَبْیٌ کی بمعنی ہرن و ہرنی، دونوں پر مذکر و مؤنث کا اطلاق ہوتا ہے والجمع اظب، ظبی، ظبیات آتی ہیں۔

(۶) بِهَيْنٍ: یہ هَيِّنٌ کے معنی میں ہے بمعنی نرم، آسان ہے اور یہ هَيْنٌ کا مخفف ہے از نصر والجمع هَيْنُوْنَ، اهوناء اس کا مؤنث هينة آتا ہے۔

(۷) طَائِرٌ: بمعنی پرندہ: والجمع، طير، طُيُوْرٌ، جمع الجمع اَطْيَارٌ بمعنی اڑنا۔

(۸) يَلِجُ: صیغۂ مضارع از ضرب وُلُوْجًا مصدر ہے بمعنی داخل ہونا۔

(۹) اَلْفَخُّ: بمعنی جال، پھندا والجمع فخاخ، فُخُوْخٌ یا وہ آلہ جس سے شکار کرتے ہیں (جال) وغیر۔ شَبَكَةٌ اور فخ میں فرق: فَخٌّ کے معنی جال یعنی وہ جال جس سے شکار وغیرہ کو پکڑتے ہیں اور شبَكَةٌ وہ جال ہے جو دھاگہ وغیرہ سے بنا جاتا ہے۔

(۱۰) مُحْدَقًا: صیغۂ اسم مفعول ہے از افعال اِحْدَاقٌ مصدر ہے بمعنی گھیرا ہوا، احاطہ کیا ہوا، مجرد ضرب سے ہے۔ يقال حدق به حدق واحدق به ای اطاف.

(۱۱) اللُّجَيْنِ: بمعنی چاندی یا خالص چاندی، ہمیشہ مصغر ہی مستعمل ہوتا ہے اور ہمیشہ تصغیر (بالضم) استعمال ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

(۹) وَلَكُمْ مَنْ سَعٰى لِيَصْطَادَ فَاصْطِيدَ — وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنِ

Maktaba Tul Ishaat.com

(۱۰) فَتَبَصَّرْ وَلَا تَشِمْ كُلَّ بَرْقٍ رُبَّ بَرْقٍ فِيهِ صَوَاعِقُ حَيْنٍ

ترجمہ:۔(۹) اور بے شک کہ بہت سے وہ لوگ جنھوں نے شکار کرنیکی کوشش کی لیکن وہ خود شکار ہو گئے (یعنی نا کام و نامراد رہے) اور نہیں ملا سوائے حنین کے دوکلو موزوں کے (یعنی سوائے حسرت و محرومی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا)۔(۱۰) پس صاحب بصیرت بن جا (یعنی عبرت حاصل کر) اور مت دیکھ تو ہر بجلی کو، کیونکہ بہت سی بجلیوں میں گرجیں ہیں ہلاکت کی (یا بہت سی بجلیوں میں ہلاکت پوشیدہ ہے یا انتہائے ہلاکت موجود ہے یا ہلاکت کی آگ ہے)۔

(۱) لَكَمْ: لام تاکید کے لئے ہے اور کم خبر یہ ہے۔

(۲) لِيَصْطَادَ: صیغۂ واحد مذکر غائب امر کے از افتعال مجرد صَادَ (س، ض) صَيْداً بمعنی شکار کرنا اور افتعال سے بھی یہی معنی ہے، صَيْدٌ بمعنی شکار جمع صُيُوْدٌ و صياد، و صَائِدٌ بمعنی شکاری صيادة بمعنی غليل مصيدة پھندا، جال جمع مَصَائِدُ، مصيدة بمعنی شکارگاہ مصيدة الفيران، چوہے دان۔

(۳) فَاصْطِيْدَ: صیغۂ ماضی مجہول از افتعال ماخوذ صَيْدٌ سے ہے، مر تحقیقہ۔

(۴) وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ الخ: یہ ایک ضرب المثل ہے "لَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنٍ" یعنی بجز حنین کے دونوں موزوں کے اور کچھ نہیں ملا، یہ مثال اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی شخص انتہائی کوشش کے بعد نا کام ہو جائے اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی موزہ خریدنے لے کئے حنین (جو حیرہ رہنے والا تھا) کے پاس گیا بھاؤ پر جھگڑا ہو گیا اعرابی نے موزے نہیں خریدا اور واپس چلا گیا حنین کو سخت صدمہ و غصہ آیا، اعرابی نے دھوکہ دینے کی ٹھان لی۔

(۵) خُفَّيْ حُنَيْنٍ: یہ ضرب المثل ہے حنین ایک بوڑھا شخص کا نام ہے جو حیرہ کا رہنے والا تھا چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا بمعنی چرمی موزہ اور اونٹ وشتر مرغ وغیرہ کی ٹاپ والجمع اَخْفَافٌ و خِفَافٌ اور (غیر خفی حنین) سے نامراد یعنی سوائے حنین کے دونوں موزوں کے اور میرے کچھ ہاتھ نہ آیا یہ ایک کہانی و کہاوت ہے۔ جو ناکامی کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور بعض نے کہا یہ ایک لوہار کا نام ہے (حنین) جو چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی چمڑے کے موزہ خریدنے کیلئے حنین کی دوکان پر گیا (جو حیرہ کا رہنے والا تھا اور موچی تھا) (یا چمڑے کا موزہ خریدنے کیلئے گیا) اور اس نے اس پر بھاؤ و دام طے کرنے میں دونوں میں جھگڑا ہو گیا، اس لئے اعرابی موزہ خریدے بغیر واپس چلا گیا، تو حنین کو سخت غصہ آیا اس نے اعرابی کو دھوکہ دینے کی کوشش کی (بدلہ لینے کی تدبیر سوچی) بدلہ لینے کی تدبیر سوچی، چنانچہ حنین نے اعرابی کے راستہ میں ایک موزہ ڈال دیا اور کچھ فاصلہ پر دوسرا موزہ ڈالا اور خود چھپ کر بیٹھ گیا اور اعرابی جب ادھر سے گذرتے وقت ایک موزہ کو پڑا ہوا دیکھا تو یہ اگر دوسرا بھی مل جاتا تو میں اس کو بھی لے لیتا "فـا اشبـه هـذا الـخف حنين ولو كان معهٗ آخر لاخذته" کہتا ہوا آگے چلدیا جب آگے جا کر دوسرا موزہ دیکھا تو اس کو بہت افسوس ہوا پہلے موزہ چھوڑنے پر، چنانچہ اس نے اونٹنی کو وہیں باندھا اور پہلا موزہ اٹھانے کیلئے چل دیا جبکہ اتنے میں حنین کو موقع مل گیا ، چنانچہ اس نے چپکے سے اس کی اونٹنی کو مع اسباب کے لیکر روانہ ہو گیا اور بیچارہ اعرابی جب واپس آیا تو اونٹنی کو نہ پایا اور مجبوراً پیدل وطن

Maktaba Tul Ishaat.com

جانا پڑا، جب وطن پہنچ گیا تو لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ سفر سے کیا لائے تو اس نے جواب دیا۔ قال جئتکم بخفی حنین. اس کے بعد یہ مثال مشہور ہوئی اور جو بطور نامرادی و ناکامی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(٦) تبصّر: صیغہ ماضی از تفعل مصدر تَبَصُّرٌ ہے بمعنی غور سے دیکھنا بمعنی صاحب بصیرت بننا، عبرت حاصل کرنا، یقال تبصر الشیء جبکہ وہ غور سے دیکھے، وتبصر فی الشیء جبکہ سوچے اور غور کرے اور یہ مجرد سمع و کرم سے ہے۔

(٧) لَاتَشِمْ: ای لاتنظر صیغہ مضارع۔ شَامَ (ض) یَشِیْمُ شَیْمًا جبکہ وہ بادل کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے، یقال شام ابرق جبکہ بجلی کے چمکنے اور برسنے کی طرف کو وہ دیکھے افعال و تفعیل سے شَمَّمَ و اشمَّ بمعنی شونگھنا، شَمَّ (ن) شَمًّا. افتعال سے اِشْتَمَّ بمعنی سونگھنا، شَمَّ (س) شَمًّا بمعنی تکبر کرنا۔

(٨) صَوَاعِق: یہ جمع ہے صَاعِقَةٌ کی بمعنی کڑک بجلی کی جو بادلوں میں ہو، بادلوں کی کڑک یا عذاب مہلک از سمع صَعَقًا. وفی القرآن: فصعق من فی السمٰوات.

(٩) حَیْنٌ: (بفتح الحاء) بمعنی ہلاکت۔ حَانَ (ض) حَیْنًا بمعنی ہلاک ہونا. یقال حَانَ حَیْنًا ای هلك اور حِیْنٌ (بکسر الحاء) بمعنی وقت، زمانہ، موقع جمع اَحْیَان. یقال حان الوقت حینًا ضرب سے، وقت آنا ویقال: حان الشیء حیناً وحینونة جبکہ وقت ہو وحان له ان یفعل کذا، جبکہ وقت قریب آئے۔

☆......☆......☆

(١١) وَاغْضُضِ الطَّرْفَ وَتَسْتَرِحْ مِنْ غَرَامٍ تَكْتَسِي فِيهِ ثَوْبَ ذُلٍّ وَشَيْنِ
(١٢) فَبَلَاءُ الْفَتٰى اِتِّبَاعُ هَوَى النَّفْسِ وَبَذْرُ الْهَوٰى طُمُوحُ الْعَيْنِ

ترجمہ:۔(١١) اور اپنی نظر کو پست کر (آنکھ بند کر لے) اور راحت پائیگا تو ایسے عشق سے پہننا پڑتے ہیں اس میں ذلت اور عیب کے کپڑے۔(١٢) پس نوجوان کی مصیبت خواہشات نفسانی کی تابعداری ہے (یا خواہشات نفسانی کی تابعداری نوجوان کیلئے مصیبت ہے) اور خواہشات نفسانی کا بیج آنکھ کو اٹھا کر دیکھنا ہے۔

(١) وَاغْضُضْ: صیغہ امر حاضر معروف غَضَّ (ن) غَضًّا مصدر یہ "غض" سے ماخوذ ہے بمعنی آنکھ کو بند کر دینا یا نظر کو نیچی کرنا، اور غَضَّ (ض) غَضًّا و غَضَاضَةً بمعنی تر و تازہ ہونا یا تازگی، غضة و غضاضة بمعنی ذلت و عیب۔

(٢) اَلطَّرْف: بمعنی آنکھ، کنارہ، ہر چیز کا آخری حصہ، نوک جمع اطراف، طَرَفَ بِعَيْنِهِ (ض) طَرْفًا. پلک جھپکنا، طرفہ تفعیل سے بمعنی کنارہ پر کر دینا، بطرف ومنه متطرف بمعنی انتہا پسند، حد سے زیادہ بڑھنا، انتہا پسندی، طرف بمعنی پارٹی، جماعت، طریقہ، انوکھی بات، تحفہ، ہدیہ، جمع طَرَائِف، طرفة، چٹکلا، دلچسپ بات، جمع طُرَف۔

(٣) تَسْتَرِحْ: صیغہ مضارع واحد مذکر حاضر از اِسْتِرَاحَة. سَرَحَ (ف) سَرْحًا بمعنی مویشی کو چرانے کیلئے جانا۔ سَرِحَ (س) سَرَحًا بمعنی ضروریات کیلئے کہیں جانا، تفعیل رہا کرنا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۴)غـرَام:غَرِیْمٌ بمعنی قرض خواں، قرض دار، مقابل جمع مغرماء، مغرم بمعنی نقصان، خسارہ، جمع مَغَارِمٌ(بفتح الغین) غرامی بمعنی عشقیہ، عشق، محبت، سیفتگی، اور وہ محبت جو عذاب میں پھنسائے، اور اس کے معنی ہلاکت وعذاب کے بھی ہے، غرم، واغرم، افعال، تفعیل سے بمعنی جرمانہ کرنا، تفعل سے تغرم بمعنی جرمانہ ادا کرنا۔ غَـرِمَ(س) غَـرَامَةً بمعنی نقصان اٹھانا، جرمانہ ادا کرنا، تاوان دینا، غـرم بمعنی تاوان، نقصان، غرامۃ، جرمانہ۔

(۵)تَکْتَسِیْ: صیغہ واحد مذکر مضارع از افتعال مصدر اِکْتِسَاءً بمعنی کپڑے پہننا، مجرد نصر سے۔

(۶)ذُلٌّ:(بضم الذال) مصدر ہے از ضرب بمعنی ذلت، تابعداری، وسہولت، ونرمی، وتواضع، یقال ذل، ذلیل کرنے والا یا بڑی ذلت یقال: ذل، ذلا، وذلة، ومذلة. ای ضد العزة ازضرب، والفراق بین الذل والذل بضم الذال ای ماکان عن قهر و(الذال بالکسر)ماکان بغیر قهر ذلیل بمعنی حقیر جمع اذلاء۔

(۷)شَیْنٌ: بمعنی عیب مصدر ہے۔ شَانَ(ن،ض) یَشِیْنُ شَیْنًا بمعنی عیب لگانا، ضرب سے عیب دار ہونا۔ یقال یشینه شینًا جبکہ وہ عیب لگائے۔

(۸)فَبَلَاءٌ: بمعنی مصیبت، بَـلیٰ(ض) بَلْیًا بمعنی آزمائش میں ڈالنا، گرفتار مصیبت کرنا، پرانا کرنا، بَـلِیَ(س) بَلًی وبَلَاءً بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا، اِبْلَاءٌ افعال سے پرانا کرنا، افتعال سے اِبْتِلَاءٌ بمعنی آزمائش میں ڈالنا، پرانا، بوسیدہ، بدبودار۔

(۹)بَـذْرٌ: بمعنی بیج، دانہ جو تخم ریزی کیلئے ہو، بَـذَرَ(ن) بَـذْرًا بمعنی بیج ڈالنا یا تخم ریزی کرنا اور اس کے معنی نسل کے بھی ہے جمع اس کی بذور، وبذار ہے، یقال بذر الحب بذرًا جبکہ بولے ای القاہُ فی الارض۔

(۱۰)طُمُوْحٌ: مصدر ہے بمعنی کسی اچھی چیز کی طرف دیکھنا یا آنکھ کا اوپر کی طرف اٹھانا۔ طَـمَـحَ(ف) طَـمْـحًا، طُمُوْحًا، طِمَاحًا، مصادر ہیں اور طَامِحٌ کی جمع طَوَامِحُ ہے یُقَالُ: طمح بصرہُ الیه طمحًا وطِمَاحًا، وطُمُوحًا جبکہ اس کی نگاہ اٹھے، ویقال طمح ببصرہ الیه جبکہ وہ بلندی کی طرف دیکھے۔

☆......☆......☆

قَالَ الرَّاوِیْ: فَمَزَّقْتُ رُقْعَتَهٗ شَذَرَمَذَرَ: وَلَمْ اُبَلِّ اَعَذَلَ اَمْ عَذَرَ .

ترجمہ:۔راوی کہتا ہے پس ٹکڑے ٹکڑے کردیا میں نے اس پرچہ کو (یعنی دیکھ کر یا پڑھ کر) اور کچھ خیال نہیں کیا میں نے کہ (ابوزید یا قاضی) مجھے ملامت کرے گا یا معذور سمجھے گا۔

(۱)قَالَ: بمعنی کہنا، بیان کرنا، صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ اَلْقَوْلُ مصدر سے بمعنی کہنا، ازنصر وضرب، افعال سے بھی آتا ہے۔

(۲)اَلرَّاوِیْ: بمعنی روایت کرنے والا، حکایت بیان کرنے والا یہاں اس سے مراد صاحب کتاب ہے یعنی حارث بن ہمام ہیں۔

(۳)فَـمَزَّقْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم ہے از تفعیل صَرَّفْتُ کے وزن پر ہے مصدر تَـمْزِیْقٌ ہے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کردینا، یقال مزق الثوب مزقًا ای شقه. مَزَقَ(ن،ض) مَزْقًا سے کَمَافِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ومزقناهم کل ممزقٍ.

(۴)رُقْعَتَهٗ: بمعنی خط، پرچہ۔ جمع رقع ورِقَاعٌ ہیں از فتح پیوند لگانا، قد مر تحقیقه۔

Maktaba Tul Ishaat.com

(۵)شَذَرَ مَذَرَ: شَذَرٌ بمعنی متفرق کردینے کے ہیں، یہ دونوں لفظ مہمل کے تابع ہوا کرتا ہے، اے متفرقہ کے کلام سے لیا گیا ہے، یہ دونوں مثل خمسة عشر کے مرکب بنائی ہے یعنی اصل میں شذر و مذر تھا واؤ کو حذف کردونوں مرکب بنائی اصل میں حال واقع ہے اور شذر کے معنی ہے اور یہ اصل میں حال واقع ہیں اور شذر کے معنی ہے متفرق کردینے کے ہیں اور مذر کے معنی ہے تابع مہمل اور دونوں کے معنی ہے متفرق کلام کے ہیں دونوں سمع سے ہے اور یہ دونوں "شذر و مذر" مہمل کے تابع ہوا کرتا ہے اور اسی طرح استعمال ہوا کرتا ہے جیسے پانی پانی۔ یقال تفرقوا شذرٌ ومذرٌ وشذر ومذر یعنی وہ سب بکھ گئے اور ہر یک نے اپنی راہ لی دونوں لفظ مبنی بر فتح (مرکب بنائی ہے) جیسے خمسة عشر ہے۔

(۶)مَذَرَ: صیغہ ماضی معروف از سمع مَذْرًا مصدر ہے یقال: مذرة البیضة، انڈا خراب ہوگیا، مذر الشیء ٹکڑا ٹکڑا ہوگئی یا متفرق ہوگئی۔

(۷)لَمْ اُبَالِ: یہ صیغہ مضارع واحد متکلم نفی جحد بلم ہے اور یہ مُبَالَاتٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پروا کرنا، خیال کرنا، یقال بالی الامر و بالامر مبالاةً وبلاءً ومبالقوبالاً یعنی جبکہ وہ پرواہ کرے۔ بَلِیَ (س) بَلِیً و بَلَاءً بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔ بَلیٰ (ض) بلیاً، آزمائش میں ڈالنا، گرفتار مصیبت کرنا، پرانا کرنا۔ اِبْلَاءً افعال سے پرانا کرنا، افتعال سے ابتلاء بمعنی آزمائش میں ڈالنا، بالٍ، بوسیدہ، پرانا، بدبودار، گلا ہوا۔

(۸)عَذَلَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب ہے از نصر وضرب عَذْلاً مصدر ہے بمعنی ملامت کرنا اور عَاذِلٌ کی جمع عذل، عذال، عَذَلَةٌ و عَاذِلُوْنَ ہیں مؤنث عَاذِلَةٌ اس کی جمع عَوَاذِلُ، عَاذِلَاتٌ آتی ہیں۔ یقال عذل عذله عذلاً جبکہ وہ ملامت کرے۔

(۹)عَذَرَ: صیغہ ماضی معروف ہے واحد مذکر غائب ہے۔ عَذَرَ (ض) عُذْرًا بمعنی عذر قبول کرنا یا الزام سے بری ہونا، تَعَذَّرَ تفعل سے بمعنی دشوار ہونا، ممتنع ہونا، ناممکن الحصول ہونا۔ عَذْرًا، مَعْذِرَةً، معذور۔ اِعْتِذَارٌ افتعال سے یعنی اعتذار من و عن بمعنی معذرت کرنا، مجبوری ظاہر کرنا، استفعال سے استعذار اِلَیْهِ عذر پیش کرنا، عذر، بہانہ، وہ دلیل جس کے ذریعہ مجبوری ظاہر کی جائے جمع اَعْذَارٌ، عذراء بمعنی کنواری جمع عذرایٰ۔

تم الکتاب بحمدلله وفضله وكرمه وتوفيقه
فی الساعة الواحدة الاخمس عشرة دقيقاً
ليلة يوم الثلاثاء من خلون
۱۷/جمادی الثانی: ۱۴۱۵ھ و ۲۲ نوفمبر: ۱۹۹۴ء
جامعه اشرف المدارس غلشن اقبال، ۲ كراتشی.

Maktaba Tul Ishaat.com

معیاری اور ارزاں

مکتبہ دار الاشاعت کراچی کی مطبوعہ چند درسی کتب وشروحات

اشرف الہدایہ جدید ترجمہ وشرح ہدایہ ۱۶ جلد کامل (مفصل عنوانات وفہرست، تسہیل کے ساتھ پہلی بار) کمپیوٹر کتابت

تسہیل جدید عین الہدایہ مع عنوانات پیرا گرافنگ (کمپیوٹر کتابت) مولانا انوار الحق قاسمی مدظلہ

مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد اعلیٰ (کمپیوٹر کتابت) مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری

تنظیم الاشتات شرح مشکوٰۃ اوّل، دوم، سوم یکجا

اصح النوری شرح قدوری (کمپیوٹر کتابت) مولانا محمد حنیف گنگوہی

معدن الحقائق شرح کنز الدقائق مولانا محمد حنیف گنگوہی

ظفر المحصلین مع قرۃ العیون (حالات مصنفین درس نظامی) مولانا محمد حنیف گنگوہی

تحفۃ الادب شرح نفحۃ العرب مولانا محمد حنیف گنگوہی

نیل الامانی شرح مختصر المعانی مولانا محمد حنیف گنگوہی

تسہیل الضروری مسائل القدوری عربی مجلد یکجا حضرت مفتی محمد عاشق الٰہی البرنی

تعلیم الاسلام مع اضافہ جوامع الکلم کامل مجلد حضرت مفتی کفایت اللہ

تاریخ اسلام مع جوامع الکلم مولانا محمد میاں صاحب

آسان نماز مع چالیس مسنون دعائیں مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی

سیرت خاتم الانبیاء حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

سیرت الرسول حضرت شاہ ولی اللہ

رحمت عالم مولانا سید سلیمان ندوی

سیرت خلفائے راشدین مولانا عبدالشکور فاروقی

مدلل بہشتی زیور مجلد اوّل، دوم، سوم (کمپیوٹر کتابت) حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

بہشتی گوہر (کمپیوٹر کتابت) حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

تعلیم الدین (کمپیوٹر کتابت) حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

مسائل بہشتی زیور (کمپیوٹر کتابت) حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

احسن القواعد

ریاض الصالحین عربی مجلد مکمل امام نووی

اسوۂ صحابیات مع سیر الصحابیات مولانا عبدالسلام انصاری

قصص النبیین اردو مکمل مجلد حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی

شرح اربعین نووی اردو ترجمہ وشرح مولانا مفتی عاشق الٰہی

تفہیم المنطق ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

ناشر:- دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۲۱۳۷۶۸-۰۲۱

Maktaba Tul Ishaat.com